

بحر زخار

جلد اول

مشمول بر

لجّه اول و دوم و سوم

تألیف

وجیه الدین اشرف

(قرن دوازدهم هجری قمری)

تصحیح و تدوین

آذرمیدخت صفوی

مرکز تحقیقات فارسی

A-4، خیابان شبلی

دانشگاه اسلامی علیگره

باهمکاری

مرکز تحقیقات فارسی

رایزنی فرهنگی جمهوری اسلامی ایران - دهلی نو



سلسلہ مدارِیہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلہ عالیہ مدارِیہ سے متعلق کتابیں
سلسلہ مدارِیہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلہ مدارِیہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

 @MadaariMedia

 @MadaariMedia

 @MadaariMedia

 @MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سرپرست: پروفیسور پی. کے . عبدالعزیز
رئیس دانشگاه اسلامی علیگرہ

ہیأت علمی:

- ☆ دکتر کریم نجفی برزگر، راین فرهنگی جمهوری اسلامی ایران - دہلی نو
- ☆ پروفیسور شعیب اعظمی، رئیس قبلی گروہ زبان و ادبیات فارسی
دانشگاه جامعہ ملیہ اسلامیہ - دہلی نو
- ☆ پروفیسور عبدالودود اظہر دہلوی، رئیس قبلی گروہ زبان و ادبیات فارسی
دانشگاه جواہر لعل نہرو، دہلی نو

نام کتاب : بحر زخار
تصحیح و تدوین : آذرمیدخت صفوی
انتشارات : مرکز تحقیقات فارسی، دانشگاه اسلامی علیگرہ
بہمکاری : مرکز تحقیقات فارسی، راینی فرهنگی جمهوری اسلامی ایران، دہلی نو
نوبت چاپ : ۲۰۱۱ م
© جملہ حقوق برای مرکز تحقیقات فارسی دانشگاه اسلامی علیگرہ و مرکز تحقیقات فارسی دہلی نو محفوظ است

فهرست

۱۱	حضرت ام حبیبه	تشکر	پروفسور آذرمیدخت صفوی	نوزده
۱۱	حضرت حفصه	مقدمه مصحح	بیست و یک	
۱۱	حضرت جویریہ	مقدمه مؤلف	۱	
۱۱	حضرت میمونه	لجّه اوّل: در بیان احوال اولاد و بنات و		
۱۱	حضرت ام سلمه	ازواج طاهرات و خلفاء راشدین و		
۱۲	خلفاء راشدین و عشره مبشره:	عشره مبشره و اصحاب صفّه و		
۱۲	حضرت ابوبکر صدیق	اصحاب بدر و دیگر صحابه آنحضرت		
۱۳	حضرت عمر	صلی الله علیه وسلم		
۱۴	حضرت عثمان			
۱۵	ابو عبیده بن الجراح	اولاد و بنات رسول صلی الله علیه وسلم:	۵	
۱۶	عبد الرحمن ابن عوف	حضرت سیدنا ابراهیم، طیب، طاهر، قاسم	۵	
۱۶	طلحه بن عبد الله	حضرت بی بی زینب	۶	
۱۶	زبیر بن عوام	حضرت رقیه	۷	
۱۷	سعد بن ابی وقاص	حضرت ام کلثوم	۷	
۱۷	سعید بن زید	ازواج مطهرات رسول صلی الله علیه وسلم:		
۱۷	اصحاب صفّه	حضرت خدیجه الکبری	۷	
۲۰	اصحاب بدر	حضرت عایشه صدّیقه	۸	
۲۹	دیگر صحابه رسول صلی الله علیه وسلم	حضرت زینب بنت خزیمه	۹	
	لجّه دوّم: در بیان احوال امیرا المؤمنین	حضرت زینب بنت جحش	۹	
	علی مرتضی کرم الله وجهه و	حضرت سوده	۱۰	
	حضرت سیّدہ النساء فاطمة الزهراء و	حضرت صفیه	۱۰	

۱۶۶	کسائی کوفی نحوی	ائمة هدی و شهدای کربلا و تابعین
۱۶۷	فقهاء سبعة:	ملت مصطفی و محدثین کلمات
۱۶۷	خارجه بن زید بن ثابت انصاری	مجتبی و فقهاء سبعة شریعت غرا و
۱۶۷	قاسم بن محمد بن ابی بکر	قراء سبعة کلام معلی و مجتهدین
۱۶۷	ابو عبد الله عروه بن زبیر بن عوام	ملت علیا و دیگر فقهاء.
۱۶۸	سلیمان بن یسار	حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه ۶۰
۱۶۸	ابو بکر بن عبد الرحمن	حضرت فاطمه الزهرا رضی الله عنها ۶۳
۱۶۸	ابو عبد الله بن عبد الله	حضرت امام حسن رضی الله عنه ۶۶
۱۶۹	سعید بن مصیب	حضرت امام حسین مع شهداء کربلا ۶۷
۱۸۹	محدثین:	حضرت امام زین العابدین ۱۲۹
۱۸۹	حضرت امام ابو حنیفه نعمان بن ثابت الکوفی و...	حضرت امام محمد باقر ۱۳۰
۱۹۰	حضرت امام ابویوسف	حضرت امام جعفر صادق ۱۳۰
۱۹۱	حضرت امام محمد شیبانی و...	حضرت امام موسی کاظم ۱۳۱
۱۹۱	مولانا برهان الدین مرغینانی	حضرت امام علی موسی رضا ۱۳۲
۱۹۲	حضرت امام مالک بن انس و...	حضرت امام تقی ۱۳۳
۱۹۴	امام شافعی المحمّد بن ادريس المظلي و...	حضرت امام تقی ۱۳۳
۲۰۱	حضرت امام احمد بن حنبل و...	حضرت امام حسن عسکری ۱۳۴
۱۹۰	حضرت امام ابویوسف	حضرت امام مهدی ۱۳۴
	لجّة سیوم در احوال حضرت خواجه حسن بصری و خلفا و متسبان سلسله ایشان.	تابعین صحابة محمد صلی الله علیه وسلم: ۱۳۶
	نهر اول در احوال خواجه حسن بصری و غیره.	قراء سبعة: ۱۶۱
۲۱۰	خواجه حسن بصری	نافع مدنی بن عبد الرحمان بن ابی نعیم ۱۶۲
۲۱۱	خواجه کمیل بن زیاد	ابن کثیر مکی ۱۶۲
۲۱۱	خواجه ابویحیی مالک دینار	ابو عمرو بصری ۱۶۳
		ابن عامر شامی ۱۶۴
		عاصم کوفی ۱۶۵
		حمزه کوفی ۱۶۵

۲۲۶	حضرت شاه نظر محمد	۲۱۲	رابعه العدويه
۲۲۷	خواجه عثمان	۲۱۳	خواجه حبيب عجمي
۲۲۷	حضرت هدايت النبي مودودي	۲۱۴	خواجه داؤد بن نصر الطائي
۲۲۸	شيخ ركن الدين مودود كانسه گر	۲۱۴	خواجه عتبه بن غلام
۲۲۸	شيخ عزيز الله متوكل	۲۱۵	خواجه عبد الواحد بن زيد
۲۲۹	حضرت شيخ رحمت الله	۲۱۶	حضرت ابو علي خواجه فضيل بن عياض
۲۳۰	حضرت شاه باجن	۲۱۶	خواجه ابراهيم بن ادهم
۲۳۱	شيخ عبد الحكيم بن شاه باجن	۲۱۷	خواجه ابو علي شقيق بلخي
۲۳۱	حضرت شيخ فريد	۲۱۸	خواجه احمد بن خضرويه
۲۳۲	حضرت شاه حسام الدين	۲۱۸	خواجه ابراهيم بن شيبه
۲۳۲	حضرت شيخ علي مستقي	۲۱۸	حضرت ابو عبد الله بن فضل
۲۳۴	حضرت شيخ عبد الوهاب	۲۱۸	خواجه حذيفه مرعشي
۲۳۵	شيخ حسين	۲۱۹	خواجه هميره بصري
۲۳۶	ميان محمد طاهر	۲۱۹	خواجه علو دينوري
۲۳۶	حضرت عبد الله ورحمت الله	۲۲۰	شيخ ابواسحاق شامي
۲۳۷	شيخ شهاب الدين ابن حجر مكي	۲۲۰	خواجه ابواسحاق چشتي
۲۳۷	حضرت شيخ علي بن جابر الله قرشي	۲۲۰	خواجه ابواحمد چشتي
۲۳۸	مولانا عبد الله سندی	۲۲۱	خواجه ابو محمد چشتي
۲۳۸	فقيه محمد نابته	۲۲۲	حضرت استاد مردان
۲۳۸	حضرت شيخ خدا بخش دكهنی	۲۲۲	حضرت سيابان كاكو
۲۳۹	حضرت شيخ الهداد	۲۲۲	خواجه ناصر الدين ابويوسف چشتي
۲۴۰	شيخ ادهو حصاري	۲۲۳	خواجه احمد
۲۴۰	حضرت شيخ الهداد	۲۲۴	خواجه قطب الدين مودود
۲۴۰	شيخ چندن دسوري	۲۲۴	شيخ سنجان
۲۴۰	حضرت شيخ موسي	۲۲۵	خواجه احمد بن قطب الدين مودود چشتي
۲۴۱	خواجه شريف زندني	۲۲۵	حضرت سيد نور الدين مبارك

۲۴۱	حضرت خواجه عثمان هارونی	۲۶۳	شیخ بدرالدین غزنوی
۲۴۲	حضرت قدوة الدین قاضی قدوه		نهر دوم: مجملی در احوال حضرت
۲۴۳	سید معین الدین		شیخ فرید گنج شکر و منتسبان
۲۴۳	شیخ محمد ترك نارنولی		خلافت و مرید ایشان.
۲۴۴	حضرت خواجه معین الدین چشتی		شعبه اول، در احوال شیخ فرید گنج
۲۵۰	فرزندان حضرت خواجه معین الدین		شکر و غیره.
۲۵۲	خواجه بایزید خرد	۲۶۵	حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر
۲۵۲	خواجه معین الدین خرد اجمیری	۲۶۷	فرزند حضرت شیخ فرید گنج شکر
۲۵۲	شیخ طاهر بیابانی	۲۷۰	حضرت شیخ علاؤالدین
۲۵۳	حضرت خواجه ابوالخیر	۲۷۰	شیخ محمد بن خواجه تاج الدین
۲۵۳	خواجه حسام الدین	۲۷۱	حضرت شاه نعمت الله
۲۵۳	خواجه سید احمد	۲۷۱	شیخ محمد غوث شکوه آبادی
۲۵۳	حضرت سید نجم الدین	۲۷۲	حضرت شیخ سلیم چشتی
۲۵۴	حضرت شاه عبدالباسط	۲۷۴	شیخ عبدالله پیاری سر هندی
۲۵۵	حضرت سید هیبت الله	۲۷۵	شیخ طه
۲۵۵	حکیم ضیاء الدین حامد بلخی	۲۷۶	حضرت شیخ پیاره
۲۵۵	شیخ حمیدالدین دهلوی	۲۷۶	شیخ عبد الواحد اکبر آبادی
۲۵۶	شیخ حمیدالدین صوفی السوالی	۲۷۶	شیخ کمال الوری
۲۵۷	مخدوم شیخ کبیر	۲۷۶	شیخ ابوسعید
۲۵۷	حضرت ملک محمد بختیار	۲۷۷	شیخ حسین صوفی چشتی
۲۵۸	حضرت شاه رحمت الله حسین ناگوری	۲۷۷	شیخ اربعین
۲۵۸	حضرت شیخ عبدالقادر	۲۷۷	شیخ عبدالرحیم
۲۵۹	شیخ احمد مجد نارنولی	۲۷۷	شیخ نجیب الدین متوکل
۲۶۰	شیخ عبدالله رازی	۲۷۷	شیخ بدالدین اسحاق بن علی بن
۲۶۱	حضرت شیخ محمد نهرواله		اسحاق الدهلوی
۲۶۲	خواجه قطب الدین بختیار کاکی	۲۷۹	شیخ کبیر کله روان

۲۷۹	شیخ محمد	۲۹۱	شیخ قطب الدین منور
۲۸۰	شیخ عبدالشکور	۲۹۱	حضرت سید تاج الدین شیر سوار
۲۸۰	حضرت شاہ عصمت اللہ	۲۹۲	شیخ حسام الدین ملتانی
۲۸۰	شیخ نور محمد شاہجہانپوری	۲۹۲	شیخ فخر الدین زرادی
۲۸۰	شیخ عبداللطیف	۲۹۳	شیخ علاؤ الدین نیلی
۲۸۱	شیخ غلام محمد بیخبر	۲۹۳	قطب ولایت شاہ برہان الدین غریب
۲۸۱	شیخ محمد عارف	۲۹۴	شیخ وجیہ الدین یوسف ثانی
۲۸۱	شیخ رحیم اللہ	۲۹۵	شیخ شہاب الدین امام
۲۸۱	حضرت شیخ لادن	۲۹۶	حضرت خواجہ مسعود بک
۲۸۲	شیخ فیض اللہ	۲۹۷	چہل یاران حضرت نظام الدین
۲۸۲	حضرت شیخ جمال ہانسوی	۳۱۲	سلطان الشعرا حضرت امیر خسرو بن
۲۸۳	شیخ عارف سیستانی		سیف الدین
۲۸۴	حضرت شیخ فرید	۳۱۴	حضرت امیر حسن علا سجزی
۲۸۴	شیخ داؤد بن محمود	۳۱۶	حضرت شیخ حسین نہروالہ
۲۸۵	حضرت میر سید محمد بن سید محمود	۳۱۷	حضرت سید احمد بن محمود
	کرمانی	۳۱۸	شیخ حسین نفسی
۲۸۶	حضرت شیخ مسعود بھدانی	۳۱۸	سید معین الدین
	شعبہ دوم: مجملی در احوال سلطان المشایخ	۳۱۸	سید احسن
	حضرت نظام الدین احمد بداؤنی و	۳۱۹	قاضی عطاء اللہ چشتی
	خلفا و متابعان ایشان.	۳۱۹	حضرت شاہ موسی سہاگ گجراتی
	رود اول: در احوال سلطان المشایخ	۳۲۰	گتکو شاہ
	حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ.	۳۲۰	حضرت مولانا جلال الدین
۲۸۷	سلطان المشایخ شیخ نظام الحق والدین	۳۲۱	حضرت شیخ محمود
۲۸۹	سید کمال الدین احمد و سید حسین	۳۲۱	شاہ نور حمّامی
	و سید خاموش	۳۲۲	حضرت شاہ روشن علی دوست پوری
۲۹۰	حضرت خواجہ یحیی	۳۲۲	حضرت قاضی فخر الدین بن رکن الدین

۳۴۴	شیخ حافظ	۳۲۳	قاضی قطب الدین هدایه دان
۳۴۵	شیخ سلیمان بن عفان	۳۲۳	حضرت قاضی بدیع الدین
۳۴۶	شیخ احمد مدنی	۳۲۴	حضرت شاه قاضی مبارک
۳۴۶	شیخ نصیر الدین هندوانی	۳۲۴	حضرت شاه صفیان لکهنوی
۳۴۷	شیخ امین الدین	۳۲۵	قاضی سماء الدین
۳۴۷	سید نظام الدین مندوی	۳۲۷	شیخ سعدالله کندوری
۳۴۹	شیخ عبد المؤمن بن شیخ محمد بن	۳۲۸	حضرت مخدوم شیخ امین الدین
	شیخ جلیل چشتی	۳۲۹	قاضی فخرالدین
۳۴۹	قاضی عبد القادر	۳۳۰	شیخ پیاره
۳۴۹	شیخ عبد الوهاب افغان	۳۳۱	شیخ ابراهیم
۳۵۰	شیخ عبد الرحمان صوفی	۳۳۳	شیخ پیاری مندوی
۳۵۰	شیخ عثمان بن لادن قریشی	۳۳۳	شمس الملك قدس الله سره
۳۵۱	حضرت شاه عمر خوستگری	۳۳۳	حضرت ابو محمد
۳۵۱	شیخ فضل بن شیخ حسین چشتی ملتانی	۳۳۴	حضرت شاه همت
۳۵۲	شیخ صدر جهان بن ابوالفتح		رود دوم: مجملی در احوال حضرت
۳۵۲	شیخ حسن تھانیسری		شیخ نصیر الدین چراغ دهلی
۳۵۳	حضرت شیخ ولی		و منتسبان و متابعان و خلفای ایشان و
۳۵۳	شیخ خدا بخش		بعضی مشایخان دیگر.
۳۵۴	حضرت شیخ گدای	۳۳۵	حضرت شیخ نصیر الدین محمود
۳۵۵	شیخ رکن الدین کانسہ گر نھر والہ	۳۳۸	حضرت شیخ صدر الدین حکیم
۳۵۶	شیخ کمار الدین	۳۳۹	حضرت مخدوم شیخ فتح الله
۳۵۶	حضرت شیخ محمود	۳۳۹	حضرت شیخ محمد عیسی تاج
۳۵۷	حضرت قاضی حبیب الله	۳۴۰	میر سید معز الدین
۳۵۸	قاضی قطب مجرد	۳۴۰	حضرت شاه سمی
۳۵۸	حضرت شاه غریب الله و شاه رحمت الله	۳۴۰	شیخ مبارک
۳۵۹	شیخ عبد الواحد تارک	۳۴۲	شیخ فرید

۳۶۰	حضرت مخدوم اسحاق	۳۷۸	حضرت شاہ جلال گجراتی
۳۶۰	مولانا احمد بن محمد تھانیسری	۳۷۸	حضرت مصباح العاشقین شیخ محمود
۳۶۰	حضرت شاہ حسن داؤد قطب بنارسی	۳۷۸	حضرت شیخ سعد اللہ
۳۶۱	حضرت شیخ نصیر الدین	۳۷۸	حضرت شیخ وجیہ الدین کھیروی
۳۶۲	حضرت مولانا خواجه کلان	۳۷۹	حضرت شاہ جانی
۳۶۳	حضرت شاہ تاج الدین	۳۷۹	حضرت شیخ علاء الدین قریشی
۳۶۵	حضرت شاہ طیب بنارسی بن معین	۳۷۹	شیخ ابو علاء قریشی
۳۶۶	حضرت شاہ یسین	۳۷۹	حضرت شاہ میانجیو
۳۶۷	شیخ عبد المؤمن کشمیری	۳۸۰	حضرت شاہ نجم الدین
۳۶۷	حضرت شیخ محمد فاضل	۳۸۰	شیخ ابو الفتح دھلوی
۳۶۷	حضرت شاہ حس و حسین	۳۸۱	حضرت شاہ حمزہ
۳۶۸	شیخ زین الدین و شیخ کمال الدین	۳۸۱	حضرت سیّد صبغۃ اللہ
۳۷۰	حضرت ملا دانیال و ملا سیف اللہ	۳۸۳	حضرت شاہ حبیب اللہ
۳۷۱	شاہ کلیم اللہ	۳۸۵	حضرت شاہ صاحب
۳۷۲	حضرت مولوی شاہ نظام الدین اورنگ آبادی	۳۸۵	فرزندان و خلفای حضرت میر سید محمد
۳۷۳	حضرت مولوی فخر الدین		گیسودراز
۳۷۵	حضرت شاہ نور محمد	۳۸۶	حضرت عبد الاول دولت آبادی
۳۷۵	مولوی حاجی احمد	۳۸۷	حضرت سیّد امام شاہ
۳۷۵	مولوی علاء الدین	۳۸۸	حضرت شاہ مودود شکارپوری
۳۷۵	شاہ روح اللہ	۳۸۹	شاہ افضل
۳۷۶	حضرت شاہ کرم علی	۳۹۰	حضرت سلطان محمد
۳۷۶	شیخ جعفر	۳۹۰	شیخ عبد القادر بنی اسرائیل
۳۷۶	حضرت شیخ ابراہیم	۳۹۰	شیخ عبد المجید
۳۷۷	حضرت میر سیّد محمد گیسودراز	۳۹۱	حضرت سیّد محمود خان
۳۷۷	حضرت میر سیّد ید اللہ	۳۹۱	شیخ پیر محمد لکھنوی
۳۷۷	حضرت شیخ پیارہ	۳۹۳	حضرت شاہ آفاق

۴۱۱	شاہ نعمت اللہ چشتی	۳۹۴	شیخ فتح لکھوی
۴۱۱	حضرت شیخ محمود چشتی رتھنپوری	۳۹۴	حضرت شاہ دولت
۴۱۱	شیخ عبد اللہ مشہدی	۳۹۴	حضرت میر مرتضیٰ
۴۱۲	حضرت سید زہید بن شاہ بدھ	۳۹۵	حضرت شاہ سبحان
۴۱۲	حضرت شیخ بہاء الدین جونپوری	۳۹۵	حضرت شاہ خواجہ خانوں
۴۱۳	شیخ ادھن جونپوری	۳۹۶	حضرت شیخ نظام الدین معروف بشیخ
۴۱۴	شیخ محمد بن فضل اللہ		نظام نارنولی
۴۱۵	شیخ سالار بدھ کروی	۴۰۰	شیخ اسمعیل
۴۱۶	شیخ بہاء الدین	۴۰۰	شیخ محمود بن سید ملک
۴۱۷	شیخ داد خال شیخ جہانیاں	۴۰۱	حضرت شاہ منور
۴۱۷	شیخ مخدوم جہانیاں	۴۰۲	شیخ زین الدین
۴۱۷	حضرت شاہ جمال اولیای کروی	۴۰۲	شیخ حمید تپا
۴۱۸	حضرت میر سید محمد کالپوی	۴۰۳	حضرت شیخ معروف بن قاضی سعد اللہ
۴۲۰	حضرت حاجی جنید	۴۰۴	شیخ فیض اللہ نارنولی
۴۲۰	حضرت میر عبدالمؤمن اکبر آبادی	۴۰۴	شیخ فرخ
۴۲۰	شیخ عبدالحکیم موہانی	۴۰۵	شیخ عبد المجید
۴۲۱	شیخ کماں افسری	۴۰۵	حضرت جنید روحانی
۴۲۱	حضرت عاشق محمد	۴۰۶	شاہ مودن
۴۲۱	حضرت شیخ محمد افضل	۴۰۶	شاہ نجم الدین سرہندی چشتی
۴۲۳	حضرت شاہ خوب اللہ معروف بہ شاہ	۴۰۷	شیخ پنجو چشتی سنہلی
	بحی	۴۰۷	شیخ منور سنہلی
۴۲۴	حضرت حاجی شاہ محمد فاخر	۴۰۸	محمد عظیم متوگل
۴۲۵	حضرت شاہ محمد ناصر	۴۰۸	حضرت شیخ عبد القادر
۴۲۶	حضرت شاہ غلام قطب الدین	۴۰۹	سید حسن چشتی مندوی بن الہ بخش
۴۲۷	شاہ کریم اللہ بنارس	۴۱۰	حضرت سید مصطفیٰ محبوب اللہ
۴۲۷	حضرت شاہ فولاد	۴۱۰	ملک شیر خلوتی

۴۴۹	شیخ سعدی	۴۲۷	حضرت شاہ زین الدین
۴۴۹	حضرت شیخ بھیکہ کنکوری	۴۲۸	حافظ امان اللہ بن نور اللہ
۴۵۰	سیّد شاہ اجھی	۴۲۸	حضرت شیخ محمد یسین
۴۵۱	حضرت قاضی بخشن	۴۲۹	حضرت میر سیّد احمد کاشفی
۴۵۲	حضرت قاضی قادن	۴۳۰	حضرت شاہ فضل اللہ
۴۵۲	مخدوم شیخ صفی الدین	۴۳۱	حضرت شاہ جانی سرونجی
۴۵۴	حضرت شیخ مبارک	۴۳۲	سیّد لطف اللہ
۴۵۶	شاہ محی موهانی	۴۳۳	میر سیّد نور اللہ
۴۵۷	حضرت شاہ قدرت اللہ	۴۳۴	حضرت شاہ سیّد عظمت اللہ
۴۵۹	حضرت مولوی صلاح الدین	۴۳۴	حضرت سیّد نور الحق
۴۶۰	شاہ عبدالرسول	۴۳۵	شاہ رحمت اللہ بلگرامی
۴۶۰	حضرت شیخ حسین	۴۳۶	میر سیّد غلام مصطفیٰ
۴۶۱	حضرت سیّد نظام الدین معروف بہ شیخ الہ دیہ	۴۳۶	سیّد محمدی بن سید جعفر بلگرامی
۴۶۴	حضرت شیخ ابوالفتح	۴۳۶	میر سیّد غلام علی آزاد بلگرامی
۴۶۴	حضرت شاہ مخدوم عالم	۴۳۸	میر سیّد محمد
۴۶۵	حضرت شاہ حبیب اللہ	۴۳۹	سیّد محمود
۴۶۶	سیّد عمر بلگرامی	۴۴۰	حضرت شیخ جنید حصاری
۴۶۶	سیّد شریف	۴۴۰	حضرت شیخ قوام الدین
۴۶۶	شاہ نجم الدین	۴۴۱	حضرت مخدوم شیخ سارنگ
۴۶۷	سیّد محمد امین	۴۴۲	مخدوم شیخ محمد معروف بہ شیخ مینا
۴۶۷	شیخ عبد الرحیم بلگرامی	۴۴۴	شیخ سعد الدین معروف بہ شیخ سعد
۴۶۸	مخدوم محمد رکن الدین		خیر آبادی
۴۶۹	حضرت شاہ یسین	۴۴۷	حضرت محمود
۴۷۰	حضرت بابا فرید	۴۴۷	شیخ کمال
۴۷۰	حضرت سیّد محمد طاہر بلگرامی	۴۴۷	حضرت شیخ مبارک
۴۷۰	حضرت میر عبدالواحد بلگرامی	۴۴۸	حضرت شاہ ادھن

۴۹۱	شیخ محمد متوکل کنتوری	۴۷۲	سید عبدالجلیل بلگرامی
۴۹۲	حضرت مخدوم شیخ سعد الله کیسه دار	۴۷۲	حضرت میر سید فیروز
۴۹۳	حضرت عین الدین قتال	۴۷۳	حضرت شاه یحیی
۴۹۴	حضرت شیخ دانیال	۴۷۳	حضرت میر سید طیب
۴۹۴	حضرت قاضی علاؤالدین	۴۷۴	میر عبدالواحد اصغر
۴۹۵	میر سید علاؤالدین سندیلہ	۴۷۴	میر سید نعمت الله
۴۹۶	میر سید علاؤالدین بانگرموی	۴۷۴	سید طیب
۴۹۶	حضرت شیخ پیر	۴۷۵	حضرت سید محمود اصغر
۴۹۶	شیخ حسین محمد خدانما	۴۷۵	سید عبدالنبی
۴۹۷	قاضی بدیع الزمان علوی	۴۷۶	میر سید طفیل محمد
۴۹۸	شیخ جہجھو	۴۷۶	شیخ عبداللہ بدائونی
۴۹۸	حضرت شیخ جلال	۴۷۷	میر سید علاؤالدین
۴۹۸	شیخ جاوہر	۴۷۹	میر سید محمد بن جعفر المکی
۴۹۹	حضرت شاہ حسین	۴۷۹	حضرت مولانا خواجگی
۵۰۰	شیخ محبت بنی اسرائیل	۴۸۰	مولانا احمد
	رود سوم : مجملی در احوال حضرت	۴۸۱	قاضی عبدالمقتدر
	شیخ سراج الدین عثمان و منتسبان ایشان	۴۸۲	حضرت شیخ حسام الدین
۵۰۰	حضرت شیخ سراج الدین عثمان	۴۸۳	مخدوم شیخ ابو الفتح جونپوری
۵۰۱	حضرت شیخ علاء الحق والدین بنگالی	۴۸۴	حضرت شیخ فخر الدین ثانی
۵۰۱	حضرت عادل الملک	۴۸۵	حضرت شیخ عبدالسلام پزان
۵۰۲	حضرت سلطان میر سید اشرف جہانگیر	۴۸۵	میر سید علاؤالدین اودھی
۵۰۹	حضرت میر سید حاجی عبد الرزاق	۴۸۷	مخدوم محمد اعظم
۵۱۱	حضرت سید جعفر معروف	۴۸۹	حضرت قاضی محمد ساوی
۵۱۲	حضرت شاہ حاجی چراغ جہان	۴۸۹	مخدوم شیخ نصیر الدین
۵۱۲	حضرت شاہ محمود	۴۹۰	حضرت شیخ محمد یوسف
۵۱۲	حضرت شاہ علی	۴۹۰	حضرت مخدوم شیخ سلیمان

۵۲۶	حضرت شاہ مبارک	۵۱۲	حضرت حسن شریف
۵۲۷	حضرت ملک محمد جاییسی	۵۱۳	حضرت شاہ محامد
۵۲۸	حضرت شاہجہان	۵۱۴	سید محمد مکی
۵۲۸	حضرت شاہ ظہور اشرف	۵۱۴	حضرت سید جمال اشرف
۵۲۹	حضرت سید ولی	۵۱۵	حضرت سید نعمت اشرف
۵۲۹	حضرت شیخ نور قطب عالم	۵۱۵	حضرت شاہ جہانگیر
۵۳۱	حضرت شاہ عثمان بنگالی	۵۱۶	حضرت شاہ اشرفی
۵۳۲	حضرت شاہ مرتضیٰ چشتی	۵۱۶	حضرت شیخ معروف
۵۳۲	سید شمس الدین طاہر	۵۱۷	حضرت شاہ شکر اللہ
۵۳۲	حضرت شاہ حسام الدین	۵۱۷	قاضی شہاب الدین
۵۳۴	شاہ فیض اللہ عرف قاضی شہ	۵۱۹	حضرت اسرار شاہ محرم
۵۳۵	شیخ نظام الدین عرف میران شاہ	۵۱۹	قاضی محمد رومی
۵۳۵	شیخ احمد	۵۲۰	شاہ نظام الدین یمنی
۵۳۵	شاہ قاسم	۵۲۰	شیخ گوہر
۵۳۶	حضرت شاہ قاسم خلیل	۵۲۰	حضرت بابا کمال
۵۳۶	شاہ سلطان	۵۲۱	پیر کبیر جوان میر
۵۳۶	حضرت شاہ غلام حسن	۵۲۱	حضرت شاہ رکن درّ یتیم
۵۳۷	حضرت شاہ علی رضا	۵۲۲	حضرت شمس الدین شاہ ثمن فرید رس
۵۳۷	حضرت شاہ باب اللہ	۵۲۲	شیخ رکن جره باز
۵۳۸	حضرت شاہ پیر	۵۲۳	حضرت شاہ راجہ
۵۳۸	حضرت شاہ غلام حسن	۵۲۳	حضرت مخدوم شیخ خیر الدین انصاری
۵۳۹	حضرت شاہ خاتم محمدی	۵۲۴	حضرت مخدوم شیخ خواجگی بن شیخ علی
۵۳۹	حضرت شاہ مبارک اللہ	۵۲۴	مخدوم شیخ بہاء الحق خاصہ خدا
۵۴۰	حضرت شاہ گھیسہا	۵۲۵	شیخ صفی حنفی
۵۴۰	حضرت میر سید باقر	۵۲۵	شیخ اسماعیل بن صفی
۵۴۰	حضرت شاہ محمد امین	۵۲۶	حضرت سید احمد

۵۴۱	حضرت شاه عبدالکریم	۵۶۷	حضرت سید فتح شاه محمد
۵۴۳	سید عبد الستار علی پوری	۵۶۸	حضرت شاه ابوالغوث
۵۴۳	شیخ پیر محمد سلونی	۵۶۹	حضرت سید شاه بدھ
۵۴۵	حضرت شاه اشرف	۵۶۹	شاه بندھو مانکیپوری
۵۴۶	حضرت شاه پیر عطا	۵۷۰	حضرت شیخ سلونہ مانکیپوری
۵۴۷	حضرت قاضی عصمت اللہ	۵۷۰	میر سید علی ترمذی
۵۴۹	حضرت شاه یار محمد	۵۷۱	شیخ سالار رومی
۵۴۹	حضرت راجہ حامد شہ	۵۷۱	حضرت شیخ حسین
۵۵۱	حضرت شیخ کالو	۵۷۱	میر سید علی
۵۵۱	حضرت شاه سیدو	۵۷۳	حضرت میر سید جلال
۵۵۲	شیخ حسن طاہر	۵۷۴	حضرت سید بدرالدین
۵۵۴	حضرت خواجہ جلال الحق قاضی خان ظفر آبادی	۵۷۴	حضرت غلام چشتی
۵۵۴	حضرت شیخ عبدالعزیز	۵۷۵	حضرت شاه محمد پناہ
۵۵۷	میر سید حسین بلگرامی دہلی وال	۵۷۵	حضرت بندگی نظام الدین
۵۵۹	حضرت شاه عبدالغنی	۵۸۰	شیخ حاتم صوفی
۵۵۹	شیخ ولی محمد دہلوی	۵۸۱	شاه فتح اللہ راجگیری
۵۶۰	حضرت شیخ ہارون چشتی	۵۸۴	شاه عبدالنبی
۵۶۰	مولانا عبدالجلیل جونپوری	۵۸۶	میر سید صدر جہان
۵۶۰	شیخ نجم الحق چایلدہ	۵۸۷	حضرت قاضی مبارک
۵۶۱	حضرت معتقد شاه جہجہری	۵۸۷	حضرت شیخ حسن
۵۶۱	حضرت بندگی شیخ الہ داد	۵۸۸	شیخ حسن چوراسی
۵۶۱	شیخ معروف جونپوری	۵۸۸	شیخ عبدالرزاق
۵۶۲	حضرت بندگی سید راجہ نور	۵۸۹	حضرت بندگی شیخ جعفر
۵۶۲	حضرت راجہ سید مبارک	۵۹۱	شیخ احمد المدعو بہ ملا جیون
۵۶۳	راجہ سید احمد حلیم اللہ	۵۹۲	حضرت محمد صادق سترکھی
۵۶۴	حضرت میر سید ابراہیم	۵۹۳	حضرت شیخ مسعود

حضرت شیخ ابو سعید	۵۹۳	مخدوم شیخ پیر	۶۱۴
حضرت شاه علیم الله محدث	۵۹۴	مخدوم شاه قطب الدین	۶۱۵
حضرت مولوی عبدالقادر فاروقی	۵۹۵	حضرت مخدوم شاه حمید	۶۱۶
حضرت بندگی شیخ محمد	۵۹۶	حضرت شیخ سلیم	۶۱۷
شیخ سرّی سقطی	۵۹۸	مخدوم شیخ محمد عرف شیخاپیر	۶۱۸
شیخ شبلی	۵۹۹	حضرت شیخ محمد اشرف	۶۱۸
سید محی الدین	۶۰۰	شیخ عبدالرحمن قدوای	۶۱۹
حضرت بندگی شیخ محمد یسین	۶۰۰	شیخ عبدالقدوس گنگوهی	۶۱۹
حضرت بندگی شاه مصطفی	۶۰۱	حضرت شیخ رکن الدین	۶۲۰
شمس الحق دیوان عبدالرشید	۶۰۲	شیخ عبدالستار	۶۲۱
شیخ محمد	۶۰۴	شیخ مصطفی	۶۲۲
حضرت شاه علام رشید	۶۰۵	شیخ رفیع الدین	۶۲۳
حضرت شیخ فصیح الدین	۶۰۵	شیخ عبدالباقی	۶۲۳
حضرت مولوی محمد جمیل	۶۰۶	حضرت شیخ عبدالاحد سرهندی	۶۲۳
شعبه سوم: مجملی در احوال		شیخ عبدالغفور اعظم پوری	۶۲۴
حضرت شیخ علی صابر کلیری خلف		شیخ جلال تھانیسری	۶۲۴
و خلیفه شیخ فرید گنج شکر و		شاه غلام محمد تھانیسری	۶۲۶
متابعان ایشان		حضرت شیخ یوسف لنگ	۶۲۶
شیخ علاؤالدین علی احمد صابر	۶۰۶	حضرت شیخ نظام تھانیسری	۶۲۶
شیخ شمس الدین ترک	۶۰۷	حضرت شیخ ابو سعید	۶۲۷
حضرت شیخ جلال الحق والدین	۶۰۸	حضرت شیخ حسن	۶۲۸
حضرت شیخ عبدالحق	۶۰۸	حضرت شیخ فیض الله کاکوروی	۶۲۸
حضرت مخلص	۶۱۰	حضرت بندگی محمد صادق	۶۲۹
شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق	۶۱۱	حضرت بندگی شیخ داؤد	۶۲۹
مخدوم شیخ محمد بن مخدوم شیخ عارف	۶۱۱	شاه غلام محمد	۶۳۱
شیخ اولی مخدوم بده	۶۱۳	حضرت صوفی سوندها سمیدونی	۶۳۱

۶۴۸	حضرت قاضی گھاسی	۶۳۲	شاہ محمد اکرم
۶۴۹	میر سید محمد قنوجی	۶۳۳	حضرت فیاضی قاضی محمد مبارک
۶۵۰	ملا قطب الدین شہید	۶۳۴	حضرت شاہ گدا
۶۵۱	شاہ لطیف اللہ فتحپوری	۶۳۶	حضرت شیخ ابراہیم
۶۵۴	حضرت شاہ صفا	۶۳۶	حضرت شاہ عبد الکریم
۶۵۵	حضرت شاہ مراد خان	۶۳۷	شاہ عبد الجلیل الہ آبادی
۶۵۶	حضرت سید ابوسعید	۶۴۲	شاہ حبیب اللہ قنوجی
۶۵۷	شاہ اورنگ	۶۴۳	حضرت شیخ عبد اللطیف
۶۵۸	حضرت شاہ نعیم	۶۴۳	حضرت شیخ محمد عاشق
۶۵۸	حضرت شاہ علیم سادات	۶۴۴	حضرت شیخ محمد معشوق
۶۵۸	حضرت شاہ فخر الدین	۶۴۴	حضرت شاہ علی
۶۵۸	حضرت شاہ علی رضا	۶۴۵	حضرت شاہ محمد رضا
۶۵۸		۶۴۵	شیخ محب اللہ الہ آبادی

تشکر

اکنون که به یاری خداوند متعال متن تصحیح شده جلد اول تذکره بحر زخار مشتمل بر سه لجه اول در دسترس محققان و صاحب نظران قرار می گیرد، وظیفه خود می داند درجات سپاس و امتنان خود را از رایزنی فرهنگی جمهوری اسلامی ایران دهلی نو و از اندیشور گرامی جناب آقای دکتر کریم نجفی برزگر رایزن فرهنگی محترم ایران در هند به جا آورد که امکانات لازم و اقدامات ضروری برای چاپ تذکره حاضر را به عمل آوردند. جای بسیار خوشوقتی است که با راهنمایی و مساعدی و پیگیری مسلسل جناب آقای دکتر کریم نجفی و مسافرت های متعدد ایشان به دانشگاه علیگر برای اجرای این کار، تفاهم نامه برای همکاری در کارهای تحقیقی و برنامه های اکادمیکی بین مرکز تحقیقات فارسی دانشگاه اسلامی علیگر و رایزنی فرهنگی ایران دهلی نو امضا شده است. تذکره "بحر زخار" که پیش رو دارید اولین کتابی ست که تحت این تفاهم نامه با اشتراك مرکز تحقیقات فارسی علیگر و مرکز تحقیقات فارسی، رایزنی فرهنگی ایران-دهلی نوبه چاپ می رسد. ضمن ابراز سپاس و تشکر آرزو مندست در آتیه این دو مؤسسه باهم در راه حفظ و گسترش زبان و ادب فارسی گام های مؤثر و مشترکی بردارند و به وظیفه مقدس خود که غیر از ترویج فرهنگ انسان دوستی و زبان فارسی چیزی نیست به نحو احسن و شایسته عمل نمایند.

بیا تا قدر یکدیگر بدانیم

آذرمیدخت صفوی
رئیس مرکز تحقیقات فارسی
دانشگاه اسلامی علیگر

مقدمه مصحح

دوستان زبان و ادب فارسی چه در هند و چه در ایران پاسداران و میراث داران گنجینه ی بزرگ و بیش بهای فرهنگ و ادب پارسی می باشند. به عهده ایشان است که این گنج پرمایه و نفیس را با جان و دل حفظ کنند و با سعی هرچه بیشتر بدان جمال و غنا و گسترش ببخشند که این گنجینه شامل تمام اندوخته های علمی و فرهنگی و نشانگر شعور و معرفت مردم این دو سرزمین است. لازم به تذکر نیست که دو کشور متملن و همسایه هند و ایران بیشتر و پیشتر از همه چیز برای فرهنگ غنی و فکر متعالی و حضور علما و ادبا و شعرا و عرفا شناخته شده است و در طول تاریخ بشری به انسان دوستی و دانش پروری و عشق به شعر و تعالیم عرفانی سربلندی و عزت فراهم آورده است. دریایی از این فرهنگ مشترک در نسخه های خطی زبان فارسی موج می زند. این نسخه ها در حقیقت کارنامه های پراج دانشمندان و بزرگان این دو کشور و آثاری از نوابغ فکری آن می باشد و وظیفه ما است که این میراث پراج را نگهداری کنیم و احیا و بازسازی آن را به عهده خود بگیریم. متأسفانه تعدادی زیادی از این نسخه های خطی در معرض گمنامی است و هنوز به چاپ و به دست دوستان فارسی نرسیده است. تذکره "بحر زخار" که تصحیح و تدوین متن آن مورد توجه ما است هم یکی از آن می باشد.

بحر زخار در قرن سیزدهم هجری / هیجدهم میلادی (۱۷۸۸م) در هند تألیف شد و شاهد است میان دو کشور شریف هند و ایران روابط و پیوندهای لسانی و فکری و فرهنگی که از ازمنه قدیم بر جای بوده است چه پیشرفت های چشمگیری پیدا کرده بود. از کشمیر تا دهلی و دکن و ایالت های مختلف هند

آثار نفیس و فراوان از ادبا و نویسندگان هندی به زبان فارسی به رشته تحریر در آمده است که نشانگر عشق و علاقه هندیان به این زبان شیرین و غنی می باشد. این عشق و علاقه تا به حدی بود که در سده های هیجدهم و نوزدهم میلادی پس از سقوط دولت گورکانیان وقتی که هند کاملاً زیر سلطه انگلیسی ها قرار یافته بود و کمپانی هند شرقی در رکود زبان فارسی و فروغ دادن به زبان انگلیسی و السنه های محلی هند رویکردهای فوق العاده نشان می داد، دستداران و مشوقان فارسی که عده ای خاصی از آن هندوان هم بودند، بر علیه حیلہ گری های دولت انگلیسی احیای جایگاه قدیمی زبان فارسی را هدف خود قرار دادند و در صدد برآمدند برای حفظ و نگهداشت و گسترش آن سعی های بلیغ بنمایند. پس برای نایل شدن به این هدف شعر و لغت و کتب دستور و تذکره ها و تاریخ ها به زبان فارسی نوشتند که تعداد آن بی حد و مروت می باشد و به قول یکی از مؤرخان عصر حاضر، آنهایی که صاحب قدرت و مرتبت بوده اند منشیان و مترجمان و وابستگان خود را و ادار می کردند تا در موضوع های مختلف علمی به زبان فارسی کتاب بنویسند. باید منذر شویم پس از تسلط انگلیسی ها و برهم افتادن دربار گورکانی و پرچیده شدن بساط شعر و ادب در دهلی که یکی از مراکز برجسته و مهم زبان و ادب فارسی بوده است، شهر لاکنئو و منطقه اوده در ایالت اتر پردیش از حیث يك مرکز تازه و مأسن و جای پناه شعرا و نویسندگان و عاشقان شعر و ادب فارسی روشناس شد. زیر نظارت و تشویق و حمایت نوابان اوده که بنیانگذاران آن نواب شجاع الدوله پسر ابومنصور صفدر جنگ بود، دربار لاکنئو نظیر دربار دهلی محسوب می شد و تعدادی زیادی از کتب فارسی در موضوعات مختلف به کوشش و همت انگیزی حاکمان و نوابان ادب پرور اوده تألیف و منتشر شد. تذکره بحر زخار هم در منطقه اوده، در نزدیکی های شهر لاکنئو به وجود آمده است.

مؤلف بحر زخار:

مؤلف این تذکره شیخ وجیه الدین اشرف با شهر لاکنئو و منطقه اوده هند که برای فرهنگ شعر و ادب معروف بوده و هست تعلق داشت و بنابر این 'اودهی' یعنی کسی که به 'اوده' نسبت دارد، جزو اسم او شده است، یعنی شیخ وجیه الدین

اشرف اودهی. زادگاه و وطنش 'رسولی' یکی از شهرهای نوایی لاکنو بود. پدرش شیخ غلام رسول عالم متبحر فارسی و عربی بود و یکی از علمای به نام و اساتذۀ معروف زمان خود به شمار می رفت. خانواده شیخ وجیه الدین با علمای 'فرنگی محل' که حوزه دینی و یکی از مراکز نام آور و مهم ادبی و فرهنگی هند است و علمای آن در سراسر جهان معروف اند، ارادت داشت.

نیاکان شیخ وجیه الدین همه عارف و صوفی مشرب و خانقاهی بودند. همسر وی از خانواده علما و دانشمندان عصر نواب شجاع الدوله بود و پدرش به لقب قدوة العارفین شناخته می شد. متأسفانه از تاریخ قطعی تولد وجیه الدین اطلاعی در دست نداریم. البته معلوم است که او در عهد نواب شجاع الدوله زندگی می کرد و در نزدیکی لاکنو به دنیا آمده بود. اولین تعلیم و تربیت و ارشاد و هدایت وجیه الدین نزد پدرش بود که یکی از فضلا و مشایخ عرفای آن زمان بوده. بعداً او تلمذ مفتی یعقوب یکی از علمای دین و دانشمندان محترم عصر خود اختیار کرد و در شاگردان و مقربین خاص وی شد. شیخ وجیه الدین روزگار جوانی خود را در تحصیل معارف و خدمت مشایخ و تهذیب نفس و کسب علوم گذرانده و با زبان و ادب و شعر فارسی علاقه ای خاص داشت و به احوال و آثار و کرامات صوفی شغفی فوق العاده پیدا کرده بود. از قرائن چنان بر می آید که از کثرت مطالعه در آخر عمرش نابینا شد و سالهای اخیر عمر وی در عسرت و تنگدستی بسر شد. تاریخ وفات وی معلوم نیست البته مزار وی در جونپور یکی از شهرهای قدیم و ادب پرور هند که به اسم 'شیراز هند' معروف بود وجود دارد و مرجع خلائق می باشد.

تذکره بحر زخار:

تألیف وجیه الدین اشرف اودهی تذکره ایست مهم و پر ارزش و دامنه دار در شرح احوال و کرامات و آثار و افکار و مقامات و اقوال عارفان و بزرگان و اولیای جهان، بالخصوص هندوستان که به فارسی بسیار ساده و شیرین و فصیح نوشته شده است. چنانکه گفته شد خانواده وجیه الدین عارف مشرب و صوفی خصلت بود و با سلسله چشتیان ارادت داشت. خود شیخ از بچگی به افکار و احوال صوفیان علاقه پیدا کرده بود، چنانکه خود در تذکره می نویسد:

”پدر من از بچگی مرا به خدمت صوفیا و بزرگان

عصر می برد و از صبح تا شب از فیض صحبت
ایشان بهره اندوز می شدم“.

در بسیاری جاها تحت ترجمه احوال صوفیا توضیح می دهد که چطور
خود با ایشان ملاقی شده بود و شاهد بعضی از خوارق عادات و کرامات آنها بوده:

”حضرت شاه محمد پناه مرید شاه غلام چشتی
گجراتیست. نگارنده زخار خدمت آن صاحب
کمال را دریافته. مرد با برکت است.“

جای دیگر می نویسد:

سید راجه نور راوی احوال جده خودست. بسیار
بزرگ بود. از نگارنده زخار محبت داشت.

گذشت زمان و وابستگی با عارفان وجیه الدین را چنان تحت تأثیر خود
قرار داد و سایه بر دلش افکند که او در صدد برآمد احوال و افکار صوفیا مخصوصاً
صوفیای سرزمین هند را جمع آوری کرده تذکره ای مبسوط برای صاحب‌دلان و
فارسی دوستان ترتیب دهد. پس عمر خود را به فراهم آوردن احوال صوفیا و اولیا
صرف نمود و تذکره بحر زخار که واقعاً از حیث پهنایی و عمق از بحر کم نیست،
تألیف نمود. تذکره بحر زخار از آن تذکره‌های صوفیا است که در آشکار ساختن
برخی از زوایای مهم ادب فارسی و اجتماعی قرن سیزدهم هند بسیار سودمند و
ذی قیمت می باشد. علاقه شخصی و گرایش درونی نگارنده به تصوف و عرفان
به ویژه در سرزمین و بوم خودش نخستین انگیزه برای جمع آوری و آماده سازی
تراجم صوفیا، بالخصوص صوفیای غیر معروف هند، و تألیف تذکره اش بوده است.
برای شرح احوال بیش از ۲۰۰۰ صوفیای هند بحر زخار تنها منبع موجود به حساب
می آید. مؤلف تراجم احوال بیش از ۲۸۰۰ بزرگان و عارفان را بیان کرده است که
بیشتر از آنها هندی هستند و بعضی از آنان معاصر مؤلف و چشم دیده اوست. او
تذکره را با شرح احوال اولاد حضرت محمد مصطفی و احوال ازواج مطهرات، خلفا،
عشره مبشره، صحابه کرام، شهدای کربلا، فقها و محدثین آغاز می کند. پس از آن
تراجم احوال عرفا و صوفیا را در ذیل سلاسل مختلفه صوفیه شرح داده است.

به عبارت دیگر، تذکره بحر زخار از عهد رسالت آغاز می شود و در عهد مؤلف یعنی ۱۲۰۲ هجری به پایان می رسد و تقریباً هزار و دویست سال را احاطه می کند. بحر زخار نه فقط تراجم احوال صوفیای معروف هند و ایران را در بر می دارد بلکه سعی مؤلفش این بود که در اثر خود از آن بزرگان و صوفیای هند معرفی کند که تا آن زمان اطلاعات در باره زندگی و احوال و افکار و آثار آنها یا در دست نبود یا خیلی کم بود. آن مردان خدا که در شهرها و دیه های کوچک هند بسر می بردند و اهل تصوف بودند و در زبان فارسی شعر و نثر می نوشتند و پیروان و حامیان و مریدان صمیمی صوفیان معروف ایران مثل مولانا و جامی بودند و از افکار و عقاید آن سروران عرفان ایرانی استفاده کرده بهره مند شدند و با حال و قال خود آن عقاید و افکار را در خانقاه ها، مدرسه ها و صحبت ها، تبلیغ می کردند و انسان دوستی و همزیستی و عشق و محبت را شعار خود ساخته بودند. مورد توجه وجیه الدین آنها بود که در گوشه های گمنامی و بایی نیازی هرچه تمامتر به دنیا و متاع دنیا توجهی نداشتند و راه عرفان را می پیمودند و برگزیده خدا بودند و مرجع خلق خدا. برای نایل شدن به این هدف محمود وجیه الدین نه فقط در ایالت خود بلکه در ایالت های مختلف هند از شمال تا جنوب و از مغرب تا مشرق مثل گجرات و دکن و دهلی و احمدآباد و پنجاب مسافرت ها کرد و هم به دیه های کوچک مانند دیوه و رسولی و فرخ آباد و بلگرام و هردوئی و غیره سفر کرد و با زحمت و تلاش بسیار اطلاعات در باره ی صوفی و عرفای آن دیار که بعضی از آنها همزمان مؤلف بودند فراهم آورد و با دقت و توجه بسیار و با بسط و شرح لازم احوال و اقوال و کرامات تک تک شان را در تذکره خود مندرج ساخته و اشعار و آثار و تألیفات آنها را بیان کرده است.

همین طور که از وسعت محتوی آشکار می گردد، تذکره بحر زخار تذکره ایست بسیار مفصل و پر حجم. چنانکه از اسم کتاب پیداست مؤلف تصوف و عرفان را يك بحر زخار و مَوَاج تصور می کند و به این مناسبت تألیف خود را به لَجّه و موج و نهر و رود و شعبه تقسیم می کند. تذکره بحر زخار بر هشت لَجّه مشتمل است و هر يك ازین لَجّه به نوبه خود به موج و رود و نهر و غیره منشعب شده است.

طبق معمول نویسندگان آن زمان وجیه الدّین، تذکره را با حمد و نعت شروع می کند:

”حمد بیحد قدیمی را که از مینای وحدت باده الست را در جام
دل‌های بلاکیشان خود ریخت و ستایش بی‌عد عظیمی را که نعره نلری
خاکیان از صیت تقدّس قدسیان و نوریان برتر انگیخت. مبتدعی
که قصر جسم انسان را از نور شمع الله نورا السموات منور ساخت.“
حمد را بادع، پیوند می دهد و با یک طرز جالب برای هر دعا با یکی از حروف الفبا
استفاده می کند:

الهی به حرمت الف الوهیت خود الف ایمان را از الف آسیب
اشراک به الف امان خویش محفوظ دار.

یا باقی، با یرکت بای خود بقیه عمرم را در بوستان رضای باقی بگذار.
یا جامع، به جلالت جیم جلال خود از جمعیت مشاهده جمال با
جامع اوراق منت نه-

یا دیان، به دلالت یذ الله فوق ایدیهیم دستم را بر دشمن قوی
دست دست قدرت ده - یا غفور، به غین غایت غفوریت
خود غبار عصیان از دامن عالم به آب رحمت پاک کن.

بعد از حمد به نعت پیغمبر و ستایش خلفا می پردازد:

”جواهر درود بی منتها نثار آن دُر یتیم صدف حقیقت و آن
مقطع قصیده رسالت که صحیفه قرطاس فلک به شگرف شفق
و الصبح اذا تنفس و کلک خطوط والشمس و ضحها فقرات رنگین پذیرد.
در ستایش خلفا - آن چار گوهر صدف اتحاد و آن چار سوی کشور
معرفت، آن چار جوی دریای رحمت، آن چار تفسیر کتاب رسالت“
بعد از حمد و نعت لجه اول را شروع می کند.

لجه اول:

مشمول است بر ۲۲ موج و شروع می شود از ذکر احوال اولاد رسول و
ازواج مطهرات، خلفای راشدین و عشره مبشره، اصحاب صفه، اصحاب بدر،

صحابه رسول و غیره. موج پنجم از این لجه در احوال حضرت خدیجه الکبریٰ است. می نویسد:

”احوال آن ام المؤمنین و آن کعبه مسلمین، آن عفو معصیت را
طغری، ام المؤمنین خدیجه الکبریٰ، اول زنی که پیغمبر اسلام
کرد اوست و پیش از خواستگاری سرور کائنات خوابی دید که
آفتاب در خانه او فرود آمده و در خانه منتشر شده است.“

در ضمن ازواج مطهرات اسم عایشه صدیقه، زینب بنت خزیمه، و دیگران
را می برد.

پس از آن ذکر عشره مبشره است یعنی آنانکه در این جهان بشارت
بهشت به آنها داده شده و تعداد شان ده است و اصحاب صفه که به عالی ترین
مرتبه دین و صدق و اعتقاد اخلاص فائز بودند و مولانا روم در باره آنها گفته:
من نهانی ز جبرئیل امین / جبرئیل امین دگر دارم.

علاوه بر این، لجه اول اطلاعات زیادی در باره اصحاب بدر و صحابه دیگر
دارد که بسیار مهم و مورد استفاده می باشد.

لجه دوم:

بیست و چهار موج دارد و مشتمل است بر احوال و اذکار مولای متقیان
امام علی علیه السلام، سیده النساء عالمین حضرت فاطمه الزهرا سلام الله علیه،
ائمه هدا، امام شهیدان حسین بن علی علیه السلام، شهدای کربلا، تابعین و
محبین پیغمبر، قراء سبعه، محدثین و مجتهدین ملت. در باره مولای کائنات امام
علی می نویسد:

”آن قاسم آب آبروی حشر، آن حامی امت روز بعث و نشر، آن
پیشوای پیروان حضرت مجتبیٰ، تاجدار هل اتی، حضرت علی
مرتضی داماد و ابن عم و خلیفه معظم آن سرور عالم صلی الله علیه
و آله وسلم است. سلام لا کلام بر آن مولود خانه معبود آدم،
اولیاء بنی آدم که از اسرار علوم سلونی عمادون العرش او خمخانه
دلہای عاشقان تا قیام قیامت در جوش، و شہسوار میدان لافتی

خاتم فرقان رب العالمین از رکاب تا خانه زین.

در ضمن احوال سیده النساء فاطمه الزهرا می گوید:

”احوال آن امّ الکتاب کتاب عصمت، آن کریمه صحیفه عفت، آن مطلع ولایت صغرا و کبرا، سیده النساء حضرت فاطمه الزهرا بنت سید البشر، زوجه ساقی کوثر، مادر شهداء اکبر است و مادرش حضرت خدیجه است که احوالش سرمنشأ احوال ازواج مطهرات سید کائنات علیه افضل الصلوات واقع شده. سیده النساء را بسیار فضائل است، اول این که در سایر دختران پیغمبر علیه السلام صاحب ارشاد بود، دوم آنکه ولادتش بعد بعثت به ظهور آمده، و زوجش حضرت علی مرتضیٰ سبدع جمیع سلاسل علیا و مبنای خرقة صوفیه ناجیه است، ازین جهت ذات معلی صفاتش را آدم اولیا خوانند، همگنان جناب مقدسه حضرت فاطمه را حواء اولیا دانند.“

وقتی که رسیدن حسین علیه السلام به میدان کربلا را بیان می کند، شعری از شاعر هندی نقل می کند که گویا از زبان امام علیه السلام ارشاد می شود:
 گرنام این زمین به یقین کربلا بود اینجا نصیب ما همه کرب و بلا بود
 اینجا بود که تیغ بر آل عبا کشند اینجا بود که ماتم آل عبا بود
 بعد از این احوال ائمه اثنا عشری و تابعین و محدثین و غیره را بیان می کند.

لجّه سوّم:

از لجّه سوّم مؤلف ذکر احوال صوفیای سلسله های معروف تصوف را شروع می کند. این لجّه ۳۷۳ موج، دو نهر و مختلف ’رود‘ و شعبه را دارد که در ضمن آنها اطلاعات زیادی و مهم درباره سلاسل صوفیه و افکار آنها به دست ما می رسد.

نهر اوّل: از خواجه حسن بصری شروع می کند و او را ’کان حقیقت‘، طریق طریقت و ملاذ اولیای کبیر و معاذ اصفیای روشن ضمیر‘ می گوید. می گوید که حسن بصری خلیفه حضرت علی مرتضیٰ بود.

مؤلف در این لجّه احوال و کرامات خواجه حسن بصری (خلیفه حضرت علی علیه السلام) و خلفا و منتسبان سلسله ایشان را بیان کرده است. نظر مؤلف

این بود که بعد از نقل ذکر اولاد و بنات و ازواج مطهرات و خلفا و عشره مبشره، اصحاب صفه و اصحاب بدر در لجه اول، احوال حضرت علی کرم الله وجهه و فاطمه زهرا و شهدای کربلا و تابعین و محدثین و غیره را در لجه دوم شرح دهد و لجه سوم را برای ذکر احوال خواجه حسن بصری که سرخیل عرفا و خلیفه حضرت علی مختص بکند. مؤلف این لجه را در دو نهر منقسم کرده است:

نهر اول: مختص است برای ذکر خواجه حسن بصری.

نهر دوم: درین نهر احوال حضرت شیخ فرید گنج شکر و منتسبان خلافت و مرید ایشان بیان شده است. مؤلف نهر دوم را مجددا در سه شعبه تقسیم کرده است:

شعبه اول: مختص است برای بیان احوال شیخ فرید گنج شکر و اولاد امجاد و نبیره ایشان. تحت این شعبه ذکر پنج فرزند گنج شکر، خواجه تاج الدین جد بزرگوارش، شیخ محمد غوث از اولاد گنج شکر، شیخ سلیم چشتی از نژاد گنج شکر، مرید شیخ سلیم شیخ عبدالله پیاری سرهندی، شیخ عبدالواحد اکبرآبادی خلیفه شیخ سلیم چشتی و غیره ذکر شده است.

شعبه دوم: مختص است برای بیان احوال سلطان المشایخ حضرت نظام الدین احمد بداؤنی مشایخ اکبر و خلیفه شیخ فرید گنج شکر و خلفا و متابعان ایشان. مؤلف این شعبه را مجددا در سه رود منقسم کرده است:

رود اول:

در بیان احوال سلطان المشایخ شیخ نظام الدین، سید کمال الدین، سید حسین و سید خموش خلفا و مریدان سلطان المشایخ، خلیفه سوم سلطان المشایخ شیخ قطب الدین خلیفه سوم، شیخ حسام الدین خلیفه چهارم، اسیر خسرو مرید سلطان المشایخ، حسن سجزی و غیره.

رود دوم:

در بیان احوال خواجه نصیر الدین چراغ دهلی خلیفه اعظم سلطان المشایخ و خلفا و منتسبان ایشان است. اسامی بعضی از آنها مانند شیخ صدر الدین حکیم خلیفه، شیخ فتح الله اودهی خلیفه شیخ صدر الدین و غیره در این رود

بیان شده است.

رود سویم: در احوال شیخ سراج الدین عثمان بنگالی مرید و خلیفه حضرت محبوب الهی و منتسبان سلسله ایشان، مانند شیخ علاء الحق بنگالی خلیفه سراج الدین عثمان، سید اشرف جهانگیر مرید شیخ علاء الحق بنگالی و غیره.

شعبه سوّم:

این شعبه مختص است برای بیان احوال شیخ علی صابر کلیری خلف و خلیفه شیخ فرید الدین گنج شکر و متابعان ایشان. اساسی بعضی از آنها اینجا ذکر می شود:

شیخ علی صابر کلیری، شیخ شمس الدین ترک خلیفه صابر کلیری، شیخ جلال الحق خلیفه شیخ شمس الدین ترک، شیخ احمد عبدالحق خلیفه شیخ جلال الحق و غیره.

لجّه چهارم:

این لجّه برای ذکر احوال خواجه معروف کرخی و منتسبان خانواده ایشان مختص است و طبق چهار سلسله معروف صوفیاء، چشتیه، قادریه، سهروردیه، فردوسیّه در چهار نهر تقسیم شده است از لحاظ سلسله های مختلف.

نهر اوّل:

در احوال خواجه معروف کرخی و مریدان و منتسبان ایشان هست. مثلاً خواجه معروف کرخی، خواجه سرّی سقطی مرید معروف کرخی، خیر نساخ مرید سرّی سقطی، خواجه سمنون، جنید بغدادی مرید و خواهر زاده سرّی سقطی، خواجه ابوسعید خراز شاگرد جنید بغدادی، خواجه رویم، شیخ ابوالوفا، و غیره

نهر دوّم:

در احوال شیخ عبدالقادر گیلانی و اولاد احفاد ایشان و خلفا و دیگر منتسبان مانند: شیخ عبدالقادر گیلانی خلیفه شیخ ابوالوفا، شیخ سیف الدین خلف و خلیفه عبدالقادر گیلانی، حضرت تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق خلف اصغر و خلیفه برتر شیخ عبدالقادر گیلانی و غیره.

نهر سوّم:

درین نهر مؤلف احوال بزرگان سلسله سهروردیه را بیان کرده است که از حضرت شیخ ضیاء الدّین ابو نجیب سهروردی شروع شد. اسامی بعضی از آنها که ذکرش درین نهر آمده است در زیر است:

شیخ نجیب الدّین سهروردی، شیخ حسن بلغاری مرید شیخ نجیب، شیخ رکن الدّین، شیخ صفی الدّین اردبیلی، سیّد بدرالدّین خلف و خلیفه سیّد صفی الدّین اردبیلی، شیخ اوحد الدّین کرمانی، شیخ بهاء الدّین متقی و غیره.

نهر چهارم:

درین نهر احوال بزرگان سلسله فردوسیّه آمده است که مبدأ این سلسله حضرت نجم الدّین کبری است. اسامی بعضی از آنها درج ذیلست:

نجم الدّین کبری، بهاء الدّین ولد سیّد برهان الدّین محقق، شیخ مجدالدّین بغدادی، شیخ سعدالدّین حمویه، سیف الدّین باخرزی، بابا کمال جندی، شیخ فریدالدّین عطار، حضرت سیّد **هزبر** الدّین و غیره.

لجّه پنجم:

مؤلف لجّه پنجم را **در** پنج نهر تقسیم کرده است:

نهر اوّل:

درین نهر شرح احوال اولیای مغرب زمین از هر سلسله و بعضی تابعان ایشان آمده است مثلاً شیخ اسرافیل، ذوالنون مصری، سهیل بن عبدالله تستری، حضرت میمون، ابراهیم بن داؤد و غیره.

نهر دوّم:

در احوال سلسله قلندریه است. مبدأ این سلسله حضرت شیخ عبدالعزیز مکی هستند. اسامی بعضی از آنها درج ذیل هست:

حضرت شاه خضر رومی مرید حضرت عبدالعزیز مکی، شاه نجم الدّین قلندر خلیفه شاه خضر رومی، شمس الدّین قلندر مرید شاه نجم الدّین، قطب الدّین قلندر جونپوری، شاه شکر الله و غیره.

نهر سوّم:

برای احوال شهدا مختص است مانند حضرت سالار مسعود، حضرت سکندر دیوانه، سیّد حسین خنگ سوار، سیّد معروف شهید، حسان شهید، سلطان محمود، سیّد حسینی و غیره.

نهر چهارم:

مؤلف نهر چهارم را مجدّداً در چهار شعبه تقسیم کرده است و در تحت هر شعبه بزرگان يك سلسله را جا داده است، مثلاً:

شعبه اوّل: در بیان احوال سلطان العارفین بایزید بسطامی که مبدأ سلسله طیفوریه هستند و اولیای دیگر که به وساطت این سلسله به دوست واصل و ملحق شده اند. اسامی بعضی از آنها که تحت این شعبه آمده است درج ذیلست:

بایزید بسطامی، خواجه عبداللّه داستانی، مرید و برادرزاده بایزید، ابوالحسن خرقانی، شیخ ابوالقاسم گرگانی و غیره که سر سلسله صوفیان بوده.

شعبه دوّم: در احوال خواجه بهاء الدّین نقشبند، حافظ شیرازی مرید و خلیفه خواجه بهاء الدّین، خواجه درویش فرزند خواجه بهاء الدّین، خواجه محمّد یار خلیفه خواجه بهاء الدّین، نورالدّین عبدالرحمن جامی مرید شیخ سعدالدّین کاشغری و غیره است.

شعبه سوّم: در بیان احوال بزرگان شطّاریه هست. اسامی بزرگان شطّاریه مانند شیخ عبداللّه شطّار مرید و خلیفه شیخ محمّد عارف طیفور، شیخ محمّد اعلا بنگالی اعظم خلیفه شیخ عبداللّه شطّار، شیخ ابوالفتح هدایت الله و غیره.

شعبه چهارم: در بیان احوال شیخ بدیع الدّین قطب المدار و خلفا و متابعان ایشان هست، مانند:

قاضی محمود کنتوری خلیفه اکبر شاه مدار، حضرت میتهی مدار و غیره

نهر پنجم: این نهر آخرین لجه پنجم هست و مختص است برای بیان احوال اویس قرنی و دیگر اولیا که بدین مشرب و مشرف بوده اند، مانند:

خواجه محمّد بن علی حکیم الترمذی، خواجه ابوعلی جرجانی مرید خواجه محمّد ابوبکر و زّاق، شیخ یحیی بن معاذ رازی.

لجّه ششم:

این لجّه مختص است برای بیان احوال عرفای متقدمین و متأخرین که سلسله شان نامعلوم است:

مؤلف به ترتیب حروف تہجی ذکر آنها کرده است. اسامی بعضی از عرفاء که درین لجّه آمده است درج ذیلست:

حضرت سیّد اعزالدّین، ابوسعید تبریزی، ابوبکر موی تاب، ابونصر فراہی، شاه بستی تہانیسری، شاه محمد پناہ قادری، تاج الدّین بدگراسی، شیخ جمال الدّین، شاه چراغ علی، داؤد بن احمد درّانی، زکریا بن یحییٰ الہروی، رفیع الدّین صفوی، زکی عبداللہ، سعد الدّین فرغانی، شہاب الدّین حق گو، صحر بن صباح سنہلی، بابا طاهر عریان، فضل اللہ گجراتی، کمال الدّین عبدالرزاق، لطف اللہ نیشاپوری، محمود سنہلی، ولی شاه یوسف قتال وغیرہ.

لجّه ہفتم:

مؤلف لجّه ہفتم را برای ذکر احوال اولیای مجاذیب ہر سلسلہ مختص کرده است یعنی درین لجّه احوال و کرامات اہل سکر بیان شدہ است. اسامی بعضی از آنها در زیر است:

حضرت محمد اسحق شاه جہان پوری، احمد بن معشوق طوسی، بابا فرح تبریزی، شاه شرف بوعلی قلندر، علی کردی، محبوب علی مجذوب، شاه عبدالواحد مجذوب، محمد اعظم سنہلی، زندان شاه وغیرہ.

لجّه ہشتم:

آخرین لجّه است و مخصوص است برای تراجم احوال نسوان الصالحات یعنی مؤلف درین لجّه از زنانہای نیک و صالح و عارفان زنان را از عہد نبوی گرفته تا زمان خود بیان کردہ است. این لجّه ازین لحاظ اہمیت و ارزشی خاصّی دارد کہ مؤلف با سعی و تلاش فراوان احوال و کرامات آنها را بیان کردہ است کہ در تذکرہ های دیگر دستیاب نمی شود. اسامی و احوال بعضی از آنها کہ درین لجّه در ذیل موجدہای مختلف جا دارند درج ذیلست:

حضرت فاطمہ بنت اسد، حضرت امّ ہانی بن ابی طالب، حضرت سکینہ بنت

حسین ابن علی ابن ابی طالب و دیگر بعضی نسوان الصالحات و معدن کمالات .
موج: احوال آن لعل امامت و کرامت را کوه قاف حضرت فاطمه بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف، مادر حضرت علی مرتضی و برادران ایشان، بعضی گفته اند که وفات او قبل از هجرت شد ولی صحیح اینست که هجرت کرد با رسول به مدینه و آنجا وفات کرد. وجیه الدین می نویسد که او اوّل زنی هاشمیه است که فرزند از هاشمی آورد و چون فوت کرد پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم پیراهن مبارک خود به او پوشانید و در همان پیرهن دفن کرد، مردم گفتند، یا رسول الله این رفتار تو برای دیگران هیچ وقت ندیده ایم. فرمود بعد ابی طالب در حق من بهتری کننده دیگری نبوده، پیرهن خود به او در پوشیدم که حله های بهشت به او پوشانیده شود.

موج: احوال آن مقدسه مورد افضال رسول، آن به صحابت پیغمبر مشمول .. حضرت ام هانی بنت ابی طالب و خواهر حضرت علی مرتضی رضی الله عنه بود، مادرش فاطمه اسد بن هاشم بن عبد مناف است. در استیعاب نویسد، اسم شریفش بعضی هنده گفته اند، سال فتح مکه اسلام آورد و در صحابه به شمار آید. در روضة الاحباب نویسد که روزی پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمود هر که به خانه امّ هانی داخل شود در خانه امن است.

موج: احوال آن حسنة مآب حضرت فاطمه بنت خطاب، خواهر امیر المؤمنین عمر فاروق است، زوجه سعید ابن زید بود و در ابتدای بعثت اسلام آورده بود و پیش عمر بن خطاب رضی الله عنه به شرف اسلام مشرف شده .

موج: احوال آن مطلع بلند تعریف ولایت، آن مصرعه ارجمند توصیف امامت، آن خلد برین رازیب و زین، نگین خاتم عصمت سکینه بنت حضرت امام حسین، نام سکینه امینه و به روایتی امینه و سکینه لقب داشت، وی سیده النساء عصر خود بود و از احمد اطراف و احسن انسان از روی سلف و خلف بود، به مصعب بن زبیر بن عوام تزویج کرد، نوادر طریقت و حکایت شعر از و نقل آمده، پنجشنبه پنجم ربیع الاول سال یکصد و هیزده وفات.

موج: احوال آن صاحب معجزه عیسویه، حضرت اعزه انصاریه رضی الله تعالی عنها، انس بن مالک گوید که به عیادت جوانی رفتم و مادری داشت به غایت سنّ

و نایبنا، هنوز به بالین او بودم که بیمار بمرد، جامه بر رویش پوشیدم و به مادرش گفتم، حق تعالی درین مصیبت ترا اجری دهد، گفت، پسر من بمرد؟ گفتم آری، گفت، خدایا اگر تو می دانی که برای توبه سوی پیغمبر تو هجرت کرده ام ما را در سختی فریادرس باشی، فی الحال پسرش زنده شد و همان وقت طعام خورد و انس بن مالک را شریک کرد.

موج: احوال آن نماینده اسرار برتر، حضرت زایده کنیزك حضرت عمر، در شواهد نویسند، روزی نزدك رسول الله صلی الله علیه وسلم آمده سلام کرد، گفت امروز بامداد به طلب هیزم می رفتم، چون خرمة بریستم و بر سنگی نهادم تا برگیرم سواری دیدم که از آسمان بر زمین آمد، بر من سلام کرد و گفت، سید را از من سلام گویی که رضوان خازن بهشت گفت، بشارت باد سر ترا که بهشت برای تو بر سه نوع قسمت کرده اند، گروهی بی حساب در بهشت روند و به گروهی به حساب آسان کنند و گروهی را به شفاعت تو ببخشند، این بگفت و قصد آسمان کرد و از میان زمین و آسمان بر من التفات دید که آن خرمة هیزم نمی توانم برداشت، به سنگ اشاره کرد این خرمة را به در عمر برسان، همراه من سنگ مع خرمة هیزم رسید. رسول صلی الله علیه وسلم همراه او شده که آثار آمدن سنگ را دیده و گفت، الحمد لله خدای تعالی مرا از دنیا نبرد که معرفت رضوان خیر مغفرت امت من به من برسانید و زن را حق تعالی مرتبة حریم عطا کند.

علاوه بر این، ترجمه احوال و اسامی زنان صوفیا و صالحات دیگر که در این

لجّه مندرج شد بر قرار ذیلست:

۱. حضرت سفیه مولای رسول صلی الله علیه وسلم، ۲. حضرت زبیده خاتون بنت ابوجعفر منصور بن محمد بن علی بن عبدالله بن عباس بن عبدالمطلب مادر محمد امین بن هارون رشید، ۳. حضرت امّ دردا، ۴. فاطمه بنت ابن سنی، ۵. دختر شاه شجاع کرمانی، ۶. حضرت سفوانه، ۷. حضرت سفینه بنت ابی محمد حسین بن حسن بن علی بن ابی طالب، ۸. شمس امّ نصراء، ۹. امه الواحد، ۱۰. امه السلام، ۱۱. حضرت میمونه، ۱۲. خدیجه رضی الله تعالی عنها کنیت امّ سلمه، ۱۳. فاطمه سیده، ۱۴. حضرت فاطمه نیشاپوری، ۱۵. ضرت حفصه بنت شیرین، ۱۶. حضرت

رابعه شامیه، ۱۷. امّ محمد مادر عبداللّٰه خفیف، ۱۸. حضرت احمد حضرت امّ محمد عمّة غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی، ۱۹. خواهر ذوالنون مصری، ۲۰. حضرت والدۀ شیخ فریدالدّین گنج شکر رحمۃ اللّٰه علیہ، ۲۱. حضرت نزهۃ النسا اولّ زوجۀ سلطان دهلی، ۲۲. حضرت فاطمه سام، ۲۳. حضرت بی بی اولیا، ۲۴. حضرت فتح خاتون، ۲۵. حضرت جمال خاتون، ۲۶. حضرت بی بی خرد، ۲۷. حضرت بی بی ساره والدۀ شیخ نظام الدّین ابوالمؤید، ۲۸. حضرت بی بی زلیحا مادر سلطان نظام الدّین، ۲۹. حضرت مخدومۀ جهان بنت حضرت مخدوم، ۳۰. حضرت بڈی بوا، ۳۱. حضرت بی بی آرام خواهر سیّد حسین نهرواله، ۳۲. بی بی ماهلت، ۳۳. لباهۃ المتعبده، ۳۴. حضرت مریم البصریہ، ۳۵. حضرت ریحانہ والہ، ۳۶. حضرت معاذۃ العدویہ، ۳۷. حضرت شعوانہ، ۳۸. حضرت کردیہ، ۳۹. حضرت حکیمہ، ۴۰. حضرت امّ حسان، ۴۱. حضرت زیتونہ، ۴۲. حضرت فاطمۃ البردعیہ، ۴۳. فاطمہ بنت ابوبکر کتانی، ۴۴. حضرت فضلہ شیخ ابوالریع، ۴۵. حضرت تلمیذہ سرّی سقطی، ۴۶. حضرت بیبک مروارید، ۴۷. حضرت دختر کعب، ۴۸. حضرت حاریہ سودا، ۴۹. حضرت امرأه، ۵۰. حضرت امرأه فارسیه، ۵۱. حضرت امره اصفهانی

.....

از لَجّہ سوّم تا لَجّہ هشتم وجیه الدّین احوان و افکار و اقوال و کرامات و آثار و تألیفات صوفیا و عرفارا زیر عنوان موج بیان کرده است. هریک از این موج را برای یکی از صوفیا مختص کرده است. مثلاً:

موج: درباره حضرت سیّد ضیاء اللّٰه بلگرامی که در سده دوازدهم هجری در قصبۀ بلگرام نزد شهر لاکنو می زیسته است و صوفی معروف و مقبول عصر خویش بوده می نویسد:

”جامع علوم ظاهر و باطن، با سلسلۀ قادریہ تعلق داشت و مرید شیخ جنید قطب الاقطاب شیخ نظام الدّین امیتھوی بود. در شعر خود سلسلۀ پیران خود را در قطعه نظم فرموده است:

ای خدا ای خالق نام تو در عالم علم
بر خطاهای ضیاء اللّٰه عاصی کش قلم“

موج: ذکر یکی از عارف غیر معروف و خوارق وی را کرده می نویسد که او از دولت دین مالا مال و صاحب خوارق بوده. چون به موجب رخصت حضرت اعلی سلطان صاحب از جونیپور به کچهوچه رسید کمال پندت جوگی در آنجا می بود. ابتدای حال مناظره فیما بین در آمده و چون کمال پندت هم در حقیقت طالب خدا بود و حق کرامت و اسلام به طرف آنحضرت دیده مسلمان شده به ریاضات در آمده و در چند روز یکی از واصلان حق گردید.

موج: فرزند رسول. در عصر خویش معزز و مقبول بودند. جامع علوم ظاهر و باطن و در سلسله قادریه مرید حضرت شیخ جنید عرف شیخ شیخی صاحب سجدۀ قطب الاقطاب حضرت بندگی شیخ نظام الدین امیتھوی بود. البته از بیٹی ذیل که در مآثر الکرام است چنان بر می آید که او با حضرت میر سید احمد کالپوی اعتقاد صادق داشت:

کالپی مگه بلغرام یمن ای تو احمد منم او یس قرن
اما حقیقت آنست که وی در بعضی اشغال و اطوار سلوک از میر سید محمد کالپوی اکتساب فیض نموده، در حلقه مریدی شیخ جنید عرف شیخ شیخی داخل بود.
وجیه الدین می گوید که آزاد بلغرامی در مآثر الکرام می نویسد که او در صغر سن قرآن را حفظ کرده بود و بعداً برای تحصیل علم در شهرها و قصبات مختلف در مشرق هند مسافرت ها نمود و از علمای عصر خود کسب علم و فنون درسی نمود. بعد از آن طبق هدایت مرشد خود به عبادت شاقه مشغول شد.
کالپوی به فرزند رسول محبتی داشت و بعداً بین هر دو ملاقات هم شده بود. در بلغرام مرجع خلائق بودند. ۲۵ شعبان روز شنبه ۱۱۰۴ هـ فوت کرد و در بلغرام مدفون است.

موج: درباره حضرت سید شاه فتح محمد که بزرگانیش از سبزوار به هند آمده در قریه سیدانه (اله آباد) سکونت گزیده بودند می نویسد که او را تصانیف بسیار است مثل تفسیر محمدی بر کلام الله و موافق حقایق تفسیر و حل المشکلات رساله در حقایق و معارف تصوف و جمع الاسرار، جمیع کلام ایشان بروتیره حقیقت محمدی است.

موج: دربارهٔ شیخ طاهر بن یوسف بن رکن الدین معروف به شهاب الدین سندی وجیه الدین می نویسد که وی تصانیف بسیار گذاشته مانند مجمع البحرین که "تفسیری است به اسلوب لطائف قشیری محتوی بر اشارات و نکات صوفیا دوّم مختصر قوت القلوب، سوّم منتخب مواهب و..

موج: در ابتدای نهر دوّم بیت زیر را به میر سیّد محمد مکی خلیفهٔ شیخ نصیر الدین چراغ دهلی منسوب کرده است:

اندر ره عشق سرسری نتوان رفت بی دیده ره قلندری نتوان رفت
خواهی که پس از کفر بیابی ایمان تا جان ندهی به کافری نتوان رفت
موج: در ذکر میر سیّد علی بن قوام که به سلسلهٔ عالیّه قادریه منسلک بود و مرید پدر بزرگوارش بوده و هم زمان با شیخ ادهن جونپوری و قاضی خان ظفر آبادی می نویسد که روزی با هم تصمیم گرفتند هر کدام از ما که اوّل از این جهان برود احوال قبر را برای ما بیان خواهد کرد. میر سیّد علی بن قوام پیش از دیگران فوت کرد. چون شیخ ادهن و قاضی خان ظفر آبادی به مزارش رفتند و احوال قبر پرسیدند دستی از قبر بیرون آمد با کاغذ زر که رویش این بیت نوشته بود:

چندین فنون شیخ نیززد به نیم خس
راحت به دل رسان که همین منزلیست و بس

موج: حضرت بابا شاه مسافر نوای که مقرب و مرشد بابا سعید پلنگ پوش بود، میر غلام علی آزاد بلگراسی در اورنگ آباد هفت سال به خانقاه وی تعلق داشت و در مدح وی اشعار سروده است. وجیه الدین می نویسد: حضرت بابا شاه مسافر نوای "آن سزاوار ستایش و نیایش، آن فارغ از رسوم آرایش و نمایش، آن معمور از کمال و خوارق عادات وافر، اکمل الزمان حضرت بابا شاه مسافر، نوری ولایت بردوش، از ارشد خلفای بابا سعید پلنگ پوش. میر غلام علی آزاد بلگراسی که هفت سال بر تکیهٔ شریفش به اورنگ آباد مانده این ابیات تصنیف خویش به مدح آن حضرت در مآثرالکرام نوشته:

قطب زمان صاحب شارعظیم شاه مسافر به در حق مقیم
خیرده ناج و نگین و علم تاج ده قیصر و خاقان و جم

ریشه به اسرار حقیقت دواند دامن همت به دو عالم نشاند
 خود شکنی ها اثر کرد او روشنی دل اثر فکر او
 پادشه سلسله نقشبند يك نظر او دو جهان را بسند
موج: حضرت سید برکت الله ساکن مارهره که بر مدارج اعلی معرفت و سلوک بود. در بیاض الاولیاء آمده که او در اولاد میر سید عبدالجلیل بن میر سید عبدالواحد بلگرامی بود و مرجع صوفیای هند بود. وجیه الدین بعضی از عبارات فارسی سید برکت الله را نقل کرده است، مثلاً:

”روزی حاکمی به این عاجز برای کار مخالفت کرد، در گذر کردم، اکثر عزیزان به او ملتجی شدند قبول نکرد و گفت، اگر فلانی درین مقدمه مرارقه نویسد ازین کار و از آن کار بگذرم، این همه عزیزان به این محتاج اله تقاضای رقه نوشتن به کد و جهد پیش کردند، لاچار شده این بیت نوشته فرستادم:

آن که رخسار ترارنگ گل نسرين داد صبر و آرام تواند به من مسکین داد
 خواند و باز آمد و موافقت نمود، بهر حال دریاد او باشند و بر آن فقیر والله لا تقنطوا من رحمة الله والتوکل علی الله بر دل و جان و زبان جاری دارند و طریقه ظاهر با اسلوب لارۀ و کد پیش سازند و شعار دین را به قید و تکلیف هر چه کرده آید دریغ نکند جاهدوا فی سبیل الله، آری جهاد اکبر همین است که خود را آرام ندهند تا که آرام نمایند، محاربه با نفس کنند و به محکمه رجوع نشوند و بر خلق هر گز هر گز نکنند و بدین ها محتاج نشوند.“

موج: مرزا جان جانان شاعر و عارف و مجذوب معروف هند که اشعار غز و شیرین به فارسی سروده است:

خدا در انتظار حمد ما نیست محمد چشم بر راه ثنا نیست
 خدا مدح آفرین مصطفی بس محمد خادم حمد خدا بس

مناجاتی اگر باید بیان کرد به بیتی هم قناعت می توان کرد
 محمد از تو می خواهم خدا را الهی از تو عشق مصطفی را

موج: درباره طالب عشق مولانا ابوسعید می نویسد که او علوم متداوله را در

مدرسه مرزا نایبگ تحصیل نمود و آخر کار از حصول علم متنفر شد و از مدرسه بیرون آمد. اصل عبارت بحر زخار اینست:

”موج احوال در طلب عشق گویان هل من مزید مولانا ابوسعید،
در گذزار نویسد، ابتدای حال در مدرسه مرزا نایبگ اکتساب
درس متداوله می نمود، یکدفعه از علم تنفر او را دست داد، از
مدرسه برآمده در راه باشنائی ملاقاتی گردید، پرسید از کجایمی آیی؟
آن آشنا گفت از خدمت شیخ الیاس عشقی که در کوه طور می باشد،
هماندم مولانا سوی کوه روان شد، چون گذر بر مدرسه خواجه
کرد خواجه آن وقت از سواری برآمده بر در خود استاده بود،
خواست که ملازمت خواجه کرده روانه شود، چون به خدمتش
رفت و نشست بر فور خواجه این بیت بر خواند:

در کوه چه می روی به من باش امروز معاذ در جبل نیست

از شنیدن این مولانا از حیرت در گرفت، به خاطر آورد باز این شعر را خواجه بخواند
فورا مولانا نام بر زبان آورد و گفت، این بیت که شنیدی از اشعار شیخ کمال
است، پس به خدمتش سیر سلوک را تمام کرد و در پرده شد، رحمة الله علیه.

موج: نسبت به شیخ احمد المدعو به ملاجیون می نویسد که در زمان خویش
سر حلقه علمای هندوستان بود. از مصنفاتش بسیار اند، نورالانوار و شرح منار و
تفسیر احمدی و رساله اوراد مختار تصانیف علمای روزگار است.

موج: در ذکر میر سید محمد کالپوی یکی از صوفیان شهر جالندهر در پنجاب
بود. وجیه الدین او را ”رئیس اقلیم ولایت“ و ”والی کشور هدایت“ می گوید و
می نویسد با سلسله چشتیان تعلق داشت و در اتباع سنت راسخ القدم بود. بر
سادات صحیح النسب ترمذی بود. در شهر کالپی عمر خود را در عبادت و
ریاضت بسر برد. بر هر دلی که تصرف می کرد در طرفه العین به ذکر الله مایل
می شد. یکی از مریدان وی برای او گفته:

دم عیسی اگر احیای گل کرد

دم جان بخش تو احیای دل کرد

تألیفات و مصنفات میر سید محمد زیاد است، بعضی از آنها عبارتند از: رساله تحقیق روح، اسرار توحید و ارشاد، رساله اتقیا و عقاید صوفیاء، رساله عمل ارادت. تفسیر سورة فاتحه، روایح به عبارت عربی: شعر هم می گفت. از اوست:

چنان ز عشق مرا مست و بی خیر کردند
اگر سرم برود عشق او ز سر نرود

قلم شکستم و اوراق شستم و دیدم
که غیر یاد تو ای یار جمله بیکار است

در ۱۰۲۱ هـ به رحمت حق پیوست، مزارش در شهر کالیی مرجع خلائق می باشد. کمالات و خوارق بسیار از او معروف است. به قول مؤلف يك روز مویی از ریش وی جدا شد. یکی از شاگردانش چون آنرا برداشت صدای "الله الله" از آن شنید و حضاران همه بی هوش شدند.

موج: حضرت شیخ حمید بن شیخ جلال بن شیخ ثابت که از پدر خود خرقة خلافت را به ارث یافت و در صوفیان بزرگ به شمار می رود. در بیان خوارق عادات وی یکی آنست که زوجه او حامله بود. فرمود که پسر است. و آن پسر شیخ عبدالله بود که به منتهای درجات رموزات و فقر و درویشی فائز بوده و نه فقط صاحب سماع بود بلکه سخن شناس و شاعر هم بوده. وقتی که به زیارت مزار حضرت قطب المدار رفت غزلی نوشت که درج ذیلست:

می روم شاه گویان می روم	قبله حاجات جویان می روم
هست مارا جذبه عشقش مدار	تا همه این راه پویان می روم
از غبار معصیت آلوده بود	روی خود از عذر شوین می روم
هر زمان از روضه قطب المدار	از شمیم خلد بویان می روم
ای مداری هر چه داری گو مدار	چون بدیع الدین گویا می روم

موج: در بیان قطب سید جلال الدین معروف به سید چمن خلیفه به نام و مرید شیخ افضل که برای مدت طولانی در خدمت او بود و از او کسب فیض کرد و صاحب ارشاد شد. طبق تحفة الابرار، او علاوه بر يك سترپوش لباسی دیگر هیچ وقت به تن

نکرد، می فرمود که چون عریان از عدم به وجود آمده ام قسم می خورم که همان
طور عریان مرا مدفون خواهند کرد؛ و شعری هم راجع به این موضوع گفته است:

ز مادر برهنه رسیدم فراز

به خاکم برهنه سپارند باز

موج: در ذکر حضرت شاه قاسم خلیل:

”جامع علوم ظاهر و باطن، در سیزده سالگی تحقیقات خود را کامل

کرد و در درس عرفان و عشق و جذب و کرامات مستغرق شد.“

موج: در ذکر میر سید علاء الدین که از سادات بود و حال و عشق و کمالات و

صفت درویشی را داشته و متبحر موسیقی هندی بود. شعر می گفت:

ندانم این گل رعنا چه رنگ و بو دارد

که مرغ هر چمنی گفت و گواز او دارد

نشاط باده پرستان، به منتهی نرسید

هنوز ساقی ما باده در سبو دارد

حدیث عشق تو تنها نه من همی گویم

که هر که هست ازین گونه گفتگو دارد

در شهر سنبل زندگی می کرد و گوشه نشین بود و عمر خود را در درویشی و تنگدستی
بسر برد، در ۹۸۷ هـ پدرود جهان گفت: ”چه شد آن مرشد کامل“ تاریخ رحلتش است.

موج: حاجی محمد ملتانی وجیه الدین او را به لقب ”جامع کمالات انسانی
حاجی محمد ملتانی“ یاد می کند. به کشمیر تعلق داشت و مرید ملا شاه بود. در

اول کار منصبدار بود و با دربار شاهی وابستگی داشت. پس از آن ترك منصب
کرد و سیاحت و درویشی گزید و با مشایخ عصر خود ملاقات کرد. شعر می گفت

و بقا تخلص داشت، بر وفات مرشد خود ابیاتی سرود که به غایت شیرین است.

شبی که در غم آن غمگسار می گریم

چو ابر نعره کنان زار زار می گریم

به یاد شمع جمال تویی تو شمع صفت

گهی به دامن و گه بر کنار می گریم

موج: وجیه الدّین یکی از صوفیان هند را به اسم حضرت پیر عبداللّٰه متذکّر می شود. میر غلام علی آزاد می نویسد، او یکی از اکابر صوفیا و از پیشگامان این راه بوده است و در زمره زهاد و اتقیا شمرده می شود. در هیچ جای دیگر شرح حال او به دست نمی رسد. وجیه الدّین می نویسد که چون از احوال و آثار وی اطلاعی نداشتم فقط بر اسم او اکتفا کردم که همین بود روش اسلاف که چون درباره شخصی اطلاع نداشتند، فقط بر اسم او اکتفا می کردند چنانکه عارف جامی در نفحات الانس احوال خواجه لوکری و خواجه محمود که از اکابرین سلسله نقشبندیه بودند نوشت فقط بر آوردن اسم شان اکتفا کرده بود. این بیت در همین ضمن است:

مرا از زلف او مویی بسنداست فضولی می کنم بویی بسنداست
موج: افاضل علما و صوفی اکمل حضرت شیخ محمد افضل، مرید و خلف قطب الاولیا بود. خداوند متعال او را 'تصرفات قوی، کمال وافر، عشق صادق و دست گیرا' ارزانی کرده بود. همه عمرش مثل قطب الاولیا در متابعت سنت و طریق نقشبندیه بسر برد. ابتدای کار به جونپور (در ولایت اتار پرادیش کنونی) آمد و از ملا نور الدّین تحصیل علم کرد، بعد از شش ماه یکبارگی جذبه عشق و معرفت بر او مستولی گشت و ترك معمولات کرده به کالی آمد و در حلقه درویشان جا گرفت. درویشی از او پرسید: "برای طلب علم آمدی؟" گفت "کتب معارف همه را خواندم، بالفعل طلب خود دارم، تلاش درویش می کنم." آن درویش از میر سید محمد نام برد که عارف کامل و درویش واصل هستند. پس به خدمت وی پیوست. با سلسله های سهروردیه، مداریه، و نقشبندیه هم اجازه حاصل نمود و به اجازه مرشد به شهر اله آباد آمد و مشغول به رشد و هدایت مردم شد. چون فرخ سیر از عظیم آباد به دهلی مسافرت نمود در اثنای راه با شیخ محمد افضل هم ملاقات کرد. شیخ محمد افضل کثیر التصانیف بود، بعضی از آنها به شرح ذیل است:

شرح گلستان و بوستان و یوسف زلیخا، تذکیر دلپذیر در علم سلوک، و رساله عربیه و فارسیه در بحث ایمان، شرح قصائد خاقانی و سیر منظوم مشتمل بر بیشتر از پنجاه جلد، شرح مثنوی مولانا روم مشتمل بر شش دفتر و غیره.

موج: درویش کامل حضرت شاه خوب اللّٰه معروف به شاه محمد یحیی، از

خانواده شاه افضل بود و مرید و خلیفه وی، جامع علوم ظاهر و باطن بود، به سیزده سالگی تکمیل تحصیل علوم کرد، از آثار وی عبارتست از: قول الصحيح فی صلوات والتسبیح، ماخذ الاعتقاد فی شان الصحابه، خلاصة الاعمال، کتاب و فیات الاعلام، و چهار جلد مکتوب در اظهار حقیقت تصوف.

موج: حافظ امان الله ابن نور الله حافظ قرآن بود و در شهر لاکنئو به عهده قاضی شهر مأمور بود و بعداً در اله آباد به خدمت شاه یحیی پیوست و در عبادت مشغون گشت. حافظ امان الله در علم فقه و اصول کتابی تصنیف کرد و آنرا 'محکم الاصول' اسم داد، او بر تفسیر بیضاوی و شرح حکمت العین و شرح عقاید ملا جلال الدین دوانی و غیره، حواشی تحریر کرد.

موج: شاه میر عظمت الله بلگرامی: پسر عارف کامل سید لطف الله و مرید و خلیفه وی بود. از جمله فضائل معنوی و صوری بهره مند بود، در فقر و درویشی و توحید و معرفت مرتبه ارجمند داشت. وجیه الدین می نویسد: "او جمال صوفیانه خود را به لباس سپه گری پوشیده می داشت، مؤلف 'قصص الانبیاء' بود و شعر هم می گفت و سحر تخلص داشت. روز دوشنبه، ۲۴ ذیقعد ۱۱۴۲ پدرود به جهان گفت و در بلگرام مدفون است.

تاریخ اتمام کتاب / زمان تحریر:

متأسفانه تاریخ اتمام تذکره بحر زخار دستیاب نمی شود. البته مؤلف تذکره ضمن احوال شاه هدایت الله که از نژاد شاه اشرف علی برادر شاه شرف علی بوقلندر صوفی معروف می باشد، نوشته است:

"و الآن تا وقت تحریر اوراق که سنه یک هزار دوصد و دو هجری مقدس است در قصه چندوسی متصل بسولی به نواح مراد آباد و بدآون بصدر حیات است".

بعد می نویسد:

"باز در جنگل محمدی سالها مانده در پانزده سال پانزده اربعین گزارده به لکهنؤ آمد، راقم حروف بعد ورود آن حضرت به بلده لکهنؤ در حجره ساختن به کنار رود گومتی در صحرا به فرق يك گروه از شهر پس از يك سال و چند ماه مستفید ملازمت شد. در

اول ملاقات بر اکثر خطرات نیازمند مشرف شده بشارت داد و در دوم ملاقات تصریح این مقدمه نمود کمالات و خوارق عادات او با وجود ستّاری چندان هستند که این مختصر گنجایش ندارد، امروز که سنه یکهزار و دو صد و سه هجری است هفتاد و دو ساله سنّ شریف است.“

پس می توان حدس زد تذکره بحر زخار در قرن سیزدهم هجری پایان رسیده است.

نسخه های خطی بحر زخار

طبق اطلاع نویسنده فقط چهار نسخه بحر زخار در کتابخانه های مختلف هند و خارج از هند موجود می باشد اما بیشتر از آنها ناقص هستند. خوشبختانه نسخه ای که در کتابخانه آزاد تحت شماره ۲۵۶، ۲۵۷ وجود دارد نسبت به نسخه های دیگر کامل تر است و فقط دو برگ اخیر ضایع شده است. اما طبق اطلاعات فهرست که در ابتدای نسخه داده شده است پایان کتاب بر ذکر احوال امره اصفهانی می شود و ذکر امره اصفهانی درین نسخه وجود دارد.

نسخه های بحر زخار که در دست داریم درج ذیل هست:

۱. نسخه کتابخانه آزاد، دانشگاه اسلامی علیگر:

مشخصات نسخه: النصف الاول :

شماره نسخه : ۲۵۶، فارسیه اخبار، یونیورسیتی کلکشن

کل اوراق : ۷۸۹

سطر فی صفحه : ۱۳

خط : نستعلیق، خیلی خوش

اندازه صفحات : ۸.۵ X ۱۰.۵

سنه استنساخ : ۱۲۹۳ هـ یا ۱۳۰۸ هـ

مشخصات: النصف الثاني :

شماره نسخه : ۲۵۷، فارسیه اخبار، یونیورسیتی کلکشن

کل اوراق	:	۶۴۶
سطر فی صفحه	:	۱۳
خط	:	نستعلیق، خیلی خوش
اندازه صفحات	:	۱۰.۵ X ۸.۵

این نسخه مولانا آزاد از دو حیث دارای اهمیت و ارزش خاصی است. اول این که تاریخ استنساخ این نسخه در ابتدای متن یافته می شود "استکتب فی ۱۳۰۸ هجریه مقدسه" و از روی این عبارت تاریخ استنساخ را ۱۳۰۸ هـ فرض کرد اما در پایان فهرست نصف ثانی به دست کاتب نوشته شده "تمام شد کتابت فهرست هذا در ۱۲۳۹ هـ." بنابراین می توانیم حدس بزنیم که کتابت نسخه در سال ۱۲۹۳ آغاز شده و در سال ۱۳۰۸ به پایان رسید. هر دو جلد این نسخه فهرست طولانی اسامی عرفا و صوفیاء را دارا می باشد و تراجم آنها با همین ترتیب درین نسخه یافته می شود. نسخه کتابخانه آزاد با این عبارت شروع می شود: "حمد بیحد قدیمی را که از مینای وحدت باده الست..." و با این عبارت پایان می رسد:

"موج احوال آن روح مولی عالم روحانی حضرت امیر اصفهانی.....
.....عصایه خود را بگرفت..."

۲. نسخه مولانا آزاد (سبحان الله کلکشن)

مشخصات نسخه:

شماره نسخه	:	۳۰/۹۲۰، سیرت فارسی سبحان الله کلکشن
کل اوراق	:	۲۲۰
سطر فی صفحه	:	۲۸
خط	:	نستعلیق خوش، خوانا
اندازه صفحات	:	۱۰.۵ X ۵.۵ X ۱۳.۸
سنه استنساخ	:	ندارد

این نسخه مولانا آزاد ناقص الآخر است و مشتمل است بر اولین سه لجه و قسمتی از لجه چهارم. فهرست ندارد، ابتدایش از حمد بیحد قدیمی می شود و به ذکر احوال حاجی نوشته که ذکرش در نهر دوم لجه چهارم آمده به پایان می رسد.

۳. نسخه کتابخانه آصفیه - حیدرآباد

مشخصات نسخه:

شماره نسخه :	۲۳۸
کل اوراق :	۱۸۴۳
سطر فی صفحه :	۱۷
خط :	نستعلیق، خوانا
سنة استنساخ :	ندارد

نسخه آصفیه ناقص الطرفین و از آغاز و انجام افتاده است و مشتمل بر اولین پنج لجه و قسمتی از لجه ششم است. ابتداءش از احوال خدیجه الکبری که در لجه اول آمده می شود و با ذکر ادیب کندی که ذکرش در لجه ششم به ترتیب الفبائی شده است به پایان می رسد. بر صفحه اول شماره صفحه ۱۰۱ داده شده است. ازین معلوم می شود که در ابتدای این نسخه فهرست داده شده بود که حالا با مرور زمان از دست رفته چرا که حصه متن زیاد ضایع نشده است.

۴. نسخه موزه برطانیه، لندن

مشخصات نسخه:

شماره نسخه :	or 1848
کل اوراق :	۵۹۵
سطر فی صفحه :	۱۷
خط :	نستعلیق
اندازه صفحات :	12.5 x 7.5
سنة استنساخ :	حدود ۱۸۵۰ء

این نسخه هم ناقص الآخر است و اولین سه لجه و قسمتی از لجه چهارم را دارا می باشد. ولی ازین حیث دارای اهمیت است که قریب تر با دوره مولف هست. در ابتداءش فهرست اسامی داده شده است که مشتمل است بر ۷ ورق، بعدا لجه اول تا سوم مکمل و قسمتی از لجه چهارم را دارد که با ذکر صوفیای سلاسل قادریه به پایان می رسد.

روش تصحیح و تدوین :

در تصحیح متن حاضر که پیش نظر دارید نسخه کتابخانه مولانا آزاد که تحت شماره ۲۵۶ و ۲۵۷ فارسیه اخبار ذخیره یونیورسیتی نگهداری می شود نسخه اساسی قرار داده شد. زیرا که این نسخه نسبتاً کامل تر است و تاریخ استنساخ آن بزمان مولف نزدیک است. دو تا نسخه دیگر را بدل قرار دادیم اما نه این طور که نسخه اساسی را عیناً نقل کردیم و اختلافات نسخه بدل را در پا ورقی نشان دادیم بلکه واژه های که در نسخه اساسی وجود داشت اما در نظر مصحح درست نبود آنرا به واژه های نسخه بدل عوض کردیم.

۲. اگر مطلبی در نسخه اساسی موجود نبود یا احیاناً غلط بود درست آنرا از نسخه های دیگر برداشته در متن اساسی شامل کردیم.

۳. در تصحیح متن آنچه بین علامت دو قلاب [] است افزوده مصحح است. علاوه برین جایی که در هیچ نسخه واژه ی درست یافته نشد به صواب دید خود تکیه کرده تصحیح قیاسی کرده شد.

۴. به روش امروزی در تصحیح متن نشانه گذاری ها را هم حتی المقدور رعایت کرده ایم.

در آخر لازم به تذکر است متن حاضر بر لجه اول و دوم و سوم تذکره بحر زخار مشتمل است. امیدوار است لجه های چهارم تا هشتم در جلد های بعدی به دست خوانندگان گرامی می رسد. به امید خدا، يك فرهنگ مفصل آیات و اسامی و اماکن و غیره در آخر تذکره به چاپ خواهد رسید.

پروفسور آذر میدخت صفوی

رئیس مرکز تحقیقات فارسی

دانشگاه اسلامی، علیگر-هند

نشانه های اختصاری

- ا: برای نسخه کتابخانه مولانا آزاد، (ذخیره یونیورستی) دانشگاه
اسلامی علیگر-هند
- ب: برای نسخه کتابخانه مولانا آزاد، (ذخیره سبحان الله) دانشگاه
اسلامی علیگر-هند
- ج: برای نسخه کتابخانه آصفیه، حیدرآباد-هند

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد بیحد قدیمی را که از مینای وحدت باده السست در جام دل‌های
بلاکیشان خود ریخت و ستایش بی‌عد عظیمی را که نعره ناری خاکیان از صیت
تقدس قدسیان و نوریان برتر انگیخت. مبتدعی^۱ که قصر جسم انسان را از نور شمع
الله تُوْرُ السَّمَوَاتِ منور ساخت، مخترعی که در قانون بدن بشر تارهای نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ
مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ به آهنگ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ نواخت. الهی به حرمت الف الوهیت
خود الف ایمان را از الف آسیب اشراک به الف امان خویش محفوظ دار، یا باقی به
برکت بای بقای خود بقیه عمرم را در بوستان رضای باقی بگذار، یا جامع به جلالت
جیم جلال خود از جمعیت مشاهده جمال بر جامع اوراق منت نه، یا دِیَان به دلالت
دالِ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ دستم را بر دشمن قوی دست که برین بی‌دست و پادستی
دارد دست قدرت ده، یا هادی به هدیه های هدایت خویش هدهد هوای این
هوا خواه را از هارویه ضلالت به سمای^۲ سعادت رسان، یا ودود به وراثت واو ولایت
اولیای خود این واله را والی ولایت مطلب گردان، یا زاکی به زور زور آوری زای
زهد زاهدان خود ما را زهد صادق نصیب کن، یا حق به حقیقت حای حقیقت خود
پرتوی از حق حقیقت معبودی خود در دلم بیفگن، یا طاهر به طفیل طای طهارت
خود طومار طول عصیانم را در تجلیات طور عفو بسوز، یا یسیر به یاری یای
يَسْرُلِي أَمْرِي شبستان یاس طبعم را از چراغ آیه لَا تَقْنَطُوا برافروز، یا کریم به

۱. ب: 'مبتدعی'

۲. ۱: 'سمای'

کرامت کاف کرم خود کلمه کامله شهادت را وقت مرگ کلام زبانم ساز، یا لطیف به عزت لام لطف خود لامه بنده نوازی را به دوشم انداز، یا مجیب به میمنت میم مالکیت خود ملک معلومه را به مالکیت این مملوک بگذار، یا نافع به نون نورانیت خود از اشعه انوار معرفت به این بنده خود نفع بخش، یا سمیع به سین سموی سماعت خود معذرت ناسموع را مسموع کن، یا عفو به عنایت عین علوت^۱ خود طبع علیل مرا از علت معلول بر آورده صحت کامل عطا کن، یا فتاح به فیض فاء فتاحی خود ابواب فتوحات دوجهان بر من مفتوح گردان، یا صمد به صداقت صاد صمدیت خود گردن صید مدعارا اسیر کند حصول فرما، یا قادر به برکت قاف قدرت خود^۲ قدر این بی قدر را بر رفعت قدر قادر گردان، یا رزاق به رعایت راء ربوبیت خود رای ناصواب مارا بر راه صواب آر، یا شافع به شفاع شین شفاعت شفیع الوری شان و شوکتهم را در شرع شریف و اسلام سالم معروف به خصوصیت کن، یا ثواب به ترانه ثناء توایی خویش توبه مرا چون توبه النصوحا توأمان اجابت کن، یا ثابت به ثواب ثای ثبوت خود ثبات اسلام را از لوث نفاق سلامت دار، یا خالق به خلق خاء خالقیت خود مارا به در مخلوق سرگردان مدار، یا ذوالجلال به ذکر ذال ذکر خود دلم را به ذروه شوق که مافوق آن نباشد بنشان، یا ضار به ضرورت ضاد ضاریت خود از اضرار ظاهری و باطنی مارا ضرری مرسان، یا ظاهر به ظهور ظاء ظاهریت خود مظاهر عالم کونی را بر من ظاهر ساز، یا غفور به غین غایت غفوریت خود غبار عصیان از دامن حالم بآب رحمت پاک بر خاک انداز.

نعت جواهر درود بی منتها نثار آن در یتیم صدف حقیقت محمدی که از کحل الجواهر من قال لا اله الا الله فدخل الجنة عین عالم را ضیاء جاوید بخشید و شمائم صلوات لا تحصى فدای آن نافه سر به مهر انا ختم الانبیاء والمرسلین که از آیه لا تقنطوا مشام خلاق را معطر گردانید، مضامین نظم خوشتر شایان شان آن مطلع دیوان نبوت به اعتبار نشئه روحی کُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَ الطِّينِ است که بیاض

۱. ب: 'علو' خود

۲. ۱: 'قدرت' ندارد

اوراق گیتی به مداد سُبحانَ الَّذی اَسْرٰی بِعَبْدِهِ لیلًا سواد مشکین دارد از برکت فضیلت انا ختم الانبیای اوست و معانی نشر تحیات برتر لایق حقایق آن مقطع قصیده رسالت که صحیفه قرطاس فلك به شگرف شفق وَالصُّبْحُ اِذَا تَنَفَّسَ وَكَلَّمَ خُطُوطَ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا فقرات رنگین پذیرد از یمن اوصاف انا رحمهم مهداهم^۱ نیکوست. نور چشم عاشقان، سرور سینه عارفان، منظور قدسیان، تفاخر عرشیان، مسمی به طه و یسین، قاسم درجات خلد برین، سیاح سفر سُبحانَ الَّذی اَسْرٰی، مقیم منزل فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی، آیه وَالضُّحٰی وصف انوار رویش، سورة وَاللَّیْل بیان گیسویش، به دائره وجود موجودات محیط ابواب معاملات فیض را بسیط، آگاه اسرار لامکان، شرف زمین و زمان، مظهر فیوض قاضی الحاجات، مظهر حیات بعد ممات، مالک کونین و خیر البشر، صاحب خیر خیر و شر، به معاملات پرده عزت بی پرده، به نظاره ذات **بجهت** چشم ظاهر واکرده، مقصود اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا، مکحول سرمه مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی، از تاج لعمرك تاجدار و از پایه فاستقیم پایه دار، منتخب اولاد آدم، گوشواره جبر و کلّ عالم، تفاخر موجودات اشرف کاینات، محبوب ربّ الارباب مالک يوم الحساب، محیط اقطار جهان، سرچشمه آفرینش عالم و عالمیان، منشأ قَابَ قَوْسَيْنِ، جد الحسن و الحسین، مورد سلام سبحانی به معراج، مهبط وحی ربانی وقت احتیاج، وی حاکم اهل عرش و فرش بی گمان و متمکن مکان لامکان بایدش شمرد. علی الخصوص بر آن چار گوشه مهر نبوت، آن چار دفتر دیوان فتوت، آن چار گوهر صدف اتحاد، آن چار موج بحر صدق و سداد، آن چار سوی کشور معرفت، آن چار جوی دریای رحمت، آن چار تفسیر کتاب رسالت، آن چار کتاب تفسیر جلالت، آن چار آینه امن و امنیت، آن چار جوشن حفظ و حفاظت، آن چار فتیله چراغ حسن خصائل، آن چار اعداد کثرت فضائل، آن چار طاق فضل و کمال، آن چار بالش عزّ و جلال، آن چار برج باره حقیقت بلوی، آن چار باب شهر پناه خلافت و شهر یاری، آن چار فصل تهذیب اخلاق، آن چار دانگ عالم وفاق^۲، آن چار مصلاهی کعبه خداوندی، آن چار خانه کارگاه قماش معانی^۳.

۱. انا رحمهم مهداهم ندارد ۲. ب: عالم و آفاق

۳. ب: قماش معالی

آن چار مذهب هفتاد و سه ملت، آن چار عدد دال دین و دیانت، آن چار فرض وضوی طهارت معنوی، آن چار حدّ شریعت غرّای نبوی،^۱ آن چار درویش لوای شاهی بر دوش، آن چار سلطان در کسوت یکرنگی هم آغوش، آن چار تکبیر دولت استقامت و استواری، آن چار رکعت نماز شب زنده داری، آن چار کرسی کاخ اسلام، آن چار ستون دین خیر انام،^۲ آن چار ضرب شمشیر قضا و قدر، آن چار پرتیر و^۳ ترکش فتح جنگ بدر، آن چار قَبّ عنایت وزارت عظمی، آن چار پارچه خلعت ولایت کبری، آن چار مغز قوّت جهاد، آن چار عنصر جسم اجتهاد، آن چار چشم مشاهده تجلّی، آن چار ابروی رموز خفی و جلی، آن چار چمن روضه رضوان، آن چار یار علیهم الرضوان.

۱. «غرّای نبوی»

۲. ب: «خیر الانام»

۳. ب: «و ندارد»

لَجَّةٔ اَوَّل

در بیان احوال اولاد و بنات و ازواج طاهرات و خلفای راشدین و عشرهٔ مبشره
و اصحاب صفه و اصحاب^۱ بدر و دیگر صحابهٔ آنحضرت صلی الله علیه و سلم^۲

موج احوال آن برگزیدهٔ خدا، آن نور دیدهٔ مصطفی، آن نونهال جنات النعیم،
آن وسیلهٔ نجات صحیح و سقیم، آن نون نور^۳ نبوت، آن مرکز کاف کان صفوت، آن
فرع اصل اسلام، آن افضل فروع سایر انام، آن رای رحمت غفور الرحیم، فرزند
مصطفی حضرت سیدنا ابراهیم، صاحب^۴ استیعاب نویسد: طیب، طاهر، قاسم و^۵
عبدالله به روایتی^۶ این چهار پسر پیغمبر علیه السلام از بطن خدیجه^۷ و به تقلی^۸ سه
بوده اند،^۹ طیب لقب عبدالله بوده و در تقلی دو بوده اند، یکی عبدالله ملقب به طیب
که بعد بعثت پیغمبر خدا^{۱۰} متولد شد و چند ماهه شدند و دیگری قاسم اند که قبل
از نبوت متولد گردیدند، پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم را کنیت
ابوالقاسم^{۱۱} از جهت ایشان است و حضرت ابراهیم^{۱۲} علیه السلام^{۱۳} از بطن حضرت
ملیه قبطیه و مولد شریفش را مشربه دام^{۱۴} ابراهیم می گویند و تولد مبارکش در ماه
ذیحجه [سال نهم]^{۱۵}،^{۱۶} قابله او سلمی موالات رسول^{۱۷} زوجهٔ ابی رافع بود. چون به تولد
حضرت ابراهیم ابی رافع خبر داد پیغمبر را،^{۱۸} پیغمبر علیه السلام غلامی به ابی رافع
بخشید و بعد هفت روز از تولد ایشان جناب پیغمبر^{۱۹} به دنبه عقیقه فرمود و سر او را

۱. ب: 'و اصحاب' ندارد
۲. ب: 'علیه و آله و سلم'
۳. ۱.۳: 'آن نور نبوت'
۴. ۱.۴: 'صاحب' ندارد
۵. ب: 'و' ندارد
۶. ۱.۶: 'به روایت'
۷. ب: 'بودند'
۸. ۱.۸: 'به تقلی'
۹. ب: 'ام المومنین' خدیجه
۱۰. ب: 'پیغمبر خدا' صلی الله علیه و سلم
۱۱. ۱.۱۱: 'را کنیت ابوالقاسم' ندارد
۱۲. ۱.۱۲: 'ابراهم' ندارد
۱۳. ۱.۱۳: 'علیه و سلم'
۱۴. ۱.۱۴: 'را مشربه دام' ندارد
۱۵. ب: 'ذیحجه' سنه
۱۶. ب: 'مولاة رسول الله صلی الله علیه و سلم'
۱۷. ۱.۱۷: 'تولد حضرت ابراهیم ابی رافع خبر داد پیغمبر را از تولد حضرت ابراهیم'

۱۸. ۱.۱۸: 'پیغمبر علیه السلام'
۱۹. ب: 'پیغمبر علیه السلام'

بتراشید ابوهند، پیغمبر علیه السلام به قدر وزن موی سر فرزند نقره صدقه فرموده به محتاجان داد و موی ها را دفن کرد به زمین و همان روز اسم شریفش ابراهیم کرد و امّ سیف^۱ را به شیر دادن او تعیین فرمود، به عمر یکسال و شش ماه هفتم ذیحجه سال دهم از هجرت به مدینه وفات نمود و در بقیع^۲ مدفون شد.

موج احوال آن لخت جگر پیغمبر، آن سرور سینه خیر البشر^۳، آنکه اسم مبارکش رافع رنج و تعب، خواهر مؤمنان حضرت بی بی زینب، پوشیده نماند در مرآة جهان نما نویسد که آن سرور صلی الله علیه و سلم را سه پسر و چهار دختر بودند، از آنجمله دو پسر قاسم^۴ و طیب طاهر و چهار دختر از خدیجه و قاسم بزرگترین فرزند است، آنحضرت را به ابوالقاسم کنیت از نام او مقررست، پیش از بعثت در مکه متولد شد، در عمر دو سالگی رحلت نمود. بعدش طاهر است، طیب طاهر لقب آنجناب اند و اسم سامی آنحضرت عبدالله است، در مکه بعد نزول وحی متولد شد لهذا مسمی به طاهر گشت و در ایام صبا رحلت نمود و سوّمی^۵ پسر آنحضرت ابراهیم^۶ نام از ماریه قبطیه در ذیحجه سال نهم از هجرت در مدینه متولد شد و جناب سرور کائنات^۷ از تولّد آنحضرت بعد از هفت روز به گوسفند عقیقه کرد و سرش تراشیده به وزن موی نقره صدقه نمود و امّ سیف زن ابی یوسف^۸ آهنگر به رضاعش مقرر گشت و در يك نیم سالگی رحلت نمود. الغرض حضرت زینب بزرگترین بنات آن سرور صلی الله علیه و آله و سلم است و مادرش خدیجه الکبری است.^۹ پیش بعثت جناب پیغمبر علیه السلام ایشان را به ابو العباس^{۱۰} پسر خاله ایشان عقد نمود، چون ابو العباس^{۱۱} ایمان آورد تجدید نکاح کردند و به قولی به همان عقد به او باز گردانیدند و از بطن آن حضرت يك پسر علی نام و يك دختر امامه اسم متولد شد، علی به سنّ بلوغ رسیده در گذشت و امامه که جناب پیغمبر او را بسیار دوست داشتی و در باب او^{۱۲} چندین اقوال نوازش رسول

۱. ب: نام 'یوسف'

۲. در 'بقیه'

۳. ب: بحیر البشر 'علیه السلام'

۴. ب: 'سیومی'

۵. ا: قاسم 'ابراهیم' و

۶. ب: کائنات 'صلی الله علیه و سلم'

۷. ب: 'ام یوسف' زن ابویوسف ۹ ب: 'رضی الله عنهما'

۸. ب: ابوالعاص

۹. ب: ابوالعاص

۱۰. ۱. ۱۱: 'او' ندارد

صلی الله علیه و آله وسلم است و^۱ از آنجمله آنکه تا وقتی که او معصوم بود وقت نماز پیغمبر علیه السلام او را در بر گرفت، به وقت رکوع بر دوش جا دادی و وقت سجده پیش سر داشتی، بعد وفات حضرت فاطمة الزهرا^۲ جناب حضرت علی مرتضی^۳ را با امامه نکاح کردند، ولادتش پیش از نبوت، وفات در نهم سال هجرت واقع شده.

موج احوال آن نورالبصر سید کونین، آن دختر صاحب بر و بحر و مشرقین، آن خاتون خاندان نبویه، خواهر مؤمنان حضرت رقیه^۴ بنت سید عالم است، صلی الله علیه و آله وسلم، از بطن خدیجه بعد از حضرت زینب متولد شده، ایشان را با حضرت عثمان رضی الله عنه عقد کرده، سوای يك پسر دیگر فرزند نشد آنهم بمرد، در سال دوم از هجرت وفات یافت.

موج احوال آن لخت کبد رسالت پناه، آن سرور سینه رسول الله^۵، آن خاتون خانه علوم، خواهر مؤمنان حضرت ام کلثوم^۶ بنت سید عالم است از بطن خدیجه، ایشان بعد رقیه و پیش از فاطمه متولد شدند و نامش آمنه بود، بعد وفات رقیه حضرت سرور کائنات^۷ ایشان را نیز به حضرت عثمان دادند، در سال نهم از هجرت وفات یافت و احوال حضرت فاطمه بعد احوال حضرت علی مرتضی^۸ باید خواست.

موج احوال آن ام المومنین و آن کعبه مسلمین، آن عفو معصیت را طغرا ام المومنین حضرت خدیجه الکبری^۹ بنت خویلد رشید بن عبدالعزی بن قصی بن کلاب و نسب آن حضرت در قصی به نسب سید عالم^{۱۰} منتهی می شود. اول زنی که پیغمبر علیه السلام کرد اوست، پیش از خواستگاری به سرور کائنات خوابی دید که آفتاب در خانه او فرود آمده و نور در خانه منتشر شده چنانچه در مکه معظمه هیچ خانه نماند که به آن نور منور نگشت، به عمر چهل سالگی ایشان به عقد نکاح پیغمبر علیه السلام درآمدند و آن وقت آنجناب علیه السلام بسمت و پنج ساله بود،

۱. ب: 'و ندارد' ۲. ب: 'رضی الله تعالی عنها' ۳. ب: 'کرم الله وجهه'

۴. ب: 'سیده رقیه رضی الله عنها' ۵. ب: 'صلی الله علیه و آله وسلم'

۶. ب: 'سیده ام کلثوم' ۷. ب: 'صلی الله علیه و آله وسلم'

۸. ب: 'کرم الله وجهه و رضی الله عنه' ۹. ب: 'صلی الله علیه و آله وسلم'

مهر بیست شترمایه بود و اولاد پیغمبر^۱ از دختر و پسر همه از بطن ایشان بود و ایشان تا که در قید حیات بود پیغمبر علیه السلام زن دیگر نخواست، اول از زن که به شرف اسلام فائز شده اوست. روزی جبرئیل علیه السلام گفت یا رسول الله اینک خدیجه می آید برای تو ظرفی پر از رم^۲ و طعام می آرد، چون به تو رسد او را از پروردگار او و از من سلام رسان و بشارت ده او را به قصر بهشت که از یک مروارید مجوف است و در آن قصر هیچ خصوصیت و رنج نبود. پیغمبر^۳ پیغام سلام و بشارت بدو رسانید، او جواب گفت: کدام بزرگی ازین زیاده باشد که خدا بدو سلام رساند و مادر مؤمنان باشد و جدۀ کافۀ اولاد سرور عالم^۴ او باشد. روایت است، چون وی حضرت را وقت رحلت ازین جهان در رسید پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم را طلبید و گفت جدا بنشینید^۵ معرفت فاطمه پیغامی رسانم، آنجناب صلی الله علیه و آله وسلم جدا نشست، حضرت^۶ خدیجه معرفت فاطمه پیغام داد که وقت من آخر است، آن ردایی که وقت نزول وحی بر سر گذاشته از جبرئیل علیه السلام پیغام خدا استماع می کنی اگر مرا بدهی^۷ لباس آخرت خود سازم، آنجناب به گریه آمد و آن ردا را^۸ حوالۀ فاطمه نمود که به مادر خود برسان، همان وقت حضرت جبرئیل در رسید و گفت: یا رسول خدا به تو سلام می رساند و می فرماید که خدیجه تمام اسوال خود را به راه من به محتاجان بخشید من یک ردا هم ندارم که برای کفن او بدهم؟ شما چادر خود را واپس گیرید، حضرت جبرئیل حله های بهشتی برای کفن آن حضرت حاضر کرد، در آن پیچیده در مقبره جیحون^۹ پیغمبر مدفونش ساختند، وفات^{۱۰} به دهم رمضان سال دهم از بعثت پیغمبر^{۱۱} خدا، مدت حیاتش شصت و پنج سال، رضی الله تعالی عنها.

موج احوال آن محبوبۀ محبوب حق، آن معشوقۀ معشوق مطلق، آن شفاعت حشر را وثیقہ، ام المؤمنین حضرت عایشہ صدیقہ بنت صدیق اکبر و

۱. ب: پیغمبر علیه السلام ۲. ب: نرم ندارد ۳. ب: پیغمبر علیه السلام
 ۴. ب: سرور عالم صلی الله علیه و آله وسلم ۵. ج: بنشینند
 ۶. ج: حضرت ۷. ا: مرا بده ۸. ب: ترا ندارد
 ۹. ب: جیحون ۱۰. ب: وفاتش ۱۱. ب: پیغمبر علیه السلام

زوجة آن سرور صلی الله علیه و آله وسلم است. در سفینه الاولیا آرد که او^۱ از مفتیان و فقها و علما و فصحا و بلغای صحابه است، در شانش حدیث آن سرور است که ترجمه اش این است، یعنی بگیری^۲ سه حصّه دین خود را ازین سرخ پوش. از اقوال اوست: من در ده چیز بر سائر زنان پیغمبر افضل ام، اول باکره در تصرف آن سرور آمدم به نسبت دیگر زنان، دوم آنکه مادر و پدر هیچ زن به آن سرور هجرت نکرده در راه خدا، سوّم در طهارت من کریمه نازل شده، چهارم آنکه پیش از نکاح من جبرئیل علیه السلام صورت مرا بر حریر نقش کرده به آن حضرت نمود که آنرا زن کن، پنجم آنکه بر وقت گزاردن نماز من پیش نماز به پهلوی خوابیده بودم و این امر مخصوص بود به من، ششم آنکه من و پیغمبر یکجا غسل کرده ام بر خلاف دیگر ازواج، هفتم آنکه در خانه خواب هیچ زن وحی بر آنحضرت نازل نشده مگر در خانه خواب من، هشتم آنکه وقت قبض روح آنحضرت سر مبارک در سینه و شش^۳ من بود، نهم آنکه روز نوبت من رحلت نمود، دهم^۴ در حجره من مدفون شد. هفدهم^۵ رمضان سال پنجاه و هشتم هجری وفات یافت، مدت عمر شصت و شش سال، قبر در بقیعه.^۶

موج احوال آن فرمان معافی جریمه حضرت زینب بنت خزیمه بن حارث بن عبدالله بن عمرو بن عبدالمناف بن هلال^۷ بن عامر بن صعصعه،^۸ در رمضان سال سوّم^۹ از هجرت به عقد نکاح آن سرور صلی الله علیه و آله وسلم در آمد و هشت ماه در خانه آن سرور ماند و بروایتی سه ماه و لقب وی امّ المساکین از جهت رحم و شفقت و کثرت طعام بر خلق و احسان بر مساکین می نمودند، در غرة ربیع الاول سال هجرت بود وفات یافت، قبر در بقیعه.^{۱۰}

موج احوال آن مشهور مغفرت عجم و عرب حضرت امّ الحکم موسوم به زینب بنت جحش هست.^{۱۱} در سفینه الاولیا نویسد: نام مادرش ایمنه بنت

۱.۱: 'آرد از مفتیان'	۱.۲: 'بگیری'	۳.ج: 'شکم'
۴.ج: 'دهم' آنکه'	۵.۱: 'هفدهم'	۶.ب: 'بقیع'؛ ج: 'بقیه'
۷.۱: 'هلال'	۸.۱: 'ضعیفه'	۹.ب: 'سیوم'
۱۰.ب: 'بقیع'؛ 'بقیه'	۱۱.ب: 'است'؛ ج: 'هست' ندارد	

عبدالمطلب عمّه^۱ رسول بود، در ماه ذی قعده سال پنجم از هجرت زوجه پیغمبر علیه السلام شد، در باب خواستگاری او به آنحضرت آیه کریمه نازل شد، رسول صلی الله علیه^۲ و سلم بی اذن^۳ به خانه او در آمد، گفت یا رسول الله بی خطبه و بی گواه آمدمی، فرمود الله المزوج و جبرئیل شاهد و مرویست که بار رسول الله^۴ گفت: مرا چند فضیلت است در میان ازواج تو، اول این که جد من و شما يك^۵ است، دوم نکاح ماهر دو در میان آسمان واقع شده و در آن خطبه جبرئیل میانجی و گواه بود، بعد پیغمبر علیه السلام اول زنی که از ازواج ازین جهان رحلت نمود اوست، سال بیستم از هجرت این واقعه رو داد، مدفن او در بقعه^۶.

موج احوال آن معصومه و محموده، ام المؤمنین حضرت سوده نسب شریف به چند واسطه به لوی بن غالب جد رسول^۷ می رسد، در سال دهم از هجرت بعد فوت خدیجه و قبل نکاح عایشه در نکاح پیغمبر^۸ در آمد، آنحضرت کبر سن^۹ دریافته اراده طلاق به خاطر مبارک آورد، روزی وی به سر راه نشسته بود، پیغمبر علیه السلام قصد خانه عایشه داشت، التماس کرد، یا رسول الله، مرا طلاق مده، من هیچ طمع ندارم الا آنکه به روز حشر مرا در ازواج تو شمرند و محشور سازند و من نوبت خود را به عایشه دادم، پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم از اراده طلاق در گذشت و^{۱۰} در اواخر خلافت حضرت عمر و به قولی در حکومت معاویه انتقال نمود.

موج احوال آن واقف اسرار خفیه، ام المؤمنین حضرت صفیه پدر ایشان یهودی بوده است، پیغمبر علیه السلام خواست ایشان را آزاد کند و به قومش فرستد تا آنکه اسلام آرد^{۱۱} و رسول صلی الله علیه و آله و سلم با وی نکاح کند، صفیه عرض کرد، یا رسول الله، آرزوی اسلام دارم و تصدیق تو کرده ام، پیش از آنکه دعوت کنی اکنون که به منزل تو رسیدم به یهودیه^{۱۲} حاجتم نیست، آنجناب را این کلمه خوش آمد، او را برای خویش نگاهداشت و آزاد کرد و به عقد

۱. ج: 'عم رسول' ۲. ج: 'وآله وسلم' ۳. ج: 'اذن او'
 ۴. ب: 'صلی الله علیه و آله وسلم' ۵. ب: 'یکی است' ۶. ب: 'نقیع'
 ۷. ب: 'رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم' ۸. ب: 'پیغمبر علیه السلام' ۹. ۱. کبر سن
 ۱۰. ب: 'لوی' در ۱۱. ب: 'آورد' ۱۲. ب: 'به یهود'

خود در آورد، در سال سی و شمش یا پنجاه و دو و به روایتی در خلافت حضرت عمر وفات یافت و در بقیعه^۱ مدفون شد، رضی الله عنها.

موج احوال آن واقف اسرار مغیبه، امّ المؤمنین حضرت امّ حبیبه بنت ابوسفیان خواهر معاویه است، او به خواب دید که کسی به آنحضرت^۲ خطاب کرد، یا امّ المؤمنین، بیدار شدم و تعبیر واقعه خویش نمودم که پیغمبر^۳ مرا خواهد خواست، ایشان را حضرت عثمان در سال هفتم از هجرت در مدینه به نکاح پیغمبر علیه السلام در آورد، آن وقت سی و پنج ساله سن داشت، در سال چهل و چهارم از هجرت وفات یافت.

موج احوال آن برآرنده امت از مخصه، امّ المؤمنین حضرت حفصه^۴ دختر امیر المؤمنین عمر بن الخطاب است، در سال دوم یا سوم از هجرت به نکاح آن سرور صلی الله علیه وآله وسلم درآمد و در سال چهل و یک یا هفت وفات یافت، در بقیعه^۵ مدفون شد.

موج احوال آن مکتوب شفاعت ضعیفان علانیه، ام المؤمنین حضرت جویریّه، در ماه شعبان پنجم یا ششم پیغمبر علیه السلام با او نکاح کرد، در پنجاه و شش هجری وفات یافت، در بقیعه^۶ مدفون شد.

موج احوال آن عاصیان امت را محصونه، امّ المؤمنین حضرت میمونه در سال هفتم از هجرت در عین^۷ مراجعت از عمره در عقد پیغمبر علیه السلام درآمد. از وی مرویست که در نوبت من پیغمبر علیه السلام از خانه من برآمد، من در را بربستم^۸، بعد ساعتی باز آمد، در را نکشودم، سوگند داد، عرض کردم در شب نوبت من بخانه زنان دیگر نرو، فرمود، به قضاء حاجت رفته بودم، در سال پنجاه و یک هجری ازین عالم برفت، در بقیعه^۹ مدفون شد.

موج احوال آن قبله سایر اهل کلمه، امّ المؤمنین حضرت امّ سلمه در ماه

۱. ب: 'بقیع'؛ ح: 'بقیه'

۲. ب: 'کسی'؛ ناو:

۳. ب: 'پیغمبر'؛ علیه السلام

۴. ب: 'حضرت ام المؤمنین حفصه'

۵. ب: 'بقیع'

۶. ب: 'بقیع'

۷. ب: 'در'؛ حین:

۸. ۱. ب: 'به بستم'

۹. ب: 'و در بقیع'

شوال چهارم سال از هجرت در عقد پیغمبر خدا^۱ درآمد، بعد سایر ازواج مطهرات که در پرده شدند این است، تا شهادت حضرت امام حسین^۲ زنده بود، چنانچه قصه سرخ شدن رنگ شیشه به خانه اش روز شهادت حضرت امام حسین^۳ در کتب سیر مشهور است، در عمر هشتاد و چهار سال در سوم ربیع الآخر سال شصت و یک و یا پنجاه هجری وفات نمود، قبر در بقیعه^۴ رضی الله عنها.

موج احوال آن عمامه^۵ کریمه^۶ ثانی اثنین بر سر، آن جامه صدق و صفا در بر، آن مصرعه^۷ اول رباعی فضیلت خلافت، آن فقره دوم انشای جلالت رسالت، آن سر حلقه اصحاب منشأ مُحَمَّد رَسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ اَشِدَّاءُ عَلٰى الْكُفَّارِ، آن سر گروه احباب مراد قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ لَيَغِيْظُ بِهِمُ الْكُفَّارُ، آن بعد از انبیا افضل بالتحقیق، امیر المؤمنین ابوبکر الصدیق، اسم شریفش عبد الله بن قحافه، به پنجم واسطه با سید البشر نسب او ملحق می شود و مادرش نیز از قریش بود، یار غار و وفادار در محبت و خلیفه اول رسول صلی الله علیه و آله و سلم است، صدیقی که صندوق صدور صنادید فلکی به استیعاب گوهر صدق صداقتش به تصدیق قلبی مقفل و اکبری که از برکات کبریت احمر کبریایی او مسّ تکبیر متکبران به طلای تکبیرات اکبری مبدل، در سفینه الاولیا آرد: حضرت عایشه زوجه رسول صلی الله علیه و سلم دختر او باشد و در قرآن شریف اشاره قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ^۸ به اوست و منشأ سر حلقه^۹ سلسله نقشبندیه او را گویند، کمالات و خوارق او از آن بیشتر است که به تحریر در آید، به روز حساب خطاب جناب کبریا شود، ای ابوبکر من از تو راضی ام تو هم از من راضی هستی؟ ابوبکر از استماع این امر به سجده رود، ملائکه او را برداشته به خلد برین رسانند و بعد وفات سرور کائنات به اجماع^{۱۰} مؤمنین به روایتی^{۱۱} روز سوّم و به روایتی روز ششم در ربیع الاول جانشین پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم او شد و

۱. ب: پیغمبر خدا 'صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلهِ وَسَلَّمَ'

۲. ب: امام حسین 'علیه السلام'

۳. ب: امام حسین 'علیه السلام'

۴. ب: 'بَقِيع'

۵. ۱. 'عمامه' ندارد

۶. ح: 'المؤمنین'

۷. ح: 'سر حلقه' ندارد

۸. ح: 'جماعه'

۹. ب: 'و' بروایتی

دو سال سه ماه و نه روز خلیفه مانده در پانزدهم سال سیزده هجری به عمر شصت و سه سالگی وفات یافت و در مدینه به جنب مرقد سرور کاینات علیه افضل الصلوات در حجره عایشه صدیقه مدفون شد، رضی الله عنه.

موج احوال^۱ آن سلیمان تخت خلافت، آن امن و امان امت از ذلت و آفت، آن جان قالب اسلام، آن قلب جنان اعلام،^۲ آن قاصع بنیان شرک و شکوک، آن جامع سنت و شرع و سلوک، آن از یاران خاص پیغمبر، امیر المؤمنین حضرت عمر، کنیت او ابو حفص است و به نهم واسطه نسب شریفش با سید عالم اتصال می یابد. عادلی که آفتاب عین عدالتش به تجدیده به خط معتدل النهار اعتدال عالم پرداخته و فاروقی که فرفره فرّ شکوهش مو به موی فرق کفر را به پیچ تاب دست انداخته، بعد از حضرت صدیق اکبر بر مسند خلافت نشست، به غایت عدالت کیش ظاهر و باطن درویش بود، چهار هزار شهر در وقت او فتح شد و اسلام آورد و چند هزار بتکده شکسته مسجد بنا یافت، در جنگ بدر که عباس عمّ رسول^۳ و عقیل برادر حضرت علی و برادر عمر و برادر ابوبکر و همچنان دیگر اقربای صحابه آن سرور علیه السلام^۴ به قید آمدند برای جزیه آنها صحابه به حضور سرور کائنات عرض نموده درخواست خلاصی نمودند، عمر رضی الله عنه عرض کرد که برادر مرا به من دهید که از جان بکشم و هر يك اهل اسلام اقربای خود را که درین قید آمده اند از دست خود بکشند^۵ تا جلالهت اسلام آشکارا شود. جناب پیغمبر علیه السلام منتظر وحی گردید، جبرئیل علیه السلام آمد و گفت که سخن عمر مقبول جناب احدیت گردید و بر التماس دیگر صحابه غضب الهی شده بود اگر نازل زمین می شد سوای آنجناب و عمر دیگر از بنی آدم باقی نماندی و در تصوف چنان ممتاز بود که یکی از اهلیه صدیق اکبر را به نکاح خود آورده در هم بستری از آن بی بی استفسار احوال صدیق اکبر نمود، او گفت که او چون آه کشیدی بوی کباب سوخته به مشام حضاّر می رسید،^۶ عمر آه کرد، الهی این بوی کباب

۱. ب: 'احوال' ندارد

۲. ب: 'قلب جنان اعلام' ندارد

۳. ب: رسول 'علیه السلام'

۴. ب: آن سرور 'صلی الله علیه وآله وسلم'

۵. ۱: 'بکشند'

۶. ح: 'میرسد'

سوخته مرا چه طور حاصل خواهد شد؟ بعد از آن آن زن را مهر داده طلاق داد و رخصت کرد و گفت، برای همین دریافت ترا خواستگاری کرده بودم، مدت خلافت ده سال و شش ماه و پنج روز بود، بستم ذی حجه در سال بست و سه هجری از دست ابولولو غلام بغیره زخم خورد، سه روز زنده مانده در عمرهفتاد و سه سالگی به ملاء اعلی شتافت، در برابر مزار حضرت صدیق اکبر به حجره عایشه^۱ مدفون گشت، رضی الله عنه.

موج احوال آن شمع فانوس حدیث ذی النورین، آن فانوس شمع مشرقین و خافقین، آن جامع کلام جامع جمعیت، آن سامع اعلام سامع سلام الوهیت، آن محمود ارباب هستی، آن ممدوح اصحاب خدا پرستی، آن رئیس اهل ایمان، جامع قرآن، امیر المؤمنین حضرت عثمان، موسی قدمی که تجلی نخل قامتش چون شجره طور نوراً علی نور است، دست پیغمبر به جای دستش مانند ید بیضا پیش^۲ اهل ایمان و عیسی دمی که دم تیغ انفاسش چون آب حیات دم به دم یک قلم حیات بخش خضر اسلام است، توجه خاطرش چون لوح محفوظ مملو جمعیت قرآن، از وفات حضرت عمر بعد ده روز خلیفه شد، یازده سال و یازده ماه هیزده روز خلیفه بود، اکثر بلاد در خلافت او به شرف اسلام مشرف شدند، آن سرور صلی الله علیه و آله وسلم دو دختر خود را بدو نکاح کرد از آن جهت در شانش حدیث ذی النورین خطاب شد، کدام کمال زیاده ازین خواهد بود که مصحف مجید را جامع افتاد. وقتی پیغمبر خدا از اصحاب بیعت گرفت و عثمان حاضر نبود بر سر کفار به قضا رفته بود، در اصحاب شهرت شد که عثمان را کفار کشتند، پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم فرمود که عثمان زنده است و دست راست خود بر دست چپ خود نهاده فرمود،^۳ این دست عثمان است، من عوض او بیعت نمودم، بعد وفات حضرت عثمان شمسوار میدان لافقی حضرت علی مرتضی رضی الله عنه^۴ خلیفه شد، احوال آنجناب درین کتاب سر منشئه لجه دوم است، آنجا باید دریافت.

۱. ب: عایشه 'صدیقه'

۲. ج: 'بیش' ندارد

۳. ب: 'و' فرمود

۴. ب: حضرت علی مرتضی 'کرم الله وجهه'

موج احوال آن عشر خوانان کتاب فضایل، آن مانند لیال عشر^۱ مشحون فواضل، آن کامل عیاران نقود سره، حضرات اصحاب عشره مبشره، پوشیده نماند که عشره مبشره ده یاراند^۲ از جناب حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم که به بهشت بشارت یافته اند، از آنجمله احوال حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر و حضرت عثمان بالا گزارش یافت و احوال حضرت علی مرتضی سرمنشئه محیط^۳ اولیا کرده شد، تتمه شش کس مثابه جهات سید^۴ عالم اسلام و صحاح سته دین لا کلام ایشانند.

پنجم از عشره مبشره ابو عبیده ابن الجراح^۵ است، از اشراف قریش بود، به سال سیزدهم از واقعه فیل متولد شد و به عمر بست و هشت سالگی مسلمان گشت. رسول علیه السلام در حق او فرمود: لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، در جلد ثانی روضة الاحباب آرد: لهذا بعد وفات سرور کائنات علیه افضل الصلوات، تمام قوم انصار در ثقیفه بنی سعد جمع شده سعد بن عباد^۶ رضی الله عنه را از خانه بیرون آوردند که وی را به خلافت بردارند و با وی بیعت کنند، ابوبکر و عمر و دیگر صحابه رضی الله عنهم ابو عبیده بن الجراح^۷ را برگرفتند که آن سرور علیه السلام ترا امین امت خوانده است، بیا با تو بیعت کنیم^۸ که سزاوار خلافت تویی، ابو عبیده بن الجراح^۹ گفت: جایی که ابوبکر بوده باشد من این امر را سزاوار نیستم و حضرت عمر به اول روز خلافت خود ابو عبیده را حاکم ساخت، از وی بسیار ترددات نمایان شده، هم آنجا آرد: در سال هیزدهم هجرت در خلافت حضرت عمر طاعون عام واقع شد و آن اول طاعون است که در اسلام رو داد، بست و پنج هزار کس از صحابه و تابعین و غیرهم در آن مرض وفات یافتند، ابو عبیده به منبر شده ثنای خدا و رسول خدا بگفت و خطاب کرد با اهل اسلام که این زحمت طاعون رحمت است از خدای تعالی و دعایی است از پیغمبر علیه السلام در حق است و سبب موت صالحان است و خود از حق تعالی دعا کرد که نصیبی

۱.۱: لیال 'عشیر' ۲.ب: 'یارانند' ۳.ب: 'محیط' ندارد ۴.ب: جهات 'سته' عالم

۵.ب: 'عاصم' بن الجراح ۶.ا: 'بن' عباد' ۷.ب: 'بن' جراح' ۸.ح: 'کنم'

۹.ب: 'بن' الجراح' ندارد

از آن مرض عارض او گردد، دعا اجابت شد، همان روز به آن مرض مبتلا گردید و سبب وفات او گشت، در حمص دفن شد.

ششم از عشره مبشره **عبدالرحمن ابن عوف** رضی الله عنه است، سال دوم از واقعه فیل متولد شده و سال سوم از هجرت به شرف اسلام فائز گشت، از اکابر قریش است، داماد عثمان رضی الله عنه بود. در مرآة جهان نما نویسد که وی دولتمند قریش بود، شصت و پنج حدیث روایت کرده، در أحد بست زخم برداشته، چون حضرت عمر اسر^۱ خلافت را در میان شش مرد شورا داشت یکی از آنجمله وی بود، در عمر هفتاد یا هشتاد و هفت در خلافت حضرت عثمان در سال سی و دو هجری در پرده شد.

هفتم **طلحه بن عبدالله** پسر عم ابوبکر صدیق بود، در غزوه أحد خود را سپر خیر البشر^۲ ساخته بود، هفتاد و پنج زخم از تیر و شمشیر بر خود برداشت و سرور عالم^۳ آن روز او را **طلحه الخیر خوانده** و در غزوه حنین **طلحه الجود خوانده** و **طلحه الطلحات** نیز او را گفتندی، در عمر شصت و سه سالگی به جنگ جمل از دست مروان شهید شد، کناره رود دفن کردند، پس از چهار سال دختر او به بصره نقل خواست، همچنان تازه بر آمد که روز اول به خاکش سپرده بودند.

هشتم از عشره مبشره **زبیر بن عوام** بن خویلد برادرزاده خدیجه کبری^۴ و داماد ابوبکر صدیق، عزیز ترین اهل قریش بود، از واقعه فیل سال پانزدهم متولد شد، در سال سوم از نبوت بعد اسلام ابوبکر صدیق طلحه و زبیر همان روز مشرف به اسلام شدند. صاحب نمایش جهان نویسد که مادر زبیر بن عوام عمه محمد^۵ مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم بود، در سایر غزوات به آن سرور بود، اول کسی که در راه خدای تعالی شمشیر بر کشید او بود، سی و هشت حدیث روایت کرد، در جمل از حضرت عایشه صدیقه با حضرت علی^۶ محاربه می کرد، حضرت علی او را طلبدیه چند حدیث درباره خلافت خود به حضور وی از پیغمبر علیه السلام

۱. ج: 'امر' ندارد

۲. ج: خیر البشر 'علیه السلام'

۳. ب: سرور عالم 'صلی الله علیه و آله وسلم'

۴. ب: 'حضرت ام المومنین' خدیجه کبری

۵. ب: 'عمه' 'مصطفی'

۶. ب: 'با حضرت عایشه صدیقه از حضرت امیر المومنین

علی کرم الله وجهه'

ارشاد یافته بود بخواند و یاد دهانید، زیر راه مدینه گرفت، در اثنای راه عمرو بن حرموز^۱ او را بکشت، شهادت طلحه و زبیر به سال سی و شش هجری واقع شد.

نهم از عشره مبشره **سعد بن ابی وقاص** است، از محترمان اهل قریش بوده، سال هشتم از واقعه فیل متولد شد، در سن هفده سالگی بعد از ابوبکر همان روز یا روز دیگر به شرف اسلام مشرف شد، جان و مال به حب پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم صرف نمود، وی را فضائل بسیار است، اول کسی که در راه خدای تعالی تیر انداخت او بود، آخرین کسی که از عشره مبشره وفات کرد او باشد، هفتاد و یک حدیث روایت کرده به عمر هشتاد و هفت سالگی به حکومت معاویه در سال پنجاه و پنج هجری وفات یافت، در مدینه رسول دفن گردید.

دهم از عشره مبشره **سعید بن زید** است و پسر عم عمر بن الخطاب، محبوب ترین اهل قریش بود و خواهر حضرت عمر زوجه او باشد. در روضه الاحباب نویسد: از جمیع کمالات انسانی آراسته بود و به کمال شفقت حضرت رسالت پناه مخصوص، در ایام خلافت خلفاء رابع خیلی معزز و مکرم بود، احوالات و خوارق عادات او بسیار است، درین مختصر گنجایش ندارد. در نمایش جهان نویسد: پدرش پیش از اسلام طالب حق شده از مشرکان مفارقت گزیده بود، سعید بن زید پیش از حضرت عمر به شرف اسلام فائز شده به عمر هشتاد سالگی به سن پنجاه و یک در وقت حکومت معاویه وفات یافت، در مدینه مدفون شد.

موج احوال آن مقیمان محراب انس، آن چاشنی گران خوان قدس، آن از دولت ازلی و ابدی مرقه، مقبول خدا و رسول **حضرات اصحاب صفه**، در مرآة الاسرار نویسد که دوست ترین امت نزدیک آن سرور صلی الله علیه و آله وسلم اصحاب صفه اند که جناب نبوی برای ایشان از جناب حق تعالی مخاطب شده، چنانچه در آیات قرآنی ظاهر است. گروهی از ارباب تاریخ برین رفته اند و در ایامی کلام حضرت سلطان المشایخ نظام الدین احمد بدائونی و شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی، نیز در سیر اولیا یافته می شود که قومی بودند در مدینه از تقوی و ورع مستقیم بر قدم توکل و تجرد و هر کسی غیر از شغل^۲ **الی مع الله** به کسی و

۱. ب: 'جرموز'

۲. ۱.۲: 'شکل'

کاری دست نمی کردند و در يك خانه سکونت داشتند، بنابر آن مردم مدینه ایشان را اهل صفای نامیدند و اهل نیز بودند و از صفای ریاضت باطن اعتقاد و اخلاص به وجه اکمل به خدمت رسالت پناه داشتند. چون آنحضرت از مکه به مدینه تشریف برد آن جماعت به کمال نیازمندی به آنحضرت اقتدا کردند و از فیض نعمت دین محمدی بهره مند شده به مصاحبت آنحضرت مخصوص گشتند و آنحضرت ایشان را هرگز تکلیف به کسب جهاد نکرد^۱ در همان حالت توکل و تجرد گذاشت و شیخ علاء الدوله نیز تائید این سخن کرده و گفته که غیر از حدیفه یمانی دیگر هیچکس ایشان را نمی شناخت و از اقوال مولوی روم در خلاصة المناقب آمده که در شب معراج در میان خدا و پیغمبر علیه السلام اسرار بود که هفتاد هزار کلمه خدا به محمد^۲ فرمود و گفته از آنجمله سی و پنج اسرار پوشیده دار، چون پیغمبر روزی بر سر اصحاب صفه رسید آن سرانوار که از عالمیان پوشیده بود از اصحاب صفه شنید، پرسید از شماها^۳ که گفت؟ گفتند آنکه محمد^۴ را به پنهان داشتن فرمودی واسطه ملک و نبی مرسل به ما گفت چنانچه به تو گفته بود. مولوی روم ازین مقام گوید:

من نهانی ز جبرئیل امین جبرئیل امین دگر دارم

شیخ ابن عربی در رساله قدس گوید به روایت ابی هریره^۵ که می گفت: دیدم هفتاد کسی را از اهل صفه که نماز می خواندند در ثوب و آن ثوب بعضی را تا به زانو می رسید و بعضی را تا زیر زانو، وقت رکوع از خوف آشکارا شدن عورت به دست می گرفتند و بعضی علما به قسم خدا را^۶ یاد نموده گفته اند که ایشان را دو جامه و دو قسم طعام میسر نه آمده و به روایت عبدالله بن عمرو^۷ این عاص رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم در ایشان یعنی در اصحاب بودند و فقرای مهاجرین که باقی ماند مکروهات زمانه در ایشان بحالی که رحلت کردند و حاجت ایشان در دل ایشان ماند و در کشف المحجوب نویسد که بعضی ارباب تفاسیر و سیر بر آن رفته اند که اصحاب صفه از جمله اصحاب مهاجرین بودند اما در اعداد اسامی^۸ اصحاب صفه

۱. ب: 'ایشان را تکلیف بکسب و جهاد'؛ ج: 'بکسب بر کردن جهات' ۲. ج: محمد 'صلی الله علیه و

آله و سلم' ۳. ب: 'شما که گفت' ۵. ب: 'ابوهریره رضی الله عنه'

۵. ا: 'خدا را قسم یاد نموده' ۶. ج: 'عمر' ۷. ب: 'و'؛ اسامی

اختلاف کرده اند، بعضی چهار صد تن گویند و بعضی چهل تن فرمایند، در تفسیر حسینی چند کس معدود را نام برده و صاحب کشف المحجوب احوال سی و چهار صحابه مهاجرین را نام به نام نوشته است، چنانچه سلمان فارسی عمار یاسر و حذیفه یمانی و ابن مسعود و هلال و بلال حبشی و مقداد و غیره که ایشان بودند اصحاب صفه. در مرآة الاسرار از آداب المریدین آرد که قصه نزول آیه لَا تَطْرُدُ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ تَا فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ اینست که اعیای مکه و مدینه^۲ به پیغمبر علیه السلام سوال کردند از آنکه ما ایمان به تو آن وقت آریم که به فقرای امت خود منع کنی تا بر تونه آیند که ما را از ایشان عار می آید و رنج می رسد از بوی وجود و چرکین جامه ایشان، آن سرور صلی الله علیه و آله وسلم از روی حرص آوردن ایمان کافران مصلحت به خاطر آمد، به حضرت عمر فرمود: به درویشان بگوئید که چند روز نیایند^۳ تا ایشان ایمان آرند، عمر رضی الله عنه از سه گام پیش نرفته بود^۴ جبرئیل علیه السلام آیه که بالا نگاشته وحی آورد، ترجمه آن اینست: یعنی 'رد مکن مر آن کسان را که می خوانند پروردگار خود را شبانگاه و بامداد و می خواهند رضای پروردگار خود را و حساب آن جماعت فقرا بر ایشان است نه بر تو، تا تو ایشان را از خود دور نکنی چنانکه حساب تو بر تو است متجاوز بآنها نیست، اگر تو آنها را از خود دفع کنی پس تو از جمله ظالمان می شوی'. پس کافران گفتند يك روز صحبت به من^۵ باشد و يك روز با ایشان، خدای تعالی این هم نه پسندید، پس کافران گفتند، يك روز صحبت به من باشد^۶ مضایقه نیست، ما هر دو فریق به يك مجلس حاضر می شویم فاما روی محمد^۷ به طرف من^۸ باشد، جبرئیل وحی آورد که روی^۹ خود را از این درویشان مگردان، پس منصب درویشان به حضور پیغمبر علیه السلام هم میان جمیع خلائق ممتاز بود، مثنوی:

راه نوردان شکسته قدم راز کشایان فرو بسته دم

۱. ح: 'الذین یدعور بهم تَا فیکون' ۲. ب: 'مدینه و مکه'

۳. 'بیائید' ۴. 'رفته بود'

۵. 'من' ۶. ج: 'یکروز صحبت بمن باشد' ندارد

۷. ب: 'محمد صلی الله علیه و آله وسلم' ۸. ب: 'ما'

۹. 'روی' ندارد

معتكفان حرم كبريا شسته ز دل صورت كبر و ريا
 باده پرستان شراب الست در قدح بيخودی افتاده مست
 شاه نشانان^۱ بساط قدم راه نشینان رباط عدم
 دیده نه و کون و مکان در نظر بال نه و هر دو جهان زیر پر
 ملك نه و^۲ نوبت شاهي زده تخت در ایوان الهی زده
 رضی الله تعالی عنهم اجمعین.

موج احوال آن صدر نشینان عالی قدر، آن منصوران و مشهوران غزوه بدر، آن غریقان بحر عشق دوست، آن قوی مغزان محبت بی پوست، آن مصاحبان مقبول مقبول خدا، آن ممدوحان حضرت مصطفی، آن ریاحین ریاض عین یقین، آن گروه معلی شان حامی دین، آن جم غفیر کثیر السعادت، آن وحیدان میدان جلادت، آن ممتازان به یآوری ملائک، آن مُتَكَيِّنٌ عَلَى الْأَرَايِكِ، انسان^۳ عسل کمالات، آن چاشنی گیران لذت حقیقت و حالات، آن گلدسته های عزت و جاه، آن سروهای باغستان لی مع الله، آن دسته های تیر تر کش کماندار قَابِ قَوْسَيْنِ، آن باعث امن و امان حرمین، آن محروان بالطبع به اظهار اسلام، آن قاتلان کفار اهل ظلام، آن مجاهدان میدان جهاد عظیم، آن پروانه های شمع فرمان رسول کریم، آن مصروفان محبت و اتحاد، آن مأموران اوّل به غزا و جهاد، آن اخیار ذی الاعتبار ارباب دین، آن واثقان ولایت اصحاب یقین، آن نهنگان دریای هجاء، آن شیران بیشه و غا، آن غازیان دین کثیر الفوائد، آن در اعداد من ثلثمائة زاید، آن سرفرازان خطاب اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، آن ممتازان به امتیاز وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ، آن غزوه شدید را دانندگان سهل، اصحاب بدر،^۴ قاتلان گروه ابو جهل، ابو البرکات عبدالله بن حسین بن مرعی مشهور **بسوندی** در رساله تصنیف احوال صحابه اهل بدر رضی الله تعالی عنهم اجمعین **نویسد** که ایشان به روایت صحیح سه صد^۵ و سیزده بودند و سه صد و چهارده نیز گفته اند و زیادتى را رسانیده اند تا شصت، احتیاطاً ذکر همه نموده

۱.۱: 'شاه سامان'

۲.۲: 'و' ندارد

۳.۳: 'انسان' ندارد

۴.۴: 'صحیح سیصد'

می شود زیرا که زائد خارج از صحابه نبود.^۱

بدانکه نزدیک سلف و خلف به تواتر و اشتها خاص نزدیک اهل حرمین مقرر شده که دعا مستجاب می شود در شدائد نزدیک ذکر ایشان در خواندن و^۲ نوشته داشتن اسمای ایشان فائده بسیار است، برای دفع اعدا و بلا و ازین کدام دلیل روشن تر است که حق نصرت اسلام و حفظ مسلمین به ایشان کرده و قتل کفار در غزوة بدر به عمل آمده. قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم وما یدرک ان الله اطلع علی اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم یعنی خدای تعالی بر اهل بدر مطلع شد و فرمود بکنید هرچه خواهید، مراد آنست من از شما راضی شدیم، جنت خواهم داد و پیغمبر خدا عزّت و توقیر اهل بدر بسیار می کرد و به خانه ایشان می رفت و حرمت ایشان می نمود^۳ و عفو می کرد از جرائم ایشان تا که مشهور شدند که فلان اهل بدر است برو مواخذه نیست و برای مدد ایشان تا که مشهور شدند افضلین ملائک را حق تعالی فرستاد، سوای جبرئیل و میکائیل و اسرافیل دیگران را اسم تصریح نشد مگر پنج هزار ملائک بر اسپان ابلق سوار به صف جنگ رسیده مناجات کردند: الہی ما با بنی آدم جنگ کردن نمی دانم، فرمان آمد، بزنید^۴ برگردن ایشان یا بر انگشتان یا دستهای ایشان تا از گرفتن سلاح باز مانند و سرهای ایشان جدا شوند. شیخ عبدالحق دهلوی در تکمیل الایمان نویسد: آن ملائکه که در غزوه حاضر بودند فضل و عزّتی در درگاه خداوندی دارند که دیگران را نیست، همچنان اصحاب بدر که در سال دوم از هجرت ظهور عزت است و آشکارا شدن وعده پروردگار عزّ اسمہ از قتل کفار و ظهور اسلام از ایشان واقع شده بر همه اصحاب فضیلت دارند. عشره مبشره و خلفاء اربعه نیز از جماعت بدر اند الا عثمان رضی الله عنه که بجهت تمریض رقیّه بنت رسول علیه السلام^۵ در مدینه مانده و او را آنحضرت نیز به شمول اهل بدر شمرده و در قسمت غنائم آن شریک ساخت؛ و دعا مستجاب می شود نزدیک نامهای ایشان: اول نام رسول مع صلوات و سپس نام هر سه ملائک مقرب را با صلوات و جمله ملائکه حاضر غزوة بدر را مع صلوات و

۱. ب: 'نبودند' ۱.۲: 'و' ندارد ۳. ب: حرمت ایشان 'بر غیر ایشان' می نمود

۱.۴: 'بُرتند' ۵. ب: 'رسول الله صلی علیه و آله وسلم'

نام جمیع صحابه اگر جدا جدا کرد خیلی بهتر والا نه یکجا لیکن در هر دو صورت، رضوان الله تعالی بر صحابه ضرور بگوید خدا دعا را مستجاب گرداند و بر حاجت که دعا خواند اجابت گردد^۱ خصوص برای ظفر بر اعدا.

مناقب صحابه بدر از آن زیاده تراست که بتحریر آید. نگارنده بحر زخار برین نقل اکتفا کرده. از زید بن عقیل روایت ست، در زمین يك راه منقطع شده بود به سبب ترس شیر و گرگ و راه دوم منقطع شده بود^۲ به سبب ترس دزدان و درین راه بسیار مردم ضایع شده بودند و اموال بسیاری رفته، درین ضمن بر من وارد گشت شخصی از همان راه که با وی اموال تجارت بسیار بود و با او هیچکس نبود به جز يك غلام و اولبهای خود را جنبش می داد گویا می خواند اسماء پس تعجب کردم من و دانستم که این شخص را شانی عظیم است، دیدم پس او سوای علام دیگری نبود، گفتم من با او، چه طور سلامت ماندی به این اموال و اصحاب تنها که این راه منقطع^۳ است از مدت چندین سال به سبب دزدان و شیر و گرگ؟ پس او گفت: داخل شدم من درین راه با لشکری که داخل شد محمد صلی الله علیه و آله و سلم با آن لشکر و ملاقات کرد از اعدا و مظفر و منصور شد و گفتم که آن کدام لشکر است که آن را یافتی؟ گفت: من یافتم اصحاب بدر را و آمدم من درین راه مخوف به رفاقت آنها نه خوف دزد داشتم و نه ترس جانوران درنده، پس من قسم خدا یاد دادم که ظاهر کند قصه خود را، بگفتم که بودم من امیر قوم دزدان که راه می زدیم و هیچ قافله بر من نمی گذشت که آن را غارت نمی کردم و مال آنها را نمی گرفتم، درین میان شی از شبها جاسوسان آمده خبر رسانیدند که فلانی تاجر با اموال بسیار می آید و با وی پانزده کس همراه اند، شنیدیم این خبر را و قصد بر آنها کرده حمله نمودم و کشتم از تابعان او^۴ ده کس را، بعد از آن روبروی^۵ من شده تاجر مذکور گفت، چه اراده دارید و چیست حاجت شما؟ گفتم: اراده دارم این اموال^۶ را که اموال و اسباب به ما تسلیم کنی والا همه را خواهم کشت، گفت: چگونه قدرت خواهید یافت بر این که با من اهل بدر اند؟ گفتم: من نمی شناسم

۱. ب: 'گیرد'

۲. ۱. ۲: 'شیر و گرگ و راه دوم منقطع شده بود' ندارد

۳. ب: 'مقطوع'

۴. ج: 'او' ندارد

۵. ج: 'گشته' روبروی

۶. ب: 'اموال' ندارد

بدر را^۱ و اهل بدر را، گفت: الله اکبر و شروع به خواندن اسماء نمود، وقت تلاوت او رعب بر من غالب شد، متوهم شدم، هوای شدید برخاست، شنیدم کشاکش سلاح و صدمه نیزه ها و گوینده می گفت که پیش آئید^۲ اهل بدر به اجر جمیل، پس دیدم مردمان را بر اسبها^۳ که از باد سبقت می بردند، احاطه کردند ما را، چون معاینه کردم این حال را پناه به صاحب تجارت بردم، گفت: توبه کن به خدا ازین فعل، پس توبه کردم بر دست وی و ده کس را از مردمان من کشته بودند به عوض کشتگان اهل تجارت، بعد از آن از تاجر مذکور سوال کردم که اسمای اهل بدر را به من تعلیم فرما، از وقتیکه دریافتم آن اسمارا احتیاج پناه به طرف کسی ندارم از خلق، نه در صحرا و نه در دریا و به همان اسماء ازین طریق بر آمدم، پس هر کسی که از دزد و جانور درنده ما را دیده است از راه برگشته و اسمای اهل بدر این است: محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم، جبرئیل^۴ علیه السلام، میکائیل^۵ علیه السلام، اسرافیل^۶ علیه السلام، باقی من الملائکة البدرین علیهم السلام.^۷

حرف الالف: ابی بن کعب خزرجی، الاخنس الاسلمی خزرجی، الارقم بن ابی الارقم از مهاجر،^۸ اسعد بن یزید خزرجی، انس ابن قتاده اوسی، انس^۹ مولای رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم از مهاجر،^{۱۰} اوس بن ثابت خزرجی، ایاس بن اوس اوسی، ایاس بن ابی بکر اوسی.

حرف الباء: البراء بن معرور، بجیر بن بجیر خزرجی، بحات بن ثعلبه^{۱۱} خزرجی، بسبسه^{۱۲} بن عمرو بن^{۱۳} خزرجی، بشیر^{۱۴} بن البراء خزرجی، بشیر بن سعد خزرجی، بلال بن رباح مولای ابوبکر صدیق از مهاجر.^{۱۵}

حرف التاء: تمیم بن یعار خزرجی، تمیم مولا فراش خزرجی، تمیم مولا بنی غنم بن سلم اوسی.

حرف الثاء: ثابت بن اقرم اوسی، ثابت بن ثعلبه،^{۱۶} ثابت بن عمرو^{۱۷} خزرجی، ثعلبه

۱. ب: 'را' ندارد	۲. ب: 'آید'	۳. ب: 'بر' اسپان	۴. جبرئیل 'صلی
الله علیه وسلم	۵. ۱: میکائیل 'صلی الله علیه وسلم'		۶. ۱: اسرافیل 'صلی
الله علیه وسلم	۷. ۱: 'صلی الله علیه وسلم'	۸. ب: 'مهاجرین'	۹. ۱: 'انس'
۱۰. ب: 'مهاجرین'	۱۱. ۱: 'سعلیه'	۱۲. ۱: 'سبسه'	۱۳. ب: 'بن' ندارد
۱۴. ب: 'بشیر'	۱۵. ب: 'مهاجرین'	۱۶. ب: 'ثعلبه'	۱۷. ۱: 'امرو'

بن عمرو خزرجی، ثابت بن خالد خزرجی، ثابت بن هذال خزرجی، ثعلبه بن حاطب اوسی، ثعلبه بن غنمه خزرجی، ثقف بن عمرو مهاجر.

حرف الجیم: جابر بن عبدالله خزرجی، جابر بن عبد الله بن عمرو خزرجی، جبیر بن عتیک اوسی، جبار بن صخر خزرجی، جبیر بن ایاس خزرجی.

حرف الحاء: حارث بن انس اوسی، حارث بن اوس اوسی، حارث بن اوس بن رافع اوسی، حارث بن اوس بن معاذ اوسی، حارث بن حاطب اوسی، حارث بن خزیمه^۱ خزرجی، حارث بن خزیمه اوسی، حارث بن ابی خزیمه اوسی، حارث بن صمت خزرجی، حارث بن عرفجه^۲ اوسی، حارث بن قیس اوسی، حارث بن قیس خزرجی، حارث بن نعمان خزرجی، حارث بن سراقه خزرجی، شهید حارثه بن نعمان خزرجی، حاطب بن ابی بلتعہ^۳ مهاجر، حاطب بن عمرو مهاجر، حباب بن منذر^۴ خزرجی، حبیب بن اسود خزرجی، حزام بن ملحان خزرجی، حرث بن زید خزرجی، حصین بن حارث مهاجر، حمزه بن عبدالمطلب مهاجر، حمزه بن الحمیر خزرجی.

حرف الخاء: خارجه بن زید خزرجی، خالد بن بکر مهاجر، خالد بن قیس خزرجی، خباب بن عرت^۵ مهاجر، خباب مولا عتبه مهاجر، حبیب بن اساف خزرجی، خواش بن قتاده اوسی^۶، خراش بن صمت خزرجی، خریم بن فاتک، خلاد بن رافع خزرجی، خلاد بن سوید خزرجی، خلاد بن عمرو خزرجی، خلاد بن قیس خزرجی، خلید بن قیس خزرجی، خلیصه^۷ بن عدی خزرجی، خنیس بن حذافه مهاجر، خوات^۸ بن خبیر اوسی، خولی بن ابی خولی مهاجر.

حرف الذال: ذکوان بن عبید خزرجی، ذوالشمالین مهاجر شهید.

حرف الراء: راشد بن معلی خزرجی، رافع بن معالی^۹ خزرجی، رافع بن حارث خزرجی، رافع بن عنجده^{۱۰} اوسی، رافع بن مالک خزرجی، رافع بن یزید اوسی، ربیع بن رافع اوسی، ربیع بن عباس خزرجی، ربیع بن اکثم مهاجر، رجیله بن ثعلبه خزرجی، رفاعة بن حارث خزرجی، رفاعة بن رافع خزرجی، رفاعة بن عمرو خزرجی، رفاعة بن عبدالمندر اوسی.

۴. ج: 'منظر'

۸. ا: 'حواک'

۳. ا: 'بکتعه'

۷. ب: 'خلیعه'

۲. ا: 'غرقجه'

۶. ب: به فرق ترتیب آمده

۱۰. ا: 'عنجد'

۱. ا: 'خزیمه'

۵. ب: 'ارت' مهاجر

۹. ا: 'معانی'

حرف الزاء: زبیر بن عوام مهاجر از عشره مبشره، زیاد^۱ بن سکن اوسی، زیاد^۲ بن عمرو خزرجی، زیاده بن لیید خزرجی، زید بن اسلم اوسی، زید بن حارثه مهاجر، زید بن خطاب برادر عمر خطاب و برادر کلان بود، زید بن المزین^۳ مهاجر، زید بن ودیع خزرجی، زید بن معلی خزرجی.

حرف السين: سالم بن عمیر اوسی، سالم مولا حذیفه مهاجر، سایب بن عثمان مهاجر، سبره بن فاتک مهاجر، سراقه بن عمرو خزرجی، سراقه بن کعب خزرجی، سعد ابن ابی وقاص مهاجر از عشره مبشره، سعد بن خولت مهاجر، سعد بن خوله اوسی شهید، سعد بن خیمه، سعد بن زید مهاجر، سعید بن زید کنیت او ابوالعوارست^۴ اوسی است و از عشره مبشره، سعد بن ربیع خزرجی انصاری شهید، سعد بن سعد خزرجی، سعد بن سمیل خزرجی، سعد بن عباد خزرجی، سعد بن عبید اوسی، سعد بن عثمان خزرجی، سعد بن معاذ اوسی، سعد مولا حاطب مهاجر، سفیان بن نسر خزرجی، سلمه بن اسلم اوسی، سلمه بن ثابت اوسی، سلمه بن سلامت اوسی، سلیط بن قیس خزرجی، سلیم بن حارث خزرجی، سلیم بن عمرو خزرجی، سلیم بن قیس خزرجی، سلیم بن ملحان خزرجی، سماک^۵ بن سعد خزرجی، سنان بن صیفی خزرجی، سنان بن ابی سنان مهاجر، سهل بن حنیف^۶ اوسی، سهل بن رافع خزرجی، سهل بن عتیک، سهل بن قیس، سهل بن وهب، سواد بن رزان^۷ خزرجی، سواد بن غزیه^۸ خزرجی، سویبط بن حرمه.

حرف الثمین: شجاع بن وهب مهاجر، شریک بن انس اوسی، شماس بن عثمان مهاجر.

حرف الصاد: صبیح بن العاصی مهاجر، صفوان بن وهب مهاجر شهید، صفی بن سواد، صهیب بن سنان.

حرف الضاد: ضحاک بن حارثه خزرجی، ضحاک بن عد عمرو خزرجی، ضمیره بن عمرو خزرجی.

۱ ۳: 'المرین'

۱ ۶: 'بن ندارد'

۹ ج 'رزان'

۲ ۱: 'زیاده'

۵ ب: 'بن ندارد'

۸ ج 'حنیف'

۱ ۱: 'زیاده'

۴ ب: 'ابوالدعور'

۷ ۱: 'سلیم بن سعد'

۱۰ ج: 'غزیه'

حرف الطاء: طفیل بن حارث مهاجر، طفیل بن مالک خزرجی، طفیل بن نعمان خزرجی، طلحه بن عبیدالله مهاجر، طلیب بن عمرو مهاجر.

حرف العين: عاصم بن ^۱ ثابت اوسی، عاصم بن عدی اوسی، عاصم بن عکیر خزرجی، عاصم بن قیس اوسی، عاقل بن بکیر ^۲ مهاجر شهید، عامر بن ربیع مهاجر، عامر بن امیه خزرجی، عامر بن بکر مهاجر، عامر بن سعد خزرجی، عامر بن فہر خزرجی، عامر بن مخلد خزرجی، عامر بن سکرہ اوسی، عامر بن سلمہ خزرجی، ^۳ عباد بن بشر ^۴ اوسی، عباد بن قیس اوسی، عبادہ بن صامت خزرجی، عبد اللہ بن ثعلبہ خزرجی، عبد اللہ جبیر اوسی، عبد بن جحش مهاجر، عبد اللہ بن الجزی خزرجی، عبد اللہ بن حمیر خزرجی، عبد اللہ بن ربیع خزرجی، عبد اللہ بن رواح خزرجی، عبد اللہ بن زید خزرجی، عبد اللہ بن سراقہ مهاجر، عبد اللہ بن سلمہ اوسی، عبد اللہ بن سہل اوسی، عبد اللہ بن سہیل ^۵ مهاجر، عبد اللہ بن شریک اوسی، عبد اللہ بن طارقہ اوسی، عبد اللہ بن عامر خزرجی، عبد اللہ بن عبد مناف خزرجی، عبد اللہ بن ^۶ عرفطہ خزرجی، عبد اللہ بن عمرو خررجی، عبد اللہ بن عمر خررجی، عبد اللہ بن خلدہ خزرجی، عبد اللہ بن قیس بن صفی خزرجی، عبد اللہ بن کعب مهاجر، عبد اللہ بن مخرمہ مهاجر، عبد اللہ بن مسعود مهاجر، عبد اللہ بن مظعون مهاجر، عبد اللہ بن نعمان خزرجی، عبد الرحمن بن ^۷ حسیر اوسی، عبد الرحمن بن عوف مهاجر از عشرہ مبشرہ، عبد ربه بن حق خزرجی، عبدہ بن خشخاش خزرجی، عبس ^۸ بن عامر خزرجی، عاید ^۹ بن ماعض خزرجی، عبید بن عوث اوسی، عبید بن نیمہان ^{۱۰} اوسی، عبید بن زید خزرجی، عبید بن ابی عبید اوسی، عبید ^{۱۱} بن حارث مهاجر شهید، عنان بن مالک خزرجی، عتبہ بن ربیع خررجی، عتبہ بن عبد اللہ خزرجی، عتبہ بن عروان مهاجر، عثمان بن عفان مهاجر از عشرہ مبشرہ، عثمان بن مظعون مهاجر، عجلان بن نعمان خزرجی، عدی بن ابی زغبہ خزرجی، عصمہ بن حصین خزرجی، عصمہ اشجعی ^{۱۲} خزرجی، عطیہ بن نویرہ خزرجی، عقبہ بن عامر خزرجی، عقبہ ^{۱۳} بن عثمان

۳. ب: 'عامر بن سلمہ خزرجی' ندارد

۶. ب: 'بن' ندارد

۹. ب: 'سہان'

۱۲. ب: 'عقبہ بن عثمان خررجی' ندارد

۱.۲: 'بکر'

۵. ج: 'سہل'

۸. ج: 'عابد'

۱۱.۱: 'انجعی'

۱. ب: 'عاصم بن' عاصم

۴. ب: 'بشیر'

۷.۱: 'عبس'

۱۰. ج: 'عبیدہ'

خزرجی، عقبه بن وهب انصاری خزرجی، عقبه بن وهب مهاجر،^۱ عکاشه بن محسن مهاجر، علی ابن ابی طالب مهاجر از عشره مبشره، عمار بن یاسر مهاجر، عماره بن حزم خزرجی، عمار بن ضیاد اوسی، عمر ابن الخطاب مهاجر از عشره مبشره، عمرو بن ایاس خزرجی، عمرو بن جموح خزرجی،^۲ عمرو بن حارث مهاجر خزرجی، عمرو بن حارث انصاری خزرجی، عمرو بن سراقه مهاجر، عمرو بن ابی سرح مهاجر، عمرو بن طلق خزرجی، عمرو بن حارث مهاجر، عمرو بن قیس خزرجی، عمرو بن معید اوسی، عمرو بن معاذ اوسی، عمرو بن ثعلبه خزرجی، عمیر بن خزام خزرجی، عمیر بن حمام شهید، عمرو بن عامر خزرجی، عمرو بن عوف مهاجر، عمرو بن ابی وقاص مهاجر شهید، عوف بن حارث خزرجی شهید، عویم بن ساعده اوسی، عیاض بن زبیر مهاجر.

حرف الفاء: فاکه بن بشر خزرجی، فروه بن عمرو خزرجی.

حرف القاف: قتاده بن نعمان اوسی، قدامه بن مظعون مهاجر، قطبه بن عامر خزرجی، قیس بن عمرو خزرجی، قیس بن عمر خزرجی، قیس بن محسن خزرجی، قیس بن مخلد خزرجی، قیس بن عبدالمنذر خزرجی شهید.

حرف الکاف: کعب بن حمار خزرجی، کعب بن زید خزرجی.

حرف اللام: لنده بن قیس شهید.

حرف المیم: مالک ابن خولی مهاجر، مالک ابن دخشم خزرجی، مالک ابن ربیع خزرجی، مالک ابن رفاع خزرجی، مالک بن عمرو^۳ مهاجر، مالک بن قدامه اوسی، مالک بن مسعود خزرجی، مالک بن نمیله اوسی، مبشر بن عبدالمنذر خزرجی شهید، مجذر بن وثار خزرجی، محرز بن عامر خزرجی، محرز بن بقله مهاجر، محمد بن مسلمه اوسی، مدلاج بن آمر مهاجر، مرسد بن ابی مرسد^۴ مهاجر، مسطح بن اثاثه مهاجر، مسعود بن اوس خزرجی، مسعود بن خلد خزرجی، مسعود بن ربیع مهاجر،^۵ مسعود بن زید خزرجی، مسعود بن سعد خزرجی، مسعود بن عبد سعد

۱. ب: عقبه بن وهب انصاری خزرجی، عقبه بن وهب مهاجر ندارد ج: ۲: 'عمر' ب: 'عمرو بن

جموح خزرجی ندارد' ۳. ب: 'عمر'

۴. ب: 'مرشد' ج: ۵: 'مسعود بن اوس خزرجی، مسعود بن خلد خزرجی، مسعود بن

ربیع مهاجر به فرق ترتیب آمده

اوسی، مصعب بن عمیر مهاجر، معاذ بن جبل خزرجی، معاذ بن حارث خزرجی، معاذ بن صمت خزرجی، معاذ بن عمرو خزرجی، معاذ بن ماعض، معید بن عباد خزرجی، معید بن قیس خزرجی، معطب بن عبید اوسی، معطب بن عوف مهاجر، معطب بن قشیر، معقل بن منذر خزرجی، معمر بن حارث مهاجر، معن بن عدی اوسی، معن یزید مهاجر، مسعود بن حارث شهید^۱ مهاجر، معوذ بن عمرو اوسی، مقداد بن اسود خزرجی، ملیل بن ویره مهاجر،^۲ منذر بن عمرو خزرجی، منذر بن قدامه اوسی، منذر بن محمد اوسی، مهجع بن صالح مهاجر شهید.

حرف النون: نصر بن حارث اوسی، نعمان بن عارج اوسی، نعمان بن سنان خزرجی، نعمان بن عمرو خزرجی، نعمان بن عبد عمرو خزرجی، نعمان بن حرمة^۳ اوسی، نعمان بن عصر اوسی، نعمان بن مالک خزرجی، نعیمان بن عمرو خزرجی، نوفل بن عبدالرحمن خزرجی. **حرف الهاء:** هانی بن نيار اوسی، همیل بن ویره خزرجی، هلال بن معلى خزرجی. **حرف الواو:** واقد بن عبدالله مهاجر، ورقه بن ایاس خزرجی، ودیعه بن عمرو خزرجی، وهب بن سعید مهاجر، وهب ابن ابی سرح مهاجر.

حرف الیاء: یزید بن حرام خزرجی، یزید ابن اخنس مهاجر، یزید بن حارث خزرجی شهید، یزید بن رقیش مهاجر، یزید بن سکن اوسی، یزید بن منذر خزرجی.

اهل کنیت را ذکر افتاد: ابو ایوب انصاری خزرجی، ابوالقادر خزرجی،^۴ ابو بکر صدیق اول عشره مبشره، ابوجبه اوسی، ابوجبه^۵ اوسی، ابو حبیب خزرجی، ابو حذیفه مهاجر، ابو الحسن انصاری، ابو خارجه^۶ خزرجی، ابو خلاد خزرجی، ابو خدیجه^۷ خزرجی، ابوداؤد خزرجی، ابودجانه خزرجی، ابو سره مهاجر، ابو سلیط خزرجی، ابو سلمه مهاجر، ابوسنان مهاجر، ابو شیخ خزرجی، ابو سرمه خزرجی، ابو ضیاح اوسی، ابو طلحه خزرجی، ابو عبیده الجرّاح مهاجر از عشره مبشره، ابو عقیل اوسی، ابو قتاده خزرجی، ابو کبیشه^۸ مهاجر، ابو لبابه اوسی، ابو فحشی مهاجر، ابو مرثد مهاجر، ابو مسعود بدری خزرجی، ابو ملیل اوسی، ابو الهیثم

۱- ج: شهید 'خزرجی' ۲- ج: 'مهل بن دیره' مهاجر ۳- ب: 'حزیمه'

۴- ب: 'ابوالقادر خزرجی' ندارد ۵- ۱: 'ابوحه'

۶- ۱: 'خارجه' ۷- ج: 'ابوحذیفه' خزرجی ۸- ح: 'ابو کبیشه'

اوسی، ابوالیسر حرانی، رضوان اللہ علیہم اجمعین.

موج احوال آن گلدستہ باغ دلائل 'محبت'، آن مجموعہ فضائل مودت، آن غریقان دریای دین، آن حریفان آتش عشق رب العالمین، آن مجامع مسائل اصول یقین، آن مطالع انوار دین متین، آن مصابیح شبستان علم و عمل، آن مفاتیح^۱ خزائن اسرار عز وجل، آن نجوم سپہر قرب الہی، آن علوم صحایف اسرار کماہی، آن جواہر شمشیر نبوت، آن فتوحات کارخانہ فتوت، آن انہار دریای مکرمات، آن ازہار روضہ جنت، آن بساتین مرتبہ علوت، آن ریاحین رنگ و بوی معرفت، آن اثمار نخلستان سعادت، آن انوار تجلیات شہادت، آن قطرات سحاب باران رحمت، آن نظرات کواکب منازل عظمت، آن فقرات مسجع معانی، آن فقرات پردہ رازدانی، آن جرائد حقائق لوح محفوظ، آن قوائد انفاس نفوس محفوظ، آن روابط مراتب انس، آن ضوابط مدارج قدس، آن مراکر دوائر فیض سرمدی، آن مظاہر عنایات ازلی و ابدی، آن واصل وادی عشق الہی، آن محافل سرور نامتناہی، آن حاشیہ بوستان بساط قربت، آن غاشیہ بدوشان شہنشاہ نبوت، آن نفوذ رائج الوقت ہمیار کرم، **اصحاب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم**

حرف الالف:

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، اول کسی است کہ بر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تحیت و سلام بجا آورده، از زہاد صحابہ بود، در سی و دو سال^۲ ہجرت وفات یافت. **ابوالعاص**^۳ بن ربیع بن عبدالعزی بن عبدالشمس بن عبد مناف خواہر زادہ خدیجۃ الکبری و زینب بنت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زوجہ او بود. **ابوعبیدہ** بن عبدالمطلب^۴ این عم پیغمبر بود، در غزوہ بدر اولی شہادت یافت. **ابی بن کعب** کاتب وحی انصاری بود، بقولی در سال ہست و دو و پروایتی در سی سال وفات، قول اول صحیح ست.

اسامہ بن زید بن حارث^۵ رضی اللہ عنہ از^۶ موالی رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بود، سرور کائنات اورا بسیار دوست می داشت، امیر لشکری کردہ بود کہ

ج. ۱: 'ولایت' محبت	ج. ۲: 'مصابیح'	ج. ۳: 'آلہ' ندارد
ج. ۴: در سی سال و دو	ج. ۵: 'ابوالعباس'	ج. ۶: 'ابوعبیدہ' بن حارث بن
عبدالمطلب	ج. ۷: 'حارثہ'	ج. ۸: 'از' ندارد

در آن ابو بکر صدیق و عمر و عثمان و طلحه و زبیر و عبد الرحمن عوف و غیر ایشان صحابه بسیار بودند. وفاتش در سال پنجاه و چهار.

الاشجع العبدی و 'هوه منذر ابن العابد، رسول^۲ علیه السلام در حق او فرمود: **خلقتنی یحبهم الله الحلم والحياء.**

اشعث بن قیس^۳ در جاهلی نامش دگر بود و در اسلام محمد و اشعث^۴ لقب شد، در چهل سال هجری وفات و بقولی در پنجاه و چهار.

ابو حمزه انس بن مالك انصاری در بست سالگی مسلمان شد. محمد ابن سیرین معبر که ذکرش در تابعین باید خواست، شاگرد و موالی او بود، مدت ده سال از حضرت سرور کائنات دوری نگزیده بود، بسیار اسرار و آثار حکمت بدو معلوم و منکشف^۵ شده و هر قدر که حدیث از او منقول شده از هیچ صحابی غیر از ابوهریره منقول نشده، بعمر یکصد و سه سال در سنه نود و نه وفات یافت.

اوس بن ثابت برادر حسان بود از بنی خزرج.

انس بن نصر عم انس بن مالك بود.

ابو اسید مالك بن ربیعہ الانصاری در جمیع مشاهد^۶ حاضر بود و بقولی او آخرین کسی است از بدریان، بعمر هفتاد و بست سال در شصت و یک هجری وفات یافت. **ابو ایوب خالد بن زید** انصاری رضی الله عنه، وقتی که پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم به مدینه قدم ارزانی داشته به منزل او نزول اجلال فرمود. در هفت اقلیم نویسد: از وی نصرت و اعانت به رسول علیه السلام رسیده، جدش شامل نام از صحبت حسان که آخرین تبایع یمن است بدان دیار وارد گشته از فراست بدانست که این موضع برای هجرت سید انام معین^۷ است ازین جهت با چهار صد کس به مدینه توطن گزید باین امید که این نسیم سعادت در زمان او وزد لیکن بعد بست و یک پشت که وقتی ایوب^۸ رضی الله عنه بود آن سرور مبعوث شد، در مدینه سال چهل و پنج یا شش وفات یافت.

ابان بن سعید کاتب وحی بود.

ابوبرده بن قیس برادر ابو موسی اشعری بود.

۱. ب: 'و' ندارد

۲. ب: 'رسول الله'

۳. ۱: 'اشعث بن قیس'

۴. ۱: 'اشعث'

۵. ج: 'مکشف'

۶. ۱: 'مشاهده'

۷. ۱: 'معین' ندارد

۸. ب: 'وقت' ابو ایوب

ابو برزه اسلمی^۱ و^۲ هوه عبدالله بن فضله در غزای خراسان نماند.
ابوبکر تبع بن حارث چون مسلمان شد ترك نسب خود کرد و گفتی که
مولای رسولم، در خلافت حضرت عمر نماند.

ابوحذیفه هاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد الشمس بن عبد المناف از
مهاجران حبشه است، روز حرب^۳ یمامه سنه یازده شهید شد.

ابوامامه باہلی در جنگ صفین با حضرت علی بود و وی آخرین صحابه
رسول صلی الله علیه و آله وسلم است، رسول^۴ وقتی او را بر سر قومی برای دعوت
فرستاد و قوم دعوت قبول نکردند و آب ندادند نوبت او بهلاکی رسید، سر خود را^۵
بچادر کرد، کاسه پر از آب از غیب پیدا شد^۶ بنوشید از آن بازگاهی تشنه نشد، در
سال شصت و شش وفات یافت در مکه.

ابودجانه^۷ سماک بن حرثه الانصاری در حرب مسلمہ کذاب همین مردی
بسیار کرد، در حرب دیلم همچنان و مدتی والی ناحیت دشتی قزوین بود.
ابو حمزه مولا رسول او را آزاد کرده با کرام فرزندانش عہدی نوشت، روز
فتح خیبر شهید شد.

ابوطلحہ زید در غزوہ بدر واحد و اکثر مشاہد^۸ دیگر در رکاب آن سرور
علیه السلام حاضر بود، آن سرور را در حق او بسیار نوازش است، در مدینه سال سی
و دو وفات یافت.

ابو الطفیل عامر بن واثله^۹ الیشی هشت سال از زمان پیغمبر علیہ السلام
دریافت و با حضرت علی محبت داشت، در محاربات همراه بود، بقولی او آخرین
اصحاب است،^{۱۰} در یکصد وفات.^{۱۱}

ابو کبشه^{۱۲} سلیم مولی رسول خدا او را آزاد کرد، همان روز که حضرت بر
خلافت نشست نماند.

ابوموسی اشعری^{۱۳} اسمش عبدالله ابن قیس بن عاصر بود، قضای^{۱۴} کوفه بدو^{۱۵}

۱.۱: 'مسلمی' ۲. ب: 'و' ندارد ۳. ج: 'در' حرب ۴. ب: رسول 'علیه السلام'

۵. ب: 'را' ندارد ۶. ا: پیدا شد (از غیب) ۷. ب: 'ابودجانه' ۸. ا: 'مشاهده'

۹. ابن و ذیلہ ۱۰. ا: 'است' ندارد ۱۱. ب: وفات 'یافت' ۱۲. ا: 'ابو کیسه'

۱۳. ج: 'عشری' ۱۴. ا: 'فضاله' کوفه ۱۵. ج: بدو 'و' فرزندانش

فرزندانش تعلق داشت، در قصه حکمین از طرف علی بود، در سال چهل و چهار فوت کرد.

ابو محذورہ سلمی 'موزن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود، بعد از فتح حبش مسلمان شد، موزنی مسجد حرم^۱ مکه اکنون به فرزندانش مسلم است، در پنجاه و نه وفات یافت.

ابو مسعود عتبہ بن عمرو انصاری بدری در عقبه دوم حاضر بود، بروایتی در بدر نیز و نزد جمہور در بدر حاضر نبود، اورا بدری از آن گویند کہ نزدیک بدر بوده است، در کوفہ بسال چہلم وفات یافت.

ابو ہریرہ عبدالرحمن بن صحرالاوسی بقولی سال ہفتم از ہجرت بہ شرف اسلام مشرف شدہ، در غزوہ خیبر و من بعد در مشاہد^۲ حاضر بود، احادیث بسیار از سید مختار بنعت صحابہ دیگر روایت کردہ و حفظ^۳ احادیث بسیار داشت، در پنجاه و ہفت وفات یافت.

ابوالہیثم^۴ مالک بن تیہان^۵ انصاری از کبار صحابہ است، در سایر غروات با کفار محاربه نمودہ سرنگون ساختہ، او نقیب آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہ بود، در صفین ہمراہ حضرت جد و جہد تمام نمودہ شربت شہادت چشید.

ابو نافع مولاء ابوبکر صاحب ثروت بود، در بصرہ عمارت عالی ساختہ.

ابوالبشر کعب بن عمرو انصاری در جنگ بدر عباس بن عبدالمطلب را اسیر کرد، وفاتش بقولی در یکصد و پنج.

اثمار ابن الحارثہ بن سعد الاسلمی احادیث بسیار روایت کردہ، در پنجاه و سہ وفات یافت.

ابان، رضی اللہ عنہ، در شواہد نویسند: او در مرض موت وصیت کرد کہ وی را در جامہ کفن کنند، چنان کردند، صبح دیدند کہ آن قمیص بر^۶ بالای چوبی است کہ جامہ ہایران می اندازند، خیاطی کہ آنرا دوختہ بود طلبیدہ بدو نمودند، او گفت: این قمیص^۷ است کہ اورا پوشیدہ در قبر کردند.

۱.۳: 'مشاہدہ'

۲. ج: 'حرم' ندارد

۱.۱: 'ابو محذورہ سلمی'

۱.۵: 'ابوالہیثم'

۱.۴: 'از سید مختار بنعت صحابہ دیگر روایت کردہ و حفظ احادیث بسیار' ندارد

۸. ج: 'ہمان' قمیص

۷. ج: 'بر' ندارد

۱.۶: 'سہان'

ابوالدرداء بن عویمر بن عامر انصاری حکیم و فقیه بود، در احد و غیر آن حاضر گشته، در سی و دو وفات یافت.

ابی اللحم غفاری ترمذی و نسائی و ^۱حاکم از حدیث بسیار نقل کرده، چون لحم بخوردی ازین ^۲باین لقب شهرت گرفت، نامش خلف بن عبدالملک، در غزوه حنین تردها نموده بدرجه شهادت رسید.

ابو محسن عکاشه ^۳اسدی از فضلاء صحابه است، در جنگ بدر حاضر گشته، چون در آن جنگ شمشیر بشکست رسول علیه السلام او را چوبی بخشید، آن چوب بدست اوسیف گشت، در عمر پنجاه و چهار سالگی بدوازده ^۴سن هجری وفات. ^۵

اسعد بن ذراره بن ابی یمامه خزر جی انصاری نقیب پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم بود، ^۶اول کسی که از دوازده کس بآنحضرت علیه السلام بیعت کرد و اول کسیکه در بقیع مدفون شد او بود، وفاتش سال اول از هجرت. **اسیر بن عروه بن مولد بن هشتم** ^۸بن ظفر الانصاری در غروه احد بدرجه شهادت رسید.

اکال بن نعمان الانصاری در جنگ یمامه که در خلافت ابوبکر صدیق لشکر اسلام را با مسلمه کذاب واقع شده بود شهادت یافته.

اسد بن سریع بن حمیر بن عبادة السعدی پیش از اسلام سفیر بود، بعد از اسلام به نوازش سید الانام علیه السلام ^۹ممتاز گشته، صاحب صحیح بخاری از روایت او در کتاب خود آورده، بچهل و دو وفات یافت.

ابو قرصافه رضی الله عنه ^{۱۰}در شواهد نویسد: رسول علیه السلام او را گلیمی پوشانیده بود، مردم که به وی می آمدند آنها را دعای می کرد و اثر آن می یافتند، در عسقلان بود و پسر او قرصافه در روم بغزا رفته بود، هرگاه صبح شدی ابو قرصافه آواز دادی ^{۱۱}'بلند یا قرصافه یا قرصافه الصلوة الصلوة، قرصافه نیز جواب

۳. ب: 'محسن' عکاشه'

۲. ح: 'ازان'

۱. ۱: 'و' ندارد

۶. ح: 'علیه و آله وسلم'

۵. ب: وفات یافت'

۴. ب: 'بسنه دوازده'

۹. ۱: 'سید علیه السلام'

۸. ج: 'هشتم'

۷. ب: 'بود' ندارد

۱۱. ب: 'از عسقلان' آواز دادی

۱۰. ب: 'تعالی' عنه'

دادی از روم، لبیک یا ابتاه، اصحابش گفتی کرا جواب می دهی؟ گفتی پدر خود را که برای نماز مرا بیدار می کند.

ابوالاعود سعید بن زید عدوی قریشی قدیم الاسلام است، در جمیع مشاهد غیر بدر حاضر بود، وقت معرکه بدر سید عالم^۱ او را همراه ابو محمد طلحه بن عبد الله تمیمی قریشی بطلب خیر کاروان شتران غله فرستاده بود، در عمر هفتاد و چند سال در پنجاه و یک وفات کرد، قبر در مدینه.

ابو قتاده انصاری فارس پیغمبر است علیه السلام^۲، در احد و مابعد آن از مشاهد^۳ حاضر بود، در پنجاه و چهار^۴ وفات کرد.

اسید بن الحضر^۵ سماک انصاری بدستیاری سعد بن معاد شرف اسلام فائز شد، از جماعتی است که در عقبه ثانیه و احد و غیر آن در مشاهد حاضر بوده اند و در روز جنگ احد هفت زخم بدو رسیده، در بست و یک وفات کرد.

ابی قتاده انصاری بن نعمان از اهل عقبه و بدر است و مدام مشاهد را حاضر شده، روز بدر یا به روز^۶ احد چشم او از^۷ زخم بدست او افتاد، سید عالم علیه السلام^۸ در دست خود چشمش گرفته بجایش نشاند، پس بهترین دو چشم آن بوده، در بست و سه وفات.^۹

اسلم مولای عمر رضی الله عنه فقیه و بزرگ بود، در هشتم سال هجرت وفات یافت.

حرف الباء:

بلال بن رباح حبشی مولای ابی بکر صدیق است و مؤذن پیغمبر علیه السلام بود و او اول کسی است که در مکه شریفه اسلام خود را ظاهر ساخت و بجنگ بدر و مابعد آن حاضر شده، آخرها ساکن شام شد و بعد از ارتحال سید عالم بمدینه منوره آمده اذان گفت و ماتم آن سرور علیه السلام بر ساکنان آنجا تازه گردانید و^{۱۰} در عمر شصت و چند سال رحلت، بسال هفده در گذشت.

۱. ب: 'صلی الله علیه و آله وسلم' ۲. ب: 'علیه السلام' است ۳. ا: 'مشاهد'

۴. ج: 'پنجاه و یک' ۵. ب: 'الحضر' ۶. ج: 'یا روز'

۷. ج: 'از' ندارد ۸. ب: 'صلی الله علیه و آله وسلم' ۹. ب: وفات یافت'

۱۰. ج: 'و' ندارد

براعه^۱ بن عاذب بن حازب^۲ بن عدی الانصاری الاوسی کنیت او ابو عماره است و ابو عمر نیز گفتند، صحابی مشهور است و پدرش نیز صحابی بود، در پانزده غزوات برکات سید عالم^۳ حاضر بود، در صغر سن ایمان آورده، روایت حدیث از سید عالم و اصحاب کبار بسیار کرده و به رکاب امیر المومنین علی با منافقان قتال و جدال نموده، در هفتاد و دو وفات.^۴

براعه^۵ بن مالک^۶ برادر انس بن مالک است، پیغمبر علیه السلام در حق او حدیث فرموده که ترجمه اینست یعنی بسا خداوند جامه کهنه که در میان مردم اعتبار ندارند اگر بر خدای عزوجل و علی قسم یاد کنند^۷ هر آئینه ایزد تعالی قسم ایشان را راست گرداند از ایشان است براعه^۸ بن مالک، در سال بیستم وفات.^۹

بعلی بن منبه^{۱۰} به مادر منسوبست، نام پدرش ایمنه بن عبید، از مهاجراست،^{۱۱} در حرب جمل با عایشه بود و در زمان خلافت ابو بکر حکومت یمن داشت.

بعلی ثقیف بحسب امر رسول^{۱۲} زندان طائف را بشکست، محبوسان را خلاص داد.

براء بن معذور السملی^{۱۳} ثقیب آن سرور بود، بسال اولی وفات یافت.

بریده بن حصیب^{۱۴} بن عبدالله بن حارث بن عارج بن اسعد الاسمی درقریه عموم سکونت داشت، وقتی که آن سرور^{۱۵} به منزل او واقع^{۱۶} شد^{۱۷} او توفیق بسعادت خدمت یافت، اقسام دلجوئیهها بکار برد و مشرف به اسلام شده همانجا ماند، بعد واقعه بدر و احد بخدمت آن سرور بانواع نوازش و عنایت ممتاز گشت، در شانزده غزوه همراه رکاب مانده، در شصت و سه وفات کرد.

بشر بن ارطاب القرشی العامری از کبار اصحاب رسول خدا است و بحسن تدبیر شهرت تمام داشت، در هشتاد و شش وفات.

۱ ب: 'براء'	۲ ج: 'بن حارث'	۳ ب: 'صَلَّى الله عليه وآله وسلم'
۴ ب: 'وفات یافت'	۵ ب: 'براء'	۶ ا: 'کنند' ندارد
۷ ب: 'براء'		
۸ ج: 'وفات یافت'	۹ ا: 'عینه'	۱۰ ب: 'مهاجران'
۱۱ ب: 'رسول الله'		
۱۲ ا: 'المسلمی'	۱۳ ب: 'حصیب'	۱۴ ب: 'آنسرور'
۱۵ ب: 'داخل'	۱۶ ب: 'شد' ندارد	

بشیر بن سعد الانصاری الندری والد نعمان است و در عین النمر همراه خالد بن ولید بود و همانجا شهید شد، در سال دوازده.

بلال بن حرث بن عصمت^۱ از اهل مدینه است، آن سرور علیه السلام او را موضع عقیق جدا کرده داده بود و در روز فتح مکه صاحب لوا بود، احادیث او در سنن و صحیحین بسیار است، در شصت از هجرت وفات.

حرف التاء:

تمیم بن اوس الدارانی در سال هفتم مسلمان شد، وقت باز گشت رسول^۲ از تبوک اسلام با جماعتی آورد و در خلافت عمر رضی الله عنه در مدینه بحره آتشی پدید آمد، خلیفه پیش تمیم رفت و گفت برخیز و پیش این آتش رو، گفت: من کیستم و من چیستیم؟ عمر مبالغه نمود، رفت^۳ آتش^۴ از دست خود اشاره کرده بدزغاله^۵ رفت.

حرف التاء:

ثابت بن قیس انصاری خطیب انصار بود و او را خطیب رسول علیه السلام گفتندی، در غزوۀ احد و ما بعد آن حاضر بود، در شواهد از قول او آرد^۶ که در سریه بیرون آمدم، جاسوسان اعدا را دیدم رو بگریز آوردم، اسی از اصحاب ما بلغزید و بر ران وی افتاد، استخوان ران مثل دانه های خرما خرد گشت، گفتم برخیز، ترا بجای دیگر گذارم، گفت مرا می کشی، همانجا گذاشتم^۷، یکشب و یکروز برفتم، ناگاه از عقب رسید که پای او نیک شده بود، آثار جراحت یافته نمی شد، گفت آینده آمد بر اسب سفید سوار و دست خود را بر ران من گذاشت و گفت بخوان، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، خواندم جراحت من به شد^۸، در سال یازده وفات یافت.

ثابت بن ضحاک انصاری در بیعت الرضوان با لشکر اسلام همراه بود و در چهل و پنج وفات یافت.

ثعلبه بن غینم بن عدی انصاری السلمی خزرجی اصنام بنی سلمه را او شکسته، در روز خندق شهید شد و بقولی در خیبر.

۱. ب: 'صمه' ۲. ب: رسول 'صلی الله علیه و آله وسلم' ۳. ب: 'برفت'

۴. ب: 'آتش را' ۵. ب: 'بدرغاله' ندارد ۶. ب: 'آورده'

۷. ب: 'گذاشتیم' ۸. ج: 'اضافه: 'جابر بن عبد سلمی از جمله کبار اصحاب سید ابرار است و

اراجله احباب حیدر کرار'

ثوبان حکمی مولای رسول است، صلی الله علیه وآله وسلم، مدام در سفر و حضر همراه آن سرور بود، بعد ارتحال سرور کائنات به حمص رفت، آنجا در پنجاه و چهار وفات یافت.

ثابت بن هزال^۱ بن عمرو^۲ انصاری در جنگ یمامه شهادت یافت.

حرف الجیم:

جعفر طیار برادر حیدر کرار است، از مهاجرین اول یمن^۳ بوده که بجانب دیار حبشه مهاجرت کرده اند، در ایام فتح خیبر که^۴ بخدمت پیغمبر علیه السلام رسید آنحضرت او را استقبال نموده در کنار کشید و فرمود: نمی دانم که شادی من بقدم جعفر است یا بفتح خیبر، و قدوم او در سال هفتم از هجرت بود و شهادتش در حرب موته^۵ سنه هشت، حیاتش چهل و یکسال.

جابر بن عبدالله اسلمی^۶ از جمله کبار اصحاب سید ابرار است و از جمله احباب حیدر کرار. جریر بن عبدالله خوبصورت ترین مردمان سرزمان^۸ بود، در رمضان سال دهم هجرت مسلمان شد، در پنجاه و چهار متوفی گشت.

جابر بن عبدالله انصاری ابو عبد الله و ابو عبد الرحمن کنیت داشت، کنزالحديث^۹ بود، در نوزده غزوه در رکاب سرور کائنات علیه افضل الصلوة حاضر مانده و پدرش صحابی بود، در شصت و چهار وفات یافت، هفتاد و هشت نیز گفته اند، زندگانی او نود و چهار سال.

جهاء^{۱۰} بن سعید الغفاری از مهاجرست^{۱۱} پیغمبر^{۱۲} او را عزت داشتی بمرتبه که پیش از اسلام باو طعام خوردی.

جابر بن صخر بن امیه الانصاری رسول علیه السلام در جاهای مشکله تعیین می فرمود او مظفر و منصور باز می گردید، در سی سال از هجرت وفات یافت.

جعفر بن ابی سفیان در حنین همراه رکاب آن سرور صلی الله علیه وآله وسلم بود، در پنجاه سال وفات یافت.

۱: ا: 'حرال'	۲: ح: 'عمر'	۳: ب: 'یمن' ندارد	۴: ب: 'که' ندارد
۵: ح: جعفر 'بیشتر'	۶: ب: 'معونه'	۷: ا: 'سلمی'	۸: ج: 'پسر' زمان
۹: ب: 'کثیر الحديث'	۱۰: ب: 'جهجاه'	۱۱: ج: 'است' ندارد	۱۲: ب: 'علیه السلام'

جابر بن سمره العامری خواهرزاده سعد بن ابی وقاص است، در هفتاد و چهار در کوفه فوت کرد.

جناده بن ابی الامیه الازدی سرور عالم اعزاز او را بسیار کردی، در شصت و هفت وفات کرد.

جناده الهه^۱ اوسی در سال مذکور رحلت نمود.

حرف الحاء:

حمزه بن عبدالمطلب عم شریف پیغمبر است و برادر رضاعی او علیه السلام بود و او حضرت آن را اسدالله و اسد رسول الله نامیده، کنیتش ابوعمار است، قدیم الاسلام بود، در سال دوم از بعثت ایمان آورده و در بدر حاضر بود، در حرب احد بدرجه شهادت رسید در ثلث سال و آن سرور فرمود حمزه را کفن مکنید، بهمان جامه های خونین او را دفن کنید.

حارث بن هشام قریشی مخزومی پسر عم خالد بن ولید است، روز فتح مکه معظمه مسلمان شد، از فضلی صحابه بود، در جهاد نواحی شام هیزده^۲ قبل از واقعه تبوک مقتول شد بسال یازده.

حریمه بن ثابت پیغمبر علیه السلام تنها گواهی او را بمنزله^۳ دو گواه منظور داشتی، او در غزوه بدر و غیر آن حاضر بوده، در حرب صفین با علی مرتضی تیغ بلیغ^۴ بتقدیم رسانیده^۵ از لشکر معاویه شربت شهادت چشید، بسال سی و هفت.

حمزه بن عمرو اسلمی در شواهد نویسد در بعضی اسفار همراه رسول بود، در شب تاریک شتران رسیدند،^۶ بار بیفتاد، انگشتها^۷ مثل شمع روشن شدند، بار افتاده را یکجا کرده بر شتران بار کردند، رضی الله عنه.

حراب بن حرمة الانصاری بدری است، در همه غزوات حاضر بود، شصت و هفت سال زندگانی یافت، در چهلم سال بمدینه وفات.^۸

حکیم بن حرام القریشی بروز فتح مکه معظمه^۹ مسلمان شد، برادر زاده

۱. ب: 'الهه' ندارد

۳. ب: 'سعی' بلیغ

۵. ۱: 'رسیدند'

۷. وفات 'یافت'

۲. ج: 'سال' هیژده؛ ب: 'هیزده' ندارد

۴. ج: 'بتقدیم' رسانید

۶. ب: 'انگشتها'یش

۸. ب: 'ج: 'معظمه' ندارد

خدیجه، از فضلا و اتقیاء صحابه بود، شصت سال در جاهلیت گذرانده^۱ و شصت سال در اسلام مانده بسال پنجاه و چهار در مدینه وفات.^۲

حسان بن ثابت انصاری کنیت ابو الولید شاعر و مداح پیغمبر علیه السلام بود، در حق او پیغمبر علیه السلام فرمود: بدرستی که خدای تعالی حسان را بروح القدس تائید می فرماید، او شصت سال در جاهلیت بسر برده و شصت سال در اسلام مانده وفات یافت بسن مذکور.

حرث بن نوفل^۳ در آخر سال خلافت عثمان رضی الله عنه رحلت نمود.

حارثه بن سراقه انصاری در روز بدر شهادت یافته.

حارثه بن عمرو الانصاری بدری است، از جمله هشتاد نفرست که در روز احد ثبات و استقامت ورزیده، او یکی از مبارزان نامی بوده.

حجر بن عدی المعروف بحجر الادیر و حجر الاخر در قادسیه حاضر بود، در حرب جمل و صفین از مبارزان حضرت علی بود، با سر معاویه مقتول شد در پنجاه و یک. **حذیفه بن اسید الغفاری** کنیت او ابوسریحه است، او بکنیت مشهور بود، در حدیبیه بیعت الرضوان داخل بود، در چهل و دو وفات.

حذیفه بن الیمان صاحب سر رسول علیه السلام بود، از اصحاب کبار است و پدر او نیز از اصحاب کرام، در غزوۀ احد پدر و پسر هر دو داخل لشکر اسلام بودند، یمان در احد شهید شد و حذیفه بروز خندق، خدمت های شایسته بتقدیم رسانیده در عهد خلافت عمر فاروق حاکم مداین گشت، درسی و شش همانجا وفات کرد.

حنظله بن مالک در حرب احد شهید شد و غسیل الملایکه لقب یافت.

حصین بن الحرث بن عبدالمطلب بدری است، در صفین با حضرت علی شریک بود و درسی و سه وفات.

حکم بن سعید بن عاص بن امیه کنیتش ابو خالد است، در جنگ موته شهادت یافت.

حویط بن عبدالعزی القریشی العامری در سال فتح مکه مسلمان شد، در

۳. ج: 'حرب'

۲. ب: وفات 'یافت'

۱. ب: 'گذرانیده'

حنین همراه بود اما از مولفه القلوب بود، در حکومت معاویه در پنجاه و چهار سال وفات یافت.

حارصه بن ابی حازم الاحمری برادر قیس ست، در صفین با حضرت علی بود، بسیار جد و جهد نموده وفات^۱ شهادت یافت.

حرف الخاء:

خالد بن ولید قریشی مخزومی کنیت^۲ ابوسلمان^۳ داشت، خاله او میمونه حرم رسول بود، صلی الله علیه و آله وسلم، در سال ششم از هجرت مسلمان شد، آنحضرت او را سیف الله خواند، در فتح مکه و حنین و طائف داخل لشکر اسلام بود، مراتب شجاعت بتقدیم رسانیده، از روایت حدیث نبوی بسیارست، بسال بست و یک هجری در حمص وفات یافت.

خفان بن بدبه بمادر منسوب است، پدرش عمیر بن حارث شاعر بود، تا زمان عمر خطاب در قید حیات ماند.

خباب بن الارث ابو عبدالله خزاع^۴ تمیمی النسب است، در ایام جاهلیت اسیر شده و مادرش او را از خزاع خریده آزاد ساخت از آن او را به خزاع نسبت کنند، در سال ششم از بعثت ایمان آورد و اول کسی است که بواسطه اسلام او را عذاب شدید کردند و او از ایمان خود برنگشت، در جمیع غزوات داخل لشکر اسلام بوده، از پیغمبر خدا حدیث بسیار یاد داشت و بسیار کس از حدیث نقل کرده از جمله بدریان است و اطهر^۵ کوفه، بسال سی و هفت وفات یافت.^۶

خوات بن خبیر^۷ بن نعم الانصاری کنیت ابو عبدالله داشت، در چهل و دو وفات.^۸

حرف الدال:

دحیه کلبی بن فروه صحابی مشهور است، جبرئیل امین در اکثر اوقات بصورت او متمثل شده بر پیغمبر علیه السلام نازل می گشت و مشاهده او خندق است، بسیار جمیل بود، هرگاه بمدینه منوره برای ملازمت سید عالم

۳. ب: 'ابو سلیمان'

۱. ۶: 'یافت' ندارد

۲. ج: 'کنیت' او'

۵. ب: 'اطهر' ندارد

۸. ج: وفات 'کرد'

۱. ب: 'وفات' ندارد

۴. ب: 'خزاعی'

۷. ب: 'خبیر'

عليه السلام^۱ آمدی اهل مدینه^۲ بدیدن او بر می آمدند، شهرت جوش می زد که دحیه آمد، تاجر بود معمول داشت چون قصد ملازمت رسول کردی از اثمار میوه برای حسنین رضی الله عنهما در آسیتن جامه داشته آوردی، حسنین بوضع بازی با او می آویختند و میوه بزور می گرفتند و می خوردند و او خرم می شد، روزی جبرئیل اسین بصورت دحیه وحی آورد، حسنین^۳ دحیه انگاشته در آویختند، جبرئیل^۴ متعجب ماند، آن سرور سر حقیقت معامله دحیه باز نمود، جبرئیل^۵ همان ساعت توجه بخد کرد و میوه گرفته به حسنین داد، دحیه در چهل و یک وفات کرد.

حرف الذال:

ذو الشمالین بن عبدالله بن عمر رضی الله عنه، نامش عمیر است و او را ذوالیدین نیز گویند جهت آنکه به دو دست کار می کرد و در غزوه بدر شهید شده.

ذوالنجدین عبدالله بن عبدالنہیم در زمان رسول علیه السلام در غزوه تبوک در گذشت و رسول علیه السلام بدست مبارک او را دفن فرمود.

نرعمه بن عامر الاسلمی اول کسی است که در احد بمنزله شهادت فائز گشته.

حرف الراء:

ربیع بن اکتب بن صخره^۶ رضی الله عنه بدری ست، در خیبر بشهادت رسیده، حیاتش سی سال.

ربیع بن کعب بن مالک الاسلمی الحجازی کنیت او ابو فراس است، از اصحاب صفه بود، احادیث منقوله او در کتاب صحیح مسلم و غیره بسیار است، از حضوری پیغمبر هرگز دوری نگزیده^۷ بود، بعد وفات آنجناب از مدینه برآمده در بلاد اسلم سکونت اختیار کرد، بعمر هشتاد و شش سالگی در سنه شصت و سه در گذشت.

رافع بن خدیج^۸ انصاری در احد و خندق و اکثر مشاهد^۹ حاضر بوده، روز احد تیری بدو رسید، پیغمبر علیه السلام فرمود: اَنَا أَشْهَدُ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، در عمر هشتاد و شش سالگی به سنه هفتاد و سه هجری در پرده شد.

۱. ب: سید عالم 'صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ' ۱.۲: 'اهل مدینه' ندارد ۳. ب: حسنین 'عیهما السلام'

۴. ب: جبرئیل 'علیه السلام' ۵. ب: جبرئیل 'علیه السلام' ۶. ب: 'صخره'

۷. ب: 'نگزیده' بود ۸. ب: 'حدیج' ۹. ب: 'در احد و اکثر'

مشاهد خندق و اکثر مشاهد

رفاعه بن مالك بن عجلان الانصاری الخزرجی الزرعی^۱ کنیت او ابو معاذ است، صاحب کتاب صحیح بخاری ازو احادیث نقل کرده، بدریست در مشاهد دیگر حاضر بود، همراه حضرت علی در جمل و صفین جد و جهد بقتال نموده در چهل و یک یاسه وفات یافت.

رفافه^۲ بن عمرو بن نوفل انصاری در احد شهید شد.

رکانه بن عبد یزید بن هاشم بن عبدالمطلب در مکه پهلوانی مشهور بود، پیش از ایام بعثت آنحضرت علیه السلام بسفر رفته مراجعت نمود، خبر آن سرور شنید که دعوت حق می کند، روزی پیغمبر علیه السلام بجبال مکه برای حاجتی می رفت، وی از پیش آمد بخاطر گذرانید، اگر محمد^۳ در کشتی بر من غالب شود دانم که پیغمبر برحق است، پس گفت یا محمد^۴ دعوای رسالت از معجزه باید، من همین قدر از تو می خواهم که در مصارعه بر من غلبه کنی،^۵ پیغمبر فرمود روا باشد، پس او با رسول علیه السلام ردا در آویخته^۶ سایر صنایع^۷ مصارعه بکار برد، رسول^۸ همچنان استاده ماند، آخر رسول علیه السلام او را بزمین زد، او همان وقت ایمان آورد، در مدینه بسال چهل و یک وفات یافت.

روبع^۹ بن ثابت بن سکن صحابی صاحب روایت است، بسیار کس حدیث ازو نقل کرده اند، در پنجاه و شش وفات یافت.

حرف الزاء:

زید بن حارثه مولای پیغمبر است، کنیت او ابو اسامه و نام او در قرآن مجید مذکورست، **فَلَمَّا قَضَا زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَا كَهَا** الآیه، او اول کسی است از مردان که ایمان آورده، در حرب بدر و مابعد آن حاضر بوده. در روضه الاحباب آرد که وی آزاد کرده خدیجه الکبری و پسر خوانده^{۱۰} صلی الله علیه و آله وسلم،^{۱۱} اگر کسی زید بن محمد نمی گفت آن سرور آزرده می شد و سید عالم در حق وی چندان مهربانی فرموده که زینب دختر عمه خود را در نکاح وی داد، در سال هشتم وفات بعمر پنجاه و پنج سال.

۱. ج: 'الزرقی' ۲. ب: 'رفاعه' بن ۳. ب: 'صلی الله علیه و آله وسلم'

۴. ب: 'غالب آی' ۵. ا: 'در' ندارد ۶. ب: 'صنایع' مصارعت

۷. ب: 'رسول' علیه السلام ۸. ب: 'روبع' ۹. ب: 'خوانده' او

۱۰. ج: 'وسلم' است

زید بن ثابت انصاری کاتب وحی و یکی از آن جماعه است که با امیر المومنین عثمان جامع قرآن بوده اند،^۱ در مدینه بسال چهل و پنج وفات.^۲
 زید ابن ملجان^۳ بن خالد بن زید بن حرام در روز خیبر شهادت یافته.
 زهر^۴ بن عجره در روز حنین بشهادت رسیده.

زیرقان حصین بن بدر از بنی سعد است، بسبب حسن صورت پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم او را رهبر لقب فرموده و عامل صدقات قوم او نمود، ابوبکر صدیق نیز این کار بر او مقرر داشت.

زید بن خارجه در شواهد روایت از نعمان بن بشیر آرد که زید بمرد از درد گلو،^۵ میان ظهر و عصر خوابانیدم و چادری بر او پوشیدم، بعد نماز شام برخاست و ثناء امیر المومنین عمر کرد که او باک نمی داشت از آنکه در راه خدا او را ملامتی کند و منع کرد قوی ضعیفان را نخورند.

زیرین جیش الاسدی قاری در^۶ یافعی نویسد بس معظم بود، عبدالله بن مسعود از او سوال کردی در علوم دینی، در سال هشتاد و دو وفات یافت.^۷

زبیر^۸ بن قیس الثلوی کنیت او ابو شداد است، از اصحاب صاحب روایت بود، در هفتاد و شش بردست رومیان شربت شهادت چشید.
 زهره بن خونه بن عبدالله بن ریاده التیمی السعدی در قادیسیه شهید گردیده.
 زید بن صفوان بن حجر بن حرث او را ابو عاشیه می گفتند، در جنگ جمل بشهادت رسید.

زید بن ارقم بن زید بن قیس کنیت او ابو عمرو است، با پیغمبر علیه السلام در هفده غزه حاضر مانده و غزا کرده و احادیث بسیار حفظ داشت، در صفین با علی بود،^۹ در شصت و شش در کوفه وفات یافت.^{۱۰}

زید بن خطاب بن اسیر بن رافع الانصاری در احد شهید شد.

۱. ب: 'اند' ندارد
 ۲. ب: 'وفات' یافت
 ۳. ب: 'ملجان'
 ۴. ب: 'زهر'
 ۵. ب: 'درد'
 ۶. ب: 'یافت'
 ۷. ب: 'وفات' نمود؛ ا: 'یافت' ندارد
 ۸. ب: 'زبیر'
 ۹. ج: 'بود' ندارد
 ۱۰. ج: 'وفات' کرد؛ ا: 'یافت' ندارد

زید بن سهل^۱ بن الاقود انصاری کنیت او ابو طلحه است، پدریست، از تیر اندازان بود،^۲ در سی و چهار وفات یافت بعمر هفتاد و هفت.
حرف السین:

سعد بن معاذ بن نعمان الانصاری اشهملی اوسی پیشوای اوس است، کنیت ابو عمرو داشت، سرور انبیاء^۳ او را سید الانصار فرموده، در بدر حاضر بود، بروز خندق تحریص انصار می فرمود و در بنی قریظه حکم به قتل او کرده در سال پنجم که واقعه خندق بود پس از یک ماه فوت شد بعمر سی و هفت سال، در بقیع مدفون شد.
سلمان فارسی از موالی رسول علیه السلام بود، آن سرور در حق او فرمود: سَلْمَانٌ مِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ، اصلش از اصفهان بوده از نسب منوچهر مسلك نسبی،^۴ در بندگی افتاده و آن سرور او را از جهودی خرید و آزاد کرد، در زمان عثمان رضی الله عنه^۵ بسال هفده هجری در گذشت.

سهل بن رومی بن افشر^۶ انصاری الاسلمی، سهل بن عدی بن زید انصاری و سهل بن قیس بن عامر انصاری و سلم انصاری از جماعه معاذ بن جبل اند، در احد بمنزله شهادت پیوستند.

سهل بن سعد بن مالك انصاری الساعدی کنیتش ابو العباس است و نام سابق وی حرن بوده، آن سرور او را بسهل مسمی گردانید، از مشاهیر^۷ صحابه است و از اصحاب کسی که پیشتر از همه رحلت نموده بقولی اوست، وفاتش سنه^۸ نود و یک.
سمرة بن جندب بن هلال او از خلفای انصار است و مادر او را مردی از انصار آورده بود، صحابی مشهور است،^۹ روایت حدیث بسیار کرده، در نود و پنج وفات در بصره.^{۱۰}

سکران بن عمرو قدیم الاسلام است و از مهاجران^{۱۱} حبشه، همانجا وفات یافت، زن او سوده بنت ربیع^{۱۲} بعد از او در حبالة رسول^{۱۳} علیه السلام در آمد.

۱. الف: 'سهمل'	۲. ج: 'بود' ندارد	۳. ب: 'انبیا' علیه السلام
۴. ب: 'مسلك نسبی' ندارد	۵. ا: 'عنه' ندارد	۶. ب: 'افسر'
۷. ج: 'مشاهد'	۸. ا: 'سن وفاتش'	۹. ج: 'مشهور است' ندارد
۱۰. ج: 'در بصره' کرد	۱۱. ب: 'مهاجرین'	۱۲. ب: 'بنت' زمعه
۱۳. ب: 'حباله' عقد رسول		

سنان بن^۱ ابی سنان بن محض^۲ الاسیدی درسی و سه وفات.^۳
سلم^۴ بن عبدالله انصاری اورا سلمان بن سلام می گفتند و سلمان مخیر نیز،
در شصت و سه وفات.

سلمه بن اسلم بن حریس انصاری سلمان الحارثی در جنگ خیبر شهید شد.
سعید بن العاص بن امیر^۵ پیغمبر علیه السلام اورا بر سوق مدینه عامل
گردانیده بود.

سعید بن ثابت بن جدع الانصاری در طائف شهید شد.
سعید بن ربیع بن عدی الازدی، سلم بن عمرو^۶ بن عبدالمسئس^۷ العادی،
سلیم بن مسعود بن سنان انصاری، سویط بن سعید بن حرمله از مهاجران حبشه،
مزاح بسیار کردی و پیغمبر صلی الله علیه^۸ وسلم بر سخن او تبسم فرمودی، سعید بن
عدی الانصاری سهل بن حمان انصاری در جنگ یمامه^۹ بشهادت فایز گشته اند همه ها.
سعد بن عباد بن وهم الانصاری الساعدی خزرجی کنیتش ابو ثابت و
ابو قبیس است، یکی از اتقیای^{۱۰} دوازده گانه و رئیس و سید انصار بود، شرف
ملازمت آن سرور^{۱۱} را دریافته.^{۱۲} در شواهد نویسد که در جنگ احزاب به تیر
یکی از مشرکان بنی قریظه شهید شد، در وقت سكرات او پیغمبر علیه السلام
رفت سر اورا بر زانو مبارک خود نهاد و گفت: الهی سعد در راه تو زخمها
کشیده و تصدیق پیغمبر تو نموده، روح اورا بخونترین و جمعی بردار، چون از منزل او
برآمد جبرئیل^{۱۳} وحی آورد، ای محمد، صلی الله علیه و سلم، از اصحاب تو کدام
کس وفات یافته که ابواب سماوات بر وی مفتوح گشته و عرش اعظم رحمان بمرگ
او باهتر از آمده؟ پیغمبر^{۱۴} بر گشت و پیش سعد رفت، دید که فوت کرد، جنازه
خوانده به بقیع فرستاد، در پانزده^{۱۵} سنه از هجرت وفات یافت.

سوید بن نعمان بن مالک انصاری در جنگ خیبر و بیعت الرضوان واحد

۱.۱: بنی ندارد	۲. ج: 'محض الاسدی'	۳. ح: وفات 'یافت'
۴. ب: 'سلیم بن'	۵. ب: بن 'امیه'	۶. ج: 'عمر'
۷. ب: 'المسئس' ندارد	۸. ج: 'علیه و آله'	۹. ح: 'یمامه'
۱۰. ب: از 'تقیای'	۱۱. ب: 'علیه السلام'	۱۲. ۱.۱۲: 'را' ندارد
۱۳. ب: جبرئیل 'علیه السلام'	۱۴. ب: پیغمبر 'علیه السلام'	۱۵. ب: 'در پانزده' ندارد

بر کاب سعادت آن سرور بود، صلی الله علیه^۱ وسلم، در واقعه قادسیه در سنه یازده شهید شد.

سهل بن بیضا بن عبدالله در بدریان معدود و محسوب است، در سال نهم وفات.

سهل بن خیف بن واهب انصاری کنیتش ابو سعید، از بدریان قدیم الاسلام، در همه غزوات همراه رکاب آن سرور بود، در جمل وصفین با علی رفاقت داشت، در سی و هشت وفات.^۲

حرف الشین:

شیبه بن عثمان بن عبدالله بن ضری^۳ القریشی اورا^۴ بن ابی طلحه می گفتند، روز فتح مکه معطمه ایمان آورد و در حنین ثبات قدم نموده از پیش آن سرور دور نشد، آنسرور^۵ در حق او دعای خیر نموده که خدایا! ثابت بدار ایمان اورا، و آن سرور در مفتاح بیت الله حواله او کرده که امین خدایی، در پنجاه و نه وفات.^۶

شرجیل بن حسنه بمادر منسوب است، پدرش عبدالله ابن مطاع تمیمی بود، در سال هیزده بطاعون شام در گذشت.

شداد بن اوس انصاری از مشاهیر صحابه است، از آنها که علم حکمت بایشان داده شده است، در عمر هفتاد و پنج سال بسال پنجاه و هشتم وفات.^۷

حرف الصاد:

صفوان بن امیه بن خلف در اول خلافت حضرت علی وفات یافت.^۸

صهب بن سنان بن مالک وی را خالد بن عمرو^۹ نیز می گفتند، ثقه مشهور است در سی و هشت وفات.^{۱۰}

صلیه بن شیم بعمر صد و سی سال و هشت وفات.^{۱۱}

حرف الضاد:

ضرام بن مقرن در سال دو وفات.^{۱۲}

- | | | |
|-----------------------|----------------------------------|--------------------|
| ۱. ب. ح: 'علیه و آله' | ۲. ج: وفات 'نمود' | ۳. ب: 'ضری' ندارد |
| ۴. خواننده نشد | ۵. ب: آنسرور 'علیه السلام' | ۶. ج: وفات 'کرد' |
| ۷. ج: وفات 'ساخت' | ۸. ا: 'یافت' ندارد ج: وفات 'کرد' | ۹. ج: 'عمر' |
| ۱۰. ج: وفات 'کرد' | ۱۱. ج: وفات 'کرد' | ۱۲. ج: وفات 'یافت' |

ضمام بن ثعلبه العدی در سال نود وفات یافت.^۱

حرف الطاء:

طارق بن شهاب بن عبدالشمس کنیت او عبدالله^۲، در شصت و دو وفات.^۳

طفیل بن حارث از طرف مادر برادر عایشه صدیقه است.

طفیل بن عمرو الاوسی بعد بعثت بمکه آمد، قریش او را از ملازمت رسول

بز داشتند، روزی رفته ایمان آورد و برای دعوت قوم خود بوطن بازگشت، از پیغمبر علیه السلام درخواست کرد که مرا علامتی شود که قوم را دلیل اقبال اقوال من گردد، رسول دعا کرد، چون بقوم رسید در دو چشم^۴ او نوری پیدا شد که چون چراغ می درخشید، اندکی از قومش ایمان آوردند، باز پیش رسول آمد و امداد اسلام همگی خواست، باز بقوم رفت همه را مسلمان کرد و مدام با رسول^۵ در خیبر و خندق و غیره غزوات حاضر ماند، آخر شهید شد، پسرش عمرو بن طفیل زخمها خورده صحت یافت، در وقت حضرت عمر شهید شد.

طفیل بن طریق بن العاص الاوسی و طلحه بن عقبه انصاری الاوسی در

یمامه^۶ بشهادت رسیدند.

طلحه بن اسحق او را اوس بن قاید می گفتند، در خیبر شهادت یافته.

حرف الظاء:

ظہیر بن رافع بن صریح^۷ راوی حدیث است.

حرف العين:

عباس بن عبدالمطلب کنیتش ابو الفضل، عم شریف آن سرور علیه السلام

است، از اجله اصحاب بود، پیش از فتح مکه مسلمان شد، اسلام خود را اخفا کرد^۸ و اخبار مشرکان مکه را بآن سرور علیه السلام اعلام می نمود، می خواست که بمدینه^۹ برسد، آن حضرت علیه السلام فرمود، بودن تو در مکه برای من بهتر است و در روز فتح مکه اسلام خود را ظاهر ساخت، بعضی گویند اسلام او پیش از غزوه

۱. ب: 'یافت' ندارد، ج: وفات 'کرده' ۲. ب: 'ابو عبدالله'

۳. ج: وفات 'کرد' ۴. ب: 'در میان' دو چشم

۵. ب: رسول 'علیه السلام' ۶. ج: 'یمانه'

۷. ب: 'حدیث' ۸. ب: اخفا 'می کرد' ۹. ج: 'بمکه'

بدر بود، آن سرور اورا بسیار گرامی داشتی و بعد از فوت ابوطالب تولیت سقایه می نمود، سه سال از آن سرور کلان بود، در مدینه بسال سی و سه وفات نمود بعمر هشتاد و هشت سال.

عمار یاسر پدر او از موالی بنی مخزوم بوده، او در مبادی احوال از کفار نگوئسار محن و آلام^۱ کشیده، مادر او سمیه نام در شکنجه و تعذیب کافران شهید شد و از جمله مهاجرین^۲ اولین و داخل آنجماعت است که باشارت آن سرور بجانب حبشه مهاجرت نموده و آنسرور اورا^۳ طیب مطیب^۴ نام نهاده و او بدوقبله نماز گزارده و در بدر و غزوات دیگر داد شجاعت داده، در حرب یمامه که مسلمان^۵ منهزم شده بودند زخمها برداشته و گوش و بینی او بریده بر دوش او رسیده، مع هذا اقرار بر فرار پسندیده مسلمانان را بفریاد می طلبید که از بهشت مگریزید اینک منم عمار یاسر استاده، آنحضرت فرمود: بهشت مشتاق است به لقای علی و عمار یاسر و سلمان فارسی و مقداد، در حرب صفین همراه حضرت علی در جبهه شهادت یافت در سال سی و هفت و حیاتی نمود و سه سال.

عبدالله بن ام مکتوم الاعمی بعد از پدر بمدینه هجرت کرد، رسول^۶ در غیبت خود اورا به امامت اجازت فرمودی و خلیفه کردی، بعد حرب قادسیه در مدینه بخلافت حضرت عمر عمر او آخر شد.

عمر بن امیه ضمیری^۷ پیک رسول علیه السلام بود.

عامر بن مهران^۸ مولای ابو بکر در وقت هجرت مصاحب آن سرور بود، خدمت پسندیده بجا آورد، در غزوه بیر معونه با چهل صحابی شهید شدند^۹.

عباده بن خشخاش و عبدالله بن قحح السملی صحابی صاحب مناقب بسیار است و **عبدالله بن عمرو**^{۱۰} بن خرامه الانصاری بدری بود و احادیث بسیار از او در صحیح بخاری و مسلم مرویست و **عبدالله بن خبیر** بن نعمان الانصاری مردی بغایت شجاع بود، آن سرور اورا بر جماعت تیر اندازان امیر ساخته.

۱.۱: 'محن و آلام' ندارد	۱.۲: 'مهاجران'	۳.ب: 'اورا' ندارد
۴.ج: 'طیب' و 'مطیب'	۵.ب: 'مسلمانان'	۶.ب: رسول 'علیه السلام'
۷.ج: 'ضمیری'؛ ب: 'ضمیری'	۸.ب: 'مهران'	۹.ب: 'اصحاب شهید شد'
۱۰.ب: 'عمر'		

عمارہ بن مخلد بن الحارث الانصاری و عمرو^۱ بن الجموع^۲ از اکابر انصار و عمرو بن حمام بن جموع^۳ انصاری و عتبہ بن ربیع بن رافع و عبید بن المعانی بن ثوران انصاری خزرجی، عبید بن النہان^۴ المشہور عبد اللہ بن سلمہ بن مالک انصاری، عباس بن عبادہ بن فضل انصاری در احد بمنزلہ شہادت رسیدہ اند.

عبد اللہ بن رواحہ انصاری خزرجی یکی از نقبا بود، در حرب موتہ کہ برمین شام واقع است بسال ہشتم شہادت یافت.

عبادہ بن صامت^۵ بن قیس اول کسی کہ از انصار ایمان آورده اوست، صاحب مناقب و مآثر بسیار^۶ و خداوند رای و تدبیر بود، صحابہ از رای و صوابدید او تجاوز نمی کردند، در عزت و اعتبار او بسیار می کوشیدند و حدیث بسیار ازو روایت است، در سال سی و چہار وفات^۷، حیاتش ہفتاد و دو سال^۸.

علامی حضرمی^۹ از جانب پیغمبر علیہ السلام ببحرین عامل بود، وی کرامت علانیہ داشت مثل بر روی آب رفتن یا از سنگ آب سرد بر آوردن. در شواہد نویسند: چون وفات کرد اورا بقبر کردند، سپس یاد آمد کہ بند کفن اورا نکشادہ اند، چون خشت بر گرفتند در قبر نیافتند، وفاتش بسال چہارہ.

عبد اللہ ابن مسعود^{۱۰} کنیتش ابو عبد الرحمن، صاحب سر آن سرور علیہ السلام، مسواک و نعلین شریفین را نگاہ می داشتی و در جمیع مشاہد حاضر بود و آنحضرت در حق او بہ بہشت گواہی داده و ہجرت بحبشہ نموده در سال سی و دو بمدینہ وفات^{۱۱}، شصت و پنج سال زندہ ماند.

عبد اللہ بن زید انصاری اوست کہ در سن اولی از ہجرت اذان را در منام دیدہ، بعمر شصت و چہار سالگی و در سی و دویم^{۱۲} از ہجری رخت حیات بست.

عبادہ بن ملحان الانصاری و عبد اللہ بن صعصعہ^{۱۳} بن وہب بن عبد اللہ انصاری، عمارہ بن عقبہ و عبد اللہ بن امیہ بن وہب و عبد اللہ بن سهل بن زید

۱. ج: 'عمر'

۲. ب: 'الجموع'

۳. ب: 'جموع'

۴. ب: 'النہان'

۵. ص: 'صامت'

۶. ب: 'مناقب بسیار و مآثر'

۷. ج: 'وفات یافت'

۸. ج: 'سال' بودہ

۹. ب: 'حضری'

۱۰. ب: 'مسعود' بزرگی

۱۱. ج: 'وفات' نمود

۱۲. ب: 'دوم'

۱۳. ۱: 'ضعصعہ'

انصاری الحارثی و عماره بن عقبه بن ابی معیط القریشی العموی^۱ و عمرو بن دوس بن عتبک الانصاری بقولی درخیز بشهدات رسیده اند.

عباده بن بشر بن اوفش^۲ شجاع مشهور و دلیر نامی بود و کعب بن اشرف یهودی را بحکم آن سرور او کشته بود، در جنگ یمامه بشهدات رسید.

عمرو^۳ بن بره رضی الله عنه، درشواهد نویسد که چون اسلام آورد رسول علیه السلام بحسب خواهش او برای دعوت قوم بوطن او فرستاد، همه ها ایمان آوردند الا یک، گفت من خدایان خود را ترك نمی کنم، در حق او دعاء بد کرد و همچنان واقع شد.

عدی بن حاتم طائی بقولی در سنه هفت و بروایتی بسال دهم از هجرت ایمان آورده، پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم او را بس گرامی داشتی، تقید نماز چندان داشت که پیش از درآمدن وقت نماز وضو کرده منتظر نشست، از استیجاب در روضه الاحباب^۴ نویسد که خالد بن ولید او را موجب^۵ امر رسول صلی الله علیه وآله وسلم آورد رسول^۶ از ردای مبارک خود گرد بشاره او پاک کرد و طعام بدو داد و تفقد بسیار نمود، او گفت: ای محمد! اخلاق انبیاء بسیار دیده و خوانده ام، همه در تو موجودست، تو بیشک پیغمبری و خلیفه خدایی، اسلام بر من عرض کن، پیغمبر ازو بیعت ستید و مشرف^۷ باسلام کرد و حفاظت غنایم بدو داد
.....^۸ بسیار خیانت کند عاصی گردد،^۹ در جنگ صفین و نهروان و جمل رفیق علی مرتضی^{۱۰} بود، باآخر عمر که در کوفه مقیم شد همانجا وفات یافت در سال هفتاد و شش هجری.

عکرمه بن ابی جهل^{۱۱} بعد فتح مکه در همان سال که هشتم سال از هجرت بود و سالی پیغمبر علیه السلام^{۱۲} معرفت علی مرتضی اهلیه او رسید، اهلیه او را ترغیب اسلام داده از یمین پیش پیغمبر علیه السلام آورد، چون رسول^{۱۳} آمدن او

۱. ب: 'الاموی'

۲. ب: 'بشر بن'

۳. ج: 'عمر'

۴. ج: 'روضه الاحبار'

۵. ج: 'بموجب'

۶. ب: رسول 'علیه السلام'

۷. ۱. 'مشرف کرد باسلام'

۸. ۱. ۸. ب: ج: 'بیاض'

۹. ج: 'عاصی' کند'

۱۰. ب: 'رفیق' امیر المومنین 'علی'

۱۱. ب: 'ابو جهل'

۱۲. ب: 'وسای پیغمبر علیه'

۱۳. ب: رسول 'علیه السلام'

السلام' ندارد

شنید باصحاب فرمود، بحضور او طعن در حق پدرش مکنید، باز فرمود، عید السلام، خوش آمد سوار هجرت کننده در راه خدا، پس گفتمی^۱ درست، رسول او را نوازش کرد در حق عکرمه گفت یا رسول الله بهر جاها که^۲ بدشمنی تو استاده شده ام اکنون آنجا بدوستی تو خواهم استاد، چنانچه این قول او در جنگ یرموک با صدیق اکبر^۳ بجا آورد که پیاده شده با کفار جنگ نموده هشتاد کس را به قتل رسانید و سال حجة الوداع^۴ در خلافت صدیق اکبر در جنگ اخیادین شهید شد.

عروه بن مسعود ثقفی در حرب خندق مسلمان شده و سعی نمود تا اعراب و جهودان پراکنده شوند.

عکله بن محسن الاسدی اول کسی است که در تفتة^۵ الرضوان با رسول بیعت کرد و آنحضرت او را بیست و نه مژده داد، در خلافت ابی بکر در جنگ طلیحه^۶ کشته شد.

عمرو بن الحکم محدث بود، والی موصل او را جهت آنکه از شیعة علی بود او را بکشت و سرش پیش زیاد بن اسیه فرستاد و این اولین سری بود که در اسلام از شهری بشهری فرستادند.

عمرو بن معدیکرب در حرب نهانند شهید شد.

عمرو عاص پدرش بغایت مشهور بود، مساع^۸ او در دین اسلام بسیار مشهور بود، در سال ششم مسلمان شد، در مصر بچهل و سه وفات یافت.

عباد بن الحرث^۹ بن عدی و عامر ثابت انصاری و عابد معاویه^{۱۰} و عبدالرحمن قبلی بن نوزان^{۱۱} انصاری و عتاب والد سعید بن کعب و علی بن العاص بن ربیع بن عبدالعزی بن عبدالشمس قریشی و عبدالله بن انس اسلمی و عبدالله بن ثابت بن عتیک و عبدالله بن سعد بن خیمه^{۱۲} الانصاری و عبدالله بن ملک بن غنیم انصاری و عبدالله بن عتیک بن قیس انصاری و عمار بن عروص^{۱۳} بن زید و عمار بن خرم بن زید و عمرو بن طفیل

۱. ب: 'گفتمی' ندارد
 ۲. ب: 'بهر جایکه'
 ۳. ب: 'با صدیق اکبر' ندارد
 ۴. ب: 'حجة الوداع' ندارد
 ۵. ب: 'عطاشه' بن محسن
 ۶. ب: 'بیعة الرضوان'
 ۷. ج: 'طلیحه'
 ۸. ب: 'مساع' ندارد
 ۹. ج: 'الحرب'
 ۱۰. ب: 'عابد' بن معاویه
 ۱۱. ب: 'عبد الرحمن' بن نوزان 'انصاری'
 ۱۲. ب: 'بن خیمه'
 ۱۳. ۱۰۱۳: 'اوص'

بن عمر الدوسی و عبدالرحمن بن عبدالله تمان انصاری در جنگ یمامه بشهادت رسید.
عبدالرحمن بن حسل جمحی^۱ صحابی مشهور است، روایت حدیث
بسیار کرده و عبدالله بن بدیل^۲ بن ورقی در روز فتح مکه اسلام آورده، در صفین
بدرجه شهادت رسیده اند.

عبدالرحمن بن خالد بن ولید در چهل و شش وفات.^۳
عبد الرحمن بن ربیعہ الباهلی او را شمشیر فوج می گفتند، در سال هشتم از
خلافت حضرت عثمان وفات یافته.

عبدالرحمن بن سماک صحابی مشهور، از دست او کار بزرگ برآمده و
مدام امیر لشکر مانده، در پنجاه و یک وفات.^۴

عبدالرحمن بن عابد^۵ بن معاذ انصاری او را امیر طائف می گفتند، در
قادسیه با سعد وقاص تردد بسیار نمود، در همان جنگ شهادت یافت
عبدالرحمن بن عوف مال بسیار داشت، در راه خدا چهل هزار دینار و سی
هزار جاریه تصدق کرد، در روز جنگ تبوک پانصد اسب در راه خدا بغازیان داده،
در سی و سه بمدینه وفات، چند کسی از بدریان بعطیه او رسیدند.

عبدالله بن انیس الجهنی از فضلالی صحابه بود، در پنجاه و چهار بمدینه
وفات یافت.^۶

عمران بن حصین الخزاعی^۷ الکعبی کنیت او ابو محمد است، در سال
فتح مکه ایمان آورده، از فقههای صحابه بود، در بصره سکونت داشت، ملایکه او را
سلام می گفتند، سی سال وی را درد شکم ماند، هر چند برای داغ کردن مبالغه
نمودند قبول نکرد، چون دو سال از زندگانی اش باقی ماندند داغ کردند، ملایکه از
نظر آمدن باز ماندند، چون به شد باز آمده^۸ سلامش می کردند، در پنجاه و دو
همانجا وفات یافت.

عبدالله ابن عباس پسر عم رسول^۹، آن سرور او را دعا بحکمت و فقه تاویل

۱. ب: 'صحمی' ندارد	۲. ۱.۲: 'هذیل'	۳. ج: وفات 'کرد'
۴. ج: وفات 'نمود'	۵. ج: بن 'عامر'	۶. ۱.۶: 'یافت' ندارد
۷. ۱.۷: 'الجزاعی' ندارد	۸. ج: 'ملائکه' باز آمده	۹. ب: 'رسول الله صلی
الله علیه و آله وسلم'		

کرده و وی جبرئیل^۱ را دو بار دیده، جراین است بود، وقتی او را بزرگی جمیله نظر افتاد، گفت الهی مرا نابینا کن، همچنان شد، برادرزاده داشت عصای او بود، روزی با کودکان بازی می کرد، عم طلبیده نه آمد، دعا کرد الهی مرا بینا کن، چشم او بصارت پیدا کرد، شخصی گفت که من او را بینا و نابینا دیده ام.

عبدالله بن ابی اوفی الاسلامی اصحابی^۲ از اهل بیعت الرضوان بود، صحابی معتبر و آخر صحابه که در کوفه فوت شدند او بود، در هشتاد و سه در شصت و هشت در طائف بعمر هفتاد و یک سالگی عمر^۳ قضا کرد.

عبیدالله بن عباس او از برادر^۴ عبدالله یکسال کوچک بود و چند سال در خلافت حضرت علی حاکم یمن بود، در پنجاه و هشت در گذشت.

عبدالله بن مفضل^۵ یمنی از اصحاب شجره است و از آن ده باشد که عمر فاروق ایشان را به بصره فرستاد تا مردم را تعلیم احکام شرعیه نمایند، وفاتش در بصره بسال شصت^۶.

عبدالله بن عمرو عاص سهمی قریشی کنز الحدیث^۷ بود، آن سرور او را بقولی اذن فرموده بود که حدیث بنویسد، در شصت و هفت بطائف وفات^۸، حیات هفتاد و دو سال داشت.

عبدالله بن قرط الازدی اول نام او سلطان بود، آن سرور او را به عبدالله مسمی کرد، از اکابر صحابه است و احادیث او در سنن ابی داؤد و نسائی و در کتب دیگر بسیار است، در عمر پنجاه و پنج سال در روم شهید شد.

عثمان بن عامر قریشی والد ابوبکر صدیق، کنیتش ابو قحافه است، در روز فتح مکه اسلام آورده، در چهارده هجری بعمر نود و نه سال وفات^۹.

عبدالله بن حلال السملی از آن جمله است که تحت الشجره بیعت کرده اند و از روایت احادیث است در غیر^{۱۰} کتب، در هفتاد و یک وفات^{۱۱}.

۱. ج: جبرئیل علیه السلام
 ۲. ب: 'صحابی'
 ۳. ب: 'یک سال' قضا کرد
 ۴. ب: 'برادر خود'
 ۵. ب: 'مفضل'
 ۶. ج: 'شصت' شد
 ۷. ب: 'کنز الحدیث'
 ۸. ب: 'وفات یافت' ج: وفات 'کرده'
 ۹. ب: 'وفات یافت' ج: وفات 'نمود'
 ۱۰. ب: 'غیر' ندارد
 ۱۱. ب: 'وفات یافت' ح: وفات 'کرده'

عثمان بن ابی العاص بن بشر بن عبید صحابی خداوند روایت است، در پانزده وفات.^۱

عثمان بن طلحه کلید خانه کعبه بدست او بود، در چهل و دو وفات.^۲
عتبه بن عبیده در جنگ بنو قریظه همراه آن سرور حاضر^۳ بود، در هشتاد و هفت وفات.^۴

عریاض بن ساریه السلمی از اهل صفه بود و سکونت در شام داشت، همانجا بسال هفتاد و پنج رفت.

عبید بن زید انصاری در جنگ حنین بدرجه شهادت رسید.
عقیل بن ابی طالب بست سال بزرگ برادر حضرت علی است و از جعفر بده سال، در سال اول سلطنت یزید پلید وفات یافت و پسرش حضرت مسلم بن عقیل برفاقت امام حسین در کوفه از دست مردم یزید پلید شهادت یافته، مفصل احوال او درین کتاب باحوال امام شهیدان باید خواست.

عبدالله بن جعفر طیار قریشی^۵ تولدش در حبشه بود، او اول فرزندیست که در اسلام بزمین حبشه^۶ متولد شده، در کمال سخاوت و جود بوده و کسی در آن عصر از وی شیخ^۷ تر نبود، بعمر نود سالگی در مدینه بسال هشتاد از هجری وفات یافت.^۸
عدی بن حاتم طائی در حرب جمل وصفین همراه حضرت علی بود، در شصت و شش سال در گذشت، صد و بیست سال عمر یافته.

امیر^۹ عول الحلیم الغفاری شجاع بود، پیغمبر علیه السلام او را شمشیری داده.
عوف بن مالک الاشجاع^{۱۰} قاید جیوش المسلمین بود، در سال چهل و وفات یافت.^{۱۱}

عدی بن عمره بن زراره بن ارقم صحابی مشهور بود، در سال چهل و وفات یافت.

عثمان بن مظعون جهیمی قریشی کنیتش ابو سائب صحابی صاحب

۱. ب: وفات یافت ج: وفات یافته
 ۲. ج: وفات کرد
 ۳. ب: که در زمین حبشه
 ۴. ج: وفات کرد
 ۵. ب: قریشی هاشمی
 ۶. ب: شیخ ندارد
 ۷. ب: الاشجاع ج: الاشجع
 ۸. ب: عول الحلیم
 ۹. ج: در خلافت اول بشام رفت در هفتاد و سه وفات کرد در شام
 ۱۰. ب: ۱۰۸: یافت ندارد
 ۱۱. ب: ۶: که در زمین حبشه

مناقب و مآثر بسیار است و او خمر را^۱ در ایام جاهلیت حرام ساخته بود و او اول کسی است که در مدینه از مهاجرین فوت کرده بسال دوم.

عبدالله بن قیس بنی^۲ سلیم الاشعری در خدمت آن سرور خدمتهای شایسته بجا آورده و در محال بسیار بمدح و ثنای آنحضرت ممتاز گشته و رضامندی خلفاء راشدین نیز حاصل کرده، از روایت حدیث بسیار است چنانچه در میان اهل حدیث^۳ شهرت دارد، در پنجاه و سی وفات^۴.

عبید بن خلف القریشی در روز فتح مکه ایمان آورده و بروز جمل بدرجه شهادت رسید.

عبدالله بن الحرث بن حسین بن معدیکرب راوی مشهور است و احادیث بسیار از او منقول شده، در هشتاد و شش وفات^۵.

عبدالله بن عمر الخطاب^۶ القریشی العدوی^۷ با پدر خویش در مکه اسلام آورده و در روز خندق و مابعد آن در مشاهد حاضر بوده، صاحب علم و زهد بود، تحری و احتیاط بسیار می کرد و او هزار بده بل زیاده آزاد کرده ازین عالم انتقال نمود، یکسال پیش از نزول وحی بوجود آمده، در هفتاد و سه از هجرت در گذشت بعد از قتل عبدالله بن زبیر بسه ماه و بروایتی شش ماه.

عبدالله بن زبیر بن عوام اسدی قریشی آن سرور علیه السلام او را به کنیت جد مادری او ابوبکر صدیق رضی الله عنه سرفراز فرموده و او اول فرزندیست که در مهاجرین متولد شده در مدینه^۸ طیبه سال اول از هجرت، اول چیزی که شکمش در آمد لعاب دهن آن سرور^۹ بود، او در هشت سالگی با رسول بیعت^{۱۰} نمود، در روز شنبه هفدهم جمادی الآخر^{۱۱} سنه هفتاد و سه حجاج او را مقتول ساخته بردار کشید، قصه او مشهور است.

عبدالله بن سهل بن رافع انصاری در روز خندق شهادت یافته.

عمار بن عقبه بن حارثه از بنی غفار است، در جنگ حنین بشهادت رسیده.

۱. ج: 'خمره'	۲. ب: 'از بنی سلیم'	۳. ج: اهل 'خدمت'
۴. ج: وفات 'کرد'	۵. ب: وفات 'یافت' ج: وفات 'کرد'	۶. ب: 'الخطاب' ندارد
۷. ج: 'العدوی'	۸. ب: 'که در مدینه از مهاجرین متولد شده' ۹. ج: 'آن حضرت'	
۱۰. ب: 'بیعت'	۱۱. ب: 'الآخره'	

علیا بن مره بن عابده^۱ در سریه موته شهادت یافته.

عکرمه بن ابی جهل در خلافت عمر فاروق در سال پانزدهم از هجرت وفات^۲.

عمار بن بشر رضی الله عنه، از انس بن مالک در شواهد روایت است که شیئی تاریک بوده و با اسد^۳ بن حضیر بصحرارفت، عصای یکی از ایشان روشن شد چنانکه در روشنی آن می رفتند، چون از دیگر جدا شدند عصای دیگر هم روشن شد.

عبدالله بن جعفر طیار بن ابی طالب از صحابه رسول است، در وقت او در مسلمانان جواد و سخی مثل او نبوده لهذا جواد لقبش کرده بودند. زینب بنت حضرت علی مرتضی در نکاح او بود و دو پسر او بمعرکه کربلا ملازم امام حسین بودند، با لشکر یزید جنگیده شربت شهادت چشیدند در سال هشتم هجرت وفات^۴.
عبدالله بن جعفر از تاریخ یافعی عبدالله بن عوفی^۵ الاسلامی در حدیبیه و مابعد آن در مشاهده حاضر بوده و از اصحاب شجره است و او آخرین اصحاب است که در کوفه بسال هشتاد و هفت وفات یافته.

حرف الفاء:

فضل بن عباس ابن عم رسول علیه السلام^۶ در حنین بر کاب آنحضرت ثبات ورزیده و در حجة الوداع حاضر بوده،^۷ سال هیزدهم در طاعون امورس^۸ و بروایتی یرموک مقتول^۹ مدت عمرش شصت و یکسال^{۱۰}.

فیروز دیلمی از فرستادگان خسرو پرویز بود، بر رسول علیه السلام ایمان آورده راوی حدیث گشت، در خلافت حضرت عثمان در گذشت.

فضاله بن عبید انصاری در احد ماسوای آن در مشاهده حاضر بود و تحت شجرایمان آورده بیعت کرد با رسول در دمشق می بود همانجا در گذشت در پنجاه و سه.

حرف القاف:

قیس بن سعد انصاری کنیت او ابو عبدالله است،^{۱۱} داماد خواهر^{۱۲} ابوبکر

۱. ب: بن 'عاند' ۲. ب: وفات 'یافت' ج: وفات 'کرد' ۳. ب: با 'اسید'
 ۴. ج: وفات 'کرد' ۵. ب: بن 'الی اوفی' ۶. ب: رسول 'الله'
 ۷. صلی الله علیه و آله وسلم ۸. ب: حاضر 'شده' ۹. ب: در یرموک مقتول شده ج: مقتول 'شد'
 ۱۰. ج: 'است' ندارد ۱۱. ج: خواهر 'زاده'

صدیق بود و در حضرت رسالت حجاب و صاحب^۱ شرطی داشت، از شرفای صحابه و فضلاى ایشان و اهل رای بوده، در سال شصت هجری وفات^۲.

قبیضه^۳ بن ذویب الخزاع^۴ در اول^۵ سال هجرت بود، چون او را بحضور آن سرور آوردند سید عالم^۶ در حق او دعا کرد، حق تعالی او را علم فقه عنایت داد، در هشتاد و شش وفات^۷.

قتاده بن نعمان الانصاری^۸ از اهل عقبه و بدر است و از فضلاى صحابه، در سیزده سال از هجرت^۹ وفات^{۱۰}.

قثم^{۱۱} بن عباس بن عبدالمطلب او باسید عالم مشابه بود، در سال پنجاه و چهار بطرف سمرقند با سعید بن عثمان ذی النورین همراه^{۱۲} بود که شهادت یافت. **حرف الکاف:**

کعب بن عجرة البلوی بعمر هفتاد و نه سالگی در مدینه در پنجاه و یک^{۱۳} وفات^{۱۴}. **کلثوم الاوسی** پیغمبر علیه السلام در مدینه اول بخانه او نزول فرمود.

حرف اللام:

لیید عامری شاعر مشهور است، سید عالم در حق او فرموده راست ترین کلمه که عرب گفته اند قول لیید است، در چهل و یک^{۱۵} وفات^{۱۶}، حیاتش یکصد چهل و بقولی یکصد پنجاه سال^{۱۷}.

حرف المیم:

مصعب بن امیر^{۱۸} از فضلاى صحابه و قدماى ایشان است و از مهاجرین بود، سید عالم بعد عقبه ثانیه او را بمدینه فرستاد، او اهل مدینه را تعلیم قرآن نموده^{۱۹} و احکام دین متین بآموخت و او اول کسی است که جمع کرد مردم را برای جمعه، پیش از هجرت در مدینه در شان او آیه **رَجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ**

۱. ب: 'صاحب'	۲. ج: وفات 'کرد'	۳. ب: 'قبیضه' بن
۴. ب: 'وهب الخزاعی'	۵. ج: 'ولادتش' در اول	۶. ب: سید عالم 'صلی الله علیه وآله وسلم'
۷. ح: وفات 'یافت'	۸. ب: قتاده 'انصاری'	۹. ب: سال 'از هجرت' ندارد
۱۰. ح: وفات 'نمود'	۱۱. ب: 'قثم'	۱۲. ج: همراه 'او'
۱۳. ج: وفات 'کرد'	۱۴. ج: وفات 'یافت'	۱۵. ج: سال 'بوده'
۱۶. ب: 'امیر' ندارد	۱۷. ج: 'نمود'	

نازل شده^۱، بعمر چهل سالگی در احد شهادت یافت.

معاذ بن جبل انصاری یکی از آن هفت مرد است که در عقبه ثانیه حاضر شده اند از انصار و حرب بدر و مابعد آن در رکاب سید عالم^۲ بوده و آن سرور علیه السلام وقت رخصت یمن بجلو او رفته، بعمر سی و هشت سالگی در شام در طاعون عموریش^۳ در سال هیزده در گذشت.

مقداد بن اسود کندی نام پدرش عمرو است، او را ابن اسود از آن گویند پدرش خدیف اسود بود یا از برای آنکه در کنارش تربیت یافته، قدیم الاسلام است و از فضلاء و نجبای صحابه بود و در جمیع غزوات رفیق سید عالم مانده، در سی و سه وفات یافت.^۴

محمد بن مسلمه بن سلمه الانصاری در همه غزوات غیر تبوک حاضر بوده، در چهل و چهار وفات،^۵ عمر هفتاد و هفت سال یافت.

محمد بن ابوبکر صدیق^۶ تولدش عام حجة الوداع در ذی الحجه شده و در جمل با علی رضی الله عنه حاضر بوده، از دست مردم معاویه در مصر بسال سی و هشت شهادت یافت.^۸

مسور بن مخزومه^۹ القریشی از فقههای صحابه است، در شصت و چهار وفات^{۱۰}، حیاتش شصت و دو سال.^{۱۱}

مقدام بن سعدیکرب^{۱۲} کنیت او ابو کریمه است، در هشتاد و هفت وفات^{۱۳}، نود سال حیات یافته.

مغیره بن شعبه ثقفی عام الخندق اسلام آورده، در کوفه از جانب معاویه امیر بود، همانجا وفات در سال پنجاه.^{۱۴}

مغیره بن سعید بن ابی عامر در سال غزوه خندق ایمان آورده، بسیار دانا و عاقل **بحیامت؟^{۱۵}** موصوف بود، عمر فاروق او را والی بصره گردانیده بود پس از آن

۱. ب: 'شد'	۲. ب: عالم 'صلی الله علیه وآله وسلم'	۳. ب: 'عمورس' ج: 'عموریس'
۴. ا: 'یافت' ندارد ج: 'کرد'	۵. ج: وفات 'کرد'	۶. ا: 'ابی بکر'
۷. ج: 'صدیق' ندارد	۸. ا: 'یافت' ندارد ج: 'یافته'	۹. ا: 'مخرقه'
۱۰. ج: وفات 'کرد'	۱۱. ج: دو سال 'بود'	۱۲. ا: 'سعد مکرب'
۱۳. ج: وفات 'نمود'	۱۴. ج: پنجاه 'کرده'	۱۵. ب: 'بحیامت' ندارد

حکومت کوفه داشت، سی و شش حدیث از او نقل کرده اند و آورده اند که بعد اسلام سعید زن بحبله نکاح خود آورده و بعضی سخن در حذر دارند، در پنجاه و یک وفات.^۱
حرف النون:

نوفل بن حارث بمثال بزرگ بود از آنها که از بنی هاشم اسلام آورده اند حتی که از دو عم خود حمزه و عباس بروز بدر که با عباس و عقیل^۲ اسیر گشت سید عالم عباس گفته فرستاد که چیری بده و خود را با برادر زادگان خویش نوفل و عقیل آزاد کن، بعد از انقضای دوسال از خلافت فاروق اعظم در مدینه در سال پانزده هجری وفات یافت، فاروق پیاده زیر جنازه او رفت.

نوفل بن معاویه بعد از حرب خندق مسلمان شد، راوی حدیث بود، صد و بیست سال عمر یافته بعهد معاویه در گذشت.

نعمان بن مقرن در جنگ نهاوند شهید شد.

نعیم بن اوس برادر تمیم در هفتم سال هجری مسلمان شد.

حرف الهاء:

هاشم بن عتبہ بن ابی وقاص زهری لقب او مرقال است از آنکه برسر خصم منازعت کردی و روز فتح مکه مسلمان شده، در صفین همراه رکاب شاهمردان بود، از دست مردم معاویه شهید شد.

حرف الواو:

ورسله بن الاستع^۴ در هشتاد و پنج بشام در گذشت.

ولید بن عقبه بن ابی معیط برادر مادری عثمان ابن عفان، روز فتح مکه مسلمان شد و از قبل علی مرتضی حاکم عراق بود و آذربایجان گشت، در قبه^۵ در گذشت.

حرف الیاء:

یسار مولای پیغمبر^۶ علیه السلام است، آن سرور او را آزاد کرد، اعراب او را گرفتند و بر دین الزام^۷ نمودند و دو دست و پایش بریدند و خار در زبان و چشم او می زدند تا بمرد و از دین نگشت، او را مرده بمدینه آورده در گور کردند.

۱. ح. وفات 'کرد' ۲. ب. با 'عقیل و عباس' ۳. ب. 'در' رور

۴. ب. 'واثله بن اسقع' ۵. ب. 'قبه' ندارد ۶. ب. 'پیغامبر'

۷. ۱. 'الزمام'

لجه دوم

در بیان احوال امیرالمومنین علی مرتضی کرم الله وجهه و حضرت خیر النساء فاطمة الزهرا و ایمه هدی^۱ و شهداء کربلا و تابعین ملت مصطفی و محبین کلمات مجتبی و فقهاء سبعة شریعت غرا و قراء سبعة محدثین کلمهم معلی و مجتهدین^۲ ملت علیا و دیگر فقهاء.

موج احوال آن عرش اعظم بر فعت قبول دعا، آن لوح قلم حقیقت عظماء، آن کفیل وصال عبد و معبود، آن وکیل نعمت معدوم و موجود، آن تسمیه حمد خدا، آن طمانینت^۳ قلب مصطفی، آن کرسی ایوان جاه و جلال لایزال، آن پایه معراج اهل کمال، آن مبدع ابتداء مبتدیان دین، آن منشأ منتهای منتهیان عین القین، آن قاسم آب آبروی حشر، آن حامی امت روز بعث و نشر، آن پیشوای پیروان حضرت مجتبی، تاجدار هل اتی، حضرت علی مرتضی داماد و ابن عم و^۴ خدیفة معظم آن سرور عالم صلی الله علیه و آله وسلم است. سلام لا کلام بر آن مولود خانه معبود آدم، اولیاء بنی آدم که از اسرار علوم سلونی عمّا دون العرش او خمخانه دلہای عاشقان تا قیام قیامت در جوش و شہسوار میدان لافتی خاتم فرقان رب العالمین از رکاب تا خانه زین که از اثر اشعة صدق کلامش لو کشف الغطاء ما ازدت^۵ یقیناً خطرات شرک از خواطر خاص و عام فراموش، آن بقول نبی القرآن مع علی و علی مع القرآن هم جنب^۶ کتاب الله مورد افضال علی منی و انا منه که سائر علوم خفی و جلی از کلك جواهر سلك انا مدینة العلم بر صفحه ضمائر موجودات نگاشت، آن یوسف مصر من کنت مولاہ^۷ فعلی مولاہ که از عایت مقام عبدیت حسب الامر لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى

۱ ج: 'هدی' ندارد
۲ ج: 'و قراء سبعة محدثین معلی' ندارد؛ ۱: سبعة محدثین معلی کلمهم
۳ ۱: 'طمانینت' قلب
۴ ۱: 'و' ندارد
۵ ب: 'ما' 'ازدوت'
۶ ۱: 'هم' 'جنبیت'
۷ ۱: 'من کنت فعلی مولاہ'

تُنْفِقُوا ببازار رضای حق از بیع نفس نفیس خود در جمیع کائنات علم عریزی بر افراشت. فضیلت درجات آن شیرازهٔ اوراق کمالات نه چندان است که باین مختصر گنجد و مع هذا بر کدام فرد امت پوشیده است، برای رفع محرومی کتاب حکایتی می نویسد:

روزی نگارنده زخار از قبله گاهی قدوة العارفين ملتمس شد که اگر^۱ مناقب مجلی و مدایح معلی آنجناب را سایر ربیع مسکون گوناگون می گوید اما کلمه ای از زبان وحدت بیان آنحضرت شنیدن آرزوست که فوق آن مناقب^۲ مناقب دیگر نباشد، بعد^۳ تأمل فرمود^۴ که علمای امت و ثقات ملت باین رفعت شان می نازند که مولودش خانهٔ رب العالمین و خاتم خلافت ختم المرسلین، ساقی کوثر، شافع محشر، متمم قرآن از رکابی بر کابی، بحر ولایت را آبی، منشأ اما مدینه العلم، گوهر صدف^۵ سخاوت و حلم، واسطهٔ طلوع خورشید بعد غروب، محبوب رب العالمین را محبوب، صاحب مناقب لافتی^۶، مورد افضال هل اتی، افضل آل عبا، سیادت، اکرم ذایقان شربت شهادت و قافلهٔ نکته سنجان میزان معانی و مجموعهٔ سیاحان^۷ لامکانی را باین فضایل معلی و تواجد و تولی است که مبدع سایر سلاسل حقیقت شناس و مرجع جمیع طایفه طریقت اساس اوست، پس ابرار و اخیار، اتقیا و اصفیا، غواص بحر غوثیت، ابدال منزل ابدالیت، اقطاب فلک قطبیت، عباد وادی فردیت، زهاد مقام زهدیت، سلاطین قلمرو کمال و یقین، مجموعهٔ اصحاب مقام تمکین، سایر صائمه الدهر و قایم اللیل، قافلهٔ مرتاضان خیل خیل، مجاهد میدان درویشی، مجروح صحرای دلریشی، صاحب قول قدیمی^۷ و سبحانی، قوم منشاء حیات جاودانی، مورد اسرار قَمِ بِأُذُنِي و أَنَا الْحَقَّ کرده^۸ به مقام محبوبیت مستحق، اصحاب مردان اولیاء الله لایموتون، طایفه السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ هُمُ الْمُقَرَّبُونَ، عیسی دم و خضر قدم، مشاهد شاهد دمبدم، حاکم احکام پرو بحر، کاشف اسرار قضا و قدر، کوه شکن بنفس رانی، محبت انداز روح حیوانی،

۳. ح: بعد 'از'
۶. ا: 'شاهان' لامکانی

۲. ب: 'مناقب' ندارد
۵. ب: 'صدف' ندارد
۸. ب: 'کرده' ندارد

۱. ج: 'اگر' چه
۴. ب: 'فرمودند'
۷. ج: 'قول' قدیمی

بادیه پیمای سراوقات اتصال، کارسازان کار اهل کمال، سرسبز فرمایان شاخ
 بی بر، جمله مستغرق از ماسوی بیخبر، عمده است رسول الله، اهل یرتو قول لی مع الله،
 مردان غیب با جلال فضایل، شاهان لاریب گدا خصایل، محیط بحر محیط
 کرامت، مفتاح کار اهل معصیت و شامت، سایر مجاذیب و سالک، قایل کُل شئی
 هَالِک، باین کمالات که در عالم مرشد و پیر اند در رکابش جلوه ریز و فترک گیر
 اند، الحق ذات مبارکش خلاق مقدمات^۱ مجاهده، حلال مشکلات مشاهده،
 ناخدای کشتی بحر وصال، خداوند خانواده اهل کمال، توریت طریق توانی،
 انجیل بنای اوایی، زبور آثار ترک ماسوی الله، فرقان احکام جاهدوا فی سبیل الله،
 جبرئیل سدره المنتهی، فاذکرونی اذکرکم قول الله، اسرافیل نفاخ صور بترك ما
 يشغلك عن الله، میکائیل تقسیم حصول تمنای مست و هوشیار، عزرائیل قابض
 روح غفلت و بیدار، آدم اولیاء اولاد آدم، صندوق علوم^۲ و عِلْمُک مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ،
 شیث اسماء جلالی و جمالی، شعیب قریه شوق لایزالی، ادیس هندسه نجوم بلا و
 پست، داؤد خوش نغمه لحن الست، صالح صاحب ناقه، ارمیاء کمال فوق الطاقه،
 لوط ایمان آور اول با شرف النبیین، هود کثیر الجود فی العارفين، عریر وقوف احوال
 موت و حیات، اسموئیل امداد تابوت سکینه نجات^۳، ایوب اقلیم صبر و قناعت،
 سلیمان کشور سماء^۴ هدایت، خضر وادی نامرادی، الیاس بحر قلب و فوادی،
 خلیل کعبه مرتبه سبوحی، اسمعیل صحرای فداک روحی، یعقوب جویبار بکا،
 یوسف چاه انزوا، اسحاق سحیق حقایق نامتناهی، لقمان احکام حکمت الهی، نوح
 طوفان عشق و بلا، یونس بحر ما و لا، ذکر یاء اشغال ذکر اژه، یحیی شهید شهادت
 هر ذره، موسی طور تجلیات محبوب، عیسی مامور احیای قلوب، هارون ولایت
 کبری، مصبوغ شهادت حمراء، مشرف امامت معلی، مروج شریعت مجلی،
 واقف حقیقت جدید و قدیم، مصلح معاملات صحیح و سقیم، دستگیر است

۲. ب: 'مقامات' مجاهده

۱. ج: 'جلوره'

۴. ج، ب: 'لوط ایمان آور اول با شرف النبیین هود کثیر

۳. ح: 'صندوق' جواهر علوم

الجود فی العارفين عزیز و قوف احوال موت و حیات اسموئیل امداد تابوت سکینه نجات' ندارد،

۵. ج: 'سماء' هدایت

بکونین، جانشین رسول الثقلین، اسم اعظم ذات سرمدی، وارث میراث حقیقت محمدی بوده است. در حدیقه المجالس مرقوم است کما قال علیه السلام، ما رأی علی القلب^۱ الحقیقة التي خلقني الله تعالى عليها غیر ابن ابی طالب یعنی ندید مارا بر حقیقتی که آفریده است^۲ الله تعالى بر آن حقیقت مرا مگر ابن ابی طالب، اینجا دانشمندان را تامل است، ندانند که چه علمهاست.

موج احوال آن ام الكتاب کتاب عصمت، آن کریمه صحیفه عفت، آن مطلع ولایت صغرا و کبرا، سیده النساء حضرت فاطمة الزهرا بنت سید البشر زوجة ساقی کوثر، مادر شهداء اکبر است و مادرش حضرت خدیجه است که احوالش سر منشأ احوال ازواج مطهرات^۳ سید کائنات علیه افضل الصلوات^۴ واقع شده. سیده النساء را سیر فضایل است، اول اینکه در سایر دختران پیغمبر علیه السلام صاحب^۵ ارشاد بود، دوم آنکه ولادتش بعد بعثت بظهور آمده و زوجش حضرت علی مرتضی مبدع جمیع سلاسل علیا و بنای خرقة صوفیه ناجیه است، ازین جهت ذات معلی صفاتش را آدم اولیا خوانند، همگنان جناب مقدسه حضرت فاطمه را حواء اولیا دانند و از جهت دختری رسول خواهر مومنان لقبش آمده. الغرض ذات آیات صحیفه مقامات معرفت و کمالات حضرت فاطمه نقطه جمال با کمال الهی، مرکز اسرار نامتناهی، باعث ایجاد عالم، موجب تفاخر خلقت آدم، جگر گوشه مصطفی، نور عینین خدیجه الکبری، پوست مغز سیادت کونین، مغز بی پوست سعادت دارین، منشأ کریمه حجاب، مبدع یافت گوهر نایاب، واسطه نزول آیه تطهیر، ماشطه^۶ اعراس احکام تقدیر، طوطی شکرستان شفاعت، هزارستان گلستان رحمت، محرم راز و نیاز، مولود حریم حرم غواص دمساز، بحر عنایت و کرم، مطلع سر بلند دو مصرعه موزون شهادت، فقره ارجمند انشاء مسجد امامت، مراد معنی کلمه لولاک، معنی با مراد وَمَا أَرْسَلْنَاكَ، شاه بیت قصیده اهل بیت، مورد بضعة منی بقول ناسخ انجیل و توریت، گنجینه اسلام و

۱.۳: ازواج 'مطهر'

۶ ج: 'ماسطه' اعراس

۱.۲: 'آفریدی'

۵ ا: 'صاحب' ندارد

۱. ب: 'عنی الحقیقه'

۴ ب: افضل 'السلام' و 'الصلوة'

هدایت خلق، خزینة ارشاد و عنایت دلق، بحر محیط عشق و اتحاد، صحیفه کامله^۱ تودد و وداد، خواهر مومنان و والی هر ولی، مظهر مظهر خفی و جلی، شفیع است فی يوم الدين، نکست روضه رحمت رحمة للعالمین بوده است.^۲

مستطور است که چون آدم علیه السلام پیدا شد از تنهایی ملول ماندی، حضرت حواری حق تعالی از پهلویش بر آورده، با هم در مسرت و فرح می ماندند، روزی در خاطر حضرت آدم گذشت که حق تعالی بهتر از من کسی را نیافریده، فرمان باری بملایکه شد که ایشان را به بهشت اعلی^۳ برید، چون رفتند دیدند که دختری بر تخت مرصع نشسته است^۴ و تاج مکلل بر سر دارد و دو دُر شاهوار در هر دو گوش آویخته نشسته است و حوریان به خدمتش حاضر، حضرت آدم علیه السلام از فراست نبوت وی را از جنس خود انگاشته بحضرت جبرئیل پرسید که ایشان از ما پیشتر پیدا شده اند؟ جبرئیل گفت: شما را برای ایشان آفریده اند، اگر پیدا کردن ایشان منظور نبودی شما را نیافریدی، آدم علیه السلام پرسید، این که باشد؟ گفت از اولاد تو در آخر زمان محمد مصطفی ختم المرسلین^۵ شود این دختر اوست و روزی چند بر رسول مقبول علیه السلام گذشته بود که هیچ تناول نکرده بودند، جبرئیل علیه السلام آمد و يك سیب داد و گفت که یا رسول الله نصف ازین خود تناول فرمائید و نصف بخدیجه بدهید،^۶ آنحضرت فرمود که سه روز است که علی هم هیچ نخورده، از نصف خدیجه نصف بعلی هم بدهم، جبرئیل گفت یا رسول الله، از نیمه خدیجه به علی تجویز مکن، درین سیب حق تعالی حکمتها چنین داشته که از نیمه حصه تو نطفه پیدا شود که از آن دختری بوجود آید و از نیمه دیگر خدیجه را شیری بهم رسد که آن دختر بخورد، چون تزویج او به علی مقدر است نصف سیب اگر به علی دهی در حساب نصف شیر گویا به علی رسید، در شراکت شیر تزویج بشریعت تو روا نیست، رسول صلی الله علیه وسلم^۷ فرمود: علی سن زیاده دارد و دختر حالا متولد گردد باین تفاوت عمر تزویج بعرب رسم

۱. 'کامله' صحیفه کامله ۲. ج: 'است' ندارد ۳. ب: 'نه بهشت برید'

۴. ب: 'است' ندارد ۵. ب: ختم المرسلین 'صلی الله علیه وآله وسلم'

۶. ج: 'بدهند' ۷. ب: 'علیه' و 'آله' و 'سلم'

نیست، جبرئیل گفت: یا رسول الله، من هم این عرض بجناب الهی کرده بودم، امر شد که آن دختر من است بهر که تجویز کردیم کردم. چون حضرت فاطمه متولد می شد زنان قریش بکفایت شغل که در چنین حالات زنان حاضر می شوند نیامدند، بموجب حکم الهی حضرت ساره زوجه ابراهیم خلیل الله^۱ و مریم^۲ مادر عیسی^۳ و کلثوم خواهر موسی^۴ و آسیه زن فرعون آمدند و کفایت مهم خدیجه الکبریٰ کردند. در ماه رجب سال دوم از هجرت روزی یکی از ملایکه پیش رسول آمد، علیه السلام^۵ هشت سر داشت و در هر سر هزار زبان و هر زبان به لغت علیحه تسبیح می کرد، گفت من جبرائیل؟ ام، پیغام حق تعالی بتو آوردم که فاطمه را با علی خطبه کن، رسول علیه الصلوة والسلام خطبه کرد، پس جبرئیل مع قدری قرقل و سنبل بهشت آمد، به رسول صلی الله علیه وسلم^۶ داد و گفت که موجب امر حق تعالی نزدیک بیت المعمور منبری است از نور، ملایکه و حوریان جمع آمده بالای منبر شده خطبه عقد فاطمه با علی خواندند، در آن مجمع این قرقل تقسیم یافت، برای شما هم آوردم و شجر طوبی برگهای خود تمام نثار^۷ کرد، بر هر برگ که بدست هر کس افتاد او نوشته یافت که فلانی از آتش دوزخ آزادست، حالا تو هم تزویج کن یا حبیب فاطمه را با علی پس آنجانب خطبه علی با فاطمه خواندند. جلالیل و فضایل حضرت سیده النساء از آن برتر است که بتحریر در^۸ آید و کدام فضیلت ازین بیشتر خواهد بود که دختر صاحب لولاک و بنت منشأ ما ارسلناک بوده. روزی حضرت عثمان دعوت حضرت رسول صلی الله علیه و آله وسلم نمود، از جهت دولت خود پیش هر اصحاب و اعرابی مرغ مسلم نهاد و وقت رخصت چندان گام که پیغمبر^۹ از دولت سرای خود تا خانه عثمان راه آمده بود بر هر قدم يك غلام حبشی با لباس و هزار دینار براه خدا آزاد کرد، فاطمه رضی الله عنها هم روزی رسول صلی الله علیه وسلم^{۱۰} را دعوت کرد، چون رسول با

۳. ب: عیسی علیه السلام

۶. ب: علیه السلام ندارد

۹. ب: در ندارد

۱. ب: خلیل الله علیه السلام

۴. ب: موسی علیه السلام

۷. ب: علیه و آله وسلم

۱۰. ب: پیغمبر علیه السلام

۵. ب: رسول علیه السلام

۸. ۱: شمار کرد

۱۱. ب: علیه و آله وسلم

۲. ب: مریم ندارد

صحابه بخانه او رفت و نشست، فاطمه بتلاش آرد گردید و بخاطر گذرانید که من از متاع دنیا ندارم تا فدای رسول سازم، ناگاه جبرئیل^۱ آمد و دو قرص نان و یک دراج پخته آورد و بار رسول صلی الله علیه وسلم^۲ گفت که فاطمه را بگو تا این طعام بخانه خود نگاه دارد و همین قدر هر کس را رساند کم نخواهد شد و چندان گام^۳ که شما از خانه خود بسرای فاطمه آمده اید بر هر قدم شما حق تعالی یک یک عاصی را قطعی بهشتی گردانید، از استماع این خبر فاطمه و پیغمبر^۴ بگریه درآمدند، از عنایات بیکران الهی و ادای شکر نمودند.

نقل است که روزی یکی از منافقان گفت با علی مرتضی، چرا دختر محمد را گرفتی که به نان چاشت و شب چراغ^۵ محتاجی؟ گفت: مرا برضای حق تعالی کار است، از فراغت دنیا احتیاج ندارم، شب آنجناب را در معامله ندا کردند که ای علی بالا ببین، چون چشم بالا کرد دید از بالای سر خود تا عرش بر روی بی حجاب گشت، بزیر عرش میدان وسیع دیده در آن هزار ناقه های بهشت محمول گهر و مشک و زعفران و عنبر و بر هر شتری کنیز کی^۶ چون آفتاب تابان و زمام هر شتر بدست غلامی خوش خرامان و ندای می کردند که این ناقه های فاطمه بنت محمد اند،^۷ ازین جنس روایات صحیح بیشتر بنظر آمده تا کجا شرح دهد، در عمر بیست و هشت سالگی بعد وفات پیغمبر علیه السلام بروایت صحیح بعد شش ماه در شب سه شنبه سوم رمضان وفات فرمود، جناب مرتضی^۸ علی نماز گزارده، در بقیع مدفون ساخت، سلام الله علیها.

موج احوال آن فیروزه منقوش اسم ذات، آن زمرّد موجددار سایر صفات، آن شفیق است بدرد و محن، امیر المومنین حضرت امام حسن خلف اعظم و خلیفه معظم حضرت علی مرتضی است و مادرش فاطمه بنت سید کائنات علیه افضل الصلوة بود، وی امام دوم از ائمه اهل بیت است، شما میم صلواة بر آن امام همام خلاصه

۱. ب: جبرئیل 'علیه السلام' ۲. ب: علیه و آله وسلم

۳. ج: 'گام' ندارد

۴. ب: پیغمبر 'علیهما السلام' ۵. ب: 'چراغ شب'

۶. ۱. 'کنیز'

۷. ب: محمد اند 'صلی الله علیه و آله و سلم و علیهما السلام'

۸. ح: 'حضرت مرتضی علی'

اولادنا اکبادنا که بریاض عالم و عالمیان سر سبزی و شادابی از سزۀ رنگی رنگ سبز^۱ مسموم اوست و نسایم درود وافیات بر آن فرزند خیر الانام سرمنشاء آیه انما که بمطالعة نسخه صفات ذاتش پیر چرخ با وجود هزاران چشم کواکب عینک ماه و مهر گذاشته سرنگون و محکوم اوست. در سفینه الاولیا نویسد که به نیمۀ رمضان سال سوم از هجرت در مدینه تولد اوست و اسم شریفش را حضرت جبرئیل بر حریری نوشته بطریق هدیه آورد، بار رسول^۲ صلی الله علیه وسلم بسیار شبیه بود، چهل و هشت سال بزیست، پنجاه حج پیاده از مدینه بجا آورده و شش ماه خلافت کرد و دو بار اموال خانۀ خود را براه خدا تاراج نموده، چهار^۳ خلیفه حضرت مرتضی که مشهور بچهار پیر اند مقدم اوست و گویند که حضرت حسن بصری از وفیض گرفته، سایر کتب عالم از شان جلالت و ترفع کمالش مملو اند،^۴ این اوراق جگر خستگان^۵ چه رتبه دارند که در خود کشند. جعدہ بنت اشعث^۶ که بنکاح وی بود بغمازی حکام بنی امیه آنجناب را زهر داد، تمام جلد جسد^۷ شریفش سبز گشته و قلب مبارکش هفتاد پاره شده برنگ حضرت از دهن بر آمد، آن روز یازدهم ربیع الاول سال پنجاه هجری بود شهادت یافت، در بقیع مدفون شد.

موج احوال آن مطلع صبح سعادت، آن شفق شام شهادت، آن یاقوت قوت قلوب^۸ ضعیفان، آن کبریت احمر مس معصیت عاصیان، آن دستگیر اهل مشرقین بکونین، امیر المومنین حضرت ابی عبدالله الحسین خلف اصغر و خلیفۀ برتر حضرت علی مرتضی است، مادرش^۹ فاطمه بنت سید کائنات علیه افضل الصلوٰۃ بود و امام سوم^{۱۰} است از اهل بیت، سفیدۀ صبح ابلاغ سلام^{۱۱} بآن شهید شام مورد حدیث نعم الراکب منبر نشین دوش رسالت می سازد که مواعظ قوتش^{۱۲} اشفق الاخوان علیک و منک مومنان را باعث تجدید محبت اسلام کامل و کوه کوه جواهر زواهر منقّب منشأ بر آن پاره یاقوت نگین خاتم یدالله می رساند

۱. ج: 'رنگ مسموم'	۲. ج: رسول 'الله'	۳. ب: 'از' چهار
۴. ج: 'مملو آید'	۵. ج: 'جگر خسته'	۶. ج: 'بنت' اشعب
۷. ج: 'جلد شریفش'	۸. قوت 'قلب'	۹. ج: 'و' مادرش
۱۰. ب: 'امام' سویم	۱۱. ب: 'ابلاغ' اسلام	۱۲. ج: 'قولش'

که عاصیان امت را سرخرویی روز جزا از غازه سرخی رنگ جبین شهادت حاصل. در سفینه الاولیا نویسد که روز سه شنبه چهارم شعبان از ولادت مهین برادر خود بعد ششماه در مدینه متولد شد و فرزند شش ماهه غیر از و^۱ یحیی بن ذکریا علیهما السلام در عالم زنده نمانده، سرور کائنات اکمل التحیات^۲ اسم شریفش را حسین مقرر ساخت، او را جمالی بود که چون در شب تار نشستی از جبین مبارکش نوری می درخشید، روزی با برادر بزرگ خود امام حسین رضی الله عنه^۳ کشتی می کرد، پیغمبر علیه السلام به حسن اشاره کرد که بگیر حسین را، حضرت فاطمه الزهرا علیها السلام^۴ گفت: عجب است که بزرگ را بر خورد تحریر می فرمایی؟ جناب پیغمبر علیه السلام ارشاد کرد،^۵ حسین را جبرئیل علیه السلام^۶ بگرفتن حسن مبالغه می کند.

در حین نگارش این احوال قلم سیاه پوش پیغام سپیده صبح کاغذ به مضامین مورو و اعلام سیاهه^۷ شام مداد به معانی بوقلمون بدل فکاری تمام و تیر زبانی^۸ دوزبان ما لا کلام ادا نمود که واقعه شهادت جگر گوشه آن شیر که برج اسد از هلال نعل یکرانش^۹ حلقه بگوش چاکرانش باشد در نیستان روزگار ثبت نمودن يك قلم خط نسیان بر لوحه^{۱۰} عصیان خود که در لوح و قلم رقم شده کشیدنی است و مافی الضمیر^{۱۱} دوات ماتمی صفات که در^{۱۲} چشمه ظلمات و رنگین دارد و پیش نهاد صدف شنگرف رنگین حرف که برنگ آمیزی خود شفق آسمان را کمترین شمارد به ترقیم حادثه کربلا و تحریر ماجرای سید الشهداء، قرة العین^{۱۳} قوة العین^{۱۴} عم مصطفی و جگر گوشه مجتبی یعنی فرزند خیر النساء، حجله نشین حرم کبریا که دامن عصمتش مصلاء ملاء اعلی است، صحیفه را چون خانه کعبه برقع نیلمی و ورق را چون زمین کربلا بقرش یاقوتی همدی بودن سرخرویی آخرت و انوار تجلیات مغفرت دیدن، چون تقریر این بی زبانان که بزبان حال می گفتند

۱. ج: 'و ندارد'	۲. ب: 'علیه اکمل التحیات'	۳. ب: 'امام حسن علیه السلام'
۴. ب: فاطمه زهرا رضی الله عنها'	۵. ب: ارشاد فرمود'	۶. ب: 'علیه السلام' ندارد
۷. ۱.۷: 'تیز' زبانی	۸. ۱.۸: 'مگر آنش'	۹. ب: 'لوح' عصیان
۱۰. ۱.۱۰: 'الضمیر' ندارد	۱۱. ج: 'در' ندارد	۱۲. ۱.۱۲: 'قوة العین' ندارد

بگوش دل مسموع ساختم ذریعۀ نجات دانسته بتحریر این واقعات پرداختم.

در روضه الشهداء نویسد که چون امام حسن رضی الله عنه^۱ بمکر و کید ظالمان از زهر شهید شد معاویه خواست که یزید پلید پسر خود را ولیعهد گرداند و از اهل عراق و شام بیعت بستاند و اهل مکه و مدینه نیز درین باب موافقت نمایند لهذا بمدینه آمد، برای این معنی عوام راضی شدند مگر چهار کس حضرت حسین ابن علی و عبدالرحمن ابن ابی بکر و عبدالله ابن عمر و عبدالله ابن زبیر ابا نمودند، هرچند بموافقت و ملائمت پیش آمد سود نکرد، چون حکایت چند در چند رو داد که تفصیل آن اینجا گنجایش ندارد ناگزیر این چهار کس متوجه مکه شدند، معاویه بمکه هم رفت و ازین مقدمه دست نه برداشت نیز سود نکرد، چون معاویه رخت حیات بر بست اعیان و ارکان یزید پلید را بر سریر حکومت نشاندند، جمعی برسبیل خوش نمایی و هواخواهی از ان ملعون گفتند که پایداری سلطنت اگر خواهش است از همان چهار کس را که در وقت پدرت از بیعت تو ابا کردند در بیعت خود در آر، اگر بمقام خصومت و مجادله باشند در دفع ایشان بکوش، یزید پلید به ولید ابن عقبه^۲ حاکم مدینه این نوشت که خلیفۀ وقت منم، از آل ابوتراب مرا ترس است، بورود این نوشته از اهل مدینه بیعت من بستانی و از حسین ابن علی و غیره هر چهار کس که بالا گذشته بتخصیص، این مقدمه باید دانست در صورت انکار سرهای ایشان بشام باید فرستاد، ولید که دوستدار خاندان اهل بیت بود بر فور مطالعه نامه کلمۀ لاجول بر زبان راند که ما را با اهل بیت رسول خدا چه سروکار؟ گوهفت اقیم بدست آید، درین باب از مروان ملعون^۳ مشوره نمود، او تحریر نمود که در اول ملاقات از حسین ابن علی یا بیعت بستان یا به قتل رسان، ولید آن جناب را طلبیده حرفات ملایم بعرض رسانیده رخصت داد، چون نامه دوم رسید بمضمون سابق ولید آنجناب را خفیه از حقیقت حال مطلع ساخت، امام حسین علیه السلام در^۴ شب بر روضۀ منوره سرور کائنات رفته اظهار ساخت که در باب تحریم اهل بیت وقت وصال مبارک به امت چها فرمودی و آنها چنین

۱. ب: امام حسن 'علیه السلام' ۲. ۱: بن 'عقبه'

۳. ب: 'ملعون' ندارد ۴. ب: 'دو' شب

خیال بخاطر دارند، جناب پیغمبر علیه السلام مع فوج ملائکه بر آن حضرت ظاهر شده در میان دو ایروی امام همام بوسه^۱ داد و فرمود: می بینم عنقریب امت در کربلا ترا^۲ بکشند و آن وقت تو تشنه باشی و ترا آب ندهند و با وجود این حرکت از شفاعت من امیدوار باشند و در قیامت از شفاعت من باز مانند و ای حسین پدر و مادر تو محزون نزدیک من^۳ آمدند و بیدار تو اشتیاق دارند و تو پیش من خواهی آمد و در بهشت ترا درجات است که بدون شهادت در نتوان شد. پس امام حسین^۴ اسباب سفر مکه کرده از مرقد جد و برادر و مادر با چشم گریان و دل بریان رخصت شده مع عیال و اطفال و عبدالله بن زبیر شب جمعه چهارم شعبان سنه ستین از مدینه بمکه روانه شده رسید، اهل مکه بتعظیمش در استقبال کوشیدند و اظهار مسرت نمودند، در منزلی که نزول می فرمود مردم خیل خیل حصول سعادت ها می نمودند. چون خبر قدم^۵ اقدس شایع شهر شد و صدای بانگ نماز بگوش حاکم مکه سعد ابن عباس^۶ رسید دانست که هنگام حج این خبر به یزید خواهد رسید، از مکه بمدینه آمد، خبر مقدم امام در مکه بر یزید نوشت^۷، یزید ولید بن عقبه^۸ حاکم مکه را متهم مشوره امام همام نموده از حکومت معزول ساخت، چون اهل کوفه شنیدند که حاکم شام یعنی معاویه بمرد و یزید پلید بجایش شد و از حسین ابن علی درخواست بیعت کرد و حسین علیه السلام ابا نموده بمکه رفت عمرو^۹ سعد و هفتاد تن دوستان حضرت مرتضیٰ علی^{۱۰} باهم مشوره نمودند که با حسین یاری باید کرد تا حق بمرکز قرار گیرد. پس همه ها نامه نوشتند به امام حسین که ما فلانی و فلانی تحیات بی غایت و سلام لانهایت می رسانم و التماس می داریم که پسر دشمن پدرت می خواهد که بی مشورت اهل بیت امیر و حاکم گردد و ما که دوستان تو ایم بخلافت یزید راضی نیستیم، داعیه دارم که در کتاب تو با دشمنان مقابله کنم و انفس و اموال

۱. ۱: 'نوشته' داد ۱.۲: امت ترا در کربلا ۳: ۱: 'من' ندارد

۴: ب: امام حسین 'علیه السلام' ۵: ۱: 'خبر اقدس'

۶: ب: سعید بن 'العاص' ۷: ب: 'نوشته' ۸: ۱: بن 'عقبه'

۹: ب: عمرو بن، ج: 'عمر' ۱۰: ب: 'دوستان علی مرتضیٰ'

خود را فدای^۱ ذات بی بدل تو گردانیم، پس توجه بما کن که همراه تو با دشمنان مقابله نمائیم و بالفعل در کوفه نعمان بن بشیر حاکم است و او مرد ضعیف است، اگر عزم این طرف فرمایی من نعمان را از کوفه بدر می کنم و لشکری ساخته به شام اراده می نمائیم، این نامه با دو رسول بحضور امام رسید، آنجناب نه جواب نوشت و نه رخصت رسولان فرمود، درین ضمن رسولان^۲ دیگر با پنجاه صحائف مکتوب به همین مضمون رسیدند، امام علیه السلام بهمه هایك نامه نوشت که اظهار خوشی و رفاقت از فحوای مکتوبات شما معلوم شد، بالفعل مسلم بن عقیل پسر عم خود را می فریسیم^۳ شماها باو بیعت دهید و یاری کنید. چون مسلم خلوص اخلاص شما و حقیقت بیعت بنویسد من هم متوجه شوم، درین اثنا عبدالله بن عباس^۴ در خدمت امام حسین آمد، در باب کوفیان سخنان گفت و در پرده ممانعت فرستادن مسلم نمود، امام حسین علیه السلام^۵ فرمود: تو در حق آن جماعتی^۶ چه می گویی که مرا از خانمان ویران ساختند و از زیارت مرقد جد و پدر و مادر مرا محروم داشتند و قصد جان من دارند و در هیچ موضع از خوف ایشان قرار نمی توانم کرد. عبدالله بن عباس^۷ تحریر معاودت مدینه نمود، قبول نشد، پس گفت اگر بمدینه نیروی همین جاباش و رسل و رسائل کوفیان متین نمی شود موقوف کن، اینهم مقبول نشد. پس آن مزرعه معصفر شهادت عظیم، آن اورنگ چمن رضا و تسلیم، آن لشکر مجاهدین را سرخیل، شهید اکبر حضرت مسلم بن عقیل^۷ که پسر عم امام علیه السلام بود با رسولان کوفه بکوفه رخصت ساخت که از کوفیان بیعت گرفته و دوستی دیده بعرض رسانند. چون مسلم بمدینه رسید دو پسر خرد سال داشت که ذکر شهادت آنها هم شرح خواهد نوشت، با خود گرفته براه بادیه بکوفه رسید، بدارالمختار فرود آمد، اعیان شهر برودی جمع گشته مضمون نامه امام حسین^۸ شنیدند و گریستند و با آواز بلند و اشواقه گفتند و هر روز مردم کوفه بخدمتش می رفتند و اظهار اطاعت و انقیاد می نمودند و جمعی

۱. فدای ندارد ج: ۲. دو رسولان ۳. ب: میفریسیم

۴. ب: بن ندارد ج: امام علیه السلام ۵. ب: آن جماعت

۶. ج: حضرت مسلم که ۷. ب: امام حسین علیه السلام

کثیر بدایره بیعت در آمدند، مسلم بامام حسین^۱ نامه نوشت که تا تحریر عریضه^۲ هذا هیزده هزار آدم جنگی بر دست من بتو بیعت کردند و انتظار قدوم تو دارند و این کار رونق تمام دارد، هرگاه بخاطر آید متوجه این صوب شو. نعمان ازین معنی مطلع شده بمسجد جامع رفت و حضاران را اعلام داد که برخود رحم کنید و فتنه برپا مگردانید و نفاق مکنید از خدا ترسید، من محاربه نمی کنم و فتنه را بیدار نمی سازم، اگر شما ازین حرکت باز آئید من تقصیر شماها معاف نمایم و الا نه، یا کشته خواهم شد و یا شما را خواهم کشت. القصة نعمان از منبر فرود آمده بدارالامارة رفت و حقیقت حال به یزید پلید نوشت که ضعف ما را کوفیان در مکه بامام حسین نوشته مسلم^۳ پسر عمش را طلبیده با او بیعت نموده فتنه کار خواسته اند، یزید به عبدالله بن زیاد که از قبل او حاکم بصره بود^۴ نوشت که نایب ببصره گذاشته بکوفه رو و فتنه ای که آنجا برپا شده فرو نشان و مسلم را قتل کن و حکومت کوفه بر تو ارزانی داشتم، پسر زیاد شادمان شده تهیه سفر کوفه کرد که خبر کردند که سلمان غلام امام حسین^۵ به اهل بصره نیز مکتوبات آوردند^۶ که زود بکوفه بیائید همین جا من هم می رسم، آن ملعون سلمان^۷ را بقتل رسانید و اهل بصره را تحدید نموده وقت شب بکوفه آمده داخل دارالامارة شد. صبح جمعه بود، بجامع رفت و حضاران اعیان را منشور امارت خود و نمود^۸ و وعده های خوب داده^۹ امیدوار کرده، روز دیگر همه مردم شهر را جمع نموده بترسانید، حضرت مسلم بر آمدن ابن زیاد مطلع شده از غایت خوف از سرای مختار بخانه هانی عروه رفت و درخواست اقامت نمود، هانی مقبول داشت فاما مردم شهر هنوز از بیعت مسلم دست نه کشیده گروه گروه همانجا می رسیدند و بیعت می کردند و عهود در میان می آوردند که به بیعت وفا کنند و عبدالله بن زیاد را مقام اقامت مسلم مکشوف نمی شد، آخر عبدالله بن زیاد غلام خود را به تحقیقات مقام اقامت مسلم باظهار دوستی خاندان اهل بیت و آوردن

۱. ب: بامام حسین 'علیه السلام' ۱.۲: 'بوده' ۳. ب: امام حسین 'علیه السلام'

۴. ب: 'آورده' ۵. ج: 'نعمان را' ۶. ب: 'وا' 'نموده'

۷. ب: خوب 'داد'

هدایا^۱ و مبلغ نقد رخصت داد، او بلباس دوستان و اهل بیعت مسلم سر حقیقت را دریافت به مسلم رسید و ندور و^۲ فتوح باظهار دوستی نموده بر سایر کوایف و حالات مطلع شده به ابن زیاد خبر داد، صبح که شد اسامه بن خارجه و محمد اشعث^۳ به مجلس ابن زیاد آمدند، او حقیقت هانی را پرسید، گفتند: از چندی بیمار است، ابن زیاد گفت: شنیده ام که چاق شده بدرسرای خود می نشیند، چیست که پیش من نمی آید؟ آنها هانی را پیش ابن زیاد آوردند، حرف کنایت آمیز گفت، هانی سبب پر سید، گفت: مسلم در خانه تست؟ او انکار کرد، غلام خود را حاضر ساخت که این را می شناسی؟ هانی دانست که او مکار بود جاسوسی کرد، ابن زیاد گفت مسلم را حاضر کن، هانی گفت از من این نخواهد شد، آن ملعون هانی را قید کرد، روز دیگر اسامه بن خارجه از ابن زیاد گفت: هانی را به استمالت معرفت ما طلبیدی، اکنون فید ساختی، آن ملعون اسامه را چندان زد که جان بحق شد پس هانی را بکوشك فرستاد، بعمر هشتاد و نه سالگی در عقابین کشیدند و پانصد تازیانه زدند که بیهوش شد، چون فرود آوردند به رحمت الهی پیوست و بروایتی او را بر سر بازار برده خواستند که گردن زنند، او بجانب مدینه رو نموده گفت: یا رسول الله! بدوستی اهل بیت تو را سخ ام که جان دادم، گواه باش پس سرش را بردار کرده پیش آن ملعون آوردند، چون این خبر به مسلم رسید عرق غضبش در جوش آمد، هر دو پسر خود را بخانه شریح قاضی^۴ فرستاد و بخدام گفت ندا کنند که دوستان اهل بیت جمع آیند، بست هزار مردم^۵ مسلح حاضر آمدند، این جماعه را همراه رکاب گرفته حضرت مسلم سوار شده رو بقصر امارت نهاد، ابن زیاد با اشراف کوفه و فوج خود در قلعه را بند کرده و^۶ جنگ آغاز شد،^۷ قریب بود که قلعه فتح شود، ابن زیاد با آواز بلند اهل کوفه را که همراه مسلم بودند خوف داد و وعده شدید نمود که قریب لشکر شام متواتر می رسد سوگند می خورم که بی گناه را بجای گنهگار خواهم کشت، باستماع این معنی کوفیان در خوف

۱.۳: مجد 'اشعب'

۱.۲: 'و' ندارد

۱.۱: 'هدایه'

۶. ب: 'و' ندارد

۵. ب: 'مرد' مسلح

۴. ب: 'قاضی شریح'

۷. ب: آغاز 'کرد'

شده بعبادت قدیم خود رسم بیوفایی پیش گرفتند و عهد و اقسام یاد نکرده تا غروب آفتاب همه برفتند، با مسلم سی کس و بروایتی ده کس باقی مانده بودند. مسلم باز گشت و بمسجدی آمد و نماز گزارد، چون فارغ شد از نماز آن جماعه را هم نیافت، پس حضرت^۱ باراده بدر رفتن از کوفه سوار شد، ناگاه سعید بن حنف بن قیس به وی رسید، گفت^۲: کجای می روی؟ گفت: بیرون کوفه اراده دارم، گفت: هرگز چنین قصد نکنی که در را بر^۳ تو بسته اند و مردم امیر به تلاش تو سر راه چهار طرف گرفته، همراه من شو که ترا بجای محفوظ برم، مسلم همراه شد، او بخانه مجد کثیر آورد، او دوستدار خاندان نبوت بود، مسلم را بتعظیم در سرای خود برد و^۴ آنجا خانه زیر زمین داشت، مسلم را بنشانند و انواع دلجویی و خدمات نمود. این زیاد خبر یافت که مسلم بخانه مجد کثیر است، پسر خود را با جمعی در خانه مجد کثیر فرستاد که او را مع پسرش دستگیر کرده بیاورد و مسلم اگر آنجا باشد سرش بیازند، پسر آن ملعون بسرای مجد کثیر رسید، آن مرد مسلمان را مع پسرانش گرفتار کرده بدارالاماره آورد^۵ و مسلم را نیافت، این زیاد از مجد کثیر سخنان بیجا آغاز کرد، مجد کثیر را قبیله بسیار بود قریب ده هزار کس قصد دارالاماره کردند، مجد کثیر را مع پسرش بر کوشک نمودار نمودند تا که از حیات ایشان آگاه شده^۶ قصد خود را موقوف سازند و از جنگ باز آیند، مجد کثیر قوم خود را مانع شد که من زنده ام شماها قصد آن نکنند، قوم مجد کثیر بر گشته خفیه پیغام دادند که تو خود را مع پسر از قلعه اینجا رسان، من مسلم را بگیرم و بروم^۷ با امام حسین ملحق شده بکوفه می آیم و دمار از امیر بر می آرم. اول بامداد بود^۸ که ده هزار مرد از شام بکمک این زیاد رسیدند، اراده همه ها فاسد شد، این زیاد از قوت فوج شام تقاضای حاضر کردن مسلم از مجد کثیر آغاز کرد و تشدد نمود، مجد کثیر تیغ بر کشید که امیر را بکشد، اهل کوفه که حاضر بودند شمشیر از مجد کثیر برگرفتند، محصل جاسوس شمشیری حمایل کرده ایستاده بود، مجد کثیر شمشیر را از دست او بگرفت و آن

۱. ب: 'حضرت' ندارد

۲. ب: 'و' گفت

۳. ج: 'تو' ندارد

۴. ۱.۶: 'آورده'

۵. ۱.۵: 'برود'

۶. ۱.۷: 'آگاه' شد

۷. ج: 'بود' ندارد

۸. ج: 'و' مردم' ندارد

ملعون را مثل خیار دو نیم ساخت، امیر از خوف بگریخت و در سرای برفت و حکم کرد که مجد کثیر را مع پسرش بکشند، چون مردم قصد وی کردند جمع را بجهنم فرستاد و شربت شهادت چشید، سرایشانرا از بالای کوشک در جماعه قوم او انداختند، قوم از مشاهده این حال تباه شدند. چون خبر قتل مجد کثیر و پسرش بمسلم رسید مغموم شده وقت شب از خانه مجد کثیر بر آمده قصد دروازه نمود، ناگاه به طلایه این زیاد افتاد، حارث او را بشناخت، بجماعت نعمان حاجب خبر داد که مسلم را دیدم بطرف محله درودگران مسلح می رفت، او ملعون پنجاه سوار همراه او کرد، چون سپاه این مردم مسلم دید دانست که دشمنان رسیدند، اسب را رها کرده پیاده شده بمسجدی پنهان شد، از آنجا بخانه پیرزنی رفت، آب خواست، پیرزال مراتب خدمت از اکل و شرب بجا آورده بانواع دلداری بمکان محفوظ خوابانید، چون صبح شد پسر پیرزال بدارالاماره رفت، شنید که امیر می گوید هر کسی که خبر مسلم مرا دهد انعام دهم و هر که پنهان کند بقتل رسانم، پسر زال سر حال باز نمود، امیر مذکور محمد اشعث^۱ را با سه صد سرهنگ فرستاد، مسلم نماز صبح خوانده نشسته بود که صدای سم اسپان شنید، از خانه برآمد، آغاز جنگ شد، بسیاری را بجهنم فرستاد و خود چند زخم کاری برداشت پس مسلم را پیش این زیاد آوردند، بعد تکلم بکوشک فرستاد که مسلم را گردن زنند، يك کس که قصد او کرد دستش خشک شد، دیگری پیغمبر خدا^۲ را آنجا ایستاده دید فی الحال بیفتاد و بمرد، پس مردم شامی را فرستاد، مسلم روی^۳ بمدینه کرد و به رسول صلی الله علیه و آله وسلم درود و سلام فرستاد و صدا بسمت امام حسین کرد و کلمه شهادت بر زبان راند و از دست آن شامی شهید شد، شهادت مسلم به نهم ذیحجه واقع شد، انا لله وانا اليه راجعون.

پس سر مسلم و سرهانی عروه را به دمشق فرستاد و جسد ایشان بر دار آویختند، آن دو صدف شنگرف شهادت، آن دو هدف تیر ارادت، آن دو غنچه ارغوان باغ نعیم، شاهدین شهادت حضرت محمد و حضرت ابراهیم، ای هر دو پسر خود را

۲ ب: پیغمبر خدا 'صلی الله علیه و آله وسلم'

۱ ح: محمد 'اشعب'

۳ ب: 'رو' بمدینه

حضرت مسلم روز قتل هانی بخانه قاضی شریح فرستاده بود،^۱ غمازان به ابن زیاد خبر دادند که دو پسر مسلم بعمر هفت هشت سالگی درین شهر یوشیده اند، او ملعون منادی کرد که بخانه هر کس^۲ پسران مسلم باشند و بمن حاضر نکند آن خانه را غارت کنم، شریح هر دو پسران مسلم را پیش طلبید و با دل پریان و دیده گریان رحم و تفقد بر آنها نمود و گفت: امیر تلاش شما دارد، شهزادگان گفتند که پدرم شاید فوت کرده که تلاش مادر پیش شد و نیز از شفقت تو دریافت می شود که ما یتیم شدیم، شهزادگان و قاضی چندان گریه نمودند که صدا برون رسید، قاضی گفت: حالا وقت تعزیت نیست،^۳ پنجاه پنجاه دینار بر کمر هر دو برادر بست و پسر خود اسد را فرمود: شنیده ام بیرون دروازه عراقین^۴ کاروانی فرود آمده،^۵ اراده مدینه دارد، اینهارا ازان مردم قافله بکسی صالح که آثار دینداری از جبینش آشکار باشد بسیار، پسر قاضی شهزادگان را چون بآن دروازه رسانید ناگاه کاروان همان وقت کوچ کرده بود، اسد سپاهه کاروان بشهزادگان نشان داده رخصت کرد، شهزادگان چندی راه رفته آثار کاروان نیافتند، سراسیمه شده راه گم کردند، مردم امیر که گرد شهر می گشتند بدیشان باز خوردند، بالیقین پسران مسلم دانسته بگرفته^۶ پیش ابن زیاد آوردند، او به یزید پلید نوشت که پسران مسلم را یافته ام در حق آنها هر چه بفرمایی و شهزادگان را محبوس ساخت، در موکلان زندان مردی بود مشکور نام که کمال دوستدار خاندان نبوت بود، او شهزادگان را بسیار حرمت کرد و به اکل و شرب مختار ساخت و آرام داشت، در وقت شب چون غوغای مردم فرو نشست شهزادگان را از زندان بیرون آورده پسر راه بادیه رسانید و انگشتی خود را حواله نمود و گفت: این راه امن است تا به قادسیه بروید آنجا برادر مرا طلب کنید، این خاتم بدو نشان دهید تا شما را بمدینه رسانند، ایشان مشکور را دعا کرده روان شدند، باز راه گم کردند، آن شب باز می گردیدند، چون روز شد نگاه کردند که هنوز بر در شهر بودند، از ترس دشمنان بدست چپ ایشان خرماستانی بود رو بدانجا کردند، بر لب چشمه درختی بود

۳. ج: 'نیست' ندارد
۱.۶: 'بگرفتند'

۲. ب: هر کس 'که'
۱.۵: فرود 'آمد'

۱. ج: 'بود' ندارد
۴. ب: 'عراقی'

سال خورد^۱ در میان تهی در آن درخت درآمدند^۲ و قرار گرفتند چون وقت نماز پیشین شد کنیزك حبشی^۳ آمد آفتابه در دست، چون بلب چشمه رسید نگاه کرد عکس شهزادگان در آب بدید حیران شد، کنیزك گفت، گمان غالب است که شما فرزندان مسلم عقیل باشید، شهزادگان گفتند: دوستی یا دشمنی؟ گفت من هم دوستدار خاندان شمایم و صاحبه دارم او هم لاف دوستی خاندان شما می زند، بیائید پیش او برم،^۴ مترسید و غم مخورید که هیچ دغدغه نیست، شهزادگان همراه او رفتند، کنیزك بختون خود بشارت داد که اینك پسران مسلم، خاتون مقنع از سر کشیده بمژدگانی بکنیزك داد و گفت ترا آزاد کردم و سرو پا برهنه خود را بر قدم شهزادگان انداخت و بر خواری مسلم و گرفتاری فرزندان او مثل مادر مهربان گریه کرد و يك يك را ازیشان در بر گرفته، پس طعمای که داشت حاضر آورد و سیر ساخت و از خوف شوهر خود که دشمن خاندان نبوت بود در حجره محفوظ خوابانید. چون این زیاد بر فرار شهزادگان خبردار شد مشکور موکل زندان را طلبیده گفت: چه کردی فرزندان مسلم را؟ گفت رها کردم و خانه عاقبت خود ساختم، گفت: از من نه ترسیدی؟ گفت: هر که از خدا بترسد از کسی نترسد، گفت: ترا هلاك كنم، گفت: هزار جان مشکور فدای اهل بیت باد، آن ملعون گفت پانصد تازیانه زند، در اول تازیانه مشکور گفت، بسم الله الرحمن الرحيم، در دویم تازیانه گفت، خدایا مرا خیره، در سوم گفت، خدایا مرا بیمارز، در چهارم گفت، خدایا مرا به رسول صلی الله علیه وسلم^۵ و اهل بیت او^۶ برسان، بعد از آن آب خواست، ندادند، عمرو^۷ این حارث شفاعت کرده بخانه خود برد و آب زلال بیاورد، مشکور گفت، مرا از چشمه کوثر آب دادند، احتیاج نیست، فی الحال جان بجایان تسلیم نمود، رحمة الله علیه.

القصة شوهر آن خاتون شب بخانه کوفته و نالان در آمد، زوجه گفت کجا بودی که امروز بخانه نیامدی؟ آن مردك گفت، مشکور زندانی پسران مسلم را

۱. ب: سال 'خورد'	۲. ب: در آمدند و بروایتی بالای درخت بر آمدند
۳. ب: کنیز کی 'حبشیه'	۴. ب: 'برم' ندارد
۵. ب: علیه و آله وسلم	۵. ا: 'خدا' مرا
۶. ب: علیه و آله وسلم	۷. ج: 'او' ندارد
	۸. ج: 'عمر' این

آزاد کرد، امیر امر کرده هر کس آنها را بیارد اسپ و جامه بیابد و از مال تونگر شود، مردم چهار طرف دویدند، من هم بتلاش ایشان بودم، زن گفت، ای مرد از خدا بترس، با فرزندان محمد مصطفی^۱ ترا چه کار است؟ گفت طعمی که داری بیار، ترا چه افتاده است؟ زن طعام آورد زهر مار نموده بخواب شد پاره از شب باقی بود که برادر بزرگ محمد نامی برادر خرد^۲ ابراهیم را بیدار ساخت و گفت مارا هم خواهند کشت، درین ساعت پدر خود را در خواب دیدم که با محمد صلی الله علیه و آله و سلم و مرتضی و فاطمه الزهرا و حسن مجتبی^۳ در بهشت می خرامند، ناگاه نظر حضرت رسالت پناه^۴ بر من افتاد، آنحضرت به پدرم گفت: ای مسلم چه طور دلت یاری داد که دو طفل مظلوم را بآن^۵ ظالمان گذاشتی؟ پدرم گفت از قفای من می آیند، برادر خرد^۶ گفت که من نیز همین طور خواب دیدم، پس هر دو شهزادگان دست باهم^۷ بگردن یکدیگر کرده گریستن آغاز کردند، از فغان ایشان حارث شوهر آن زن بیدار شد و زن را آواز داد که این چه غوغاست؟ زن خاموش ماند، آن ملعون چراغ بدست گرفته در حجره درآمد، دید دو طفل دست بگردن همدگر کرده در افغان اند و می گریند، پرسید شما کیستید؟ آنها گفتند من پسران مسلم عقیل ایم، آن ملعون خوش شد که:

یار در خانه و من گرد جهان می گردم

چون صبح بدید، آن ملعون تیره روز سیه دل سپر و شمشیر برداشت و آن دو طفل را پیش کرد و رو بآب فرات نهاد و زنش پا برهنه می دوید و از وی درخواست می کرد، چون نزدیک رسیدی آن سگ تیغ کشیدی و رو باو کردی، آن زن از بیم تیغ باز گشتی، چون بر رود فرات رسید حارث تیغ از غلام خود برگرفت، او گفت: ای خواجه کسی را دل دهد که این کودکان را سر از تن جدا کند بیگناه آن مردک غلام را بکشت پس رو به پسر کرده گفت، تو سر این بیگناهان بتراش، او هم ابا کرد که از خدا و رسول خدا شرم دارم و ترا هم نگذارم که مرتکب این امر شوی،

۲. ب: ج: برادر 'خورد'

۵. ب: 'با' ظالمان

۱. ب: محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم

۳. ب: مجتبی علیه السلام ۴. ۱: 'حضرت' ندارد

۶. ب: ج: برادر 'خورد' ۷. ۱: 'باهم' ندارد

حارث سخن ناشنیده قصد قتل شهزادگان کرد، زنش بیاویخت، او را مجروح ساخته جدا انداخت، پسر خواست که شفاعت مادر^۱ کند، حارث پسر را بیک ضرب هلاک ساخت و پیش شهزادگان آمد، آنها گفتند مرا زنده پیش ابن زیاد ببر، مسموع نکرد، گفتند مهلت ده که دو رکعت نماز گزارم، مقبول نداشت، پس قصد کرد که یکی را ازین بکشد، برادر دوم گفت مرا بکش که او را مرده نه بینم، پس اول برادر کلان را که محمد نام داشت سر از تن جدا کرد، ابراهیم برادر خرد^۲ سر برادر بزرگ را برداشت و رو برو مایید^۳ و لب بر لب نهاد و گفت، ای برادر تعجیل مکن که من هم عقب تومی آیم، حارث سر محمد را ازو بستانید و سر او را هم جدا کرد، آه و فغان از زمان و زمانیان برخاست، پس آن ملعون جسد مبارک^۴ را در آب انداخت و سر هر دو برادران را در توبره داشته بقربوس زین آویخته پیش ابن زیاد برد و پیش نهاد، پرسید درین توبره چیست؟ گفت درین سرهای دشمنان تو اند، چون بر آوردند در خاک و خون آلوده بودند، در طشت شسته چون آفتاب رخان را دید گفت، اینها که باشند؟ گفت هر دو پسران مسلم عقیل اند، ابن زیاد گفت: تو اینها را زنده چرا نیاوردی و ترا رحم اندک نیامد که چنین محبوبان را سر از تن تراشیدی؟ گفت بطمع انعام اسب و خلعت که تو وعده کرده بودی، پس مقاتل^۵ نام مردی دوستدار خاندان نبوت آنجا حاضر بود، ابن زیاد گفت تو این سرها ببر و بجای جسد سرها برسان و حارث ملعون را به عقوبت تمام بکش، مقاتل^۶ آن ملعون را به لگد کوب کشت و سر را بآب فرات آورد، سر شهزادگان را بر هر تن هر جسد ملحق گردانید، دیدند که هر دو جسد برادر باهم چسپیده بودند و حارث ملعون را اول بینی و گوش و پا و دست بریده شکمش چاک نموده در فرات انداختند، آب او را بدر انداخت، در قبر کردند زمین هم قبول نکرد، در آتشش^۷ سوختند و خاکش^۸ را بر باد دادند و پسرش و غلامش را با همان لباس شمه‌دانه دفن نمودند، انا لله وانا اليه راجعون.

۱. ج: شفاعت 'مزاحمت' مادر ۲. ب، ج: 'خورد' ۳. ۱: 'مالید' ندارد
 ۴. ب: جسد مبارک 'شهزادگان' ۵. ۱: 'مقابل' ۶. ۱: 'مقابل' ج: مقاتل ندارد
 ۷. ب: در 'آتش' ۸. ب: 'خاکسترش'

پوشیده نماند که مسلم بن عقیل بکوفه رسیده و بیست و یک هزار مرد جنگی که بدو بیعت نموده تمنای قدوم امام همام نمودند این مقدمه بمبالغه معروض داشت جناب امام علیه السلام عزیمت عراق کرد، هواداران و دوستداران این مقدمه بصلاح مقرون نه انگاشته منع نمودند، آخر عبدالله بن عباس و بروایت دیگر کتب عبدالله بن عمر^۱ گفت: پدرت مفارقت حرمین اقامت^۲ عراق گزید دید آنچه دید، تو ازین اراده باز آ و اهل کوفه با برادرت چه کردند ترا اطمینان چطور می آید؟ بر قول اهل کوفه اعتماد مکن، امام فرمود: آن قوم بر اقرار رفتن من با مسلم بیعت نمودند، اگر من نروم^۳ عندالله ماخوذ شوم و جواب چه گویم و درین مقام علماء روایت دیگر می آرند که حضرت امام فرمود که بعد خلافت خلفای رسول الله علیه الف صلو^۴ اول سلطنت به بنی امیه رسیده آنها قصد خلل اندازی دین و اختلاف شرع متین اختیار کرده اند که حلال را حرام و حرام را حلال پاخذ طبیعت خود قرار داده اند و خود را خیفه پیغمبر انگاشته از اهل بیت رسول درخواست بیعت دارند، پس نزدیک خواص و عوام^۵ فسق و فجور آنها حکم شرعی اثبات دارد پس خلل در اسلام و اختلاف شریعت و احکام لا کلام بوقوع آمد، رفته رفته خلاصه مراد ایشان برداشتن دین محمدی معلوم می شود، پس اگر در میان حق و باطل و اسلام و کفر سدی واقع نشود موجب خلل کلی است، ناصحان را از سنوح این مقاله امام عذر نمانده، عبدالله ابن عمر^۶ گفته، یا ابن رسول الله اگر اراده رفتن^۷ مصمم داری پس اهل بیت را همراه ببر، فرمود آنها را کرا سپارم؟ بهتر همین است که همراه من باشند، پس سوم ذیحجه که همانروز مسلم را در کوفه شهید ساخته بودند امام همام از مکه برآمد، در صفاح منزل بود، فرزدق شاعر هم همان روز از کوفه در آن منزل وارد شد، کیفیت خلوص و اعتقاد کوفیان و متابعت و بیعت با مسلم ظاهر ساخت، از صفاح به بطن الرمه رسید، از آنجا اهل کوفه را نامه بدین مضمون نوشته که نامه مسلم بن عقیل رسید مشتمل بر اتفاق شما

۱. ۱: بن ندارد
 ۲. ۲: حرمین 'کرد' و اقامت
 ۳. ۳: بروم
 ۴. ۴: ب: صلو^۴ و 'سلام
 ۵. ۵: ۱: 'عام' فسق
 ۶. ۶: ب: عمر 'رضی الله عنهما'
 ۷. ۷: ج: اگر 'رفتن اراده'

بخلافت من و اشتیاق و آرزومندی شما بقدم من، خدا شما را جزای خیر دهد و سعی شما را در حق من صالح بگرداند و این صحیفه از بطن الرمه نوشته فرستاده شد و من عنقریب از عقب مکتوب می رسم، به قیس داد که بکوفه رساند، بعد شهادت مسلم از دریافت خبر آمد آمد امام همام حضرت حسین^۱ باین سمت ابن زیاد بهر جوانب و اطراف افواج نشانیده بود که هر طرف امام^۲ علیه السلام برسد^۳ با امام محاربه کنند،^۴ چون قیس بقادسیه رسید آنجا حصین مع فوج بود،^۵ او قیس را گرفته بکوفه فرستاد، ابن زیاد ملعون قیس را از بالای کوشک پائین انداخت، قیس شهید شد. چون حضرت امام حسین بمنزل ذات العرق رسید بشیر^۶ بن غالب از کوفه می آمد ملازمت نمود، احوال کوفیان پرسید، او گفت: الکوفی لا یوفی از آنجا بوادی رسید بر بلندی خیمه نصب می شد، استفسار خیمه کرد، گفتند زهیر بن قیس الجبلی که حج گزارده عزیمت وطن دارد او را طلبیده حضرت امام حسین^۷ فرمود: اگر میل شهادت داشته باشی همراهی من اختیار کن، او همه همراهیان را رخصت کرده بقولی مع اهلیه و بقولی تسها ملازمت اختیار کرد، از آنجا بمنزل شقوق رسیدند، تنها نشستند بود مسافری از کوفه رسید، او را طلبیده حضرت امام استفسار احوال مسلم نمود، ظاهر ساخت که مسلم و هانی پسر عروه را شهید کردند و بر دار نمودند و سرهای ایشان را بدمشق فرستادند، حضرت گفت: انا لله و انا الیه راجعون. مسلم را دختری بود سیزده ساله، چون شب در آمد امام همام بنسبت عادت نوازش و لطف زیاده نمود، دختر گفت امشب نوازش شما بر من چنان است که در خور یتیمان باشد، معلوم می شود که مسلم شهید شد، آنحضرت بگریه در آمد، لطف و نوازش و وعده عنایت در حق او زیاده تر فرمود و گفت حالا پدرت من شدم و خواهران من مادر تو و پسران من برادر تو و دختران من خواهر تو باشند، ازین کلمات غوغا و شور و فغان که بر زن مسلم رسید هم ماند^۸ و آه سوزناک و گریه دلفگار نمودند، از آنجا کوچ کرده بر ناله نزول کردند، آنجا

۱. ب: 'حضرت حسین علیه السلام'

۲. ب: 'که' امام

۳. ب: 'پرسند'

۴. ب: 'مجادله' کنند، ج: 'کنید'

۵. ج: 'بود' ندارد

۶. ب: 'بشر' بن

۷. ب: 'هم مانند' ندارد

۸. ب: 'حسین' ندارد

قاصد عمرو سعد^۱ نامه آورد که کوفیان به رسم بیوفایی خود از رفاقت مسلم پهلوی تهی کردند، عبدالله بن زیاد مسلم و هانی عروه را بکشته،^۲ حضرت امام را از مکتوب عمرو سعد^۳ شهادت مسلم بتصدیق رسید، چون این خبر به اردوی معلی^۴ حضرت امام رسید مردم که از اطراف و جوانب جمع آمده بودند متفرق شدند، از آنجا به منزل قصر بنی مقاتل رسیدند، از آنجا به قطفانه^۵ رسید، حضرت امام همام لشکریان خود را طلبیده فرمود: دستوری دادیم که باز گردید^۶ و هر جا که خواهید بروید پس همه ها^۷ رخصت شدند، امام همام با فرزندان و برادران و اندک ملازمان آنجناب ماندند، با اینها نیز عذر نموده، آنها هرگز جدایی آن محبوب الهی اختیار نکردند.

دریں اثنا جاسوسان خبر به ابن زیاد رسانیدند که شانزده روز است که امام علیه السلام از مکه برآمده و بکوفه می آید و امروز به قبیله بنی مقاتل^۸ سکونت پذیراست، او ملعون خُربن یزید ریاحی را با هزار جوان مکمل تعین ساخت که هر جا که امام حسین^۹ را بینی بهر کیف بکوفه بیاری و مگذار که بطرف دیگر برود و حر راه بادیه پیش گرفت، از قبیله بنی سکونت^{۱۰} روان شده بکوفه می رفت، شخصی از ابن عکرمه پیش آمد و حقیقت آمدن فوج ابن زیاد بمحاربه آنحضرت بیان نمود، او را دعاء خیر^{۱۱} نموده رخصت داد و خود بمنزل سر راه رسید، صبح که کوچ فرمود لشکر خُربا دید که بزیر سایه اسپان نشسته اند، چون سواری امام دیدند سوار شده پیش آمدند و صف کشیده ایستادند، حضرت فرمود: تفحص کنید که رئیس این لشکر کیست؟ خُربن یزید ریاحی پیش آمد و سلام کرد و نسب خود را ظاهر ساخت، حضرت فرمود: بیاری آمده ای یا بدشمنی؟ خُرب گفت: بحرب امام، فرمود: لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم، باز فرمود: آخر چه خیال داری؟ گفت: عبدالله بن زیاد گفته است امام را مگذار که بطرف دیگر رود، من تا بدر و اوزه

۱. ب: عمرو بن سعد؛ ج: عمرو سعد؛ ۲. ب: هانی بن عروه را نکشت؛ ۳. ب: عمرو بن سعد
 ۴. ج: معلی ندارد؛ ۵. ب: قطفانه؛ ۶. ۱.۶: گردیده؛ ۷. ب: امام حسین علیه السلام
 ۸. ج: همه رخصت؛ ۹. ۱.۸: مقتل ندارد؛ ۱۰. ج: خیر ندارد
 ۱۱. ب: امام از قبیله بنی سکونت ج: بنی قاتل

کوفه همراه توام، حضرت فرمود: تو بالشکر خود و من بالشکر خود نماز بگزارم که وقت نماز رسیده، حرگفت: یا ابن رسول الله تو امام زمانی، هر دولشکر همراه تو و عقب تو نماز خواهند گزارد و حضرت دعای خیر گفت، از اسپ فرود آمده نماز پیشین ادا نمود و بر^۱ بستر خود تکیه کرده خطبه خواند که من هرگز باین طرف نمی آمدم الا کوفیان مکرر نامه ها به من نوشتند که من امام ندارم که اقتدا بوی کنم مگر تو در میان ما باشی که مهمات دنی و آخرت ما انتظام یابد، من بطلب شما آمده ام، اگر تعهد و موثقی خود را بتجدید آن پردازید^۲ تا من از سر اطمینان قدم بشهر شما نهم و اگر بمتابعت نیستید^۳ عنان مزاحمت برتابید تا بهر طرف که خواهم بروم، حرگفت، والله من ازین خبر ندارم، حضرت فرمود: جمعی درین لشکر باشند که نامه های ایشان با من است، پس فرمود تا مکاتیب را آوردند، چون خوانده شد بعضی مردم سر در پیش انداخته خجل و منفعل شدند، پس شاهزاده برای نماز عصر برخاست که شتر سوار از پیش ابن زیاد مکتوب به حر آورد که در هر موضع که با امام ملحق شوی و این مکتوب بتو رسد امام را آنجا موقوف دار، و او را بمنزلی که^۴ آب و گیاه دور باشد فرود آر، حر این نامه فرو خوانده به امام داد، بعد مطالعه حر پنهان از سپاه خود به امام گفت که حر بن یزید را دست بریده باد که شمشیر به روی^۵ تو کشد، درین راه که می آمدم از هر سنگ و خشت پی شنیدم که مرا بشارت به بهشت می کردند، بخاطر آوردم که بحرب پسر رسول می روم، این بشارت است که اکنون مخالفان با من اند، بالضرور همراه تو می باید بود، اگر صلاح باشد با یکدیگر سوار شویم و جای فرود آئیم، شما بیبھانه آنکه حرم همراه است دور فرود آئید، شب که لشکر خواب نماید شما هر طرف که خواسته باشید بروید، صبح که لشکر بیدار شود ما پاره راه گردیده بیبھانه رفتن شما بکوفه رویم، امام حسین حر را دعا کرد^۶ و سوار شد تا دو دانگ از شب گذشت فرود آمدند، چون لشکر حر بخواب غفلت رفت امام برخاست و بالشکر^۷ روی براه نهاد، از تاریکی شب نمی دانستند که کجای می روند، صبح که شد اسپ امام بر زمین

۱.۱: 'و بستر خود' ۱.۲: موثقی خود را 'سنجید' بتجدید آن 'پردازند' ۳. ب: 'بمتابعت' هستید

۴. ج: 'که از' ۵. ب: 'بر روی' ۶. ب: 'دعا کرده' ۷. ج: 'لشکر خود'

هولناك رسيد و بایستاد، هر چند تزیانه می زدند قدم پیش نمی نهاد و گام بر نمی داشت، امام پرسید هیچکس می دانید^۱ که این چه زمین است؟ یکی گفت این را ارض العاریه گویند، باز فرمود شاید که نام دیگر هم داشته باشد، گفت این موضع را کربلا گویند، امام فرمود این زمین ریختن خون ما است و زمین قحط رجال آل عبا است: گر نام این زمین بیقین کربلا بود اینجا نصیب ما همه کرب و بلا بود اینجا بود که تیغ بر آل عبا کشند اینجا بود که ماتم آل عبا بود کار مخدرات من اینجا تبه بود پشت مبارزان من اینجا دوتا بود ریزند در مصیبت من آب چشم خویش هر مرغ و ماهی که در آب و هوا بود

شاه علی اکبر پیش آمد که ای پدر بزرگوار این چه فال است که می زنی؟ گفت: ای نور چشم در وقت عزیمت حصین^۲ با جدت علی مرتضی من درین میدان رسیدم، آنحضرت بر زانوی عمت امام حسن سر کرده^۳ بخواب رفت، چون بیدار شد گریان گریان، امام حسن پرسید: یا ابتاه ترا چه شد؟ گفت در واقعه دیدم که دریایی از خون موج می زند در صحرا و حسین من در میان^۴ دریا افتاده است دست و پا می زند و فریاد می کند و هیچکس بفریاد او نمی رسد، آنگاه رو بمن کرد و گفت: یا ابا عبدالله درین صحرا که واقعه^۵ رو دهد چه کنی؟ گفتم صبر کنم و جز صبر چه چاره دارم؟ پدرم گفت: چنین کن که مردان صبر کنند، پس حضرت امام فرمود: شتران را نشانیدند و بار آنها باز بکردند، خیمه ها زدند، چون از اسب فرود آمده و قدمش بر خاک کربلا رسید رنگ خاک زرد گشت و غباری از وی برخاست که گیسوی مبارک پر گرد گشت، ام کلثوم گفت: ای برادر عجب حال مشاهده می کنم و ازین بادیه خوفي^۶ به دل می رسد،^۷ خواهر را تسکین^۸ داد، آنگاه رقعۀ نوشت به سلیمان بن جرد که تو نامه نوشتی و استدعای آمدن من کردی، من اینك آمده ام، اگر مرایاری کنی عهد خود را وفا کنی و قاعدۀ مروت بجا آورده باشی و اگر بیوفایی کسی این صورت از اهل کوفه غریب نیست، چرا که با پدر و

۱. ج: 'میدانند'	۲. ب: 'حصن'	۳. ۱.۳: 'سر' گروه
۴. ب: 'در' دریا	۵. ۱.۵: 'که' در واقعه	۶. ج: 'حولی' به دل
۷. ۱.۷: 'میرسید'	۸. ج: 'تسلی' داد	

برادر و پسر عم من هم کرده اند، حالا لشکر مخالف سر راه بر من گرفته است، اگر یاری کنید بهتر و آلا من تن به قضا داده ام و به قیس اعرابی داد که بکوفه رسان، راهداران او را گرفتند، پیش این زیاد بردند، قیس نامه را پاره کرده انداخت، چون پیش این زیاد^۱ رفت گفت این چه نامه بود؟ جواب نداد، باز این زیاد گفت: از کجا آوردی؟ گفت: از پیش حضرت امام حسین علیه السلام، گفت: چرا بدریدی؟ گفت: برای آنکه تو نخوانی و اسرار محبان بر دشمنان آشکارا نشوند، امیر ملعون گفت، ترا دو کار باید کرد، یا نامهای آنها که نامه بر آنها بودی^۲ بر گویا بر منبر رفته امام حسین و پدر و برادر او را ناسزا گو و این زیاد و یزید راستایش کن، قیس گفت: اظهار نام اهل نامه ممکن نیست، بر منبر می روم پس بر منبر شده خدا و رسول خدا و اهل بیت پیغمبر را حمد و ثنا نمود و گفت: ای اهل کوفه امام زمان امام حسین است، اگر درین مصیبت رفاقت او کنید آخرت شما بهتر خواهد شد و یزید و این زیاد را مذمت نمود، این زیاد این خبر یافته او را از بالای منبر فرود آورده بکوشك فرستاده گردن زد و شهید ساخت. چون این خبر با امام همام رسید بسیار بگریست و در حق مغفرت او بسیار دعا کرد. راوی گوید که این زیاد خبر قدوم امام مظلوم به کربلا یافته نامه نوشت، آنکه یزید پلید باو نوشته بود که اگر امام حسین را بیایی یا خبر او شنوی بر بستر نرم نخسی و آب و نان نخوری تا او را در بیعت من در نیاری، اگر ابا کند سرش برداری و نزد او فرستی، اکنون ای حسین من ترا نصیحت می کنم که بیعت به یزید کنی و آلا جنگ را آماده باش، چون نامه بحضرت رسید^۳ برخواند و بینداخت و گفت، وای بر قومی که رضای مخلوق را بر غضب خالق اختیار کنند، پس قاصد جواب خواست، فرمود: نزدیک من نامه او را جواب نیست و سزای او جز کلمه عذاب نه، چون قاصد خبر نامه انداختن و جوابش نا نوشتن به این زیاد رسانید غضب آور شد و بحضاران گفت: کیست از شما که متصدی حرب امام حسین شود؟ همه هاسر فرو افگندند، چون مکرر این حکم نمود و جواب نیافت عمرو بن سعد بن ابی وقاص^۴ را طلبیده گفت: از مدتی^۵

۳. ب: بحضرت 'امام' رسید

۲. ب: 'بود'

۱. ج: 'این زیاد' ندارد

۵. ب: 'بن ابی وقاص' ندارد ۶. ج: از 'مدت'

۴. ج: 'عمر'

تمنای حکومت ری داری، فی الواقع آن ولایت وسیع است، مداخل اموالش زیاد باشد، حالا منشوری و طبرستان می خواهم بنام تو نویسم و این تمنای ترا از خلوت^۱ قوه به صحرای فعل آرم، عمرو^۲ سعد خدمت کرد، ابن زیاد بفرمود^۳ تا نشان حکومت ری و ایالت طبرستان بنام وی نوشته دادند و او را خلعتی شریف بپوشانیدند^۴ و بر مرکب بارخت زرینش کشیدند. پس ابن زیاد ملعون گفت: ترا سپه سالاری لشکر می دهم و حاکم ری شدی و مبلغی را بتو می بخشم و این همه بشرطیست^۵ که به کربلا روی و با حسین^۶ حرب کنی، یا بیعت یزید ازو بستانی یا سرش با متابعتش بیاری، عمرو^۷ ملعون گفت: یا^۸ امیر^۹ این امر بزرگ است، بی تفکر و تدبیر باین کار اقبال نمی توانم کرد، امر کن که امروز باصحاب و اولاد خود^{۱۰} مشوره نمایم، فردا باز گویم، آن ملعون رخصت داد، آن ملعون بر اسب چینی^{۱۱} ابن زیاد سوار شده و جامه او پوشیده و کاغذ حکومت ری بدست گرفته شادان و خندان بسرای خود رفت، پسرانش از استعجاب پرسیدند که این عنایت از کجا است؟ گفت: اقبال بمن رو نموده و سعادت بر من افزوده که ابن زیاد سپه سالاری لشکر خود مع حکومت ری و طبرستان و اسب خاصه و خلعت بدین شرط داده که بامام حسین^{۱۲} جنگ کنم، پسر کهتر او گفت: ای پدر! هیاهات هیاهات، غور کن که بجنگ که می روی؟ با خدا و رسول خدا و علی مرتضی و حسن مجتبی و فاطمه الزهرا عداوت اختیار کردی، پدر تو سعد بن وقاص^{۱۳} جان خود فدای جد ایشان کرد، تو قصد جان ایشان داری؟ از شرمساری قیامت و خواری روز حساب اندیشه کن، چون پیغمبر از تو پرسد که چرا فرزندم را^{۱۴} کشتی چه حجت داری؟ علاوه بر آن، نامه بطلب امام حسین^{۱۵} بمکه نوشتی و او را از مکه طلبیدی، حالا قصد جان او داری، از خدا شرم دار، عمرو^{۱۶} ملعون ازو رو بگردانید و بصوب پسر مهتر دید که تو چه

۱. ج: 'خلوت'	۲. ب: عمرو بن سعد، ج: 'عمر'	۳. ب: 'گفت'
۴. ب: 'بپوشانید'	۵. ۱.۵: 'ترا سپه سالاری لشکر میدهم و حاکم ری شدی و مبلغی را بتو می بخشم و این همه'	
	۶. ج: 'عمر سعد'	۷. ب: 'یا' ندارد
۸. ۱: 'امیر' ندارد	۹. ب: اولاد 'خویش'	۱۰. ب: 'چینی' ندارد
۱۱. ۱.۱۱: 'سعد وقاص'	۱۲. ۱.۱۲: 'را' ندارد	۱۳. ج: 'عمر سعد'

میگویی؟ آن مردود گفت: این همه راست است فاما آن نسبه است و عنایت ابن زیاد نقد و نقد را عقلا بر نسبه نگذاشته اند، پس روز دیگر عمرو^۱ نجس پیش ابن زیاد ملعون رفت و گفت راضی شدم که بحرب امام همام روم، ابن زیاد شاد^۲ شد و پنج هزار مرد^۳ وی را داد و بجانب کربلا روان کرد، حمزه بن نصر^۴ خواهرزاده ابن سعد بسیار ممانعت کرد که اولاد تو باقی نخواهد ماند، تو از دین می روی و نسل تو از دنیا، اندیشه کن که چه کار اراده کرده ای؟^۵ اندکی بخاطر آن ملعون رسید که فسخ این عزم نماید مگر خیال اموال و جاه او را نگذاشت، به کربلا آمد و برابر امام همام دیره کرد و کس را فرستاد که سبب آمدن تو چیست؟ امام جواب داد: تو و اقران تو بمن مکتوب طلب نوشتند و باقدام من مبالغه کردند،^۶ من یکلمات واهی شمارو باین دیار آورده ام، شما تقض عهد کردید، حالا می خواهم بکدام سمت برگردم اگر مانع نشوید، عمرو^۷ نجس ازین جواب خوشدل شد که شاید میان امام همام و ابن زیاد صلح انجامد و امام باز گردد و جنگ^۸ احتیاج نه افتد، پس نامه به ابن زیاد نوشت و کیفیت او را باز نمود، آن ملعون نوشت، از امام همام بیعت یزید بستان و مرا اطلاع کن و اگر انکار نماید منتظر فرمان من باش، عمرو^۹ سعد دانست که ابن زیاد به مراجعت^{۱۰} امام راضی نمی شود، آن نامه را بجنسه^{۱۱} پیش امام فرستاد، حضرت امام فرمود: هرگز بسخن پسر زیاد عمل نکنم، چون خبر حضرت امام به ابن زیاد رسید حصین بن نمیر و شیب^{۱۲} بن ربیع و شمر ذی الجوش را جمعی سواران و پیادگان داده بکمک عمرو^{۱۳} نجس فرستاد و حکم کرد^{۱۴} که امام و اتباع او را از آب فرات منع سازند و سعد عمرو بن الحجاج را^{۱۵} از پانصد کس بضبط آب معین ساخت، آنها مردم امام را از آب فرات منع و دور کردند، امام خیمه ببادیه زد، درین صورت^{۱۶} سه روز پیش از شهادت امام مظلوم اتفاق افتاد، چون تشنگی بر ملازمان

۱. ح: عمر سعد	۱.۲: 'شاد' ندارد	۳. ح: مرد حراب
۴. ج: بن نصره	۵. ج: اراده کردی	۶. ب: مبالغه کردید ج: کرد
۷. ج: عمر سعد	۸. ب: و جنگ	۹. ب: سعد ندارد ج: عمر سعد
۱۰. ا: ب: به مزاحمت	۱۱. ج: به جنس	۱۲. ج: شیب بن
۱۳. ج: عمر سعد	۱۴. ج: حکم داد	۱۵. ب: را ندارد
۱۶. ب: و اینصورت		

حضرت غلبه کرد برادر خود عباس را با سبی سوار و بست پیاده بطلب آب فرستاد، عباس بر عمرو محاربه^۱ نموده غالب آمد و مشکها از آب پر کرده بلشکر آورد، شب دیگر امام همام کس را پیش عمرو فرستاد می خواهیم^۲ که با من ملاقات کنی، عمرو با برخی از خواص خود از لشکر بیرون آمد، امام همام علیه الصلوة والسلام با برادر خود عباس و پسر خود علی اکبر در برابر عمرو^۳ نجس استاده گفت: ای عمرو! از خداوندی که باز گشت همه بدوست نمی ترسی و با من مقابله خواهی، نمی دانی که من پسر کیستم؟ ازین اندیشه ناصواب در گذر، عمرو^۴ نجس گفت: من ریاست و باغ و قصور و اقارب در کوفه دارم، می ترسم که این زیاد بتصرف خود در آرد، امام همام فرمود: من همه چیز بهتر ازین ترا بمدینه دهم، جواب نداد، سر پیش افگند، امام فرمود: برو^۵ امید از فضل الهی دارم که بعد از من بمراد ترسی و چنان بود که امام فرمود چه در اندک زمانی مختار ابو عبیده اورا و پسرش را که پدر را بر حرب امام همام تحریص کرده بود بقتل رسانید، صبح شمر ذی الجوشن خبر ملاقات و موافقت عمرو^۶ نجس با امام بعرض این زیاد رسانید، اونوشت که به این ابوتراب موافقت کردی، اگر چنین است سپه سالاری لشکر بشمر بگذار و منشور حکومت ری به یزید ده، عمرو^۷ هولناک شده دل بر حرب امام نهاد.

راوی گوید، هفتم محرم در لشکرگاه آب نماند، لشکر به تشنگی مبتلا شد و اطفال فریاد بر کشیدند، امام همام بموضعی قدم رنجه فرموده گفت: این زمین بکنید، چون قدری کندیدند آب با فراط برآمد، مشکها پر کردند، باز آن چشمه ناپدید گردید، هر چند طلبیدند نیافتند، این خرق امام بود، اما چون این خبر به این زیاد رسید نامه نوشت بعمر و^۸ که امام را مجال چاه کندیدن داده ای، اینک شمر با چهار هزار سواران و دیگر دلاوران رسیدند، پنج هزار سوار پیش تو موجود اند، مجموعه بست دو هزار نفر شدند، کار را بر حضرت امام سخت گیر که هیچ مردم غیر از قدری قلیل نیستند، قریب صد کس از بنی اسد که بنواح کربلا مقیم

۱. ج: 'مجادله' نموده	۲. ب: 'که می خواهیم' با من	۳. ج: 'عمر' نجس
۴. ج: 'عمر' نجس	۵. ب: 'برو' ندارد	۶. ج: 'عمر' نجس
۷. ج: 'عمر'	۸. ج: 'عمر' که	

بودند بدعوت امام همام بعزم شراکت^۱ می آمدند، عمرو^۲ نجس خبر یافته ازرق شامی را تعیین نمود با چهار هزار سوار^۳ قوم بنی اسد، بعضی کشته شدند و بعضی هزیمت خوردند، چون ابن زیاد دانست که امام همام قبایل این دیار را دعوت می کند و اجرای می خواهد بعمر^۴ نجس و دیگران نوشت که اگر امروز^۵ از امام حسین حرب نمی کنید،^۶ وعده عذاب شماها میکنم، نهم محرم بود که عمرو نجس با لشکر خود سوار شد، چون گرد از سم ستوران برخاست حضرت حسین با بست سوار حضرت عباس علی را^۷ برای دریافت احوال فرستادند،^۸ او آمده بعرض رسانید که عمرو^۹ سعد بحرب آمده است، فرمودند ازو بگو نهم محرم است، امروز و امشب عبادت خواهم نمود، فردا اگر قصد داشته باشید^{۱۰} خیر، حضرت عباس چون عذر و مهلت بعمر^{۱۱} ظاهر کرد مقبول نمی داشت، باری از سعی این سעה کندی و بروایتی از سفارش عمر این^{۱۲} الحجاج مهلت آنروز قبول شد، حضرت حسین^{۱۳} قبل ازین فرمود که گرد لشکر من خندق دهند و پرهیزم سازند تا مصاف در يك جانب باشد، بلحاظ شب فرمود که هیزم خندق را آتش دهند چون افروخته شد مالک بن عروه براسپی سوار آمد و گفت: ای حسین پیش از گرفتن آتش بسرا آتش بخود زدی، امام همام گفت: ای کاذب آتش برای تست، این کرامت حضرت دیگر بود که او از اسب در افتاده^{۱۴} پایش بر کاب ماند و اسب او را کشیده بر سر آتش آمد و پایش از رکاب جدا شد و در آتش افتاد و بسوخت، حضرت امام حسین^{۱۵} سجده شکر کرد و با آواز بلند گفت: خدایا! اهل بیت و ذریت رسول توایم، داد ما از ظالمان^{۱۶} بستان، این اشعث^{۱۷} آواز داد، ترا با پیغمبر چه خویشی است که هر ساعت لاف می زنی؟ حضرت از سر غضب بر آشفت و از سرنیاز باز از حضرت کریم مناجات کرد: الهمی پسر اشعث قطع نسب من می کند و مرا فرزند پیغمبر

- | | | |
|---|----------------------|--------------------|
| ۱. ب: 'بعزم' شراکت | ۲. ج: 'عمر' نجس | ۳. ج: 'سوار' ندارد |
| ۴. ج: 'بعمر' نجس | ۵. ۱. ۵: 'اگر' ندارد | ۶. ج: 'جنگ' نمیکند |
| ۷. ۱. ۷: 'را' ندارد | ۸. ج: 'فرستاد' | ۹. ج: 'عمر' سعد |
| ۱۰. ب: 'باشند' | ۱۱. ج: 'بعمر' | ۱۲. ب: 'عمر و بن' |
| ۱۳. ب: حضرت 'امام حسین علیه السلام' | ۱۴. ب: 'افتاد' | ۱۵. ب: 'افتاد' |
| ۱۶. ب: امام حسین 'علیه السلام' ۱. ۱۶: از 'ظالمان' | ۱۷. ح: ابن 'اشعب' | |

تونداند، امید دارم که هم درین روز خواری بدو نما و رگ جانش را قطع کن، همان وقت او به قضاء حاجت رفت، کژدمی نیشی بدو زد بر مقام عورت که در نجاست غلطید و جان بداد، با وجود مشاهده کرامات اشقیا دست از محاربه باز نداشتند، چون آنروز و آن شب محاربه موقوف ماند حضرت امام مع ملازمان روی نیاز بجانب حضرت قیوم آورده همه شب گرسنه و تشنه بذکر الهی و درود بر حضرت رسالت پناهی مشغول ماند و هم در آن شب حضرت امام کرسی نصب کرده و بالای آن شده جمیع اشخاص لشکر خود فراهم نموده خطبه در غایت فصاحت و بلاغت برخواند، بعد ثناء خداوند تعالی و درود رسالت مآب فرمود که من هیچ کس را از اصحاب خویش با وفا تر نیافتم و هیچ طایفه را از اهل بیت خود رحیم تر نیافتم، خدا شمارا از جهت من خیر دهد و بداند که امشب شما را از بیعت خویش مخلی می سازم و ظن من آنست که چون این قوم مرا ببینند بجست و جوی دیگری نه پردازند پس باید که هر يك از اصحاب من دست یکی از اهل بیت گرفته در آفاق متفرق شوید تا از محنت رهایی یابید، برادران و فرزندان و موالیان و خویشان جواب دادند: یا ابن رسول الله ما را قوت معارقت تو نیست و بقای خود بعد از وفات تو نمی خواهیم، تا جان داریم از مقابله دشمنانت دست نمیدارم، امام^۱ دعاء خیر در حق ایشان نمود و روی به پسران مسلم عقیل نمود و گفت: ای ابنای من، بوعده های دروغ و کذب کوفیان پدر شما را فرستادم، آنچه کردند ظاهر است، حالا شما یادگار مسلم آید و مادر شما نیز غمزده و ماتم زده است و مادر خود را بگیرد از اینجا به قبیله بنی اسد روید، از آنجا بمدینه رفته بنشینید و دل بانتظار کرم الهی بسته انتظار برید که کسی پیدا شود و انتقام من از بنی امیه بستاند و خبر این^۲ انتقام پدرم حضرت علی مرتضی^۳ داده است و در شواهد آرد که ازین مرد منتقم^۴ مراد ابو مسلم مروزی است که علمها سیاه کرده از شهر مرو^۵ بیرون آمده^۶ با بنی امیه محاربه نموده بقتل رسانید. القصه پسران مسلم عقیل گفتند: پدر و برادران من جان خود را نثار تو کردند ما نیز رو نگردانیم، پس اول سحر بود که از آسمان آواز آمد: ای لشکر

۱. ب: امام 'علیه السلام' ۲. ج: 'این ندارد' ۳. ب: علی مرتضی 'کرم الله وجهه' ۴. ج: 'مستقیم' ۵. ب: 'مرو' ۶. ب: بیرون 'آمد'

خدا سوار شوید که هنگام کارزار رسید و وقت رحلت نیز بفراز آمد، ام کلثوم بخیمه امام حسین^۱ آمد و گفت: ای برادر این صدا شنیدی؟ فرمود: شنیدم و ازین عجب تر دیدم که جدم رسول صلی الله علیه وسلم^۲ فرمود: ای پسر من و ای سید آل من و ای مظلوم ترین فرزندان من! اینک باستقبال روح پاک تو آمده ام و سکان عالم بالا آمده اند بمرتبه بزرگ ترا بشارت می دهند، جهد کن که نزدیک من افطار کنی و توقف جایز نداری و فرمود این فرشته مع شیشه سبز آمده است تاخون ترا ریزند درین^۳ نگاه دارم. ام کلثوم بگریه در آمد، امام همام فرمود: سایر اهل بیت را جمع کن، همچنان شد، امام بوسه بر روی يك يك داد و روی مبارك می مالید^۴ و می گفت: جان من بر شما می سوزد که هنوز وقت یتیمی شما نیست و غم شما با که گویم، خروش از اهل بیت بر آمد گفتند: چون جدم مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم ازین عالم رحلت کرد تقویت من پدیرت بود، چون او^۵ ازین عالم رخت هستی بر بست با برادرت مطمئن بودم، بعدش از تو تقویت داشتم، چون تو بروی^۶ محرم ما که باشد؟

فریاد ازان روز که مابی تو بمانیم در ره رویت عمر به حسرت گذرانیم

درین تکلم صبح ظاهر شد، امام با اصحاب خویش نماز ادا نمود، از اوراد فراغت نشده بود که آواز کوس حربی و ناله نای رزمی بر آمد و از لشکر دشمنان جوق جوق از سوار^۷ و پیاده^۸ رو بمیدان نهادند و آواز هل من مبارز در دادند، موالبان امام همام چون لشکر دشمنان را تیار دیدند کمر خدمت بر بسته سوار و پیاده رو بصف کارزار آوردند، بر طریق فوج دشمنان میمنه و میسر به وجود قلت و کثرت^۹ که زیاده از معدودی چند نبودند آراستند، چون صفوف آراسته شدند امام همام بخیمه در آمد، عمامه رسول خدا صلی الله علیه وسلم^{۱۰} بر سر بست و ردای آنحضرت بپوشید و شمشیر خود را حمایل کرد و بر اسب سونجر نام سوار شده رو

۱. ب: علیه و آله و سلم ۲. ب: و این ۳. ۱.۳: نگاه دارد

۴. ج: روی مبارك بر سینه يكيك میمالید ۵. ۱.۵: او ندارد

۶. ۱.۶: بر روی ۷. ج: خوف از سوار ۸. ج: پیاده ندارد

۹. ب: کثرت ندارد ۱۰. ج: صلی الله علیه وسلم ندارد

بمیدان نهادند،^۱ گفتم: ^۲ ای اهل عراق، سوگند بر شما می‌دهم که من نبیره مصطفی و پسر علی مرتضی و جگر گوشه فاطمه زهرا و برادر حسن مجتبی و برادرزاده جعفر طیار هستم و عم پدرم حمزه سیدالشهدا بوده است و این عمامه و ردای حضرت رسول خدا است، صلی الله علیه و آله وسلم، که ^۳ بر سر و در بر خود دارم و شمشیر علی مرتضی است و اسب سواری ^۴ پیغمبر خدا است که بر سووارم، نعره ازان لشکر بر آمد که ای حسین بدرستی و راستی آنچه گفتمی صدق است، آنحضرت گفت پس بکدام جهت خون مرا حلال انگاشته اید و آبی که بر دودام و یهود^۵ و نصاری حلال است از من باز می‌گیرید، درین وقت آواز گریه مستورات بگوش امام همام رسید، عباس و علی اکبر را فرستاد که از ایشان بگوئید فردا شما را بسیار گریستن است بالفعل در گریه تعجیل مکنید، همه ها خاموش ماندند، امام همام باز گفت: ای اشخاص! خدای تعالی کذب را حرام کرده است و من هرگز دروغ نگفته‌ام، ^۶ من مردی بوده‌ام از دنیا اعراض نموده و مجاور روضه جد خود بوده، مرا در آنجا رها نکردند، بضرورت ترك مدینه گرفته پناه بحرم مکه بردم و بعبادت پروردگار خود مشغول شدم، رسل و رسائل شما نزدیک من متواتر رسانیدند که ترا بامامت اولی و انساب می‌دانیم باید که متوجه اینجانب شوی، اکنون بشماها^۷ رسیدم، بمکر پنهانی قصد من کردند،^۸ پس نام يك يك رئیسان کوفه که آنجا حاضر بودند بر زبان مبارک آورد، ای عمرو سعد^۹ و ای شیث بن ربیع و ای عمرو^{۱۰} بن حجاج و فلان و فلان شماها نامه بمن نوشتید^{۱۱} اکنون در برابر من آمده اید و قصد خون من دارید، جواب دادند که من از این خبر نداریم،^{۱۲} شاهزاده نامه های ایشان همراه داشت، بایشان نمود، انکار کردند که بی اطلاع من قلمی شده اند، امام همام بر کذب آنها متحیر شده فرمود: این نامه ها را با تش اندازید و گفت، الحمد لله که حجت بر شما تمام کردم و شما را بر من حجت نمانده عمرو^{۱۳} نجس پیش آمده

۱. ب: ج: رو: نهاد	۲. ب: و: گفتم	۳. ج: 'که' ندارد
۴. ج: 'سواری' ندارد	۵. ج: 'یهودی'	۶. ج: اضافه: 'و وعده خلافت نکرده‌ام'
۷. ب: 'بشمايان'	۸. ب: 'من' 'کردید'	۹. ج: 'عمر': ب: 'سعد' ندارد
۱۰. ح: 'عمر' بن حجاج	۱۱. ح: نامه 'بجانب' من	۱۲. ب: 'ندارم'
۱۳. ح: 'عمر' نجس		

گفت: ای حسین! این شیون بکار نمی آید، بدون بیعت یزید شمارا رهایی نیست، در صورت انکار ترا هلاک می سازم، پس تیری نکمان نهاد و گفت: ای اهل کوفه گواه باشید و نزد ابن زیاد گواهی دهید^۲ اول کسیکه تیر در لشکر امام حسین انداخت عمرو بن سعد بود، حضرت امام دعای بد در حق آنها کرده عنان اسب برتافت و روی بصف خود کرد و دل به محاربه نهاد. لشکر شام بست و دوهزار سوار و پیاده و ملازمان امام بقولی هشتاد و بروایتی صحیح هفتاد و دو تن بودند، از آنجمله سی و دو سوار^۳ و چهل تن پیاده، چون از جانبین آراسته شدند از طرفین منتظر سبقت حرب بودند، امام همام فرمود: از پدر خود من یاد دارم که سبقت در^۴ حرب نباید کرد. آن صحیفه میدان سربازی را جدول، آن بشهادت فایز در قدم اول، آن از عبدیت بحریت از درگاه الهی، مقدم شهدا حضرت حُربن یزید ریاحی پیش صف لشکر کوفه استاد، چون بر آن منوال دید اسب خود پیش عمرو نجس راند و گفت: ای ابن سعد! با حضرت امام حسین علیه السلام جنگ خواهی کرد؟ گفت: آری، حُر گفت: فردا برسول چه جواب خواهی داد؟ هیچ جواب نگفت، حرا عراض نموده رو بمیدان کرد، لرزه بر اندامش افتاد و دل در برش می طپید، آنانکه به^۵ پهلویش ایستاده بودند صدای قلبش می شنودند، برادرش مصعب گفت: من در هیچ معرکه ترا چنین خوفناک ندیده ام، حُر گفت: ای برادر، مرا ترس نیست اما نفس خود را در میان بهشت و دوزخ مخیّر ساخته ام تا کرا قبول نماید، پس تازیانه بر اسب زد، خود را پیش امام علیه السلام رساند و پیاده گشت و رکاب و سم اسب امام را ببوسید و گفت: یا ابن رسول الله! مرا گمان نبود که این قوم با تو جنگ خواهند کرد بلکه خیال بود که به صلح انجامد، چون تحقیق دانستم که از تو خواهند جنگید اینک بخدمت تو حاضر شدم، آیا توبه^۶ من قبول شود یا نه، حضرت امام حسین از بالای مرکب دست حق پرست خود بر روی حُر مالید و فرمود: هر چند بنده گناهان^۷ کند چون توبه^۷ نماید حق تعالی عفو کند و توبه قبول فرماید، چیزی که با

۱.۱: 'ترا' ندارد	۲. ب: 'دهید' که	۳. ح: 'دو' تن سوار
۱.۴: 'در' ندارد	۵: 'نه' ندارد	۶. ح: 'گناه'
۷. ج: 'و' توبه		

من کردی نا کرده انگاشتم، مردانه باش و دل بر حرب نه، چون مصعب برادر خُر دید که برادر من بفتراک حضرت امام سر را آویخت و آخرت اختیار کرد اسب خود را جولان کرده بمیدان آمد، کوفیان دانستند که بحرب برادر که امام را شامل شده می رود، چون نزدیک رسید حر را آواز داده که من هم اراده جان نثاری بر امام حسین دارم، خُر مصعب را پیش امام آورد، حضرت امام در حق او نوازش فرمود، حر گفت: یا ابن رسول الله اول کسی که از لشکر یزید بحرب تو بر آمد من بودم و اول کسی که از طرف تو بحرب لشکر شام رود خواهم که من باشم، امام فرمود: ای خُر تو مهمان مایی، چگونه اول اجازت بتو دهم درین امر، خُر مبالغه نموده اجازت گرفت، بر اسب سوار شده رو بمیدان نهاد، چون عمرو^۱ سعد حر را به میدان دید دلش پیچید و یکی از معروفان عرب را که صفوان ابن حنظله می گفتندش طلبید و گفت، برو حر را بملایمت بجانب ما باز آر و اگر قبول نکند سرش را بشمشیر انداز، صفوان به ملایمت تمام نزدیک حر آمد و مراتب در اندازگی و برخاستگی از موافقت امام همام کمابهی بجا آورد چون لایقع دید صفوان نیزه حواله خُر کرد، خُر نیزه بر نیزه او افکنده چنان سنان بر سینه او زد که از پشتش بر آمد چنانچه هر دو لشکر بدیدند، بعدش بر زمین زد چنانکه استخوانش ریزه ریزه شد، خروش از هر دو لشکر بر آمد اما صفوان را سه برادر بودند يك دفعه بر سر حر رسیدند، بعون الله خُر هرسه را داخل جهنم ساخت و رو به امام حسین نهاد و گفت: یا ابن رسول الله از من خوشنود شدی، امام گفت آری و تو آزادی چنانکه مادرت نام نهاده بود یعنی فردا از آتش دوزخ آزاد خواهی شد، خُر ازین بشارت باز به انبساط تمام رو بمیدان نهاد و بحرب در پیوست، هر طرف که تاختی از کشته پشته ساختی، ناگاه پیاده دوید و اسب حر را پی کرد، خُر پیاده بجنگ مشغول شد، امام همام چون دید که خُر پا پیاده جنگ می کند اسبی تازی با ساخت گرانمایه فرستاد تا حر سوار شد و بجولان در آمد و عنان مرکب خود را تاب می داد و بخون نوك سنان را آب، چون جمعی که برو جمع آمده بودند بجهنم فرستاد، می خواست که برگردد، هاتفی آواز داد: ای حرباز نگرد که حوران بهشت منتظر قدم تو اند، پس روی بامام حسین

کرد که یا ابن رسول الله نزدیک جدت می روم هیچ پیغامی داری؟ حضرت امام حسین^۱ گفت: ای خر خوش باش من هم عقب تو می آیم، خروش از لشکر برآمد، پس در عین حرب نیزه^۲ حربشکست، از تیغ آبدار کارزار می گرفت^۳ و تمام میمنه و میسر را برهم زد و نزدیک علمدار لشکر عمرو^۴ سعد شد و خواست که علمدار را با علم^۵ دو نیم کند، شمر ملعون با لشکر خود حُر را در میان گرفته از هر چهار طرف بر حُر ضربت کردند، ناگاه قصور این کنانه علیه اللعنة نیزه بر سینه بی کینه حُر زد، حُر بچالاکی شمشیری بسر قصور زد که تاسینه شگافته شد، بیفتاد و بمرد و حُر نیز بیفتاد و آواز داد: یا ابن رسول الله مرا دریاب، حضرت امام اسب را تاخته حُر را از میان مردم در ربود و پیش صف لشکر خود آورده پیاده شد و بنشست و سر حُر را بر کنار خود گرفت و خاک را از بشره شریفش به ردای مبارک خود پاک می کرد، حُر را رمقی مانده^۶ بود، دیده باز کرد و سر خود را در کنار امام همام دید، تبسمی کرد و گفت: یا ابن رسول الله از من راضی شدی؟ امام علیه السلام فرمود: من از تو خوشنودام و خدا نیز از تو خوشنود باد، حُر از فرح^۷ و بسط این مژده جان بمشاهده جانان تسلیم نمود، رحمه الله^۸.

شهید راه رب حضرت مصعب برادر حضرت حر بعد شهادت حر به اجازت امام همام با دشمنان جنگ نموده و بسیاری کشته^۹ شربت شهادت چشید. فایز شهادت منجلی حضرت علی پسر حُر بود چون پدر و عم خود را در رضای امام حسین^{۱۰} شهید دید از لشکر دشمنان امام با غره نام غلام خود بر آمد که اسب را برای آب دادن می برم و بحضور امام همام آمد و روی خود را بر روی حر مالید و گریه آغاز کرد، امام همام پرسید: تو کیستی؟ گفت: من پسر حُر ام^{۱۱} آمده ام که جان خود را در قدم تو نثار کنم، حضرت تحسین و آفرین نمود و دعا کرد، دستوری داد پس علی به میدان آمد و گفت، مثنوی:

ریاحی نزام نه من بنده ام بسی دشمنان را سر افکنده ام

- | | | |
|------------------------|--------------------------|---|
| ۱. ب: 'میکرد' | ۲. ج: 'عمر سعد' | ۳. ۱: 'که با علمدار دو نیم' ج: 'علم با' |
| علمدار 'دو نیم' | ۴. ج: رمقی 'جان' مانده | ۵. ب: از 'فرط' فرح |
| ۶. ج: 'رحمة الله علیه' | ۷. ج: 'بسیاری' را 'کشته' | ۸. ب: 'پسر' حرم |

من از والد خویش شرمنده ام که او کشته گردید و من زنده ام هر مبارز که بدو رسید او را به جهنم فرستاد، آخر لشکریان او را در میان گرفتند و شهید کردند اما حضرت غره غلام خُر که خواند زاده خود را کشته دید رو بمعرکه آورد و چند کس را ته تیغ رسانیده پس نزد شاه شاهان آمد و گفت که تقصیر من معاف کنی که بی حکم تو بجنگ پیوستم، معاف فرمایی که هنوز ادب و رسوم حرب نیاموخته ام، در فراق والی خود سوخته امروز می خواهم که جان بر قدمت نثار سازم و فردا در عرصه محشر بر سر خواجهگان افتخار کنم، مرا به غلامی خود اختیار کن، حضرت آفرینها نمود، او بسرور تمام رو بمیدان نهاد و اندک زمانه را بخواجه رسید.

بعد شهادت این چهار تن امام همام دیگر بار پیش صف لشکر شام رفت و فرمود: ای اهل کوفه من ابتدا بحرب از شما نکرده ام، شما اول تیر بصوب من انداختید و خُر و برادر و پسرش از لشکر شما بودند که براه خدا جان خود را باختند و بمن نصرت کردند،^۱ از مردم من کسی کشته نشده، من بار دیگر بر شما حجت می گیرم که فردای قیامت شما را بر من حجتی نباشد، سه کار از شما می خواهم: اول اینکه مرا راه دهید که پیش یزید بروم و با او مناظره کنم، اگر بی مکا بره حق بجانب او باشد با او بیعت کنم و گر نه او داند و من، اگر چنین نکنید^۲ رخصت دهید^۳ که من بر روضه^۴ جد خود بروم و عبادت نمایم و اگر این هم بخاطر شما نیاید پس ما را و اصحاب ما را آب دهید. طالمان گفتند: ما را با تو سوای محاربه دیگر کار نیست و آب بی بیعت یزید ممکن نیست، امام فرمود پس بوقت حرب یگان یگان برون آیند، برین راضی شدند که آداب مبارزان عرب چنین بود، امام بصف خود آمد،^۵ عمر نجس اسامر^۶ را به میدان فرستاد، او مبارز طلبید، ازین طرف آن مرد نبرد جانفشانی، آن شمع شهادت شبهای ظلمانی، آن شهید راه سبحان، حضرت زهیر بن حسان که از قبيلة بنی اسد در همان نزدیکی بامام پیوسته بود دستوری گرفته

۱. ج: و بر من حان تصدق کردند

۲. ۱: نکنند

۳. ۱: دهند

۴. ج: بر سر روضه

۵. ج: چنین بود از صف خود عمر نجس

۶. ب: اسامه را

مقابل اسامر شد و سر راهش گرفت، اسامر از بیم او بلرزید و نصیحت آغاز کرد که مال و منال و عیال خود را میگذاری و تقویت به حسین^۱ برده ای، زهیر گفت: ای ملعون ترا شرم نیست که شمشیر بر اهل بیت مصطفی^۲ می کشی و برای نعمت فانی عقوبت اخروی اختیار کرده ای؟ اسامر حرف دیگر خواست که بگوید، زهیر بر دهنش نیزه زد که از قفایش بر آمد، بیفتاد و جان داد، پس زهیر برابر قلب عمرو^۳ سعد^۴ آمده نعره زد که من زهیر بن حسان اسدی ام، کیست از شما که مقابل من شود؟ از هیبت زهیر همه خاموش ماندند، از غوغای عمرو^۵ نجس نصر بن کعب از روسای کوفه که بسیار دلاور بود او را با صد سوار برابر می گرفتند برابر زهیر آمد و نصیحت شروع نمود و گفت: ما ترا پیش عبدالله بن زیاد برم که مورد عنایتها شوی، زهیر دانست که ما را از فریب بسخن آورده می خواهد که حربه نماید، نیزه بدو زد که از جان سیر شد، پس برادر^۶ صالح بن کعب مقابل شد، زهیر برو طعن نیزه کرد، اسپش از پا در آمد و پایش بر کاب ماند، از کند^۷ اسپ جان ناپاکش آخر شد، کعب بن نصر بانتقام پدر و عم مقابل زهیر شد، بر فور رسیدن زهیر کار او را از نیزه تمام کرد پس هیچ کوفی را یارای مقابله زهیر نماند، حجر الاحجار را عمرو^۸ نجس گفت: تو پشت پناه لشکر منی مقابل زهیر شو، او گفت: زهیر را در عرب مقابل هزار سوار می گیرند، من از جان خود سیر نیامده ام که مقابل او شوم و تدبیر آنست که من بروم و مقابل او شده بگریزم، سه صد سوار دیگر مستعد باشند که زهیر را در میان گرفته کارش بسازند، چنان کردند، چون حجر مقابل زهیر شد و بگریخت زهیر متعاقب شد، حجر از اسپ در افتاد، زهیر نیزه پر سینه او زد و بکشت، ناگاه سه صد سوار که در کمین^۹ بودند زهیر را در میان گرفتند، بسیاری از دست زهیر کشته شدند، شیت بن ربیع نیزه بر قفای زهیر زد و بگریخت، زهیر شمشیر بر کشید و بسیاری را کشت فاما پنجاه زخم خورده بیفتاد، امام همام سعد غلام امیر المومنین حضرت علی^{۱۰} را با چند سوار فرستاد،

۱. ج: 'عمر'	۲. ب: 'سعد' ندارد	۳. ح: 'عمر'
۴. ب: 'برادرش'	۵. ب: 'کند' ندارد	۶. ج: 'عمر'
۷. ۱: 'در' ندارد	۸. ب: حضرت علی 'کرم الله وجهه'	

زهیر را برداشته آورد، دویست تیر در سلاح^۱ او نشست بود، امام همام پیاده شده بر بالین زهیر آمده^۲ بنشست، زهیر چشم را کرد امام را نزدیک خود دید، امام فرمود: تو در حق من نصرت کردی از تورا ضی ام، حاجتی که داشته باشی برگو، گفت: حق سبحانه و تعالی برای من آب زلال فرستاده است آن را نوشیده از این رسول الله بسخن پردازم، پس دیدند که زهیر بر وضع آشامیدن دهن می زد، بعد فراغت روح پاکش^۳ به سلاء اعلی شتافت، رحمة الله علیه.

پس دوسوار غلام ابن زیاد از لشکر کوفه بر آمدند و مبارز طلبیدند، پروانه شمع آل مطلبی عبدالله عمرو^۴ کلی^۵ پیش امام همام آمد و دستوری بمقابله هر دو غلامان خواست، حضرت امام درو نگریست، مرد قوی یافت، حضرت امام دانست که او کار هر دو خواهد ساخت اجازت داد، عبدالله با شمشیر صاعقه کردار پیاده بمیدان رفت، غلامان پرسیدند تو کیستی؟ گفت: مردی از ابن کلب، گفتند: ما ترا با^۶ جنگ خود نمی گیرم، برای حرب من زهیر ابن قیس یا بریر همدانی پیش آید، عبدالله گفت: ای غلامان ناکس کار، سرداران لشکر برای جنگ شما نمی آیند، مقابل شما کسی باید^۷ که مقابل شماها باشد^۸، بسیار در غضب شده نیزه حواله عبدالله کرد، عبدالله طعن او بر طرف ساخته شمشیر حواله او نمود و بجهنمش فرستاد و دیگری را نیز داخل جهنم کرد. به مشاهده این حال غلامان ابن زیاد یکبار بر عبدالله ریختند و کارش ساختند. بعد از آن رئیس اشجعین روزگار و انیس محفل ابرار^۹ افخر اصحاب جانفشانی، حضرت بریر الخضیر^{۱۰} همدانی زاهد بزرگوار و پیر پاکیزه روزگار بود باجازت امام همام بمیدان رفت، هر کس که پیش او می آمد بجهنم می رفت، ظالمان بتنگ آمده یزید بن معقل را بجنگ او فرستادند^{۱۱}، نزدیک رسیده یزید گفت: ای بریر نزدیک من آنست که تواز جمله گمراه هستی، بیا مباحله نمایم و از خدا می^{۱۲} خواهم که حق را برگمراه نصرت دهد،

۱. ب: 'سلاح' ندارد	۲. ج: آمد و بنشست	۳. ۱.۳: 'مبارکش (پاکش)'
۴. ح: 'عمر'	۵. ب: 'بن عمرو کلی'	۶. ج: 'نه جنگ'
۷. ج: 'مقابل بیاید که'	۸. ب: 'شما باشد'	۸. ج: 'امام ابرار'
۹. ج: 'حضر': 'احضر'	۱۰. ۱.۱۱: 'او فرستاد'	۱۲. ب: 'خدا خواهم'

پس جنگ نموده امتحان آن نمایم، بریر قبول کرد و دست دعا بجناب الهی برداشت و گفت: خداوندا! هر که مبطل باشد از دست محق کشته شود، پس باهم در پیچیدند، بریر يك شمشیر بر سر یزید زد که تاسینه اش بشگافت و بریر نزد امام همام آمد، امام او را به بهشت بشارت فرمود، باز رخصت شده بمیدان رفت، از دست بحرین روس حبشی شربت شهادت چشید.

بعد از آن همای اوج سعادت و کوه رفعت سعادت، مورد افضال وهی حضرت وهب^۱ بن عبدالله کلبی او جوانی بود زیبا رو و بار خساره چون ماه نو، هفده روز از دامادی او گذشته بود، مادری داشت او را قمر می گفتند، پیش وی آمد و گفت: ای فرزند، مکان^۲ تامل است که جگر گوشه مصطفی درین صحرای^۳ کربلای پر بلا در جفای جمعی بیوفا در مانده، می خواهم که از خون خود شربتی دهی تا شیری که از پستان من خورده ای ترا حلال شود و تمنا دارم که تقد جان در هوای امام حسین علیه السلام ببازی تا فردای قیامت از تو راضی باشم، پسر گفت: ای مادر، قبول نمودم فاما اگر اجازت دهی از زوجه خود نیز رخصت شوم، مادر گفت: فریب زنان وسعت دارد مبادا به افسون و افسانه او ازین دولت محروم مانی؟ پسر گفت: ای مادر، خاطر مبارك جمع دار، خلاف امر تواز من نوعی نخواهد شد، پس نزد زوجه خود رفت و حقیقت تنهایی و مبتلای حضرت امام بدست ظالمان ظاهر نمود و گفت: من تقد جان را نثار بر آنحضرت می کنم و فردای قیامت را از عنایت الهی امیدوار می شوم و خوشنودی خواطر حضرت محمد مصطفی^۴ و بتول عذرا و حسن مجتبی^۵ درین کربلا بهم می رسانم، نو عروس آهی بر کشید و گفت که صد هزار جان من نثار امام حسین^۶ باد، اگر کاشکی بشریعت غرا^۷ غزای زنان^۸ روا بودی من خود بحربکوشیدم، می دانم که هر کس که^۹ امروز برای امام حسین^{۱۰} جان خود نثار خواهد کرد فردای قیامت براق کرامت بعرضه بهشت پاکیزه سرشت بتلزد همانا نزدیک حضرت امام روم و بحضور آنجناب، باما شرط کن که فردای قیامت بی من قدم به^{۱۱}

۱. ۱: 'رهب' ۲. ب: 'چه' مکان، ح: 'مقام' تامل ۳. ب: مصطفی 'صلی الله علیه وسلم' ۴. ب: مصطفی 'صلی الله علیه وسلم' ۵. ب: حسن مجتبی 'علیهما السلام' ۶. ۱: 'غرا' عدی زنان ۷. ج: 'که' ندارد ۸. ۱: 'به' ندارد ۹. ب: 'که' ندارد ۱۰. ب: 'که' ندارد ۱۱. ب: 'که' ندارد

بهشت نه نمی. وهب^۱ گفت: نیکو باشد پس هردو بحضور امام همام آمدند، آن^۲ بتضرع و زاری گفت: یا ابن رسول الله شنیده ام که شهیدی که از اسب بر زمین افتد حور از کنار^۳ خود او را بالین می سازد و در قیامت نیز جفت قرین و رفیق او می باشد، این جوان داعیه جان باختن در رضای تو دارد و من اینجا غریب و بیچاره ام، حاجت من آنست که در عرصه گاه محشر مرا باز طلبند^۴ و بی من بهشت نرود و من غریب زاده را بشما سپارد تا مرا بدختران و خواهران خود سپارند و در حرم اهل بیت یکی از کنیزکان و خد متگاران باشم. حضرت امام بگریست و اصحاب نیز گریان شدند، جوان گفت: یا ابن رسول الله قبول کردم که در قیامت وی را باز طلبم چون بدولت شفاعت جد بزرگوارت رخصت بهشت یابم بی او نروم و من او را بشما سپردم، شما بمخدرات حجرات طهارت سپارند، این بگفت و روبمیدان نهاد، هر مبارز که پیش او شد از ضرب شمشیر یا از طعن نیزه او را داخل جهنم ساخت،^۵ پس پیش امام آمده گفت: یا امام از من راضی شدی؟ آنجناب فرمود، آری، مادرش باز تحریص مبارزت نموده به میدانش فرستاد، بسیار گمنامان لشکر ظالمان را بجهنم فرستاد، آخر لشکر^۶ عمرو^۷ نجس بتنگ آمده از بانگ عمرو^۸ نجس همه هایکبارگی برو حمله نمودند، اسپش را از پا در آورده او را مجروح ساختند و افکندند و سرش بریده پیش لشکر اسلام انداختند، مادر وهب سر وهب^۹ را گرفته در کنار نهاد و می گفت: نیکو کردی ای جان مادر و ای حلال زاده مادر،^{۱۰} اکنون رضای من تمام ترا حاصل شد که با شهدا در راه خدا واصل گشتی و روایتی^{۱۱} است که بعد شهادت پسر آن سر را^{۱۲} مادر بر سینه کشیده آهی چنان زد که بمرد. بعدش عمرو بن خالد از لشکر اسلام برون شد، مرد شجاع و دلاور روزگار و کار کرده بسیاری ظالمان را کشته شربت شهادت چشید. پس پسرش^{۱۳} خالد رو بمیدان نهاد، جمعی ناحق پرستان را واصل بجهنم کرده بخلد برین شتافت. بعدش

۳. ب: حور، بهشت، کنار

۲. ب: آن، زن

۱. ۱: 'رهب'

۶. ج: 'آخر لشکر' ندارد

۵. ج: 'جهنم داخل ساخت'

۴. ۱: 'طلبید'

۹. ۱: 'رهب'، سر، رهب

۸. ج: 'عمر' نجس

۷. ج: 'عمر' نجس

۱۲. ۱: 'را' ندارد

۱۱. ب: 'روایت'

۱۰. ب: 'مادر' ندارد

۱۳. ج: 'پس'، 'سرت'

محب صمیمی سعد بن حنظله تمیمی که در هیچ معرکه پشت نداده بود از خون اکثران زمین را گلرنگ و از کثرت تیر اندازی اجساد ظالمان را پر کدک خدنگ ساخته شربت شهادت چشید. بعدش دوستدار خاندان وحی عمرو^۱ ابن عبدالله ندجی^۲ بدریای حرب غوطه خورده شربت شهادت چشید. بعدش طاوس ریاض قدس حماد بن انس به میدان آمد و اسب می تاخت ولوای نصرت بر می افراخته بشربت شهادت کام جان را مذیق ساخت. بعدش وقاص بن ملک پیش آمد، اکثر ظالمان را داد کردار داده رو بروی جنان نهاد. بعدش بنده سعید شریح ابن عبید بمیدان آمد، تردد^۳ و شجاعت کما ینبغی ظاهر کرده جام وصال چشید. بعدش مسلم بن عوسجه که مرد مردانه بود و از^۴ حضرت علی مرتضی خلی دوستی داشت و چند قران^۵ در خدمت آنحضرت گذرانیده بود از غایت دوستی حضرت علی^۶ او را برادر خواندی جماعت کثیر را در میدان کربلا به قعر جهنم فرستاده^۷ مجروح گشت، امام حسین علیه السلام او را آورد، مسلم چشم باز کرده به پسر خود دید، پسر گفت: ای پدر اگر می دانستم که بعد از تو من زنده مانم التماس وصیتی می کردم، فرمود: جز این دگروصیت نیست که خود را درین ظالمان بینداز و جان شیرین را نثار اهل بیت کن، پس مسلم گفت: یا ابن رسول الله هیچ پیغام بجد و پدر خود داری؟ گفت: عقب تو من هم می رسم و این^۸ مصرع خواند و روحش پرواز کرد.

ای خوش آن راهی که در وی چونتو همراهی بود

بعدش شهادت نصیب شد.^۹ پسر مسلم روی بمیدان گریه کنان نهاد و اکثری ظالمان را کشته بملاء اعلی شتافت. بعدش مورد شهادت منجلی، بلال ابن نافع علی^{۱۰} رو بمیدان کرد، هشتاد تیر داشت، ازهریک تیر یک یک کس را بجهنم فرستاد و شهید شد. بعدش شهید راه الله عبدالرحمن بن عبدالله جام شهادت کشید.^{۱۱} بعده یحیی بن مسلم ارنی^{۱۲} جمعی کثیر کفار را ته تیغ نموده شربت شهادت چشید. بعدش

۱. ج: 'عمر' ۱.۲: 'مدحی' ۳. ج: 'نیروی' و

۴. ج: 'با' حضرت ۵. ب: 'قرن' ۶. ب: حضرت علی 'کرم الله وجهه'

۷. ج: 'فرستاد' ۸. ب: 'و' مضمون' این ۹. ج: 'نصیب' شد

۱۰. ب: 'نافع' بن علی ۱۱. ب: 'نوشید' ۱۲. ب: 'ارنی' ندارد

عبدالرحمن بن عروه غفاری بمیدان رفت و سی کس را از ظالمان بی جان ساخته شهید شد. بعدش مالک بن انس مالکی برون آمد و برابر عمرو^۱ سعد بایستاد و گفت: اگر سعد بن ابی وقاص دانستی که از تو این خباثت صادر خواهد شد ترا از جان کشتی و برای این روز زنده نگذاشتی^۲، آن ملعون مردی را فرستاد، مالک از دست او شهید شد. بعدش عمرو^۳ بن مطاع نجفی بمیدان رسید، تردد نمایان کرده و چند کس را داخل جهنم ساخته شهید شد. بعدش قیس بن منبه چون شیر شکاری و پلنگ کوهساری رو بمیدان نهاد و شهید شد. بعدش مسعود ازلی و محمود لم یزلی بوادی شهادت رقاص حضرت هاشم بن عتبہ بن وقاص از دست راست امام همام بر چنگ تازی^۴ نشست و برگستوانی^۵ با جلاجل زرین در وی کشیده با سلاح آراسته بکمال دلاوری و شجاعت نمایان شد بمیدان جنگ بگردید و رو بسپاه عمرو^۶ کرد و گفت هر که مرا داند داند و هر که نداند نداند که من هاشم بن عتبہ بن وقاص ام پسر عم عمرو^۷ سعد بی اخلاص ام، پس بحضرت امام همام آمد و گفت: السلام علیکم یا ابن رسول الله اگر پسر عمم با دشمنانت یار است من دوستدار دوستداران تو ام، دستوری گرفته رو بمیدان نهاد و بعمر^۸ نجس آواز داد که از جماعت خود بدرآ، عمرو^۹ چون آواز هاشم شنید بلرزید و از لشکریان گفت که مرا مناسب نیست که بر سر وی روم کسی برود و دل مرا از وی فارغ نماید، سمعان بن مقاتل^{۱۰} که امیر حلب بود با هزار سوار از دمشق آمده بود، پیش رفت و گفت: ای مرد ترا از عمرو^{۱۱} چه بد رسیده، حالا مالک ری و طبرستان شده است و سالار لشکر کوفه و شام است، تو او را گذاشته با حسین بن علی بی حشم و خدم و بی ملک و بی خزانه یار شده ای، از دولت روی می گردانی؟ هاشم گفت: ای ملعون! این دوسه روزه اختیارفانی را دولت نام نهاده ای و چاره بی اعتبار دنیا را اقبال قرار داده ای؟ آخر از جانبین مقابله جنگ شروع شد، سمعان طعن نیزه بر هاشم

۳ ج: 'عمر'

۶ ج: 'عمر'

۹ ج: 'عمر'

۱۱ ج: 'عمر'

۲ ج: 'نداشتی'

۵: 'برگستوانی'

۸ ج: 'عمر'

۱۰: 'سمعان'؛ ۱۱: 'سمعان بن مقاتل'

۱ ج: 'عمر'

۴ ج: 'در چنگ بر تازی'

۷ ج: 'عمر'

کرد، هاشم رو نموده شمشیری برفرق آن ملعون زد که تازین شگافته شد، تکبیر از لشکر امام همام برآمد، پس هاشم پیش صف عمرو^۱ نجس شد و گفت ای عمرو^۲ پدرت سعد وقاص در دار الحرب أحد جان خود فدای حضرت رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم نمود و سوی دشمنان تیر می انداخت و اعدا را از آن حضرت دفع می نمود و جناب پیغمبر^۳ او را دعا می فرمود و پدر من عتبه بن ابی وقاص سنگ بر لب و دندان پیغمبر می زد، امروز حالتی ست که تو با فرزند رسول خدا شمشیر در میان داری و من اهل بیت را حمایت می کنم، آنروز رسول بر پدرت آفرین می کرد و امروز بر تو نفرین و طمع آن دارم که بر من آفرین کنند، عمرو^۴ این کلمه شنیده آه سرد بر^۵ کشید و اشک از چشم کور او برآمد و جواب نداد. چون سمعان کشته شد برادر^۶ نعمان از هزار سوار بر هاشم ریخت و هاشم خطره بر خاطر^۷ نیاورده هر هزار نا^۸ کس را جواب از شمشیر و نیزه و تیر می داد، امام همام دید که هاشم تنها با هزار سوار می جنگد،^۹ فضیل بن علی برادر خود را با ده کس بکمک هاشم روان ساخت، عمرو^{۱۰} دو هزار مرد تعیین ساخت که این ده تن با هاشم می پیوندند، آن دو هزار نامرد سر راه ایشان گرفته در میان گرفتند و هر یک را شربت شهادت چشانیدند و فضیل بن علی نیز شربت شهادت چشید. اول از برادران امام همام که شربت شهادت چشید فضیل بن علی است، پس هاشم تنها با^{۱۱} هزار سوار جنگ می کرد، فرصت یافته هاشم بکمر نعمان دست انداخته از خانه زین بر گرفت و بر زمین زد که استخوانش پاره پاره شد و بمرد، ازین معنی هزار سوار رو بگریز نهاد،^{۱۲} عمرو^{۱۳} نجس دو هزار نامرد دیگر بکمک فوج خود فرستاد، آنها و مردم سابق باهم^{۱۴} آمیخته هاشم را در میان گرفتند و بهزار فریب شهید کردند.

بعدش بزرگ آفاق، معدن وفاق، شهید طاهر، حضرت حبیب بن مظاهر مردی با جمال و کمال، پیر کهن سال، قرآن مجید تمام ازیر داشت و هر شب يك

۱ ج: 'عمر' نجس	۲ ج: 'ای' عمر	۳ ب: پیغمبر 'علیه السلام'
۴ ب: 'کند'	۵ ج: 'عمر' این	۶ ج: 'یر' ندارد
۷ ب: 'برادرش'	۸ ج: 'بخاطر'	۹ ب: 'هزار کس'
۱۰ ج: 'می' جنگید	۱۱ ج: 'عمر'	۱۲ ا: 'با' ندارد
۱۳ ب: 'نهادند'	۱۴ ج: 'عمر' نجس	۱۵ ب: 'باهم' ندارد

ختم قرآن نمودی و بدیدار حضرت رسالت پناه مشرف شده بود و حدیث شنیده و بملازمت حضرت علی مرتضی حاضر مانده معزز و مکرم بود دستوری جنگ خواست، امام فرمود: تو مرا از جد بزرگوار و پدر نامدار یاد گاری و معهدا پیران در مشقت جهاد معذور اند، حبیب گفت: ای سید و ای سرور، پیران مراسم حرب بهتر دانند نیز می خواهم که فردا در کشتگان تو محشور گردم، امام گریان گریان اجازت داد، حبیب به میدان آمد، شخصی ضربتی^۱ برو زد که از پا در افتاد، خواست که بر خیزد، حصین بن نمیر^۲ سپری برو زد، او آواز داد: یا ابن رسول الله، ادر کنی، امام خود را بدو رسانید، حبیب دیده باز کرد و گفت: ای سید، سخنی که با جد و پدر خود داری باز نما، امام همام بشارت بهشت داد و ازین مژده روی بسفر آخرت کرد.

بعدش حر با جوهره که آزاد کرده ابوذر غفاری^۳ بود بمیدان آمده پیاده طرید و شهید شد. بعدش یزید بن مهاجر صیفی قدم بمیدان نهاد و شهید شد. بعدش انیس بن مغفل اصبحی^۴ رو بمیدان آورد، بسیاری ظالمان را بجهنم فرستاده شهید شد. بعدش عابس^۵ بن شیث عازم قتل گاه گشته از غلام خود مشوره نمود که با من موافقت و رفاقت در حرب میکنی، عازم قبول کرد، پس عابس^۶ پیش امام همام آمده و عرض کرد: من ترا از سایر موجودات بالفعل دوست دارم، اگر فرمایی جان شیرین فدای تو کنم، امام آفرینها فرموده دستوری داد، پس عابس^۷ باتفاق غلام روی بمیدان نهاد. قصه کوتاه، هیچکس از غلبه شجاعت او یارای مقابله ننموده برای حرب پیش نه آمدند، ناگزیر عمرو^۸ نجس گفت: اگر مقدور حرب او ندارید^۹ یکبار بروی حمله کنید،^{۱۰} سپاه ظالم یکبار رو باو کردند زره و نموده خود را از بار^{۱۱} سبک کرده در مقابله مشغول شد و غلام پشت او را حافظ بود، آخر دویست کس از دست عابس^{۱۲} بقتل رسیدند، لاچار شده سایر نامردان یکبار بر عابس^{۱۳} تیر باران نموده^{۱۴} مع غلام شهید کردند. بعدش حجاج مزدق^{۱۵} جعفی رکابدار و بعضی مؤذن

۳. ب: 'حضرت' ابوذر غفاری

۶. ج: 'عالین'

۹. ب: 'ندارند'

۱۲. ب: 'عائش'

۱۵. ب: 'بن' مزدق

۱.۲: بن 'تمر'

۵. ج: 'عالین'

۸. ج: 'عمر'

۱۱: 'باد'

۱۴. ب: 'نمود'

۱. ج: 'ضربی'

۴: انیس مغفل بن 'اصحی'

۷. ج: 'عالین'

۱۰. ب: 'کنند'

۱۳. ب: 'عائش'، ج: 'عالین'

امام نوشته اند 'بمیدان رفت، بسیاری را کشت و شربت شهادت چشید.
 بعدش سیف بن حارث بن شریح^۱ با پسر عم خود مالک بن عبد بن شریح^۲
 گریه کنان بیای بوس امام همام مشرف شد، آنجناب پرسید: سبب گریه شما چیست؟
 جواب داد که ما برای تو گریه می کنیم، چه می بینم که دشمن ترا احاطه کرده اند^۳
 و دوستان بد فع آنها قادر نیستند، آنجناب در حق آنها دعای خیر کرد و دستوری
 حرب داد، بمیدان آمده داد مردانگی داده شربت شهادت چشید. بعد ایشان غلام
 ترك، قاری قرآن بود پیش آمده گفت: یا ابن رسول الله می بینم که از مردم مازنده
 نخواهد ماند، مرا دستوری ده که نیز بحضور تو جان فدا کنم، آن جناب فرمود: من ترا
 برای پسر خود زین العابدین خریده ام، از تو اجازت طلب کن، حضرت امام زین العابدین
 بیمار بود، غلام رفت و دستوری خواست، امام زین العابدین فرمود: من ترا براه
 خدا آزاد کردم، دیگر تو دانی، پس غلام بر در خیمه حرم محترم آمد و از هر کس
 عذر خواست که اگر تقصیری بدمه من باشد معاف فرمایند، همه ها تحسین و
 آفرین نمودند، امام زین العابدین فرمود: تا دامن خیمه بردارند که من تماشای جنگ
 غلام نمایم، بسیاری ظالمان را کشته شربت شهادت چشیدند.^۴ بعدش حنظله بن
 سعد علی در میان هر دو صف بایستاد، ندا کرد که بر شما از عذاب قوم نوح و عقاب
 گروه عاد می ترسم، اگر خواهید که مستحق عقوبت نشوید دست از قتل حسین^۵
 بردارید، امام همام فرمود: ازین سخن بگذر که این جماعت را استعداد عقوبت
 پروردگار پیدا شده است، سخن تو نخواهند شنید، روی بمیدان نهاد و جنگ
 مردانه وار نموده شربت شهادت چشید. بعد از وی یزید بن زیاد^۶ هشت تیر
 بجانب اهل غدر^۷ و نفاق انداخت و پنج کس را ازان ملاعنه بکشت، آخر شهید
 شد. عقب وی سعد ابن عبدالله ابن الحنفی که از اقربای محمد بن حنفیه بود بمیدان
 رفت، چند کس را کشته شربت شهادت چشید. بعدش حاره حارث انصاری^۸
 بمیدان آمده و شربت شهادت نوشید.^۹ بعدش عمرو^{۱۰} بن حاره باندك زمانه شهید

۱.۱: نوشته اند 'نود، ۱.۲: بن 'شریح' ۱.۳: بن 'شریح' ۴. ج: کرده است
 ۵. ج: 'نخواهند' ۶. ب: 'چشید' ۷. ب: زیاد 'سفشاه'؛ ح: 'شقشاه'
 ۸. ج: 'غدار' ۹. ب: حاره 'بن' حارث ۱۰. ج: 'شهید' نوشید ۱۱. ج: 'عمر'

گشت. بعدش این دوبرگ مره بن^۱ ابی مره غفاری بسیاری را کشته شهید شد. بعدش محمد بن مقداد دستوری یافته بمیدان رفت و بسیاری را بکشت، فوج فجار یکبار برو رسیدند، سعد غلام اسیر المومنین حضرت علی با پنج تن موالیان بکمک محمد رفت، از جهت کثرت^۲ مخالفان ازین شش دره فانی متوجه بهشت جاودانی شده جام شهادت نوشیدند. درین محل از یاران و موالیان و دوستان و ملازمان پنجاه و سه تن شربت شهادت چشیدند و از لشکریان سوای حضرت امام^۳ و امام زین العابدین نوزده تن باقی مانده از آنجمه شانرده تن خویشان و برادران و فرزندان و دو تن از یاران و یک کس^۴ از غلامان چنانچه مذکور می شود. چون نوبت شهادت به آل پیغمبر رسید، اول کسیکه از اقارب پیش آمد شهید این شهید، سعید ابن سعید، محمودان ابد را سرخیل، حضرت عبدالله بن مسلم عقیل^۵ گفت که ای عم نامدار دستوری حرب می خواهم، آنجناب بگریه در آمد که هنوز داغ جدایی پدرت و برادران تو از دلم نرفته است، خاطر من اقتضای آن کند که ترا اجازت دهم بلکه بهتر آن می دانم که مادر خود را همراه گیر و بهر جانب که بخواه برو، هنوز مجال این معامله هست. عبدالله گفت: مرا سوای جان بازی در خدمت تو دیگر میراث از پدر نرسیده، جناب امام او را در کنار گرفت و گریان گریان نواز شها فرموده دستوری داد، قدامه^۶ بحکم عمرو^۷ نجس مقابل شهزاده شد و کارزار بمکر و حيله می کرد، چون شهزاده قصد او کردی^۸ او گریختی و اسب شاهزاده بسبب نیافتن آب از چند روز بدو اسپش نمی رسید، شهزاده پیاده شده ایستاد، قدامه شادمان شده در پیچید، شاهزاده او را کشت و بر اسپش سوار شده رو بمیدان نهاد و بر میمنه و میسره تاخته بسیاری را به جهنم فرستاد، از دست نوفل بن ابراهیم شربت شهادت چشید.

بعدش در دریای شهادت، جوهر شمشیر ارادت، آن کشنده ظالم و کافر، حضرت جعفر، او پسر مسلم بن عقیل است، چون برادرزاده خود را شهید دید

۱. ب: 'بن' ندارد	۲. ب: 'کشت' مخالفان	۳. ج: امام 'همام'
۴. ب: 'کس' ندارد	۵. ب: 'مسلم بن عقیل'	۶. ج: 'قدابه'
۷. ج: 'عمر'	۸. ۱: 'قصد کردی'	

دستوری خواسته بصف ظالمان در آمد، بسیاری را کشته پشته ساخت و شهید شد. بعدش عبدالرحمن بن عقیل نیز شربت شهادت چشید. بعد شهادت برادران مسلم عقیل^۱ آن دو گوهر آبدار صدف شهادت، آن دو نجم منور برج سعادت، آن دو شمشیر جوهر دار، حضرت محمد و حضرت عون پسران عبدالله ابن جعفر طیار از بطن حضرت زینب خواهر امام همام بودند عزم حرب بیخاطر آوردند، اول محمد بن عبدالله پیش آمد که از خال بزرگوار دستوری^۲ خواهم، اجازت حرب یافت، بسیاری را کشته شربت شهادت چشید، حضرت زینب در فراق فرزند دلبنده بنالید، شاهزاده اورا^۳ تسلی کرد، چون عون بن عبدالله برادر را کشته دید اول برفت و قاتل برادرش را که بر سر او ایستاده بود داخل جهنم ساخته در خدمت امام همام آمد که ای حسین بزرگوار،^۴ گستاخی مرا معاف کن که بی اجازت تو کشته برادر خود را کشتم، اکنون اجازت حرب فرما، پس دستوری یافته اکثری ظالمان را ته تیغ^۵ آورده شهید شد.

اما^۶ بعد از شهادت خواهرزادگان نویت به برادرزادگان امام همام رسید. شیر بیسته اولاد اسدالله و فرزند جگر گوشه حضرت رسول الله با عم خویش شریک درد و محن حضرت عبدالله بن امام حسن علیه السلام پیش آمد که ای عم بزرگوار و ای سید نامدار دستوری حرب می خواهم، امام حسین علیه السلام گفت: آه ترا چگونه اجازت دهم، تو یادگار برادری و بجان^۷ برابری، پس حضرت عبدالله بحضرت امام همام سوگند داده دستوری گرفت و بمیدان آمد و مبارزها طلبیده روی بدان قلب سپاه^۸ سیاه دل آورد، بست و دو کس را به قتل رسانید، عمرو^۹ نجس از بیم شاهزاده بترسید و در میان سواران پنهان شد، شهزاده از میدان باز گشت، زمانی بر آسود بعد از آن روی بصف ظالمان کرد و مبارز طلبیده،^{۱۰} عمرو^{۱۱} نجس بمردم وعده خلعت و زر نموده تحریض حرب داد، بختری بن عمرو^{۱۲} شامی پیش وی آمد

۲ ج: از جان بزرگوار نو دستوری ۲. ج: شاهزاده دیگر اورا

۶ ب: اما ندارد

۹ ج: عمر نجس

۱۲ ج: عمر شامی

۱.۵: به تیغ

۱.۸: سپاه ندارد

۱۱ ج: عمر نجس

۱ ب: مسلم بن عقیل

۴ ب: ای خال بر گوار

۷ ج: و مرا بجان

۱۰ ب: طلبید

که ای پسر سعد دعوی سالاری می کنی و دعوی سپه سالاری داری، اینک از آن جوان هاشمی که پیش صف ایستاده است می گریزی، عمرو^۱ گفت: جان عزیز است، اگر نگریختی جان نبردمی،^۲ اگر خواهی که راستی سخن مارا امتحان کنی اینک آن جوان^۳ پیش صف ایستاده است، ازین سخن عمرو^۴ بختری در غضب شده با پانصد سوار خاصه او که بودند روی بمیدان نهاد و از لشکر امام همام محمد بن انس و اسد بن ابی دوجانه فیروزان^۵ غلام حضرت امام حسن بمدد شاهزاده بیرون آمدند، فیروزان^۶ اسب خود را پیش افکنده، بختری بر فیروزان^۷ حمله کرد، شاهزاده بر غلام خود برسد و روی بدان طرف نمود، اسد و محمد عقب وی حمله کردند، بختری با^۸ پانصد سوار فرار نموده بآن قلب رسید، شیث بن ربیع بانگ زد که شرم نداری و از چهار کس می گریزی، از عمرو^۹ نجس روایت است که من امروز فیروزان^{۱۰} را دیدم اگر شربت آب یافتی تمام لشکر مارا کفایت بودی و می شمردم که صد و سی کس را از نیزه و بست کس را از شمشیر^{۱۱} کشت پس فیروزان^{۱۲} چنین تردد نموده برگشت و قصد ملاقات امام همام نمود، عثمان موصلی از قفای او آمده بر کمرش زد که از اسب در افتاد، پیاده شد، نیزه بینداخت، شمشیر کشید و مقابل ظالمان شد، اسد بن ابودوجانه چون فیروزان^{۱۳} را پیاده دید بانگ بر مرکب زده بیامد، مردم گرد فیروزان^{۱۴} که جمع بودند چهارده کس از آن مردم قتل کرد باقی بگریختند، اسد نزدیک فیروزان^{۱۵} شده گفت، من ترا بر اسب گیرم که مردم در رسیده آغاز حرب کردند، اسد متوجه حرب شد، در اثناء راه بختری پدید آمد و نیزه بر پهلوی اسد زد که از پهلوی اسد بر آمد، اسد بافتاد،^{۱۶} ارزق بن هاشم رسیده اورا از جان کشت اما شاهزاده عبدالله با شیث بن ربیع آویخته بود، هفده زخم بر وی زده بود آخر بکوشید تا آن قوم از وی گریزان شدند، دید که فیروزان^{۱۷} و اسد را مردم

۱ ج: 'عمر'	۲ ج: 'بیردمی'	۳ ج: 'ای' حوان
۴ ج: 'عمر'	۵ ب: 'مروران'	۶ ب: 'مروران'
۷ ب: 'مروران'	۸ ا: 'با' ندارد	۹ ج: 'عمر'
۱۰ ب: 'مروران'	۱۱ ب: 'و بست کس را از شمشیر' ندارد	
۱۲ ب: 'مروران'	۱۳ ب: 'مروران'	۱۴ ب: 'مروران'
۱۵ ب: 'مروران'	۱۶ ا: 'اسد' ندارد، ب: 'اسد' بافتاد	۱۷ ب: 'مروران'

گرفته اند در آنجا رفت، اسد را شهید یافت، فیروزان^۱ را بر اسپ خود گرفت، چون اسپ او بانصد تیر بلکه زیاده زخم خورده بود از رفتن بازماند، عبدالله پیاده شد و فیروزان^۲ را نیز بر زمین آورد، عون بن علی عبدالله برادر زاده خود را پیاده دیدخیشی^۳ آورده حاضر ساخت که شاهزاده سوار شد، شهزاده فیروزان^۴ را بدو حواله نموده خواست براه در آید، فیروزان^۵ بیفتاد و جان بداد. عبدالله دگر بار روی بمیدان کرد و مبارز طلبید، کسی را داعیه مبارزت شاه^۶ نماند، هیچکس بجنگ بر نیامده، اگرچه عمرو^۷ سعد مبالغه بیکبار برد آخر عمرو^۸ نجس دشنام دادن گرفت، یوسف بن الاحجار پیش آمده گفت: یا ابن سعد منشور ملک تو گرفته ای و علم سپه سالاری تو بر افراشته ای، چرا خود پیش نروی؟ جواب داد: مرا^۹ عبدالله بن زیاد منع نموده که خود جنگ نکنم و دیگر را تحریص بجنگ نمایم الغرض چند کس یگان یگان آمده از دست عبدالله بجهنم رفتند، آخر یکبار حمله کرده وی را از دست و پا معذور ساختند، عباس بن علی و عون ابن عبی خواستند که عبدالله را بخیمه برند ناگاه فهمان ملعون آمده از قفای ضربتی زد که مرغ روحش بملاء اعلی پرواز نمود.

بعدش آن آفتاب شفق پوش صبح شهادت، آن صبح گریبان چاک آفتاب سعادت، آن نوباده بوستان بنی هاشم، تخت نشین اقلیم تسلیم حضرت شاه^{۱۰} قاسم، فرزند ارجمند حضرت امام حسن چون برادر خود را کشته دید پیش امام حسین^{۱۱} آمده دستوری خواست، امام همام فرمود: تو مرا از برادرم امام حسن یادگاری، دلم قبول نمی کند که ترا بمعمر که فرستم،^{۱۲} قاسم در مبالغه دستوری بود که مادرش برآمد و دامنش گرفته بخیمه برد، قاسم محزون سر بزانو بود، او را یاد آمد که پدرش امام حسن^{۱۳} کاغذی نوشته بر وضع تعویذ بر بازوی او بسته^{۱۴} گفته بود که در وقت اندوه آنرا خواهی کشود، قاسم آن تعویذ را بر کشاد نوشته بود که چون بینی که در دشت کربلا امام حسین^{۱۵} بدست ظالمان گرفتارست سر خود را نثار عم

۱.۱: 'فیروزان'	۱.۲: 'فیروزان'	۳ ب: 'خیشی' ندارد
۱.۴: 'فیروزان'	۱.۵: 'فیروزان'	۶ ب: 'شاهزاده'
۷ ج: 'عمر'	۸ ج: 'عمر'	۹ ج: 'که' مرا
۱۰ ب: 'شاهزاده'	۱۱ ب، ج: 'فریسم'	۱۲ ب: 'بسته' بود

بزرگوار خود نمایی، قاسم آن تعویذ را بحضرت امام حسین^۱ نمود، امام حسین^۱ فرمود: چون ترا درین کاغذ وصیت است مرا نیز برادرم در باره^۲ تو وصیتی نموده، باش تا بران قیام نمایم، پس دست قاسم گرفته بخیمه آمد و برادران خود عون و عباس را طلبید و مادر قاسم را فرمود: جامه^۳ نو بقاسم پوشان و خلعتی فاخره از جانب خود عنایت نمود و دختر خود را که نامزد قاسم^۴ بود با قاسم عقد نکاح بست و دستش را بدست قاسم داد، قاسم دست عروس رها کرد و قصد بمیدان نمود، عروس گفت: فردای قیامت ترا بچه نشان شناسم؟ قاسم آستین خود را چاک کرد،^۵ امام همام دید که قاسم بجنگ می رود گریبانش چاک زد و هر دو سر دستارش بهر دو جانب راس فرو گذاشت و لباس برنگ کفن پوشانید و تیغ خود عنایت نمود، قاسم روی بمیدان نهاد، هیچکس را مجال مقابله^۶ قاسم نشد آخر قاسم مقابل عمرو^۷ سعد شد و حجت ها نمود که شمشیر بر اهل بیت می رانی، از خدا نمی ترسی، چند اشخاص باقی اند، از سر بغض اینها^۸ در گذر، آن ملعون حرف بیعت یزید بزبان آورد، قاسم فرمود: ای عمرو^۹ اسب خود را امروز آب داده ای؟ گفت آری، گفت وای بر تو، اسب خود را سیراب می سازی و شمسوار میدان امامت را تشنه می گذاری و از اطفال و عورات که از تشنگی جان بلب رسیده آب باز می داری؟ عمرو^{۱۰} نجس گریان شد فاما هیچ جواب نداد و رو بسپاه خود کرد که این قاسم بن حسن است، قاسم بخیمه آمد و اندکی نشست و تسلی مادر و عروس نمود باز رو بمیدان نهاد، عمرو^{۱۱} نجس ارزق شامی را بمقابله^{۱۲} قاسم تحریص نمود، او گفت: ای امیر از بعید باشد که مرا در عرب و شام برابر هزار سوار گیرند و تو بحرب کودکی می فرستی و می خواهی که نام و ناموس مرا درهم شکنی؟ ارزق از عزت و عار از جمله چهار پسر خود یکی را فرستاد، او از دست قاسم بجهنم رفت، دومی را فرستاد نیز بدستور گردید و سومی و چهارمی علی^{۱۳} هذا القیاس، پس ارزق بخشم آمده مقابل قاسم شد، حضرت امام حسین^{۱۴} چون ارزق را مقابل نور چشم خود دید

۳. ج: 'عمر'

۶. ج: 'عمر'

۲. ج: چاک کرد و داد'

۵. ج: 'عمر'

۱. ب: 'بقاسم'

۴. ح: 'آنها'

۷. ح: 'عمر'

نصرت فرزند را از حق سبحانه و تعالیٰ بخواست پس دوازده طعن نیزه بر قاسم کرد و قاسم فرو نمود، آخر آزرده شده ارزق نیزه بر شکم قاسم زد که از اسب بافتاد، قاسم پیاده شد، محمد انس حبیب^۱ امام همام را نزدیک شاهزاده آورده سوار کرد، شاهزاده مقابل ارزق شد، بعد گفتگوی بسیار گفت: ای ارزق، مثل تو سپاهی و از سستی^۲ تنگ اسب خبر نداری؟ آن ملعون پشت خم کرده متوجه تنگ شد، شاهزاده ضربتی بدو زد که مثل خیار دو نیم شد، فی الحال از اسب خود برجست و بر اسب ارزق سوار شد و حبیب^۳ امام همام را الحام گرفته بخیمه گاه آمد و رکب سعادت امام همام ببوسید و باز بمیدان آمد و نظرش بر علم ابن زیاد که همراه عمرو نجس^۴ بود افتاد، قاسم خواست که خود را آنجا رساند و علم را نگون سازد، پیادگان سر راه قاسم را گرفتند و از عقب سواران رسیدند یکبار بر قاسم حمله نموده^۵ و بزخم تیر و شمشیر بی طاقت کردند و شیث ابن اسد ملعون نیزه بر سینه آنجناب زد که از پشت بر آمد، قاسم آواز^۶ داد یا عمّاه ادر کنی حضرت امام^۷ بی اختیار دوید، شیث که باراده بریدن سر شاهزاده^۸ ایستاده بود او را بیک ضربت^۹ بجهنم فرستاد، قاسم را که رمقی^{۱۰} باقی مانده بود بخیمه آورد و سرش در کنار گرفته بوسه می داد، قاسم چشم را کرده تبسمی نمود و جان بمشاهده جانان تسلیم نمود.

بعدش آن شمسوار این شمسوار لافتی، آن آیه صحیفه اولاد مبشر هل اتی، آن شهید راه شاهد لم یزلی، حضرت ابوبکر بن حضرت علی از امام همام گفت که دستوری می خواهم تا دمار دشمنان ترا بر آرم، امام فرمود: شما يك يك می روید مرا يکه می گذارید، گفت: ای برادر از مدت تمنای خدمت^{۱۱} تو داشتیم، امروز هیچ هدیه به از جان نیست، پس ابوبکر بمیدان آمد و جولان نمود. بروایتی بعد خوردن بست و يك زخم آخربه طعن نیزه قداد موصلی و بروایتی بزخم تیر^{۱۲} عبدالله عقبه شربت شهادت چشید.

- | | | |
|------------------------|-------------------------------|--------------------|
| ۱. ب: 'حبیب' ندارد | ۲. ج: 'ار' شکستگی | ۳. ب: 'حبیب' ندارد |
| ۴. ج: 'عمر' | ۵. ج: 'نمودند' | ۶. ۱: 'آواز' ندارد |
| ۷. ج: حضرت امام 'حسین' | ۸. ۱: 'سر' ندارد | ۹. ج: 'بیک' 'ضرب' |
| ۱۰. ج: 'رمقی' 'حان' | ۱۱. ج: 'تمنای' 'تحفه' خدمت ۱۲ | ۱۲. ۱: 'تیر' ندارد |

بعدش آن عمر به طلسم عمر باخته، آن بر سر اعداء دین تاخته، آن واصل ذات جلی، حضرت عمر بن علی باجاست امام همام بمیدان آمد و از دست ظالمان شربت شهادت چشید.

بعدش ترجمه شجاعت علی مرتضی و تفسیر جلالت ابن عم مصطفی، معدن ولوله علی ولی، حضرت عون بن علی، جوانی خوب و با صورت زیبا و سیرت صفا^۱ در خدمت امام همام آمد، گفت: ای امام همام، مرا فرصتی نیست که مبارز طلبم که در آن تاخیر و توقفی می رود، من در قتل اعداء تعجیل دارم، اجازتی فرما و همتی ارزانی کن که انتقام برادران از ایشان بکشم، امام فرمود که لشکر مخالف بسیار است، گفت: یا ابن رسول الله شیر را از هجوم روباهان چه اندیشه و روبمیدان نهاد و مرکب بر انگیخت و بر قلب لشکر حمله آورد و در دریای هیجا غوطه خورد. ابن الاحجار با دوهزار سوار و پیاده گرد او گرفته، شاهزاده شمشیر بر کشید و آن صف را از هم بدرید و لشکر از پیش خود بریانید^۲ و عنان بجانب امام حسین معطوف گردانید، امام برو آفرینها کرد و فرمود: برو بخیمه و زمانی بیاسا که مجروح شده ای! عون حضرت امام را سوگند پیغمبر داد که مرا از حرب باز مدار که از تشنگی قریب بهلاکت ام، امام فرمود: آن اسپ ادهم را که پدرت علی مرتضی در حین حیات بتو بخشیده بود برو سوار شو، همچنان کرد و بمیدان آمد، لشکریان عمرو سعد^۳ گفتن آغاز کردند این چه قیاست است که باز این سوار پیدا شد:

ه کدام سروز بالای زین فرود آمد

صالح ابن یسار را که چشم بر وی افتاد از غضب بلرزه در آمد و سبب غضب این بود که در زمان خلافت خود حضرت علی مرتضی^۴ بکدام تقصیر شرعی از دست عون او را بحد شرع رسانیده بود و آن کینه در سینه آن ملعون بود، تیغ از نیام بر کشید و زبان بر فحش و دشنام کشاده بر عون حمله کرد، از کلمات سفاهت او عون بیک طعن نیزه به جهنمش فرستاد، برادر صالح حمله کرده آمد و خواست که زبان بر فحش کشاید، عون نیزه در دهنش زد که از قفایش برون شد. عاقبت

۱. ب: 'با' صفا ۲. ج: 'بریانید' ۳. ب: لشکریان 'عمرو نجس'

۴. ب: علی مرتضی 'کرم الله وجهه'

هزار سوار از میمنه و هزار سوار از میسره بچپ و راست او درآمدند و طعن و ضرب بر وی روان کردند و عون نامدار با ایشان به نبرد درآمد و هرسو حمله کرده دمار از سوار و پیاده برمی آورد، زخم بسیار بر عون زدند و به نیزه خالد این طلحه از مرکب در افتاد و گفت یا ابن رسول الله در هوای تو بمعرکه دین^۱ آمدم و در هوای تو بمیدان آخرت رفتم.

بعدش مظهر شهادت مفصلی، حضرت جعفر بن علی پیش آمد،^۲ دستوری خواست و بمیدان رفته جام شهادت چشید.

بعدش آن مظهر شجاعت علی ولی، عبدالله بن علی با دیده گریان پیش امام آمد، دستوری خواسته بمیدان رفت، بعد از آنکه صد و هفتاد کس را بکشت بزخم های ثویب^۳ حضرمی از مرکب در افتاد و بدرجه شهادت رسید.

بعدش آن بعلم برداری^۴ لشکر شهدا علم، آن بتحریر واقعه شهادت دو بازو قلم، آن شهید^۵ تشنه آب بآب فرات،^۶ آن شیر نیستان مصافات، آن ثانی جعفر طیار بشهادت منجلی، سید الشهداء حضرت عباس این علی، وی محبوب ترین برادران و علم بردار امام حسین^۷ بود، علم به حضور مبارکش برپا کرد و گفت ای برادر علم برداری بقیامت افتاد، عنایتی نمایی و اجازتی فرمایی که مرا طاقت جدایی برادران و تاب مشاهده تشنگی فرزندان تو نیست. حضرت امام بگریست و گفت: ای برادر! نشانه لشکر من تو بودی، چون مراد تو اینست اجازت باین شرط دادیم که بمیدان روی و برین قوم حجت گیری پس از آن بنیاد حرب کنی، عباس علی بمیدان آمد و گفت: ای قوم، این سید و سرور و این فرزند ستوده پیغمبر می گوید که چندین خون بزرگان دین و اصحاب و تابعین بر خاک ریختند اکنون ما را چندان آب دهید که اطفال و عورات بنوشند، مرا بگذارید که باقی مانده اطفال گرفته بطرف روم یا بلاد هند روم و جزیره عرب و ولایت حجاز بشما گذارم و شرط می کنم که فردای قیامت بشما خصمی نکنم و فعل شما را بخدا حواله نمایم تا هرچه خواهد بکند. از

۳. ب، ج: 'ثویب'

۶. ب: 'بلب' فرات

۲. ب: پیش 'امام' آمد

۵. ج: 'شهید' ندارد

۱. ب: 'دین' ندارد

۴. ج: 'بعملداری'

۷. ب: امام حسین 'علیه السلام'

استماع این پیغام^۱ غلغله سپاه شام برآمد، جمعی خاموش شدند و قومی دشنام آغاز کردند و بعضی پشیمانی می خوردند و گروهی زار زار می^۲ گریستند اما شمر ذی الجوشن و شیث ربیعی و حجر الاحجار گفتند که با امام حسین^۳ بگو اگر همه روی زمین آب فرو گیرد و در تصرف ما باشد يك قطره ازان بشما ندهم تا وقتی که بیعت یزید نکنی، عباس^۴ این جواب را بحضرت حسین^۵ رسانید، امام سر مبارك پیش افکند و آب در دیده بگردانید، ناگاه از خیمه فریاد و فغان العطش العطش برآمد، عباس علی از سر غیرت کمال^۶ نظر بر تشنگی اطفال نموده مشکي گرفته رو بآب فرات نهاد، چهار هزار کس بر آب فرات موکل بودند، پانصد پیاده بر عباس^۷ تیر باران کردند، عباس اسب را راند، مردم از خوف بگریختند، عباس اسب در آب زد و مشک بر آب کرده خواست که آب خورد، از تشنگی امام و زنان و کودکان یاد کرده آب ناچشیده مشک بر دوش کرده روان شد، پیاده ها راه بروی گرفته حرب آغاز کردند، نوفل بن ارقب بخنجر ضربتی زد که دست راست عباس از بدن جدا شد، از روی مردانگی مشک را بر دوش چپ کشید، دست چپش نیز بینداختند،^۸ مشک را بدنندان گرفت و برکاب دشمن را از پهلوی خود جدا و دور می کرد ناگاه تیری بر مشک آمده سوراخ شد و آب را ریخت، پس عباس ازان دو زخم از اسب دریافتاد و گفت: یا خواه^۹ ادر کنی، آواز او بگوش امام رسید دانست که نزدیک جد و پدر رفته است، آهی از امام مظلوم برآمد که زمین کربلا بلرزید، همای اوج اقدس^{۱۰} محمد انس^{۱۱} ایستاده بود، گریه امام دیده خود را بموضع شهادت حضرت عباس رسانید، عباس را زنده نیافت، خود را برو انداخت و شیون آغاز کرد، ظالمان که آنجا بودند انس را پاره پاره کرده گوشت او را بر سنان کردند. پس حضرت امام حسین ماند و پسر حضرت علی اکبر و امام زین العابدین^{۱۲} و علی اصغر که عبدالله نام داشت.

چون امام دید که از یاران و برادران و خویشان و هواداران کسی نماند سلاح بر خود راست کرد که بمیدان برود. آن عقیق منقش نقوش شهادت، آن راوق

۱. ۱: این مقام	۲. ج: زار زار گریستند	۳. ب: امام حسین علیه السلام
۴. ب: کمال غیرت	۵. ۱: بینداخت	۶. ب: یا خواه
۷. ج: اقدس	۸. ب: محمد بن انس	۹. ب: زین العابدین علی اوسط

مروق رواق جنت، آن وارث صفدری حیدر صفدر، سلطان اشجعین حضرت علی اکبر پدر را دید که سلاح بر خود راست می نماید آمد و بیای امام همام افتاد و گفت: روا مدار که مرا در میان ظالمان گذاری؟ چندان در حرب خود توقف کن که من جان خود را فدایت سازم، حرم امام و خواهران از خیمه برون دویدند و در دست و پای علی اکبر افتادند و در ممانعت مبالغه بکار بردند، حضرت امام نیز به مبالغه اجازت رفتن نمی فرمود، علی اکبر تضرع نموده سوگندهای عظیم به پدر داد، پس امام لاچار^۱ شده از دست خود سلاح بروی راست کرده بر اسب عقابش سوار کرد، مادر و عمه اش بر کاب آویختند، امام همام منع نمود^۲ که دست ازو باز دارید که سفر آخرت اراده دارد، پس شاهزاده بمیدان رفت در آن وقت عمر هیزده ساله داشت و از روی خلق و خلق ازو شبیه تر کسی از رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم^۳ نبود تمام صفوف لشکر ظالمان از مشاهده جمال او حیران و متحیر ماندند و پرسیدند تو کیستی که مرا بحرب خود طلب می کنی؟ عمرو^۴ نجس ملعون گفت، آن پسر بزرگ حسین علیه السلام است که در شکل و شمایل بحضرت رسالت پناه می ماند، شاهزاده هر چند خواست کدام مبارز مقابل او نشد ناگیر شاهزاده خود را بر لشکر خصم زد، شور در میمنه و میسره افتاد، چندان مقاتله کرد که آن گروه انبوه از حرب او ستوه آمد، پس مراجعت نموده پیش پدر آمد و گفت: ای پدر از تشنگی هلاک می شوم اگر یک جرعه آب یافتی دمار ازین ظالمان بر آوردی، امام همام انگشتی حضرت رسالت پناه بدهنش داد، ازان تشنگی را اندک تسکین گردید، باز رو بمیدان نهاد، عمرو سعد^۵ طارق بن شیت را گفت، برو کار پسر امام حسین بساز تا من حکومت رقه^۶ و موصل برای تو از پسر زیاد بستانم، آن ملعون گفت که طارق پسر رسول خدا را بکشد و تو ایفای عهد نکنی، آن ملعون قسم کرده انگشتی خود بدو داد، طارق پیامد و طعن نیزه کرده شاهزاده رد آن طعن نموده چنان نیزه زد که از پشتش برآمد و بیفتاد، شاهزاده اسب خود^۷ را برو راند که تمام اعضایش به سم اسب خورده شد، بعدش دو پسر طارق پیش آمدند، یکی از ضربت

۱ ب: 'ناچار' شده ۲ ب: مع 'فرمود' ۳ ا: اضافه، 'عليه الصلوة والسلام' ۴ ج: 'عمر'
 ۵ ح: 'عمر سعد' ۶ ب: 'رقه' ۷ ج: اسب 'عقاب' خود

شاهزاده رخت حیات پر بست، دومی را گریبان از یکدست گرفته بدست دیگر گردنش بشکست و از زین بزمین انداخت، غریو از لشکر ظالمان بر آمد، قریب بود که همه ها فرار شوند. عمرو^۱ نجس ملعون بترسید، مصرعه^۲ این غالب را گفت که برو کار این جوان هاشمی را بساز. مصرعه^۳ که پیش^۴ آمد شاهزاده بیک ضربت شمشیر از سر تا کمر او را دونیم ساخته از اسب در انداخت پس از لشکر ظالمان بگفته عمرو^۵ نجس دوهزار سوار یک دفعه بر شاهزاده آمدند، شاهزاده از کمال شجاعت حمله نموده آن دوهزار سوار را به قلب لشکر روانید و پیش پدر آمده فریاد العطش نمود. امام همام فرمود: قریب است که از آب کوثر سیراب می^۶ شوی، شاهزاده باز بمیدان آمد، تمام لشکر یکبار بر شاهزاده حمله نموده آخر به طعن نیزه ابن نمیر شاهزاده از مرکب در افتاد، آواز داد: ای پدر مرا دریاب، امام همام رفت و شاهزاده را به خیمه آورد، مادر و خواهر و عمه اش فغان و فریاد می کردند و گفتند که از پدر و مادر خود سخن گو، شاهزاده چشم باز کرد و سر خود را بکنار^۷ پدر دید و خروش مادر شنید گفت: می بینم درهای آسمان کشاده است و حوران جامهای شربت به دست نهاده مرا اشارت می کنند که بیا! این بگفت و ودیعت حیات سپرد.

القصة چون حضرت امام حسین دید که از هیچ سوی یاری و وفاداری و مددگاری رو نمی نماید و از هیچ طرف آواز غمگساری نمی آید فرمود: ای پردگیان حرم نبوت، ای پرورش یافتگان در تتق عفت، خاموش باشید تا دشمنان شماتت نکنند و صبر را شعار خود سازید، در بلا جزع نمودن موجب محرومی از ثواب^۸ است و ثواب^۹ صابران نزدیک حق سبحانه^{۱۰} و تعالی بیرون از حساب است پس دختر خود سکینه را بنواخت و بخواهران گفت: سکینه من امروز یتیم خواهد شد، زنهار که بعد از من بانگ بر وی مزینید و با اویی التفاتی مکنید^{۱۱} که دل یتیمان نازک می باشد و پس از واقعه من موی برهنه مکنید و طمانچه^{۱۲} بر رو مزینید و سینه^{۱۳}

۱. ج: 'عمر' نجس	۲. ب: 'مصرع' این	۳. ب: 'مصرع'
۴. ج: 'در' پیش	۵. ج: 'عمر'	۶. ب: 'سیراب' شوی
۷. ب: 'در' کنار	۸. ج: 'صواب'	۹. ج: 'صواب'
۱۰. ب: 'سبحانه' ندارد	۱۱. ج: 'نکنید'	۱۲. ب: 'طمانچه'
۱۳. سینه 'را'		

مخراشید و جامه چاك نسازید که این عادت جاهلیت است اما از گریه منع نمی کنم که شما غریبان و بیکسانید، محروم و بیچاره گشته مظلوم و آواره شده، درین محل زینب و کلثوم و شهربانو و سکینه بی طاقت شده گریه آغاز کردند بر طریقی که صومعه داران آسمان از آه و ناله ایشان بفریاد آمدند، امام همام ایشان را تسلی داده بر مرکب سوار شده خواست که بمیدان رود، ناگاه خروش عظیم از خیمه برخاست، امام سبب پرسید: گفتند، آن لاله داغدار مظلومی، آن غنچه گلزار معصومی، آن شهید شهادت مقدر، معصوم معصومان حضرت شاه علی اصغر را از تشنگی نوبت بهلاکت رسید و شیر در پستان مادر او نمانده، فرمود، اورا پیش من آرید، حضرت علی اصغر را بامام رسانیدند، امام حسین^۱ اورا پیش زین نشانده پیش صف ظالمان رفت و گفت: ای قوم، اگر بزعم شما من گنهگارم این طفل باری گناهی نکرده يك جرعه آب دهید، آن ملعونان گفتند بی حکم پسر زیاد محال است که آبش دهم، نامردی تیری بسوی امام انداخت، آن تیر بر حلقوم علی اصغر رسید و گذار شده در بازوی امام نشست، حضرت امام آن تیر را برون کشید^۲ و انداخت و خون از حلقوم^۳ او جاری شد، امام آن خون را^۴ از دامن خود پاك می کرد نمی گذاشت که بزمین آید پس بخیمه آمد و بمادرش فرمود، بگیر این طفل شهید را که از آب کوثر سیراب شد، اهل حرم و امام گریه و فغان نمودند. راوی گوید، با علی اصغر هشتاد و دو تن بودند شربت شهادت چشیدند و با حضرت امام سوای زین العابدین کسی نماند.^۵ اهل بیت چون امام را تنها دیدند آه سوزناك از جگر کشیدند و بسبب یتیمی و بیکسی فرزندان گریه ایشان موقوف نمی شد. امام زین العابدین که از مدت بیمار بود از خیمه برون آمد و نیزه برداشت لیکن از ضعف می کشید و از رنجوری جسد مبارکش می لرزید و رو بمیدان نهاد، امام همام عقب او رفت و گفت، الله الله، ای پسر باز گرد که نسل من بتو باقی ماند،^۶ تو پدر ائمه اهل بیت خواهی بود، نسل^۷ تو تا قیامت باقی خواهد ماند و من ترا وصی خود ساخته عورات را بتو می سپارم و

۱. ب: امام حسین 'علیه السلام'

۲. ب: 'کشیده'

۳. ج: از 'حلق'

۴. ب: 'را' ندارد

۵. ج: 'نمانده'

۶. ۱: 'مانده'

۷. ج: 'و' نسل تو

امانتی که از جد و پدر مانده بتومی گذارم، پس شهربانو را گفت سلاح ببار، پس قباي خَزْ مصري در بر و عمامه رسول خدا^۱ بر سر کرد و سپر حمزه سيد الشهدا حمایل نموده ذوالفقار شاه ولایت بر میان بست و بر اسب ذوالجناح سوار شده رو بمیدان کرد، پردگیان حجره عفت را و داع کرده و بخدا سپرده بمیدان رسیده نیزه بر زمین استوار کرد و گفت: مرا می دانید که جدم مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم و پدرم علی مرتضی و مادرم خیرالنساء و برادرم حسن مجتبی و عمم جعفر طیار و عم پدرم حمزه سيد الشهدا است. جمله فرزندان و عزیزان و خویشان مرا قتل کردید و این زمان بهلاکت من کمر بسته اید، کشتن من در کدامی مذهب و ملت روا است، ای قوم بترسید از خدا که شب ببرد و روز آرد و بمیراند و زنده گرداند و روزی دهد و جان ستاند، اگر برخدا قرار^۲ دارید و بر محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم^۳ که جد ما است ایمان دارید بر من ستم نکنید و جفا روا مدارید و بترسید از آنکه فردا روز عرصات جد و پدر و مادر من با شما خصمی کنند، اگر مخالف مملکت مرا می دانید سر راه مرا بگذارید تا بحبش یا بترکستان بروم و عیال مرا که از تشنگی هلاک می شوند آب بچشانید و اگر چنین نکنید من تن بقضا در داده ام. از استماع این کلام اکثران گریه کردند و اکثران فغان نمودند، پس بختی بن ربیع و شیث ابن [ربیع]^۴ و شمر ذی الجوشن دیدند که کار از دست می رود و نزدیک است که لشکر با امرای خود در آیند، برابر امام همام آمدند و گفتند: یا ابن^۵ ابی تراب قصه بر خود دراز مگیر و این کبر از سر بنه، بیا تا ترا پیش ابن زیاد برم و بیعت یزید دهم و ازین تهلکه خلاص یابی والا ترا از تشنگی هلاک سازم، امام سر در پیش انداخت. عمرو^۶ سعد چون گریه لشکر بدید بترسید، از قلب برون تاخته بانگ بر پیادگان زد که نگذارید تا پسر ابو تراب سخن دیگر گوید، تیر باران کنید، پانزده هزار نامرد یکبار تیر باران نمودند، قضا را یکی بر آنحضرت و اسب آنحضرت بر رسید، همه ملعونان خجل شده باز گشتند و امام بخیمه درآمد.

آورده اند که دران روز که امام همام تنها ماند گردی و غباری چنان

۱. ج: رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم ۲. ب: 'اقرار' دارید ۳. ج: 'و آله وسلم'
 ۴. ا، ب، ج: شیث بن... بیاض دارد ۵. ب: 'ای' ابن ۶. ج: 'عمرو' سعد

پدید شد که کسی کسی را نمی شناخت، پس شخصی با هیبت و شکل عجیب که سر و دستش بسرو دست شیر می مانست و یایش مشابه پای شتر بود بر مرکب نشسته بحضور امام آمد و گفت: السلام علیکم یا ابن رسول الله، امام جواب داد و گفت: تو کیستی؟ گفت، من مهتر پریانم و از موالی سید آخر الزمان و چاکر شاه مردانم، مرا زعفر زاهد گویند، لشکر من درین بیابانست، پدرت وقتی که بچاه بیرالعلم آمده بود و دیوان را بزور ذوالفقار مسلمان کرد پدر مرا بر ایشان مهتری داد، بعد فوت پدر آن مهتری بمن رسید، همه در فرمان من اند، دستوری خواهم که با لشکر خود بیایم و دمار ازین قوم بر آرم، امام فرمود: ترا خدا نیکی دهد، شما را بر قتل ایشان حکم نمی توانم کرد از آنکه شما جسم^۲ لطیف اید، ایشان شما را نخواهند دید پس چنین حرب ظلم است. گفت، من جسم خود را بصورت انسان^۳ بدیشان نمایم، اگر قوم ما هم کشته شوند شهید راه تو شوند. امام فرمود: مدد ملایکه در جنگ پدر^۴ با جدم بحکم خدا بود و حالا من از دنیا سیر آمده ام، تو معاودت به لشکر خود کن، او سلام کرد و برفت. امام حسین^۵ باز رو بمیدان نهاد، تمیم بن قحطبه^۶ مقابل شد، از ضرب^۷ شمشیر امام کارش آخر شد، پس برمد اقسطی که بسیار از مشاهیر اشجعه شام بود شمشیر کشیده آمد، از شمشیر امام همام مثل خیار دو نیم شد، پس امام آهنگ لب آب کرد، پس شمر ذی الجوشن بانگ بر لشکر زد که امام را از آب باز دارید، امام را ظالمان از آب حایل شدند، امام سر صف لشکر را دریده در فرات اسپ انداخت و خواست که آب خورد، کسی گفت که امام آب می خورد و مردم بدولت سرای افتادند، امام از سر غیرت آب را بریخت و بخیمه آمد لیکن از لب آب ناخیمه چهار صد کس از دست امام کشته شدند پس در خیمه همه پردگیان عصمت را بموجب وصیت سابق که بالا گذشت فرمود. پس آن محبوبه شهید تیغ رضا، آن مستوره^۸ سراوقات عظمت کبریا، آن بماتم شهدای دشت^۹ کربلا سر^{۱۰} بزانو بانوی کونین حضرت شهر بانو زوجه

۱. ج: 'به قتل' ۲. ج: 'به' جسم لطیف ۳. ۱.۳: 'انسان' ندارد
 ۴. ج: 'پدرم' ۵. ب: امام حسین 'علیه السلام' ۶. ۱.۶: 'بن' 'محطیه'
 ۷. ۱.۷: 'از' 'ضربت' ۸. ج: 'ستوده' ۹. ب: 'دشت' ندارد ۱۰. ب: 'دست' 'بزانو'

حضرت امام^۱ که دختر یزدجرد شهریار عراق بود و سبب درآمدن او بزوجیت امام همام در تاریخ و فیات^۲ الاعیان تصنیف ابن خلکان محدث شافعی باین طور نوشته بود که در خلافت حضرت عمر فاروق^۳ که حضرت خالد بن ولید بحکم خلیفه وقت فارس را فتح کرده یزدجرد شهریار^۴ را بقتل رسانید، سه دختر شهریار مذکور را مع اموال مغروته او در مدینه پیش حضرت عمر^۵ ترسیل ساخت، چون آنها بمدینه رسیدند خلیفه وقت بر آنها دعوت اسلام کرد، ایشان اسلام را قبول نمودند بعده فرمان یافتند که بملک خود روند و آنجا باشند، آنها گفتند من جائیکه سلطان بودم آنجا بروم چوپان مانند نمی توانم پس حضرت علی مرتضی^۶ فرمود: اینها بنات یزدجرد شهریار نبیره نوشیروان اند و از چندین هزار سال در عراق بوده است اگر شرفای عرب بزنی^۷ گیرند مضایقه نیست. ریاست امر شریف است، رئیس غیر اسلام^۸ را پیغمبر علیه السلام حرمت داشته و آنها^۹ بفضل الهی بشرف اسلام مشرف شده اند. حضرت عمر فرمود: بالفعل در عرب شریف تر از شما کسی نیست، اگر ابتدای این امر از آنحضرت^{۱۰} گردد همه را حجت می شود. جناب علی مرتضی فرمود: کهترین آنها را برای حسین قبول نمودم و او که عمر اوسط دارد به محمد بن ابی بکر بدهید و کلاتر به عبدالله پسر خود تجویز نمائید. این مقدمه را همه ها مقبول داشتند پس حضرت شهربانو که خورد تر^{۱۱} از همه بود به عقد حضرت امام حسین^{۱۲} آمد پس دیگر دخترهایی که از عراق آمده بودند و بعد از آن از دیگر جاها آمدند فرزندان صحابه رسول مقبول می داشتند و به زوجیت می گرفتند غرض که از آن روز که هر سه دختر یزدجرد شهریار بفرزندان صحابه کرام منعقد شدند در عربستان عار این رسم باقی نماند لهذا از باعث اتصال عربستان در عراق و فارس هم ازین پیوند عار ندارند و فرق نمی شمارند، پس حق سبحانه و تعالی شهربانو را بانوی کونین و جدّه اولاد امام حسین گردانید و چندان برکات و تفضلات بر حالش مبذول

۱. ج. امام حسین^۱ ۲. ۱: 'وافیات' الاعیان ۳. ب: عمر فاروق 'رضی الله عنه'

۴. ب: 'بن شهریار' ۵. ب: حضرت عمر 'رضی الله تعالی عنه'

۶. ب: علی مرتضی 'کرم الله وجهه' ۷. ج: 'زنی' گیرند

۸. ب: غیر 'مسلمان' ۹. ج: 'اینها' ۱۰. ب: از 'شما'

۱۱. ب: خورد 'ترین' ۱۲. ب: امام حسین 'علیه السلام'

شد که از امام زین العابدین تا به امام مهدی همه امام^۱ که در حقیقت خلیفه الهی و واقف اسرار نامتناهی بودند از نسل شهر بانو اند و حضرت امام را به نسبت آن حضرت^۲ چندان عنایت بود که تمام عمر بجز ازو^۳ زن دیگر نخواست. در روضه الشهدا نویسد که چون حضرت امام بعد وداع اهل بیت اراده میداد کرد حضرت شهر بانو پیش امام^۴ آمد و گفت: ای سید و ای سرور من، درین ملک غریب ام و غمخواری ندارم، خواهران و دختران تو اولاد رسول صلی الله علیه و آله وسلم اند، کسی را بر ایشان دستی نیست که طریقه حرمت ایشان نه نگاهدارند اما من دختر یزدجرد شهریارم و غیر از تو کسی دیگر ندارم، مبادا که دشمنان بعد از تو قصد من نمایند و حرمت حرم محترمت^۵ نگاه ندارند. حضرت فرمود: ای شهر بانو غم مخور که کسی را بر تو دستی نیست، همیشه مکرم و محترم خواهی ماند و روایت آنست که امام فرمود در آن ساعت که مرا از پشت مرکب در آرند و مرکب به یمن نزد تو خواهد آمد برو سوار شوی و عنان بدو سپاری که ترا از میان قوم برون برده بجائیکه خدا خواهد رساند اما اصح آنست که شهر بانو همراه اهل بیت بشام رفته. القصه امام علیه السلام يك يك را وداع نموده رو بمیدان نهاد.^۶ عمرو^۷ سعد از لشکریان خود گفت، بالفعل او تشنه است یکبار برو^۸ حمله نمایند، لشکریان بجنیدند و امام را در میان گرفتند. آن سرور شهدا چون شیر غران با تیغ بران در میان آنها افتاد و روایتی آنست که بار دیگر امام همام خود را بآب فرات رسانید و آب بکف گرفت، خواست که بخورد از تشنگی عورات و اطفال یاد نموده آب بریخت و روایتی آنست که کف آب متصل دهن مبارکش رسیده بود که حصین نمیر^۹ تیری بر دهن مبارکش زد که آب نصیب امام نشد و مردم یورش و حمله نمودند.^{۱۰} امام را مع اسب بسیار مجروح نمودند و عمرو^{۱۱} نجس حضرت امام را ضعیف حال دیده آهنگ مقابله کرد. امام فرمود: تو خود قصد قتل من می داری؟ عمرو^{۱۲} شرم

۱. ب: 'ایمه' که	۲. ب: 'حضرت' ندارد	۳. ب: 'بجز' او
۴. ب، ج: 'امام' ندارد	۵. ج: 'محترم'	۶. ب: 'نموده' و 'بمیدان جنگ' رو
۷. ج: 'عمرو نجس'	۸. ج: 'برو' ندارد	۹. ب: 'حصین' 'نمیر'
۱۰. ب: 'کردند'	۱۱. ج: 'عمرو نجس'	۱۲. ج: 'عمر'

داشت و عنان بگردانید و از پیادگان گفت، امام را در میان گیرید^۱ چنان کردند، امام حسین حمله فرمود همه ها تبا^۲ شدند و کناره گرفتند. شمر ذی الجوشن ملعون خجل شده با طایفه سنگین دلان قصد پیش کردند، بعضی لشکریان خواستند که بخیمه ها در آمده غارت کنند، امام آواز داد که ای آل ابوسفیان اگر چه شما را دین نیست از عار نیز نمی اندیشید که تعرض حرم من می کنید؟ شمر گفت، ای حسین مقصود تو چیست؟ فرمود: اگر غرض تو قتل من است اینجا حاضرم، تمنای من آنست که تا من زنده ام کسی قصد حرم نکند. شمر گفت، این التماس ترا قبول کردم، شمر جماعت متوجه خیام را باز داشت پس همه دشمنان را قصد مقابله امام تنها تنها از هیبت بهم نرسید یکبار حمله آوردند، امام از اسب فرود آمده اسب را عقب گذاشته که این اسب سواری رسول خدا است تا زنده ام او را به مقدور از زخم محفوظ دارم. لشکریان امام را پیاده دیده آهنگ وی کردند، نامردی تیری بر پیشانی حضرت امام زد که مثل فواره خون از جبین امام جاری شد، آن خون که بر می آمد از دست گرفته بلحیه می مالید و می فرمود، باین هیئت پیش جد و پدر و مادر خود خواهم رفت.

گویند هفتاد و دو زخم از نیزه و شمشیر و تیر بر امام زده بودند. امام قبله نشسته بود، سر او بحضرت کبریا پیوسته، يك يك و دو دو بقصد قتل امام می آمدند چون می دیدند شرم داشته باز می گردیدند و می گفتند چه لازم است که این خون بگردن ما بفردای قیامت باشد؟ چون شمر ملعون دید که لشکر در قتل امام همام تأمل دارد بانگ زد، پس توقف و تأمل چیست؟ زرعه بن شریک در آمد و زخمی بر دست مبارك زد، سنان ابن انس^۳ نیزه بر پشت امام زد چنانکه^۴ امام بافتاد، خولی بن یزید اصبحی^۵ از اسب فرود آمده^۶ آهنگ نمود که سر امام بردارد، دستش بلرزید، از کار فرو ماند مگر برادرش سهیل ابن یزید متصدی^۷ این امر شد. مگر روایتی دیگر^۸ اصح آنست که چون امام بزمین کربلا بافتاد^۹ زمین بلرزه در آمد،

۳. ب: 'انس' ندارد

۶. ب: 'آمد' و 'آهنگ'

۹. ب: 'بافتاد'

۲. ج: 'طبا'

۵. ا: 'اصحی'

۸. ج: 'دیگر' ندارد

۱. ا: 'گیرید'

۴. ج: 'چنانچه'

۷. ج: 'بتصدی'

غریو از آسمانها برآمد، ده کس از جماعت پیاده شده تیغها برکشیدند و بیامدند و هر يك را مدعا بود که سر امام را بردارد و خلعت و انعام بستانند، هر کس می رسید امام چشم باز کرده و روی او^۱ می نگریست، او از شرم باز می گشت تا دو کس مانند سنان این انس و شمر ذی الجوشن، سنان خواست پیش رود، شمر ملعون پیش دستی نموده بیامد و بر سینه^۲ بی کینه^۳ مبارك حضرت امام^۴ نشست، امام دیده باز کرد. پرسید تو کیستی؟ گفت شمر ذی الجوشن، امام فرمود: این^۵ زره از روی خود بردار، چون^۶ روی خود را برهنه کرد امام همام دندانانش را مثل دندان خوک دیده فرمود، يك نشان باری ظاهر شد. باز فرمود سینه برهنه بکن،^۷ چون جامه برداشت بر سینه او داغ برص بود، گفت این نشان دیگر است، پس گفت صدقت یا رسول الله دیشب بمن می فرمود. فردا وقت نماز پیشین پیش من خواهی آمد و کشنده^۸ تو باین شکل خواهد بود آن نشانها که بمن نموده همه بتو موجود اند، کار خود را^۹ نما، پس گفت: ای شمر هیچ می دانی که امروز چه روز است؟ گفت: روز جمعه و عاشوره و وقت خطبه و نماز جمعه گزاردن،^{۱۰} گفت: درین ساعت خطیبان است جدم بر بالای منبر خطبه می خوانند و نعت جد و پدر بزرگوارم می کنند، تو بر سینه^{۱۱} من نشسته اراده^{۱۲} دیگر داری، ای شمر، رسول صلی الله علیه و آله وسلم روی بر سینه^{۱۳} من^{۱۴} نهاده و بوسه بر حلق من داده و تو آنجا نشسته و تبع بر آن نهاده سیرانی، می بینم که روح ذکر یا پیغمبر علیه السلام بدست راست و روح یحیی^{۱۵} معصوم بدست چپ خود ملاحظه می کنم، ای شمر لعین ساعتی از سینه^{۱۶} من برخیز، وقت نماز است تا من رو بقبله آورده مشغول به نماز شوم، چون مرا از پدر میراث است که به نماز زخم خورم آن زمان که من در نماز شوم هر چه خواهی کنی. شمر از سینه برخاست،^{۱۷} امام آنقدر طاقت داشت که متوجه بقبله شد و به نماز مشغول گردید، چون بسجده رفت شمر لعین صبر نکرد که امام نماز تمام کند هم در سجده سر مبارك امام را از قفا تراشید و امام شربت شهادت چشید. آنروز جمعه دهم محرم سال شصت از^{۱۸} هجرت بود، انا لله وانا الیه راجعون.

۱.۱: 'او' ندارد ۲.۲: حضرت امام 'علیه السلام' ۳.۳: 'دامن' زره ۴.۴: ب: 'او' چون
 ۵.۵: ب: 'کن' ۶.۶: ب: 'را' ندارد ۷.۷: 'گزارد' ۸.۸: سینه 'می' نهاده
 ۹.۹: ب: 'بر' خواست ۱۰.۱۰: ب: 'ار' ندارد

بعد شهادت امام همام شمر ملعون دست بغارت متاع اصحاب امام دراز کرد و خواست که امام زین العابدین را بقتل رساند. بقولی وحید بن مسلم و بقولی عمرو^۱ سعد منع نمود^۲ و نیز غارت گران را از خیمه بدر کرد و گفت اموال مغروته واپس دهند، طالمان مقبول نداشتند پس عمرو سعد نجس^۳ سر مبارک امام همام را به خولی بن یزید اصحی داد که پیش پسر زیاد برد و خود دو روز دیگر در کربلا قرار گرفته کشتگان لشکر خود را^۴ جمع نموده نماز کرد و دفن نمود و جسد مبارک امام همام و سایر شهدا را همچنان در میان خاک و خون بگذاشت.

روز سوم آن دوردای حرمت مظلومان حرم، آن دو بادبان کشتی مظلومان محترم، آن دو گوشواره ولایت کبری، آن دو ماتمدار شهادت عظمی، آن دو بقعه آسایش یتیمان مظلوم و مغموم، حضرت زینب و حضرت کلثوم را که خواهران امام بودند با سایر اهل بیت و امام زین العابدین جامه پوشیده و رو بر بسته بر شتران سوار کردند و رو بکوفه نهادند. چون گذر ایشان بر معرکه محاربه شد تنهای کشتگان دیدند غرق خون و خاک و سرهای ایشان پیدا نه، پس حضرت زینب تن امام همام را شناخته فریاد برآورد، یا رسول الله این حسین تست که بوسه بر روی او می دادی. غرض که از گفتار زینب دوست و دشمن می گریستند، پس سرهای شهدا عمرو نجس^۵ بهر قبیله برای اظهار شجاعت تقسیم نمود و سر امام پیشتر خولی برده يك شب بخانه خود در تنوری داشته بود، زنش از انصار بود، شب دید که فاطمه زهرا^۶ و مریم مادر عیسی^۷ و آسیه زن فرعون و حضرت خدیجه بر سر آن تنور آمدند و سر را برآوردند و بپوسیدند و مراسم تعزیت نموده با ناله و آه^۸ و فغان بآسمان^۹ رفتند. آن انصاریه از مشاهده این حال بر شوی خود نفرین نموده رو بصحرا کرد و باز نشان او معلوم نشد. چون صبح شد خولی ملعون سر مبارک بر طبقی نهاده بحضور بن زیاد برد، او چوبی در دست داشت بر لب و

۱. ب: 'عمرو نجس'	۲. ج: 'نموده'	۳. ب: 'عمرو نجس'
۴. ب: 'مقام گرفته'	۵. ا: 'را ندارد'	۶. ج: 'عمر'
۷. ب: فاطمه زهرا 'علیهما السلام'	۸. ب: مادر عیسی 'علیهما السلام'	
۹. ج: 'آه' ندارد	۱۰. ج: 'باز بآسمان'	

دندان سر مبارک زد و گفت، این سر ببرید و با سایر سرهای شهدا مقدم کرده بشهر درآرید. عمرو^۱ نجس از کربلا روانه کوفه شد و تنهای شهدا را به کربلا بگذاشت. اهل عارضه^۲ خبر یافته آمدند، نماز خواندند و در میان حرب گاه تجهیز نمودند و بی آنکه کسی را بینند^۳ آواز گریه و زاری شنیدند و آن جماعت جنیان بود که بر شهدا نوحه می کردند و قصاید و مرثیه می خواندند. عمرو سعد^۴ چون بیک فرسخی کوفه^۵ رسید سر امام همام را یافت، پس سر آن سرور را با سرهای دیگر بر نیزه نموده و سایر اهل بیت را در محملها نشانیده می بردند. در میان شهری که رسیدند هر کرا نظر بر سرها و محملها می افتاد می گریست و از سر امام حسین^۶ مردم^۷ شنیدند که می خواند اَمْ حَسِبْتَ اَنْ اَصْحَابَ الْكُفْهِفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا. چون سرها پیش ابن زیاد ملعون آوردند سر را بران خود بداشت^۸، قطره خون بچکید که از رانش گذشته بزمین فرو شد آن سوراخ در ران او بماند، هر چند علاج کرد به نشد و از آن زخم نتنی عظیم به مشام خلق می رسید، چون قتل شد ابراهیم بهمین علامت نعش او بشناخت.

چون اهل بیت را به مجلس ابن زیاد بردند زینب سلام نکرده بنشست. ابن زیاد ملعون پرسید که این که باشد؟ گفتند دختر علی و خواهر حسین، گفت شکر خدا که شمارا رسوا ساخت و سخن شمارا دروغ گردانید. زینب فرمود: حمد و سپاس خداوندی را که ما را به پیغمبر خود گرامی کرد و آیه تطهیر برای ما فرستاد، غرض که این چنین سوال و^۹ جواب از ابن زیاد و حضرت زینب بمیان آمدند که قاصد قتل زینب شد، بسعی حرب مخزومی موقوف ماند. پس ابن زیاد روی بامام زین العابدین نموده گفت، این جوان که باشد؟ گفتند علی ابن الحسین، گفت علی ابن الحسین بقتل آمد، امام زین العابدین فرمود، او علی اکبر بود که^{۱۰} شهید شد و کسی مواخذ^{۱۱} او بتو نخواهد شد، ابن زیاد ازین سخن بخشم آمده گفت،

ج. ۱: 'عمر'	ب. ۲: 'عارضه' ندارد	ب. ۳: 'را' بینید
ب. ۴: 'عمرو' نجس'	ب. ۵: 'از' کوفه	ب. ۶: 'امام حسین' علیه السلام
ج. ۷: 'مردم' ندارد	ا. ۸: 'داشت'	ج. ۹: 'و' ندارد
ا. ۱۰: 'که' ندارد	ا. ۱۱: 'مواخذة' او	

اورا بکوشك برده گردن زنند، زینب در پیچید که اول قتل من روا دار بعدش
 اورا^۱ بقتل رسان. امام زین العابدین عمه را خاموش گردانیده فرمود: ای ابن مرجانه،
 تو مرا به قتل می رسانی؟ نمیدانی که قتل و قتل عادت من است و شهادت را عین
 کرامت الهی می شناسم، ازین سخن ابن زیاد ساعتی سرفرو برده فرمود،
 پس مسجد جامع ثقلان^۲ سرها و ایشان^۳ را جا دهید، چنان کردند، هیچ کوفی
 دوستدار از خوف امیر ظالم بملازمت اهل بیت نیامد، شمر و زهیر ابن قیس و
 محسن بن ثعلبه را همراه داده اهل بیت را با سر شهدا روانه شهر شام نمود، ایشان
 طی منازل و مراحل نموده می رفتند و در هر مقام بجهت سر سرور شهدا کرامت
 تازه رو می داد چنانچه وقتی در حران^۴ رسیدند و بر سر تله خانه یهودی بود که او را
 یحیی حرانی گفتندی به استقبال آن مردم برون آمد و آن سرها را نظاره می کرد،
 چون چشمش بر سر امام همام رسید دید که لبهای مبارک می جنبید نزدیک شد و
 گوش فرا داشت، به سمع او این کلمه رسید وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ^۵
 متعجب شد، پرسید این سر کیست؟ گفتند سر امام حسین ابن علی، گفت
 مادرش که باشد؟ گفتند فاطمه بنت محمد صلی الله علیه وآله وسلم. یهودی
 گفت اگر دین خدا بر حق نبودی این برهان از وی پدید نشدی، پس کلمه شهادت
 گفت و عمامه دق مصری از سر برداشت و پاره پاره نموده^۶ به خواتین داد و جامه
 خُرّ که پوشیده بود به امام زین العابدین فرستاد با هزار درهم که در همها به احتیاج
 خود صرف نمایند. موکلان سرها گفتند تو دشمنان والی شام را اعانت می کنی
 دور شو، یحیی از غایت ذوق اسلام و محبت اهل بیت شمشیر بر کشید و چندی را
 کشته شهید شد، امروز تربت او به دروازه حران به یحیی شهید مشهور است
 و دعا مستجاب می شود. ازین جنس بسیار کرامت امام بظهور رسید تا تمامی
 راه شام همچنین واردات گذشته اند چنانچه در موضعی سر مبارک امام را بر
 سنگی داشتند و قطره خون از سر بر آن سنگ بچکید هر سال در آن سنگ به
 ایام عاشوره خون می جوشید، خلائق در آن موسم^۷ آنجا مراسم تعزیت بجا

۱.۱: 'اورا' ندارد	۲. ب: 'ثقلان' ندارد	۳. 'سرهای ایشان'	۴. 'کمان'
۵. ج: 'بائی'	۶. ج: 'نمود'	۷. ج: 'موضع'	

می آورند^۱ عبدالملك مروان^۲ در عهد دولت خود آن سنگ را كنده بجای ن معلوم گذاشت فاما خلق بجای آن سنگ گنبدی عالی بنا کرده مراسم تعزیت بحال داشتند و آن را مشهد لفظه؟ نام نهاده اند و قصه عزیز کوتوال دیدن حضرت موسی را در خواب و اجازت^۳ زیارت سر حسین و بردن نذور و فتوح به اهل بیت و امام زین العابدین و نکاح آوردن شیرین کنیزك شهر بانو و سلام کردن به حسین ابن علی و جواب سلام شنیدن از سر امام همام و مسلمان شدن عزیز با قوم خود و بشارت یافتن عزیز محشور شدن خود با موالی اهل بیت و بمنزل دیدن او آدم علیه السلام و یحیی و ابراهیم و اسماعیل و اسحاق^۴ را و حضرت سید عالم محمد مصطفی^۵ را با صحابه کرام و حیدر کرار و حمزه و حسن و جعفر طیار که همه گیسوی باز کرده در قافله موکلان آمدند و سر سیدالشهدا را از صندوق بر آورده بوسه ها برب و جبین داده رسم تعزیت بجا آورده اند و نزدیک منزل دمشق که از خوف شب سر مبارك را بدهقانی سپرده و او شب را بکوشك داشته بود دید که آنجا حضرت حوا و ساره مادر اسحاق و هاجره مادر اسماعیل و راحیل مادر یوسف و صفورا دختر شعیب و کلثوم خواهر موسی و آسیه زن فرعون و مریم و حضرت خدیجه با دیگر ازواج^۶ مطهرات و حضرت خاتون جنت رسیده رسم تعزیت و شفقت نموده اند. در روضه الشهدا تمام واقعه سفر شام ثبت است، القصه چون اهل بیت متصل دمشق رسیدند بگفته حاکم شهر آراسته^۷ برای شادی و طرب تیاری کردند، صبح با هجوم و کثرت تماشاگران شام بکوشك یزید پلید رسیدند، یزید خانه خود را از شادی رشك بهشت شداد نمود، شمر ملعون با سرها پیش وی رفت و اهل بیت را بیک کوشك در آوردند، سرها را در پیش تخت آن ملعون بداشت، یزید^۸ يك يك سر را می دید و احوال صاحب آن سر می پرسید تا بر تمام سرداران دینی اطلاع یافت^۹ پس مالك گماشته شمر سر امام همام را بافتخار تمام و بیان شجاعت پیش برد و

۱. آورند^۱ ۲. عبدالملك بن مروان ۳. اجازت^۳ ندارد

۴. ب: اسحاق علیهم السلام ۵. ب: محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم

۶. ج: ازواج ۷. شهر^۷ ندارد ۸. ب: یزید پلید

۹. ج: یافت^۹ ندارد

گفت من بطمع انعام بادشاه بزرگ و بهترین مرد مان را کشتم، یزید ازین سخن بخشم شد و گفت اگر می دانستی که امام همام بدین صفت موصوف است چرا اورا کشتی و الله که هیچ چیز از من بتو نرسد بلکه ترا بدو رسانم، پس گفت مالک را گردن زدند و به درخواست امام زین العابدین قصد کشتن امام حسین یزید پلید کرده بود، همه ها به شمر قرار دادند، شمر گفت قاتل حسین یزید است که در خزاین و ا کرده خلق را وعده انعام و خلعت داده بود ازین شرم یزید از قتل شمر باز ماند و به امام زین العابدین گفت، حاجت دیگر بخواه، حضرت سر پدر را مع سر دیگر^۱ و اهل بیت رخصت مدینه خواست، یزید قبول کرده بود ناگاه شی دختر حضرت امام حسین^۲ که چهار ساله عمر داشت و با پدر اورا خیلی الفت و محبت بود آن شب خود را در کنار پدر بخواب دید، از غایت شادی بیدار شد، پدر را نیافت گریه آغاز کرد، اهل بیت را نیز شور و گریه پیدا آمد، یزید شنید، حقیقت حال گریه دختر و قصه خواب ظاهر کردند، سر امام حسین را بر طبقی نهاده فرستاد که بآن دختر برای تسلی بنمایند، چون سر مبارک را دختر دید و بر و لب بلب نهاده آهی کشیده^۳ جان بحق شد، تازه غم و الم حسین^۴ بر اهل بیت شد پس یزید اسباب سفر مهیا کرده نعمان بن بشیر را با پنجاه سوار و خرج معقول همراه اهل بیت کرده در باره احتیاط و پاسبانی مبالغه بکار برده رخصت نمود.

پس امام زین العابدین به بیستم شهر صفر به کربلا رسید و رسم تعزیت و غربت بر مرقد پدر بزرگوار بجا آورده و سر آنجناب را بر سر قبر دفن نموده^۵ هم استخوان سر هر شهید بقبر آن شهید رسانید، از آنجا بمدینه روان شدند. چون نزدیک رسیدند به لحاظ خدمت گزاری نعمان که مراسم آداب و احترام اهل بیت درین سفر وقت کوچ و مقام بجا آورده بود حضرت ام کلثوم با حضرت زینب گفت زیور و پیرایه دارم با و فرستید، چنان کردند و عذر نمودند که غیر ازین دیگر ندارم که بتو دهم، نعمان گفت، ازین عنایت خوشنودی مزاج مبارک از خدمات من معلوم می شود. گفتند آری، اگر اهل بیت از من خوشنود شدند^۶ پیغمبر^۷ چرا

۱. ب: دیگر شهید^۱ ۲. ب: امام حسین علیه السلام ۳. ب: کشید و ۴. ب: حسین علیه السلام

۵. ۱. ۵: نمود ۶. ب: گفت اگر ۷. ب: خوشنود شدید

خوشنود نشود پس خدا چرا خوش نشود؟ این بس است. مر ایشان گفتند بدانکه من اهل بیت احسانم آنچه دادیم باز نستائیم، نعمان گفت، ای پردگیان حجره عفت و ای خاتونان سر اوقات عظمت شما می خواهید که در حشر مارا هم بغارت گران اهل بیت پیغمبر داخل بکنید. پس حضرت زینب و کلثوم در حق او دعا کردند و باز مبالغه باقبال انعام نمودند، نعمان تا بمدینه رسانیده باز گشت. اهل بیت که متصل مدینه رسیدند اهل مدینه از زن و مرد خاک بر سر کنان و گریبان چاک کرده بادل کباب و چشم پر آب با استقبال آمدند و باهم گریان بر سر روضه رسول رفتند و ماتم و الم نمودند. ام سلمه زوجه حضرت رسول صلی الله علیه و آله وسلم همه را تسلی دادند، در ماتم حسین گریان شدن و گریانیدن موجب اجر عظیم و دخول خلد برین باید شمرد. از کشتندگان امام آنچه انتقام ابومسلم مروزی و محمد بن حنفیه و ابراهیم مختار گرفته از کتب تاریخ باید خواست. از روز واقعه کربلا باندك زمانی سپاهی^۱ و رئیس و امیر و یزید پلید بادشاه آنها بهلاکت رسید و داخل جهنم باندك عرصه شدند.

موج احوال آن در یتیم بحر امامت، آن شیر بر کرامت، آن دستگیر امت و معین امیر المومنین^۲ حضرت امام زین العابدین^۳ خلف و خلیفه حضرت امام حسین و امام چهارم از ایمة اثنی عشر، مادرش شهر بانو دختر یزدجرد شهریار اولاد نوشیروان، لخلخه عطریات مدایح نذر حضور آن امام^۴ الساجدین که به پیروی سجده عبودتیش ساجدان شب قدر بقدر قدر خود مقید و گلدسته محامد نثار آن معصوم مرحوم که محبوسان معصیت از غمخواری حبس معصومی او به مخلصی رحمت جاوید موید، وی در معرکه کربلا بعمر هیزده سالگی حاضر خدمت پدر و مادر خود بود^۵ و خواست که جان شیرین نثار پدر نماید. حضرت امام حسین^۶ فرمود، نسل من از تو تا قیامت باقی ماندن است، رخصت نداد پس آنجناب همراه اهل بیت به شام رفت و بمدینه آمد و مسند امامت را زیب داد. روزی بسجده بود و

۲. ب: دستگیر 'امت مومنین' ۱: 'دستگیر و معین'

۱. ب: 'سپاه'

۴. ج: 'نظر' حضور؛ ۱: 'حضور امام الساجدین'

۳. ج: زین العابدین 'علیه السلام'

۶. ب: امام حسین 'علیه السلام'

۵. ج: 'بوده'

در خانه آتش افتاد، گفتند که سر از سجده بردار که خانه را آتش گرفت، جواب نداد و مشغول بسجده ماند، چون سر برداشت پرسیدند، گفت، مرا آتش دیگر گرفته بود که از یاد این آتش باز داشتم. مسلم کذاب در وقت امامت او دعوی امامت کرد، فرمود: ما و تو از حجر الاسود سوال کنیم، آنچه او گوید قبول است، پیش حجر الاسود رفته^۱ پرسیدند، امام زمان کیست؟ آواز آمد، علی ابن الحسین ابن علی، در شب هیزدهم محرم سال نود و چهار از هجرت یا نود و پنج بملاء اعلی شتافت، مزارش در بقعه^۲ مدینه متصل عم بزرگوار^۳ خود امام حسن رضی الله عنه^۴ است.

موج احوال آن بیت المقدس عشق و اتحاد، آن بیت العتیق تودد و وداد،
آن صابر و شاکر، امیر المومنین حضرت امام محمد باقر و خلف و خلیفه^۵ امام زین العابدین و امام پنجم از ائمه اثنی عشر بود، مولد او در مدینه پیش از شهادت جد بزرگوار خود بسه سال روز جمعه سوم صفر سال پنجاه و هفت هجری شد، مادرش فاطمه بنت امام حسن رضی الله عنه است. روایح طره طرار مشکین صلوة زیب فرق آن عطر عطرت بلند فطرت که نامش از اسم شریف محمد صلی الله علیه و آله وسلم سر موفرق ندارد و اشعه سلام الهی بر آن آفتاب آسمان^۶ امامت که ابر باران رحمت حسنات و صالحات او از ازل تا ابد می بارد، رسول صلی الله علیه و آله وسلم ب مادر او سلام رسانیده بجابر رضی الله عنه فرمود: شاید تو تا به آنوقت بمانی که ملاقات کنی با یکی از فرزندان من که وی را محمد بن علی بن الحسین گویند، از من وی را سلام رسان و از امام باقر روایت حدیث در صحیحین بسیار آمده، عمر شریفش پنجاه و هفت سال، در سنه یکصد و چهارده از هجرت بملاء اعلی شتافت، نزدیک مرقد امام زین العابدین مدفون شد، رضی الله عنه.

موج احوال آن گوهر کان نبوت، آن اختر آسمان صفوت، آن به علیلان

۳. ب: 'بقیع'
۱.۶: 'حلف' ندارد

۲. ب: 'حجر اسود پرسیدند'
۵. ب: 'حسن' علیه السلام

۱. ج: 'سر' ندارد
۴. ب: 'مزار' عم بزرگوار
۷. ج: 'آسمان' ندارد

مہجور المشاہدہ حکیم حاذق، امیرالمومنین حضرت امام جعفر صادق خلف و خلیفہ حضرت امام باقر و امام ششم^۱ از ایمنہ اثنی عشر است و مادرش ام فروہ بنت قاسم بن^۲ محمد بن ابی بکر بود، ولادتش در مدینہ در سال ہشتاد ہجری در روز دوشنبہ ہفدہم شہر ربیع الاول و مدت عمر شصت و ہشت سال. صلوة وافیات ابلاغ حضور پرنور آن شہنشاہ کونین کہ گدایان قلمروش با سلاطین اقلیم کمال ہم جنب^۳ و ہم سر، و تحیات وافیات ارسال محفل خلد منزل آن امام الصادقین کہ تصدیق عشق صادق صدیقان صادق العشق را از تصدیق او میسر، آنجناب یک خرقة از جد^۴ مادری خود حضرت ابوبکر صدیق^۵ دارد، بدین طریق وی از پدر و مادر خود قاسم ابن محمد بن ابی بکر، وی از سلمان فارسی، وی از ابوبکر صدیق.

شیخ عبدالحق در نکات الحق آرد: عمرو بن ابی المقدام گفته ہر گاہ وی را می دیدم بتصدیق معلوم می شد کہ وی در اولاد پیغمبران است، ولادتش در سال ہشتاد از ہجرت روز دوشنبہ ہفدہم ربیع الاول، وفات^۶ بتاریخ پانزدہم رجب سال یکصد و چہل از ہجرت واقع شد، مزار مبارکش در بقیع متصل اجدادش، رضی اللہ عنہ.

موج احوال آن بشرع حقیقت وحدت، آن بفرع طریقت کثرت، آن ملک ہدایت را ناظم، امیرالمومنین حضرت امام موسی کاظم خلف و خلیفہ حضرت امام جعفر صادق و امام ہفتم از ایمنہ اثنی عشر بود، ولادتش میان مکہ روز یکشنبہ ہفتم صفر سال یکصد بست و ہشت، مادر^۷ ایشان ام ولد بود حمیدہ بربرہ نام کہ^۸ امام محمد باقر اورا خریدہ بامام جعفر صادق دادہ، مدت عمر شریفش پنجاہ و چہار سال. حمایل گلہای درود ہم آغوش ریاض امامت آن موسی طور سیادت کہ آیہ کریمہ الکاظمین الغیظ را تفسیر اوست^۹ و قطرات ابر رحمت رحمان نثار سر آن سرمایہ فیض رحمۃ للعالمین کہ فیاضیش با فیض فوارہ فیض رسان عالم ہم تقریر. شیخ عبدالحق در نکات الحق نویسد: وی از مشایخ ایمنہ اہلبیت، سیف^{۱۰} سنت و جمال

۱. ج: امام باقر ششم
۲. ج: فروہ بنت محمد
۳. ج: ہم جنب
۴. ج: جد ندارد
۵. ب: ابوبکر
۶. ج: وفات ندارد
۷. ج: و مادر
۸. ب: حمیدہ نام بربرہ کہ
۹. ج: تفسیر است
۱۰. ب: و سیف

طریقت و معبر اهل معرفت و مزین اوقات صفوت مدت ها بعد از فراغت نماز صبح تا زوال در سجده ماندی، وی در مدینه می بود، مهدی بن محمد جعفر منصور به بغدادش آورده حبس کرد پس مهدی امیرالمومنین حضرت مرتضی علی^۱ را بخواب دید، آنجناب آیتی خواند که بعید است ازو که در سروری فساد کند پس آنحضرت را همان وقت طلبید و حقیقت حال خواب بیان ساخت و التماس کرد که مرا ایمن گردانی از آنکه بر من و اولاد من خروج کنی، آنجناب فرمود: این کار من نیست پس سه هزار دینار نذر داد و رخصت بمدینه ساخت. عمر شریفش پنجاه و چهار سال، روز جمعه ششم و بقولی هفتم رجب سال یکصد و هشتاد و سه در حبس هارون رشید بملاء اعلی شتافت، در بغداد مدفون گشت، مقبره بنا نموده، قبرش و آثار جای حبس او نیز آنجا پیدا است.

موج احوال آن بی نیازی که ملایکه بی نیاز مطلق بمطلق آیه صفاتش مطلق، آن شاه بازی که مهر و ماه چشمانش در هوای مراقبه هوا^۲ هویت روز و شب معلق، آن بقضاء و قدر راضی برضا، امیرالمومنین حضرت امام علی موسی رضا خلف و خلیفه امام حضرت موسی کاظم و امام هشتم از ائمه اثنی عشر است، روز پنجشنبه یازدهم ربیع الاول سال یکصد پنجاه و سه بعد وفات جد خود امام جعفر صادق رضی الله عنه در مدینه متولد شد و مادرش ام ولد نکتم^۳ نام کنیزک حمیده مادر امام موسی کاظم بود. لعل کان شهادت کفی بالله شهید ازینت تاج تسلیم امامت آن علی تخت نشین پنجف رضا که طرز و طور رضا جویی معبود از کریمه رضا بقضاء الله بر حالش دلیل قاطع و آیه الماس تراش نیلم گون فلک سایه بان^۴ روضه آن رضوان بهشت سیادت که معنی آیه و ادخلی جنتی بر ضمیر مومنان از احوالش ساطع، روزی حمیده از جناب پیغمبر علیه السلام در خواب ماذون شد که کنیز خود را به موسی ده که از وی فرزندی بوجود آید که بهترین زمین خواهد بود و از ام الرضا منقول است^۵ که چون بامام رضا^۶ حامل شدم هرگز در خود ثقل حمل را

۱. ب: مرتضی علی 'کرم الله وجهه'

۲. ب: 'هوای'

۳. ب: نکتم

۵. ج: نقل است

۶. ب: 'بامام حامل'

۴. ب: 'سائبان'

نمی یافتم و در خواب از شکم خود تسبیح و تهلیل می شنودم و در زمانی که بوجود آمد دست خود بر زمین نهاد و روی سوی آسمان کرد و لبها بجنبانید چنانکه کسی سخن گوید و مناجات کند. مقامات و حالات^۱ آنجناب در نکات الحق داخل اند، این مختصر گنجایش آن نیافت، بعمر چهل و نه سالگی روز جمعه بست یکم یا نهم ماه رمضان سال دوصد و هشت هجری در طوس بقریه^۲... وفات یافت. بعضی گویند که وی را مامون عباسی^۳ زهر داد، امام تقی بطریق طی ارض از مدینه در رسید و سر و چشم پسر^۴ آنجناب بوسه داده بطریق وصیت چیزی فرمود، مزار مبارکش در خراسان قبله عالم و عالمیان مشرقین و خافقین است.

موج احوال آن فروغ دولت امامت، آن طوع^۵ شفاعت عاصیان عرصه^۶
 قیامت، آن حاجت روای هر ملتجی، امیرالمومنین امام محمد تقی وی را جعفر ثانی گفته اند، خلف و خلیفه حضرت امام علی موسی رضا و امام نهم از ایمة اثنی عشر است، روز جمعه دهم رجب سال یکصد و^۷ نود و پنج هجری متولد شد. هدیه درود نامحدود و نوریان و^۸ عرشیان بآن متقی می رسانند که تقوای متقیان ملت را از تقویت نقاوتش لباس ایمان و شفق شام ارسال درود مرحمت آموذ بر آن خلاصه خاندان خیر الانام می نمایند که شب چراغ دلهای است از شمع بزم حضورش نور معرفت خواهان، در مناقب وی همان يك كلمه کافی است که وقت وفات پدر خود از مدینه بطوس بطریق طی الارض آمد و به بیعت و وصیت خلافت نبوی که سینه بسینه از ایمة هدی آمده بود آنرا بیافت، روز سه شنبه ششم ذی الحجه سال دوصد و هشت^۹ هجری وفات یافت و در بغداد مدفون گشت، رضی الله عنه.

موج احوال آن دواى درمندان عشق و بلا، آن نوای مستمندان بحر ما و لا،
 آن خلیفه و خلف امام تقی، امیرالمومنین حضرت امام نقی، خلف و خلیفه پدر عالی قدر امام تقی و امام دهم از ایمة اثنی عشر است. ولادت باسعادت او در مدینه بود،

۱. ج: حالات 'عالی'	۲. هر سه نسخه جا خالی دارد	۳. ب: 'مامون الرشید' عباسی
۴. ب: پسر 'را'	۵. 'طلوع' شفاعت	۶. ب: 'بعرصه'
۷. ج: 'و' ندارد	۸. ج: 'و' ندارد	۹. ب: دوصد و 'بست'

سیزدهم رجب و بقولی روز عرفه در سال دو صد و چهار هجری و بقولی دو صد و سیزده و مادرش ام ولد بود سمانه^۱ نام بنت مامون بادشاه عباسی اعلام صلواة بابرکات از نقیبان افلاک بآن امام نقی، نقاده دودمان نبی که نقبا و نجبای امتش از نقب مشاهده نقاب حجاب را دریده اند و پیغام سلام با کرام گروه پرشکوه املاک بر آن اولاد علی که اوتاد و اخیار ملتش از قوت بال مجاهده مانند جبرئیل تا بعرش اعظم پریده اند، بعمر چهل و هشت سالگی^۲ از نواحی بغداد که بسامره مشهور است انتقال نمود روز دوشنبه در آخر دو صد بست و یک هجری بقول شیخ عبدالحق و بقولی دو صد و پنجاه و چهار انتقال نمود و همانجا مدفون شد، رضی الله عنه.

موج احوال آن واسطه امامت را مالک، آن مالک گروه قایل کل شی هالک، آن سلطان مملکت رهبری و سروری، امیرالمومنین حضرت امام حسن عسکری، خلف و خلیفه حضرت امام نقی امام یازدهم از ائمه اثنی عشر است. ولادتش بمدینه بود در سال دو صد و یک و بقولی دو صد و دو، مادرش ام ولد^۳ بود سوسن نام داشت. ورثه سلام مالا کلام^۴ پیغمبری بر آن امام عسکری که همواره همای همت محمود آن حمیده المناقب وسیله حسن صفات همایونش که حرز جان حامیان دین است با همت اولی الاجنح^۵ ملاء اعلی هم پرواز^۶ و هدیه درود نامحدود بر آن فرزندان محبوب محبوب خدا که محبان محبت مستقیم بواسطه کمالاتش^۷ با ساکنان سدره المنتهی همراز، عمر شریفش بست و نه سال یا هشت سال، روز جمعه ششم یا هشتم ربیع الاول دو صد و شصت در سُرمن رای وفات اتفاق افتاد، مزارش نزدیک مزار پدر است.^۸

موج احوال آن ماه شب چهاردهم امامت، آن نوباوه بوستان نهایت رسالت، آن مرشد امت و هادی امیرالمومنین حضرت امام محمد مهدی، خلف و خلیفه

۱. 'سانه' نام

۲. 'در' .. از نواحی

۳. 'ام' ولده

۴. ج: مالا کلام 'مدینه بود در سال' پیغمبری ۵. ب: 'اولی' 'الاجنح'

۶. ج: 'هم برد'

۷. ج: بواسطه 'قیض' کمالاتش ۸. ب: اضافه: 'رضی الله عنه'

۹. ب: 'امام مهدی'

حضرت حسن عسکری^۱ و امام دوازدهم اثنی عشر^۲ ولادتش در سُرمَن رای در بیست و سوم رمضان سال دوصد و پنجاه و هشت، مادرش ام ولد صیقل نام و بقولی سوسن و بروایتی نرگس. چون آنجناب متولد شد^۳ بدو زانو نشسته انگشت سبابه^۴ بجانب آسمان برداشت، عطسه زد گفت، الحمد لله رب العالمین، خاتم سلیمانی امامت و^۵ خلافت دو جهانی زیورید فرزند یدالله که روایح مشکین ختم صحیفه خاتمه امامت آویختن خواطر خاکیان و نوریان نقش کالحجر و شعاع کواکب آسمان درود بر آن آفتاب آسمان امامت که فروغ علو و عظمت بر کاتش در چهاردهم امامت مانند ماه و مهر اظهر^۶ در سال دوصد شصت و پنج و بقولی شش وفات یافت و علماء امامیه همین وفاتش را تاریخ اخفا گویند و دانند که همین امام مهدی در آخر الزمان ظهور خواهد کرد و خلق را دعوت اسلام خواهد نمود و اهل سنت و جماعت ایشان را متوفی دانند و آخر زمانه در پیدایش امام مهدی دیگر قایل اند که از اولاد حضرت فاطمه^۷ متولد شود و نامش محمد و نام والدینش مانند نام والدین ختم المرسلین^۸ خواهد بود.

ملا عبدالعلی پسر ملا نظام الدین در فتح الرحمن نویسد: امام مهدی مر الله را خلیفه است که خروج خواهد کرد در زمانی که زمین از جور و ظلم پر گردد و خروج او قضای اهم است و این خلیفه از عترت رسول خدا از نسل فاطمه باشد، اسم این خلیفه مثال اسم رسول خدا است و مردم^۹ بیعت با او خواهند کرد و در مسجد حرام کعبه معظمه میان رکن و مقام حجر اسود و میان مقام ابراهیم و این خلیفه مشابه خواهد بود به پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم در صورت و باذل و کم خواهد بود از رسول خدا در اخلاق و اهل کوفه مطیع این خلیفه خواهند بود و مردم را مال بقدر هریک خواهد داد و بغایت شجاع خواهد بود و این همه کرامت بدو حق در یکروز کرامت خواهد کرد و پیش از خروج بر خلاف خواهد نمود و شیعه

۱. ب: 'امام حسن' عسکری
 ۲. ب: 'ایمه اثنا عشر است'
 ۳. ب: 'شدند'
 ۴. ب: 'انگشت' شهادت
 ۵. ب: 'و' ندارد
 ۶. ب: 'اظهر'
 ۷. ب: 'فاطمه' رضی الله عنها
 ۸. ب: 'ختم المرسلین' صلی الله علیه و آله وسلم
 ۹. ب: 'و مردم' باو بیعت

قایل اند که امام مهدی معصوم دنیا خواهد بود از روز اول تولد، این برخلاف قول ملا است. امام مهدی پنج سال یا هفت سال^۱ یا نه سال این خلیفه حیات خواهد یافت، نوعی از طریق محمدی خلاف نخواهد کرد، مطلق تابع رسول خواهد بود، ازین جنس خیلی برکات باحوال آن صاحب الزمان در فتح الرحمان نوشته دیدم، این مختصر گنجایش نیافت. گلدسته نسرين دورد قربان فرق آن امام همنام گلدسته بند ریاحین نبوت که از چشم داشت دخول بر کاتش چشم دهر بر خروجش چشم براه و صد هزار انفاس مسیحایی فدای آن مهدی هادی زمان که دین ختم المرسلین را مظهر و پشت پناه است.

موج احوال آن انوار تجلیات الهی، آن اطوار حقایق نامتناهی، آن اثمار اشجار کمال، آن ازهار گلزار صفات جمال، آن امواج گوهر ریز بحر معانی، آن افواج جهاد خطرات نفسانی، آن اغصان طوبی اخلاص، آن اعیان دارالخلافة خاص، آن پلنگان بیشه سنت و شرع، آن نهنگان بحر زهد و ورع، آن معانی صورعالم معانی، آن الواح مرقوم نکات خدا دانی، آن ملایک افلاک عقول عشره، آن کواکب طالع نقوش^۲ مبشره، آن اصداق دُرر غرر حقیقت، آن صنادیق جواهر زواهر طریقت، آن عنادل هزار داستان باغ ادب، آن منازل رهروان بادیه طلب، آن قمریان سردستان ریاض وحدت، آن طوطیان شکرستان حلاوت جنت، آن جماعه کثیر کثیر المنافع، آن متصرفان مدارج مرتفع، آن صالحین ملت معلی تابعین صحابه حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم محمد بن حنفیه پسر علی مرتضی است. پیغمبر علیه الصلوة والسلام پیش از تولد او به علی مرتضی فرموده بود، وقتی ترا از حنفیه فرزندی خواهد آمد که برخلاف تمام است نام و کنیت من باو مقرر گردد. یافعی^۳ نویسد: علم و ورع و قوت بازو خیلی داشت، او را ابواسحاق رازی از وفور علم در طبقه فقها نوشته، در جنگ صفین علی مرتضی علم خود را

۱. ب: 'سال' ندارد

۲. ب: 'نفوس'

۳. ۱: 'و' ندارد

۴. ۱: 'در' یافعی ندارد

بدست او داد و او بلحاظ قتال اهل اسلام به برداشتن علم تامل کرد، علی مرتضی فرمود: نزدیک تو کدام شبه است در آن جنگ که مقدم آن جنگ پدر تو باشد؟ پس بی تامل علم برداشت، در سال هشتاد و یک هجری وفات یافت.

ابو ادريس خولانی فقیه اهل شام و قاضی آنجا بود، بروایتی در تابعین ابی درداء و به نقلی از تابعین معاذ بن جبل، در سال هشتاد هجرت وفات یافت.

سويد بن افلحه^۱ جعفی در سال واقعه فیل متولد شد، فقیه و امام و عابد و عظیم القدر بود، در سال هشتاد و یک وفات^۲ از تاریخ یافعی.

ابوعبدالله بن مسعود هذلی^۳ و **عبدالله بن سداد بن الیهادی** نستی برادر خالاتی خالد بن ولید بودند فقیه و سی دانستند^۴ زیاده تر حدیث رسول از معاذ بن جبل تابع بودند، در سال هشتاد و یک وفات^۵ از یافعی.

محب^۶ بن سفره امیر خراسان بود، علم و ورع داشت، بسیار جنگ نموده فتح یافت. در تاریخ یافعی^۷ آمده که ابواسحاق سبعی^۸ بسیار تعریف او نوشته، چنین اشجع و بعید از مکروهات و قریب از محبوبات دیگری دیده نشد، در میان عبدالله بن زبیر و او اتحاد بود، سال هشتاد و دو وفات کرد.

ابوعمران بروایتی **ابوعماره ابراهیم بن یزید بن اسوده**^۹ نجفی فقیه عربی کوفی از تابعین بود و سماعت حدیث از عایشه صدیقه رضی الله عنها داشت و یکی از علماء مشایخ بود، وقت وفات تضرع سخت نمود، گفت: خطری عظیم در دل دارم از پروردگار خود، کسی پرسید، از خطر بهشت یا دوزخ می ترسی؟ گفت والله در محبت دوست تاقیاست هیچ چیز^{۱۰} گلوگیر نشود، هفتاد و شش یا خمس هجری وفات یافت.

شریح بن حارث عمر بن الخطاب^{۱۱} قضای کوفه او را داده بود، او از جمله تابعین است، او خداوند دیانت بود، در هنگامه عبدالله بن زبیر در صد و بیست سالگی که سال هفتاد و هشت بود وفات یافت.

۱. ب: بن 'افلح'	۲. ج: وفات 'یافت'	۳. ج: 'هدبی'
۴. ا: 'نمیدانستند'	۵. ج: وفات 'کردند'	۶. ب: 'مهل'
۷. ا: 'در یافعی'	۸. ب: سبعی	۹. ب: بن 'اسود'
۱۰. ج: 'چیز' ندارد	۱۱. ب: بن 'خطاب رضی الله عنه'	

ابوالخیر صعاك^۱ احنف بن قیس در وقت پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم بود لیکن ملاقات نکرد، چون پیغمبر^۲ در بنی تمیم برای دعوت رفت احنف آنجا بود، قوم قبول نکردند دعوت، احنف گفت، پیغمبر شما را دعوت از روی مکارم اخلاق می کند و از متاذی منع می نماید چرا قبول نمی کنید؟ همه مشرف به اسلام شدند، احنف نیز فاما^۳ از پیغمبر^۴ ملاقات نکرد در عهد خلافت عمر رضی الله عنه از ان اجله^۵ تابعین شمارند. در زیر کی و علم و حلم مهتر^۶ قوم خود بود، روایت از عمرو علی و عثمان^۷ می کرد، حسن بصری و دیگر بصریان از روایت کنند. در جنگ جمل با علی و عایشه و طلحه و زبیر مناقشه واقع شد، با هیچکس از فریقین حاضر نشد و در جنگ صفین که معاویه با حضرت علی بجنگید احنف شریک علی شد و با لشکر معاویه جنگ می کرد، بعد آن جنگ که بادشاهی معاویه قرار یافت روزی احنف پیش معاویه رفت، او گفت، ای احنف هرگاه که جنگ صفین یاد می آید تاثیر اندوه از دل نمی رود و این تعریض به احنف بود. احنف گفت، والله یا معاویه دل‌هایی که بدان دشمنی تو کردیم در سینه های ماست و تیغها که بدان با تو جنگ کردیم در نیامهای ماست، اگر جنگ می خواهی اینک حاضریم، پس برخاست و روانه شد. خواهر معاویه پس پرده این حرف شنید، از برادر خود پرسید این که بود؟ گفت اگر او در غضب آید صد^۸ هزار بنی تمیم برخیزند و کمر بندند، حکایت او^۹ با معاویه بسیار است، در شصت و هفت و یا هفتاد و یک وفات یافت.

ابو عبد الرحمن طاوس بن کیسان خولانی همدانی یمانی یکی از ابنای فرس و اعلام تابعین بود، از ابن عباس و ابی^{۱۰} هریره سماع داشت، مجاهد و عمرو بن دینار^{۱۱} از روایت دارند و او فقیه خداوند قدر و بلند مرتبه بود، نامش ذکوان و طاوس از ان است که از علمای طاؤس بود، ششم ذیحجه در یکصد و شش یا چهار وفات^{۱۲}، فرزندان امام حسین رضی الله عنه^{۱۳} جنازه او را بر دوش کرده بردند و آنقدر

۱. ب: 'ضحاك'	۲. ب: پیغمبر 'علیه السلام'	۳. ب: 'اما'
۴. ب: پیغمبر 'علیه السلام'	۵. ب: 'از' اجله	۶. ح: 'و' مهتر
۷. ب: و عثمان 'رضی الله عنهم'	۸. ا: 'صد' ندارد	۹. ح: 'او' ندارد
۱۰. ب: 'او' هریره	۱۱. ا: 'دینای'	۱۲. ج: وفات 'کرد'
۱۳. ب: 'عنهم'		

هجوم بود که عبدالملك بادشاه بشب^۱ جنازه او را بعد رفع هجوم بقرستان برد، عبدالله پسرش قدم بقدم در علوم و دیانت با پدر خود طاوس بود، امیران و سلاطین قدر امانت و دیانت او می کردند.

ابوالاسود ظالم بن عمرو بن سفیان از سادات تابعین و اعیان ایشان بود، با حضرت علی مرتضی بن ابی طالب^۲ صحبت داشت و در جنگ صفین با او بود و در آخریان از اکمل ترین مردمان در رای و راست ترین انسان^۳ در عقل و وضع. بروایتی علی بن ابی طالب^۴ اول رای او این کلام الکلام^۵ کلمه ثالثه صرف اسم و فعل و حرف وضع کرده باو داد و اشارت بتمامی آن فرمود^۶، پرسیدند که این علم نحو از کجا یافتی؟ گفت، از علی و بروایتی علمی از علی او یافته بود بکسی اظهار نکرد و فضایل او در تاریخ این خلکان بسیار است، در سال شصت و نه وفات یافت.

ابوعمر و عامر بن شرجیل^۷ بن عدی مشهور به شعبی کبار بزرگی از بزرگان یمن بود، اگرچه شعبی از حمز^۸ است لیکن او را در همدان می شمارند و او^۹ کوفی تابعی جلیل القدر و افرالعلم بود، ابن عمر^{۱۰} گفت، روزی مغازی پیغمبر علیه الصلوة و السلام می گفت، میان قوم حاضر شدم او را از خود عالم تریافتم، وی می گفت، من از پانصد اصحاب دریافته ام، در عهد او چهار عالم بودند نزدیک ثقات شعبی بکوفه و حسن بصری در بصره و^{۱۱} مکحول بشام و سعید بن مسیب بمدینه، در یکصد سه یا چهار یا پنج یا شش وفات یافت.

عبدالرحمن بن ابی لیلی یسار و بروایتی **ابی لیلی داؤد بن بلال بن اجنحه** بن حلاج انصاری از اکابر تابعین کوفه بود، سماع از حضرت علی ابن ابی طالب و عثمان ابن عفان و ابوایوب انصاری داشت، گویند از عمر بن الخطاب^{۱۲} نیز سماع داشت لیکن بصحبت نرسیده و ابولیلی روایت از پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله

۳. ب: 'ایشان'

۶. ۱. 'فرموده'

۹. ح: 'او را'

۱۱. ج: 'و ندارد'

۲. ب: 'بن ابی طالب' ندارد

۵. ۱. 'و الکلام'

۸. ب: 'حمز'

۱۰. ب: 'ابن عمر رضی الله عنهما'

۱۲. ب: 'الخطاب رضی الله عنه'

وسلم می کرد و در جنگ جمل علم علی مرتضی^۱ را با خود داشت و نیز از شعبی و مجاهد و عبدالملك بن عمر و خلفی دیگر سماع داشت، شش سال از خلافت امیرالمومنین عمر باقی مانده بود که بوجود آمد، در دوصد يك یا دو در جنگ ابن اشعب بر حیل کشته شد یا در بحربصره غرق شد و بعضی گویند مفقود گشت.

ابوعثمان رابع بن ابی عبدالرحمن فروخ موالی آل مکندر^۲ تمیمی المعروف بر بیع الراعی فقیه اهل مدینه بود، جماعتی از اصحاب را دریافت، انس بن مالك ازو گرفت. بکیر بن عبدالله سمعانی گوید انس بن مالك پیش ما بیامد و احادیث^۳ ربیع الراعی روایت کرد، هر چند^۴ روایت می کرد من از ان زیاده می خواستم، یکصد سی و یاسی و شش وفات کرد.

ابوعمر وروایتی ابو عبدالله مسلم بن عبدالله بن عمر خطاب رضی الله عنه^۵ یکی از فقها و علما از پدر و دیگران روایت داشت، زهری و نافع ازو روایت داشتند، صوف می پوشید و از کسب دست خود می خورد، روزی سلطان^۶ بن عبدالملك در خانه كعبه ازو گفت چیزی بخواه، جواب داد، در خانه خدا جز خدا هیچ نخواهم، در ذی حجه یکصد هشت یا شش وفات یافت.

ابومحمد سعید بن جبیر^۷ بن هشام^۸ اسدی یکی از اعلام تابعین بود، رنگ سیاه داشت، علم از عبدالله عباس و عبدالله عمر^۹ حاصل کرد، روزی ابن عباس بدو گفت حدیث بگو، جواب داد، حضور تو چگونه حدیث گویم؟ ابن عباس گفت بر تو این نعمتی بزرگ است حدیث گویی^{۱۰} و من حاضر باشم، اگر بصواب رسیدی فیها و بلغت اگر خطا کردی ترا آگاه کنم، بعد سفید شدن چشم ابن عباس فتوی او نوشت و او قرأة و تفسیر از ابن عباس گرفت، او بیک جلسه خواه بیک رکعت قرآن ختم می نمود و هر شب بقرأة دیگری می خواند، عبدالرحمن نبیره عبدالملك خروج کرد کشته شد، سعید بن جبیر همراه او بود بقید حجاج بن

۱ ب: 'علی المرتضی کرم الله وجهه'	۲: ۱. موالی آل سکندر	۳ ج: 'اجابت'
۴ ح: 'او چند'	۵ ب: 'عنهم'	۶ ب: 'سیلمان' بن
۷ ا: 'بن جبیر'	۸ ب: 'هشام'	۹ ب: 'عبد الله بن عباس'
و عبدالله بن عمر رضی الله عنهم	۱۰: ۱. 'گویی' ندارد	

یوسف رفت او و عبدالله بن قشیری روزی او را بکشتند^۱ و گردن زدند، خون ازو بسیار می رفت، اطباء را طلبیده پرسیدند بنسبت دیگران خون ازو بسیار می رود، اطباء گفتند، خون تابع دم است و دم باختیار او بود و دیگران از غایت ترس دم فراموش کردند خون خشك شد از کجا برآید. گویند چون خواستند سعید را گردن زنند دعا کرد الهی آینده حجاج را قدرت کشتن بندگان مده، ازان روز حجاج چهل روز نگذشته بود که بمرد و اتفاق کشتن دیگری نه افتاد، وی را کمالات بسی عالی است، در شعبان نود و چهار یا پنج شهادت سعید است در رمضان همان سال حجاج بجهنم رفت.

ابو محمد عطا بن رباح اسلم و بروایتی سالم او را در مکه به فقهاء عظیم و تابعین کرام می شمردند،^۲ از جابر بن عبدالله بن^۳ عباس و عبدالله بن زبیر و دیگر صحابه سماع داشت، ازو عمرو بن^۴ دینار زهری و قتاده بن مالک بن^۵ دینار عمش او را عی^۶ بود و خلقی دیگر ازو روایت کنند، هفتاد حج کرده بود و بعمر هشتاد ساله در یکصد و چهارده وفات.^۷

ابو اسحاق عمر بن عبدالله بن علی همدانی کوفی از اعیان تابعین بود، علی ابن عباس و ابن عمر و غیر ایشان از صحابه دریافت و ثقیه ثوری^۸ و غیر ایشان ازو روایت کنند، در یکصد سی و دو فوت کرد.

ابو القاسم محمد بن علی بن ابی طالب المعروف به ابن حنفیه که مادرش بود، پیغمبر علیه الصلوة و السلام از علی مرتضی فرمود، بعد من ترا پسری آید نام من باو مقرر سازی، پس چنان شد. محمد را علم و ورع بسیار بود، شیخ ابو اسحاق شیرازی او را در^۹ فقها نوشته است، علم بسیار داشت، وی را قوت و زور بسیار بود، عبدالله بن زبیر^{۱۰} بر قوت او رشك می برد، با وجودی که او هم قوت داشت در هفتاد و سه بمدینه فوت شد.

۱. ب: 'بن قشیری را روزی بکشتند' ۲. ب: 'می شمردند' ندارد ۳. ج: 'بن' ندارد
 ۴. ج: 'بن' ندارد ۵. ب: 'بن' ندارد ۶. ب: 'اعمش او را عی' و خلقی
 ۷. ج: 'وفات' نمود ۸. ب: 'سعیان ثوری'، ج: 'ثقیه و ثوری'
 ۹. ۱. 'در' ندارد ۱۰. 'عبدالله زبیر'

ابوبکر محمد بن مسلم یکی از فقهای محدثان و کبار تابعین بمدینه بود، از دو اصحاب ملاقات داشت، رضی الله عنهم اجمعین^۱ و از ائمه کبار مثل امام مالک بن انس و سفیان بن عثبه^۲ و سفیان ثوری از روایت کنند. او می گفت زهری چه چیز است من این عمر را ملاقات کرده ام و این عباس را دیدم. سه شنبه هفدهم رمضان در سال یکصد چهارده یا پانزده یا سیزده در سن هفتاد دو یا سه سالگی وفات کرد.

ابوعبدالله موسی بن سفر لخمی^۳ صاحب فتح اندلس، از تابعین بود، از تمیم داری روایت می کرد، شجاع و متورع و دیندار بود، هیچ جا شکست ندید در لشکر معاویه بن ابی سفیان ماندی، چون او بر علی مرتضی برآمد او شریک نشد. وقتی برای باران در صحرا خطبه خواند، نام ابن مروان که والی ملک بود بر زبان نه آورد گفت^۴ این وقت است که سوای خدای تعالی دیگری را اسم بر زبان نه برم، در^۵ تاریخ ابن خلکان او را مناقب بسیار است^۶ و حکایات بی شمار^۷ در نود و هفت یا نود و نه وفات کرد.

نافع بن عبدالله از موالی عبدالله بن عمر^۸ از کبار تابعین بود، حدیث از موالی خود و از ابی سعید خدری شنید، زهیر و ایوب سجستانی و مالک بن انس از روایت کنند، در یکصد بست یا دو^۹ وفات یافت.^{۱۰}

ابو المنذر هشام بن عروه بن زبیر بن عوام یکی از مشاهیر تابعین در مدینه بود، جابر بن عبدالله انصاری و انس بن مالک و سهل بن سعید را دیده است و یحیی بن سعید انصاری و سفیان^{۱۱} ثوری و مالک بن انس و ایوب سجستانی و ابن جریج^{۱۲} و عبدالله بن عمرو بن لیث بن سعید و سفیان بن عثبه^{۱۳} و یحیی بن سعید فطان و وکیع^{۱۴} و غیر ایشان از او حاصل کردند، در یکصد چهل و شش یا چهار یا پنج در بغداد وفات یافت.

۱. ب. 'رضی الله عنهم اجمعین' ندارد؛ ج. 'رضی الله تعالی' ۲. ب. 'بن عینه' ۳. ۱: 'تجمی' ۴. ج. 'و' گفت ۵. ج. 'و' در ۶. ج. 'است' ندارد ۷. ج. 'بیشمار است' ۸. ب. 'عبدالله بن عمر' رضی الله عنهما ۹. ب. 'یا' ده ۱۰. ج. 'وفات' او شد 'ب' 'یافت' ندارد ۱۱. ۱: 'سفیان' ۱۲. ۱: 'ابن' 'صریح' ۱۳. ب. 'عینه' ۱۴. ج. 'و' کنع

یحیی بن معمر عدوانی^۱ دمشقی از تابعین بود، عبدالله بن عمر و عبدالله بن عباس را دیده و شنیده حدیث و نیز از قراء بصره بود، عبدالله بن اسحاق ازو قرأه گرفت، در یکصد بست و نه وفات.^۲

علقمه بن قیس نخعی^۳ از مشاهیر فقهاء تابعین بوده و^۴ به ابن مسعود صحبت داشت و اکثر صحابه ازو طلب فتوی کردند، در شصت و دو وفات.^۵

ابومسلم خولانی یمنی از سادات تابعین است،^۶ خداوند مناقب و سیر حمیده و^۷ کرامات جلیله بود. مشهور است که اسود یمنی اورا طلبیده گفت، گواهی می دهی که من رسول خدایم؟ ابومسلم برین سخن انکار نمود، گفت اعتقاد داری که محمد نبی مرسل است؟ گفت آری، اسود هیثم انبار نموده آتش عظیم افروخته ابومسلم را بینداخت هیچ ضرری بدو لاحق نشد، وفاتش در همان سال.^۸

اوسط بن عمرو والنجلی کنیتش ابو اسمعیل است، از حضرت ابوبکر و عمر روایت حدیث کرده، در هفتاد و نه وفات.^۹

مسروق بن الاجدع همدانی فقیه و عابد از مشاهیر تابعین است، از کثرت صلوٰه پایش ورم کرده بود و اعلم بفتوی بود از شریح، رحلتش در کوفه بسال شصت و سه.^{۱۰}

حدث بن سوید تمیمی کوفی از کبار تابعین است در هفتاد و سه وفات.

ابوعثمان نهدی از قضا بزمان رسول علیه الصلوٰه و السلام مسلمان شد فاما ملازمت آنحضرت نیافت، با سلمان صحبت گزیده بکوفه بنشستی، بعد از شهادت حضرت امام حسین به بصره رفت و گفت، در شهری که فرزند رسول خدا را بکشند نباید ماند، در هفتاد و سه وفات.

عروه بن زبیر^{۱۱} یکی از فقهای تابعین است، وفاتش نیز در سال مذکور.

ناعم مولای ام المومنین ام سلمه یکی از فقهای مصر بود، در سال هشتاد وفات.

سدید بن عقلة الحنفی الکوفی حیات و سال وفات موافق.

۱.۱: عدوانی	۲: وفات 'کرد'	۳.۱: 'یحفی'	۴.ج: 'و' ندارد
۵.ج: وفات 'نمود'	۶.۱: 'است' ندارد	۷.ج: 'و' ندارد	۸.ج: سال 'است'
۹.ج: وفات 'کرد'	۱۰.ج: سه 'شد'	۱۱.ج: 'زهیر'	

شریح یونس بن جبیر باهلی درنود و يك وفات.

ابوالعالیه رفیع بن محران^۱ رباحی درنود و سه وفات.

سعید بن مصیب^۲ جامع فقه و حدیث و زهد و عبادت و ورع بود، چهل حج گزارده،^۳ مکحول گوید که تماسی روی زمین را برای تحصیل علم سیر کردم اما هیچ کس در^۴ عدم از این مصیب^۵ بهتر نیافتم، او خیرالتابعین است، درنود و چهار بمدینه^۶ وفات.

عبدالرحمن بن حارث از فقهای مدینه منوره^۷ در سال مذکور فوت کرد.

ابراهیم نخعی یکی از اعلام دین در تابعین، در شصت و پنج وفات.

قیس بن الحازم^۸ الاحمسی البجلی^۹ روایت از عشره مبشره کرد.^{۱۰} دیگر از عبدالرحمن بن عوف تابعین^{۱۱} دیگری نیست روایت به^{۱۲} نه کس از عشره داشته باشد، وفاتش سال مذکور.^{۱۳}

حصین بن المنذر درنود و نه وفات.

خارجه بن^{۱۴} زید انصاری منسوب بصنعاء یمنی است در یکصد وفات.

مجاهد بن جبیر کنیت او ابوالحجاج است، از طبقه ثانیه تابعین از فقهاء مکه، وفاتش سال مذکور.

شهر بن جوشب اشعری شامی وفاتش در بصره سال مذکور.

عیسی بن طلحه مدنی وفاتش در یکصد يك یا دو.

عطاء بن یسار کنیت او ابو محمد، تابعی مشهور برادر سلیمان فقیه^{۱۵} سبعة است، بعمر چهل و هشت سال در یکصد و سه وفات.

محمد بن اسحاق مدنی تابعی دانا بعلم حدیث و قرآن و فقه و قصص انبیا و

مغازی و سیر است، بسال مذکور در بغداد وفات کرد.

۱.۱: 'محران'	۲. ب: 'مصیب'	۳. ب: گزارده 'بود'
۴. ج: هیچکس 'را' در	۵. ب: 'مصیب'	۶. ب: مدینه 'بود'
۷. ب: 'منوره' ندارد	۸. ا: 'الحازم'	۹. ب: 'البجلی'
۱۰. ب: 'کرده'	۱۱. ب: 'در' تابعین	۱۲. ب: 'از' نه
۱۳. ب: 'وفاتش سال مذکور' ندارد	۱۴. ج: 'بن' ندارد	
۱۵. ب: 'از فقهای' سبعة		

حمید بن عبدالرحمن قریشی زهری مدنی در سال مذکور وفات.
 عمران بن یتیم عطا بصری المحضرم در عمر یکصد و بست و چند سال
 بسال مذکور وفات.

عبدالله بن حبیب کوفی بعمر نود سالگی در سال مذکور وفات.
 عبدالله بن زید ازدی بصری بسال مذکور وفات.
 عطا بن یزید اللیثی^۱ در یکصد و هفت وفات.^۲
 طلحه بن مصرف الیابی همدانی کوفی یکی از اعلام بود، در یکصد و
 دوازده وفات.

مکحول ابو عبدالله فقیه شام بود، در زمانه او مثل او دانا تر به فتوی نبود و
 نمی داد فتوی تا نمی گفت لاحول ولا قوة الا بالله، هم در آنجا در یکصد و سیزده
 وفات.^۳

عطا بن رباح المکی کنیت او ابو محمد است، از اجله فقهای مکه بود، در
 یکصد و چهارده وفات.

وهب بن منبه صنعائی^۴ بسال مذکور فوت شد.
 حکیم بن عینیه فقیه کوفی در یکصد و پانزده وفات.
 عمرو بن دینار در یکصد و شانزده وفات.
 ابو قلابه عبدالله بن زید الجرمی الازدی بسال مذکور در شام فوت.
 ابو اسمعیل حماد بن ابی سلمه قدوة مجتهدان زمان و عمده اساتذه آوان
 خود بود، استاد امام اعظم کوفی است، در یکصد و هفده وفات.
 ابو عمرو بزم بن جنان ازدی بسال مذکور وفات.
 ابو ایوب سلیمان بن موسی الاشدق^۵ بسال مذکور وفات.
 ابن ولی^۶ ملیکه عبدالله بن عبدالله وفاتش بسال مذکور.
 ثابت بن اسلمی بنانی کنیت او ابو محمد است و یکی از تابعین اعلام بصره

۳. ح: وفات 'نافت'

۶. ب: ابن 'ابی' ملیکه

۲. ج: وفات 'کرد'

۵. ب: الاشدق

۱. ۱: 'انسی'

۴. ب: 'صنعائی' ندارد

است، چهل سال در خدمت مالك بن انس بود از روایت کرده، در یکصد و سیزده وفات.

ابومغیره سماک بن الحرث ویلی بکری کوفی بسال مذکور وفات.
محمد بن مسلم کنیتش ابو زهر است، در طبقه ثانیه تابعین یکی از فقهاء مدینه منوره است، در یکصد و چهارده رحلت کرد.
صفوان بن سلیم زهری از اکابر تابعین است و صلحاء اعادت^۱ دوست گویند تا چهل سال پهلوی بر زمین گذاشته، بسال مذکور وفات.
عبدالرحمن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر افضل زمان خویش بوده، در یکصد و سی و دو وفات.

سلمان^۲ بن ابی سلیمان نیستانی کوفی بسال مذکور.
یحیی بن کثیر یمانی بسال مذکور.
عبدالله بن ابی نضیم مفتی مکه در یکصد و سی و سه وفات.
موسی بن عقبه مدنی صاحب مغازی^۳ است بسال مذکور.
ابو ایوب التجیانی^۴ ثقه و متورع بود بسال مذکور.
سلمه بن دینار مدنی در یکصد سی و پنج.
عطا بن عبدالله خراسانی ثم الشامی از مشاهیر اکابر اولیاء وقت خود بود، در یکصد سی و شش وفات.
عبدالمک بن عمرو^۵ قریشی کوفی پس از شعبی قاضی کوفه بود، از مشاهیر تابعین است، وفاتش بسال مذکور، حیاتش یکصد و سی سال.
اسماعیل بن ابی خالد الاخصی^۶ الکوفی بسال مذکور.
زید بن اسلم مدنی کنیت^۷ ابواسامه مولا عمر بن الخطاب است و از اکابر تابعین، بسال مذکور.
عبدالله بن عمر^۸ بن حفص بن عاصم بن عمر فاروق رضی الله عنه در

۳: معاوی
۶: ب: 'الاحصی'

۱: ب: 'عبادت'
۲: ب: 'سلیمان'
۴: ب: السجانی، ج: التجیانی ۵: ج: 'عمر'
۷: ب: کنیت 'او'
۸: ب: بن 'عمرو'

یکصد سی و هفت.

ابوهرمل محمد بن زبیدی بسال مذکور.

ابو عمرو نحوی نسفصی؟ بصری صاحب کتاب الاکمال و جامع است، در یکصد و پنجاه وفات.

ابن جریج^۱ بقولی کتاب او اول تصنیفی است که در اسلام تصنیف شده، در یکصد و پنجاه وفات.

معمر بن راشد^۲ بصری کنیتش ابو عروه است، استاد ابن عیینه و ثوری^۳ است، در یکصد و پنجاه و سه وفات.

ابو سفر^۴ سعید بن ابی عروبه او اول کسی است در بصریان که^۵ تصنیف کرده.

عبدالرحمن بن عمرو اورع^۶ امام و^۷ مجتهد وقت بود، در یکصد و پنجاه و سه وفات.

قاضی شریک نخعی قاضی کوفه بود، در یکصد و شصت و هفت وفات.

ابو المنذر نعمان بن عبدالسلام تمیمی صاحب تصنیف و تلمیذ امام اعظم و سفیان ثوری بود، در یکصد و هشتاد و سه وفات.

ربیع اخوربعی^۸ بن خراش رحمه الله علیه ربیعی بن خراش گفته من چهار برادر بودم و ربیع نماز بیشتر می گزارد و روزه می داشت و در روزه های گرم وفات کرد، روی وی را بپوشیدم و گرد وی نشستم و کس را بخرید کفن ببازار فرستادم، ناگاه روی خود را بکشد^۹ و گفت السلام علیکم یا حضار، گفتند وعلیکم السلام، بعد از مردن سخن می گویی؟ گفت نعم، لقیتم انی بعدکم فلقیتم ربا غیر غضبان^{۱۰} و استقبلنی بروح و ریحان و استبرق الاوان^{۱۱} ابوالقاسم صلی الله علیه و آله وسلم ينتظر الصلوة علی فتعجلوا ولا تؤخرونی، چون این خبر بعایشه صدیقه^{۱۲} رسید فرمود،

۱.۳: 'ثور' است

۶. ج: ۱: 'اواع'

۹. ج: 'کشد'

۱۲. ب: بعایشه صدیقه 'رضی الله عنها'

۲. ب: 'راشد'

۵. ج: 'که' ندارد

۸. ۱: 'اخابعی'

۱۱. ب: 'الاوان'

۱. ۱: انس 'جرح'

۴. ب: 'ابو بصر'

۷. 'و' ندارد

۱۰. ح: 'عصبان'

از رسول علیه الصلوة والسلام شنیده ام که بعد از مردن از امت من هر کس^۱ سخن خواهد گفت از بهترین تابعین خواهد بود. هم از وی آرند که سوگند خورده بود هرگز نخندد تا نداند که باز گشت وی کدام خواهد بود بهشت یا دوزخ و نخندید^۲ مگر بعد از موت، غاسل وی گفته وقتی که او را غسل می دادم تبسم می کرد. عامر بن علاء قیس در شواهد نویسد، چیزی بردای خرد کردی و بهر يك مساکن بی طلب او دادی، چون بخانه آمدی نماز کردی، همان بودی که برده بود کم نشدی. قومی او را مهمانی^۳ کردند، وقت رخصت مشك او پراز شیر کردند، مقداری راه رفته بخاطر آورد، شیر برای خوردن است وقت حاجت وضو چکنم؟ باز گشت و از ان قوم گفت، شیر برگزید و آب پر کنید، چنان کردند، هر گاه آب می خواست آب بر می آمد و هر گاه شیر می خواست شیر از ان بهم می رسید، هر گاه نماز گزاردی شیطان بشکل مار شده^۴ در پیراهنش در آمدی و بآستین سر بر آوردی و او متغیر نمی شد، گفتند چرا او را نمی کشی^۵؟ گفت شرم می آید از خدای تعالی که غیر از او^۶ از دیگری ترسم و والله که من آگاه نمی شوم آنوقت که به پیراهن من در می آید.

راوان کندي^۷ تابعی کوفی بود، روزی گفت، خداوند من گرسنه ام، از روزنه نانی فرو افتاد مانند سنگ آسیائی^۷.

زراره بن اوفی^۸ تابعی بصری بود، روزی در مسجد امامت می کرد، چون باین آیه رسید فَإِذَا نَقَرَفِي النَّاقُورُ بِيَفْتَادُ و بمرد.

میمون شیب^۹ از وی نقل است، در زمان حجاج خواستم که به مسجد جمعه روم، باز بخاطرم رسید چرا همراه ظالم نماز گزارم؟ درین مقدمه متردد بودم، آخر رای او بر رفتن مسجد جامع قرار گرفت، از جانب خانه آواز آمد یا ایها الذین آمنوا اذا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ و روزی مکتوبی نوشت خواست که کلمه بنویسد تا زینت مکتوب بود و اگر بنویسم اندکی در مکتوب قبح واقع شود، در اندیشه بود

۱.۳: 'مهربانی'

۶.ج: 'غیر او'

۲.ب: 'وی' نخندید

۱.۵: 'کشتی'

۱.ب: 'هر کس' که

۴.ج: 'شد'

۷.ب: 'سنگ آسیا'

که از گوشه خانه آواز برآمد یثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا.

صلقه^۱ بن هشتم در شواهد نویسد یکی از ثقات کعبه است،^۲ باوی بکابل برون آمدم، چون شب در دیهی فرود آمدم بخاطر آوردم امشب مراقب حال وی باشم بینم آنچه مردمان از عبادت وی می گویند. بعد نماز خفتن بخفت، چون مردم قرار گرفتند برخاست دران نزدیکی پیشه بود، درو در آمدم، من هم همراه^۳ وی شدم، بی آنکه او بداند پس وضو کرد و به نماز مشغول شد، ناگاه شیری در رسید، من از ترس بر درخت شدم و او بی خطر مشغول ماند، بعد نماز گفت ای شیر برو! روزی تو بجای دیگر مقرر است، شیر آواز^۴ مهییم کرده برفت و او تا صبح آنجا مشغول نماز ماند، صبح شتری او را از بار گم شد، او بجانب الهی دعا کرد شتر مع بار باز آمد.

هرم بن احیان^۵ در شواهد نویسد در تابستان بغایت گرم انتقال کرد، چون وی را در قبر کردند ابری موافق قبر او بی کم و کاست پیدا شد چنان بارید که هرگز از بالای قبرش تجاوز نکرد و همان روز از مزارش گیاه بروئید.

عمرو بن عبدالعزیز کنیت وی ابو حفص است، مادر وی ام عاصم بن عمر^۶ بن الخطاب و مدت خلافت وی دو سال و پنج ماه^۷ و پانزده روز بوده است و در شواهد نویسد امیر المومنین عمر رضی الله عنه شبی در مدینه می گشت سحرگاه به خانه رسید آواز زنی آمد که به دختر خود می گفت بر خیز و آب در شیر بیامیز، دختر گفت این نباید^۸ زیرا که امیر المومنین عمر نهی کرده است و منادی وی بآن^۹ ندا کرده است، گفت، اینجا نه عمر^{۱۰} است نه منادی که خواهد دید، دختر گفت والله من چنان نخواهم کرد که در ملا فرمان عمر برم و در خلا مخالفت او کنم. چون بامداد شد عمر^{۱۱} عاصم پسر خود را گفت فلان^{۱۲} خانه برو آنجا دخترست^{۱۳} اگر مشغولی^{۱۴} بدیگری نباشد وی را نکاح کن^{۱۵} شاید خداوند تعالی از وی فرزندی مبارك متولد گرداند، عاصم رفت وی را نکاح کرد، از وی ام عاصم

- | | | |
|-------------------------|----------------------|--|
| ۱. ب: 'علقه' | ۲. ب: 'گفته' است | ۳. ب: 'من همراه' وی |
| ۴. ج: 'آوازی' | ۵. ب: 'مشغول' نماز | ۶. ب: احیان |
| ۷. ب: 'بنت عاصم بن عمر' | ۸. ب: 'پنجاه' | ۹. ب: 'نباید' کرد |
| ۱۰. ب: 'باین' | ۱۱. ا: 'اینجا' ندارد | ۱۲. ب: 'بفلان' |
| ۱۳. ج: 'دختر است' | ۱۴. ب: 'مشغول' | ۱۵. ا: اضافه: 'از وی ام عاصم متولد شد' |

متولد شد. چون عبدالعزیز بن مروان او را بنکاح خود آورد از وی عمرو بن عبدالعزیز متولد شد. قون سفیان ثوری^۱ است که پنج خلیفه اند: ابوبکر و عمرو عثمان و علی و عمرو بن عبدالعزیز. رباح بن عبیده گفته است در وقتی عمرو بن عبدالعزیز امیر مدینه بود، دیدم پیری تکیه بر دست وی انداخته بود چون بخانه خود رفت من هم رفتم و از احوال آن پیر پرسیدم، گفت تو او را دیدی دانستم که از صلحاء آن^۲ خضر علیه السلام بود برای خبر کردن پیش من آمده بود، قریب است که مرا خلافت می رسد و در همان حالت خواهم مرد. چون وی بخلافت نشست شبانان گفتند، این مرد صالح که بخلافت نشسته کیست؟ گفتند از صلاحیت شماها^۳ را که خبر کرد؟ گفتند گرگان و شیران از گوسفندان ما دور شدند و ضرر و آسیبی نمی رسانند و شخصی گفت، در خلافت او دیدم گرگی در میان گوسفندان می گردید و آسیب نمی رسانید. یکی از عمال او نوشت که شهر ما ویرانست اگر تو چیزی تعیین فرمائی او را مرمت کنم، در جوابش نگاشت، گرد شهر از عدل حصار^۴ بساز و راه های آنرا از ظلم پاک کن که مرمت شهر تو این است. چون بر احوال موت خود مشرف شد فرمود مرا باز نشانند^۵ چنان کردند، گفت خدایا من آنم که مرا امر کردی و تقصیر کردم و نهی فرمودی عاصی گشتم و لیکن می گویم لا اله الا الله، بعد از آن سر بالا کرد و تیز تیز نگریست، پرسیدند چه می بینی؟ گفت جماعتی آمده اند نه جن اند نه^۶ انس، بعد از آن انتقال ازین^۷ جهان کرد، چون وی را بخاک سپردند از آسمان کاغذی فرود آمد دروی نوشته بود بسم الله الرحمن الرحیم هذامن الله امان العمر و^۸ بن عبدالعزیز من النار. صاحب فتوحات کلیه در ذکر اقطاب^۹ آورده که بعضی از ایشان ازین قبیل اند که با خلافت معنوی ایشان خلافت صوری نیز انعام یافته و عمرو^{۱۰} بن عبدالعزیز از آن قبیل داشته اند، رحمة الله علیه.

عمرو^۱ بن عتبه در شواهد نویسد وی از کبار تابعین اهل کوفه بود، شرط

۱. ۳: 'حصار' ندارد

۲. ج: 'از جهان'

۳. ج: 'عمر'

۴. ب: 'شما را'

۵. ب: 'و نه'

۶. ج: 'اقطات'

۷. ب: 'صلحای آن پیر'

۸. ب: 'نشانید'

۹. ج: 'العمر'

۱۰. ج: 'عمر'

وی با اصحاب بود که خدمت کند، روزی گوسفندان بصره را برد یکی از اصحاب^۱ عقب او رفت، او را بخواب دید و پاره ابروی را سایه کرد،^۲ چون بیدار شد گفت، ای عمرو بشارت باد ترا، عمرو از آن اقرار گرفت که بکس نگوید. از اقوال اوست سه چیز از حق تعالی خواسته ام، دو چیز عنایت کرده است: یکی^۳ آمدن و رفتن دنیا پیش من برابر شده است و دوم قوت در صلوٰه داده است و آنچه تمنا دارم شهادت مرا روزی کند.

مطرق بن عبدالله^۴ بن شخیر از وی آرند که بایکی از اصحاب خود در شب تاری می رفت بر سر تازیانه یکی از ایشان روشنائی^۵ پیدا شد که راه را^۶ می دیدند و هم از وی آرند شخصی بدروغ سخن بر من بست، من دعا کردم زود دروغ گورا هلاک گردان، فی الحال آن شخص بیفتاد و بمرد. محمد بن المکندر در شواهد نویسد از اقوال او با جمعی از غازیان در راهی می رفتند، یکی از ایشان گفت من پنیر تازه می خواهم، گفتم از خدا بخواهید که او قادر مطلق است، همه قوم دعا کردند قدری رفتند زنبیلی یافتند سر بسته پر از پنیر تازه و تر، یکی گفت قدری غسل بایستی که باین پنیر بخورد، می گفتم آنکس که بشما پنیر داد می تواند که غسل هم بدهد،^۷ قوم دعا کردند چون قدری راه رفتند قدحی پر از غسل یافتند آن را با غسل آمیخته خوردند.

عبدالله بن جعفر^۸ از اقوال اوست به قراء قسطنطنیه می رفتم، کشتی من شکست و موج دریا ما^۹ را به سنگی انداخت در میان دریا با پنج کس یاشش کس بودیم، خدای تعالی هر بامداد بجهت هر یکی از ما يك برگ از آن سنگ می رویانید که آنرا می کندیدیم و می مکیدیم و بجای شراب و طعام می نشست تا آن وقت که کشتی بمارسید و مرا برداشت و بکنار برد.

ابو ایوب سجستانی^{۱۰} در شواهد نویسد از نساك بصره بوده است حضرت حسن بصری گوید سید شباب اهل بصره ابو ایوب سجستانی عبدالواحد زید^{۱۱}

۱. ب: اصحاب 'او'	۲. ب: 'کرده'	۳. ۱: 'یکی' ندارد
۴. ب: 'بن عبدالله' ندارد	۵. ج: 'روشنائی' ندارد	۶. ب: 'را' ندارد
۷. ۱: 'دهد'	۸. ج: 'ما' ندارد	۹. ب: 'این' زید

گفته است که با ایوب در کوه حرا بودم، مرا تشنگی سخت دریافت چنانکه وی آن را از بشره من فهم کرد و دانست که نوبت هلاکت دارد، گفت آنچه بکنم پوشیده دار، سوگند داد، سوگند خوردم، پای خود را بر کوه حرا زد آب بجوشید و بخود^۱ برداشتم، او تازنده بود به هیچکس نگفتم.

ابو معویه الاسود^۲ یکی از ثقات گوید که در طرطوس بر ابو معویه الاسود در آمد و وی مکفوف البصر بود یعنی چشم وی پوشیده، دیدم که مصحفی در خانه وی آویخته است، گفتم رحمک الله چون چشم تو نمی بیند این مصحف چیست؟ گفت باتو سخنی گویم تازنده ام بکس نگوئی، هرگاه که می خواهی که قرآن خوانم چشم مرا بینا می گردانند و هر وقت مصحف می کشاد^۳ چشم وی کشاده می شد و چون مصحف را می پوشید چشم وی پوشیده می گشت.

ابوبکر محمد بن سیرین و سیرین علام انس بن مالک بود. در تاریخ ابن خلکان آمد که بر چهل هزار و بروایتی بست هزار درم ویرا مکاتب کرد یعنی به رسم عرب که بنده ها به خواند خود از تقود نوشته می دهند و آزاد می شوند و بهم رسانیده می رسانند سیرین هم اقرار مکاتب را رسانید عین التمر و بروایتی جزر وطن اوست، برای کسب ساختن دیگ مس داشت، خالد بن ولید او را در چهل غلام برده گرفت و میان مردمان قسمت کرد، صفیه نام کنیزك حضرت ابی بکر صدیق بود بوی به زنی دادند و آن وقت سه زوجه رسول صلی الله علیه و آله وسلم او را خوشبوی مالیده دعا کردند و وقت نکاح او با سیرین هیژده نفر از صحابه بدر حاضر بود از ایشان ابی بن کعب دعا می خواند و دیگران آمین می گفتند، از وی محمد بن سیرین متولد شد^۴ و از ابی هریره و عبدالله بن زبیر و عمران بن حصین و انس بن مالک^۵ روایت می کرد و قتاده بن دعامة و خالد بن حداد، ایوب سجستانی و غیر ایشان از ایمة اعلام راوی روایتها بودند، او در بصره از فقهای مشهور و به ورع مذکور و بتقوی بود^۶ و مداین رفت گوش کر داشت چون حسن بصری وفات کرد بر جنازه نماز حاضر نشد، نشنیده باشد، در تعبیر خواب عقل رسا داشت. انتها کلام^۷ در حدیقة الاقالیم

۱.۳: میشد،

۲ ج: 'می کشادم'

۵. ب: 'انتها کلام' ندارد

۱ ح: 'سیراب بخوردم' و بخود

۴. ب: بتقوی 'موصوف' بود

نویسد امام معبرین بود، درباب تعبیر خواب او را حکایات عجیب و غریب است و اظهار چنین تعبیرات از روی کشف و وفور شعور و عقل مراتب بود چنانچه درین فن تصنیف عالی او مشهور عالم است، هر کس در^۱ تعبیر خواب متابع احکام کتاب او گردد هرگز در تعبیر خطا نکند. شخصی گفت باو دیشب در خواب چهل خرمة یافتم، گفت چهل چوب بتوزند همچنان دید، بسال دیگر نیز بخواب دید چهل خرمة بدارالامارة یافتم، این سیرین گفت چهل هزار درهم یابی، گفت ای خواجه حال خواب واحد در گذشته آن تعبیر کردی حالا^۲ چنین فرمایی؟ گفت در سال گذشته این خواب در موسمی دیدی که خرما بشاخ نبود صرف چوب بود آن بتورسید و این بار خرما بشاخ موجود است تعبیرش آنکه^۳ مبلغی بتورسد.^۴ یکی از صحابه بدو گفت بخواب دیدم کبوتری سفید بر کنگره مسجد مدینه نشسته باز می آمد و او را ربود، این سیرین تعبیر گفت، حجاج بن یوسف دختر عبدالله بن جعفر طیار را نکاح کند، صالح گفت بچه دلیل این حکم می کنی؟ گفت کبوتر در تعبیر زن است و سفیدی جسم او و کنگره بزرگی او امروز هیچ زن بزرگتر و خوبتر در مدینه بیش از دختر عبدالله^۵ نیست و در باز تامل کردم سلطان ظالم یافتم، و هیچ^۶ سلطان ظالم تر از حجاج نیست. دوسال از خلافت عثمان رضی الله عنه باقی مانده بود که متولد شد و از آن عربیه او را سه فرزند متولد شد و غیر از عبدالله زنده دیگر نماند.^۷ نهم شوال روز جمعه در یکصد و^۸ ده در بصره بعد وفات حسن بصری و دیعت حیات سپرد و سی هزار درم دین گذاشته بود، پسرش عبدالله ادا کرد. چون عبدالله فوت کرد سه لك درم گذاشت. عبدالله مبارك از اهل مرو بوده است و در هیت که آن بلده ایست بر کنار فرات فوت شده است. سفیان ثوری گفته است که هر چند کوشش می کنم که در سالی سه روز قبل ابن المبارك توانم بود نمی توانم و فضیل بن^۹ عیاض گفته است که سوگند بخداوند خانه کعبه که در چشم من مثل عبدالله مبارك^{۱۰} ندیده است. از وی آرند که شخصی نابینا

۳. ج: 'اینکه'

۲. ج: 'و' حالا

۱. ب: 'که' در

۵. ب: عبدالله بن جعفر طیار

۴. ۱: 'رسید'

۶. ۱: 'و' ندارد

۸. ج: 'و' ندارد

۷. ب: دیگر 'زنده' نماند

۹. ج: 'فضیل عباس'

۱۰. ب: عبدالله بن مبارك

شده بود و پیش وی رفت و گفت دعا کن که خدای تعالی چشم مرا بینا گرداند، برخاست و دعا کرد در آن روز خدای تعالی چشم وی را بینا کرد. یکی از سلف گوید که من آن شخص را بینا دیدم^۱ بعد از آنکه نابینا بود و هم از وی آرند که در مرض موت^۲ غلام خود را گفت که شك ندارم که امشب می روم، این کتابهای مرا در رود خانه انداز، غلام کتابها را بکنار رود خانه برد، در دلش نیامد که در آب اندازد باز گشت، از وی پرسید که کتابها را در رودخانه انداختی؟ غلام گفت، انداختم، گفت چه علامت دیدی؟ غلام گفت که هیچ علامت ندیدم، گفت نینداخته ای، غلام گوید که بعد از آن رفتیم و آن کتب را در آب انداختم دیدم که از رودخانه نوری با آسمان رفت، ترسیدم و باز گشتم پرسید چه کردی؟ گفتم آنچه فرمودی بجا آوردم، گفت چه دیدی؟ گفتم نوری دیدم که از رودخانه با آسمان بالا رفت، فرمود آری آنچه گفتم کردی، فرمود که من امشب می روم مرا غسل کن و جامه های که در آن احرام بسته بودم کفن ساز، و پیش از آنکه مردم جمع شوند مرا دفن کنید، وصیت وی را بجا آوردیم، چون جنازه وی را برون آوردم، دیدم که از رودخانه کشتی پیدا شد و جماعتی برون آمدند، چون بمن رسیدند گفتند الحمد لله که نماز وی را در یافتیم و وی را نماز گزاردیم و دفن کردیم، چون فارغ شدیم از آنجماعت پرسیدیم که شما از کجا دانستید که وی فوت کرده است؟ پیری که مهتر آنجماعت بود گفت، در خواب دیدم گفتند اینجا مردی فوت شده است هر که به نماز وی^۳ حاضر شود خدای تعالی وی را بهشت روزی کند، این کشتی را کرایه گرفتم و بهشتافتم تا نماز وی را در یافتم.

سالم بنانی در شواهد نویسد که وی بصری ست، چهل سال در خدمت

انس بوده است، روزه می داشت و هر شبانه روز يك ختم قرآن می کرد از جماعتی که در سحرها بر مزارش می گذشتند روایت آمده چون بر سر قبر سالم می رسم آواز قرات قرآن می شنوم، روزی سالم از حمید طویل پرسید که هیچ بتورسیده غیر از انبیا کسی در قبر نماز گزارد؟ حمید گفت، نی،^۴ سالم گفت خداوند! اگر کسی

۱. ۳: 'و' ندارد

۲. ب: موت 'خود'

۱. ب: 'دیده ام'

۵. ج: 'نی' ندارد

۴. ج: وی، ندارد

را اذن خواهی کرد که در قبر خود نماز گزارد سالم را اذن کن، چون وی را بقبر کرد و خشت ها بر لحد او راست نمودند يك خشت فرو رفت ازان راه دیدند که سالم در نمازست، حضار باهم اظهار^۱ این مقدمه کرده خاموش ماندند، به دختر او گفتند که او کدام عمل می کرد؟ دختر گفت چه دیدید؟ آنچه دیده بودند گفتند، دختر گفت پنجاه سال بود^۲ او قیام تمام شب می داشت، وقت سحر دعا می کرد الهی^۳ مرا صلوات در قبر روزی گردان، دعایش مستجاب شد، رحمة الله علیه.

زید بن زین العابدین^۴ بن حسین بن علی بن ابی طالب خود را در عهد هشام بن عبدالملك خروج کرده بخلافت قرار داد و منسوب کرد، خلقی از اشراف متابع او شدند. عمرو ثقفی^۵ امیر عراقی جنگ نمود لشکر زید گریخت، زید مردانه و مستحکم جنگ کرد، بسیار زخم برداشت بدیهی پنهان گردید، تیری بر پیشانی او بود، وقت بر آوردن قبض روح او شد. حجام تنها دفن کرد، امیر خبر یافته نعش او کننیده برهنه بردار داشتند لیکن ستر او را کس ندید، حق تعالی از نظر خلق مستور داشت.

ابویوسف یعقوب بن اسحاق مشهور به ابن سکیت مصنف کتاب اصلاح المطلق^۶ مودب اولاد متوکل علی الله عباسی بود، قول اوست هر که مردمان را شناخت با ایشان مدارات کرد هر که نشناخت ستیزه کرد. متوکل روزی گفت که نزدیک تو پسران من محبوب تر اند یا پسران علی بن ابی طالب یعنی حسنین علیهما السلام، گفت پسران ترا چه مناسبت از پسران علی و مناقب حسنین بیان نمود، متوکل شکم^۷ سکیت را پایمال کرد برداشته بسرای بردند، روز دوم در سال دو صد و چهل و چهار بدرجه شهادت رسید.

حبیب سالم راعی وی صحبت سلمان فارسی را یافته بود، وی صاحب گوسفندان بود بر کرانه فرات نشستی و طریقش عزلت بود، یکی از مشائخ در شواهد روایت کرده وقتی که برو برگز شتم او در نماز بود و گرگ گوسفندان او را

۱. ۱: 'اظهار' ندارد

۲. ۱: 'بود' ندارد

۳. ج: 'که' الهی

۴. ب: 'امام' زین العابدین

۵. ۱: 'سقفی'

۶. ۱: 'اصلاح' المنطق

۷. ۱: 'شکم' ندارد

می چرانید، با خود گفتم که این پیر را زیارت کنم که علامت بزرگ دارد، چون از نماز فارغ شد بروی سلام کردم، گفت ای پسر بچه کار آمدی؟ گفتم زیارت تو، گفت جزاک الله، گفتم ای شیخ گرگ را با میش موافقت می بینم، گفت از آنکه راعی پیش حق موافق است، این بگفت و کاسه چوبی در زیر سنگ داشت دو چشمه ازان سنگ بکشاد، یکی شیر و یکی عسل، گفتم ای شیخ این درجه بچه یافتی؟ گفت از متابعت محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم، گفت ای پسر قوم موسی با وجودیکه ازو مخالف بودند سنگ خارا اورا آب داد و موسی نه به درجه محمد صلی الله علیه وسلم بود، چون محمد صلی الله علیه و آله وسلم را متابعت باشم آخر سنگ مرا انگبین بدهد یا شیر، چرا^۱ محمد صلی الله علیه و آله وسلم از موسی علیه السلام بهتر بود. گفتم مرا پندی ده، گفت دل را محل آز مکن و معده را بوضع نه که هلاک درین دو چیز است و نجات در حفظ این دو چیز.

عبدالله مطر^۲ کنیت وی ابوریحانه است از وی آرند که در کشتی نشسته بود و چیزی میدوخت، سوزن وی در دریا افتاد، گفت خداوندا بتو سوگو کند می دهم که سوزن من بمن باز گردان، سوزن وی از دریا ظاهر شد دست دراز کرد و برگرفت، دریا در شورش آمد، گفت ای دریا آرام گیر نیستی تو مگر حکم^۳ بنده حبشی، دریا آرام گرفت و تسکین یافت.

کرز بن وبره العابد^۴ کوفی ساکن جرجان و بهامات قبره مشهور یزار؟ سمع [از] مالک بن انس رضی الله عنه و از کنیزك وی پرسید که از کجا نفقه می کرد؟ گفت هرگاه که از وی چیزی طلب می کردم می گفت که بفلان روز، به روز دیگر می رفتم و آنچه خواسته بودم ازان روز نه می گرفتم و از بعض اهل جرجان آرند که گفته است که در خواب دیدم که بگورستان جرجان میگذرم، همه اهل گورستان نشسته بودند جامه های سفید پوشیده، گفتند ما را جامه های سفید بجهت قدوم کرز بن وبره^۳ پوشانیده اند.

مورق العجلی^۵ تابعی بصری بود از وی آرند که وی نفقه خود را نزدیک سر

۳. ب: کرز بن دمره

۱. ۲: 'حکم' ندارد

۱. ب: چرا 'که'

خود می یافت. شبیان را عی^۱ گویند شبیان شبانی می کرد، چون روز جمعه آمدی بعضاء خود خطی گرد گوسفندان کشیدی و به نماز رفتی، آن گوسفندان ازان خط تا آمدن وی بیرون نه رفتندی، وی را وقتی جنابت رسید و آب نبود که غسل کند، ابرپاره بر آمد و ببارید تا وی غسل کرد و پس برفت و گویند که وی را در خانه حبس کردند و در راه بر وی استوار کردند، چون در را بکشادند در خانه او نبود. سفیان ثوری^۲ گفته که من و شبیان بعزیمت حج برون آمدیم، روزی در راه مارا شیری پیش آمد، با شبیان گفتم که این سگ را می بینم که پیش راه مارا گرفت، گفتم مترس ای سفیان بعد ازان بانگ بران شیر زد، آن شیر مثل سگ دم خود جنبانیدن^۳ گرفت، شبیان گوش وی را گرفت و بمالید، وی را گفتم اینچه شهرت است؟ گفتم ای ثوری اگر نه من شهرت را مکروه داشتمی خود را بار نکردی مگر بر پشت وی تا مکه.

خواجه حازم مکی در مجاهده و مشاهده شانی بزرگ داشت، پیشوای بسیار مشایخ است، عمر دراز یافته از بزرگان تابعین بود، بسیار صحابه مثل انس بن مالک و ابوهریره و غیره را دیده بود و سخن وی پیش همه مقبول و کلید همه مشکلمها و کلام او در تصوف بسیار است، از تذکرة الاولیا با ید خواست. حسام^۴ ابن عبدالملك ازو پرسید بچه نجات یابم؟ گفت هر درمی از جای بستان که حلال بود و بجای بده که حق بود.

خواجه یوسف انباط در مرآة الاسرار نویسد: از زهاد و عباد این قوم و افضل تابعین بود، در زهد و مراقبه و محاسبه کمال داشت، معرفت و حالت خود نهان داشتی و ریاضتی عظیم کرده^۵ و از دنیا و مافیها محترز بود، هفتاد هزار درم میراث یافت، دران خود نخورد از مزد برگ خرما قوت ساختی و تا چهل سال از يك پیراهن گذرانیدی، گفتی نماز فرض نیست و طلب حلال فرض، در یکصد نود و شش هجری وفات^۶.
خواجه عبدالله حسین از زهاد و عباد متصوفه و متورعان و متوکلان در حلال خوردن مبالغه کمال داشت، با خواجه یوسف انباط صحبت داشت،

۱ ح: 'جنانیده'

۲ ب: 'هشام'

۳ ا: 'کرده'

۴ ب: وفات یافت'

کوفی الاصل است، در مذهب سفیان ثوری رفتی، قول اوست از چهار چیز بیش نیست چشم و زبان و دل و هوا، اینهارا بیجا^۱ شدن ندهد.

خواجه فتح علی بن علی الموصلی از متقدم بزرگان موصلی بشر حافی از نظیران اوست، ترك و^۲ توکل را بپایه کمال رسانیده^۳ بود. در نفحات نویسد پیش از بشر حافی هفت سال روز عید اضحی او در کوچها می گشت، دید قربانیها میکنند، گفت الهی تو دانی که چیزی ندارم که برای تو قربان کنم مگر این دارم، پس انگشت خود را بر گلو نهاد و بیفتاد، چون نیک دیدند جار بحق شده و خطی سبز بر گلوی او نمایان بود، در دو صد و ده هجری این واقعه رو داد.

خواجه ابوهاشم صوفی با سفیان ثوری معاصر بود، او می گفت تا ابوهاشم را ندیده بودم ندانستم^۴ که صوفی چه بود؟ و پیش از وی بزرگان در مشرب صوفیه بودند بزه و ورع و معاملات^۵ نیکو در طریقت توکل و طریق محبت لیکن صوفی گفته نمی شدند، اظهار صوفیت از ابوهاشم شده و همچنان ابتدای خانقاه مشایخ این است. دو درویش بر رتبه^۶ فرو شدند فیما بین غایت اخلاص نمایان کردند، حاکم ترسار از اخلاص ایشان خوش آمد، یکی^۷ پرسید از دیگری، با تو چه نسبت؟ گفت هیچ نه، گفت چه نام دارد و کجا می باشد؟ گفت ندانم، نیز خوش شد و گفت الفت از چه سبب؟ گفت طریق این فرقه است پس امیر بر مله خانقاه ساخته برای اقامت فقیر وقف کرد. ابوهاشم معاصر سفیان بود. خواجه سفیان ثوری روزی در مسجد پای چپ در آورد، ندا^۸ آمد، ای ثور ثوری مکن، بمجرد استماع این کلمه از هوش رفت و در گریه شد، از آن روز باین لقب مشهور گشت. شیخ فریدالدین عطار فرماید: اورا امیر المومنین می گفتند، هر کرا خلافت مقتدای بحق بود و او از مجتهدین^۹ پنجگانه بود یعنی ابوحنیفه و شافعی و حنبل و مالک و سفیان، در ورع و تقوی و آداب و تواضع و قبول در علم صوری و معنوی نظیری نداشت. وقتی بادشاه در نماز دست به محاسن رسانید، ثوری منع

۱. ب: 'بیجا' شدن	۲. ج: 'و' ندارد	۳. ب: 'نمیدانستم'
۴. ج: 'معاملت'	۵. ب: 'بر' مله	۶. ب: یکی 'را'
۷. ب: 'ندا' ندارد	۸. ب: 'از' مجتهدان	

کرد، آن خشم بخاطر داشته خواست که ثوری را بردار کشد، ثوری دعا کرد مع ارکان دولت و اعیان سلطنت از صدای طراقی بر فور در زمین غایب شدند. شخصی را حج فوت شد، آهی برکشید، ثوری گفت چهار حج کرده ام^۲ عوض این آه بتومی دهم، سودا راست آمد، شب ندا بدو دادند، سودی کردی بر همه عرفات قسمت کن که توانگر شوند. او را کمالات زیاده از حدست، دریکصد هفتاد و یک وفات کرد در بصره.

خواجه بشرحافی در مجاهده و عرفان بی مثل بود، در تذکرة الاولیا نویسد:

مرید خال خود بود و بقول نفحات مرید فتح موصلی بود، ابتدا خمر خوردی، روزی از کوچه پرچه کاغذ که برو بسم الله الرحمن الرحيم نوشته بود بتعظیم برداشته به جیب کرد، بزرگی^۳ بخواب دید که^۴ بگو از بشرحافی نیکو داشتی اسم مرا، نیکو دارم من ترا و تو اسم مرا پاک کردی من اسم ترا پاک کردم، پس از مجاهدات بدان مراتب اعلی رسید که کفش بیای نکردی که بر فرش بادشاه اعظم کفش پوشیدن بی ادبی است و چهل سال هیچ چارپایه سرگین در کوچه و بازار نکرد که پای بشرحافی نه افتد. بعد فوتش بزرگی پرسید، خدا باتوجه کرد؟ گفت عتاب کرد که در دنیا چرا از من ترسیدی، ندانستی که کریم ام؟ بقولی در دو صد و بست و بروایتی بست و هفت وفات یافت.

خواجه داود بلخی از قدمای مشایخ خراسان است. در مرآة الاسرار آرد که

خواجه ابراهیم ادهم گوید: میان کوفه و مکه با مردی مصاحب بودم که بعد نماز شام در زیر لب سخن گفتی، از جانب دست راست وی کاسه طعام و کوزه آب حاضر شدی و مرا هم دادی، این قصه با مشایخ دیگر گفتم، فرمودی^۵ برادر داود بلخی است، او ترا چه آموخت؟ گفتم اسم اعظم، پرسید^۶ آن چیست؟ گفتم آن ازان بزرگترست که بر زبان آرم.

ابوشقیق بن سلمه کوفی از بندگان تابعین است، نوحه شنیدی و

بگریستی.

۱. ج: 'و' ندارد ۲. ج: 'کرده عوض' ۳. ج: 'و' بزرگی
۴. ج: 'که' ندارد ۵. ج: 'فرمود' وی ۶. ج: 'پرسیدم'

خواجه منصور عمار اصلش از مرو و از پوشنگ و بصره نیز گفته اند. در مرآة الاسرار آرد: از حکماء مشایخ،^۱ سخنان نیکو دارد، وعظ او تأثیرها داشت، چون وفات کرد ازو پرسیدند خدا با توجه کرد؟ گفت مرا بنواخت، در آسمان هفتم منبر نهادند و^۲ گفتند آنجا هم از من سخن می گفتی اینجا هم بگو که ملائکه از تو شنوند و من بشنوم.

خواجه حارث محاسبی از علماء مشایخ و قدساء ایشان، جامع علوم صوری و معنوی صاحب تصانیف کثیر بود، اصلش بصره و در بغداد وفات یافت، در توحید و تجرید مخصوص بود، نزدیک وی رضا از احوال است نه از مقامات. در کشف المحجوب آنرا از دوازده فرقه صوفیه یکی صاحب مذهب نوشته و در محاسبه حالات و اوقات مبالغه عظیم داشت^۳ از ان محاسبی گویند و عبدالله بن^۴ خفیف او را و پنج مشایخ جنید و رویم و ابن عطا و عمرو^۵ بن عثمان مکی که اقتدا و اعتقاد خود ظاهر می کنند حارث محاسبی را مقتدا گردانند، در دوصد و چهل وفات یافت.

خواجه احمد بن عاصم انطاکی در مرآة الاسرار آرد: از کبار اولیای و عالم بود، بانواع علوم ظاهر و باطن مجاهده تمام داشت، عمر دراز یافته تبع تابعین را دیده، ابوسلیمان دارانی او را جاسوس القلوب خواندی و از تیزی فراست او را کلمات عالی است و اشارات بدیع، مرید حارث محاسبی بود و استاد خواجه احمد بن الحواری^۶ است، رحمة الله علیه.

خواجه ابو العباس احمد بن مسروق اصل از طوس مقیم بغداد شاگرد حارث محاسبی است، سری سقطی و محمد بن منصور و محمد بن الحسین است و استاد ابو علی رودباری است. در تذکره اولیا نویسد وی بالاتفاق از جمله اولیاء خدا بود و با قطب المدار صحبت داشت. از وی پرسیدند که قطب المدار زمانه کیست؟ اشاره بجنید رحمة الله علیه کرد یقین است در زمانه او دیگری که باشد؟ وی را کمالات بس عالی اند، در دوصد و نه وفات یافت.

۱. ب: مشایخ 'است' ۲. ج: 'و' ندارد ۳. ب: 'داشتی'
 ۴. ج: 'بن' ندارد ۵. ج: 'عمر' ۶. ۱: 'الحوار'

خواجه محمد واسع بسیار تابعین را دیده فیض برداشت و مشایخ مقدم را دریافته، در شریعت و طریقت بی نظیر وقت بود و ریاضت چنان داشت که نان خشک به آب تر کرده کم خوردی و گفתי خدایا مرا گرسنه و برهنه می داری چنانکه دوستان را، آن مقام بچه مرا نه بخشیدی که حال من چون حال دوستان نیست؟ روزی پسرش می خرامید، گفت مادر تو خرید بست و دو درم است و پدرت بدترین خلایق، این خرام از چه سبب؟ وی را کمالات بس عالی اند، معاصر حسن بصری بود، چون بسیار گرسنه شدی بخانه حسن بصری رفتی، آنچه یافتی بخوردی،^۱ چون حسن بصری آمدی این حال او را دیدی بسیار خوش شدی رحمة الله علیه.

محمد بن احمد عبدالله اسدی در کرامت اولیا نویسد: فاضل و فقیه و شیخ وقت بود، روزی او را با قاضی موصل در حضور بادشاه در مسئله مناظره شد، او گفت یا قاضی می باید مباحله نه مجادله و مباحثه با حق ظاهر کرد و چنان کرد، چون قاضی بخانه رفت از هر دست که مباحله بود آن دست قاضی سیاه شد و ورم کرد بروز دیگر جان^۲ بداد و پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم مباحله با کفار کرده است و اهل بیت را باین امر فرموده.

عبدالله وهب^۳ در هفت اقلیم نویسد: بوفور فضائل و کمالات انسانی در سایر^۴ معاصران امتیاز داشته، به صحبت عبدالله عباس^۵ و دیگر صحابه رضوان الله علیهم اجمعین رسیده است و هفتاد و کتاب از صحف الهی مطالعه نمود. **ابوالولید عبدالملك** بن عبدالعزیز از مشاهیر علماء زمانه بود، در هفت اقلیم نویسد، باعتقاد بعضی اول کسی که در اسلام تصنیف کتاب نموده او باشد، در یکصد و پنج وفات.

موج احوال آن هفت کواکب آسمان قرائت، آن هفت آسمان کواکب هدایت، آن هفت دریای تحقیقات کلام الهی، آن هفت اقلیم دریای نامتناهی، آن والیان ولایت منجلی و مستولی حضرت نافع و عبدالله و عمرو و عبدالله دمشقی و

۱. ج: 'خوردی' ۱.۲: 'بروز' ندارد ۳. ب: 'بن' وهب ۴. ا: 'سایران' معاصران

۵. ب: عباس 'رضی الله عنه' ۶. ج: 'عمرو عبدالله'، ج: 'عمرو عبدالله' ندارد

عاصم و حمزه و علی ایشایان از تابعین اهل کمال و عالی احوال، کاشف اسرار سالک اطوار مقبول ابرار بوده اند. قاری اول از قراء سبعة نافع مدنی بن عبدالرحمن بن ابی نعیم مولا یعنی غلام جعونه بن شعوب لیثی است که حلیف و هم سوگند حمزه بن عبدالمطلب بوده. اصل نافع از اصفهان است و کنیت وی ابا رویم است و بقولی ابوالحسن^۱ و بقول دیگر اباعبدالرحمن^۲ و بعضی گفته اند ابا^۳ عبدالله، وفات ایشان در مدینه منوره سن یک صد و شصت و نه واقع شد و وی علیه الرحمة از پنج کس اخذ قرات نموده: یکی ابو جعفر یزید بن قعقاع القاری، دوم ابوداؤد عبدالرحمن بن هرمرز الاعرج، سوم شیهه بن نصاح القاضی، چهارم ابو عبدالله مسلم بن جندب الهندی، پنجم ابو روح یزید بن رومان و این پنج کس قرائت را از ابی^۴ هریره و ابن عباس و عبدالله بن عباس ابن ابی ربیع اخذ نمودند و صحابه مذکور رضی الله عنهم قرائت را از ابی بن کعب اخذ نمودند و وی از رسول صلی الله علیه و آله وسلم و از شاگردان و راویان نافع دو کس یعنی قانون و ورش مشهوراند، نام قانون عیسی ابن مینامدنی زرقی، وی مولای زهیرئین است و معلم عربیت بوده است، کنیت وی ابو موسی و قانون لقب اوست. گویند نافع بسبب جودت قراة او وی را باین لقب خوانده زیرا که قانون بلسان اهل روم بمعنی صداست و وفات وی در مدینه قریب بسنه دو صد و بست هجری بوده است و نام ورش عثمان بن سعید مصریست کنیت وی ابا سعید^۵ و از جهت سفیدی رنگ به ورش لقب کرده شد و ورش در لغت چیزی است که از شیر می سازند، وفات وی در مصر سنه یکصد و نود و هفت بوده است.

قاری دوم از قراء سبعة ابن کثیر مکی نام وی عبدالله بن کثر داری است^۶ که مولای عمرو^۷ بن علقمه کنانی است و داری عطار را گویند کنیت ابن کثیر ابا معبد وی از تابعین است، وفات وی در مکه معظمه سنه یکصد و بست بوده است و وی رحمة الله علیه از سه کس اخذ قرات نمود، یکی عبدالله بن سایب المخزومی

۳. ب: 'ابو' عبدالله

۱. ۶: بن 'کثری دار'

۲. ب: 'ابو' عبدالرحمن

۵. ب: 'ابو' سعید

۱. ب: 'ابو' الحسن

۴. ب: 'ابو' هریره

۷. ج: 'عمر'

صاحب النبی صلی الله علیه و آله وسلم، دوم مجاهد ابن خیر ابوالحجاج مولای قیس بن سایب، سوم درباس مولای ابن عباس و اخذ نموده است عبدالله بن سایب از ابی بن کعب بلا واسطه و اخذ نمودند مجاهد و درباس از ابن عباس و وی از ابی بن کعب و زید بن ثابت و آن هردو از رسول صلی الله علیه و آله وسلم و از راویان ابن کثیر که مشهور اند یکی قنبل که بچهار واسطه باین کثیر می رسد، سندش^۱ است قرائت نمود قنبل از علی ابی الحسن احمد بن محمد بن عون القواش و قرائت نمود علی ابی الحسن از ابی الاخريط وهب بن واضح و وی از اسمعیل بن عبدالله القسط و وی از شبل بن عباد و از معروف بن مشکان و این هردو از ابن کثیر. نام قنبل محمد ابن عبدالرحمن بن محمد بن خالد بن سعید ابن جرحه مکی مخزومی است، کنیت وی ابا عمرو قنبل لقب اوست.^۲ می گویند که در مکه معظمه خانه داری^۳ است که مشهور اند به قنبله، وفات کرد بمکه بعد از سنه دوصد و هشتاد و راوی دوم بزی است که روایت می کند از عکرمه بن سلیمان بن عامر و وی از اسمعیل بن عبدالله القسط و وی بلا واسطه از ابن کثیر و نام بزی احمد بن محمد ابن عبدالله ابن القسم بن نافع بن ابی بَرّ الموذن المکی^۴ که مولای بنی مخزوم است، کنیت وی ابا الحسن^۵ و مشهور به بزیست، وفات کرده در مکه بعد از سنه دوصد و چهل.

قاری سوم از قراء سبعة ابو عمرو بصری است که نام مشهور به ابو عمرو بن علاء بن عمار بن عبدالله بن الحصین بن حارث بن جلهم بن خزاعی بن مازن^۶ بن مالک بن عمرو بن تمیم، گویند اسم او زیان و بقولی عریان و^۷ بقولی یحیی و گویند که اسم او همان کنیت اوست، وفات وی در کوفه سنه یکصد و پنجاه چهار بوده است و وی رحمة الله علیه اخذ فرمود قرائت را^۸ از اهل حجاز و اهل بصره و از جماعه اهل حجاز هفت کس مکی اند و سه کس مدنی، تفصیل اسامی اهل مکه این است: مجاهد و سعید ابن جبیر و عکرمه بن خالد و عطاء بن ابی رباح و عبدالله ابن کثیر و

۱. ب: سندش 'این' است
 ۲. ب: لقب 'وی' است
 ۳. ح: 'خانه دار'
 ۴. ب: 'المکی' است
 ۵. ب: 'ابوالحسن'
 ۶. ح: 'این' مازن
 ۷. ج: 'و' ندارد
 ۸. ب: 'اخذ قرات فرمود'

محمد بن عبدالرحمن ابن محیص و حمید بن قیس الاعرج. تفصیل اساسی اهل مدینه این است که یزید بن الققعاق القاری،^۱ یزید بن رومان و شیبہ بن نصاح و از اهل بصره قرائت نمود از حس ابن ابی الحسن البصری و یحیی بن یعمر و غیر ایشان و این هر دو جماعت مذکور یعنی حجازی و بصری روایت می کنند از اصحاب اخیر و تابعین ابرار رضوان الله علیهم اجمعین^۲ و از راویان وی رحمه الله یکی ابو عمرو^۳ حفص بن عمرو بن عبدالعزیز بن صہبان الازدی الدوری النحوی و دور موضعی است در بغداد شریف، وفات وی در سنه دوصد و پنجاه واقع شده. دویم ابو شعیب، نامش صالح بن زیاد ابن عبدالله ابن اسمعیل سبتی السوسی، وفات وی در خراسان^۴ سنه دوصد و دو واقع شده. روایت می کنند این هر دو از ابی محمد یحیی بن المبارک العدوی مشهور به یزیدی که نسبت کرده است طرف یزید بن منصور خالوی مہدی که از خلفای عباسیه است و روایت کرده است یزیدی از ابو عمرو بصری.

چهارم از قراء سبعة ابن عامر شامی است که نام وی عبدالله ابن عامر الیحصی که قاضی دمشقی بوده در ایام خلافت ولید بن عبدالملک، کنیت او ابو عمران و وی از تابعین است و از جمله قراء^۵ سبعة سوای ذات ایشان و ابو عمرو بصری کسی دیگر عربی نیست باقی همه از جمله موالی هستند، وفات وی در دمشق سنه یکصد و هیزده بوده است، اخذ فرموده قرائت را از حضرت ابی درداء و وی از حضرت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و نیز اخذ نموده از مغیره ابن ابی شہاب المخزومی و وی از حضرت عثمان ابن عفان^۶ رضی الله عنه و از راویان او یکی ابن ذکوان است که نام وی عبدالله بن احمد بن بشیر ابن ذکوان القرشی الدمشقی و کنیتش اباعمر است،^۷ وفات وی در دمشق سنه دوصد چهل بوده است. روایت می کنند قرائت را از ایوب ابن تمیم التمیمی و وی از یحیی بن حارث ذہاری و وی از ابن عامر و دویم^۸ هشام بن عمار بن نصیر بن امان بن میسرہ السُلَمی القاضی الدمشقی کنیت وی ابوالولید، وفاتش در دمشق سنه دوصد و

۱.۱: القارونی	۲ ج: اجمعین، ندارد	۳ ج: 'عمر'
۴ ج: 'عمر'	۵ ج: 'در' ندارد	۶ ج: 'و جمله از قراء سبعة'
۷ ب: عثمان 'ذی النورین'	۸ ب: 'عمرو' است	۹ ب: 'دوم'

چهل و پنج بوده است. وی روایت می کند از عراق ابن خالد المزی و وی از یحیی بن حارث ذماری و وی از ابن عامر رحمه الله علیه.

پنجم قاری^۱ از قراء سبعة عاصم کوفی است، نام او عاصم ابن ابی النجود گفته می شود بهدله و گویند اسم ابو النجود عید است و بهدله اسم مادر است، وی مولای نصیر بن قعین اسدی است، کنیتش ابابکر از تابعین است ملحق شده است بحارث ابن حسان و اقد بنی بکر، وفات وی در کوفه سنه یکصد و بیست و هشت و بقولی بیست و هفت بوده است. قرائت نموده از ابو عبدالرحمن عبدالله بن حبیب السلمی و از ابو مریم زرین بن^۲ جیش و قرائت کرده ابو عبدالرحمن از عثمان ابن عفان^۳ و علی ابن ابی طالب و ابی بن کعب و زید بن ثابت و عبدالله بن مسعود و ایشان رضی الله عنهم از رسول^۴ صلی الله علیه و آله و سلم و قرائت نموده^۵ زرین جیش از عثمان بن عفان^۶ و ابن مسعود و ایشان از پیغمبر خدا صلوٰه الله و سلامه علیه و از راویان وی یکی ابو بکر شعبه بن عباس بن سالم کوفی اسدی است، مولای بنی اسد است، بعضی گفته اند که نام او سالم و گویند که^۷ کنیت او نام اوست، وی بلا واسطه شاگرد عاصم است، وفات وی در کوفه سنه یکصد نود و چهار واقع شده. دویم حفص بن سلیمان بن المغیره الاسدی البزاز الکوفی، کنیت وی ابو عمرو معروف به حفص است. و کعب گفته در حق وی که^۸ از ثقات است و ابن معین گوید که وی در قرائت افضل از ابی بکر است، وفاتش قریب به سنه یکصد و نود واقع شده، بلا واسطه شاگرد عاصم است

قاری ششم حمزه کوفی است نام وی حمزه ابن^۹ حبیب بن عماره بن اسمعیل الزیات الغرضی^{۱۰} التمیمی مولای بنی تمیم است، کنیت وی ابا عماره، وفاتش بجلوان در زمان خلافت ابی جعفر^{۱۱} منصور سنه یکصد و پنجاه و شش بوده است. از جماعه کثیر اخذ قرائت نموده، از جمله آن ابو محمد سلیمان بن مهران

۱. ج: 'قاری پنجم'
 ۲. ب: 'بن' ندارد
 ۳. ب: عثمان 'ذی النورین'
 ۴. 'رسول الله'
 ۵. ج: 'نمودن'
 ۶. ب: عثمان 'دی النورین'
 ۷. ب: 'که' ندارد
 ۸. ج: 'و کعب در حق وی گفته'
 ۹. ج: 'بن'
 ۱۰. ۱. ۱۰: 'العرضی' التمیمی ۱. ۱۱: 'ابن' جعفر: ب: 'ابو' جعفر

موج احوال آن هفت صفات ایمان، آن هفت خوان تحقیقات حدیث و قرآن، آن هفت حروف عبادت حق، آن هفت فقیه شریعت مطلق، آن هفت روز سال و ماه شرع، آن هفت خوشه نخل اصول و فرع، آن متشرعان و موحدان وحید حضرت خارجه و قاسم و عروه و سلیمان و ابو بکرو عبدالله و سعید.

خارجه بن زید بن ثابت انصاری یکی از هفت فقههای مدینه است، وی از تابعین عظیم القدر بود، پدر او زید بن ثابت^۱ را از اجبه اکابر صحابه می شمردند، پیغمبر علیه الصلوٰۃ والسلام در حق او فرموده **افوضکم زیدیعنی مسائل میراث زید** بهترمی داند و او زمانه حضرت عثمان بن عفان^۲ دریافته بود. واقدی گوید که خارجه مذکور می گفت که شبی بخواب دیدم که هفتاد درجه بنا کردم و بعد از فراغ از آنجا بیفتادم درین سال مرا هفتاد تمام گشت و هم دران سال سته نود و نه و بقولی یکصد در مدینه وفات یافت.

قاسم بن محمد بن ابی بکر در سفینه الاولیا آرد، آنحضرت از کبار تابعین است و از فقهاء سبعة مدینه و درخانه عم خویش حضرت عایشه صدیقه تربیت یافت. یحیی معاذ گفته در مدینه هیچ یکی افضل از قاسم ندیدم و از عمرو^۳ بن عبدالعزیز منقول است اگر معامله خلافت باختیار من می بود باختیار قاسم می گذاشتم. امام مالک گوید وی فقیه این امت است و پدر مادر امام جعفر صادق است. در سلسله نقشبندیه اسم پیران که می نویسند حضرت امام جعفر صادق را بدومی رسانده^۴ و او را به سلمان فارسی و او را به ابوبکر صدیق و نسبت متبنای محمد را بحضرت علی مرتضی در سال یکصد و هفت یا هشت و یکصد و یک و دو نیز روایت است، وفات نمود در میان مکه و مدینه.

ابو عبدالله عروه بن زبیر بن عوام یکی از فقههای هفت مدینه است و پدرش زبیر یکی از عشره مبشره پسر صفیه عمه پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم است و مادرش دختر ابوبکر صدیق باشد و عروه و عبدالله هر دو از يك مادر بودند و مصعب از مادر دیگر، او از خاله خود عایشه صدیقه^۵ شنیده بود و این شهاب و

۱. ب: عثمان رضی الله عنه ۲. ج: عمر ۳. ب: رساننده

زهري وغير او از روایت کنند. او عالم و صالح بود، پاي او مرض اكله رسید آنوقت او بشام پیش ولید بن عبدالملك^۱ بود، ولید بر اتفاق اطبا ازو قطع رجل خواست، شیخ قبول کرد، استاد آمد شیخ به سخن و حکایت با ولید مشغول بود، پای شیخ را برید از هیچ جا نجنبید و رو ترش نکرد، چون بعد قطع نویت بداغ پای رسید و بو کرد آن وقت ولید دانست که پایش بریده شد و حالا داغ می کنند و شیخ آن شب ورد را ترك نکرد و بعد قطع رجل بست سال بزیست، چون برادر او عبدالله بن زبیر را حجاج با امر عبدالملك بکشت و آنچه گرفته بود بعبدالملك فرستاد، عروه پیش عبدالملك^۲ آمد و تیغ^۳ و تیغ برادر خود ازو خواست، گفت در چندین تیغها کجا تمیز کنم؟ گفت من تمیز کنم، یکی شمشیر را برداشت، عبدالملك گفت شناختی؟ گفت بلی، گفت چه طور شناختی؟ گفت شمشیر مسلمانان از قتال لشکرها کند می باشد و آب چاه در مدینه شیرین تر^۴ از آب چاه عروه نیست، درنود و سه یا چهار به ديه خود متصل مدینه وفات یافت.

سلیمان بن یسار از موالی ام المومنین^۵ میمونه زوجه پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم که یکی از فقهاء هفت مدینه عام موثق عادی عابدی متورع و محب است و^۶ از ابن عباس و ابی هریره و ام سلمه روایت می کنند و ازو زهري و جماعتی^۷ اکابر ازو روایت کنند، بر اویتی در یکصد یا هفت وفات^۸.

ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن حسام بن مغیره بن عبدالله بن عمرو^۹ بن مخزوم قریشی المخزومی یکی از فقهای مدینه بود و در عهد خلافت عمر^{۱۰} متولد شد و در سنه نود و چهار وفات یافت. درین سال بسیار فقها را وفات است از ان او را سید الفقها گویند.

ابو عبدالله بن عبدالله یکی از جمله هفت فقیه مدینه از اعلام تابعین بوده و خلقی بسیار از صحابه رضوان الله تعالی علیهم اجمعین را دریافته، از ابن عباس و ابوهریره و عایشه صدیقه سماع حدیث داشت و ابو زیاد و زهري و غیر ایشان ازو

ج. ۱: 'عبدالملك'	۱. ۲: 'پیش الملك'	۳. ج: 'و تیغ' ندارد
۴. ج: 'شیرین تر' و 'لنیز تر'	۵. ج: 'امیر المومنین'	۶. ج: 'و' ندارد
۷. ب: 'جماعت'	۸. ب: 'وفات یافت'	۹. ج: 'عمر'
۱۰. ۱: 'عمر' ندارد		

روایت کنند. زهری گوید: چهار دریای علم دیدم یکی از آن ابو عبدالله^۱ است و بیش از ملاقات او دانسته بودم هر قدر که علم بود یافتم کفایت می کند، چون از ابو عبدالله ملاقات کردم و افراط علوم بدو دیدم دانستم که هنوز هیچ نیافته ام.^۲ عمرو بن عبدالعزیز می گفت: یکی از مجلس عبدالله مرا از تمام دنیا محبوب ترست، در یکصد و دو یا نود و نه یا هشت یا هفت وفات و پدرش در هشتاد و شش وفات یافت. رئیس قوم خود بود، اکثر قبیله او مجاور حرم محترم اند.

سعید بن مصیب بن حرن بن وهب قرشی مدنی از جمله هفت فقیه مدینه است. مولوی غلام حسین که ذکرش در لجه و لیان باید خواست بر وقت داخلی احوال ایشان درین کتاب قطعه هذا تصنیف نموده، قطعه^۴

هفت فقه‌های ^۵ مدینه بشمار	داده بیک عصر زفتوی نشان
خارج و قاسم و عروه دگر	باز سلیمان و ابوبکر دان
بعد سعید است و عبدالله ^۶ است	فقه از ایشان شده اندر جهان

سعید خیرالتابعین است، جامع بود میان حدیث و فقه و زهد و عبادت و ورع و چهل حج گزارده بود، از سعید بدانی؟ و قاضی شهری و ابوهریره^۷ سمع^۷ داشت، از مثل عبدالله عمر و غیره که مسئله می پرسیدند او حواله سعید می نمود. مکحول گوید که در تمام روی زمین سیر کردم مثل او عالم نیافتم و پنجاه سال از وضوی عشاء فجر گزارده، قول اوست پنجاه سال است تکبیر اولی و صف اول فوت نکرده ام، در نود و پنج یا یکصد و پنج وفات یافت.

موج احوال آن متکلمین کلام نبوی، آن معلمین علوم علوی، آن قصاید نعت پیغمبر، آن فوائد آیات برتر، آن فردیات فردیت رسالت، آن رباعیات عناصر جلالت، آن عندلیبان روضه قال الله و قال الرسول، آن طوطیان شکرستان روایات منقول، آن روایح مشام روحانین، آن لوایح حقیقت نورانیان، آن رمز فهمان اسرار نبوت، آن نکته سنجان احکام شریعت، آن محاریب قنطرة حقیقت، مقادیر منازل طریقت، آن محققان حقایق

۱. ج: یکی 'ابو عبدالله اران'	۲. ا. ج: 'نیافته'	۳. ح: 'عمر'
۴. ج: 'قطعه' ندارد	۵. ب: 'فقیهان'	۶. ب: 'عبید الله'
۷. ب: 'سمع'		

فرايض و سنن، آن مدققان دقایق روایات عن عن، آن نسخ کلمات هدایت آیات هادی اسم، آن طرق مستقیم فقه‌های عرب و عجم، آن انفس نفوس مقدسین طایفه علیه محدثین محمد بن اسمعیل البخاری که در میان محدثین امیرالمومنین فی الحدیث و ناصر الاحادیث النبویه و ناسرالمواریث المحمدیه از القاب اوست و صحیح بخاری که یکی از صحاح سته است از مولفات اوست و اقرب اسانید صحیحۃ او آنست که میان او و پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم سه واسطه باشد و بست و دو حدیث مع المکرر و شانزده حدیث باسقاط آن ازین قبیل^۲ است و او گفته که من جامع خود را از سی صد هزار حدیث تخریج نموده‌ام و جمهور علماء بر آنند که اصح الکتب بعد کتاب الله صحیح البخاری اوست، او را غیراین کتاب مصنفات بسیارست.

پوشیده نماند اکثر^۳ محدثین از آنحضرت سابق بوده اند. نگارنده که احوال مبارکش را مقدم جمله محدثین گردانیده^۴ سبب آنکه وقت تحریر احوال در خواب دید که جمعی محدثین صف بسته ایستاده^۵ اند و حضرت محمد اسمعیل بر وضعی که امام در صف نماز پیش می باشد ایستاده است و از من فرمود که ما مردم غریب ام، چون چنین دیدم دانستم که در طبقه اوسط آنحضرت بوده^۶ فاما در قبولیت و کمالات بر همه افضل است، ولادت او در بخارا سنه یکصد چهل و نه، وفاتش سنه دو صد و پنجاه و شش، عمرش شصت و دو سال، خاک قبرش مسک گشت.

ابو ثور ابراهیم بن خالد بن ابی الیمانی کلبی مصاحب و ناقل اقوال قدیمه امام شافعی بود یکی از فقه‌های اعلام ثقات مامون در دین بود و در احکام جامع حدیث و فقه و تصانیف بسیار دارد، اول بمذهب اهل رای اشتغال داشت چون بشافعی پیوست در عراق مذهب اول ترک کرده مذهب امام شافعی گرفت، علوم و فوائد بسیار از آنجا حاصل کرد. امام احمد حنبل گوید او^۷ نزدیک من در صلاح سفیان ثوریست، از پنجاه سال در احادیث او را می شناسم، بست و هفتم صفر سال دو صد چهل و شش در بغداد وفات یافت.

۱. ج: 'و' ندارد	۲. ۱: 'قبیله'	۳. ب: 'که' اکثر
۴. ج: گردانیده 'است'	۵. ب: 'ایستاده' و	۶. ب: 'بود'
۷. ج: 'او' ندارد		

استاد ابواسحاق ابراهیم اسفرائی ملقب بر کن الدین فقیه شافعی متکلم باصول و عامه اساتذه نیشاپور علم کلام و اصول ازو دانند، قاضی ابو طیب طبری در علم اصول فقه^۱ از شاگردان اوست، از غایت علوم شرایط اجتهاد در وی بود، ابو القاسم قشیری و حافظ ابوبکر نجفی از حاضران مجلس او بودند و ابوبکر و مصنفان دیگر بیشتر روایت ازو کنند و در خراسان ابوبکر اسمعیلی و در عراق ابو محمد جعلیج^۲ و احمد سنجرى را دریافت و از ایشان عمل گرفت، در نیشاپور برای او مدرسه بنا کردند، روز عاشوره چهارده یا^۳ هیزده وفات.

ابوالحسن احمد بن محمد بن قاسم بن اسمعیل فقیه شافع و محدث تصانیف بسیار دارد، کتاب مجموع کتابی عظیم و مقنع و لباب از تصنیف اوست، چهار شنبه بشب بست و یکم ربیع الآخر در چهار صد پانزده وفات.

ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبدالله بن موسی بن بیهقی^۴ خسرو جردی فقیه شافعی محدث مشهور او در جمیع علوم و فنون یگانه روزگار و وحید عصر فرید دهر از کبار یاران حاکم ابی عبدالله بن ربیع محدث بود و^۵ در حدیث غلبه اشتیاق و اشتغال داشت، هر جا که محدث شنیدی ضرور رفتی و فائده گرفتی، تصنیفات او هزار جز رسیده بود و مصنفات مشهوره او سنن کبیر و سنن صغیر و دلائل النبوة و سنن الآثار و شعب الایمان در مناقب شافعی و مناقب احمد حنبل و نصوص امام شافعی در ده جلد، در دویم جمادی الاول در چهار صد پنجاه و هشت وفات در نیشاپور.

عبدالرحمن احمد بن شعیب بن حر بن سنان نسائی^۶ محدث مشهور امام مصر بود، کتاب سنن که یکی از اصول است از تصانیف اوست، در نود سالگی در سال صد و دو از مصر به دمشق آمد، همان سال وفات نمود.

ابوالحسن احمد بن محمد بن احمد فقیه حنفی معروف بقدوری در محدثات استاد بود، ابوبکر خطیب صاحب تاریخ شاگردش باشد، کتاب مختصر قدوری تصنیف معروف عالم اوست،^۷ یکشنبه پنجم رجب در چهار صد شانزده سال وفات یافت در بغداد.

۱.۳: 'بیهقی'

۱.۲: 'ی' ندارد

۱. ج: اصول و فقه

۵. ب: 'نسائی'، ج: 'نسائی'

۴. ج: 'و' ندارد

۶. ب: 'معروف عالم تصنیف اوست'

۷. ج: 'تصنیف او معروف عالم است'

ابو نعیم احمد بن عبدالله بن احمد بن اسحاق بن موسی بن مهران اصفهانی محدث مشهور مصنف کتاب حلیه، از عمده و اکابر محدثان ثقه، جد او مهران مسلمان شد، روز دو شنبه بست و یکم^۱ محرم و بروایتی در صفر سنه چهار صد و سی ابو نعیم احمد^۲ وفات یافت.

حافظ ابوبکر بن علی بن ثابت بغدادی محدث و خطیب و صاحب تاریخ بغداد است و دیگر نیز^۳ کتب مفید دارد، سوای مصنفات دیگر صرف تاریخ بغداد تصنیف او دلیل فضائل اوست، هفتم ذیحجه سال چهار صد شصت و سه وفات یافت.

سفیان ابن عتبہ نسبش^۴ با نسب ام المومنین میمونه حرم رسول صلی الله علیه و آله وسلم یگانگت داشت، او را اهل مکه در طبقه پنجم می شمردند، زاهد و متورع بود، بر صحت حدیث او علماء را اجماع است، هفتاد حج گزارده بود، شافعی و شعبه بن حجاج و محمد اسحاق و ابن جریج و زهیر بن بکار و غیره روایت کنند، در یکصد نود و هشت در مکه وفات یافت.

ابو محمد سلیمان بن مهربان از موالی بنی هاکل امام مشهور واثق عالم و فاضل، انس بن مالک را دیده و سخن او شنیده بود اما حدیث از انس نیافت، هر جا از انس روایت آرد باید دانست که از شاگردان او شنیده و از عبدالله بن ابی اوفی يك حدیث روایت کند، مثل سفیان ثوری و شعبه بن حجاج و غیره روایت از او کنند و تابعین را یافته بود، در یکصد چهل و نه یا چهل و چهار وفات.

ابوداود سلیمان بن اشعب بن اسحاق صالح و عابد و حافظ حدیث و سند حدیث از عراقیان و شامیان و مصریان و کتاب سبق در بیشتر احکام تصنیف نموده بامام احمد حنبل گذرانید مقبول شد، شیخ ابو اسحاق شیرازی در طبقات فقها او را در چهل اصحاب امام محمد ذکر می کند، مناقب او بسیار است در بصره سکونت داشت و مولدش بغداد، در اول شوال دو صد هفتاد و پنج وفات.^۵

ابوعمر و^۶ صالح بن اسحاق جرمی نحوی دیندار و زاهد صحیح الاعتقاد مذهب پاک داشت، روایت حدیث می کرد، در نحو کتابی چند المعروف بالفرخ تصنیف کرد، در دو صد بست و پنج وفات.^۷

۱.۱: 'يك' ۲. ب: 'احمد' ندارد ۳. ب: و 'نیز دیگر' ۴. ۱.۱: 'نسبتش' ۵. ب: وفات 'یافت' ۶. ج: 'عمر' ۷. ب: وفات 'یافت'

ابو محمد عبدالله بن وهب فقیه مالکی مصری یکی از ایمه عصر بودی،^۱ بست سال با امام مالك مصاحبت داشت، موطا کبیر و صغیر تصنیف اوست، و برای او امام مالك امام^۲ خوانده، در یکصد و چهل و هشت خدمت امام مالك را دریافت تا که مالك حیات بود جدا نشد، به نسبت عبدالرحمن بن قاسم ده سال زیاده از مالك سماع حدیث کرد، مالك گفتی ابن قاسم فقیه و ابن وهب عالم و مصنفات او در فقه مشهور اند و نیز محدث بود، روز یکشنبه بست پنجم شعبان در يك صد و نود و هفت در مسجدی از خوف خدا بیهوش شد، بسرایی او آوردن باز بیهوش آمد و فات یافت. **عبدالله بن مسلم** از اهل مدینه بود، علم و حدیث از امام مالك گرفت و او یکی از کسانی که مطلق از امام مالك روایت کنند بود از جمله ایشان افضل و موثق و خیار او بود، صاحب ریاضت بود سال وفات دیده نشد.

عبدالله ابو محمد بن مسلم بن قتیبه دینوری و بروایتی مروزی صاحب کتاب المعارف و ادب الکاتب فاضل موثق ساکن^۳ بغداد در آنجا از اسحاق و اهل طبقه او سند حدیث کرد و مصنفات خود را که اسامی آن نوشته می شود مدت العمر درس داد، غریب القرآن الکریم و غریب الحدیث و علم الاخیار و مشکل القرآن و مشکل الحدیث و غیره بسیار نوشته دیدم، به دینور مدتی قاضی بوده، نیمه رجب دو صد هفتاد و شش کلمه گویان ازین جهان برفت.

ابوطاهر احمد بن محمد ملقب صدرالدین از کبرای محدث بی نظیر زمانه خود بود، شب جمعه پنجم ربیع الاول پانصد^۴ و هفتاد و شش در سکندریه وفات.^۵ **ابو یعقوب اسحاق مروزی** عالم علم حدیث و فقیه و ایمة اسلام بود تقوی و ورع و زهد بکمال داشت، با امام شافعی مناظره علم می نمود، امام احمد حنبل گوید اسحاق نزدیک ما امام المسلمین است و فقیه اهل بغداد هفتاد هزار حدیث یاد داشت، شب پنجشنبه یا یکشنبه دو صد سی و هشت یا هفت در نیشاپور وفات.^۶

ابو عمرو اسحاق مرار شیبانی نحوی لغوی یکی از ایمه اعلام کبار سماع

۱. ب: 'بود' ۲. ب: 'امام' ندارد ۳. ب: 'و' ساکن
۴. ب: 'سنه' پانصد ۵. ب: وفات 'یفت' ۶. ب: وفات 'یافت'

حدیث داشت^۱ بروایت مشهور و موثق بود، احمد بن حنبل و ملا ابوالقاسم و یعقوب مصنف کتاب اصلاح استفاده ازو گرفتند و تصانیف بسیار داشت چنانچه کتاب النحل و کتاب اللغات که مشهور بجیم و بکتاب حروف امة و سه نسخه کتاب النوادر و کتاب غایت الحدیث و غیر آن، اسحاق مدکور و ابراهیم ندیم موصلی و ابوالعناهیة^۲ در دو صد سیزده ببغداد یکروز وفات یافتند.

ابوعلی حسن بن محمد صالح زعفرانی شاگرد شافعی در فقه و حدیث بازغ و کامل بود، در هر دو علم تصانیف جیده دارد و با آنکه متبجر گشت ملازمت شافعی نگذاشت، قول اوست اصحاب حدیث در خواب بودند شافعی بیدار کرد چنانچه اصحاب فقه را ابو حنیفه بیدار کرد و از آن چهار نفر است که اقوال قدیمه شافعی نقل می کنند و آن چهار نفر او و ابو ثور و احمد بن حنبل و اکرائیسی و اقوال جدیده شش نفر اند، مزنی^۳ و ربیع بن سلیمان جیزی و ربیع^۴ بن سلیمان مرادی و حرمله و سوس بن عبدالاعلی و بخاری در صحیح خود و ابوداود و شیبانی و ترمذی و غیر ایشان در سنن خویش ازو روایت کنند، در سلخ شعبان و بقولی رمضان دو صد و شصت وفات.^۵

ابو احمد حسن بن عبدالله مسند عسکری یکی از ائمه در علم ادب و حدیث بود، اخبارش نادر و روایات بسیار است، کتاب الصحیف و غیره بسیار تصنیف باو منسوب دارند، جمعه هفتم ذیحجه سه صد سی و دو وفات.^۶

ابو علی محمد حسین بن مسعود معروف بالفراء بغوی ملقب ظهیرالدین فقیه شافعی محدث دریای علوم تفسیر کلام الله و مشکلات قول پیغمبر^۷ واضح کرد و درس حدیث و فقه و غیر آن بغیر وضو نمی گفت، کتاب تهذیب در فقه و کتاب شرح سنیه در حدیث و معالم تنزیل در تفسیر و کتاب المصباح و کتاب جمع بین الصححین بعضی تصانیف اوست و از غایت زهد نان خشک می خورد، اصحاب روغن زیت اضافه کنانیدند، زنی داشت بمرد میراث او نگرفت، درشوال پانصد و هیزده وفات.^۸

۱. ح: حدیث 'بسیار' داشت	۲. ۱: 'ابو العناهیة'	۳. ۱: 'ربی'
۴. ج: 'جری و ربیع' ندارد	۵. ب: وفات 'یافت'	۶. ب: وفات 'یافت'
۷. ب: پیغمبر 'علیه السلام'	۸. ب: وفات 'یافت'	

حسین بن محمد بن احمد غسانی اندلسی محدث امام حدیث بود و آداب^۱ در سه صد و هفتاد وفات.^۲

ابو سلیمان صد بن ابراهیم بن خطاب خطابی نسبی فقیه و ادیب و محدث تصانیف بدیعہ چنانچه غریب الحدیث و مقاله سنن شرح سنن ابی داؤد و اعلام غریب السنن شرح البخاری و کتاب الصحاح و کتاب شان الدعاء و کتاب اصلاح غلط المحدثین و غیر ذلك از ان اوست، در ربیع الاول سه صد هشتاد و هشت^۳ وفات.^۴

ابوبکر مسلم بن عباس بن مسلم خیاط اسدی کوفی از اصحاب حدیث و علماء مشاهیر یکی از راویان عاصم قاری از جمله قراء سبعة در روایت بسیار بزرگ بود او از اخیار نیک ست، در یکصد نود و سه وفات، نوزده بست ساله بود.

ابو محمد سعید بن مبارک از اولاد ابی الیسر کعب انصاری و معروف است به ابن دهان نحوی بغدادی، علم حدیث بر کمال داشت، شرح ایضاح و تکمله از چهل مجلد و فصول اکبری و صغرا در نحو و غیره بسیار کتب مفیده تصنیف دارد، شب پنج شنبه بست و ششم رجب در چهار صد نود و چهار وفات.^۵

عبدالمک بن عمرو کوفی قطنی قرشی از کبار اهل کوفه و مشاهیر تابعین بود علی مرتضی را دیده و از جابر بن عبدالمک روایت می کرد، در یکصد سی و شش وفات یافت بعمر یکصد سالگی.

ابوالقاسم عبدالکریم بن هوازن بن عبدالمک فقیه شافعی در فقه و تفسیر و حدیث و اصول و تصوف علامه وقت بود و نادره دهر میان شریعت و حقیقت جمع کرد، مرید شیخ حسن بن علی دقاق بود، در چهار صد دوازده وفات.^۶

عبدالغافر بن اسماعیل حافظ حدیث و عربیت امام بود در پنج سالگی قرآن ختم کرد و فاطمه بنت ابو علی دقاق جدۀ اوست، تصانیف معتبر دارد، یکی از ان مفهوم شرح صحیح مسلم و سیاق^۷ تاریخ نیشاپور و مجمع الغرائب در غریب حدیث تصنیف اوست، در پانصد بست و نه وفات.^۸

۱. ب: 'آداب'	۲. ب: وفات 'یافت'	۳. ج: 'هشت' ندارد
۴. ب: وفات 'یافت'	۵. ب: وفات 'یافت'	۶. ب: وفات 'یافت'
۷. ب: 'سیاق' ندارد	۸. ب: وفات 'یافت'	

ابوالوقت عبدالاول بن ولی عبدالله^۱ عیسی در علم حدیث عالی اسناد و کمتر بود، مصنف صحیح بخاری^۲ بمدینه روز سه شنبه بست یکم شوال پانصد^۳ پنجاه دو وفات.

ابوالحسن علی بن احمد بن یوسف از نژاد عتبه بن ابی سفیان خیر و عبادت بسیار داشت، در بلاد گردیده از علما حدیث و از سماع معرفت اخذ کرد، بوطن آمده عزلت گزید، مردم را در حق او اعتقاد نیک بود، لقب او شیخ الاسلام می گفتند، در اول محرم سنه چهار صد و هشتاد و شش وفات.^۴

ابوذر عمرو نبیره زراره همدانی کوفی، صالح عابد و باوقار و حرمت بود، اکثر از روایت حدیث می کردند، پسرانش صاحب برکت و عبادت وافر الطاعت و کثیر السعادت بود،^۵ چون فوت کرد پدرش^۶ بر قبرش استاد، گفت گریه من بر تونه از جدائی تست چرا که مرا سوای خدا دیگر هیچ احتیاج^۷ نیست لیکن نگاه می کنم بر اینکه بر تو چه گذشته^۸ باشد و تو چه جواب گفته باشی، خدا بر تو فضل کند، در یکصد پنجاه و شش وفات.

ابوالسعادات مبارک بن ابی الکریم المعروف به ابن الاثیر و ملقب به مجد الدین مشهورترین علما و بزرگترین در قدر و مرتبه، یکی از اکابر مشار الیه فردی از امثال معتمدان و موثقان مصنفات بدیعه و رسایل وسیعه دارد چنانچه جامع الاصول در احادیث رسول صلی الله علیه و آله وسلم مشتمل صحاح سته و کتاب النهایه^۹ در غریب حدیث پنج^{۱۰} مجلد و کشاف تفسیر نیز از وست، پنجشنبه سلخ ذیحجه شش صد و شصت بموصل وفات یافت.

محمد بن عبدالله بن حکم مصری فقیه شافعی سماع حدیث از ابن وهب و اشهب داشت، چون امام شافعی بمصر آمد در صحبت او تفقه کرد و او را از مصر جانب بغداد بسبب محبتی پیش قاضی احمد ابن ابی داود بن سیادی بردند، باز

۱. ب: 'ابی' عبدالله
 ۲. ب: 'بخاری' ندارد
 ۳. ب: 'سنه' پانصد
 ۴. ب: وفات 'یافت'
 ۵. ب: 'نودند'
 ۶. ب: 'پسرش'
 ۷. ج: 'اختیار' نیست
 ۸. ب: 'برچه تو گذشته'
 ۹. ب: 'النهایه' ندارد
 ۱۰. ب: 'در پنج'

بمصر آمد، ابو عبدالله نسائی^۱ در سنن خود از روایت می کند، مزی می گفت دیدم شافعی به نسبت خیلی محبت تحسین می کرد و بالای بام می برد و تکلم می نمود و باهم طعام می خورد و پائین می آمدند و جنب؟ او می رسید برو سوار شده می رفت بسرای خود، در دوصد سی و هشت و بروایتی نه و دوصد وفات^۲ بمصر.

ابوجعفر محمد بن احمد بن نصیر ترمذی فقیه شافعی در زمانه او کسی رئیس تر و زاهد^۳ تر از فقهای نبود، در زمره اهل علم و زهد فو بود،^۴ وی در هفده روز از سه حبه کفایت قوت کرد، پرسیدند چه کرد؟ گفتند که دانه های شلجم خریده يك دانه هر روز می خورد، بست و نه سال حدیث جمع کرد، یازدهم محرم دوصد نود و پنج وفات.^۵

ابوبکر محمد بن احمد بن محمد معروف به ابن حداد فقیه شافعی مصری کتاب الفروع در مذهب با حجم اندك و فوائد كثير جمع کرده اوست، در غایت تدقیق در سنه صد و چهل و سه یا چهل و چهار وفات.^۶

ابوبکر محمد بن علی بن اسمعیل محدث و فقیه شافعی اول کسیکه در فقهاء حنبلی^۷ تصنیف کرد او بود و پدر قاسم مصنف کتاب التقریب، در سنه صد و سی و شش وفات.^۸

ابو عبدالله محمد بن سلامه بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراهیم بن محمد بن مسلم قضاعی فقیه شافعی مصنف کتاب شهاب در علم حدیث حافظ ابو عبدالله حمیدی از روایت دارد، مناقب شافعی و اخبار انبیا و غیره نیز تصنیف اوست، حج گزارده بود، شب پنج شنبه هفدهم ذیقعد چهار صد و پنجاه و چهار وفات.^۹

محمد بن اسحاق در حدیث نزدیک اکثر علما حجت است، بخاری در تاریخ خود از زهری گوید هر که مغازی خواهد دامن ابن اسحاق گیرد، در پنجاه و يك و یا دو یا سه وفات و بروایتی در یکصد و چهار.

۱. ب. قاری: ۱؛ 'قنائی' ۲. ب. و بروایتی 'دو صد و نه بمصر وفات یافت' ۳. ج. 'رئیس زاهد تر' ۴. ب. 'فوق همه بود' ۵. ب. 'وفات یافت' ۶. ب. 'وفات یافت' ۷. ب. 'فقهاء حنبلی' ۸. ب. 'وفات یافت' ۹. ب. 'وفات یافت'

ابو عیسی محمد ترمذی محدث مشهور یکی از ایمه دین شاگرد ابی عبدالله محمد بن اسماعیل بخاری است، کتاب جامع که یکی از اصول سته است تصنیف اوست، شب هیزدهم رجب سال دو صد و هفتاد و نه وفات.^۱

ابو عبدالله محمد محدث مشهور مصنف کتاب سنن، در حدیث امام و عارف جمیع علوم، دو شنبه بست و دوم رمضان در دو صد هفتاد و سه وفات.^۲

ابو عبدالله محمد بن عبدالله طهمانی محدث مشهور امام اهل حدیث، یک هزار و پانصد جرء در علوم تصنیف نموده، حج گزارده بعلماء حجاز مناظره مطبوع نموده غالب آمد، شنبه سوم صفر^۳ در یکصد چهار یا پنج یا سه وفات.^۴

ابوالفضل محمد بن طاهر بن علی بن احمد مقدسی محدث معروف به ابن القیسرانی یکی از مردمان حدیث بود، بحجاز و شام و مصر و در دیگر بلاد حدیث شنیده در همدان وطن گرفت، اطراف الکتب سته صحیح بخاری و مسلم و ابی داود و نسائی و ابن ماجه و اطراف غرائب تصنیف دارقطنی و کتاب الانصاب^۵ و غیر ذلك و کتاب صفوت^۶ و کتاب صحوة العصفوف^۸ در احوال صوفیه و آداب ایشان و کتاب الحجة علی باریک^۹ المعجمیه و کتاب معجم البلدان و کتاب متفق المختلف در انساب و غیر ذلك از تصانیف اوست. بیت المقدس رفت، از آنجا چند حج بجا آورد، روز جمعه بست و هشتم ربیع الاول یا پنجشنبه بیستم ماه مذکور پانصد^{۱۰} و هفت در بغداد وفات.^{۱۱}

ابو عبدالله محمد بن فضل صاعدی فراوی نیشاپوری فقیه شافعی محدث شاگرد امام الحرمین صوفی واعظ بود، در کبر سن خدمت مسافران می کرد، پنجشنبه بست و یکم شوال در پانصد و سی وفات.

ابوبکر محمد بن حسین بصری محدث صاحب کتاب اربعین، صالح و عابد دین بود، در فقه و حدیث تصانیف بسیار دارد، بمکه رفت خوش آمد آنجا مناجات کرد یا بارخدا یا یکسال^{۱۲} اینجا اقامت کنم، هاتفی گفت سی سال اینجا

۱. ب: وفات یافت	۲. ب: وفات یافت	۳. ۱. سفر
۴. ب: وفات یافت	۵. ب: ابو داود	۶. ب: کتاب الانساب
۷. ج: صفوت	۸. ج: صحوة العصفوف	۹. ۱. ملوک
۱۰. ب: سته پانصد	۱۱. ب: وفات یافت	۱۲. ب: نا یکسال

اقامت کن پس بعد سی سال در ماه محرم در سه صد و شصت بخلد خرامید.

ابوبکر محمد بن عبدالله بن احمد معروف به ابن عربی معافری اندلسی اشبیلی محدث مشهور ختم علماء اندلس فقه در شام از طرطوسی گرفت و در بغداد از اعیان مشائخ سند حدیث نمود، پس بحجاز رفت و حج نموده باز به بغداد آمد، صحبت دار ابوبکر سماسی، ابو حامد غزالی بود، باز بمصر و اسکندریه رفت. نگارنده زخار از یافتن نام او ابن عربی و وطن اندلس دانسته بود که شاید این احوال محی الدین ابن عربی صاحب فصوص الحکم باشد، در بسیار چیز اختلاف یافته^۱ خصوص در تاریخ وفات که دو صد و چند سال رافرق است. صاحب این احوال مقدم است از احوال محی الدین عربی^۲ که در ربیع آخر پانصد چهل و سه وفات نموده، والله اعلم بالصواب.

ابو طالب محمد مکی اصلش از جبل است، از سکونت مکه به مکی شهرت یافت، واعظ است، قوت القلوب تصنیف اوست، مردی صالح مجتهد در^۳ عبادت و متکلم در جامع بود، در علم توحید تصنیفات دارد، مرتاض بود ریاضت بسیار داشت، چندان قوت خود از گیاه سیر نمود که اندامش سبز گشته بود،^۴ جماعتی از مشائخ حدیث و جماعتی^۵ از مشائخ طریقت دریافته بود، سال وفات نظر نه آمد.

ابوالقاسم محمد بن عمرو از مشاهیر امام در عجم تفسیر و حدیث کشف تفسیر تصنیف اوست و کتاب العائق در حدیث تالیف او و در هر علوم تصانیف بسیار دارد، او را مناقب بیشمار است درین مختصر نگنجد، شب عرفه پانصد و سی و هشت بجرانیه وفات.^۶

محمد بن ابی قاسم عالم دیندار و جیز و صادق و موثق بود در علم قرآن و غریب حدیث و^۷ مشکل و وقف و ابتدا در هر^۸ کسیکه مخالف است مصحف عامه از تصانیف دارد، در تاریخ بغداد خیلی تعریف و ثناء اونوشته اند و مثل کتاب الاضداد و کتاب الجاهلیات بهفت صد ورق بسیار دارد، یازدهم رجب در دو

۱. ج: یافته شد. ۲. ب: از دو صد و چند... تا... محی الدین عربی ندارد

۳. ب: در ندارد ۴. ج: گشته باشد ۵. ۱.۵: جماعتی

۶. ب: وفات یافت ۷. ۱.۷: او مشکل ۸. ۱.۸: پر کسیکه

صد هفتاد و يك متولد شد و در شب عيد اضحی سه صد بست و هشت یا هفت وفات یافت.

ابو عبدالله محمد بن عبدالله بن نومرث المنعوت بالمهدی هرغی صاحب دعوت از جبل سوس در اقصاء بلاد مغرب بود، بطلب علم بعراق آمد، امام غزالی و غیر ذلك را دریافت، به مکه رفت مدتی ماند، علم فقه و اصول و حدیث و دین حاصل کرد، زاهد و ناسك ذیشان و مقبل بعبادت بود، از متاع دنیا جز ابریق و عصا نداشت، در امر معروف و نهی منکر سخت داشت، از بعضی احباب به 'مصر شد و مبالغه در انکار امور مخالف شرع نمود، مردم مخالف او شدند خود را مجنون قرار داده از مصر به اسكندریه رفت براه دریا متوجه بلاد خود گشت، در کشتی هم مزاحم نامشروعان مانده بمهدیه بلده خود رفت، آنجا از مردم نفع علم گرفتند و معاودت بملك خود در پانصد و یازده نمود، عبدالمومن را بشاگردی قبول نمود و نفع رسانید، او را از علم دین و مصاحبت گرفت او را و تشرسی؟ فقیه را عبادت آموخت و از احکام علوم منع کرد تا او یکی از اهل الله گشت، حکایات او در تاریخ ابن خلکان بسیار است این مختصر گنجایش آن نیافت و یکی از شاگردانش عبدالله هم بود.

ابو عبدالله محمد بن عمرو واقدی از موالی بنی هاشم یا از موالی بن سهم امام در مغازی و غیر آن بود، در مغازی تصنیف دارد و نیز کتاب الردة که احوال محاربت صحابه پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم طلیحه بن خویلد^۲ اسدی^۳ و مسلمة کذاب به تفصیل^۴ مذکور نموده تصنیف اوست و حدیث از ابن ابی ذویب و معمر ابن راشد و مالك بن انس و ثوری و غیر ایشان شنید و ازو کاتب او محمد بن سعد و جماعتی از اعیان روایت دارند، قضاء شرقی بغداد داشت، روز شنبه با طهارت در قضاء شرقی بغداد وفات.° بشر حافی ازو روایت کند که برای دفع تپ سه ورق زیتون آرد و بر^۶ يك ورق^۷ نویسد جهنم عربی و بر دیگری جهنم عطشی و بر سیوم جهنم مفروره می نویسد و در جامه پیچیده بر

۱. ۱: 'از مصر' ۲. ج: 'خولد' اسدی ۳. خوانده نشد ۴. ج: 'به تفصیل'

۵. ب: 'وفات یافت' ۶. ب: 'بر يك' ۷. ج: 'ورق ندارد'

بازوی چپ تب رسیده بندد شفا یابد، ویرا فضائل بسیار اند شب دو شنبه یازدهم ذیحجه دوصد و هفت وفات.^۱

ابوعبدالله محمد بن سعد زهری بصری کاتب واقدی است، یکی از فضلا و کبری و کتابی بزرگ در طبقات صحابه و تابعین و خلفاء مقدار پانزده جلد تصنیف کرد، محدث کثیر را روایت صدوق و موثوق بود، چهارم جمادی الآخر دوصد و دو وفات. **ابونسر بن احمد بن حماد انصاری** عالم بحديث و اخبار و تواریخ بود، تصانیف مفیده دارد، ارباب این فن اورا سخت اعتبار کنند، درسه صد و ده وفات.

ابوبکر محمد بن یحیی معروف بصعلوکی شطرنجی از مشاهیر ابی داؤد سجستانی و ابو العباس ثعلب و غیر ایشان روایت می کرد، تصانیف بسیار دارد از آنجمله کتاب الوزرا و کتاب الورقت و غیره بسیار نسخه از تصنیف اوست، بعضی اخذ و وضع شطرنج ازو نسبت کنند این غلط است لیکن خوب می باخت، درسه صد سی و شش یا پنج وفات یافت.

ابوبکر محمد بن عمرو بن عبدالعزیز بن ابراهیم بن عیسی مشهور به ابن قوطیه اندلسی اشیلی حافظ حدیث عالم و عابد و زاهد بررگی بر کمال داشت کتاب تصانیف الاحوال و کتاب المقصور تصنیف اوست، بست و یکم ربیع الاول سه شنبه بروایتی ماه رجب سه صد شصت و هفت وفات.

ابوالبحتری^۲ و هب قرشی اسدی مدنی حدیث از عبدالله بن عمرو و هشام بن عروه بن رمال و جعفر بن محمد صادق و غیر ایشان روایت کرد، ازورجاء بن سهل ساعاتی و ابوالقاسم بن سعید و غیر ایشان روایت کنند، در دو صد سال وفات. **ابی القاسم و ابی الکرم هبت الله بن علی بن مسعود** فرزند ثابت انصاری خزرجی^۳ در علم حدیث سماعات عالیه دارد، خلق کثیر ازو نفع گرفته، در حدیث ویرا سندالاهل می گفتند، در صفر پانصد نود و هشت وفات.

المنذر هشام بن ابی نصر در اکبر محدثین بود طرفه است که درسه روز قرآن یاد کرده^۴ و تصانیف در انساب قریش و دیگر علوم بسیار دارد مثل کتاب

۱. ب: وفات یافت^۱ ۲. ۱: ابوالحری

۳. ج: جراحی^۳ ۴. ب: کرده

خلف عبدالمطلب و غیره، در دو صد و شش وفات.

نکریا یحیی بن معین بغدادی لك در لك را مالك بود همه در طلب حدیث خرج کرد، کفش هم نماند، احمد حنبل گوید هر حدیث را که یحیی شناسد آن حدیث را حدیث نشمارند پس از حج در ذی حجه یا ذیقعدہ دو صد سی و سه وفات.

یحیی بن عبدالوهاب محدث نبیره؟ کرسی محدث است و از و تا اجدادش همه محدث در گذشته اند، از جلیل القدر و افرالعقل و اسع الروایت موثق حافظ فاضل کثیر التصانیف است، دوازدهم ذیحجه در پانصد یازده وفات.

یحیی بن سعدون محدث صاحب تصانیف کثیره، قاضی بهاء الدین ابوالمحسن بشاگردی او تفاخر می کرد، روز عید فطر پانصد شصت و هفت وفات.^۱

ابو محمد یحیی بن مبارک بن مغیره عدوی معروف الرندی^۲ قاری نحوی لغوی محدث از ثقات ائمه محدثین سند حدیث کرد و بافضل ترین مردمان بسربرد و کتاب نوادر لغت و غیره تصنیف اوست، در دو صد و دو وفات. پسرانش ابو عبدالله و ابراهیم و ابوالقاسم اسمعیل و ابو عبدالرحمن عبدالله و ابو یعقوب اسحاق هر یک فاضل و راوی بودند.

ابو نکریا یحیی شیبانی تبریزی^۳ محدث و فاضل یکی از ایمه لغت و نحو بود، ابوبکر علی مصنف تاریخ بغداد شاگرد اوست، هشتم جمادی الآخر در پانصد و دو وفات.

ابو جعفر یزید بن قعقاع قاری موالی عبدالله بن عباس بن ربیعہ موالی خود و حدیث از عبدالله بن عمر مروان بن حکم گرفت و قرآن پیش یزید بن ثابت بخواند تابع بن عبدالرحمن بن ابی نعیم قاری و سلمان بن مسلم و عیسی بن وردان و عبدالرحمن بن یزید از وقرات روایت کنند، ویرا از موالی ام المومنین ام سلمه نیز گفته اند و نیز ام المومنین در طفولیت در حق او دعا کرد و اثر آن بظهور رسید، چون فوت کرد وقت غسل دیدند از گلو تابه دل او جلد سفید مثل ورق قرآن شده بود، در یکصد سی و دو وفات.

ابو روح یزید بن رویان قاری مدنی از موالی آل زبیر بن عوام بود، قرائت از

۱. ب: وفات یافت ۱.۲: الزبیدی

۱.۳: تبریز

عبدالله بن عباس بن ربیعہ گرفت و حدیث ازو و از عروه بن زبیر^۱ شنید، بس مقدس بود در یکصد و سی وفات.

ابو یوسف یعقوب بن ابی سلمه از موالی آل مکندر در مدینه بود، از عبدالله بن عباس^۱ و عمرو بن عبدالعزیز و محمد بن مکندر و عبدالرحمن اعرج شنیده بود، پسران او یوسف و عبدالغفور و برادرزاده او عبدالعزیز بن عبدالله ازو روایت کنند.

ابوعوانه یعقوب بن اسحاق بن ابراهیم بن یزید نیشاپوری الاسفرائینی محدث صاحب مسند صحیح برای حدیث شام و مصر و بصره و کوفه و واسطه و حجاز و جزیره یمن و اصفهان و ری طواف کرد و در دمشق از یزید بن محمد و اسمعیل بن محمد و دیگر جاها از اکثر ثقات و اعیان سند کرد و پنج حج نمود، در سه صد و شانزده وفات.

ابو یعقوب یوسف بن یحیی مصری بویطی صاحب شافعی بسیار بزرگ صالح عابد زاهد بود، بعد وفات شافعی در درس و فتوی قائم مقام او شد، احادیث از عبدالله و هب مالکی و از امام شافعی شنید، ابو اسماعیل ترمذی و ابراهیم بن اسماعیل حربی و قاسم بن مغیره جوهری و احمد بن منصور رمادی و غیر ایشان ازو روایت می کنند، تمام شب قرآن می خواند هر وقت بد کر الله لسهای او جنبش می داشتند، منزلت او نزد شافعی بلند بود، بیشتر سایلان مسئله را گفتی از ابو یوسف می پرسیدند.^۲ واثق بالله^۲ او را جولان بپا تا ساق انداخته تا وقت موت محبوس داشت، روز جمعه که بانگ صلوٰه شنودی غسل کردی و جامه پاک پوشیدی و بمسجد قصد نمودی، چون به در حبس خانه رسیدی محصلان گفتی که کجایم روی؟ گفتی داعی خدا را اجابت کردم، محصل می گفت باز گرد، عفاک الله، یوسف گفتی ای بار خدایا می دانی داعی ترا اجابت کردم و ایشان مرا باز می دارند، مدام همین طور روز جمعه نمودی تا که روز جمعه قبل الصلوٰه در ماه رجب دو صد سی و یک و یا دو در بندیخانه بغداد وفات.^۳

ابو عمرو یوسف بن عبدالله بن محمد امام عصر در حدیث وی را اخبارات

۳ ب: وفات یافت

۲ ب: پرسید

۱ ج: عبدالله بن عمر

بس رفیع است، در روایت اندلس مثل ابی عمرو در حدیث نبود، کتاب استذکار بمذهب علماء انصار بر طریق شرح موطا و کتاب العقل و کتاب العقلا و کتاب قبایل عرب و کتاب استیعاب در اسماء صحابه و غیر آن بسیار تصانیف اوست، روز جمعه آخر ماه ربیع الآخر سه صد و شصت و هشت در مدینه شاطبه^۱ وفات.

یوسف بن ایوب بن یوسف بن حسین همدانی فقیه زاهد عامل عالم ربانی^۲ صاحب مقامات و کرامات سند حدیث و حصول علم نموده تارک شد و بعبادت در آمد، کوهی از کوه های دین گشت، باز ببغداد آمد و بمدرسه نظامیه وعظ گفت، قبولیت بسیار یافت، فقیهی به اسم این سفی ماضی در تحقیق مسئله مجادله کرد او گفت^۳ تو از غیر دین می نمایی؟ نفس رانی او کار کرد، بعد چندی نصرانی آمد رسول شده از روم باو آمیخت و دین او را قبول کرد، باو به قسطنطنیه رفت در ربیع الاول پانصد و سی و پنج در میان هرات و عشور؟ وفات.^۴

ابوموسی یونس بن عبدالاعلی مصری شافعی یکی از شاگردان و ملازمان شافعی بود و روایت ازو بسیار می کرد و علامه در علم اخبار و صحیح و سقیم بود و ورع بسیار داشت، یونس قرائت پیش ورش خواند^۵ و حدیث از سفیان بن عتبه شنید، موریس بن سهل و غیره جماعه کثیر ازو روایت دهند، دوشنبه ششم محرم پانصد هفتاد شش یا پنج وفات.

ابوالحسن نصر بن شمیل مازنی بصری محدث نحوی لغوی و صاحب تصانیف کتاب السلاح^۶ و کتاب الانوار از مولفات اوست، وفاتش سنه دو صد و دو، عمرش هشتاد و شش سال.

علی بن حسن محدث مرو است و توریت و انجیل خوانده بایهود و نصاری مباحثه کرده، وفاتش سنه دو صد و پانزده، عمر نود سال.

عبدالله بن جعفر رقی^۷ وفاتش سنه دو صد و بیست.

عبدالله بن مسلم حارثی مالکی تمیمی امام مستجاب الدعوات بود وفاتش

۱.۳: مجادله 'داد گفت'

۶.ج: 'کتاب السلام'

۲.ب: 'عالم ربانی عامل افتاده'

۵.ب: 'خوانده'

۱.۱.ج: 'شاطت'

۴.ب: وفات 'یافت'

۱.۷: 'رنی'

سنه دو صد و بست و سه و بقولی دو صد و بست و يك.

قاسم بن اسلام بغدادی اورا بست و چند تصنيف است و کسی که اول تصنيف کرده در حدیث غریب اوست، وفاتش در مکه معظمه سنه دو صد و بست و چهار، زندگانی اش شصت و هفت سال.

نعیم بن حماد مروزی قرطبی رحلتش سنه نه صد و بست و نه.

ابوالولید احمد بن ابی ارجا او از قریه آزادان است که متصل است بهرات و شاگردان امام احمد حنبل است. امام بخاری در صحیح^۱ خود از روایت حدیث کنند. در نفحات نویسد او مال و میراث بسیار داشت همه را در طلب حدیث و حج و غزاصرف کرد، در سفر هر بار املاك را فروختی و بخرچ سفر طلب حدیث آوردی، وفاتش سنه دو صد و سی و سه و بقولی دو صد و سی و دو.

ابوبکر عبدالله بن محمد بن ابی شعبه از کبرای و حفاظ حدیث است وفاتش سنه دو صد سی و چهار و بقولی سی و پنج.

عثمان بن محمد بن ابی شیبه در علم تفسیر و حدیث درجه عالی داشت و دران باب تصانیف در سلك تحریر کشیده، اوستاد امام بخاری و مسلم بود، رحلتش سنه دو صد سی و نه.

ابو جعفر احمد بن محمد منیع البغوی مسندی تالیف نموده و تفسیری دارد، وفاتش سنه دو صد چهل و چهار.

حسن بن شجاع البلخی^۲ وفاتش سنه مذکور.

شیخ ابوالحسن احمد بن یحیی بن اسحاق راوندی در تاریخ گزیده می آرد که عدد مولفاه او به یکصد بست و چهار رسیده، وفاتش سنه مذکور.

ابو علی حسین کرایسی فقیه محدث بود شافعی مذهب، رحلتش سنه مذکور. **ابو محمد عبدالله بن حمید الکشی** از حفاظ حدیث و صاحب مسند و تفسیر بود، وفاتش دو صد و چهل و نه.

ابو علی الحسن بن صباح^۳ البزاز رحلتش سنه مذکور.

۱. ج: 'در حدیث در صحیح' ۱.۲: 'البلخ' ۳. ب: 'الصباح'

ابو عثمان صاحب تصانیف است و ولادتش در سال صد و هشتاد و یک، و فاتش سنه دو صد و پنجاه.

شیخ علی بن حشرم سعدی مروزی بن عم بشر حافی رحلتش سنه مذ کوره.
ابوسعید عبدالله الاشجع الکوفی صاحب تصانیف است، رحلتش سنه دو صد و پنجاه و هفت.

ابو مسعود دارائی صاحب مسند و تفسیر است، گویند يك لك و پانصد هزار حدیث نوشته، وفاتش سنه دو صد و پنجاه و دو.

ابوجعفر احمد بن شیبان قطعان صاحب مسند است رحلتش سنه مذ کوره.
ابوبکر محمد بن رنجوبه از حفاظ حدیث و تصانیف است، رحلتش سنه مذ کوره.
محمد بن یحیی الذهلی وفاتش سنه مذ کوره.

ابراهیم بن یعقوب جرجانی صاحب تصانیف است رحلتش سنه دو صد و پنجاه و نه.
ابو علی حسن بن محمد غفرانی از اصحاب امام شافعی است، وفاتش سنه دو صد و شصت و یک.

امام ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیری نیشاپوری در تصحیح المصاحح مسطور است که او در بلاد و امصار سند احادیث نموده و اعلى ما وقع له انساً^۲ در آن بین و بین النبی صلی الله علیه و آله وسلم اربعة الرجال و ذلك فی نیف و ثمانین حدیثاً. در تاریخ یافعی می نویسد که او صحیح خود را از سی صد هزار حدیث^۳ مسموع تصنیف نمود^۴ و میان علماء اهل سنت در باب تفضیل بخاری و او اختلاف است و مشهور آنست که کتاب البخاری از فقه و کتاب المسلم^۵ احسن سابقاً للروایات. رحلت او در نیشاپور سنه دو صد و شصت و زندگانی اش پنجاه و پنج سال.

یعقوب بن ابی شیبه سندوسی بصری صاحب مسند است، رحلتش سنه دو صد و شصت و دو.

محمد بن میمون برقی^۶ حافظ حدیث و امام اهل جزیره بود وفاتش سنه دو صد و شصت و سه.

۳. ب: 'حدیث' ندارد

۱.۲: 'ایضا'

۱. ب: 'سنه' ندارد

۶. ب: 'براقی'

۱.۵: 'کتاب مسلم'

۴. ج: 'نموده'

ابودرعه عبدالله بن عبدالکریم رازی حافظ حدیث و اعلام دین بود، وفاتش سنه دو صد و شصت و چهار، ایام حیاتش شصت و چهار سال.

یونس بن عبدالاعلی بصری شافعی محدث و قاری بود، استاد ابن ماجه است، رحلت او در مصر سنه دو صد و شصت و پنج.

ابو الحسن بن احمد بشار مروزی حافظ حدیث و صاحب تاریخ مرو بود، وفاتش سنه دو صد شصت و هشت.

اسعد بن عاصم ثقفی اصفهانی محدث و صاحب سند، وفاتش سنه دو صد و هفتاد.

ابوبکر محمد بن اسحاق صفاهانی الاصل بغدادی محدث و حجت انام بود، رحلتش سنه مذ کوره.

عباس بن دوری وفاتش سنه دو صد و هفتاد و یک.

احمد بن فرید بن رستم اصفهانی صاحب مسند وفاتش سنه دو صد و هفتاد و دو.

محمد بن یزید بن ماجه قزوینی یکی از ارکان حدیث است و صاحب سنن، تولدش در سنه دویست و نه بود، وفاتش در قزوین دو صد و هفتاد و سه.

ابوداؤد سلیمان بن اشعب سجستانی ازدوی یکی از صحاح سته تالیف اوست. از ابوبکر بن محمد بن واسه مرویست که گفت^۲ ازو شنیدم من که می فرمود و کتابت^۳ نمودم از رسول علیه السلام پانصد هزار حدیث و از آنجا چهار هزار و هشتصد در کتاب سنن^۴ مندرج گردانیدم، ولادت او سنه دو صد و دو،^۵ وفاتش در بصره سنه دو صد و هفتاد و پنج.

ابو الحارث القیس^۶ بن سعد فهمی محدث فقیه بود، رحلتش در مصر سنه مذ کور. از اسام ابو قلابه عبدالملک رقاشی مرویست که او شصت هزار حدیث یاد داشت وفاتش سنه دو صد و هفتاد و شش.

یعقوب بن سفیان فسوی^۷ از کبار مشایخ و حفاظ حدیث و صاحب تاریخ بود، وفاتش سنه دو صد و هفتاد و هشت و بقولی هفت.

۱. ج: 'بن ندارد	۲. ج: 'کیفیت'	۳. ۱: 'کتاب' نمودم
۴. ج: 'سین'	۵. ب: 'ولادت او دو صد'	۶. ب، ج: 'لقب' بن سعد
۷. ب: 'فسوی'		

ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سوره^۱ بن موسیٰ بن الضحاک الترمذی
الضریر رحمۃ اللہ جامع او در حل صحاح سته است و در تصحیح المصابیح آورده که
اعلیٰ ما وقع له اسنادا حدیث واحد وقع بینه^۲ و بین النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثلثة
رجال، ولادت او سنه دو صد و هفت، وفاتش سنه دو صد و هفتاد و هفت.

حسن بن فضیل نجلی کوفی او نزیل نیشاپور بود و حافظ حدیث و مفسر
کلام اللہ و آیتی بدیع بود در معانی قرآن، وفاتش سنه دو صد و هشتاد و چهار.
ابو محمد عبدالرحمن یوسف بغدادی محدث و صاحب جرح و تعدیل بود،
وفاتش سنه مذ کوره.

ابراہیم بن اسحاق مروزی یکی از اعلام دین در علم حدیث بود، وفاتش
سنه دو صد و هشتاد و پنج.

ابو حازم عبدالمجید بصری محدث و ثقه است وفاتش سنه دو صد و نود و
یک.

ابوبکر احمد بن عمرو بزاز صاحب مسند کثیر است، وفاتش سن دو صد و نود و دو.
محمد بن نصر مروزی صاحب کتاب القامه، وفاتش در سمرقند سنه دو صد
و نود و چهار.

ابو علی عبداللہ بن محمد بلخی وفاتش سنه دو صد و نود و پنج.

علی بن سعید عسکری وفاتش سه شش صد.

ابو عبدالرحمن بن احمد بن شعیب النسائی^۳ که یکی از صحاح سته مولف
اوست. در تصحیح المصابیح آورده که او در اول حال کتابی مبسوط در علم حدیث
تالیف نموده به سنن کبری موسوم ساخت، بعد از آنکه ازو پرسیدند که جمیع احادیث
این کتاب صحیح است گفت نه، گفتند رو کتابی جمع کن که همه حدیث آن
صحیح باشد، آنگاه جامع خود را که بالفعل رواج دارد تالیف کرده موسوم به
مجتبى^۴ ساخت، تولدش در سال دو صد و پانزده، وفاتش سنه سه صد و سه.

ابو جعفر محمد جریر الطبری در علم تفسیر و حدیث و تاریخ بی نظیر وقت

۱. ۱: 'سوره'

۲. ۱: 'سنه'

۳. ج: 'بن ندارد'

۴. ج: 'مجتبى'

خود بود، وفاتش سنه سه صد و ده.

ابوالحسن علی بن عمر^۱ الدار قطنی حافظ و علامه و محدث کامل و عامل بود، گویند که بعد از وی درین باب مثال او دیگری بوجود نیامده و این فن برو ختم شده، ولادتش در بغداد شریف سنه صد و پنج یا شش، وفاتش هم در آنجاست سنه سه صد و هشتاد و پنج.

ابوبکر احمد بن الحسین البیهقی در زمان خود مقتدا و پیشوای اهل حدیث و فقه بود، صاحب تصانیف کثیر است چنانچه گویند که مصنفاتش بهرار جزو رسیده، تولدش در سال سه صد و هشتاد و چهار، وفاتش چهار صد و پنجاه و هشت.

موج احوال آن بانی مبانی احکام دین، آن وسیله مجتهدان ملت مبین، آن شیرازه اوراق شرع، آن فواره^۲ فیض و ورع، آن اسام و صوفی **ابو حنیفه نعمان بن ثابت الکوفی** نسب او به نوشیروان کسری می رسد و بروایتی یکبارنگ؟ برادر نوشیروان. شیخ فریدالدین عطار نویسد، صفت کسی که بهمه زبانها ستوده و به سائر ملتها مقبول که تواند گفت؟ خلوت و مجاهدات و مشاهدات او را نهایت نبود، در احوال طریقت و ترویج شریعت درجه رفیع داشت، اکثر بزرگان را دیده و مدت ها خدمت جعفر صادق رضی الله عنه^۳ نموده، چنانچه خود گوید اگر دو سال در خدمت جعفر صادق نمی بودم هلاک می شدم و چون بزیارت رسول رفت، صلی الله علیه و آله وسلم، سلام کرد و جواب شنید، خواست که عزلت^۴ و از خلق گوشه گیرد، جناب پیغمبر فرمود ترا برای آن پیدا کرده اند که سنت من آشکارا کنی قصد عزلت مکن، دیانت او را باید دریافت، روزی براهی گذشت، زنی را زنی گفت، این مرد پانصد رکعت هر روز می خواند ازان^۵ پانصد رکعت بر خود لازم کرد، همچنان شخصی روزی گفت هر شب این مرد هزار رکعت می خواند، ازان^۶ هر روز هزار رکعت خواندن گرفت و ورع او آنست که طاؤس^۷ گفت بست سال در خدمت او ماندم ندیدم که او سر برهنه یا پا دراز کرده باشد،

۱.۱: 'عمر' ۲. ج: آن 'فوائد' ۲. ب: 'علیه السلام'

۴. ب: عزلت 'کند' ۵. ب: ازان 'باز' ۶. ج: ازان 'روز'

۷. ۱: 'طاؤد'

گفتم در خلوت پا چرا دراز نکنی؟ گفت با خدا در خلوت ادب داشتن اولی، فضائل او زیاده از حصر است، در یکصد پنجاه هجری وفات یافت، قبر در بغداد شریف.

موج احوال آن سراج مناهج شریعت، آن شمع محافل امانت و دیعت، آن نوباوه بوستان اجتهاد، حضرت **ابو اسماعیل حماد بن ابو حنیفه کوفی بن^۱ نعمان بن ثابت** است، در خیر و صلاح آینه بود، چون پدر او وفات یافت امانتهای مردمان از جنس نقره و زر و غیر ذلك بسیار بود بخداوندان ودایع حاضر نبودند و درین جماعه یتیمان هم بودند حماد تمام ودایع پیش قاضی برد تا تسلیم کند، قاضی قبول نکرد، گفت امین همچو تو دیگری نبود، حماد از روی حيله بقاضی گفت که این ودایع را وزن کن و در قبض خود بگیر تا ذمه ابو حنیفه خلاص ماند، بعد ازان هر چه خواهی بگو، قاضی وزن کرد بعد دریافت حماد غایب شد تا آنکه قاضی تسلیم دیگری کرد و پسرش اسماعیل قاضی بصره بود، از دیانت و امانت از پدر زیاده بود، چون از قضای بصره معزول گشت اهل شهر رنجیده شدند، در یکصد و هفتاد و شش^۲ وفات یافت.

موج احوال آن معین الاسلام و المسلمین، آن قطب الملة و الدین، آن بوفور فیض در اسلامیان جنات النعیم حضرت **امام ابو یوسف**، نامش^۳ یعقوب بن ابراهیم شاگرد ابو حنیفه کوفی^۴ است. در سفینه الاولیاء آرد: اصلش از کوفه است، امام اعظم او را ستایش کردی، اول کسی را که قاضی القضاات خواندند اوست، با وجود تعلق قضا دو صدر کعت نوافل می خواند، در وقت رحلت گفتی بهر چه فتوی داده برگشتم الا آنچه موافق کتاب و سنت رسول مقبول خداست، در بست و هفتم رجب سال یکصد و هشتاد و دو^۵ هجری وفات یافت و در بغداد مدفون گشت.

موج احوال آن قبله علمای عالم، آن کعبه فضلالی اعلم، آن خدیو اقیم همه دانی حضرت **امام محمد شیبانی** در سفینه الاولیا نویسد،^۶ نام پدرش حسن

۱. ب: 'بن' ندارد ۲. ح: 'هشتاد و هشت' ۳. ب: 'نامش' ندارد

۴. ح: 'کوفی' ندارد ۵. ح: 'دو' ندارد ۶. ج: 'نوشته'

است، از ولایت شام بعراق آمد و^۱ در واسطه متوطن گشت و آنجا^۲ امام محمد متولد شد^۳ و در کوفه نشو و نما یافته، پدرش از^۴ امیر بود و حضرت امام محمد شاگرد امام اعظم است و علوم استاد خود او در عالم منتشر کرد، امام ابو یوسف و ایشانرا صاحبین و امامین نامند، صاحب تصانیف معتبره امام شافعی شاگرد ایشان بود، در کتاب استاد می رفت و در ترجمه تاریخ ابن خلکان آرد که جامع صغیر و کبیر کتب تصنیف اوست، شافعی گفتی بار^۵ يك شتر علم ازو گرفتم و بر خلاف دیگران هر چند مسئله مشکل ازو می پرسیدند او ترش رو نمی شد و جواب می داد و هرگاه سخنان از علوم موافق مرتبه علم خود گفتی به فهمید من نمی آمد^۶ چون موافق مرتبه علم من فرود آمده میگفتی می فهمیدم، در چهارم جمادی الآخر سال یکصد هشتاد و نه وفات یافت، رحمه الله.

ابو یزید عبدالله بن عمرو بن عیسی دیوسی فقیه حنفی از کبار اصحاب امام ابو حنیفه از کسانی که ضرب مثل برو کنند بود و علم خلافت او پیدا کرد و از عدم بوجود^۷ آورد و کتاب الاسرار و التقویم و غیره از تصانیف اوست، در چهار صد چهل و سه وفات.^۸

ابو جعفر احمد بن محمد بن عبدالملك ازدی طحاوی فقیه حنفی از کبار فقهای حنیفه بمصر بود، شب پنجشنبه غره ذی الحجه سه صد و بست و يك وفات، بمصرالضرار دفن شد.

موج احوال آن احکام^۹ شرع شریف را وقایع،^{۱۰} مولانا برهان الدین مرغینانی مصنف هدایه فقیه حنفی امروز تصنیفش باجرا احکام و مسائل شرعی مثل آفتاب روشن و اشمهراست، صاحب گلزار ایرار از اقوال شیخ برهان الدین محمود بلخی که ذکرش مع متفرقات درین کتاب نوشته شد می نویسد که روزی

۱. ج: 'آمده در'	۲. ج: 'در' آنجا	۳. ج: 'گشت'
۴. ب: 'از' ندارد	۵. ج: گفتی 'که مقدار' بار	۶. ج: نمی آید'
۷. ج: 'بوجود' ندارد	۸. ب: وفات 'یافت'	۹. ج: 'احکام' شرع
۱۰. ب: 'وقایه'		

من با پدر خود براهی می رفتم که برهان الدین مرغینانی در رسید، پدرم بتعجیل خود را بکوچه پنهان کرد و مرا برجا گذاشت چون متصل شد سلام کردم، فرمود بفرمان ایزدی می گویم که این کودک دانشمند و عاقل و عارف گردد و سلاطین وقت رجوع بدوباز آرند،^۱ آخر فرموده او راست آمده و از کتب دیگر به نقل صحیح معلوم شد او سائر کتاب هدایه را با وضو نوشته و برین معامله غیر از یک شاگرد او دیگری خبر نمیداشت، آنحضرت در زمان غیاب الدین^۲ بلین بود.

موج احوال آن شیرازه صحیفه شریعت، آن وثیقه معاملات طریقت، آن قبله فضلاء انام، آن کعبه ملجاء اسلام، آن مقتدای گروه قایل کل شی هالک. حضرت امام مالک بن انس بن ابی عامر بن حارث^۳ بن عثمان امام بمدینه^۴ و شاگرد امام^۵ ابوحنیفه کوفی بود و یکی از ائمه اعلام بایدش شمرد و اوستاد شافعی است و حدیث از زهری و نافع مولى این عمر گرفت اوزاعی و یحیی بن سعید^۶ راویان او بوده اند، او اگرچه شاگرد ربیعہ بود لیکن آخر نزد سلطان برابر اوفتوی می داد و میگفت پیش هر که خوانده ام او نمرد تا آنکه^۷ از من فتوی نخواست، در مدینه منادی بود که غیر از مالک بن انس و ابن ابی وهب فتوی نگوید و مالک وقت روایت حدیث و وضو می کرد و جامه پاک و لطیف پوشیده بر کرسی با وقار و هیبت و عظمت می نشست و در محاسن شانه^۸ می کرده حدیث می گفت، مردمان پرسیدند گفت تعظیم حدیث پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم دوست می دارم می خواهم تا عظمت حدیث در دل مردمان متمکن باشد و هرگز در راه استاده و شتاب حدیث روایت نمی کرد، می گفت من دوست می دارم بآنچه روایت کنم رسول^۹ صلی الله علیه و آله وسلم فهم کنند. شافعی گوید روزی محمد بن حسن مرا گفت میان اوستاد ما ابوحنیفه و میان اوستاد تو مالک عالم^{۱۰} که بود؟ گفتم ای محمد ترا سوگند می دهم عالم بحدیث که بود؟ گفت شما،^{۱۱} گفتم باز سوگند می دهم^{۱۲} عالم

۱. ج: وقت میشود باز	۲. ب: سلطان عیث الدین	۳. ج: عامر بن عمر حارث
۴. ج: امام مدینه	۵. ا: امام ندارد	۶. ج: بن عمر
۷. ا: تا که	۸. ج: محاسن شبانه	۹. ب: از رسول
۱۰. ب: عالم تر	۱۱. ب: استاد شما	۱۲. ا: می دهم ندارد

باقوال صحابه متقدمین که بود؟ گفت اوستاد شما، مالک بجمع و جماعت حاضر می شد، وقتی مسئله موافق خوااهش جعفر بن سلیمان بن علی برادر زاده ابی جعفر منصور بگفت، بادشاه او را طلبید^۱ برهنه کرده چندان تازیانه که شانه او به جنبش آمد زده، در^۲ نود و پنج متولد شد و سه سال در شکم مادر مانده و در ربیع الاول یکصد و هفتاد و نه وفات و تازیانه در یکصد و چهل و هفت او را زده بودند.

ابو محمد عبدالله بن حکم فقیه مالکی^۳ به مختلفت اقوال مالک در اصحاب ازو عالم نبود و ریاست طائفه مالکیه بعد از اشتهب بدو رسید، در یکصد و پنج و بروایتی پنجاه و پنج وفات.

ابو محمد عبدالله^۴ فقیه مالکی و عارف بقواعد بود و در مذهب خود کتاب نفیس بدیع بتربیت دختر امام ابو حامد غزالی تصنیف نمود، کتاب دلالت بر فضائل می کند، از کثرت فوائد او طایفه مالکیه آن کتب را از دست نمیگذارند، در مصر مدرس مدرسه و مجاور جامع عتیق بود بر کافران جهاد نمود در جمادی الآخر یا رجب شش صد و شانزده وفات یافت.

عبدالرحمن بن قاسم بن خالد فقیه مالکی جامع زهد و علم و فقه بود، بیست سال در صحبت امام مالک^۵ مانده و بعد فوت امام مالک شاگردان امام مالک ازو خواندند و کتاب مدونه بزرگترین کتب در مذهب مالکیه^۶ تصنیف اوست، شب جمعه هفتم صفر در یکصد نود و یک وفات در مصر یافت.

ابو عمرو عثمان بن عمرو بن بکر بن یونس ولی مصری فقیه مالکی معروف باین حاجب جمال الدین پدر او کردی از اکراد بود، پیش امیر اعزالدین موسک سلاهی حاجبی می کرد، پسرش بقاهره در کودکی قرآن خواند و تحصیل علم نمودند^۷ رفت در مسجد جامع بزایه مالکیه تدریس شروع کرد، خلیق در مدرسه او رجوع آوردند،^۸ مختصری در مذهب خود و مقدمه در نحو کافیه و مقدمه دیگر در تصریف شافیه و شرح هر دو مقدم و مختصری در اصول فقه المعروف باصول ابن حاجب^۹

۱. ب: 'طلبیده'	۲. ج: 'و' در	۳. ب: فقیه 'مالکی'
۴. ۱: 'ابو عبدالله'	۵. ب: 'مالک' ندارد	۶. ج: مذهب 'مالکی'
۷. ب: 'نمود'	۸. ج: رجوع 'کردند'	۹. ج: 'ابن الحاجب'

تصنیف کرد، تصانیف او در نهایت حسن و افاده اند، روز پنجشنبه بست ششم شوال شش صد چهل و صد و وفات.

موج احوال آن برهان شریعت، آن سلطان طریقت، آن باغبان ریاض امم، آن فخر علماء محترم، آن وارث علم نبی **امام شافعی المحدث بن ادریس المطلبی**^۲ شاگرد امام مالک است، از معظم امامان شریعت و افضل صوفیه طریقت بود، اول او از تصوف انکار داشت پس از خدمت سلمان راعی انکار او رفع شد و فتحیاب در خدمت امام موسی کاظم شد^۳ و در سیزده سالگی فتوی میداد، امام احمد حنبل با یاد داشت سه صد هزار حدیث شاگرد او شد و غاشیه او برداشت و شافعی در دوستی اهدبیت مشهور است و هیچ کمال ازین زیاده نیست، تولد شافعی همان شب^۴ واقع شد که امام اعظم در آن شب وفات کرد روز جمعه سلخ رجب در دو صد و چهار هجری وفات یافت، قبر در مصر.

ابو اسحاق ابراهیم بن علی بن یوسف شیرازی فقیه شافعی عظیم القدر بود، از قاضی ابوطیب طبری نفع کثیر گرفت، بست و یکم جمادی الآخر سال چهار صد و نود در بغداد وفات یافت.

ابو اسحاق ابراهیم بن منصور بن مسلم فقیه شافعی مصری معروف بعراقی خطیب جامع مصر شارح کتاب مذهب شیرازی مذکور بده جلد شرح مقبول و نافع بروز پنجشنبه بست و یکم جمادی الاول در پانصد و نود و شش سال در مصر وفات و در صقه مقطن مدفون گشت، پسرش ابو محمد عبدالحکیم بجایش خطیب شد عالم و فاضل بود.

ابو اسحاق بن نصر بن عسکر ملقب ظهیر الدین فقیه شافعی موصلی قاضی سلامیه روز پنجشنبه نهم ماه ربیع الثانی در سال شش صد و ده وفات بسلامیه کرد.

ابو العباس احمد بن عمرو فقیه شافعی^۵ از عظماء شافعیه و امام مسلمانان

۱. ج: 'سی صد چهل و شش' ۲. ب: 'امام محمد بن ادریس شافعی مطلبی'

۳. ج: 'شد' ندارد ۴. ب: 'همان' روز ۵. ج: 'شافعی' ندارد

است، او را باز اشهب گفتندی، قاضی شیراز چهار صد کتاب تصنیف داشت در نصرت مذهب امام شافعی بر سائر اصحاب شافعیه بلك بر مزنی نیز فضل^۱ دارد، کس را قدرت بحث باو در فقه نبود، چیزی از ابوبکر بن داؤد پرسید، او گفت^۲ اندکی مهلت برای جواب ده، گفت دادم تا قیامت مذهب شافعی از وی انتشار و اشتها یافت، در بست و پنجم ربیع الاول یا جمادی الاول ببغداد وفات کرد.

ابوالعباس احمد بن ابن القاص^۳ طبری فقیه شافعی صاحب تصانیف چند کتاب تلخیص او را ابی عبدالله حسین و شیخ ابو علی شیخی شروح دارند و امام غزالی در نهاییه و تصانیف^۴ خود از روایت آرند، کتاب ادب القاضی و کتاب موافقت و کتاب مفتاح و غیر ذلك تصانیف او قلیل الحجم و کثیر الفائده،^۵ در بلاد طبرستان امام عظیم^۶ المنزله و الوقار بود، وعظ بلیغ گفتی، وقتی در اسفار وعظ گفت رقتی برو طاری شد، بیهوش شده وفات نمود در سه صد سی و پنج هجری.

قاضی ابو حامد بن عامر بن بشر بن حامد مرغزی فقیه شافعی امام العصر در اصول و فقه تصانیف بسیار دارد چنانچه کتاب الجامع و شرح مختصر امام مزنی و غیره چون بصره رفت علماء آنجا ازو علم گرفتند و او از ابو اسحاق مروزی گرفته، در سه صد شصت و دو وفات.

ابوالحسن احمد بن محمد بن احمد معروف به ابنقطان بغدادی شافعی صاحب تصانیف در اصول و فروع و فقه، در سه صد و شصت و نه^۷ وفات.

شیخ ابو حامد احمد بن ابی طاهر محمد بن احمد اسفرائی^۸ فقیه شافعی ببغداد^۹ ریاست دین و دنیا داشت، در مجلس او سه صد فقیه حاضر می شدند و بروایتی هفت صد، وی را از امام شافعی^{۱۰} در فقه ترجیح داده اند، نوزدهم شوال سال^{۱۱} چهار صد و شصت در بغداد وفات کرد.

ابو المظفر احمد بن محمد بن مظفر خوافی فقیه شافعی شاگرد امام الحرمین

۱. ج: نیز 'شرف'	۲. ج: او 'گفتی'	۳. ب: 'بن القارض'
۴. ج: و امام 'در نهاییه و غزالی در' تصانیف		۵. ب: 'کثیر الفوائد'
۶. ب: 'اعظم المنزله'	۷. ب: 'نه ندارد'	۸. ا: 'امصرانی'
۹. ج: 'در بغداد'	۱۰. ب: 'شافعیه'	۱۱. ا: 'سال'

بود، در یکصد و پنج به طوس فوت شد.

ابو الفتح سلیم بن ایوب بن سلیم داری فقیه شافعی ادیب و مشار الیه در فضل و عبادت شاگرد شیخ ابو حامد اسفرائی در لغت است و اسفرائی در درس و قلم تراشیدن هیچ^۱ اوقات بغیر از تلاوت قرآن خالی نمی ماند بلکه کتاب الاشارة غریب الحدیث و کتاب التغریب و غیره کتب تصنیف اوست بجهت سیر علم و افاده طلبا اقامت بشام گرفت و به حج رفت، در بحر قلزم غرق شد از هشتاد گذشته بود در جریره مغرب جهاز غرق شد.

ابو الفتح سهاب بن احمد فقیه شافعی بزرگ در علم و زهد بود در فقه شاگرد امام الحرمین ابوالمعالی^۲ جونی بود و خدمت شیخ وقت عارف حسن سبحانی دریافت، او مانع مناظره شد از آنروز از همه بر آمده منزوی گشت، داری برای صوفیان بنا نمود و بقیه عمر بطاعت و عبادت گذرانیده، در چهار صد نود و نه وفات. **ابو طیب بن محمد صعلوکی نیشاپوری** فقه شافعی در چهار صد و دو وفات.^۳

ابو طیب طاهر بن عبدالله یا طاهر بن عمرو طبری فقیه شافعی موثق صادق دیندار متورع عارف باصول فقه و فروع تحقیق در علم سلیم الصدر نیکو خلق صحیح المذهب بود، تصانیف بسیار دارد، در میان او و مادر او یک عمامه و یک ردای بود، شنبه بیستم ربیع الاول چهار صد و پنج سال وفات.^۴

ابوبکر عبدالله بن احمد بن عبدالله فقیه شافعی المشهور بالفعل المروزی در فقه و حفظ و ورع و حید عصر و فرید الدهر بود و در مذهب شافعی برای او آثارست که غیر او درین عصر ندارند، خلق کثیر ازو نفع گرفتند چنانچه شیخ ابوعلی شیخی و قاضی حسین و ابو محمد جونی پدر امام الحرمین و غیر ایشان هر یکی ازین مذکور بعلم او امام^۵ مشار الیه گشتند و کتب نافع تصنیف کردند و علم را در بلاد انتشار دادند و ایمه کبار از ایشان شاگرد ایشان شدند و فروع ابو بکر محمد بن حداد را شرح کرد، در شهر سنه چهار صد و هفتده وفات یافت.

ابو محمد عبدالله بن یوسف بن عبدالله بن یوسف بن محمد جهونه^۶ جونی

۳. ب: وفات یافت

۱.۲: 'ابوالمعالی'

۱. ب: 'در هیچ'

۶. ب: 'بن جهونه'

۵. ج: 'امام ندارد'

۴. ب: وفات یافت

فقيه شافعي پدر امام الحرمين امام تفسير و فقه و اصول و غريب و ادب بود، خلقي كثير از صحبت او امام گشتند، خصوص پسرش امام الحرمين كه كسي پيش او هزل گفتن نمي توانست، تفسير كبير بر انواع علم و تبصره و تذكرة و مختصر المحضر و فرق و جمع و سلسله و موقفه الانام و الماموم از تصنيف اوست، حديث بسيار شنیده بود، در ذيقعه چهار صد سي و هشت ياسي و چهار وفات.

ابو سعيد عبدالله بن ابي اسري تميمي حديثي فقيه شافعي الملقب شرف الدين از اعيان فقها و فضلاء عصر،^۱ در سن صغر قرآن بده قرائت خواند، دو شنبه بست و دوم ربيع الاول در چهار صد نود و دو وفات.

ابوالعباس احمد بن ابوالحسن علي بن ابي العباس احمد معروف به ابن^۲ رفاعي صالح عالم فقيه شافعي از ولايت مغرب آمده در بلاد بطايح بقریه ام عبیده مقیم شد، درويشان و گلیم پوشان بدو نیازمندی کمال^۳ بهم رسانیدند و اعتقادمند گشتند، جماعت كثير و طایفه رفاعیه و بطايح بدو منسوبست^۴ مریدان او را حالها عجیب است، مارها زنده بخورند و آتش^۵ در آیند و سرد گردانند بپایهای در بلاد خود و بر شیر سوار شده چابک مار بسازند^۶ و مانند این خوارق بسیار دارند. شيخ احمد اولاد نداشته از اولاد^۷ برادرش سجده نشین او اند، تا امروز مرسوم ایشان معروف و مشهور، روز پنج شنبه بست و دویم جمادی الاولی پانصد هفتاد و هشت به ام عبیده وفات.^۸

ابو الفتوح^۹ اسعد از فقهای شافعي مشهور بزهد و ورع و قناعت موصوف به علم و دیانت و امانت محمود، معاش و قوت از کسب خود داشت، از برون شهر برگ آورده بقدر قوت فروختی و خوردی و مشغول بعبادت ماندی، در بغداد سند حدیث کرد، شب پنجشنبه بست و دوم صفر بسال ششصد وفات یافت.

ابو ابراهیم اسماعیل مسلم مزنی شاگرد شافعي^{۱۰} در مصر مجتهد و مستعد صاحب حجت غواص^{۱۱} معانی امام مقتدی^{۱۲} شافعیان بود در مذهب شافعي مثل

- | | | |
|------------------------|--------------------------------------|---------------------|
| ۱. ب عصر بود | ۲. ج معروف 'ابن' رفاعي | ۳. ب: 'یکمال' |
| ۴. ج: 'آتش' | ۵. ج: 'آتش' | ۶. ب: 'سازند' |
| ۷. ج: 'از اولاد' ندارد | ۸. ج: 'ام عبیده' ندارد؛ ب: وفات یافت | |
| ۹. ج: 'ابو الفتوح' | ۱۰. ب: 'امام' شافعي | ۱۱. ب: 'غواص' معانی |
| ۱۲. ب: 'مقتدی' | | |

جامع کبیر و جامع صغیر بسیار^۱ دارد، شافعی گفتی مزنی ناصر مذهب من است و زهد و ورع نیز بسیار داشت، مختصر کتاب او بسیار مغلق است، هر مسئله که درو نوشتی دو گانه نماز گزاردی، بست پنج دعای او مستجاب شد و غسل میت شافعی او داد، به ششم رمضان دو صد شصت و چهار وفات.

ابو حفص حرمله شاگرد امام شافعی و شاگردان او بیشتر نزدیک امام می بودند و اقتباس می کردند و حدیث یاد می کردند، کتاب مبسوط و مختصر تصنیف کرد، مسلم بن حجاج در صحیح خود ازو بسیار روایت آورده، در دو صد و چهل و سه بمصر وفات.

حسن بن احمد بن زید فقیه شافعی، در فقه تصنیف مثل کتاب الاقضیه و قضا قسم دارد، محتسب بغداد بود، زاهد متغل^۲ بود، در دو صد و چهل و چهار وفات.

ابو علی حسن بن حسین بن ابی هریره فقیه شافعی مختصر مزنی را شرح کرده،^۳ ابو علی طبری بر او تعلیق نوشته و نیز رسائل او در فروع بسیار است، مدرس بغداد و امام عراقیان بود،^۴ در سه صد و چهار وفات یافت.

حسن بن قاسم طبری فقیه شافعی شاگرد ابو علی حسن مذکور، بعد اوستاد در بغداد^۵ درس گفت و کتاب تحریر در علم و نظر تصنیف کرد، اول کتابی [که] در علم خلافت تحریر و تصنیف شد مجرد اوست^۶ و کتاب ایضاح در فقه و کتاب عده کتابی در ده جلد تصنیف کرد، تصنیف نظری^۷ را بعضی قبول ندارند، در سه صد و پنج به بغداد فوت^۸ کرد.

ابو علی حسن بن ابراهیم بن علی فارقی فقیه شافعی قاضی واسط شد کتاب القواعد علی المذهب^۹ تصنیف اوست، زاهد و متورع بود، چهار شنبه بست دوم محرم در پانصد و بست در واسط وفات.^{۱۰}

-
- | | |
|------------------------|---|
| ۱. ب: بسیار 'کتب' | ۲. ب: 'زاهد بود'؛ ج: 'بود' ندارد |
| ۳. ا، ج: 'کرده' ندارد | ۴. ج: 'بودند' |
| ۶. ج: 'در بغداد' ندارد | ۷. ا، ج: خلافت 'تجرد تصنیف شد' مجرب است |
| ۸. ج: بصری | ۹. ج: 'وفات' کرد |
| ۱۱. ب: 'وفات' یافت | ۱۰. ب: 'علی الذهب' |

ابو علی حسین بن علی یار امام شافعی در حفظ مذهب او بود، در اصول و فروع تصانیف بسیار دارد و نیز محدث متکلم^۱ بود، در دو صد چهل و هشت یا پنج وفات یافت.

ابو علی حسین بن صالح فقیه شافعی از جمله زهاد و افاضل شیوخ بود، در خلافت معتضد بالله عباسی وزیر پیغام قضای بغداد بدو داد و بخانه او رفت و تمنا نمود او قبول نکرد، وزیر گفت می دانستم که او قبول نخواهد کرد من برای فخر او رفتم که مردم دانند که وزیر رفت و او اقبال نکرد، شنبه هفتم ذیحجه سال سه صد و بیست وفات یافت.

ابو علی حسین بن شعیب بن محمد فقیه شافعی یکی از علماء محقق فروع ابوبکر را شرح و کتاب تلخیص را شرح پسندیده نوشته، ازین جنس بسیار شروح نوشته و اکثر کتب دقیق، در چهار صد و سی وفات.

شیخ ابوالعباس خضر فقیه شافعی فقیهی فاضل عارف المذهب و فرایض و خلاف بود، جمعه چهاردهم جمادی الآخر در پانصد شصت و شش وفات.

ابو محمد ربیع بن سلیمان مصری شاگرد شافعی بیشتر کتب شافعی او روایت کرد و با چهار تن او هم در وقت وفات استاد حاضر بود،^۲ استاد گفت قسمی که تو خدمت من کردی از دیگری بعمل نیاید،^۳ دوشنبه بیستم شوال در دو صد نود وفات.

ابو عبدالله زبیر بن احمد بن سلیمان بن عاصم بن منذر بن زبیر بن عوام فقیه شافعی معروف زبیری مصری امام عهد مصر و بصره و مدرس^۴ بود کتاب کافی تصنیف اوست در سه صد و بیست وفات یافت.^۵

ابوالقاسم عبدالرحمن بن محمد بن احمد قورانی مروزی فقیه شافعی در مرو مقدم فقهاء شافعیه بود، اصول و فروع نیک می دانست و فقه از ابوبکر مروزی گرفت، در علم اصول و فقه و اخلاق و جدل و ملل و نحل تصنیف کرد، ریاست طایفه شافعیه بروایتها یافت، زمین را بشاگردان پر کرد، در مذهب خود وجود اجتهاد جیده دارد، کتاب الامانت کتابی مفید است در مذهب خود تصنیف کرد،

۱۳: 'نیامد'

۲ ج: حاضر شد

۱. ب: 'و متکلم'

۴. ب: 'مدرس بصره'

۵. ب: 'یافت' ندارد

امام الحرمین در حلقه او حاضر می شد و او کلام امام الحرمین گوش نمی کرد و انصاف نمی داد، امام الحرمین کینه گرفت، در چهار صد و شصت و یک بعمر هفتاد سالگی وفات یافت.

ابو سعید عبدالرحمن بن مامون بن علی فقیه شافعی نیشاپوری در علم فرایض مختصری صغیر مفید دارد و همه تصنیفات او نافع در چهار صد و شانزده وفات.

ابو منصور عبدالرحمن ملقب فخرالدین فقیه شافعی در علم و دین امام وقت بود، چهار شنبه دهم رجب در شش صد و بست وفات یافت بدمشق.

ابوبکر محمد عبدالله معروف به صیرفی فقیه شافعی بغدادی از فقهای عظام^۱ بود، ابوبکر فضال گوید بعد شافعی دان ترین مردمان باصول ابوبکر محمد است و در اصول فقه کتابی دارد که پیش ازو نظیر او نه بود، سال وفات بنظر نه آمد.

ابو الحسن محمد بن علی بن سهل سرخسی فقیه ایمه شافعیان و دانا ترین^۲ بمذهب ایشان، شب چهار شنبه ششم جمادی الآخر در سه صد هشتاد و چهار وفات.^۳

ابو عبدالله محمد بن حسن بن ابراهیم استرابادی فقیه شافعی در فضل و ورع بعهد خویش مشهور، در معنی ادب و قرائت قرآن تقدیم داشت بروز عید اضحی سه صد^۴ هشتاد و شش وفات.^۵

ابوزید محمد بن احمد بن عبدالله بن محمد مروزی فقیه شافعی یکی از کبار مشهور بزهد حافظ مذهب بود، سیز دهم رجب سه صد و هفتاد و یک وفات.^۶

ابوبکر محمد بن عبدالله لرونی فقیه شافعی امام در عصر خود بود مدتی به نیشاپور بود، از زاهدان و فقها بود، گریه بر خود بسیار داشت، در سه صد هشتاد و پنج وفات یافت.^۷

ابو عبدالله محمد بن عبدالله بن مسعود فقیه شافعی از اهل مرو^۸ بود بالای چهار صد و بست سال هجری فوت کرد.

شیخ ابو نصر محمد بن عبدالله از اعیان فقهای شافعی،^۹ در فقه امام صاحب فتوی است و فتاوی که از کتاب نهایت مطلب کشیده اند نسبت بدو کنند،

۳. ب: وفات یافت

۶. ب: وفات یافت

۹. ب: شافعیه

۲. ب: دانا تر

۵. ب: وفات یافت

۸. ج: اهل مرو

۱. ج: فقهای عظام

۴. ب: سه صد

۷. ۱: یافت ندارد

در عبادت خیلی عامل بود، شب بست و چهارم ذی‌عقده در پانصد بست و هشت وفات یافت.^۱

ابو الحسن محمد بن ابی البقا^۲ مبارک فقیه شافعی بغدادی دایم در مسجد خود می ماند و فتوی می گفت و بی حاجت بر نیامدی، آخر^۳ از فتوی عاجز آمده کناره کرد، در چهار صد هشتاد و دو وفات.^۴

ابو عبدالله محمد بن ابی السعادت عبدالرحمن بن مهر ملقب به تاج الدین خراسانی فقیه شافعی صوفی شارح مقامات حریری، بست نهم ربیع الاول یا غره ماه مذکور پانصد هشتاد و چهار وفات یافت.^۵

موج احوال آن شیخ سنت، آن مقتدای ملت، آن بعصر خویش بی بدل، حضرت **امام حنبل^۶** شیخ فرید عطار گوید، هیچ کس را علم حدیث آنقدر حق نیست که او را بود، در ورع و تقوی و ریاضت و کرامت شانی بس بلند داشت و صاحب فراست و مجیب الدعوات بود، جمله فرق او را معطم داشته اند، محرم راز امام شافعی بود و مثل ذوالنون و بشرحافی و سری سقطی و معروف کرخی را دیده بود و صحبت داشته، او را باغواهی معتزله بدار اسیر دست برداشته بر عقابین کشیدند و هزار تازین زدند که قرآن را مخلوق گوید نگفت، بند از او بشکست، دستی از غیب ظاهر شد و آزارش را برجا داشت، باین پرهان رها کردند، وقت آخر شخصی پرسید، در حق این قوم که بتوبدی کردند چه گویی؟ گفت مرا بر باطل انگشته چنین کردند، چون جنازه او را برداشتند مرغان آمده بجنازه او خود را می زدند، ازین کرامت چهل هزار گیر نعره زده مسلمان شد،^۷ در دوصد و سه هجری وفات.^۸

ابو اسحاق بن محمد بن سری بن سهل زجاج نحوی مشهور استاد ابی^۹ علی فارسی نحوی و ابوالقاسم عبدالرحمن زجاجی، مصنف کتاب جمل و او اعلم علماء ادب و صنعت^{۱۰} آبگینه داشت، سبب کثرت تعلم و تعلیم و علم ادب ترك کرد و

۱. ۱: 'یافت' ندارد ۲. ج ۲: 'عبدالله' ابی البقا ۳. ۱: 'آخر' ندارد
 ۴. ج: وفات 'کرد' ۵. ۱: 'یافت' ندارد ۶. ب: امام 'احمد بن' حنبل
 ۷. ب: 'شدند' ۸. ب: وفات 'یافت' ۹. ب: 'ابو' علی
 ۱۰. ج: 'عالم علمای ادب او' صنعت

بالکل بتعلیم و تدریس علم ادب مشغول بود و علماء عدم ادب بدو منسوب دارند، کتاب معانی قرآن و کتاب الامانی و کتاب تفسیر جامع و کتاب اسعاف^۱ و کتاب عروض و کتاب قوافی و کتاب الفرق و کتاب خلق الانسان و الفرس مختصر نحو و کتاب ماینصرف و مالا^۲ ینصرف و کتاب شرح ابیات سیویه و کتاب الانوار و غیر ایشان تصنیف اوست، نوزدهم روز جمعه جمادی الآخر سه صد شانزده یا یازده ببغداد وفات.

اضافت غرة الهاشم^۳ وقت وفات گفت امید عفو از پروردگار دارم بسه خطره، اول از بلاد^۴ امام شافعی ام، دوم معمر، سوم درین بلاد غریب ام، بعمر هشتاد سال وفات.

ابو اسحاق ابراهیم بن یوسف بن ابراهیم بن عبدالله بن ادریس حمری^۵
معروف به ابن قرقول مصنف کتاب مطلع الانوار از افاضل علماء بود مصاحبت با علماء اندلس داشت در مدینه بعد نماز جمعه محضر گشت^۶ سوره اخلاص بتکرار خواند و باز تشهد خواند وقت عصر برو در افتاد در سجده جان بحق شد.

ابو اسحاق بن احمد بن محمد بن ابراهیم ثعلبی نیشاپوری مفسر مشهور یگانه زمانه^۷ و روزگار^۸ بود، تفسیر کبیر که فایق بر جمله تفسیر^۹ است و کتاب قصص عرایس در اخبار انبیاء^{۱۰} از تصانیف اوست. ابوالقاسم قشیری شی خدا را بخواب دید و کلام می کرد و جواب نیافت خدا فرمود مرد صالح می آید چون قشیری نیک دید ثعلبی بود، در محرم چهار صد بست هفت یاسی و هفت وفات.^{۱۱}

ابو عبدالله احمد بن ابی داؤد فرخ آبادی قاضی فتوی می داد با خلیفه معتصم مدرسی او را حکایت مشهور است، در ماه ذیقعد دو صد سی و نه وفات. پسرش قاضی محمد بعد بست روز از فوت پسر خود قاضی احمد وفات کرد.

ابوبکر قطنی^{۱۲} در بغداد امام بود بحدیث شاگرد عبدالله نبیره امام احمد

۱. ۱: 'اسعاف'	۲. ج: 'ولا ینصرف'	۳. ب: 'اضافت غرة الهاشم' ندارد
۴. ب: 'تلامذه'	۵. ب: 'حمیری'	۶. ج: 'مختصر' کتب
۷. ج: 'یگانه زمان'	۸. ب: 'فرد' روزگار	۹. ب: 'تفسیر'
۱۰. ب: 'انبیاء' علیهم السلام	۱۱. ب: 'وفات' یافت	۱۲. ۱. ۱۲: 'قطعی'

حنبل است، در ذیحجه سه صد و شصت هجری بود.

ابوالحسن احمد بن یحیی بن اسحاق فاضل افضل بود، صباح و غیره چهارده کتب تصنیف اوست، در دو صد چهل و پنج وفات.

ابو عبید احمد^۱ بن محمد بن ابو عبید هروی از اکابر علماء فضلاء و صلحاء بود، صاحب کتاب الغریبین در ماه رجب چهار صد و یک وفات.^۲
ابو الفتح احمد شاگرد امام غزالی کتاب ایضاح فارسی در علم نحو تصنیف اوست، در پانصد و بست وفات.^۳

ابوطالب احمد نحوی شارح ایضاح ابی علی فارسی، پنج شنبه بیستم رمضان چهار صد و شش در مصر وفات.^۴

ابوالعباس احمد بن محمد کاتب مصنف کتاب الجراح در دو صد و هفتاد وفات.
صاعد بن حسن بن عیسی ربعی^۵ بغدادی لغوی^۶ مصنف کتاب الفصوص، در چهار صد هفده وفات.

ابو محمد عبدالله بن جعفر نحوی عالم فاضل کتاب الحرمی^۷ و ارشاد در نحو^۸ و کتاب حجاز و شرح الفصیح و غیره و ثعلب در تفسیر قرآن و غیره بسیار تصنیف مفیده اوست و چند کتب شروع نموده بود با تمام نرسید، دو شنبه بیست نهم صفر یا بیست چهارم سه صد چهل و هفت وفات.

عبدالله بن احمد بن محمود کعبی بلخی عالم مشهور^۹ طائفه معتزله و متابعان او را کعبیه گویند و از کبار متکلمان بود و او را در علم کلام اختیار است بسیار، در شعبان بسال سه صد و هفده وفات.^{۱۰}

عبدالله بن قاسم^{۱۱} بن مظفر سهروردی المنعوت بمرتضی پدر قاضی کمال الدین ذکر ولد و والد او^{۱۲} می آید انشا الله تعالی، او مشهور به فضل و دین بود، در وعظ ملاحظت با بلاغت داشت، بعد پانصد و بست وفات.

۱. ب: ابو عبید الله	۲. ب: وفات یافت	۳. ب: وفات یافت
۴. ب: وفات یافت	۵. ج: علی ربعی	۶. ب: لغوی
۷. ب: الحرمی ندارد	۸. ج: در نحو ندارد	۹. ج: سر طائفه، سه
۱۰. ب: وفات یافت	۱۱. ج: بن ندارد	۱۲. ج: ولد والد می آید

ابو محمد عبدالله بن علی بن عبدالله معروف به شاطبی اندلسی، مصنف کتاب اقتباس الانوار و التباس الازهار و نصاب صحانت و درأة الآثار در آن هیچ تقصیر نکرد، روز جمعه بیستم جمادی الاول در پانصد چهل و دو وفات.

عبدالرحمن بن عمر و بن جمل اوزاعی امام اهل شام، در شام مقابل او هیچ عالم نبود، در هشتاد هزار مسئله جواب گفت و به بیروت می ماند، گویند سفیان ثوری را خبر رسید عبدالرحمن می آید، باستقبال برآمد و از قریه دور ملاقات کرد و شتر او را از قطار جدا کرد، بار آنرا برگردن خود نهاد، چون بجماعت^۱ می رسید می گفت شیخ را راه دهید و ازو ثوری روایت می کرد، عبدالله بن مبارک جماعتی ازو گرفته اند، یکشنبه بیست هفتم صفر یا ربیع الاول در یکصد پنجاه و هفت در شهر بیروت وفات یافت^۲ و بر قبر او نور فرود آمده^۳ باعتقاد اهل قریه.

ابو العباس احمد بن محمد بن عبدالکریم مصنف خراج در دوصد و هفتاد وفات.

ابو العباس احمد بن یحیی بن زید نحوی شیبانی مشهور به ثعلب امام کوفیان در لغت و نحو اهل ثقه و مامون و صالح مشهور کثرت حفظ و جودت ذهن داشت، روزی به ابوبکر بن محامد^۴ گفت دیگران بقرآن و حدیث اشتغال دارند دلیل من بزید و عمر و رستگاری و حال من چون باشد، همان شب ابوبکر از پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم مبشر شد^۵ و بشارت^۶ رسانید تو از^۷ جمله رستگاران هستی و همه بتعلیم تو محتاج، شنبه هفدهم ربیع الاول دو صد نود و یک به بغداد وفات.^۸

رضی الدین افضل^۹ عصر علماء دهر از دنیا و ما فیها متفر، شانزده جلد در فقه تصنیف نمود،^{۱۰} چهارشنبه سوم ربیع الاول شش صد سی و یک وفات.

ابو الفضل شرف الدین علوم و کمالات از پدر خود در وطن در عین جاه حاصل کرد، محل تعجب بود.

ابو العباس احمد بن هارون رشید خلیفه بنی عباس در حیات سلطنت پدر

۱. ب: 'جماعتی'	۲. ح: 'یافت' ندارد	۳. ج: 'فرود می آید'
۴. ب: بن 'مجاهد'	۵. ۱. 'شد' ندارد	۶. ۱. 'شار' بشارت
۷. ج: 'چون از'	۸. ب: وفات 'یافت'	۹. ج: رضی الدین 'بن افضل'
۱۰. ح: 'نموده'		

دست از دنیا بکلی باز داشته تارك و منزوی و متعبد^۱ و متقی و متورع بود، بروز شنبه کسب کرده قوت هفته بهم می رسانید و تمام هفته مشغول بعبادت ماندی از آنجهت کسی شهرت یافت، مدت العمر برین صفت گذرانیده در یکصد هشتاد و چهار از حیات بعالم ممات رفت.

ابوالعباس احمد بن محمد بن موسی صمساچی اندلسی معروف به ابن غریف از کبار صلحاء زهاد و اولیاء متشرع بود، مراتب او مشهور آنست،^۲ کتاب المجالس و غیر او در علم صوفیه تصنیف اوست، اهل صلاح و تقوی بخدمتش نیازمندی می داشتند و فوائد می گرفتند، از در اندازی مردم بمراکش بطلب حاکم رفت، شب جمعه بست دو صفر پانصد و سی و شش همانجا وفات یافت.

ابو طاهر اسماعیل ملقب المنصور بن القايم پدرش^۳ بمحاربه خوارج فرستاد، او صوف پوشیدی و بر خر سوار شدی، يك شنبه بست و پنجم محرم در سنه صد سی و شش وفات کرد.

ابوطاهر اسمعیل بن خلف بن سعید بن عمران انصاری اندلسی در علم ادب امام و در قرأت استاد کتاب العوان در قرأت که عمده و معتمد این عمل است از تصنیف اوست، او همیشه در شغل علوم و نفع رسانی بخلق کوشیدی، یکشنبه غره محرم چهار صد پنجاه و پنج وفات.

ابو بکر بکار از نژاد بقیع بن حارث بن کلدی یار رسول الله علیه و آله وسلم بود قاضی مصر شد آنجا با احمد بن طولون او را دوستی بهم رسیده هر سال صره هزار دینار می فرستاد، ابو بکار همچنان سر به مهر می داشت بخرچ نمی آورد، وقتی آنحضرت را احمد بند کرد و بخیال آنکه او خرچ کرده باشد زر خود را در خواست، او صره را پیش وی نهاد، پس او همچنان در قید ماند، همانجا حدیث بمردم تلمذ می نمود^۴ بموجب درخواست طلبا و امر حاکم چون تنها شدی قرآن خواندی و بلحاظ معنی احکام گریه و بکا کردی، پنجشنبه ششم ذیحجه در دو صد هفتاد وفات یافت در قید بشهر مصر.

۱. ۱: 'متعبد' ۲. ۲: 'مشهور' است ۳. ۱. ۳: 'مدرس' ۴. ۱. ۵: 'تلمذ نمود' ۴. ج: 'بن' ندارد

ابو عبدالله حسن بن عبدالله سرافی نحوی معروف بقاضی ساکن بغداد در بصریان مقتدا بود، کتاب سیبویه را شرح جید کرد و کتاب القاب الوصل و القطع و کتاب ابصار النحویین من البصریین و کتاب الوقف والابتدای و کتاب صبغة الغرر والبلاغت و شرح مقصوده از تصانیف اوست، روز دو شنبه دوم رجب سه صد شصت و هشت و بقولی هفتاد و چهار و بروایتی شصت پنج.

ابو علی حسن بن احمد بن عبدالغفار^۱ بن سلمان فارسی نحوی امام وقت در نحو، سفر اکثر بلاد نمود بحلب آمد، کتاب ایضاح و تکمله در علم نحو تصنیف اوست، کتاب التذکره کتاب بزرگ و کتاب مفقود و کتاب الحج در علم قراة و کتاب الانتقال و کتاب صد عوامل و کتاب مسلسل حلیات و غیر ذلك ازوست، یکشنبه هفدهم ربیع الآخر سه صد هفتاد و هفت در بغداد وفات.^۲

حسن بن رشیق معروف بقیروانی یکی از فضلا و بلغامثل کتاب عمده در فن فصاحت و نقد عیوب و کتاب انموذج و فراخه الذهب ازین جنس تصنیف او اند، جمعه غره ذیقعه چهار صد و پنجاه وفات.

زبیر بن بکر از نژاد زبیر بن عوام اصحابی از اعیان علما است، قضاء مکه داشت، کتاب در نسب قریش جمع نموده اوست و دیگر کتب نافع بسیار تصنیف کرده، شب یکشنبه بیست و یکم ذیقعه سال دو صد پنجاه و شش وفات کرد.

سعید بن اویس فرزند قیس انصاری لغوی بصری^۳ از ائمه ادب بود غلبه در لغات و نوادر و ادب داشت مثل کتاب القیاس و ترس^۴ و کتاب الابل و غیره بسیار تصانیف مفیده دارد در دو صد پانزده وفات.^۵

ابوالحسن سعید بن سعد مجاشعی^۶ نحوی بلخی معروف بالاخفش کتاب اوسط در نحو و معانی^۷ القرآن و المقاییس نحو و کتاب مسائل صغیر و کبیر ازین جنس بسیار کتب بدو نسبت کرده اند که تصنیف داشت، در دو صد پانزده یا یازده وفات.

شیخ عدی بن مسافر هنکاری صالح مشهور که طائفه عدویه بدو منسوب اند

۱. ج: 'احمد بن غفار' ۲. ب: وفات یافت ۳. ب: 'بصری' ندارد

۴. ب: و 'سراس' ۵. ب: وفات یافت ۶. 'محاسنی'

۷. ج: 'تفسیر معانی'

کمالاتش در علم شائع^۱ شد، خلقی کثیر بدو پیوست و از غایت اعتقاد از حد شرع گذشته بسوی او نمازی خواندند و شیخ جماعتی از اعیان مشایخ و مشاهیر صلحا را دریافت و نعمت از ایشان یافت، آخر^۲ انقطاع کرده بکوه هنکاری که دیهی است از توابع موصل رفت و آنجا گوشه ای بناساخت، اهل آن نواحی چندان برو میل کردند که هیچ شیخی را نبود، در بست و چهار شیخ متولد شد و خانه تولد را تا امروز زیارت بغایت اعتقاد مشهور است، در شهر خود بسال پانصد پنجاه و پنج یا هفت وفات یافت.

ابو محمد علی بن عبدالله بن عباس بن عبدالمطلب بن هاشم او پانصد و پنج درخت زیتون داشت، هر روز بسوی هر بیخی دور رکعت نماز میکرد، زانوهای^۳ هردو دست و پای او مانند زانوی شتر شده بودند و بعضی این احوال را به حضرت امام زین العابدین نسبت کرده اند که هزار رکعت هر روز می خواند، روز^۴ تولد او پدرش عبدالله بن عباس برای نماز ظهر پیش حضرت علی^۵ حاضر نشد، حضرت علی^۶ بعد دریافت تولد او بخانه عبدالله بن عباس رفت و گفت این پسر را چه نام کردی؟ گفت نام آنحضرت پس او را پیش طلحید و تفقد و نوازش فرمود و دعا کرد در حق او و گفت نام او بنام من باشد. خلفای بنی عباس اکثری ظالم و جابر و بعضی خوب در گذشته اند و مشهور اند از نسل همین علی بودند بلکه وی از عبدالملک بن مروان گفته بود سرانجام این سلطنت بفرزندان من برسد^۷ علی طویل القامت بود موافق قد پدر وجد و جد اعلی خود در پیادگان مانند سوار می نمود، علی بن عبدالله در یکصد و هفده وفات کرد.

محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی او را داؤد بن بلال نیز گویند، وی از اصحاب قیاس^۸ سی و سه سال قضاء کوفه کرد، فقه از شعبی حاصل کرد، وی از سفیان ثوری^۹ در یکصد و هشتاد و هشت بکوفه فوت شد.

ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد صبری صاحب تفسیر کبیر و

۱. ب: 'شائع عالم' شد ۲. ج: 'آخر' ندارد ۳. ب: 'زانوهای' ندارد

۴. ب: 'در' تولد ۵. ب: 'رسد' ۶. ب: 'قیاس' است

۷. ب: 'حدیث' از سفیان

تاریخ مشهور در اکثر فن پیشوا بود، بعضی ازان تفسیر و حدیث و فقه و غیره در فنون تصانیف ملیحه دارد و هریکی دلالت بر فراخی علم و کثرت فضل کند، از علماء خداوند اجتهاد بود، تقلید بکس نداشت، روز شنبه آخر روز بست سوم شوال سه صد و ده سال در بغداد وفات.^۱

ابو بکر محمد بن حسن قاری نقاش^۲ موصلی بغدادی که شفاع^۳ الصدور در علم تفسیر و کتاب الاشارة و کتاب الموضح در قرآن و معانی آن^۴ و دیگر مصنفات هم دارد، سوم شوال سال دوصد شصت و پنج یا یک وفات.

ابوالحسن محمد بن احمد قاری بغدادی از مشهور قراء، در حق وزیر دعای بد کرد که دستش پریده باد بعد چند سال همچنان شد، دو شنبه سوم صفر سه صد و سیزده وفات.

ابوطالب محمود بن علی تعلیقه تصنیف اوست، در شوال پانصد هشتاد و پنج وفات.

ابوالحسن محمد بن احمد بن اسماعیل مشهور به ابن شمعون در حسن وعظ و حلاوت اشارت و لطافت عبارت و حید دهر بود مثل ابوبکر شبلی و امثال او جماعی^۵ مشایخ عظام را دریافت، اهل عراق بوی اعتقاد داشتند، کمالاتش زیاده از اندازه تحریر است، در ذیقعه یا ذیحجه سال سه صد هشتاد و هفت وفات، در بغداد بسرای خود مدفن یافت، پس از چند سال نقل کردند، بتاریخ یازدهم سال چهار صد بست شش بیاب حرب مدفون ساختند، کفن او همچنان یافتند مطلق تغییری نیامده بود.

ابو عبدالله محمد بن احمد بن ابراهیم قریشی هاشمی مغربی زاهد مشهور صاحب کرامات بود، اهل مصر ازو بسیار خرق عادت نقل کنند، هر که بصحبت او رسید جماعتی را بمراتب علیه خبرها گفته بود همه بظهور پیوست، از اکابر سادات و معظم طبقات بود، در مغرب از اعلام زهاد برکات یافت پس بمصر رسید،

۳. ب: 'شفاء' الصدور

۲. ح: 'نقاشی'

۱. ب: وفات یافت

۵. ب: 'جماعتی'

۴. ب: 'آن ندارد'

مردمان را نفع کثیر از و حاصل شد پس زیارت بیت المقدس عزم شام نمود، آنجا ششم جمادی الآخر سال یا نصد نود و نه پنجاه پنج ساله بجوار حق پیوست.

ابو نصر بن سابت^۱ بن بشیر بروایتی مبشر بن عمرو کلبی کوفی صاحب تفسیر و علم نسب درین دو علم امام بود، پسر او هشام^۲ از و روایت کند و کلبی از اصحاب عبدالله بن مبارک بود و مذهب او علی بن ابی طالب است و سفیان ثوری و محمد بن اسحاق از و روایت دارند و جد او سردار ثابت^۳ بود، اجداد او عبید و عبدالرحمن در جنگ جمل و صفین با علی مرتضی شریک بودند، در یکصد چهل و شش وفات کلبی.

ابو عبدالله محمد بن زیاد معروف به ابن اعرابی کوفی صاحب اللغت از فحول علماء شریعت بود مثل کتاب النوادر و غیر ذلك تصنیف اوست،^۴ چهاردهم^۵ شعبان دو صد سی و یک^۶ وفات یافت.

ابو محمد مکی بن ابی طالب خموش در علم قرآن از اهل تبحر بود و مشهور باجابت دعا. عبدالله مقوی^۷ گوید شخصی او را ایذا میداد در حق او دعا کرد الهی مرا از شر او محفوظ دار باز آن کس گاهی پیش او نیامد، روز شنبه از ماه محرم وقت نماز فجر سال چهار صد سی و هفت بقرطبه وفات یافت.

ابو محمد یعقوب بن اسحاق مقری هم میگفتند او قراة از سلام بن سلیمان طویل و سیدی بن میمون و ابوالاشهب عطاردی گرفته بود از حمزه حروف روایت می کرد و از جد خود زید بن عبدالله شنیده بود، کتاب الجامع مشتمل عامه اختلاف تصنیف اوست در ذیحجه یا جمادی الاولى در دو صد و پنج ابو محمد یعقوب^۸ وفات یافت.

۱. ب: 'سائب'	۲. ج: 'هشام' ندارد	۳. ب: 'ثابت' ندارد؛ ح: 'سائب'
۴. ج: 'اوست' ندارد	۵. ج: 'بچهاردهم'	۶. ب: 'صد سی و یک'
۷. ب: 'عبدالله' مقری	۸. ب: 'ابو محمد یعقوب' ندارد	

لجّه سوّم

مجملی در احوال حضرت خواجه حسن بصری و خلفا و منتسبان سلسله ایشان. درین لجّه دو نهر اند:
نهر اوّل در احوال خواجه حسن بصری و غیره.

موج احوال آن خلیفه خلیفه الهی، آن رساله رساله رسالت پناهی، آن کان حقیقت، آن طریق طریقت، آن ملاذ اولیای کبیر، آن معاذ اصفیای روشن ضمیر، آن سر حلقه اصحاب رهبری امام المتّقین **خواجه حسن بصری** خلیفه حضرت علی مرتضیٰ کرم الله وجهه و با امام حسن و کمیل بن زیاد صحبت داشت. صاحب فضائل کثیر و مناقب کبیر،^۱ پیشوای ارباب یقین، مقتدای اصحاب تمکین، اصول و اصلان، قبول کاملان بوده است. در آخر جلد روضه الاحباب آرد که پدرش در سال دوازدهم از هجرت بر دست ابوبکر صدیق رضی الله عنه مسلمان شد. چون حسن متولد شد آنرا پیش حضرت عمر خطّاب^۲ رضی الله عنه بردند، گفت که او را حسن نام کنید که نیکو رو است؛ و مادر حسن از مولای ام سلمه حرم محترم رسول صلی الله علیه و آله و سلّم بود. روزی مادرش به کاری اشتعال داشت، حضرت ام سلمه از کمال شفقت سینه مبارک خود به دهن او نهاد، قطره چند شیر به دهنش رسید، چندین هزار برکات و کرامات حق تعالی از برکت آن شیر بدو عطا فرمود، ام سلمه رضی الله عنها در حق او دعا کرد، خداوند! حسن را مقتدای خلق گردان، چنان شد که صد و سی صحابه را دریافت و اخذ فواید نمود، مقتدای خلق گشت و در بصره خدمت حضرت علی مرتضیٰ را دریافت و همراه شد و از سایر مرادات بر آمد و مجاهدات نموده به مرتبه تکمیل رسیده به خرقه خلافت ممتاز گردید.

۱. ج: 'مرتضی علی' ۱.۲: مناقب 'که' پیشوای

۳. ب: عمر فاروق رضی الله عنه

در تذکره اولیا نویسد که وی گفت، تا انجام کار معلوم نکنم خنده نه کنم^۱ و به خلق نیامیزم، پس چندان مجاهدات کرد که در زمانه او هیچ کس را میسر نبود. در بصره وقتی که^۲ خشک سالی شد خلق بدو رجوع آوردند^۳، گفت این از شامت من است، مرا از بصره بدر کنید که^۴ حق تعالی برای شما آبی فرستد، به مجرد این کلمه^۵ آب باریدن گرفت، کمالاتش زاید از تحریر است، به غره رجب در یکصد و ده هجری وفات یافت.

موج احوال آن استاد الاستاد، آن پیشوای عباد، آن مرجع اقطاب و اوتاد، قطب الارشاد^۶ خواجه کمیل بن زیاد از کاملان زمانه و^۷ مرشد وقت بود، مرید و خلیفه جناب حضرت علی مرتضی است^۸. چهار خلیفه حضرت مرتضی که مشهور به چهار پیر اند اول دو صاحبزاده امام حسن و امام حسین، سومی حسن بصری، چهارمی آن حضرت است. کمالات و خوارق عادات^۹ او درین مختصر نمی گنجد حتی که حسن بصری تولا بدو می نمود، مدام بخدست علی مرتضی حاضر بوده و در جمیع غزوات رفیق مانده. بعد شهادت آن جناب گوشه گزیده در عبادت و هدایت خلق مشغول ماند، در سال هشتاد و دو هجری از دست حجاج بن یوسف شهید شد.

موج احوال آن متصرف کمالات بلند، آن مورد حالات ارجمند، آن سلطان وادی هدایت، آن برهان حقایق ولایت، آن در محبت و عشق بی اختیار، خواجه ابویحیی مالک دینار، مصاحب خواجه حسن بصری بود، از محتشمان این طایفه، کرامت رفیع داشت و ریاضت وسیع، اگر چه بنده آزاد نبود فاما از دو کون آزاد می نمود. گویند دینار نام پدر او بود و بعضی گویند^{۱۰} در کشتی سوار بود، صاحب کشتی مزد طلبید،^{۱۱} گفت ندارم، چندان بزدند که بیمهوش شد، چون به هوش آمد باز مزد طلبیدند، گفت ندارم، خواستند که پایش کشیده به دریا اندازند، فی الحال

۱.۱: 'نه خنده کنم'	۲. ب: 'که ندارد'	۳.۱: رجوع آورد
۴. ب: 'تا حق تعالی'	۵. ب: این کلمات	۶. ب: قطب ارشاد
۷. ج: 'و ندارد'	۸. ب: جناب امیرالمومنین اسب کرم الله وجهه	
۹. ج: خوارق و اعادات	۱۰. ج: 'گویند ندارد'	۱۱. ا: مزد طلبیده

ماهیان دریا^۱ دینار به دهن گرفته پیش آمدند، مالک از دهن ماهیان دینار گرفته به صاحب کشتی می داد^۲، ازین معامله که معاینه کردند همه سربه قدمش افگندند، مالک پای از کشتی برون کرد و بر روی^۳ آب رفت از آن وی را مالک دینار گویند. کمالاتش زیاده از اندازه فهم در تذکرة الاولیا و نفحات نوشته است این مختصر گنجایش نیافت، در سن نود و هفت و به قولی در یکصد و^۴ سی هجری وفات یافت.

موج احوال آن جگر سوخته آتش درد، آن در کمالات فرد، آن به میدان عشق مرد، آن ثانی مریم و صفیه، مقبول رجال رابعه العدویه، و معنی عدویه زن بی مرد و مرد بی زن را گویند. در تذکرة الاولیا آرد، خواجه حسن بصری و عظمی نگفتی تا که رابعه در مجلس نشدی ازین جهت احوالش در رجال نوشتم. نگارنده زخار را این سند کفایت است. آن حضرت چهار خواهر بودند، خودش از همه کوچک است از آن رابعه گویند و روز تولدش پدر او را چراغ و^۵ روغن و^۶ چرب و پارچه میسّر نبود که به کار آرد، همان شب پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم را به خواب دید و ارشاد شد^۷، دل تنگ مشو، این دختر تو سیده است، هفتاد هزار امت من به شفاعت او خلاص شوند و برو پیش عیسی نژاد^۸ امیر بصره و بگو که پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم فرمود، هر شب صد بار صلوات بر من می فرستادی، شی آدینه که گذشت سهو کردی کفاره آن چهار صد دینار بمن دهانیده است. به استماع این کلمه امیر^۹ ده هزار درم صدقه داد و چهار صد دینار بدو داد و گفت که از احوال فرستادن صلوات من جز خدا و رسول کسی آگاه^{۱۰} نبود، قول این مرد راست است. چون رابعه به سن تمیز رسید در بصره قحط افتاد، والدینش در گذشتند و خواهرانش متفرق شدند، رابعه به دست ظالمی افتاد او را به چند درم فروخت.^{۱۱} رابعه صایم الدهر بودی، شی خواجه او به خواب بود بیدار شد، رابعه در سجده و^{۱۲} مناجات می گفت: خدایا مرا زیر دست مخلوقی کردی از آن به خدمت

۱.۱. 'دریا' ندارد	۲. ب: 'کشتی' داد	۳. 'بروی' آب
۴. 'و' ندارد	۵. 'چراغ' در روغن	۶. ب: 'و' ندارد
۷. ج: 'شد' ندارد	۸. ب: 'نژاد' ندارد	۹. ج: 'امیر' ندارد
۱۰. ب: 'کسی' دیگری 'آگاه'	۱۱. ب: 'درم' فروخت	۱۲. ب: 'و' ندارد

تو دیر می آیم و الا یک ساعت از حضرت تو نیا سود می. خواجه به مجرد سنوح این کلمه رابعه را گفت به راه خدا ترا آزاد کردم، هر چه خواه بکن، پس رابعه به مقام دیگر رفت، هزار رکعت نماز هر شب کردی. در سفر مگه خراب بر دار رابعه بمرد، اهل قافله خواستند که بارش بردارند، گفت من بر شما توکل نکرده ام، مناجات کرد، الهی ضعیفه را بحانه خود طلبی و خرابار او را هلاک کردی؟ فی الحال خرابر خاست و بار کرده به مکه رسید. در بادیه چند روز بماند، گفت الهی دلم بگرفت کجا روم؟ من کلوخم و خانه از سنگی، من ترا می خواهم، خانه را چه کنم؟ حق تعالی به دلش خطاب کرد که موسی آرزوی دیدار من کرد از یک تجلی کوه پاره پاره شد. بار دگر که به مکه رفت کعبه به استقبالش آمد، گفت از جمال کعبه چه شادی کنم؟ مرا ربّ البیت باید. رابعه شاگرد حسن بصری بود. روزی حسن بصری گفت، رابعه رغبت شوهر داری؟ جواب داد این کار را وجود باید، اینجا وجود کجاست؟ من از آن خود نیم از آن ویم. کمالات و حالات او زاید از بیان است. بعد وفاتش که به خاک سپردند فرشته پرسید، ربّ تو کیست؟ گفت ربّ مرا تحیات گوئید^۱ و پیغام دهید که چندین خلقت ترا است در آن ضعیفه را فراموش نکردی و ضعیفه را که^۲ سوای تو دیگری ندارد کی فراموش می تواند کرد؟ در یکصد و سی و پنج هجری وفات شد و در قدس مدفن یافت.

موج احوال آن قدوة اهل یقین، آن مقتدای خلوت گزین، آن محرم رمز عدسی، پیشوای قوم خواجه حبیب عجمی، مرید و خلیفه خواجه حسن بصری است. کرامات و ریاضات شامل^۳ داشت. در تذکرة الاولیا نویسد، او اوّل حال مالدار و ربا خوار بوده، از حسن بصری توبه کرد و مرید شد و مالها که جمع داشت به راه خدا به تراج داد، برب آب فرات صومعه ساخت، روزی از حسن بصری علم می آموخت به شب ریاضت می نمود. زنی داشت، از تعذر تلاش معاش حبیب سخت به عسرت گذرانیدی، روزی از حبیب تقاضه کرد و^۴ گفت، من به هر که مشغولم ترا ضایع نگذارد، به شب حمالان غیب آرد، گوشت و غسل و روغن آوردند و به

۱.۱: تحیات 'گویند' ۱.۲: 'که' ندارد

۳.ج: شامل 'شامل' داشت ۴.ج: 'و' ندارد

اهلیه حبیب دادند و^۱ گفتند هر چند از حبیب تقاضا نکنی، بعبادت^۲ گذاری، عوض آن ترا زیاده ازین معبود برساند^۳ و او را عجمی از آن گویند که قرآن درست خواندن نمی دانست. روزی که نماز کرد حسن بصری آمد، اقتدا بدو کرد، او الحمد^۴ را الهمد خواند، حسن بصری گفت عقب تو نماز درست نیست، تنها نماز کرد. حسن آن شب خدا را به خواب دید، گفت الهی رضای تو در چه چیز است؟ فرمان شد، ای حسن نماز گزاردن پس حبیب بود آن نکردی، از راست کردن زبان و دل بسیار فرق است. حبیب عجمی مستجاب الدعوات از کمل مشایخان بود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن قدوة اهل طریقت و آن زبده اصحاب حقیقت، آن مرد جان فشان راه خدای، ابو سلمان^۵ خواجه داؤد بن نصر^۶ الطای، از کبار مشایخ و سادات اهل تصوف، در علم ظاهری شاگرد شافعی و امام ابو حنیفه کوفی و از اقربان ابراهیم ادهم و فضیل عیاض و پیر طریقت او حبیب عجمی است و نیز نسبت^۷ مریدی به ابو حلیم حبیب بن سلیم الراعی ابن حبیب راعی از یاران سلمان فارسی، از نفعات ادراک می شود لیکن قول اول صحیح داشته اند. خواجه داؤد را ستر^۸ غالب بود، چون از جذبه الهی نوری درو پیدا شده به ضلع امام اعظم گوشه گرید، بست دینار میراث پدر یافته تمام عمر از آن قوت کرده در گذشت. در شی که وفات کرد از آسمان آواز آمد، ای اهل زمین! داؤد به حق رسید و حق از او^۹ راضی شد، بست و هشتم ربیع الاول سنه یکصد و شصت و پنج وفات یافت.

موج احوال آن شیفته جمال با کمال، آن گم شده وصال، آن مقدس عالیمقام، خواجه عتبه بن غلام، مقبول اهل دلان بود، درویشی عجیب داشت شاگرد خواجه حسن بصری است، ویرا کمال بیش از بیش ست. روزی بر دجله پا بر آب نهاده می گذشت و حسن بصری بر ساحل بود، متعجب ماند، پرسید آن درجه بچه یفتی؟ گفت سی^{۱۰} سال است تو آن می کنی که می فرماید^{۱۱} 'و من آن

۳. ج: معبود برساند

۶. ب: داؤد بن نصیر

۹. ب: ازوی

۲. ج: و بعبادت

۵. ب: ابو سلیمان

۸. ج: داؤد در ستر

۱۱. ب: می فرماید

۱. ا: و ندارد

۴. ج: الحمد لله

۷. ا: نیز نسبت

۱۰. ج: سی ندارد

می کنم که او می خواهد، این اشارت برضا و تسلیم بود. ازو پرسیدند، در هفته یکبار چرا می خوری؟ گفت از کراماً کاتبین شرم دارم که هفته یکبار بتواضع می روم. محمد سماک و ذوالنون مصری با اصحاب پیش رابعه نشستند بودند، خواجه عتبه در آمد پیراهن نو پوشیده، سماک گفت این چه رفتار است؟ عتبه گفت چگونه نخرامم که من غلام جبار توام، این بگفت و بیفتاد، چون نیک دیدند انتقال نموده بود، رحمه الله تعالی.

موج احوال آن غواص بحر اسلام، آن مستغرق دریای دین لا کلام، آن رئیس افراد کامل، آن پیشوای قافله واصل، آن فارغ از وسواس و^۱ کید، قطب وحدت خواجه عبدالواحد بن زید، از اعظم مریدان و اکبر خلای خواجه حسن بصری است^۲ و از خواجه کمیل بن زیاد نیز خرقة پوشیده، در کمالات و خوارق عادات و تربیت طالبان و ریاضت و مجاهدات و ترك و تجرید و ذوق و عشق بی نظیر بود. در تاریخ یافعی نوشته او تا چهل سال از وضوی عشا نماز فجر کرده، روزی درویشان گرسنه شده درخواست حلوة تر کردند، خواجه سوی آسمان دید فی الحال دینار بریدند، فرمود بقدر کفاف حلوه بگیرید زیاده قصد نکنید. همانجا از قول آنحضرت آرد که من غلام خریدم برای خدمت، بشب تار که او را خواندم نیافتم و درها همچنان بسته دیدم، صبح که آمد درهمی از زرسرخ منقوش از الفاظ سورة اخلاص بدستم داد و گفت که هر روز برای تو این درهم وظیفه است بشرطیکه مرا در شب طلب نکنی، بعد چندی^۳ مردم از من گفتند این غلام را بفروش، شب بگورستان نباشی می کند، ازین حرف بدلم خطره رسید، وقت شب که او قصد بیرون کرد عقب وی رفتم، بر هر در که می رسید از اشاره او در می کشاد، چون بیرون می شد از فرموده او بسته می شد، او رسید بگورستانی^۴ و من همراه بودم دور دور ازو، پس تمام شب بنماز ماند، صبح مناجات کرد^۵ اجرت ده يك دینار منقوش سورة اخلاص در افتاد، بمن داد، مرا حیرت فرو گرفت، به دل خود

۱. ج: 'وسواس کید' ۱.۲: بصری 'اوست'

۲. ۱.۳: بعد 'چندین' ۴. ب: او 'بگورستان رسید'

۵. در هر سه نسخه جا خالی دارد

اراده آزادگی او آوردم، بر فور این خطر غایب شد، چون بر در آمد سگان آن شهر آمدند، مرا بشناختند و سبب آمدن پرسیدند و گفتند که شهر تو از شهر ما فاصله دو ساله^۱ راه دارد، قصه غلام خود^۲ لطیف باقسام پیش آورد، خوردم دست مرا بگرفت تکلم کنان بر در سرای من رسید گفت^۳ است که تو خطر آزادی من کردی گفتم^۴ پاره سنگ برداشته بدستم داد^۵ عوض بهای من است، نیک دیدم زر سرخ بود و باز گفت اجر آزادی^۶ خواهد شد و رضای الهی، پس مرا رخصت کرد، من خیلی تاسف مفارقت او کردم، در یکصد و هفتاد و شش هجری در بصره وفات کرد.

موج احوال آن سر حلقه تائبان، آن پیشوای نایبان، آن نهنگ لجه عرفان،
 آن شیر صحرای یزدان، آن از کونین در اعراض^۷، **حضرت ابو علی خواجه فضیل بن عیاض**، مرید و خلیفه خواجه عبدالواحد زید است. در تفحات نویسد که اصلش از کوفه است، کنیت ابو علی داشت، از کبار مشایخ و عیار طریقت و غریق بحر حقیقت، مرجع قوم، در^۸ ریاضات و کرامات و در^۹ ورع و معرفت بی همتا بود. ابتدای حال پلاس پوشیده^{۱۰} کلاه پشمین بر سر و تسبیح در گردن افکنده سر گروه قطاع طریقان و قاسم غنیم بود، هر چه خواستی خود هم گرفتی و بخرج احداث مسجد آوردی و به زنی تعلق خاطر داشت به او دادی و بیاد او گریستی و در هر قافله که آن بودی به محبت محبوبه آن قافله را نزدی. روزی بر قافله برای غارت رسید، آنجا شخصی این آیه می خواند **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ** یعنی آیا وقت آن نه آمد که این دل خفته شما بیدار گردد، چون تیری بود که به دل خواجه فضیل رسید، توبه کرد، حق تعالی از کرم و فضل خویش او را سر حلقه عارفان عالی مقام گردانید، کمالات بس بلند دارد این مختصر گنجایش نیافت، در محرم سنه یکصد و هشتاد و هفت در مکه مقری سورة القارعه بخواند، خواجه نعره یزد و جان بداد.

موج احوال آن تاجدار اقلیم معارف تصوف، آن شهسوار میدان تعارف،

۱. ب: 'مفاصله' دو سال راه ۶۵، ۴، ۳، ۲. در هر سه نسخه جا خالی است ۱.۷: در 'اعراض'؛

ج: در 'اعریض' ۱.۸: 'در ندارد' ۹. ب: 'در ندارد' ۱۰. ج: پلاس 'پوش بوده'

آن معدن آثار^۱ طریقت، آن مبطل علایق کثرت، آن متصرف مقامات ولایت اہم، فرد الافراد حضرت خواجہ ابراہیم بن ادم، نام پدرش ادم بن سلیمان بن منصور البلخی، از ابنای ملوک بلخ است، در جوانی توبہ کرد و خرقة از فضیل عیاض^۲ پوشیده. در مرآة الاسرار آرد کہ چہار نقل توبہ اوست و میر سید اشرف جہانگیر در لطایف اشرفی فرماید کہ خضر علیہ السلام اورا از کار سلطنت باز داشتہ مرتبی احوال او شد. وی مقتدای قوم و صدیق روزگار بود، در ترک و تحرید و زہد و ورع و معاملات حقایق و بانواع کمالات ظاہر و باطن نظیری نداشت، بسیار مشایخ کبار را دیدہ بود و از امام محمد باقر^۳ نیز خرقة خلافت یافتہ^۴ و بہ ابوحنیفہ کوفی نیز صحبت داشتہ^۵ چنانچہ وی گفتہ سیدنا ابراہیم ادم، شاگردان گفتند^۶ وی سیادت از کجا یافت؟ گفت از آنکہ او مدام با خدای تعالی مشغول است و ما بکارهای دیگر و قول خواجہ جنید^۷ است کلید علمای این طایفہ ابراہیم ادم است، با اینہمہ احوال او بر احوال خود گریستی، از بلخ آمدہ در نیشاپور نہ سال ماند، بہ ہر پنج شنبہ بر آمدی پشتارہ ہیزم آوردی، بروز^۸ جمعہ آنرا فروختی، نان خریدی، نیمہ صدقہ دادی و نیمہ خود خوردی و نماز گزاردی، باز بغار آمدی تمام ہفتہ همچنان بعبادت ماندی. کمالاتش زاید از امکان تحریر و تقریر است، بہ غرۃ شوال یکصد و شصت ہجری وفات یافت^۹ و بقولی در یکصد و شصت و یک و بقولی در شصت و شش و یکصد، رحمہ اللہ تعالیٰ.

موج احوال آن خدیو اقلیم توکل، آن مقتدای ارباب توسل، آن غریق بحر عمیق، آن اہل طریق، خواجہ ابوعلی شقیق، بلخی الاصل است^{۱۰} و در^{۱۱} مرآة الاسرار نویسند، علم طریقت و حقیقت از ابراہیم ادم اخذ نمود^{۱۲} و بعد حصول توبہ پیر را در مکہ ملاقات نمود و وی نظیر ابراہیم ادم بود، در کمالات سحن او مشایخ را حجت است، از عمدہ ایرار و واقف اسرار بود، توکل خاصہ شعار داشت، تمام مدار

۱ ج: 'اسرار' طریقت	۲ ج: فضیل بن عیاض	۳ ب: 'یافتہ' بود، ج: 'پوشیدہ'
۴ ج: صحبت 'داشت'	۵ ب: 'گفتندی'	۶ ج: 'و' بروز جمعہ
۷ ج: وفات 'کرد'	۸ ج: 'وی' بلخی الاصل 'بود'	
۹ ج: 'و' از 'مرآة الاسرار'	۱۰ ج: 'اخذ' نمودہ	

سلوك او توكل بود. او گوید، در مجلس امام ابوحنیفه با ابا^۱ یوسف آشنا شدم، گفت چرا ترك لباس کردی؟ گفتم آنچه تو طلب کردی یافتی و آنچه من خواستم نیافتم، در یکصد هفتاد و چهار در جیلان شهید شد، قبر او آنجا است.

موج احوال آن متصرف مقام رفیع، آن محقق حقیقت وسیع، آن عاشق یکرویه، خواجه احمد بن خضرویه، خواجه ابراهیم ادهم را دیده بود و با ابو تراب نخشبی و با حاتم اصم صحبت داشته. از بایزید پرسید^۲ راه بخدا چگونه است؟ گفت غایب شدن از راه و پیوستن با الله، ابو حفص گفت، بزرگتر درین طایفه از احمد خضرویه دیگری را ندیدم، در دو صد و چهل وفات.

موج احوال آن سرمایۀ محنت و ریاضت، آن گوهر گرانمایۀ درج کراست، آن متوکل عالی مرتبه، خواجه ابراهیم بن شیبۀ، مصاحب خواجه ابراهیم ادهم است و از اقران بایزید بود، از کرمان به هرات اقامت گرفت و قبرش در قزوین. گوید ابراهیم ادهم مرا دلالت به^۳ ترك و توكل كرد كه یقین و صدق بی این دشوارست، کمالاتش آنکه خواجه بایزید او را استقبال کرد و گفت ترا شفیع می خواهم در حضرت خدا، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مقبول طایفۀ مقبول، آن مخصوص قافله فحول، آن صاحب نصب و عزل، حضرت ابو عبدالله بن فضل، از کبار مشایخ خراسان بود، مرید احمد خضرویه است. ابو عثمان چیزی بدو نوشت، علامت شقاوت چیست؟ گفت سه چیز: یکی آنکه^۴ حق تعالی علم دهد و عمل ندهد، دوم آنکه عمل دهد و محنت^۵ ندهد، سوم آنکه صحبت صالحان دهد و از حرمت ایشان محروم گرداند، در سه صد و نوزده وفات.

موج احوال آن ملك الاولیا، آن امام الاتقیا و اصفیا، آن وافر الفضل و الكرم، آن شیخ المشایخ معظم، آن مست شراب بی غشی، خواجه خواجگان خواجه حنیفه

۳. ب: 'بر ترك'

۲. ح: 'بایزید' پرسیده'

۱. ح: ب: 'یوسف'

۵. ب: و 'محبت' ندهد

۴. ج: یکی 'آن' حق تعالی

مرعشی، خرقه ارادت از ابراهیم ادهم دارد و از پیشوای شیوخ نامدار و مقتدای اولیای صاحب اسرار بود، هر نعمتی که حضرت ابراهیم ادهم از امام محمد باقر رضی الله عنه و خضر علیه السلام و فضیل عیاض و دیگر مشایخ کرام حاصل ساخته جمله باو ایثار فرموده جانشین خود گردانید، مدام همراه^۱ ابراهیم ادهم تمام مشایخ را دیده، ویرا کمالات و خوارق عادات بسیار است و کدام کمال ازین زیاده تر خواهد بود که جمله خواجگان چشت باومی پیوندند، چهاردهم شوال وفات، سال بنظر نه آمد.

موج احوال آن پی برده سراپا^۲ پرده وصال، آن سر حلقه^۳ کمال^۴ عالی احوال، آن امام قافله نفی وجود، آن سلطان زمره بدل موجود، آن پیشوای دین، آن قبله اهل یقین، آن مخصوص به رهبری قطب گری، **خواجه هبیره بصری**، خرقه ارادت از حذیفه مرعشی دارد و پیشوای علما و اولیای وقت بود، در معرفت میان مشایخ کبار مشهور و معروف، درجات رفیع و مقامات عالی داشت، کرامت و ریاضت بسیار دارد و صاحب خانواده بود، سریدانش هبیریان می گویانند در سلسله او، مدام با وضومی بودند، افطار از پرو برگ جنگلی نموده دایم مراقب و مشاهد^۵ بوده اند، هفتم^۶ شوال وفات.

موج احوال آن آفتاب آسمان مشیخت، آن آسمان بدر حقیقت، آن سلطان ابدال، آن مقتدای رجال، آن از حق یافته خلعت سروری، مقتدای وقت **خواجه علو دینوری**، خرقه ارادت از هبیره بصری دارد. در مجاهدات و ریاضات محل رفیع داشت و در مشاهدات و مقامات مرتبه^۷ وسیع. جمله مشایخ وقت بر کمالات صوری و معنوی او^۸ مقرب بودند. در صفای باطن چندان متوجه بود که از^۹ اول آفرینش تا این زمان به احوال او دیگر بنظر نیامده، در سایر حیات خود در روز گاهی نخورده، چون متولد شد^{۱۰} در شب شیر مادر خوردی یعنی مدت عمر عزیز صایم ماند. در روز

۱. همراه ندارد	۲. ب: آن پی برده سرا پرده وصال	۳. حلقه کمال
۴. مشاهده	۵. ج: به هفتم شوال	۶. مرتبه ندارد
۷. او ندارد	۸. از ندارد	۹. ج: شد ندارد

عرس پیران خود سماع می شنیدی و گفתי پیران ما^۱ محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم و علی مرتضی علیه اسلام هم سرود شنیده اند و ما که خصوصیت روز عرس بر آن مقرر است از باعث آن که روز وصل ایشان با معشوق است پس در چنین روز مرا شادی ضرور، بچهاردهم محرم وفات، سال بنظر نه آمد.

موج احوال آن مست جام ناکامی، شیخ ابو اسحاق شامی، در نفحات آرد مزارش در عکه، بسیار بزرگ بود در بلاد شام از اصحاب شیخ علو دینوری، در^۳ چشت رفته [با خواجه ابو احمد]^۴ ابدال چشتی صحبت داشته.

موج احوال آن ملك الاولیا، آن مقدس اصفیا، آن پیشوای مشایخ عظام، آن قطب ابدال لا کلام، آن مستغنی از زیبا و زشتی، مقتدای وقت خواجه ابو اسحاق چشتی، خرقة ارادت از دست خواجه علو دینوری پوشیده. در مرآة الاسرار نویسد، وی به نیت ارادت از ملك شام در بغداد رسید و مرید علو دینوری شد، خواجه پرسید چه نام داری؟ گفت ابواسحاق شامی، خواجه فرمود از امروز ترا ابو اسحاق چشتی خوانند که خلائق چشت و دیار آن از توهدهایت یابند و هر که در حلقه سلسله ارادت تو در آید آنها را نیز تا قیام قیامت چشتی گویند، پس وی را تربیت نموده در چشت فرستاد، وی را کمالات بس عالی است و سلسله او وسیع، به چهاردهم ربیع الآخر وفات، سال بنظر نه آمد.

موج احوال آن امام ابرار، آن سلطان اخیار، آن عمده اولیا، آن قدوة اتقیا، آن پاك از زیبا و زشتی، قطب ابدال حضرت^۵ خواجه ابواحمد چشتی، به اصناف کرامت و انواع عبادت و به درجات و مشاهدات آراسته، در فنای احدیت گم گشته و^۶ هیچ سرّی از اسرار خدا ظاهر نکرده، خرقة ارادت از خواجه ابو اسحاق چشتی پوشیده. در نفحات آرد: پدرش سلطان فرسنافه است که از شرفای چشت^۸ و امیران ولایت بود، خواهر او بس صالحه و عابده بود، خواجه ابواسحاق چشتی پیش وی

۱. پیران محمد

۲. ج: پس درین روز

۳. ج: و دینوری و چشت

۴. در هر سه نسخه جا خالی دارد ۵. ب: قدوة الاصفیا

۶. ج: حضرت ندارد

۸. ا: شرفاء چشتی

۷. ج: و ندارد

رفتگی و طعام خوردی، روزی بدو گفت که برادر ترا فرزندی آید که بس بشان عظیم او رسد، باید که محافظت حرم برادر خود در وقت حمل کنی،^۱ چیزی که در آن حرمتی باشد نخور و او مقرر ساخته که ریسمان از دست خود رسته فروخته او را قوت می داد. چون خواجه ابو محمد چشتی متولد شد عمه پرورش نموده. چون بست ساله شد همراه پدر روزی به شکار رفت، جانب کوه افتاد، چهل تن رجال الله بر سنگی استاده دید که خواجه ابو اسحاق هم در آن جماعه بود،^۲ به مشاهده خواجه حالش متغیر شد، سلاح داشت بگذاشت، خرقة صوفیه از ابو اسحاق پوشیده و همراه او شد، پدر هر چند مبالغه نمود از آن بر نآمد^۳ تا که سر حلقه قافله کریم و خاندان قدیم شد. وی بالاتفاق قطب ابدال است، در سه^۴ صد و پنجاه و پنج وفات یافت، در قصبه چشت سه گروه از هرات است مدفون شد.

موج احوال آن ماوای اوتاد، آن ملجای عباد، آن قطب المشایخ و استاد، آن مرجع المراد افراد، آن مزه از اوصاف زشتی، پیشوای قوم^۵ **خواجه ابو محمد چشتی**، مرید و خلیفه پدر خود خواجه ابو احمد چشتی است، بانواع کرامات و خوارق عادات مشهور و بدرجات مشاهدات ذاتی معروف. صاحب سیر الاولیا نویسد که وی اغلب حال متحیر بودی و سالها پهلوی شریفش بزمین نرسیدی^۶ و اکثر در غلبات شوق نماز معکوس گذاشتی، وی را کمالات عالی و اولی اند. روزی بر سر دجله خرقة خود را بخیه می زد، در حال پسر خلیفه وقت رسید، از اسب فرود آمد، بحضور بنشست، فرمود که پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم فرموده است که اگر پیر زنی فاقه کند دامن والی ملک را بگیرد، شاهزاده نیاز گران متاع^۷ پیش آورد تبسم نموده^۸ فرمود، ما را باین احتیاج نیست و روی بسوی آسمان کرد و گفت الهی آنچه به بندگان خود داده^۹ ای آن را بنما، فی الحال ماهیان نیازها را^{۱۰} در دهن کرده پیش آمدند، شاهزاده خجل ماند، در چهار صد و یازده وفات.

۱. کنی ندارد	۲. ج: 'بود' ندارد	۳. ج: 'بر' نیامد
۴. در 'سه' صد و پنجاه	۵. ج: 'از اوصاف زشتی پیشوای قوم' ندارد	
۶. ج: 'بر' زمین نرسیدی؛ ۱: 'بزمین' نرسیده	۸. ج: 'مطاع' پیش	
۸. ج: تبسم کرده	۹. ج: خود را داده	۱۰. ب: 'را' ندارد

موج احوال آن سرزمره جوانمردان، **حضرت استاد مردان**، از قصبه سنجان معروف، با خواجه ابومحمد چشتی صحبت داشته و سالها کلوخ استنجا و آب وضوی او را مهیا می داشت، روزی او را بمراجعت وطن امر کرد، او بگریه در آمد که من طاقت مفارقت حضرت ندارم، فرمود از همانجا مرا دیده باش، استاد مردان می گفت از آن باز^۱ مدام از سنجان چشت را می بینم،^۲ در چهار صد یازده وفات.^۳

موج احوال آن داخل فرقه باریابان، **حضرت سیابان**،^۴ کاکو نام داشت، مرید خواجه ابومحمد است. در نفحات نویسد، از کاملین صوفیه بود، وقتی پدر او به درخواست سلطان محمد سبکتگین بغزوه سومنات^۵ رفت، غلبه کفار بر لشکر اسلام چنان گردید^۶ که نزدیک بهزیمت شد، خواجه فرمود کاکو دریاب! او در چشت بود، دیدند فی الحال از طرف در رسیده بر کفار حمله می کند و اضطراب^۷ می نماید و محاربه می فرماید، حق تعالی اهل اسلام را مظفر ساخت کفار^۸ هزیمت خوردند و او را در آن وقت در چشت دیده بودند در مشقت و جهد، پرسیدند، این مصعب ظاهر کرده بود.

موج احوال آن استاد علوم مشاهده، آن سرگروه اولیای مجاهده، آن بری از زیبا و زشتی، غرق وصال **خواجه نصرالدین ابویوسف چشتی**، پسر محمد سمعان^۹ است که از جمال معرفت و کمال حقیقت آراسته بود، از غایت حضور در دریای وحدت غرق گشته و در مجاهدات و ریاضات عالی نظیری نداشت، وی خرقة از حضرت ابومحمد چشتی پوشیده. در نفحات نویسد که وی خواهر زاده و خلیفه ابومحمد چشتی است که تا شصت و پنج سال متأهل نه شده، همشیره ی داشت خدمت او می کرد، خوردن و پوشیدن او از دست آن همشیره بود، عمر همشیره اش به چهل رسیده بود فاما بجهت خدمت برادر و میل طاعت بخدای تعالی خیال تزوج نداشت، شبی خواجه ابومحمد پدر خود خواجه احمد را بخواب دید که

۱. ج: 'ناز' ندارد ۲. ج: می 'دیدیم' ۳. وفات 'یافت'

۴. ب: حضرت 'سیاحان' ۵. ا: 'بوده' سومنات ۶. ا: چنان 'کردند'

۷. ب: 'در طرف' ۸. ج: حمله 'میکرد' و 'اضطراب'

۹. ب: 'و' کفار ۱۰. ج: پسر محمد 'اسمعیل' است

گفت! در ولایت شما فلان مردیست محمد اسمعان^۱ نام، تحصیل علم نموده روزگار بصلاح گذرانیده، خواهر خود را در عقد نکاح او کن، خواجه او را طلب کرد و خواهر خود را بدو عقد بست، خواجه ابو یوسف ازو متولد شد. خواجه ابو محمد به سن کبیر متأهل شد و بسبب پیری فرزندی ازو متولد نشد، خواهر زاده را فرزند کرد و تربیت نمود، تحصیل^۲ علوم و سلوک راه حق تعالی دلالت می نمود و بعد وفات خواجه ابو محمد چشتی قایم مقام وی شد و بعد پنجاه سال شوق انزو باخاطر آورد نزدیک مزار خواجه حاجی مکی که بسیار بزرگ بود چله خانه کندیده دوازده سال آنجا بسربرد. سکر و حیرت عالم فنا بر وی غالب شده بود. اکثر در اثنای وضو از خود غایب شدی و^۳ بعد ساعتی باز آمدی، وی را کمالات پس عالی اند سر سقف مسجد وی از دست خود بر سقف رسانید از موازنه مسجد زیاده گشت و باشارت پیر خود صد بار سورة فاتحه خواند تمام قرآن مجید او را یاد گشت و^۴ حافظ شد، در چهار صد و پنجاه و نه وفات یافت، قبرش در چشت.

موج احوال آن سلطان ارباب ملامت، آن از سایر تمنا سلامت، آن مشابه ملایکه بهشتی، **خواجه احمد**^۵ برادر خواجه اسماعیل چشتی، در نفحات نویسد که این خواجه احمد چشتی غیر از ابو احمد ابدال چشتی^۶ است زیرا که وی مقدم بود، شیخ الاسلام وی را ندیده و غیر خواجه احمد بن مودود است که وی متأخر بود شیخ الاسلام را ندیده. شیخ الاسلام مقرر است که من ندیدم قوی تر در طریق ملامت غیر از احمد چشتی و چشتیان همه^۷ چنان بودند در خلق بیباک و در باطن سادات جهان وی^۸ شیخ احمد نجار را دیده بود و غیر او به^۹ صحبت دیگر مشایخ هم رسیده،^{۱۰} وی بزیارت خواجه ابو نصر طالقانی رفته بود این بیت ازو شنید:^{۱۱}

دریغاکت ندانستم همی پنداشتم دانم ازین پندار گوناگون درین دانش پشیمانم
سنه وفاتش ندیده شد، معاصرو هم چشم از ابو یوسف چشتی بود و ابو نصر سوهان گر از یاران چشتی.

- | | | |
|---------------------------------------|------------------------|--------------------------|
| ۱. ج: محمد اسمعان نام | ۲. ج: تحصیل علوم | ۳. ج: 'و' ندارد |
| ۴. ب. ج: 'و' ندارد | ۵. ج: خواجه 'سبو' احمد | ۶. ا. ج: 'چشتی' ندارد |
| ۷. ج: 'همه' ندارد | ۸. ج: جهان 'بودی' | ۹. ا. 'غیر او صحبت دیگر' |
| ۱۰. ا. 'بهم' و 'رسیده' ج: هم 'نرسیده' | ۱۱. ج: ازو 'شنیدند' | |

موج احوال آن سلطان قافله صوفیان، آن برهان مشایخ چشتیان، آن ولی نامدار موصوف بصفه و دود، قطب الارشاد حضرت خواجه قطب الدین مودود، خلف و خلیفه خواجه ناصرالدین ابویوسف چشتی بود. شانی عظیم و مقاماتی^۱ عالی داشت. سایر مشایخ وقت بر علو کمالاتش مقر بودند و در تربیت نظیری نداشت. صاحب نفحات نویسد که وی در عمر هفت سالگی تمام قرآن را^۲ یاد گرفته و تحصیل علم می داشت^۳ و در هشت سالگی او پدرش از سر در گذشت، جانشین پدر گشت، خلائق را اعتقاد بدو بهم رسید، ابتدا آنحضرت را با شیخ احمد حافی بسبب در اندازان شک و رنج واقع شد، آخر شیخ احمد نصایح دل پسند برای وی^۴ تعلیم نمود و نعمت ها بدو ایثار کرد پس خواجه تحصیل علم نموده بکمال رسانید و مسند هدایت را زین بخشید بدان پایه کمال رسید که وقت آخر او^۵ مردی با هیبت بیامد و حریری بدستش داد تازه بران نوشته، بعد مطالعه آنرا بر سر و چشم نهاد و جان بمشاهده جانان تسلیم نمود، جنازه او را هر چند خواستند برداشته نشد پس مردان غیب آمدند و نماز جنازه او گزارند^۶ پس جنازه در هوا شده می رفت و خلق زیر آن، پس بدان موضع رسید که خضر علیه السلام قبول کرده بود آنجا فرود آمد، ازین کرامت او چندان کفار ان دیار آنروز مسلمان شدند، در پانصد و هفده وفات، در چشت در عاذربيجان^۷ بزرگان خود مدفون^۸.

موج احوال آن عاشق ذات سبحان، شیخ سنجان،^۹ محبوب ترین مرید خواجه مودود چشتی بود، نامش رکن الدین محمود است، چندان با ادب بود که تا بودن در چشت خدو نه انداخت تا به بول و غایط چه رسد و وقت طهارت هر جنس^{۱۰} سوار شده بیرون رفتی و باز آمد، بعد فراغت گفتی که چشت مقام متبرک است روا نباشد آنجایی ادبی کردن و لقب شاهی او از خواجه مودود عنایت یافت، وی همیشه بدو می نازید و مفاخرت می کرد، در پانصد و نود و هفت وفات یافت.

۱. ح: 'مقامی' عالی	۲. ح: قرآن 'مجید' یاد گرفته	۳. ح: 'علم' داشت
۴. ا: 'برای تعلیم نمود'	۵. ح: 'آخر وی'	۶. ب: 'ادا' کردند
۷. ب: 'عاذربيجان' ندارد	۸. ح: 'مدفون' شد	۹. ا: 'شیخ' سنجان
۱۰. ب: 'جنس' ندارد		

موج احوال آن گنجینه عشق و وفا، آن محبوب حضرت مصطفی، آن غیر^۱ تعلق از زیبا و زشتی، **خواجه احمد بن^۲ قطب الدین مودود^۳ چشتی**، در نفحات نویسد که خلف و خلیفه و جانشین پدر عالیقدر خود است،^۴ بسیار بزرگ بود، مقبول طوایف، در خلق شفقتی و مروتی تمام داشته، کمالات وی را ازینجا قیاس باید کرد که شبی جناب آن سرور صلی الله علیه و آله وسلم را در خواب دید، ارشاد شد ای احمد باری تو اگر مشتاق من نه ای من مشتاق تو ام، صبح سه رفیق بهم رسانیده مجهول وار که کس وی را نشناسد متوجه حرمین شریفین شد، بعد ادای شرایط حج توجه بمدینه نمود^۵ رسیده شش ماه بروضه منوره مجاورت نمود [مجاوران]^۶ حضور معلی را گران آمد، خواستند^۷ که ویرا یرنجانند،^۸ از روضه مبارک آواز بلند آمد که همه ها شنیدند که او را مرنجانید که او از مشتاقان من است، شیخ شهاب الدین سهروردی او را بس عظیم داشته، در پانصد هفتاد و هفت وفات یافت.

موج احوال آن مقبول در گاه اله تبارک، **حضرت سید نورالدین مبارک بن سید محمد کرمانی**، از حضرت گنجشکر کنیت ابو القاسم یافته به بسیاری^۹ نوازش خرقة خلافت از خواجه قطب الدین ابو محمد چشتی دارد که^{۱۰} سجاده نشین جد اعلی خود حضرت خواجه مودود چشتی بود. در گلزار نویسد قطب الدین ابو محمد خرد سال بود که پدرش در گذشت، بنی اعمام مجوز سجادگی او نشدند، بزرگان شهر خواجه غور و خواجه زور را بخدست عم او شیخ نظام الدین علی چشتی که از^{۱۱} خراسان در زمان غیاث الدین بلبن بدهلی آمده مقیم شده بود فرستادند و تمنای سجادگی به ابو محمد ظاهر کردند^{۱۲} اجازت سجادگی نوشته فرستاد، ملک شمس الدین والی خراسان عصا و خرقة مودود به حجره داشته مقفل کرد و آرزومندان این منصب را يك يك^{۱۳} فرستاد، قفل باشارة قطب الدین کشاده گشت. در مرآة الاسرار نویسد که سید نورالدین بعد حصول نعمت و خلافت از

- | | | |
|----------------------------|------------------------------|------------------------------|
| ۱. ج: 'عریق' تعلق | ۲. ج: 'ن' ندارد | ۳. ا: 'مودود' ندارد |
| ۴. ان خود 'داشت' | ۵. ج: 'متوجه' بمدینه 'منوره' | ۶. در هر سه نسخه جا حالی است |
| ۷. ج: 'خواست' شد | ۸. ج: 'یرنجانند' | ۹. ج: 'بسیار' نوازش |
| ۱۰. ب: 'که' ندارد | ۱۱. ا: 'که' 'او' | ۱۲. ا: 'ظاهر' گردانند |
| ۱۳. ج: 'يك يك' را 'فرستاد' | | |

چشت بدھلی آمده بقیه عمر در مصاحبت سلطان المشایخ گذرانیده هیچکس را دست سخت نداد، مردی با برکت بود، در هفتصد و چهل و نه وفات یافت، در حظیره سلطان المشایخ نزدیک قبر پدر^۱ دفن شد.

موج احوال آن سراج خاندان قدیم، آن شمع دودمان کریم، آن گل بوستان آل احمد، اکمل المشاهدین **حضرت شاه نظر محمد**، مرید پدر خود سلطان محمد بود، وی از خواجه محمد اعظم، وی از سید ابو محمد، وی از سید قطب الدین، وی از سید خواجه ابو علی مودودی^۲، وی از سید خواجه خواجگی، وی از حضرت قطب الدین^۳ مودود، وی از خواجه محی الدین علی، وی از خواجه رکن الدین مودود، وی از سید ابی احمد، وی از حضرت قطب الدین مودود چشتی، باینطور خرقة دست بدست از آبای خود یافته، بغایت عالی شان اکمل العصر و افضل الدهر صاحب کمال و کشف و خوارق عادات عجیب بود. ابتدای حال به سپهگری اشتغال داشت، شی برای نماز تمجد برخاست، خود را در حالت جنب یافت، از دریا غسل نموده بر آمد بارواح حضرت خواجه مودود چشتی قدس سره ملازمست شد، فرمود نظر محمد ترك این وادی نموده شیوه نامرادی اختیار کن، ارشاد آنحضرت يك تیر خدنگ بود که ببهتف جانش رسید، از همان وقت چندان جذب بجانش^۴ غالب آمد که مقید ستر نماند و بسیاحت و مسافرت می گذرانید، بعد چندی از مجذوبی ملاقات شد، او قدری قرنفل سبز تر و تازه از دهن خود بر آورده بخوردنش داد اندکی جذب از خاطرش از آنروز کم شد، بعد از آن شبی حضرت غوث الاعظم را در بیداری در زیر درختی ملازمست کرد، آنحضرت سر او را بر زانوی خود نهاده فرمود، قسمی که فرزند خواجه مودودی^۵ فرزند منی، من اجازت قادریه هم بتو ارشاد فرمودم، درین سلسله هم مردم را تلقین می کرده باش و حالا جذب تو بسلوک مبدل خواهد شد، از آنروز جذب او مایل بسلوک شد مگر هنوز شعور ستر و غیر ستر نبود که بهمان حالت برهنگی خود را به اجمیر رسانیده بشرف زیارت حضرت خواجه بزرگ مشرف گردید، از غایت جذب بر مزار مبارك خود

۳. ج: حضرت 'خواجه' قطب الدین

۲. ج: مودود 'دینی'

۱. ج: پدر 'خود' دفن شد

۵. ج: مودود 'دینی'

۴. ج: جذب 'بجانش'

را انداخت، این حرکت را بی ادبی محض انگاشته خادمان در پی ممانعت شدند، ندا آمد که دست تعرض ازوباز دارید که از فرزندان خواجه مودود است، همان ساعت تمام و^۱ کمال جذب از خاطرش برطرف شد و سالک مطلق گشت، بهمان وقت چادر مزار مبارک گرفته ستر عورت خود کرده از روضه بر آمد. کمالاتش از اینجا قیاس باید کرد، روزی شخصی از فرزندان حضرت شیخ جمال هانسوی بخدمتش آمده بی ادبانه گفت که ماراً از مشاهده جمال^۳ با کمال او تعالی شانه مشرف بفرمای، دانه که فقیر^۴ است و الانه، عبت خلق الله را مرید ساخته از کار دنیا تباه می کنی، آنحضرت اول از سر انکسار انکار نمود، سود ندید، ناگزیر دو نان پخته طلبیده به وی خوردن داد، يك نان او خورده قدری از^۵ دومی خورد ناگاه تجلی الهی چنان بمشاهده او رسید که مجذوب مطلق گشت و چشمانش مثل دو کانسۀ خون بر آمدند، چند سال درین حالت ماند، روزی بر التماس و التجای اقربای او آنحضرت قدری آب خوانده بر رویش زد بمهوش آمده، آنحالت بسلوک مبدل گردید لیکن مدام تاسف می کرد که از آن لذتها محروم شدم، کمالاتش زاید از بیان است، بتاریخ هفدهم محرم الحرام قریب سرهند در بستی ملک حیدرخان جان بجانان تسلیم نمود، مزار شریف همانجا حاجت روای خلائق هند است.

موج احوال آن محبت و عشق را برهان، **خواجه عثمان**، از اولاد خواجه مودود چشتی است و طریقه محبت از حضرت شاه نظر محمد دارد و عمه اش نیز به حضرت شاه نظر محمد کد خدا بود، خود را تمام عمر در پرده سپهگری از نظر خلائق مستور داشته آخر عمر ترك نمود گوشه گرفته بیاد حق مشغول می ماند.

موج احوال آن نقاوه خاندان معلی، آن خلاصۀ دودمان اعلی، آن مرقع پوش حالات مسعودی، **حضرت هدایت النبی مودودی**، نبیره شاه نظر محمد مرید پدر خود شاه کلیم الله است، قادریه مشرب، بغایت مرد بزرگ بود، ابتدا حال مدتی خود را بعالم سیری مستور داشته، آخر چون جذبه حق پکارش آمد ترك آن وادی نموده

۳: از هانسوی بخدمتش تا مشاهده جمال ندارد

۱ ج: و ندارد ۲ ج: مرا از

۴ ب: فقیری است ۵ ج: ار ندارد

بمکه معظمه رفت، چون از آنجا معاودت نمود در همان ترك بعبادت مشغول ماند، چون عیالش در اوده بودند اکثر فرزندان خود را همراه گرفته برای فراغت کدخدایی شان روانه وطن گردید، قریب وطن رسیده بجوار رحمت حق پیوست. آنحضرت بروز فاتحه یازدهم حضرت غوث الثقلین خیلی اخراجات از مقدور زیاده می کرد، عالم خان نامی افغان مرید حضرت شاه نظر محمد را مرض جذام پیداشد، آنحضرت او را در اجمیر بر سر قبر حضرت خواجه بزرگ برده دو چله کشید، حق تعالی او را از آن صحت بخشید.

موج احوال آن پیشوای خوش خرامان خلد برین، آن همدم غواصان بحر یقین، آن محیط اسرار، آن مقتدای ابرار، آن مشرف بمراتبات معانی، شیخ رکن الدین مودود کانسه گر نهروانی، از نژاد شیخ فرید شکر گنج بود و بیعت و خلافت از محمد زاهد بن یوسف بن احمد بن محمد بن خواجه علی بن ابی احمد بن خواجه مودود چشتی داشت و پیر^۱ شیخ عزیز الله متوکل که ذکرش می آید. چندان ترك بر آنحضرت غالب بود که شب آب وضو هم نداشتی، وقت تهجد از چشمه غیب آب برای وضوی او می رسید. میر سید محمد گیسو دراز روزی بخانقاه او رفت و گفت، درین زمانه مثل خواجه جنید و خواجه^۲ بایزید کسی کمال ندارد. گفت بلی، آنها در کمر کیسه نمی داشتند. حضرت سید نیک دریافت بر کمر خود کیسه^۳ بسته بود، همان وقت کیسه بکشد و باز گاهی نه بست. در هفتصد و پنج متولد شد و بست و هفت یا پنج سال درویشی کرد، دویم شوال سنه هشت صد و یازده وفات یافت.

موج احوال آن کامل زمان بالكشف و الكرامت، آن افضل زمان بانواع نقاوت، آن بفتح جمیع مهمات متکفل، تاج العرفا حضرت شیخ عزیز الله متوکل بن یحیی بن لطف الله، از نژاد فرخ شاه کابلی بود و برادر کلان شیخ احمد سرهندیست. شیخ مرید و خلیفه خواجه رکن الدین بود که در نهرواله آسوده است. در گلزار ابرار آرد که در طفلی پدرش از سرگذشت و وی و شیخ احمد

۱.۳: 'کیسه' ندارد

۲. ب: 'خواجه' ندارد

۵. ج: 'و نیز' شیخ

سرهندي هر دو برادران^۱ در نهرواله در خدمت خواجه ركن الدين آمدند، وی چادر خود را نشان داد، آنرا گرفته بخدمت خواجه زين الدين رسيدند و بانواع الطاف و پرورش مشرف شدند، بعد چندی شيخ احمد را رخصت نمود که نصيب توپيش فقير نيست و تربيت شيخ عزيز الله مشغول شد و وی تحویلدار برگ تنبول پير بود، شبي برگ نماند و در حصار ضبط بود، از راه ناودان رفته برگ آورد، پير را برو وقت خوش آمد، فرمود هر گنجی که از خدا به فقير خواهد رسيد نامزد تو خواهد شد، پس همان شب سر سلوک او را تمام شد، از پير رخصت يافته به احمدآباد آمد و خدمت شيخ احمد کهتورا دريافت. او در چند روز انتقال نمود پس به احمدآباد آمد و^۲ دکن رفت، از آنجا به مالوه آمدند و در فتوح از غنی و غريب هيچکس قبول نمی کرد، توکل محض داشت و انقطاع او را از اینجا قياس پيد کرد که شبي از حجره بسرا رفت و با اهليه خود گفت، از اسباب دنيا که بخانه داشته ای بيار، او گفت، شير من خشک شده، برای طفل نان بشير گاو تر کرده داشته ام که صبح بکار بچه آرم، آنرا از خانه بدر کرد آنگاه قرار گرفت، آن شب هفتده بار ندای غیبی رسيد عزيز الله متوکل علی الله، از آنروز بلقب عزيز الله متوکل در عالم شایع شد.

حسن سرمست بن عزيز الله مجذوب کامل بود، بوقت نماز بهوش آمدی، نماز خواندی و حسن در برونج مدفون است.

شيخ شهر الله بن عزيز الله سجاده نشين پدر شد. بسيار بزرگ بود، مريدي ويرا دعوت کرده بقریه خود برد، چون برگشت به ديمی رسيد، شهر الله شنیده او را شهيد کردند، در نهصد و نود و هفت نعش آنصاحب کمال را در مندو آورده بمقبره پدرش دفن نمودند. اکثر از اندرون روضه صدای قرآن خوانی او می شنودند. بعدش پسر او^۳ احمد عطاء الله جانشين شد. سپس نور الله سلسله او را نور بخشيد. سپس نعمت^۴ به نعمت الله رسيد، پس بدیع الله، با وجود دولت ظاهر از تلاش دولت باطن نياسود، بعدش شيخ احمد.

موج احوال آن صاحب نعمت دو جهانی، آن مورد خاصه عطای یزدانی،

۳. ب. پسر وی

۲. ب. به احمد آباد دکن رفت

۱. ابرادر اول

۴. ب. نعمت ندارد

آن بدودمان قدیم اهل چشت متوسل، حضرت شیخ رحمة الله بن شیخ عزیزالله متوکل، خلیفه پدر خود، بسیار بزرگ بود. در گلزار ابرار آرد که بموجب رخصت پدر در گجرات کلبه گزید، به همسایگی او خلق بسیار تفاخر نموده آباد شدند، آن آبادی بشیخ پور مشهور است. سلطان محمود بادشاه گجرات را او در طفولیت مرثیه سلطنت داده بود، در وقت حکمرانی خود پادشاه خیلی تواضع و نیاز در خدمت او آورد، بتاریخ نوزدهم جمادی الثانی سال نهصد و شصت و هفت هجری وفات یافت، اولاد ندارد.

موج احوال آن بیدار ساز خفتگان ضمیر، آن بمس وجود طالبان بمثابه اکسیر، آن قطب لاریب بدلائل معین و متین، مرشد روزگار شاه باجن موسوم شیخ بهاءالدین، در گلزار ابرار نویسد که پور حاجی معزالدین بن علاؤ الدین بن شهاب الدین بن شیخ ملک بن مولانا احمد از اولاد هبل^۱ ابن الحطاب که برادر امیرالمومنین عمر رضی الله عنه است بود، از مدینه اجدادش که بمهندوستان آمد^۲ مولانا احمد مدنی است، مولد شیخ باجن احمدآباد گجرات است، بعمر چهارده سالگی در سلسله چشتیه مرید شیخ رحمت الله بن عزیز الله گشت، پس از مجاهده بست و یک سال از گرامی صحبت مرشد فیض اندوخته بکمال ولایت رسیده و اجازت بدست آورده سفر حجاز براه خشکی برگزید. آن هنگام که به خراسان [در آمد] به نمایش مثالی در یافت خاتم النبوت علیه الصلوٰة والسلام به پیر او فرمود، مرید خود را بگو که اندیشه حج پذیرفته آمد برگردد^۳ و در برهان پور خاندانش علم رهنمایی و رسوم اقامت برپا کند، تغیر کردن او به رحلت پیر تا نقش امر همدوش گردید. چون او را فرزندی نبود برادر زاده خود شیخ احمد عطاء الله بن شهرالله را جانشین ساخت و خرقة خاصه سپرد او برگذارد شیخ بهاءالدین باجن که از خراسان باز گشت خواهد نمود برساند، در عرصه بست و یکسال از سفر برگشت، بگجرات آمد، امانت ستانی خرقة و مثال بجا آورد، دیگر روز بآستان بوسی خوابگاه پیر رفت، بنغمه سرایان خوش لهجه فرمود بترنم^۴ در آیند، وقت خوش

۱. ب: 'هبل' ندارد

۲. ب: 'بهندوستان' آمدند

۳. ب: 'بر' گرد

۴. ا: فرمود 'ترنم'

گشت نوید مبار کباد و خلافت از غیب بگوش شهادت رسید، نشاء خاطر آراسی افزایش گرفت، چند سال در خدمت شیخ احمد عطاء الله گذرانیده آنگاه باشارت باطن به صوبه دکن خرامید، در دولت آباد از طواف مرقد برهان معرفت سلطان برهان الدین غریب بلند همت جست، از آنجا به شهر بندر گذر افتاد، در ملازمت شیخ منجهله که خلیفه مسعود زمان مسعود بك بود چله کشید، چنان پذیرایی پدید آمد که خرقی مسعود عنایت شد، بگجرات باز گردید، هشت سال بکلبه خلوت ریاضت نمود سپس امتثال دیرینه فرمان بودن به برهان پور که در گرد این وقت بود به تقدیم رسید. در مسجد جابا پور که در سواد برهان پور است یکچندی بسر برد، خدیو صوبه آگاه شده بگوناگون پوزش در شهر آورد، خانه و خانقاه جامع عالی تعمیر نموده. نگارنده گلزار در آن عمارت چند نوبت رسیده، شاه باجن دران بنای صواب اساس بقیه عمر بعمارت دل پرداخته در سال نهصد و دوازدهم شبی در مثال بشیخ افصح الدین که از دلسوزان آگاه بود از رحلت خود آگاهی داد که صبح برای عس و نماز جنازه باجن قدم دریغ ندارند، بامدادان بفرمان ایزدی بتماشای رضوانی طارم خرامش فرمود وصیتش را بجا آوردند، یکصد و دو سال^۱ عمر یافته، زندگی با معرفت همدوش داشت.

موج احوال آن شمع منور بهاؤالدین، آن اختر روشن معزالدین، آن ولی کامل با طبع سلیم، مرشد زاده شیخ عبدالحکیم بن شیخ بهاؤالدین شاه باجن است، نعمت و خلافت و بیعت و تحویل هر نعمتی و فیضی از پدر بزرگوار خود دارد. صاحب گلزار ابرار از اقوال او آرد که شاه باجن روز رحلت جبه مسعودی به درویش عنایت فرمود و اندکی از شوربای نیز داد و به گوناگون الطاف برنواخت و مؤده بخشید هر فضیلتی و فیضی که از بزرگان دین حواله باجن شده بود امروز به عبدالحکیم تحویل یافت.

موج احوال آن گرامی قدر اندر تصوف و سلوک، آن بکمالات مملوک، آن یگانه معاملات تفرید، بزرگ روزگار حضرت شیخ فرید بن شیخ عبدالحکیم بن شاه

۱. سال را^۱ عمر یافته

باجن چشتی برهان پوری، نوبهار فضل الهمی شیفته خدمت مسیح القلوب است. در گلزار ابرار نویسد که اکتساب علوم متداوله در^۱ درس او نموده بکمالات دانش عیانی و بیانی رسید، فراوان کتب مبسوط فارسی و تازی از انتخاب الاصفیا بنوعی تصنیف نموده که افاده معانی همان مبسوط می کند، شعر فارسی را درویشانه می گوید لایق بحال اوچنان می نماید که زبان فکر شعار را بد کر سپارد که ذاکر بودن به از شاعر بودن است، در بیشتر مجالس سرود مشاهده افتاد، چون وقت سماع او آستین تواجد می فشاند اهل انجمن را نعره شوق بر لب و دست حیرت بر سر می بود، از صفای ظاهر و باطن او چراغ معرفت آبای کرام فروغ از سر گرفت.

موج احوال آن جلیس قدسیان، آن انیس نوریان، آن بتاج کرامت مشابۀ^۲
 نگین، قطب روزگار حضرت **شاه حسام الدین**، ویرا متقی گویند، صاحب احسن القصص گوید که عالم و زاهد و متقی بود بمرتبه **فائقوا لله حق تقاته**، در لقمه حلال بغایت کوشیدی، تا بحالت مخصمه نرسیدی نخوردی. روزی بحاضران گفت، امروز کدورتی بر دلم واردست سبب چه باشد؟ بعد تفتیش معلوم کردند که در گرفتن آتش خس از خانه همسایگان بی اذن مالک گرفته بودند، نزد همسایه رفت، عذر کرده عفو تقصیرات کنانید. روزی شخصی از مجلس برخاست، کفش های^۳ او پوشیده رفت، چون خبر شد آن شخص کفشها را حاضر آورد، آن حضرت بهای کفش را بدو داد و نگرفت و گفت من تمام عمر اسباب خود را از ملك خود بر آورده ام بالفرض اگر کسی در آن تصرف کند در حرام نه افتد، الغرض وی از عمده ابرار بود. شیخ علی متقی باوجود بیعت شیخ باجن او آخر بدو رجوع آورده ابواب هجرت فتح نموده بوصل او رسید خود را ملقب بلقب متقی ساخت، شیخ بایزید بن شیخ حسام الدین در ورع و تقوی قدم بقدم والد خود بود به امر و نهی مشهور دوران باید شمرد.

موج احوال آن شیخ المشایخ اندر سلوک، آن ماحی بدعت و شکوک، آن واقف اسرار خفی و جلی، قبله متورعان قطب وقت حضرت شیخ علی متقی بن

۳. ب: 'و کفش'

۲. ب: مشابۀ 'رنگین'

۱. ب: 'و درس'

حسام الدین بن عبدالملک بن قاضی خان ظفر آبادی جونپوری ست، اصل برهان پور مولدش باید دانست، از اکابر دین و حجت اولیای رب العالمین بود، شانی بزرگ و قوت مخصوص و بمشاهده معشوق محظوظ بود، مشرب چشت داشت و نعمت از قادریه و شاذلیه هم حاصل ساخته بود. صاحب مآثر الکرام از وصیت نامه او آرد که خلاصه کلام اینست که والد م در سن صغیر مرا مرید شیخ باجن کرد، چون به سن تمیز رسیدم بموافقت پدر شیخ را پیر خود گرفتم و بقول بزرگان که گفته اند اگر طفلی مرید شخصی کرده شود بعد بلوغ مختار است خواهد بهمان شیخ تعلق دارد و الا شخصی دیگر اختیار کند. چون پدرم فوت کرد خرقة مشایخ چشت از شیخ عبدالحکیم بن شیخ باجن پوشیدم، بعد از آن خدمت شخصی خواستم که مرا ارشاد کند و دلالت بطریق حق نماید، قصد بلاد ملتان کردم و مدتی خدمت شیخ حسام الدین متقی دریافتم، بعد از آن بحرین شریفین رفتم با شیخ ابوالحسن بهگری صحبت گزیدم و خرقة قادریه و شاذلیه اخذ نمودم و سرخرقة این سلاسل از شیخ محمد بن محمد سخاوی پوشیدم، انتهای وصیت نامه. در سال نهصد و پنجاه و سه بصوب حرین شریفین رفت و رخت اقامت انداخت و از کثرت ریاضت و تقوی و نشر علوم ظاهر و باطن غلغله بملاء اعلی رسانید، خواص و عوام به لقاء مقدسه او اعتراف داشتند، شیخ ابن حجر مکی مفتی حرم محترم صاحب صواعق محرقة در ابتدای حال استاد شیخ بود، آخر خود را از تلمذ^۱ می نمود و رسم ارادت بجا می آورد و خرقة خلافت پوشید. شیخ عبدالحق در زادالمتقین می نویسد، چون آنحضرت برای سیر بر می خاست دو خلیط راست کرده بود در یکی از جنس غله و طعام و نمک و روغن و بدویمی هیزم و طبخ و غیره که حوایج اکل از آن رفع شود پر کرده بجنگل رفتی، گاهی اسباب سه روزه و گاهی هفت روزه بردی و آنجا ماندی و خوردی و عبادت کردی و اکثر کتب مثل عین العلم که درین کتاب به فقرای سلسله خود وصیت کرده است که مدام در سفر و حضر همراه دارند با خود داشتی. سلطان بهادر پادشاه گجرات به تمنا به آنحضرت آمیخته فتوحی کثیر پیش آورد مقبول داشته بقاضی عبدالله سندهی که کفیل ملاقات پادشاه بود بخشید که

۱. ب: 'تلامذه' می نمود

بکارمانمی آی، آنحضرت در ابتدای حال از کتابت قوت خود می ساخت یا از بیوه زنان قرض کردی بروقت فتوح ادا ساختی. شیخ عبدالحق سیر احوال کمالات و خوارق عادات آنحضرت مفصل نوشته این مختصر گنجایش آن ندارد، باختصار می پردازد که از اتباع شریعت و حصول طریقت و اظهر خوارق وی از اجله اولیا شمرده می شود. روزی آهوان بصحرای تشنه شده بر چاهی جمع آمدند و قصد آب کردند و نمی یافتند، آنحضرت آنجا رسیده، از تصرف کرامت شیخ آب بر لب چاه رسید، آهوان آب خوردند و اصحابش نیز آشامیدند. وقت سكرات شدت بر آن حضرت بسیار شد، از شیخ عبدالوهاب خلیفه خود فرمود که مرا در سكرات تشدد موت دیده زنهار متفر نشوی،^۱ آن مقام قطبیت است، قطب را وقت موت شدت رو می دهد و بعد از موت در میان من و تو نسبتی که در حیات است چندی نیز مفقود گردد تا امید یاری و از تصور صورت من دست نه بردار، آخر منافع آن ظاهر خواهد شد، بعمر نود سالگی بتاریخ دوم جمادی الاول سال نهصد و هفتاد و پنج وفات یافت و بمکه مدفون شد و 'شیخ مکه' تاریخ اوست.

موج احوال آن استاد مقدمات عشق و اسرار، آن دایم بمشاهده محبوب سرشار و بیدار، آن ماهر حقیقت معنوی از رای صواب، مرشد کامل روزگار حضرت شیخ عبدالوهاب، نام پدرش شیخ ولی الله، از اکابر و اعیان دیار مندو است، از حوادث روزگار از آنجا بر آمده به برهان پور اقامت گزید و اینجا نیز معزز و مکرم شد و باندك مدت زندگی قضا کرد و همدران ایام مادر آنحضرت نیز رخت هستی بر بسته آنحضرت بس صغیر ماند لکن از همان عصر توفیقات الهی رفیق حال او گشت، براه فقر در طلب مقصود مسافر شده سیر عالم نمود، چون بمکه رسید حضرت علی متقی از جهت دوستی پدر او ملاقات کرد، چون خط نستعلیق خوب داشت شیخ درخواست کرد که کتابی برای من بنویسد، در اول ملاقات این مقدمه مقبول نه افتاد چون فضایل و خجسته خصایل را در چند روز مشاهده کرد او باعتقاد تمام بیعت نمود و بمجاهدات در آمد. در آن ایام بمکه قحط واقع شد، از

۱. متفر زنهار نشوی

کتابت قوت می کرد و از مرشد ارشاد یافت که فقر را بر غنا افضل دانند، دوازده سال برین منوال هم صحبت پیر مانده اخذ فواید کرد، بعد وفات مرشد پس از يك سال بمکه رفت و بعمر پنجاه سالگی سنت نکاح بجا آورد، اکنون در علم و حال و اتباع و استقامت و تربیت و تسلیک مریدان و افاده و اعانت طلبه و شفقت بر فقرا و غربا و نصیحت خلق الله و برکت و عظمت و صیانت و نورانیت و حضور و جمعیت و سایر انواع کمال و ابواب خیر وارث حقیقی و خلیفه راستین و صاحب سر شیخ علی متقی اوست، اهل یمن و عرب حاضرأ و غایبأ اعتقاد بدو دارند و می گویند که و هو علی قدم الشیخ ابوالعباس مرسی^۱ مثل فصوص و غیره کتب را درس گفتی، روزی گفت انسان کامل نام کتاب تصنیف شیخ عبدالکریم جیلی که بزمانه او آخر از مشایخ یمن در عدن بود و پس شیخ بزرگ بود هم مذاق فصوص دارد و هم^۲ تفسیری نوشته که بر بسم الله او نوزده جلد بعدد^۳ هر حرف آن جلدی دو سه دیده شده علوم شگرف بیان کرده، طریق تصنیف کردن او آن بود که در کوه و بیابان یمن می گردید هر جا که مریدان شیخ را نشست می یافتند طعام و شراب و قهوه حاضر می کردند، در آن وقت هرچه از زبان شیخ بر می آمد املا می کردند، شبی مرا در خواب آمد و نام خود را بمن گفت، انسان کامل را درخواست مطالعه نمودم، بمن داد و گفت اگر پرهیز کنی نفع و الا ضرر است. در سوم جمادی الآخر سال نهصد و شصت وفات، قبر در مکه.

موج احوال آن کاشف احوال کونین، شیخ حسین، از یاران شیخ عبدالوهاب است. در اخبار الاخیار نویسد که او را در سلوک این راه رفتاری مخصوص بود. در بی قیدی و بی تکلفی و همت فرمایی شانی رفیع داشت و وقت بیع و شرا هر چیز قید نداشت که قیمت فیصل نماید و گفتگوی کم و بیش کند، هرچه فروشنده خواستی بدادی. از شیخ عبدالوهاب روایت است که شیخ حسین از اقربای من بود، وقتی در سفر جوینی افتاد و بحوالی آن بیشه شیری مقام داشت، ازین جهت گذار از دریا مشکل افتاده بود، جماعتی کثیر جمع آمده متعذر عبور گشتند،

۱.۱: و ندارد

۱.۲: مرسی مثل

۳.ب: و هم ندارد

۱.۴: بعد از هر حرف

شیخ حسین بر یکدست خود رومال پیچیده و بدست دیگر کارد گرفته در آن بیشه در آمد و شیر را پاره پاره ساخت و بر آمد و خلق را از آن مطمئن نمود و عبور دریا کردند. وقتی شخصی بر بلندی نماز می خواند و در نیت تکرار می کرد درست نمی آمد، شیخ حسین دید که او را خوف عظیم بر خاطر رسیده، دستی بر سینه او زد^۱ خوف از آتش برطرف شد.

موج احوال بعلوم تصوف ماهر، میان محمد طاهر، در پتن گجرات بود از قوم بوهره. در اخبار الاخیار نویسد که از دیار خود علم حاصل کرده بمکه رفت و علما و مشایخ آن دیار شریف را دریافت و تحصیل و تکمیل علم حدیث نموده با شیخ علی متقی صحبت داشته، آخر مرید شد و باز برکت و سعادت آمد و بعضی بدعتها که در آن قوم شایع بود ازاله نمود و میان سنت و بدعت تمیز بخشید و در علم حدیث توالیف مفیده جمع کرد از آنجمله کتابی است متکفل شرح صحاح سته مسمی به مجمع البحار. وی^۲ رساله دیگر مسمی بمعنی که تصحیح اسماء رجال کرده بی تعرض به بیان احوال بغایت مختصر و مفید و در خطبه های این کتب مدح شیخ علی بسیار کرده، چون در دفع بدعت بسیار می کوشید آخر از دست قوم در نهصد و هشتاد شهید شده. سید شمس الدین چشتی در بیابان راجگیر پورب بطاعت و عبادت عمر صرف کرده، اعظم خلیفه میان محمد طاهر بود.

موج احوال آن دو گوهر درخشان دُر ج صمدیت، آن دو شیشه عینک مشهده حدیث، آن دو عبدالله مستحق رحمت الله، بزرگ روزگار حضرت عبدالله و رحمة الله ایشان را سید مدنی گویند. در احسن القصص آرد که از مدینه بدیار هند افتادند افاده علم حدیث نمودند، خواجه عبدالشهید فرزند خواجه عبدالله احرار گفتی این شیخین مرا یاد از آن شیخین می دهد یعنی حضرت صدیق اکبر و فاروق عمر^۳ رضی الله عنهما، هر کدام آیتی بود در علم و تقوی خفای شیخ علی متقی بودند، در نهصد و هفتاد و هفت باز به گجرات که حکم وطن اصلی ایشان داشت رفتند، از آنجا عازم مکه شدند سپس بدارالبقا رفتند و شیخ حقی دهلوی نویسد که پدر

۱. انبر سینه 'آورد'

۲. ب: 'او رساله دیگر'

۳. ب: فاروق 'اعظم' رضی الله عنهما

ایشان عالم با عمل و صالح کامل بود، خلافت از شیخ علی متقی داشت، بمکه رفته^۱ مجاور شد و همانجا در گذشت.

موج احوال آن زایر خانه خدا، آن حافظ احوال مصطفی، آن بفراست و طبع زکی، شیخ شهاب الدین احمد بن احمد بن الحجر المکی، در زادالمتقین شیخ عبدالحق نویسد که در زمان خود^۲ شیخ اعظم عالم و فقیه و شیخ الاسلام مکه، مفتی بود در فقه و حدیث و علوم دیگر مهارتی کامل داشت^۳ وی اگر چه از شیخ ابن حجر عسقلانی بزرگ بود^۴ در علم حدیث نسبتی ندارد اما در آن^۵ علم فقه مساوی بلکه فایق باشد و وی شاگرد زکریا مصری است که شاگرد شیخ ابن حجر^۶ عسقلانی بود، مختصر منهاج تصنیف اوست و در مجلدات متعدده شرحی است بر شمایل النبی، ترمذی و بر مشکات شرحی نوشته و بر قصیده برده شرح نوشته و بر عین العلم شرحی بنیاد کرده بود باتمام نرسیده و یک رساله بمناقب امام اعظم گفته و در حقیقت وجود این رساله از کرامات و تصرفات روحانیت امام اعظم است و شیخ علی متقی در ابتدای قدوم بمکه شاگرد وی شد و در آخر وی مرید شیخ علی متقی شد و خرقه پوشید. دستور بود که مابین عصر و مغرب در حرم مجلس وعظ کردی، خلائق جمع شده^۷ کلمات شیخ از وعده^۸ و وعید و عبادت و مسایل^۹ شرعیه استماع کردی، در نهصد و هفتاد و پنج وفات یافت.

موج احوال آن سلم مسلم علوم، آن مطول مختصر معلوم، وی مثابه ملایک عرشی، حضرت شیخ علی بن جارا الله قرشی در مکه از اولاد خالد بن ولید بوده، اکنون قومش را بنی طره گویند که یکی از آبای کرام ایشان بود. در زادالمتقین نویسد، وی فقیه و محدث، متقی و خطیب مکه بود، فصاحت و بلاغت و رزانت فکر و سلامت طبع و لطافت تقریر و تحریر و وسعت خلق کمال داشت و در محبت درویشان و^{۱۰} اعتقاد مشایخ و قلت طعام و ریاضت نفس حظی وافر نمودی، خلائق

۱: بمکه رفت	۲: خود ندارد	۳: داشت ندارد
۴: بود ندارد	۵: ب: اما حد علم	۶: شیخ حجر عسقلانی
۷: شده ندارد	۸: ب: از وعده و وعید	
۹: و مسایلات شرعیه	۱۰: و ندارد	

آنجا در امور دینی و مقاصد یقینه^۱ رجوع بدو نمودند بر حصارى حرم نشسته بخلاق نفع می رسانید، خرقة از شیخ علی متقی داشت و با شیخ عبدالوهاب نیز محبت می داشت، من بخدمتش رسیده ام خیلی بزرگ یافتم.

موج احوال آن ره روادی رندی^۲، مولانا عبدالله سندی^۳، از اصحاب شیخ علی متقی بود شاگرد شیخ ابن حجر مکی است و شیخ ابن حجر مکی در علم عربیت از وی^۴ استفاده می کرد، بسیار^۵ بزرگ، از هیچکس طمع و کاری نداشت، در نهصد و نود و شش وفات یافت.

موج احوال آن از غایت کمالات باملايك رابطه، فقیه محمد نابتة و نابتة قومی است در سورت و بلاد آن، ساکنند، همه ایشان شافعی المذهب و اکثر به صفت صلاح و علم آراسته از آن جمله این فقیه محمد مرد کبیر سن^۶ عمری در حرمین شریفین گذرانیده بخدمت^۷ شیخ علی متقی و دیگر مشایخ رسیده، شیخ عبدالحق نویسد که در موسم حج خلاق برسم آن شهر پیرامون مکه بازار میکنند و کتب میفروشند در آنحالت هیچکس را تعظیم و تحریم مکه باقی نماند مرا چون این معامله مشاهده افتاد بر عایت غفلت آنجماعه گریه آمد ناگاه فقیه محمد وارد شد از من پرسید چرا گریه میکنی؟ حقیقت حال گفتم فرمود آخر سفال خام می تراود تراچه دخل و چکار؟ خانه خانه اوست و خلق خلق او. او داند و خلق او خواه در هوشیاری دارد خواه در غفلت گذارد فقیه محمد عادت داشت نصف سال بمدینه بودی و نصف سال در مکه آخر در مدینه وفات یافت و در بقیع^۸ مدفون شد.

موج احوال آن ممدوح عارفان، آن موصوف کاشفان، آن میرا از ماومنی، کامل وقت حضرت شیخ خدا بخش لکهنی^۹، شیخ عبدالحق نویسد وقتی شیخ^۸ عبدالوهاب فقیر را بمدینه رخصت کرد و فرمود در آنجا فقیری هندی است خدا بخش نام از یاران ماست، مدت پنجاه سال بلکه بیشتر باشد که در مدینه رسول

۱.۳: از وی عربی

۲.۱: وادی رندی

۱.۱: مقاصد یقینه

۶.۱: بخدمتش

۵.ب: کبیر السن

۴.ب: و بسیار بزرگ

۸.۱: شیخ ندارد

۷.۱: در بقیع مدفون شد

صلی الله علیه و آله وسلم می ماند،^۱ اگر چه از کمالات عملی و علمی که می باشد آنقدر ندارند و لیکن بی شک وی از افراد این طایفه و مرد این راه است و آنچه از آداب و طرق این راه ضروری است او را حاصل است و سلوک این ره کرده بخدمت مردان راه بجایی رسیده است، کار آن آن بود که جماعتی از فقرا همراهی من همه را خدمت می کرد و از تردد و کسب معاش فارغ است، هیزم می آورد^۲ و می فروشد و امروز در مدینه منوره ازو کسی گمنام و حقیر زیاده نخواهد بود، اگر از کسی پرسى^۳ ترا نشان بدهد، بیرون مدینه جانب مغرب بسمت دروازه مصر رباطی است خراب، چندین فقیران هند در آن باشند و آن حضرت بیرون رباط افتاده باشد و عمرش قریب صد سال رسیده، پسری دارد وی نیز پیر شده و فرزندان دارد، مبلغی از من ببر و بدو برسان و بگو^۴ عمارت خانه بنا کرده ام دعا کن که تا باتمام رسد و از شما هر چند مبالغه و تسلیم و تکلف و تملق بظهور آید فاما آشنای شما نشود و التفات نه کند.^۵ بمدینه رسیده بموجب نشان مرشد خود در تلاش بودم که او را به حضور مقابل قبه روضه آنسرور صلی الله علیه و آله وسلم یافتم، نام پرسیدم، گفت خدا بخش، گفتم شیخ عبدالوهاب بشما سلام رسانیده، از شوق جهد کرد و گفت مرحبا مرحبا بیائید و بنشینید بر سر و چشم من و از چگونگی خیریت پرسیدم و پیغام دعا ادا کردم، فرمود آن باتمام^۶ رسید، پیوسته فقیر بخدمتش می رفت، لطفها که در حق من می فرمود خلق را استعجاب بود که او گاهی با کسی چنین اخلاق نمی کرد، غرض که بسیار بزرگ بود.

موج احوال آن عالم بعلوم معنوی، آن ناظم بعلامات علوی، آن فایزالمراد، حضرت شیخ الهداد و صاحب گلزار ابرار نویسد که وی چشتی است، در سارهره می ماند، پیوسته بتلاوت سری داشت، روزگار^۷ بتوکل و تسلیم و رضامندی حق گذرانیدی، مذکر^۸ ترجمه قرآن بود، گویند در عنفوان جوانی به زنی زیبا چهره دل بستگی بهم رسانیده چند سال بنظر بازی بسر برد.

- | | | |
|---|-----------------|------------------------|
| ۱. ا: می ماند، ندارد | ۲. ب: می آورد | ۳. ا: کسی پرسى |
| ۴. ب: از من بپرسید و بدو برسانید و بگوئید | ۷. ب: در روزگار | ۵. ب: التفات نه کنید |
| ۶. ا: آن باتمام رسید | | ۸. ا: متذکر ترجمه قرآن |

موج احوال آن سزاوار تحسین، آن بفتح مهمات نقش نگین، آن مدام به بیداری،
شیخ ادهو حصاری، در گلزار ابرار نویسد، از سلسله پیران سهرورد و دم چشت می زد،
 خدیو ذکر و شغل، صاحب توکل و تسلیم و خداوند همت و ایثار بود، گویند به
 وسیله دعوت و تسخیر جنی طوق فرمان برداری در گردن و کمر خدمت گذاری
 بمیان داشت، هنگامی که عزم به کاری کردی کار^۱ دو سه کس را تنها باندک
 زمانی بسر انجام رسانیدی، در نهصد و پنجاه هجری وفات نمود، خوابگاه حصار.

موج احوال آن حامی دین، آن در شریعت حصن حصین، آن در حصول
دولت دین دایم بفریاد، حضرت شیخ الہداد صاحب گلزار ابرار نویسد، از سلسله
 چشتیه است، در تانده می ماند، دانش قرطاسی نقوش بقدری که اعتقاد و عبادت
 بدان داشتی پذیرا دارد در بدایت احوال جذبه داشت اکنون به سلوک در آمده
 بروش شریعت آراسته و بعقاید طریقت پیراستگی بهم رسانیده مردم از نصیحت او
 دلبستگی دارند، او را بر مردم مهربانی فزون است.

موج احوال آن مقبل به سوال سایل، آن در عبارت و ریاضت مایل، آن
متعب^۲ بوضع خوش طوری، بزرگ زمانه شیخ چندن دسوری ولد شیخ بده بن چهجو
 مرید شیخ صدرالدین خاموش چشتی است. صاحب گلزار ابرار نویسد، جذبات و
 سلوک اهل انزوی بوده، درهای آسمانی گنج بر دست همت او کشاده بود، پیوسته
 از نقد و جنس باندازه نیاز و خواهش بخواهندگان بی درنگ دادی و رسانیدی،
 کتب هر فن فرادست آورده به دانشوران و دانش آموزان نارسا مکشوف ساختی و
 محرومی سایل بر خویش حرام داشتی، سلطان بهادر گجراتی معتقد به ارادت اوست.

موج احوال آن مستغنی الاحتیاج بکونین، شیخ موسی باشنده اوجین، مرید و
خلیفه شیخ چندن چشتی دسوری است. صاحب گلزار ابرار نویسد، از بس کم
 خوردن رگ و استخوان پهلویش بنظر در آمدی، در آن سال خدیو زمان اکبر پادشاه از
 دارالسلطنت آگره به مالوه نهضت فرمود به دیپالپور^۳ بازگشت رایات عالیہ شد،

۱.۲: آن 'معبد'

۱.۱: 'کلر' ندارد

۱.۳: 'بناگپور'

اورا آرزوی دیدن خدا شناسان لشکر بخاطر درآمد، از ملاقات شیخ ضیاء الدین عوثی و قاضی صدرالدین لاهوری و قاضی حلال الدین و شیخ عبدالله صدرالصدر فروغ خاطر انداخت، صدر اورا متوکل و مستحق دانسته سیورغالی مناسب مقرر فرمود لیکن او پوزش نموده در نه پذیرفت و تا دم واپسین نفس که سال نهصد و هشتاد و شش هجری بود روزگار خود را به بندگی مولا بسر برد، مقوله اوست:

هست با محبوب زان سان نسبت موسی^۱ من رب ارنی گر بگوید لن ترانی بشنود

موج احوال آن سلطان محققین صاحب اسرار، آن برهان موحدین عالی مقدار، آن عالم علوم لدنی، قطب افراد **خواجه شریف زندنی**، خرقة ارادت از خواجه قطب الدین مودود چشتی پوشیده، در ریاضات و مجاهدات و ترك و تجرید قدمی ثابت داشت، در کلمات حقایق و خوارق میان قوم مخصوص بود و در نکات و اشارات و معانی توحید جمله اهل حقیقت زمانه توجه بدو^۲ داشتند، در میان مشایخ وقت عظیم المثل بود و در سیرالاولیا آرد که وی چهل سال از خلق عزلت گرفت و خرابه اختیار نمود و ورق اشجار و اثمار جنگل می خورد و چندان متنفر از عالم کثرت بود هر کسی که بخدمتش رفتی خادم گفتی زنهار ذکر دنیا مکن که از سعادت زیارت نازمانی، وی را کمالات بس عالی است و کدام بزرگی ازین زیاده باشد که مثل خواجه عثمان هارونی خلیفه داشت، سوم رجب ازین عالم رفت، سال وصال بنظر نه آمد.

موج احوال آن امام اصحاب ولایت، آن سلطان قافله اهل هدایت، آن دایم بمقام مشاهده باطنی، قطب ارشاد **حضرت خواجه عثمان هارونی**، خرقة ارادت از حضرت خواجه حاجی شریف زندنی داشت. از محتشمان این طایفه، در جمیع علوم صوری و معنوی بهره کامل داشت و در ریاضات و مجاهدات و مکاشفات بی مثل بوده است و هم در بیان^۳ معنی حقیقت و توحید ثانی نداشت. وطش هارون که قریه ایست از نواحی نیشاپور ملک خراسان و لکن اکثر به مسافرت کوشیده، بغایت تجرید و تفرید داشتی، با جمیع مشایخ وقت صحبت داشته و دریافته و مثل خواجه

۱. ب: موسای من ۲. ب: بدو توجه داشتند

۳. ا: خلیفه ارادت ۴. ا: در مین

معین الحق والدین چشتی بن حسن سنجری شاه باز بلند پرواز صحرای هدایت مرید و خلیفه داشت، کدام کمال ازین زیاده تصور شود^۱ و خوارق و عادات او زیاده از اندازه تحریر است. چون بمکه رفت معتکف گشت و دو مناجات نمود، یکی آنکه قبر وی در مکه واقع شود و آثار آن بر طرف نسازند که فاتحه می رسیده باشد چرا که در کعبه شریف رسم است که نشان قبر هیچ کس نمی گذارند، دوم آنکه فرزند معین الدین مدت‌ها بقدم توکل و تجرید خدمت‌های بنده کرده است اورا ولایتی عطا شود که بآن قسم ولایت بدیگری عطا نه شده باشد، هاتف گفت، قبر تو در مکه خواهد شد و نشان این^۲ بر طرف نخواهد بود و معین الدین را ولایت هندوستان عطا فرمودم که تا این زمان بکسی از اهل اسلام عنایت نکرده بودم اما اول بمدینه رفته باجارت حبیب من محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم به هند رفته متصرف شود، به ششم ماه شوال شش صد و هفت وفات یافت، مزارش بمکه مشهور آفاق است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن عمده ابرار، آن سرگروه اخیار، آن شاه بی تخت و لوا، آن فخر اولیا، حضرت قدوة الدین معروف قاضی قدوه از بزرگان این طایفه، کرامات بلند، حالات ارجمند و تصرفات دلپسند^۳ را مالک بود. در مرآة الاسرار نویسد که مرید و خلیفه خواجه عثمان هارونی بود و اصلش از قوم بنی اسرائیل که نسب او بموسی علیه السلام می رسد. اودر اوایل فتح هندوستان بموجب امر پیر خود از روم تشریف آورده سکونت اختیار نمود و از اجازت حضرت معین الدین چشتی در بلده اوده رخت اقامت^۴ انداخت. حضرت قدوة العارفین فرمودی که حضرت قاضی قدوه در حقیقت سید است، پادشاه روم از قوم بنی اسرائیل دختر خود را به پدر قاضی داد، از آن قاضی متولد شد، از فخر نسب سلطانی اورا مردم بنی اسرائیل می گفتند. در رساله احوال نویسد، قاضی قدوة الدین بغایت متشع بود، احتساب بر لشکریان سلطانی سخت داشت، از اتفاقات سپاه پادشاه از حکم او سر پیچیدند و از حدود شرعی سر پیچیدند، پادشاه درین مقدمه متامل شد، قاضی منحرف شده مع عیال و اطفال با پانصد سوار

۱. ب: تصور 'کرده' شود

۲. ب: نشان 'آن'

۳. ب: تصرف دلپند

۴. ب: رخت 'استقامت' انداخت

از روم بر آمد و^۱ در بلاد شام و عراق و بصره و بسطام سیر کرده بهند آمد، سلطان شهاب الدین اقدامش از بس معظم داشته نانواع دلجویی و خدمات بیش آمد غرض خوارق عادات او زاید از اندازه تحریر است، در مایه اثنا عشر بعهد حکومت سعادت خان برهان الملك ناظم اوده بیکي فرزند خود که در فوج امیر نوکر بود بشارت داد که دریای بله در شورش طغیانی است می خواهد که استخوان مرا ببرد، از قبر بر آورده جسد مرا بفلان^۲ جا دفن کن، او از باعث نامشروع قصد این مقدمه نکرد، بشب دیگر باز فرمود که بناظم ملك نیز بشارت دادیم امروز ضرور نعش مرا از قبر بر آر، صبح سعادت خان در تحریر بود که آن فرزند او رفت و حقیقت حال بیان کرد، امیر گفت ما هم درین مقدمه اذن یافته ام، ترا امر این معنی می کنم پس آن فرزند رفت و قبر را کرد در جسم و پارچه کفن نوعی تغییری نشده بود، نعش او را بر آورده بصندوق داشته بمکانی دیگر کناره اوده مدفون ساختند، بر نخود بریان و نبات فاتحه او می کنند. قاضی قدوه را يك پسر بود قاضی اعزالدین نام، از اوده انتقال نموده بقصبه ستر کهه مقیم شد، از وی اولاد چندان بکثرت گردید که پنجاه و دو ديه ازین قوم الی یومنا آباد اند، شجاعت شعار و ولایت آثار این قوم^۳ بسیار شده اند و بعضی بررگان و درویشان این قوم را احوال بجای خود گذار^۴ خواهد یافت، سال وفات قاضی قدوه سنه ششصد و پنج بنظر آمده.

موج احوال سید معین الدین که مزارش در قصبه بیانه است، از خلفای خواجه عثمان هارونی است، مرد با یرکت و کرامت بود.

موج احوال آن شیخ عالیقدر، آن مسند ارشاد را^۵ صدر، آن متصرف ولایت متجلی و مستولی، مقتدای اولیا شیخ محمد ترك نارنولی، از مشاهیر مشایخ هندوستان مرید خواجه عثمان هارونی بود. در اخبار الاخیار آرد، از ولایت ترکستان که اصل او بود بهند آمد و به قصبه نارنول ساکن شد، اکثری آنجا او را ترکمان و ترك سلطان نیز گویند، مجرد متوکل بود، دست به بیعت نداد و برسم مشایخ مرید نگرفت و با خلق اختلاط نمی کرد، افراد و ش بزیست، در آن ایام کفار آن^۶ ضلع

۱. او ندارد ۲. امر 'بفلاح' ۳. ب: از 'الی یومنا' آباد اند. تا... آثار این قوم ندارد

۴. ب: نخود گذارش ۵. 'را' ندارد ۶. ب: آن ندارد

زور بسیار داشتند و مدام خیال قتل مسلمین داشته بروز عید فرصت یافته کفار بر مسلمانان ریختند، بسیار کسان شهید شدند، آنحضرت نیز شربت شهادت چشید، سال شهادتش بنظر نه آمد، معاصر خواجه معین الدین چشتی بود. شیخ بدرالدین دلموی که شهرت کمالات دارد الآن از مزارش کرامت دم بدم جاری است و هر پنجشنبه خلق آنجا خاکش طوطیای چشم می کند و بالاتفاق او را صاحب ولایت آنجا داشته، مرید خواجه عثمان هارونی است.

موج احوال آن افتخار اولیای عظیم، آن اعتبار اصفیای مستقیم، آن فردوس برین تسکین صادق الحال، آن اعلی علّین آسایش اهل کمال، آن قطب دایره ولایت کبری، آن نقطه پر کار حقایق عظمی، آن تاج بخش ولایت دنیا و دین،^۱ قطب اکبر ولی الهند خواجه معین الدین،^۲ وی از اعظم امام صوفیای اهل صف و اکبر سلطان اتقیا و اصفیا، محرم اسرار نامتناهی نایب مناب^۳ خلیفه الهی، صلی الله علیه و آله وسلم که به هر چار دانگ آبادی هندوستان از نور ولایت خود ظلمت کفر را بر طرف ساخت و از بت پرستی بحق پرستی مشغول گردانید. از حدیث صحیح ثابت است که از وقت آدم علیه السلام و از وقت رسول صلی الله علیه و آله وسلم گرفته تا پانصد و چند سال هجری هیچ^۴ یکی اولیای است را دست نداد که در امر ولایت هندوستان دخل کند الا ویرا که تمام هند از اول آفرینش در ظلمت شرک ناهموار تاریک شده مانده ماند همه را از قوت ولایت خود بنور وحدانیت منور گردانید چنانچه بی دلیل اظهر من الشمس است، بزرگی درین مقام خوش گفته:

همه غافل از حکم دین و ^۵ شریعت	همه بیخبر از خدا و پیمبر ^۶
نه هرگز کسی دید بخار؟ قبله	نه هرگز شنیده کس الله اکبر
از فیض اوبجایی صلیب و کلیسیا	در دلا کفر مسجد و محراب و منبرست
آنجا که بود نعره فریاد مشرکان	اکنون خروش نغمه الله اکبر است
و کمالات وی زاید از بیان است، هر کس که جمال با کمال او را دیدی بی تکلف بر وحدانیت خدا و بر رسالت آن سرور صلی الله علیه و آله وسلم مقرر گشتی. در	

۱. دنیا و الدین^۱ ۲. ب. معین الحق والدین^۲ ۳. نایب منایب^۳

۴. ب. هیچ ندارد ۵. احکم دینی شریعت^۵ ۶. یعمر^۶

مونس الارواح آرد که مولد شریفش سجستان و در خراسان نشو و نما یافته، نام والد بزرگش خواجه غیاث الدین حسن که از سادات حسینی است. چون وی بجوار رحمت حق پیوست حضرت خواجه بزرگ پانزده ساله بود، یک باغ و اسبابی میراث یافت از آن قوت می نمود، اتفاقاً مجذوبی صاحب احوال در آن باغ وارد شد، آنحضرت که بآب پاشی اشجار مشغول بود باطلاع مقدمش پیش رفته به نیازمندی تمام آورده بجای مصفا و مرتفع نشانید و خود به ادب بنشست، مجذوب پاره کنجاره از بغل خود کشیده بدهن خود برد و تبرک ساخته بدهن خواجه بزرگ داد، بمجرد فرو بردن آن نور معرفت از باطن درویش پیدا شد و فی الفور محبت املاک از خاطرش برطرف گردید، جمله را بمساکین ایثار نموده مسافر گشت، بسمرقند و بخارا رفت، حفظ قرآن و تحصیل علوم آنجا نمود، از آنجا به هارون که در نواحی نیشاپور است خدمت جناب خواجه عثمان هارونی را ملازمت نمود و مرید گشت،^۱ بست سال و شش ماه در ریاضات و مجاهدات گذرانیده کار را تمام کرد و مدام در سفر و حضر جامه پیر را محافظ می ماند، آخر خرقة خلافت عنایت یافته بوطن خود سنجار آمد، دو ماه و پانزده روز آنجا مانده به قصبة جیل رفت، صحبت شیخ السموات والارض عبدالقادر جیلی را قدس سره العلی^۲ دریافت، پنج ماه و هفت روز در آنجا ماند چنانچه حجره شریفش الآن آنجا موجود است، از آنجا به همدان و تبریز رفته شیخ وقت را دیده. همانجا از روایت شیخ فریدالدین گنجشکر است که حضرت خواجه بزرگ بعد هفت روز بیاره نانی که از پنج مثقال زیاده نبودی افطار کردی و بروایت حضرت^۳ سلطان المشایخ آن است که حضرت خواجه برزگ جامه دوتای بخیه زده فقر می پوشید، اگر پاره می شد از هر جنس پارچه پاکی که می یافت بدو پیوند می کرد آخر آن دوتای سلطان المشایخ رسید و خواجه بزرگ خرقة از پیر خود در عمر پنجاه و دو سالگی مرحمت یافته دستور داشت که فرودگاه او غیر از قبرستان نبود و هر روز دو ختم قرآن می کرد و هر جا که شهرت یافت مسافر می شد. خواجه هارونی فرمودی معین الدین محبوب الله

۲. ب. سمره را دریافت

۱. ب. مرید گشته

۳. ب. حضرت شیخ...

است مرا بمریدی او تفاخر است، پس بهرات آمد، اکثر شبها و روزها در بقعه خواجه عبدالله انصاری بسر می نمود بی آنکه کسی خادم همراه باشد و مدام از وضوی عشا نماز فجر می گذرانید، چون در هرات شهرت یافت به سبزوار درآمد، حاکم آنجا یادگار محدنه^۱ به بدخلقی و بی اعتقادی و ظلم مشهور بود، روزی آنحضرت بباغ او رفته، هرگاه که حاکم را نظر بر جمال با کمال او افتاد و الله اعلم چه باو نمود که از غایت ترس و لرزه بیهوش شد، بعد افاقه با سایر اتباع و حواشی خود توبه نموده مرید شد و سایر املاک را براه خدا به فقرا داد یکی از اهل الله گردید و همچنان حکیم ضیاء الدین را يك پارچه^۲ پوست کباب کلنگ خوراند، او از خود رفت، بعد افاقه از سایر شاگردان خود مرید گشت و بمرید معرفت شناسی رسید پس آنحضرت از آنجا بغرنی آمد و از آنجا بلاهور رسید پس بدهلی رونق افزا شد.

پوشیده نماند در دیگر کتب دیده شد که حضرت خواجه عثمان هارونی روزی بجناب الهی مناجات کرد که دو چیز از جناب اقدس تو می خواهم، یکی آنکه معین الدین را ولایت هندوستان عنایت شود که ازین بیشتر این نعمت بکس تفویض نشده، دویم قبر فقیر در مکه^۳ واقع شود و آنرا برپا دارند، این هر دو مناجات مقبول افتاد. صاحب مونس الارواح نویسد، چون خواجه بزرگ از پیر خود رخصت شده بمدینه رفت بر سر روضه آنسرور صلی الله علیه و آله وسلم آوازی شنید، ای معین الدین تو معین دین^۴ هستی، ولایت هندوستان بتو تفویض نمودیم، برو به اجمیر اقامت کن، کفر دران سرزمین بسیار است، از رفتن تو اسلام آشکارا خواهد شد، بر فور سنوح این امر آن حضرت حیران ماند که اجمیر کجا است؟ پس از قدرت الهی و امر حضرت رسالت پناهی صلی الله علیه و آله وسلم آنحضرت را خواب در ربود، نام هفت اقلیم را مع هندوستان و اجمیر در رؤیا دید، دانست که این مقام اقامت من است، پس يك انار بهشتی آن سرور صلی الله علیه و آله وسلم به آن حضرت عنایت فرمود و رخصت کرد، چون بیدار شد عزم هند نمود، چون بمنزل مقصود رسید راجه اجمیر در آن وقت پتهورا نام بود و از اسلام بهره ای نداشت، مادرش دو سال پیشتر خبر داده بود که مرد

۱. ا: 'محدنه'

۲. ا: يك 'پارچه پوست'

۳. ا: در 'مدینه'

۴. ب: دین 'ما هستی'

۵. ب: آن سرور 'علیه السلام'

بزرگ پیدامی شود او باعث خرابی ملک و مال و ریاست تو گردد و حلیه را بخوابت دیده نوشته داد که باین شکل آن بزرگ خواهد بود، ازین جهت راجه همیشه اندوهگین می ماند. چون آنحضرت به سمانه رسید مردم پتهورا آنحضرت را بتواضع خواستند که به سمانه باشند و به اجمیر نروند، درین مقدمه آنحضرت رجوع بجناب پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم نمود، امریافت که این جماعه در پی مضرت تواند، گفته اینها مقبول مدار پس آنجماعه را بعد از بازگردانیده حقیقت حال بیاران خود بیان نمود و به اجمیر روان شد و بطریق طی الارض در دو روز به اجمیر رسید، می خواست بسایه درختی نشیند، شخصی آواز داد، ای جماعه درویشان درین سایه شتران پتمهوره بسته می شوند، آنحضرت با یاران خود بر تال اناساگر که حوضی بود در دامن کوه رفته نشست و یاران گاوی را ذبح کردند و کباب می ساختند و بعضی یاران بر کنار پیل که حوضی بود بر کناره او چند هزار بتکده بود چند من روغن و کل^۱ مصارف آن بت خانه ها^۲ بود و بر همانان خادمان آن بودند رفتند و قصد وضو کردند، کفار مانع آمدند که دست شما اگر بدهن^۳ رسد آب مستعمل گردد، چون این خبر بآنحضرت رسید از تصرف ولایت خود آب هر دو حوض در ابریق پر کرد هر دو حوض خشک شدند و هر جا که در آن حوالی آب بود همه چشمه ها خشک شدند بلکه شیرستان زنان هم^۴ نماند و نیز آنجا جبی بود که پتهورا^۵ بقای دولت خود از باعث او می دانست، برای مصرف او حاصلات چند پرگنه مقرر ساخته بود، از غایت ملاحظه جلال و ولایت آن حضرت آن جن آمده بخدمت خواجه بزرگ مسلمان شد و موسوم باسم شادی گردید^۶. چون مقدم آنجناب و خشک شدن آب چشمه ها و تشنگی خلق و قصه شتران به پتمهوره رسانیدند مادرش گفت آن^۷ همان بزرگ است که من بخواب دیده ام، دوازده سال است که خبر او را^۸ بتو رسانیدم زنهار باو مواخذه و مقابله نکن بلکه بتواضع و تکریم پیش آی، پتهورا کسی^۹ را نزد جیپال جوگی که ساحری بود فرستاد و حقیقت حال گفت، او

۳. ب: اگر 'بدین' رسید

۶. انشادی 'کردند'

۹. ا: کس 'را نزد'

۲. ا: آن 'بخانه ها' بود

۵. ب: که 'پتهورا'

۸. ب: را 'ندارد'

۱. ب: 'گل' مصارف

۴. ا: هم 'ندارد'

۷. ا: این 'همان'

گفته فرستاد که اینهمه سحر است، من فکر آن می کنم، پتهوره گفت، من پیش او می روم تو هم استعداد خود نموده پیش او بیا، پتهوره چها چها خیال فاسد در اثنای راه بخاطر می آورد، بر فور آن خطر نابینا می شد، چون خطر بر طرف می ساخت بینا می گردید، چند کرت هم چنین وضع رو داده آخر قلب را صاف از کدورت نموده بحصول سعادت مشرف شد و جیپال جوگی نیز با هفتصد یار که به تسخیر سحر او بودند یکمزار و پانصد چکر که از ساحری او در هوا معلق می آمدند مقصد با هفتصد شاگرد رسید و هر سحر و جادویی که می داشت بر آنحضرت بکار برد هیچ اثر نکرد بلکه مضرت بر شاگردانش عاید می شد، ناگزیر بعجز و نیاز پیش آمده قصه هلاکی خلیق^۱ از تشنگی بعرض رسانیدند،^۲ آنحضرت از جیپال فرمود ابریق مرا بیار، هر چند زور کرد ابریق برداشتن نتوانست، پس شادی جن را فرمود او ابریق آورد، اندکی آب از آن بر اطراف پاشید سایر حوض ها و چشمه ها بدستور پر از آب شدند پس جیپال با اطلاع و ادراک کمالات آنجناب التماس نمود، فرمود اول خود را بنما، او پوست آهو بهوا داده و بر آن نشسته رجوع باسمان کرد غایب شد، آن حضرت بنعلین خود فرمود او را زده زده از بالا پائین آورد، پس جیپال گفت متمنی^۳ ملاحظه مقامات آنجناب ام، آنحضرت در مراقبه شد، جیپال هم که در استعدادی مرتبه بهم رسانیده بود همراه شد، هر هفت آسمان را بتوجه خواجه بزرگ همراه رفت و تا بر عرش اعظم رسید، تکریم خواجه بزرگ را که از ملایکه بعمل آمد ملاحظه نمود، عرض کرد که مدام سیر این مقامات می خواهم، فرمود بدون بصدق ایمان محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم آوردن میسر نیست، گفت قبول دارم فاما اگر حیات تا قیام قیامت یابم، آنحضرت بجناب الهی مناجات کرد مقبول افتاد، پس چون سر از جیب مراقبه برداشت بصدق و نیاز ایمان آورده مسلمان شد و هنوز زنده است بکوه ها سیر می کند. پس از اسلام آوردن جیپال سایر کفار بی دست و پا شده گوشه گزیدند، پس جیپال^۴ و شادی جن آنحضرت را بالحاح تمام در شهر اجمیر آوردند، آنجناب مکان شادی پسند نموده اقامت گزید، بر پتهورا دعوت اسلام

۱. ب: 'خلق' از

۲. ب: بعرض 'رسانید'

۳. ا: گفت 'متمنی'

۴. ا: پس 'ار' جیپال

نمود، او قبول نکرد، پس از دست لشکر اسلام بذلت و خواری داخل جهنم شد، پس اخلاق حمیده و اوصاف پسندیده آنجناب بر خاص و عام هویدا گردید. هیچ سایلی را از ما حضر محروم نگذاشت و مطبخ بغایت مصارف داشت. باعث غضب خاطر آنجناب بر پتهورا دو روایت آمده، یکی آنکه مسلمانی از همراهانش بخدمت آنحضرت باراده بیعت رسید، آنحضرت از بیعت بستید، پتهورا ازین معنی آزرده شد، از شهر خود رخصت خواست و دویم آنکه پتهورا بر مسلمانی ظلم بسیار می کرد، آنحضرت سفارش مسلمان نمود، او مقبول نداشت بلکه رخصت از شهر خود ساخت، آنوقت فرمود پتموره را زنده گرفتیم و حواله کردیم، بعد چندین لشکر معزالدین سام رسید و او را زنده دستگیر کرده بردند^۱ از آن روز رایات اسلام بلند شدند و کفار ذلیل و خوار گشتند و از آنروز الی الآن کافر در دهلی پادشاه نشده و تا قیام قیامت عزل و نصب پادشاه دهلی بر رضای آن جناب موقوف^۲. کلمات تامات آن جناب بسیار و در^۳ مونس الارواح نوشته یافتم فاما از سایر برکات درین اوراق بکلمه چند اکتفا نموده، فرماید، دل^۴ عاشق آتش شوق محبت است، هرچه در آن فرود آید بسوزد و ناچیز گردد زیرا که هیچ بالا تر از آتش محبت نیست. فرمایند که از جویها آبها^۵ روان می شوند که شورش آوازی بر می آید، چون بدریا می رسد ساکن می گردد و همچنین چون طالب^۶ واصل حق گردد کم گردد کم گوید و جوش و خروش صوری زایل گردد، فرماید پیر من می گفت در هر^۷ کس ایس سه خصلت است^۸ حق تعالی او را دوست دارد، اول^۹ سخاوت چون سخاوت دریا، دوم شفقت چون شفقت آفتاب، سوم تواضع چون تواضع زمین. فرماید، صحبت نیکان همه از کار نیک و صحبت بدان بدتر از کار بد، پس کمالات و خرق عادات آن سلطان الاولیا از احاطه^{۱۰} وهم و گمان بیرون است و ازین کدام کمال بیشتر خواهد بود که او در هندوستان رواج اسلام داد که از وقت آدم علیه السلام هیچ نبی و هیچ ولی نه آمده بود الا حق سبحانه و تعالی هندوستان را از نعمت اسلام معرفت او مشرف ساخت.

۱.۳: در ندارد

۲. ب: موقوف است

۱.۱: کرده بودند

۵. ب: از حوئیها آنها

۴. ب: در دن عاشق

۱.۷: هر سه کس

۶. ب: طالب چون

۱.۹: اولی سخاوت

۸. ب: است ندارد

وی ترجمه حدیث الشیخ فی قومه کالنبی فی امة است. در ملفوظ آنجناب است که از اهل هند هر کس مرا در بحر زخار یاد کند معاً روحم متوجه آنکس می گردد که از من چه فرمایش دارد و بسر انجام سهم می کوشم. نگارنده اوراق هم هندی مولد است، برای حصول مقاصد خود وقت تحریر احوال همایونش درین کتاب که موسوم به بحر زخارست از جناب مبارکش امیدوارست که حق سبحانه و تعالی ببرکت ولایت معینه در سایر آفات صوری و معنوی معونت فرموده فایز بمطلب و مقصود گرداند و صحیح است که خواجه عثمان هارونی مرشد او فرموده، هر کس مرید معین الدین یا فرزندان او خواهد شد بدون او معین الدین قدم به بهشت نخواهد نهاد و نیز اقوال آنجناب است که درخانه کعبه هاتف بمن آواز داد، معین الدین ترا بخشیدم، عرض کردم اگر مرا بخشیدی آنانکه در سلسله من در آیند تا قیامت آنها نیز آمرزیده شوند، مقبول افتاد. اکثری بر آنند که آنجناب مدة العمر محصور و مجرد مانده، او را عقب نیست این محض غلط. سید وجیه الدین دختر خود را^۱ بی عصمت نام بموجب^۲ امر حضرت امام جعفر صادق علیه السلام بعقد شرعی آن جناب داد و آن حضرت فرمود که مرا حکم رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم شده یکی از سنت های من از تو بعمل نه آمده که آن نکاح است، از امر آن سرور قبول نمودم و یک زوجه آنجناب را از دارالحرب بود بی بی رضیه، اولاد آن حضرت باقی مانده والی الآن موجود، عمرش بقولی نود و شش سال و به روایتی یکصد و هفت سال، بعد از نکاح به روایتی هفت و بقولی هفده سال بقید حیات مانده، مدت حیاتش یکصد و هفت سال. بعد وفات بر پیشانی مبارکش بخط سبز علانیه نوشته یافتند حبیب الله مات فی حب الله و شیخ عبدالحق این حکایت را^۳ تصحیح نموده، روز دو شنبه ششم رجب سال شش صد و سی و سه هجری و بقولی در ماه ذی الحجه سال مذکور مگر قول اول صحیح است وفات آنجناب واقع شده.

موج احوال آن اثمار شجرة طيبة چشت، آن گلهای رنگارنگ مزین روضه بهشت، آن راهروان صراط مستقیم و حبل المتین، فرزندان حضرت خواجه بزرگ

۱. ب: 'را' ندارد

۲. ب: نام 'را' بموجب

۳. ا: 'را' ندارد

معین الحق والدین^۱ گهرهای آبدار بحر وحدت و نafe های تاتار پر کثرت، جامع جمیع مقامات خدا شناسی و ماحی سایر مقدمات خود تراشی، نجوم سعد آسمان هدایت و سلاطین قلمرو عنایت بودند. در گلزار ابرار می آرد که خواجه بزرگ را^۲ هر سه پسر مرشد^۳ رشید بودند، مهین فرزند^۴ خواجه فخرالدین محمد اجمیر است، در علوم صوری و معنوی فایق، صاحب تصرف بود، از پدر بزرگوار ارشاد داشت، پنجم شعبان سال شش صد و شصت و یک وفات یافت. برادر میانگی او خواجه ضیاء الدین ابو الخیر، نزد برخی لقب او ابو سعید است، خدیو کمالات و حالات بود، سجاده نشین پدر شد، در ششصد و نود و پنج وفات یافت و شیخ^۵ حسام الدین از همه خردتر از چشم مردم پنهان شده بحلقه ابدالان^۶ در رجال الغیب پیوست، سجاده نشین بر نبایر و نواسگان رسید. شیخ رفیع الدین و شیخ^۷ بایزید و شیخ نورالدین محمد از نبایرانند. پرورش اسلاف خود مدتی حقوق سجاده ادا نموده در گذشتند. شیخ حسام الدین سوخته پسر خواجه فخرالدین اجمیری مرید نظام الدین اولیا بود، سینه داغدار محبت و دیده اشکبار مودت داشت، مزارش قصبة سانبر، او را دو پسر بودند - یکی خواجه معین الدین خرد مرید چراغ دهلی که ذکرش می آید، دوم شیخ قیام الدین، این هر دو بزرگ نیز فرزند دارند، پور نخستین شیخ قطب الدین محمد^۸ دوازده هزار سوار را سر گروه^۹ کرد و پسر دوم شیخ بایزید است که مدتها بر سر روضه جد درس گفت، شیخ احمد مجدد^{۱۰} شاگرد اوست، پس بیغداد رفت، از آنجا به مندو آمد، از آنجا بحکم پادشاه به اجمیر رسید. کرامت و خوارق ظاهر، از فرزندان خواجه بزرگ و مرید و خلیفه پدر بزرگوار خود خواجه بایزید ثانی ابن خواجه شهاب الدین اجمیری است. در احسن القصص آورده که شایسته خاندان قدیم و برگزیده دودمان کریم بوده، در برداشتن طریقه آبا و اجداد خود مثابه تحسین خلائق، در تنفیذ احکام^{۱۱} تربیت مریدان مقبول اعمال ارباب حقایق، مسند ارشاد حضرت خواجه را ذات پاکش زیبا و سجاده هدایت طالبان خاندان چشتیه از اعمال ستوده صفاتش رونقی مباهات افزا.

- | | | |
|------------------------|-----------------------------------|---|
| ۱. ب: والدین 'قدس سره' | ۲. ا: 'را' ندارد | ۳. ب: 'مرشد' ندارد |
| ۴. ا: 'فرزند' ندارد | ۵. ب: 'وفات' و 'خواجه' حسام الدین | |
| ۶. ا: 'ابدالان' در | ۷. ا: 'شیخ' ندارد | ۸. ا: قطب الدین محمد 'جلیج' |
| ۹. ب: 'سرگروه' 'او را' | ۱۰. ا: 'مجد' 'شاگرد' | ۱۱. ا: 'مثابه' 'نخستین' 'خلائق' در 'مفید الاحکام' |

موج احوال آن در چمن چشت ورد، **خواجه بایزید خرد** همانجا آرد فرزند معنی پیوند **خواجه** **خواجگان** مرید و خلیفه پدر بزرگوار خود **خواجه طاهر بن بایزید** ثانی **اجمیریست**. علامه دهر بود که همه علمای عصر را سر نیاز بر آستان او، سایر دانشمندان دهر را دست آویز برهن صدق سخنان او، در علم طاهر استاد استاد الملك احمد مجد متجران بود و در کشور باطن پیشوای زمره کاملان، لقبش **خرد بنسبت جد او بایزید** ثانی است و قدرش بزرگ به نسبت سجاده نشینی درگاه عالی شانی.^۱

موج احوال آن بسا صاحب درد، **خواجه معین الدین خرد اجمیری** خلیفه شیخ نصیرالدین چراغ دهلی است. همانجا آرد، برگزیده برگزیدگان اولاد **خواجه بزرگ و مرید پدر خود خواجه بایزید خرد بن خواجه طاهر اجمیری** است. بکسب و ریاضات شاقه کار بجایی^۲ رسانیده بود که بی واسطه از روحانیت **خواجه بزرگ** اخذ فواید می کرد، لقبش **خواجه خرد**^۳ بنسبت **خواجه بزرگ** است، پایه بزرگیش باید اندیشید و درجه ولایت او در دل باید می ستجید، صاحب کشف و کرامات عالیه بود.

موج احوال آن آشنای بحر وصال، آن صاحب وجد و حال، آن درویش صاحب معانی، **شیخ طاهر بیابانی**، زاد بوم دهار هفت گروهی مندو، نیاکانش^۴ از شهر وردند در آن قصبه آمده گوشه گرفتند، چند کرسی او در آنجا عرش نشین گردید. گویند در خرد سالی او را جذبه الهی در گرفت لیکن فرایض و نوافل فوت نمی شد، در هفده سالگی به اجمیر رفت در خدمت **خواجه حسین** فرزند حضرت **خواجه بزرگ** بیعت نمود، يك چله بحضور کشیده رخصت و اجازت اقامت دسور یافت، در کناره دسور درختی بزرگ بود تنه او را تهی نموده کلبه برگرفت، خشک نه گشتن درخت از شگرف نمایش اوست، یازده چله در آن مقصوره کشیده علم فروزی بر افراخت، هفده سال پرورش درویشان ریاضت مند آنجا گذرانید، در سی و چهار سالگی نهم محرم سال نهصد و هشتاد و پنج رخت از جهان فانی بر بست.

۱. ب. شانی 'است'

۲. 'بجا' رسانیده

۳. ب. 'و' نیاکانش

۴. 'خرد' ندارد

موج احوال آن بمقام انتهای درویشی صاحب سیر، **حضرت خواجه ابوالخیر**، مرید و خلیفه پدر خود خواجه معین الدین خرد بن خواجه بایزید خرد اجمیریست. در احسن القصص نویسد که حقوق سجاده نشینی بزرگان را بوجه احسن برپا داشت^۱ و پیشوای طریقه خاندان کماهی^۲ نموده قدم بقدم والد بود. کمالات از جبینش پیدا و اطوار اسرار و حالات از جبه اش هویدا، اکثر اشخاص اخص الخواص را هادی گشته، ذات شریفش خیلی متبرک بود، ریاضات شاقه بجا آورده از دانی اسرار الهی و هوشیاران سر نامتناهی بود.

موج احوال آن فایز بمقام تمکین، **خواجه حسام الدین**، از خلفای پدر خود خواجه عیم الدین بن خواجه ابوالخیر اجمیریست. آنقدر محنت و ریاضت شاقه کشیده که سر دفتر مرتاضان وقت گردید^۳، صورت ریاضاتش در معنی دفتری بود مشتمل بر حکایات اعمال و شکل عبادتش گویا جریده ای باشد محتوی بر افسانه های احوال سالکان.

موج احوال آن خاصه درگاه سرمد، **خواجه سید احمد**، پسر خرد خواجه حسام الدین بن خواجه علیم الدین اجمیریست. ریاضات شاقه او سالکان سلف را نشانه بود پیدا و مجاهدات و عبادات وی واصلان پیشین را یادگاری هویدا. از بس محنت های عبادت پوست جسد مبارک جلد اورادی شارح عبادات و سر رشته انفس دقایق اساس شیرازه فتاوی مسایل فیروزی مجاهدات.

موج احوال آن مشایخ هدایت آئین، **حضرت سید نجم الدین**، هم پنجه کمالات نجم الدین کبری بود، نظر پرورده توجّهات باطن خواجه بزرگ، در حسب و شرافت نقیب^۴ خاندان سیادت معین الحق والدین است. در ایامی که افواه رسیدن لشکر نادر شاه سمت دهلی آوازه گرفته بود آنحضرت در دهلی تشریف می داشت، قمرالدین خان وزیر را محمد شاه پادشاه بخدمتش فرستاده درخواست دعای دفع آن واقعه نمود، فرمود هنوز وقت از دست نرفته، اگر از

۱. ب'نریا' داشته

۲. ا: خاندان 'کماهی'

۳. ب: وقت 'گردیده'

۴. ا: و شرافت 'نقیب است' خاندان

اعمال دینی و دنیوی دست بر خلاف ایام گذاشته تدبیر امور بکار آرند نفع است لیکن چون پنبه غفلت نصایح را جای نداد آن وقت نیز از دست رفت.

موج احوال آن نگین خاتم کمالات، آن متصرف مقامات و حالات، آن با شاهد حقیقی مدام رابط، حضرت شاه عبدالباسط، از نژاد بندگی نظام الدین امیتهی است. محقق و مدقق و متورع و متشع، سرمایه لیاقت علوم، احلاق حمیده و صفات^۱ پسندیده داشت، مرید حضرت شاه نجم الدین است، ابتدا شوق معلومات علم فارسی و عربی اورا غالب آمد، بلا واسطه استادی در فنون گوی سبقت برد که اساتذه زمان را مقام حیرت گردید، تصانیفش مشهور اند بکثرت از آنجمله احسن القصص به احوال بزرگان و شرح الشعرا و شاهد المنشآت به هر دیار شهرت دارد. بعد چندی مسافر شد، به اجمیر رفت، از مرشد بیعت نمود و طریق عبادت و مجاهده دریافت و بوطن در باغی مشغولیها داشت، از کثرت خلائق هفته بهفته به بر و صحرا گذرانیدی، کارش در تصوف بلند پایه گردید. از ثقات شنیدم اکثر شبها اعضای اورا جدا یافته اند و این از جمله خوارق اوست، چون بمرض موت مبتلا شد حکما سکنجبین در کائسه کرده پیش آوردند او این شعر مولوی معنوی یاد نمود.

از قضا سر کنگبین^۲ صفرافزود روغن بادام خشکی می نمود
این مقاله خالی از کشف او نیست. روزی قدوة العارفین فرمود بهنگام رفتن حج شبی بمسجد یمن بودم،^۳ شخصی شعر مولانا را غلط می خواند ازین باعث نشست معنی نمی شد، فقیر را آن شعر یاد بود صحیح کرده دادم، معنی ربط یافت. آوازه کمالاتش از علوم صوری و معنوی مشهور عالم است خصوص صنایع و بدایع، تاریخ گویی و شعر او دلهای اساتذه را صید کرده، در یک هزار و نود و نه متولد شد، شصت و هشت سال حیات و یازدهم شوال سال یک هزار و شصت و هشت هجری وفات یافت، در امیتهی دفن شد. مولوی عبدالله دهبوی^۴ مرید مولانا عبدالباسط است، به اکثر ارواح بزرگان نسبت داشت، بزرگ بود.

۱. اوصاف پسندیده

۲. سرکه انگبین

۳. ب. یمن 'نود'

۴. ب. عبدالله 'سندیلوی'

موج احوال آن برگزیده بزرگان، آن مقبول عاشقان، آن فرزند رسالت پناه، **حضرت سید هببت الله**، در گلزار ابرار نویسد که گرامی آنای او از سادات رضوی اند، از مشهد مقدس بهند آمدند، والدین او در خرد سالگیش در گذشتند، از اتفاقات در خدمت خواجه حسن که معین الدین ثانی لقب داشت و از نژاد خواجه بزرگ رسید،^۱ بسان فرزند پرورش یافته تزکیه و تصفیه حاصل نمود، خرقة خلافت یافت، نهایت به سن کبیر رسید که بار دیگر دندانش برآمده، در زمان شیر خان سوز از اجمیر بگوالیار آمده کلبه گرید، از آنجا بمالوه رفت، در قصبه جونى مهیر که سه فرسنگ جنوبی سوی مندواست رحل اقامت انداخت، بسیار خلائق آنجا مرید او شدند، مرشدش به نه واسطه شیخ فریدالدین فرزند خواجه بزرگ معین الدین چشتی نسبت خرقة و فرزندى دارد بدین طریق خواجه حس خلف و خلیفه خواجه معین الدین ثانی همچنان وی از بایزید ثانی، وی از خواجه طاهر، وی از خواجه بایزید کبری، وی از خواجه شهاب الدین، وی از خواجه فخرالدین محمد، وی از^۲ شیخ فریدالدین. سید هببت الله در سال یک هزار و چهار هجری وفات یافت.

موج احوال آن حلاوت گیر تصوف و گذارنده تلخی، **حکیم ضیاء الدین حامد بلخی**، مرید و خلیفه خواجه بزرگ است، او بگوناگون فراست حکمت و علوم نامور بود، اصطلاحات تصوف گفتار ناهموار شمردی و گریز داشت، روزی در صحرا گرسنه شد، خواجه بزرگ کباب کلنگ در آن صحرا می پخت، حاضر شد، تکه ای عنایت یافت، بمجرد فرو بردن نور باطن او لامع گشت، در هر چه بود از آن برآمده مع سایر شاگردان اعتقاد تصوف آورده مجاهده پیش گرفت و به والا ولایت مشرف شد.

موج احوال آن صاحب یافت اسرار معنوی، **شیخ حمیدالدین دهلوی**، مرید و خلیفه خواجه بزرگست. روزی او با شش تن دیگر پیش بتکده نشسته بود که خواجه بزرگ بآن کوچه گذشت، همه را از تصرف ولایت خود معین گشته بشرف اسلام مشرف ساخت و آن بزرگ را نام حمید الدین کرد، دیگران هم تمنا بردند ما همه بیک وضع داخل حلقه بندگان شویم، هر هفت را یک اسم باشد،

۱. ب. بزرگ بود
۲. ۱. ۲. وار وی

خواجه هر هفت را حمیدالدین فرمود. شیخ مجدالدین سنجری کماندار خواجه بزرگ بود، همیشه حاضر خدمت مرشد بوده، در مشاهدۀ^۱ جمال بی پایان بود و شیخ نظام ناگوری مرید خواجه بزرگ مدة العمر بر در پیر منزوی و مشغول ماند، قول اوست که فخرنا بفخرالدین و نظامنا بنظام الدین، شیخ فخرالدین احمد اجمیری^۲ در خدمتگاری پیر خود خواجه بزرگ مدت عمر در عبادت الهی گذرانیده.

موج احوال آن سلطان قافله تفرید، آن خدیو گروه تجرید، آن متکلم بلسان حالی، سلطان التارکین شیخ حمید الدین صوفی السوالی^۳ بزرگ خلیفه خواجه بزرگ معین الحق والدین چشتی است. سلطان التارکین لقب از پیر عنایت یافت. پدرش بهند آمد، از نژاد سعید بن زید صحابی داخل عشره مبشره و پسر عم و شوهر خواهر عمر رضی الله عنه بود. سلطان التارکین ابتداء حسن چندان داشت که زنان شیفته او می شدند، خدمت پیر دریافته توبه نمود، عمر دراز یافته، در تجرید و تفرید قدمی راسخ داشت و علو همت، او را حضرت حق عز اسمه از دنیا و عقبی برداشته بود، او را تصانیف و مکتوبات اند، اول کسی که بسلسله چشتیه در تصوف تصنیف کرد او باشد چنانچه رساله عشقیه او حجت^۴ و برهان فضایل و کمالاتش و دلیل رهروان طریقت است. بموجب امر پیر در قریه سوال بنواح اجمیر اقامت نموده به کاشت چند قطع اوقات گذاردی و ندور و فتوح کس مقبول نداشتی و سوای ژنده لباس دیگر نپوشیدی. زن او خدیجه نام در فقر و توکل و عشق الهی رابعه دوران بوده، روزی شیخ مبلغ ندور سلطان بدو داد برای امتحان، او رد کرد که در فقر من فتور واقع خواهد شد. شیخ را با شیخ بهاء الدین زکریا مکاتبات در فقر و غنی^۵ بسیار است، کمالاتش در هندوستان مثل آفتاب روشن، بروز شنبه یازدهم رمضان سال ششصد و چهل و یک وفات، بعضی نهم ربیع الاول ششصد و هفتاد و سه نوشته اند، مزار در ناگور. شیخ عزیز الله بن شیخ حمیدالدین بسیار صاحب کمال بود، حضور پدر انتقال نمود، در عنقوان شاب بخانقاه درویشی قوالان این شعر سرآیدند:

فایده در گفتن بسیار چیست جان بده و جان بده و جان بده

۱: در 'مشاهد' جمال

۲: ب: 'شیخ فخر... اجمیری' ندارد

۳: صوفی 'السوالی'

۴: او 'حجب' و 'برهان'

۵: ب: فقر و 'غنا'

وی نعره بزد و گفت دادیم، بیفتاد و بمرد لهذا خرقة خلافت خود به نبیره خود شیخ فرید الدین عبدالعزیز عطا کرد. شیخ فرید بس مشایخ عالی مرتبت بود، ضیا نخشی مرید اوست.

موج احوال آن تارك تعلقات كونین، آن ناظر جمال مطلق العین، آن بعشق و آزادی بی نظیر، صاحب ارشاد مخدوم شیخ کبیر، از نراد شیخ عریر الدین صوفی السوالی است و خرقة چشت دست بدست از آبای خود یافته، بغایت بزرگ و صاحب مقامات عالی بود، شوق عشق و ساعه^۱ وی از تظلم کفار از وطن به گجرات رفت، در [آنجا]^۲ مقیم شد، در مرتبه هدایت و تربیت عظیم المثل بود فاما در مسجدی به گوشه خمبول اطفال را سبق دادی و حال و مذهب خود را مستور می داشت، تصرفات او از اینجا قیاس باید کرد که ملك محمد بختیار امر از....^۳ نظر و ترك جاه نموده از آن اشتها کمالات او در عالم است.^۴

موج احوال آن عاشق بی ساخت، آن آل عمده ابرار و اخیار، حضرت ملك محمد بختیار، از امیران ملك سلطان محمود بیگره پادشاه گجرات بود، بحضور مخدوم شیخ کبیر گذشت، شیخ نگاهی با تصرف پرداخت فی الحال مبالغ سلطان آورد نموده....^۵ ترك کلی نموده....^۶ و بیعت نموده بمجاهدات در آمد و خدمت....^۷ خانقاه شیخ قدیمه خود کرد، خلائق خنده می کردند، او التفات نمی کرد، چون بمشاهدات تصرفات و....^۸ فایز شد خلائق شهر و جوانب و اطراف يك دفعه به او رجوع آوردند، ملك [را] هجوم خلق^۹ کثیر خوش نمی آمد، گوشه گزیده مریدان صادق را هدایت می نمود، نوبت باینجا رسید که یکی از مریدان شاه عالم بدو رجوع کرد، روزی شاه عالم را در بازار با وی اتفاق ملاقات افتاد، از فیما بین درخواست خرقة شد، ملك گفت عطا از شاهان است، شاه عالم گفت، ملك نیز از ایشان است، شاه عالم پیراهن بملك بخشید و ملك کلاه خود بشاه عالم داد.

۱. ب: 'وساعه' ندارد ۲ و ۳: در هر سه نسخه جا خالی است

۴. ۱: 'است' ندارد ۵. ب: 'آل' ندارد ۶ و ۸، ۹: در هر سه نسخه جا خالی است

۱۰. ۱: یکدفعه 'رجوع به او آوردند ملك دیده هجوم خلق کثیری کثیر را' خوش

موج احوال آن مقتدای ائمه کرامت در اسلام، آن پیشوای صوفیان ذوی الاحترام، آن در تصوف بوضع خوش طوری، **حضرت شاه رحمت الله شاه حسین ناگوری**، مرید و برادرزاده شیخ کبیر است، گنبد مزار خواجه بزرگ در اجمیر از کمل سفید برجیده و روضه جد خود شیخ حمیدالدین بنا نموده، تفسیر نورالنبی تصنیف اوست، با پیغمبر علیه السلام خیلی محبت داشت، آنچه میراث یافته بود جمله بمحتاجان داد و ثوابش بروح پاک آنسرور صلی الله علیه و آله وسلم نثار کرد، پادشاه تمنای ملاقات او کرد سود نه افتاد، حاجبی موی مبارک پیش پادشاه آورد، پادشاه بشاه حسین خبر داد ضرور بدارالاماره رفت، همین که چشم شاه بر موی مبارک افتاد فی الحال موی جست کرده بر دست شاه حسین رسید.

موج احوال آن محبوب محبوب، آن مرغوب مرغوب، آن فی زماننا نادر، **حضرت شیخ^۱ عبدالقادر**، از نژاد شیخ کبیر و شیخ حسین ناگوری است. سلطان غیاث الدین پادشاه تمنای ملاقات داشت، شیخ بسرای او رفت، وقتی حاجبی موی مبارک رسول مقبول علیه الصلوٰه والسلام^۲ آورد مردم به سلطان گفتند اگر این خبر بشیخ رسید^۳ ضرور بیاید، خبر بشیخ رسانیدند، با جامه و دستار کهنه بر عرابه سوار شده به در سلطان رسید، پادشاه استقبال^۴ کرد، شیخ مطلق التفات بسلطان نکرد، چون نزدیک رسید، موی مبارک برجست و بر دست شیخ آمد، از مشاهده این حال و قبولیت پادشاه شیخ را بر قبر پدر خود برد و دعای مغفرت تمنا نمود و ندور و فتوح کثیر پیش آورد اول قبول نکرد از پس یاد کرد شیخ کبیر او را فرموده بود ترا مالی دست آید^۵ صرف بر مزار بزرگان کن، آن همه اموال گرفت بر روضه شیخ حمیدالدین و شیخ کبیر فرستاد.

موج احوال آن سرو^۱ گلستان عبودیت، آن شجر پر بار بوستان قطبیت، آن متصرف ولایت مستولی، قطب برحق **شیخ احمد مجد نارنولی**، شاگرد و مرید شیخ

۱. ب: 'شاه' عبدالقادر ۲. ب: 'صلی الله علیه وسلم'

۳. ب: 'بشیخ' 'رسد' ۴. ا: 'اقبال' کرد

۵. ا: 'دست' 'آمد' ۶. ا: 'سزاوار' 'گلستان'

حسین چشتی ناگوری است و پدر عالیقدر او شیخ مجدالدین نبیره قاضی شمس الدین که در نسب به امام محمد شیبانی می رسد که صاحب امام اعظم ابوحنیفه کوفی بود، شیخ از اجله صوفیای عالیمقام و اکبر مشایخ ذوی الاحترام، شانی عالی و کرامات وافر داشت و مقبولی او انتهای ندارد و گویند هفتاد و دو سال بر سر روضه قبر خواجه معین الدین بیک جلسه او عبادت کرد، هرگاه او مقابل روضه شدی خود بخود درواشدی و وی در سی آمد. مصنف گلزار ابرار آرد که غوث الاولیا در اوراد جمع کرده خود آرد، در هنگامی که به کوه چنار پیکاری بوقلمون داشتیم بواقع دیدیم که شیخ شرف الدین یحیی منیری با گروهی از کبار مشایخ بهار و بنگاله بکناره آب گنگ ایستاده این درویش را طلبید و فرمود [تا] نگویم همراه باش، بهانه جویی برد، پذیرا نیافت، گفت شیخ احمد مجد بعالم علوی شتفت، ختم النبوت علیه الصلوة والسلام بنماز جنازه او تشریف آورده نگران رسیدن مشایخ اند، پس بیک هو بدهلی رسیدیم، مشایخ آن صوبه هم چشم براه بودند، همه فراهم آمده بار بیک هو کشیدن به نارنول رسیدیم، بکناره حوض تابوتی نظر آمد که نزدیکش سرور انبیا علیه الصلوة والسلام نشسته بود و نیکو خاور و باختر گروه گروه گرداگرد^۲ [برپا ایستاده اند]^۳ این درویش را به نخستین صف طلب فرمود و بسوی شیخ فرید الدین عطار^۴ فرمان شد که فرزندی خود را بگو تا پیش امام شود، از خوف ادب و ترس کاری لرزه بر جسم آمد، عذرهای عرض رسانید که نیت ودعایکونداند، نوعی پذیرا نشد، حسب الحکم [بجا آورد]^۵ بعد دفن رخصت یافته بمقام رسید، قبولیت ولایت او شکی نیست. [در گلزار ابرار]^۶ آرد که شیخ احمد هفت برادر داشت، دانشمند و پرهیزگار بودند، لیکن روی علم و عمل و عمر و عبادت [بزرگتر اوست]^۷ دوازده روز ربیع الاول و ده روز محرم^۸ بسان ماتمیان و سوگواران [بود]^۹ و دست بر سر نهاده می گریستی و طعام بمحتاجان و یتیمان دادی، اگر با سیدی^{۱۰} کسی دعوی شرعی نمودی به منت و الحاح جانب داری سید نمودی و گفتی که [با سادت]^{۱۱} از راه مروت پیش آئید نه

۱. ۲: گرد در گرد ۳. در هر سه نسخه جا خالیست

۴. ۷، ۶، ۵: در هر سه نسخه جا خالی است

۹: در هر سه نسخه جا خالیست

۱۱: در هر سه نسخه جا خالی است

۱. در هر سه نسخه جا خالیست

۴. ب: 'عطار' ندارد

۸. ۱: 'محرم' ندارد

۱۰. ۱: 'سیدی' ندارد

بشریعت [در نهصد و]^۱ بست و دو که عمرش به نود انجامید [از معین الاولیا]^۲ آگاهی یافت که عظیم حادثه باین شهر خواهد رسید، از آن رو با گروهی از گرویدگان پیشتر از حادثه رانا سانگا به نارنول آمد، پس از سه سال الله دین مجذوب در راه ازو گفت، ای احمد بشتاب که بزودی طلب ملاء اعلی می رسد، برسم سیر بناگور شتافت، سال دیگر بست و پنجم صفر سال نهصد^۳ بست و هفت رحلت فرمود و در روضه حضرت شیخ حمیدالدین ناگوری مدفون شد.

موج احوال آن مورد عنایات خدا سازی، شیخ عبدالله رازی، آتش پرستی بود بنمایش کرامت خلیلی، بر دست خواجه عثمان هارونی اسلام آورد و حکایات اسلام او در دیگر کتب به تفصیل است. الغرض منزل تصوف را از خواجه بزرگ آموخته مشکلاتش حل کرد. شیخ صفی الدین ابراهیم پسر عبدالله رازی است و این همان بچه است که او را خواجه عثمان هارونی بر دوش گرفته بآتش درآمده و هیچ خلل از آتش نرسید و سبب اسلام پدر او همین کرامت ابراهیمی گشت. پس صفی الدین خدمت خواجه بزرگ اختیار کرد، چون فوت شد بیای دیوار روضه پیر یعنی^۴ خواجه بزرگ دفن شد. حضرت کبیرالدین الاولیا از اولاد محمد بن ابی بکر است، مزار شریفش در دهلی بقرب مزار نظام الدین اولیا است. احوال شریفش بهیچ کتاب دیده نشد مگر یکی از فرزنداننش ظاهر نمود که ایشان در وقت خواجه بزرگ بودند و بفرمان خواجه برای اظهار اسلام طرف متهررا آمده اسلام آشکارا ساخت و برای توطن فرزند خود قطب الدین بر دتونه که دتون درهندوی مسواک را گویند و در آن برگش که درهندوان مشهور است مسواک می کرد آنجا آباد ساخته مقیم شد، بالفعل آن قصبه مشهور بدیوتانه است مابین اکبرآباد و شاهجهان آباد و کبیرالدین اولیا از مشایخ^۵ مقدس ذیشان بود، چنانچه از قول نظام الدین ظاهر، می گفتند که هر کس براه روضه کبیر اولیا قصد زیارت من نماید می باید که اول زیارت ایشان بکند و در اولاد آن حضرت حکم تقوی و پرهیزگاری بسیار است چنانچه وقت وفات رساله

۲۶۱: در هر سه نسخه حا خالی است ۳. ب: نهصد و بست

۴: از روضه پیر تعینی ۵: از مقدس مشایخ

ای از وصیت نویسانیده در آن مندرج است، در شرع اگر چه بزنان پارچه رنگین معصفر فتوی است لیکن من منع از آن هم می کنم که پرهیز از رنگ سرخ نمایند و آن زینت شیطان است، الحق الآن اگر کسی از فرزندان او معصفری می پوشد در تهلکه می افتد چنانچه زنی پوشیده بود، شهرت جمال او به سلطان رسید، بدرخواست، آن زن دیوتانه را محاصره کرد، محب علی نام یکی از فرزندان او که صاحب باطن بود بر بلندی شد، تیری^۱ بصوب پادشاه انداخت و رقعہ پادشاه نوشته در آن تیر بست که اول بچتر می زنم بعد از آن بتو، چون آن تیر چتر را بیفگند پادشاه بر آن رقعہ مطیع شده امان داد و باز گردید.

مخدوم شاه حسین غوری مزار شریفش در قصبه نوح و اولاد ایشان بکثرت در آن قصبه آباد. مخدوم از ترمذ با هفت تن که هر یکی به مخدومی اشتهار می داشتند بر آمده بمقامات مختلف در هند اقامت ورزیدند و ایشان در نوح^۲ ساکن شدند. کمالات و بزرگی ایشان اظهر من الشمس است، مزار شریفش قبله زایران آن نواح است.

موج احوال آن در ولایت صوری و معنوی نامور، آن به منتہایان همسر،
آن بگرد ماه مقصود هاله، **حضرت شیخ محمد نهرواله** که در آن دیار شریف بشیخ حاجی مشهور است، در اقطار سرزمین روم سلطان صاحب سکه و خطبه بود، چون جذبه بدو^۳ رسید ترک آن وادی نموده شیوه نامرادی گزید، بخدمت قطب یزدانی میر سید احمد کبیر رفاعی رسیده مراسم ارادت بجا آورده محافظ^۴ مطبخ شد و تلقیسات کامل یافت و ریاضات شاقه نموده بمرتبه کمال^۵ رسید حتی روزی کفچه در مطبخ گم شد و فرصت در هنگام طعام کشیدن نماند، آیه **قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ** بر خواند و بکفچه دست آتش گرم کشید و پیش پیر برد این مقدمه پیر از کشف دریافته فرمود، شیخ محمد وقت آن آمد که مردم از فیض ولایت ابراهیمی تو فیضیاب و کامیاب شوند، پس تشریف خلافت بحشیده دو خرما داد و فرمود در هر منزل این دانه بکار، هر جا که در یک شب بروید آنجا اقامت کن

۱. ده تیری

۲. در نوح ساکن

۳. ب: جذبه در رسید

۴. ب: و محافظ

۵. ب: کمال فضل رسید

که مزار تو آنجا باشد، پس در هر منزل چنان کرد آخر در نواح نهر و اله در یکشب تخم بروئید آنجا مقیم شد، راجه^۱ آنجا فوج برای اخراج و هلاکت ایشان فرستاد، بتصرف و خرق آنحضرت سوار و پیاده را پای در گل چندان مستحکم در شد که بر نمی آمد، بمنّت و الحاح آنها آنحضرت رخصت داده، رفته براجه کیفیت حال گفتند، او آمد، آنحضرت دعوت اسلام نمود قبول نکرد، در همسایگی بئی سنگین بود بآن بت حکم نمود که در ابریق تمام آب حوض پر کرده بیار، بت چنان کرد، چون حیوان از عدم آشامیدن آب حیران شدند فرمود بقدر ابریق آب بدار باقی بحوض گذار، بت همچنان کرد، راجه ازین کرامت مع قبيلة خود مسلمان شد، این حکایت در تاریخ هندوان داخل است فاما ظاهر نمی کنند، چون وفات یافت همانجا مدفون شد.

موج احوال آن شهنشاہ وادی عرفان، آن امام مناظران جمال رحمان، آن بسمل خنجر رضا و تسلیم، آن محبوبه مشاهدۀ ذات حضرت علیم، آن گذشته هستی را باختیار، محبوب حق **خواجه قطب الدین بختیار بن کمال الدین احمد موسی اوشی**، اوش قصبه ایست از ماوراء النهر و بروایتی اوش بدیار فرغانه است، القاب او کاکی و بختیار بود. وی مرید و اعظم خلیفۀ خواجه بزرگ معین الحق و الدین چشتی است. وی قطب عالم و پیشوای بنی آدم بود، در مقام ترك و تجرید قدسی راسخ داشت و در مجاهدات و ریاضات بی نظیر زمان بود و در میان نکات حقایق توحید همتا نداشت و در استغراق فنای احدیت میان مشایخ کبار ممتاز. در مرآة الاسرار نویسد، در طفولیت^۲ شیخ کمال الدین پدرش در گذشت، مادرش صالحه پاك دامن بود پرورش او می نمود، چون وی پنج ساله^۳ شد مادرش بمکتب اباحفص معلم که بکمالات انسانی آراسته بود [فرستاد] در اثنای راه خضر علیه السلام همراه شده با اباحفص گفت، آنرا نیک ادب بیاموز که از اولیای نامدار خواهد شد. اباحفص پرسید تو آنرا می شناسی؟ گفت نی، گفت او خضر علیه السلام بود. از استاد خیلی فواید علوم و ادب اخذ نمود و دو صد و پنجاه رکعت بشب نوافل خواندی. در بغداد

۱: راجا 'آنچه' ۲: ب: طفولیت 'او'

۳: وی 'پنچسالی' شد

بمسجد امام ابواللیث سمرقندی بحضور شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ اوحد الدین کرمانی و دیگر بزرگان بشرف ارادت خواجه بزرگ مشرف شد، از برکت تلقین او باندک زمانه سیر سلوک را تمام کرد و بمقام ارشاد رسید و چنانست که در هیزده سالگی مرید شد و به بست سالگی صاحب ارشاد گشت و عالمی را فیض رسانید، آخر در دهلی متأهل شد، یکی پسرش شیخ محمد در طفلی در گذشت، دومی حضرت شیخ احمد صاحب جذبات عظیمه و واردات عریبه، اورا خواجه تماچی نیر می گفتند، تا وقت سلطان المشایخ در قید حیات بود، چون فوت کرد پهلوی پدر مدفن یافت، روزی سلطان المشایخ بزیارت مرقد مبارک او مشرف شد و بخاطر آورد که آنحضرت آیا از آمدن من خبر دارد یا نه، آواز از قبر آمد:

مرا زنده پندار چون خویشتن من آیم بجان گرتو آیی به تن^۱
کمالات و خوارق عادات آن سلطان دین و محبوب رب العالمین نه چندان است که بشرح آید، صفحۀ قلب هر اهل هند منقوش مدح و ثنای اوست. در خانقاه شیخ علی سنجرى نشستۀ بود، در سرود تکرار این شعر شیخ جامی^۲ می نمودند:

کشتگان خنجر تسلیم را هر زمان از غیب جانی دیگر است
چندان خود را برهم زد که استخوان جسد شریفش کوفته شد، آنحضرت بخانقاه آورد، سه شبانه روز يك جلسه بود و در استغراق افاقه نبود، قوالان و دیگر مشایخ همچنان حاضر ماندند، چون اندکی افاقه آمد^۳ قاضی حمید الدین ناگوری و شیخ بدرالدین غزنوی التماس کردند که ایماى سجاده نشینی و خرقة خلافت بکه می شود؟ فرمود تبرکات حضرت خواجه بزرگ بشیخ فرید الدین اجودهنی دهند و جانشین سازند، این بگفت و باز باستغراق رفت و در آن حالت وفات یافت بروز دوشنبه چهاردهم ربیع الاول ششصد و سی و سه هجری، مرقد مبارکش قبلۀ حاجات خلائق دهلی بلکه تمام هند است^۴.

موج احوال آن صاحب احوال بند، آن مورد مقالات ارجمند، آن واعظ

۱. ب: من آیم بجان گرتو آیی به تن/مرا زنده پندار چون خویشتن ۲. ب: شیخ 'جام'

۳. ۱: آمد ندارد ۴. ۱: است ندارد

حکایات معنوی، پیشوای قافلهٔ اهل سماع شیخ بدرالدین غزنوی، صاحب اوصاف پسندیده، میان گروه عشق و سماع ممتاز بود، باتفاق مشایخ وقت را بر قبول^۱ کمال او اصرار بود، مرید و خلیفهٔ خواجه قطب الاسلام بختیار اوشی است^۲، از روز بیعت تا روز ودیعت حیات پیر از حضوری دوری نگزید، وی اول از غرنی بلاهور آمد، از آنجا بدهلی رسید و مرید خواجه قطب الاسلام شد. وی مجلس تذکیر گفتی، اکثر بزرگان بلکه حضرت گنج شکر در مجلس او حاضر می شدند، بیشتر سخن از صحبت و محبت و عشق می گفت، خضر علیه السلام را با وی ملاقات بود. روزی در مجلس وعظ پدر خود را بخضر علیه السلام که نشسته بود نشان داد، خضر علیه السلام غایب شد. شیخ بدرالدین بس ضعیف بود، وقت وجد و سماع دوازده ساله در مشقت و زور کردن می نمود، پرسیدند این چه باعث است؟ گفت عشق مرا می رقصاند، قبرش در دهلی پیاپی مرقد پیر او. و شیخ امام الدین ابدال خرقة خلافت از^۳ شیخ^۴ بدرالدین یافته و بخدمت خواجه قطب الاسلام نیز رسیده، مرد با یرکت و کرامت و علو مرتبت بوده، همیشه در گوشهٔ انزوا گذرانیده و عمر دراز یافت، سلطان المشایخ را دریافته، در سینه هفتصد و هشتاد نقل ازین عالم کرد.

شیخ شهاب الدین عاشق و خلیفهٔ وی بود و شیخ بدرالدین غزنوی را هم دیده بود، بظاهر جمله فرورفتگی تمام داشته و در عشق و محبت حقیقی و مجازی بمرتبهٔ عالی رسیده بود، مدفن او نیز دهلی است و عمادالدین دهلوی نیز مرید شیخ امام الدین ابدال است و خرقة از شیخ شهاب الدین عاشق یافته بود، از بزرگان خانوادهٔ چشت بوده، شیخ تاج الدین امام که مشهور وقت خود از بزرگان^۵ چشت و شیخ تاج الدین^۶ از نژاد شیخ فرید گنجشکر که در وقت خود شهرت داشت از مریدان اوست، خوابگاه دهلی.

شیخ علاء الدین بن شیخ نورالدین مرید جد^۷ خود شیخ تاج الدین عبدالصمد ابن شیخ منور است که او را فیل مست می گفتند. در گلزار ابرار

۱. ب: 'قبول' ندارد ۲. ۱. ۲: 'است' ندارد ۳. ب: 'از' ندارد ۴. ۱. ۴: 'شیخ' ندارد
 ۵. ب: 'از' خاندان 'چشت' ۶. ب: 'و' شیخ تاج الدین 'دارد' ۷. ۱. ۷: 'جد' ندارد

نویسد، برگزیده رحمان عیسی خان گفت،^۱ در آغاز سلوک به قصد آنکه مرا کلاه خلافت از قطب السلام برسد بر در روضه قطب الاسلام معتکف شدم، در مراقبه جز صورت شیخ علاء الدین مرا در نظر نیامد، یکبار بسم ندا کردند که علاء الدین قطب الدین است ناگزیر بخدمتش حاضر شدم، تبسم کرد و کلاه بر سر من نهاد و گفت که این کلاه قطب الاسلام است، خوش خواهی ماند، پانزدهم ربیع الثانی سال نهصد و^۲ چهل و هفت وفات.

شیخ شرف الدین کرمانی ساکن قصبه سرسی که در نواح دهلی است نیز در آن زمان بود، حالی دلپسند داشت^۳، جنید نام قوالی را سلطان المشایخ گفت، روزی^۴ که سماع بود بیتی شنید و آهی کشید جان بحق تسلیم کرد.

نهر دوم مجملی در احوال حضرت شیخ فرید گنجشکر و منتسبان
خلافت و مریدی ایشان. درین نهر سه شعبه اند:
شعبه اول^۵ در احوال شیخ فرید گنجشکر و غیره.

موج احوال آن ملک عرش یقین، آن رضوان بهشت وصل رب العالمین،
آن سلطان عالم هدایت، آن خورشید انوار ولایت، آن گنجینه اسرار ذوق، آن فوق
مقامات مافوق، آن صاحب راز رب معبود، قطب اکبر حضرت شیخ فرید الدین
مسعود گنجشکر،^۶ خلیفه معظم قطب الدین بختیار و مشایخ اعظم هند دیر، سر حلقه
واصلان حق و سرگروه عارفان مستغرق، شانی عظیم و احوالی بغایت بلند و نفسی
قاطع و دست گیرا داشت^۷ که باندک توجه ساکنان عالم سفلی را بمقام علوی می رسانید و
آنقدر مجموعه^۸ کمالات صوری و معنوی که در وجود او موجود بود در یک
شخص واحد جمع آمدن میسر نشده. در کشف و کرامت و وجد و حال و سخاوت
و شجاعت بی نظیر بود و در صفای باطن چندان الفت گرفته بود که از ابتدا تا انتها
عبادت بر یک عنوان کرده و بهیچ مرادات دنیا و آخرت سرفرو نکرده و با این همه

۱. ب: 'گفت' ندارد ۲. ۱.۲: 'و' ندارد ۳. ۱.۳: 'داشت' ندارد
 ۴. ۱.۴: 'از روزی که' ۵. ۱.۵: 'اول' ندارد ۶. ب: 'گنجشکر مسعود'
 ۷. ۱.۷: 'دستگیر' است ۸. ب: 'مجموع' کمالات

آنقدر تواضع و اخلاق داشت که بتحریر نه آید. تمام خلائق فریفته حسن سیرت او بودند. در سیرالاولیا نویسد که آن حضرت از نژاد فرخ شاه عادل پادشاه کابل است. چون غزنیان سلطنت کابل ستیدند بعد چندی افواج چنگیز خان متصرف آن ولایت شد، جدش قاضی شعیب مع وابستگان در لاهور رسید از آنجا بقصور آمده باستصواب قاضی آنجا پادشاه وقت قضای قصبه کونتهواله که قریب ملتان است بقاضی شعیب داد و پدر حضرت شیخ فرید حاجی جمال الدین سلیمان نیز قاضی آن قصبه مانده در گذشت، قبر همانجاست و احوال مادر آنحضرت که بس صالحه و عابده بود در لَجَّه نساء درین کتاب باید خواست. آنحضرت سه برادر بودند، بزرگ شیخ اعزالدین محمود و میانه آنحضرت و کوچک شیخ نجیب الدین متوکل که ذکرش می آید، کمالات عالی آن صاحب کمال نه چندانست که باین مختصر گنجد، این شعر بشانش مردی گفته:

پیر ما پیر است مولانا فرید همچو او در خلق مولانا فرید

ومعهذا مثل سلطان المشایخ محبوب الهی نظام الدین احمد بداؤنی^۱ شهنشاه تاجداران کشور عرفان، مرید داشت. روزی شیخ بهاء الدین زکریا گفت، بابا فرید کار را تا کجا رسانیده ای؟ گفت اگر ظاهر کنم این کرسی که شیخ بر آن نشسته است بهوا آید، بر فور این کلمه کرسی بلند شد، شیخ بهاء الدین کرسی خود را فرو نشانید و گفت، بابا فرید کار را بلند ساخته. شیخ اجل شیرازی و شیخ شهاب الدین سهروردی و بهاء الدین زکریا و شیخ سیف الدین باخرزی را در سفر ملاقات نموده و بموجب امر قطب الاسلام در مسجد اچه چهل شب خود را می آویخت، از رسن بسته در چاهی درو زیر آمده در مسجدی^۲ مشغول بودی. شیخ محمد غوث در واردات مکاشفات خود نوشته که شبی مرا ندا آمد که وقت حضوری و معموری است، چون سر بر آوردم دریای عظیم دیدم که تمام عالم رو بآن دریا آورده است و در میان دریا تختی مکلل و مرصع در غایت رفعت برپا کرده اند، پیش آن تخت يك صورت جلال^۳ و يك صورت جمال متجلی است و يك مرد با وقار بر آن تخت نشسته محافظت آن مقام می کند و تمام خلق که بدریا در آمده هیچ

۱. ب: 'بداؤنی' ندارد

۲. ب: 'مسجدی' ندارد

۳. ب: 'يك صورت جلال' ندارد

یکی بدانجا نمی تواند رسید مگر چند عزیز که من می شناسم، نصف راه طی کرده بودند و من سبقت نموده متصل تخت شدم، آن مرد محافظ مرا بخود کشید و پیراهن خود بمن عطا نمود و طبق انوار جلال و جمال بر سر من ریخت، پرسیدم که اسم خداوند چه باشد؟ فرمود فرید گنج شکر،^۱ عرض کردم که اینجا چه باشد؟ فرمود این دریای هستی هست و این تخت رب العالمین و این دو شاخ جلال و جمال، هر^۲ انبی و هر ولی که اینجا می رسد بفیض نعمت بهره مند می گردد، عرض کردم حضرت تنها محافظ این مقام اند؟ فرمود چهار کس، یکی منم و شیخ بایرید بسطامی و خواجه جنید و ذوالنون مصری، ما هر چهار تن بنوبت ماموریم نوبت بنوبت، در نوبت هر کس هر ولی که اینجا می رسد آن صاحب نوبت او را فیض می رساند، از جلال و جمال متحیر شدم، گفتم که پیدایش شما هر چهار بزرگ در زمانه متاخرین به امت محمدی و هستی قدیم این چه طور راست آید؟ فرمود حقیقت ما بدین مرتبه تعلق دارد پیش از ظهور بدن و بعد از ظهور این تن عنصری را دخل نیست. روز شنبه پنجم محرم ششصد و شصت و شش یانه وفات فرموده، نود سال عمر یافت^۳ از آنجمله سی و پنجسال بعد مرشد مسند خلافت و هدایت را زیب داد، در قصبه پتن عرف اجودهن در صوبه پنجاب مدفون شد.

موج احوال آن حواس خمسۀ جسم ولایت، آن پنج انگشت پنجه هدایت، آن مخمس توصیف تفرید، آن پنج آیه تعریف تجرید، آن پنج گنج معنی گنج در گنج، هر پنج فرزند حضرت شیخ فرید شکر گنج، پنج بنای اسلام، پنج ارکان کعبه احترام، پنج حرف اسم معبود، نماز پنجگانه ترك وجود، پنج کلمه دین، پنج سوره صحیفه آل شیخ فریدالدین بوده اند. در سیر الاولیا آرد که حضرت شیخ فرید گنجشکر را پنج پسر بودند، خلف بزرگ شیخ نصیرالدین نام داشت، باوصاف سنیه و اخلاق مرضیه روزگار بعبادت و طاعت بکسب زراعت لقمه حلال بهم رسانیده عمر عزیز در رضامندی حق تعالی بسر برده. پسر دویم شیخ شهاب الدین بوفور علم و فضایل آراسته اکثر در خدمت پدر بزرگوار حاضر بودی، وقتی سلطان المشایخ

۱. ب: فرید شکر گنج ۲. ب: هر ندارد ۳. ا: وفات بوده و سال عمر نیافت

شیخ نظام الدین احمد^۱ بداؤنی را در خدمت شیخ فرید تقصیری واقع شده، او عفوکنانید از سبب اخلاص خود که با سلطان المشایخ داشت. پسر سوم شیخ بدرالدین سلیمان بعلم و تقوی مشهور بود و باوصاف مشایخ کبار مشهور، بعد از وفات پدر بزرگوار مسند خلافت و سجادگی را^۲ زیب بخشید، ویرا حضرت گنجشکر در حضور خود مرید خلفای چشت گردانیده بود و آن چنان است که خواجه قطب الدین چشتی خرد سال بود که پدرش وفات کرد، خواستند ویرا بجای پدر بر سجاده بنشانند، بندگان چشت و اقربای او گفتند که خواجه علی چشتی عم خواجه قطب الدین وارث سجاده در دهلی است، او را آگاه کنید درین معنی تا چه فرماید، بجهت این مصلحت دو خلیفه صاحب نعمت از خلفای خاندان چشت یکی خواجه زور دوم خواجه غور^۳ بخدمت خواجه علی چشتی بدهلی فرستادند،^۴ چون این بزرگان در اجودهن تشریف آوردند گنجشکر ایشان را استقبال کرد، بتعظیم تمام بمنزل خود آورد، مراتب دلجویی و ضیافت قرار واقعی نمود و پسر خود یکی شیخ شهاب الدین دوم شیخ بدرالدین سلیمان را مرید ایشان گردانید. بعد ازین که این بزرگان بدهلی رسیدند خواجه علی چشتی خواست که برفاقت ایشان متوجه چشت شود. سلطان غیاث الدین بلبن مرید خواجه علی بود، بهزار الحاح نگذاشت که بچشت رود، خواجه علی مکتوبی به بزرگان چشت نوشت که من هر نعمتی که از بزرگان چشت و از والد و عمان خود یافته بودم بخواجه قطب الدین برادر زاده خود بخشیدم، مقام و سجادگی چشت حواله اونمودیم، پس خواجه زور و خواجه غور^۵ مع مکتوب متوجه چشت شدند و خواجه قطب الدین را باتفاق بزرگان چشت صاحب سجاده گردانید. خواجه علی چشتی در دهلی ماند، قبر وی در دهلی است. چون بدرالدین سلیمان وفات کرد در مقبره پدر بزرگوارش مدفون ساختند.^۶ چهارم شیخ نظام الدین که بغایت مصاحب و مقبول و گستاخ حضرت گنجشکر بود، ویرا آنجناب بسیار دوست داشتی، آنچه از گستاخی گفتی آن جناب شنیدی و تبسم کردی، وی بجهت لقمه حلال نوکری کردی،

۱. ب: نظام الدین محمد بداونی ۲. ا: را ندارد ۳. ا: خواجه غفور

۴. ا: بدهلی فرستاد ۵. ا: خواجه غفور ۶. ا: مدفون ساخته

وقتی در اجودهن کفار ریختند آنحضرت شربت شهادت چشید، نعلش او را صحیح نیافتند. پنجم شیخ یعقوب است که از همه کوچک و در کمالات از همه برادران بزرگ بود، کرامات هویدا داشت و بر طریق اهل ملامت رفتی و بعکس آنکه بخلق نمودی و بحق تعالی بودی و طبعی فیاض و لطافتی تمام داشت و^۱ اکثر در سفر بودی، آخر الامر در اثنای راه قصبه امروهه او را مردان غیب بر ربودند و غایب کردند، رحمه الله علیهم^۲ اجمعین. حضرت گنجشکر را ازین پسران اولاد بسیار شد و بهر شهر و ملک متفرق شدند و همه جا بزیور صلاح و بزرگی موجود اند، چنانچه خواجه معزالدین که در دیوگیر بدرجه شهادت رسید و قاضی خواجه که بدهلی وفات یافت و خواجه عزیز صوفی نام داشت پسری بی مستوره بنت^۳ شیخ فرید گنجشکر است، بسیار بزرگ بود، تحفه الابرار فی کرامت الاخیر در مناقب نظام الدین اولیا تصنیف اوست و فرزندانش قطب الدین حسن از شیخ نصیرالدین چراغ دهلی خلافت داشت. سومی بعد از شیخ اسحاق بحسب طلب نظام الدین اولیا بدهلی رفت، او بانواع خدمت پیش آمد، دو پسر ازو ماند، خواجه محمد و خواجه موسی، ایشانرا خواجه احمد نیشاپوری مرید شیخ الاسلام باتفاق نظام الدین اولیا بکمالات انسانی رسانید و در دایره نظام الدین اولیا مدفون شد. در اخبار الاخیار نویسد، خواجه محمد در موسیقی لیاقت تمام داشت، سلطان المشایخ از خواندن او بوجد می آمد و پیش امام سلطان المشایخ نیز بوده و شیخ علاء الدین فیل مست بن نورالدین از نژاد شیخ فرید مرید جد خود شیخ تاج الدین بن شیخ عبدالصمد بن شیخ منور اجودهنی است، او را فرید ثانی و گنجشکر وقت گفتندی، در خدمت خواجه قطب الاسلام خیلی اعتقاد و اخلاص داشت. وقتی شخصی زهر خورده بود، خاک روضه قطب الاسلام بآب شسته او را به نوشیدن داد، صحت یافت، پانزدهم ربیع الثانی سال ششصد و چهل و هفت وفات، قبر در دهلی.

شیخ بهاء الدین سیکری از نژاد شیخ فرید^۴ است، تارك از دنیا و مافیها متنفر، بسیار بزرگ در تصرف و کمالات بود. شیخ فریدالدین گنج اسرار جونپوری

۱. ب: 'و ندارد'؛ او 'اگر' در

۲. 'علیه' اجمعین

۳. 'مستوره' نیست

۴. ب: 'شیخ' فریدالدین است

بسیار بزرگ بود، مریدان او بسیار اند، قبر در جونپور. شیخ نورالدین احمد مندووال از نژاد شیخ فرید است، پیوسته در حالت سکر می گذرانیدی.

موج احوال آن آفتاب ولایت ملک آسمان، حضرت شیخ علاءالدین بن شیخ بدرالدین سلیمان، نیره حضرت شیخ فرید گنجشکر است. بسیار ممتاز و مرتاض بود، در فقر و فنا و زهد و ورع و در مجاهده و مشاهده یکتای زمانه است و از جناب حضرت گنجشکر بانواع عنایت^۱ سرفراز شده بود، این جمله تقدسات او ازین جهت است لهذا ذوق بر جاده سجاده اقامت نموده و حقوق صوری و معنوی خلافت را نوعی متروک نساخت، ویرا مردم از اولیای کبار شمارند، سوای مسجد جامع از خانه قدم بیرون ننهاد. در مرآت مسعودی نویسد که شمس سراج واقعه نویس سلطان فیروز شاه بعنایت الله سلطان فیروز شاه ارادت در خدمت شیخ علاء الدین نیره حضرت گنجشکر داشت، بکمال علوت احکام و انتظام و خبر و عدالت سلطنت نموده آخر عمر مخلوق شد، آنچنان بود که در سال هفتصد و نود و شش هجری بزیارت حضرت سالار مسعود غازی مشرف شد، بشب سالار مسعود خود را در خواب بر سلطان فیروز شاه ظاهر کرده دست مبارک بر محاسن فرود آورد، این اشاره براین معنی بود که عمر به پیری رسید، استعداد آخرت باید کرد، سلطان در پایان مرقد حضرت سالار مخلوق گشته در گروه صوفیان در آمد، آنروز از غایت محبت فیروز شاه بیشتر خانان مملکت و امیران سلطنت مخلوق گشتند. بعد از آن فیروز شاه بدھلی رفته نواسه خود را ولی عهد کرده و امر سلطنت باختیار او گذاشته در بهرائج آمد، عزلت اختیار کرد و باقی عمر در مشغولی حق گذرانید و بروایتی زیارت سالار مسعود نموده بمجاوران عنایت بیکران نموده براه لکهنوتی متوجه احمد آباد گجرات شد. شیخ علاء الدین بن بدرالدین سلیمان در نهصد و چهل وفات کرد، دو خلف داشت، معزالدین که صوبه دار گجرات شد و شیخ علیم الدین شیخ الاسلام گردید.

موج احوال آن سرگروه متورعین، شیخ محمد بن خواجه تاج الدین، علم

۱. ب. بانواع 'عنایات' سرفراز

ظاهر بر کمال داشت با این همه در سلوک طریقت زندگی بخش روزگار جد بزرگوار خود شیخ فرید گنجشکر گردید، در نهصد و سی و یک وفات.

موج احوال آن همچشم چشم حق بین، آن همدم دم عارفین، آن مورد^۱ عشق اله **حضرت شاه نعمت الله**، در گلزار نویسد از نژاد گنجشکر در شیخ پور ماندی، حافظ بود و دوبار حج کرده، مرید شیخ محمد خلیفه شیخ اولیا است و پیر پیر را نیز دیده از تلقیبات کامل در گروه واصلین شامل شد و عالمی را فیض رسانید، او مشهور بفرید^۲ ثانی است.

موج احوال آن مورد حالات وهی، آن ماهر معاملات کسبی، آن سرمایه جوادى، شیخ محمد غوث شکوه آبادی، از اولاد امجاد حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر، ابتدای حال با کتساب علوم سفلی بچندان مشقت کوشیده که در نه سال سایر علوم فقه و^۳ اصول و تفسیر و احادیث ماهر گردید و نسبت بیعت و خلافت از آباء بزرگوار خود یافته بود، در تصوف پایه بلند و رتبه ارجمند داشت و در کشف و کرامات بی نظیر زمانه بود. از شاه فضل الله ساکن اتاوه نقل است که بچشم خود کمالات آنحضرت را ملاحظه کردم، باوجود توکل محض چندان سفره عام و تواضع تام داشت که وارد و صادر را گرسنه نمی گذاشت و خرق عادات او زاید از حوصله تحریر است. روزی مسافران رسیدند، ماحضری که بود حاضر نمود، آنها بانکاریکی همراهی خود که برای رفع حاجت عقب مانده بود متأهل شدند، ازو مبالغه در خوردن طعام نمود، آنها عذر مسموع^۴ ظاهر ساختند، فرمود که آنکس را گرگان خورند شما عبت تاخیر درین کار دارید، چون تجسس و تفحص نمودند فی الواقع آنکس را در صحرا از درندگی گرگان مرده یافتند. مرض موت چون او را لاحق شد اثر فالج بر زبان مبارکش رسید که از حرکت و نطق باز ماند، در همان حالت انتقال کرد، تمام از گفتگوی دیه رسید که وقت آخر زبان ایشان باختیار نماند که کلمه می گفتند، چون بالای تخت برای غسل داشتند هر گاه^۵ آب را بر جسد مبارکش ریختند کلمه طیبه بر زبان راند، تاریخ وفاتش معلوم نشد،^۶ متأهل بود، اولاد موجود است.

۱. ب: آن 'نعمت' عشق
۲. ۱: 'بفرزند' ثانی است
۳. ۱: 'و' ندارد
۴. ب: 'مسموع' ندارد
۵. ب: 'هر گاه' آب
۶. ب: 'معلوم' نشده

موج احوال آن برج فضایل و کمالات، آن درج اسرار عشق و حالات، آن محتشم از غایت مشاهدات انوار ذات، آن از رفعت مراتب ولایت مغتنم بکائنات، آن از اشرف اولیا سرشتی،^۱ فرد کامل حضرت شیخ سلیم چشتی، وارث علوم انبیا، سرگروه اصفیا، سلطان مجاهدین اکبر، امام مشاهدین برتر، ذخیره علوم فضایل کمال، گنجینه حالات حقیقت و حال، پیشوای حاجیان بیت الحرام، مقتدای زوآران عظام، محیط دایره محبت، مرکز اسرار حقیقت. در تذکره الاصفیا^۲ نویسد که از نرادر شیخ فرید گنجشکر و مرید خواجه ابراهیم است که به ششم واسطه فرزند و جانشین فضیل عیاض^۳ بود و از خانواده قادریه و نقشبندیه و جد خود شیخ فرید نیز اجازت ارشاد داشت. اصلش از دهلی است، از راه تری و خشکی از هند^۴ دیار بزیارت حرمین شریفین رفته و سیر روم و شام و بغداد و نجف اشرف و دیگر بلاد مغرب زمین را عنان توجه معطوف ساخته تمام سال بسفر می گذرانید، در^۵ وقت مراجعت بمکه معظمه رسیده باز متوجه سیر می شد و باین طریق بست و دو حج گزارده، بمرتبۀ اولی چهارده و بمرتبۀ آخری هشت و چهار سال در مکه معظمه و چهار سال در مدینه طیبه بسر برده، در آن بلاد بشیخ الهند مشهور است، سنین عمرش به نود و پنج سال رسیده. قدم بر جاده شریعت نبوی صلی الله علیه و آله وسلم نهاده ریاضت شاقه بطریق که معمول بود کم کسی را از مشایخ عهد دست داده باشد، نماز پنجگانه او بطهارت غسل که وظیفه هر روزه داشت بجماعت فوت نشد و چون شیخ امان پانی پتی قدس سره بصحبت شیخ رسیده پرسید که طریق وصول شما به مقصد باستدلال است یا به کشف؟ جواب داد که در طور ما دل بردل است، خیلی از مشایخ اهل کمال در خدمت و صحبت او تربیت یافته اند و قایم مقام او گردیده از آنجمله که بعد از تکمیل رخصت ارشاد یافته احوال او مشهور است و دیگر کمال الوری که پیری بود سوخته و گرفتار و صاحب اخلاق و دیگر شیخ پیاره بنگالی دردمندی شیفته بود، شهرتش بدیار بنگ^۶ بسیار است، دیگر شیخ فیض الله ترین سنهلی و شیخ رکن الدین اجودهی و حاجی

۱. ب: اولیاء سه بیتی

۲. ا: در تذکره اصفیا

۳. ب: فضیل بن عیاض بود

۴. ا: هند و دیار

۵. ب: و در وقت

۶. ا: دیار ننگ

حسین و حاتم سنبهلی بهترین خلفای که واسطه العقد و^۱ صاحب حل و عقد خانقاه فتح پور شیخ بدرالدین بود. صاحب تاریخ بداؤنی نویسد که در سن نهصد و هفتاد و هشت بکرات و مرآت شرف ملازمت شیخ دریافتم و آنچه فقیر خوارق عادات شیخ دید^۲ این است در آنچنان باران و زمستان سرد که هوای کوه فتحپور دارد هرگز سوای پیراهن یک تهی خاصه باریک و ردایی از ململ دیگر نداشت و با وجود التزام غسل هر روز حیل و عذری در^۳ صوم و صلوای نمی کرد و همانجا از اخبار الاخیار است که شیخ نماز بر طبق عمل اهل حرمین در اول وقت ادا می کرد و بعضی عبادات مخالف شریعت که متعارف عوام بد شد تغییر داده طالبان را ریاضت و مجاهده می فرمود، ظاهرًا مجلس او بمشابه محافل اغنیا و حکام بودی، یکی را بند و دیگری را حبس و زجر فرمودی. سلطان وقت جلال الدین اکبر پادشاه را با وی رابطه اتحاد و اعتقاد در غایت قوت و استبداد پیدا شد، بتقریب آنکه او را فرزند نمی شد توجه بشیخ آورد، حق تعالی او را پسران داد و ایشان را هم در منزل شیخ تربیت فرمود، ولادت شیخ در^۴ سن سبع و تسعین و ثمان مایه واقع شد، وفاتش بست و نهم ماه مبارک رمضان به سن نه صد و هفتاد و نه گردید، شیخ هندی، تاریخ اوست، در^۵ روزه بحضور خود بنا کرده بودند مدفون شد، در فتحپور روزه و مسجد بنا کرده، هیچ عمارت در روی زمین مثل او کم خواهد بود، تاریخ تاسیس او 'ثانی المسجد الحرام' و تاریخ اتمام 'خانقاه اکبر رحمة الله علیه' و صاحب اقتباس انوار نویسد، چون آنحضرت بار آخر از سفر مکه شریفه تشریف آورده در فتحپور مقیم شد روزی فرمود، الحال یکی ازین دو امر گزینیم یا ترك طعام یا سکوت علی الدوام، مردم معروض داشتند که در صورت سکوت دوام از فیض محروم خواهد ماند لهذا اتفاق بر ترك طعام رو داد، از آن روز تا آخر عمر میل به طعام نفرمود و اکثر روزه طی می داشت، بعد یک هفته یا دو هفته باطعامی که درو غسل و گوشت و غله نبودی افطار فرمودی و آنحضرت را فرزندان و خلفای در

۱. واسطه العقد 'او'

۲. شیخ فرید

۳. 'هر روزه' حیل و عذری 'او'

۴. ب: 'تربیت فرمود ولادت شیخ در' ندارد

۵. ب: 'در' ندارد

عربستان بسیار اند که اسم آنها محفوظ نیست و در هندوستان اسامی خلفای شان نوشته می شود. شیخ فتح الله سنبهلی، شیخ کمال الوری عم زاده آنحضرت شیخ طه گجراتی و شیخ پیاری تاندوی و شیخ محمد شروانی در یمن و شیخ محمد سماری و شیخ سیدو جیو دهلوی و شیخ کبیر ابن شیخ عبدالغفور سارنگپوری و شیخ محمد غوری و شیخ حسین ابن شیخ ابراهیم چشتی بداؤنی و شیخ ولی ابن شیخ یوسف چشتی ساکن^۱ قصبه مئو، شیخ عماد^۲ ابن شیخ معروف چشتی گوالیاری و شیخ یعقوب کشمیری و شیخ رکن الدین ابن شیخ عجیب که از نسل قاضی ابو مسلم است و شیخ بهکهاری بلوری و شیخ سدهاری ابن شیخ اسرائیل، سید حسین و شیخ عبدالواحد دهلوی و شیخ جلال حافظ امام و شیخ ابراهیم صوفی سرهندی. و شیخ سلیم چشتی متأهل بود، اولاد بسیار داشت، صدوق علم الیقین حضرت شیخ بدرالدین خلف آنحضرت بموجب وصایا و نصایح روبروی پدر سجاده نشین شد و حقوق سجادگی بوجه احسن برپا داشته، به دهم ذی الحجه سال نهصد و نود وفات یافت، بعدش برادر او شیخ احمد جانشین^۳ شد.

موج احوال آن درویش با صدق و صفا، آن دلریش محبت خدا، آن بی مثل در مقدمات عشق و رندی، ولی کامل **شیخ عبدالله پیاری سرهندی**، پیاری طایفه ایست از افغانان، مرید حضرت شیخ سلیم چشتی است، مردی ممتاز و مرتاض و مسافرت بسیار کرده و مشایخ وقت را دریافته کار خود بجایی رسانیده بود، به حجره ای که جوار خانقاه جدید شیخ داشت و حالا بعبادت خانه بادشاهی شهرت دارد پیوسته معتکف بودی و چون شیخ سلیم چشتی اول که بحج براه خشکی رفته بود تشریف آورد او رخصت مکه معظمه طلبید، شیخ طوماری بر ذکر مشایخ و اهل الله که در ولایت عرب و عجم و هند دیده بود نوشته داد، در اکثر بلاد سیر کرده طبقات مشایخ را دریافت و بصحبت یاران میر سید محمد جونپوری که دعوی مهدویت کرده بود در گجرات و دکن پیوسته سفر همان طریقه اختیار نمود، چند گاهی در بیانه

۱. ۲. شیخ 'جماد' ابن شیخ

۱. ۱. یوسف 'ساکن چشتی'

۳. ب: جانشین 'او' شد

بعهد اسليم شاه بطريقی که سابقاً مذکور شد در زاویۀ خمول و گمناسی اوقات بی‌تعینی و بی‌تکلفی صرف نمود، چون آحاد الناس فارغ از معهود تعلقات می‌زیست و زمانی که بتقریب اکثر شیخ‌علایی بیانه را اسليم شاه او را باغواي مخدم الملک آزار بسیار داده زجر و ضرب بشدت بلیغ نموده باز مسافرت اختیار کرد در اطراف و اکناف همان سیاحت می‌نمود، آخر عمر ترك دعواي مهدویت نموده در سرهند گوشۀ عزلت گزید، بطریق سایر مشایخ سلوک می‌کرد و در هنگامی که پادشاه آن حجره را که قریب بمحل واقع شده بود تعمیر نموده بعبادتخانه موسوم کرد و نام میان عبدالله بآن تقریب مذکور شد او را از سرهند طلبیده صحبت داشت و چیزها پرسید، از مهدویت انکار آورده گفت، اول این طایفه مرا نیک^۱ افتاده بودند بیاران همان طایفه گردیدم و بعد از آن که حقیقت حق الیقینی ظاهر شد از آن ابا^۲ نمودم، باعزازش باز گردانید در سال نهصد و نود و سه و در زمان توجه بجانب اتک چون بسرهند رسید او را بار دیگر طلبید و تکلیف زمین مدد معاش کرد، او قناعت را دست‌آویز ساخته قبول نمی‌کرد و خواهی نخواهی فرمان نویسانیده حواله او نمود، بامثال اسر فرمان گرفت اما شیوۀ توکل از دست نداده بآن هیچ نه پرداخت، در سن هزار و بست و هشت وفات یافت.

موج احوال با حلم و حیا، شیخ طه^۳، سرید شیخ سلیم، ابتدا حال سپه‌پیشه بود، بعدش ترك حاصل آمد، پس يك سال خرقه یافت و باقامت احمدآباد گجرات^۴ مامور شد. در خلاصه التواریخ آرد که مظفر گجراتی اراده ریاست گجرات داشت، روزی برای تفاول شمشیری به حضور شیخ آورد و خواست که از دست خود بمن عنایت کند، آنحضرت فرمود، دوازده سال شد که این دیار بنام اکبر پادشاه معین گشت، مظفر برگشت و گفت اگر چنین نشود از همین شمشیر بآر شاه بی ادبی کنم، بعد يك هفته افواج اکبری رسیده آن ملک را^۵ در تصرف در آورد، وی را نسبت با روح حضرت گنجشکر بسیار غالب بود.

۱. انا نمودم

۲. انا ندارد

۳. مرا تنگ افتاده

۴. ب. گجرات احمدآباد

موج احوال مخالف نفس اماره، حضرت شیخ پیاره، از مریدان شیخ سلیم است. در خلاصه التواریخ نویسد که وی از خرقة مرشد خود ممتاز شد، بسیار بزرگ و صاحب کرامت بود، جهانگیر پادشاه را مرض صعب لاحق شد، اطبا از علاج عاجز آمدند، توقع زیست باقی نماند، آنحضرت رجوع کرد و الحاح نمود، آنحضرت آن مرض را بر خود گرفته پادشاه را از مرض خلاص داد.

موج احوال آن مریدان را هادی، شیخ عبدالواحد اکبر آبادی، از خلفای شیخ سلیم چشتی است. در خلاصه التواریخ نویسد که ابتداء تاجر اسپان بود، چون بخدمت شیخ رسید ارشاد یافت در تجارتی که هر وقت دغدغه سود و زیان باشد سودای چنان بکن^۱ که سوای نفع زیان را احتمال نباشد، پس وی بیعت نمود و عبادت مشغول شد تا که وفات نمود، 'کان من المخلصین' تاریخ اوست.

موج احوال آن^۲ محیط دایره برتری، شیخ کمال الوری، مرید شیخ سلیم بود. در خلاصه التواریخ نویسد که سوخته آتش عشق گرفتار سلسله محبت و صاحب اخلاق بود. شیخ رکن الدین اجودهنی و شیخ حسین حاجی نیز از خلفای شیخ اند، مالک مرتبه مکملی شیخ فتح الله سنبهلی اعظم خلیفه اوست^۳، در وقت اکبر پادشاه به سنبهل آمده اقامت گزید، حالات و کمالات شیخ فتح الله در خلاصه التواریخ بسیار اند، این مختصر گنجایش آن نیافت، مختصر این است بسیار بزرگ بود، سلاطین وقت روی نیاز باو داشته اند و فتح مهمات آنها شده است، در بست و هشتم و بقولی دیگر بست و ششم جمادی الآخر در سال نهصد و هفتاد و هشت وفات نمود و در سنبهل مدفون شد.

موج احوال شیخ ابو سعید خلف و خلیفه شیخ فتح الله سنبهلی است. بزرگی او از اینجاقیاس باید کرد که شیخ فتح الله فرمود هر کسی که بجوار مزار شیخ ابو سعید دفن خواهد شد آتش دوزخ بروی حرام است. دومی پسر شیخ فتح الله شیخ حسن بود که صاحب کمال و حال بوده است.

۱. ب: چنان 'مکن' که

۲. ا: آن 'ندارد

۳. ا: خلیفه 'داشت'

موج احوال شیخ حسین^۱ صوفی چشتی نام، صوفی نهاد صوفی مشرب مرید شیخ سلیم چشتی بود از آن تخلص چشتی می کرد، در سال هزار و ده وفات.

موج احوال درویشی آئین، شیخ اربعین، مرید شیخ فتح الله است، نزدیک پیر خیلی ممتاز بود.

موج احوال مظهر اسم کریم، شیخ عبدالرحیم، خلیفه شیخ سلیم چشتی، بسیار بزرگ بود، دهم ربیع الاول وفات کرد، قبر در کره.

موج احوال آن رئیس ارباب تجرد، آن انیس ارباب تفرد، آن ناظر جمال و بینائی^۲ دل، صوفی مصفا حضرت شیخ نجیب الدین متوکل، برادر و خلیفه حضرت گنج شکر بود، حالتی عجیب و استقامتی قوی داشت. در مرآت الاسرار از اقوال سلطان المشایخ آرد که او هفتاد سال بدهلی ماند اما وظیفه و دیهی قبول نکرد، با اتباع و فرزندان متوکل بود و عیش خوش داشت، من همتای او درین شهر ندیدم و او نمی دانست که این روز چه روزست و این شهر چه شهر و این درم کدام درم است. روز عید بود، شیخ هر چه در خانه داشت خرج نموده بنماز رفت، وقت معاودت چند دوستان را تواضع طعام نموده بخانه رفت، هر چند جست آنجا هیچ نیافت،^۳ لا علاج شد،^۴ بر بام خانه رفت بحق مشغول شد، همان ساعت دند مردی بالای بام می آید و این بیت می خواند:

بادل گفتم دلا تو خضر راهی^۵ دل گفت اگر مرا نماید بینم

پس آن شخص مبلغی و طعامی^۶ پیش نهاد و رفت و او خضر علیه السلام بود. حکایت او عجیب^۷ است تا کجا نویسد، نهم رمضان سنه^۸ ششصد و نه بدهلی وفات یافته مدفون شد.

موج احوال آن کاشف اسرار ربانی، آن مبتلا بدرد و محنت^۹ پنهانی، آن همگی محبت و اشتیاق، خادم الاولیا حضرت شیخ بدرالدین اسحاق بن علی بن

۳. ب: 'هیچ آنجا نیافت'

۶. ا: مبلغی و طعام'

۹. ب: 'محبت پنهانی'

۲. ب: 'در بینائی دل'

۵. ا: ... 'دلا خضر رانی'

۸. 'سنه ندارد'

۱. 'شیخ حسن صوفی'

۴. ب: 'لا علاج شده'

۷. ا: 'عجب است'

اسحاق الدهلوی داماد و خادم و خلیفه حضرت گنجشکر است. از جمیع فضایل صوری و معنوی آراسته، در زهد و ورع و عشق و صفا میان مشایخ کبار مشهور و^۱ در وجد و سماع و به درد نظیری نداشت. در مرآة الاسرار نویسد برای حل و عقد^۲ چند دقیقه علوم که از علمای دهلی نکشود عازم بخارا شد، باثنای راه در اجودهن از گنجشکر ملاقات نمود، سایر خدشات علمی او حل شد، آنرا از آنحضرت علم لدنی انگاشته مرید شد و از خدمات شایسته بس مقرب گردید که حضرت^۳ گنجشکر غیر او خدمت خود بدیگری فرمودی و پیش امام نماز خود او را^۴ کردی و بشرف دامادی خود ممتاز ساخت و بریاضات انداخته چاشنی کامل از فقیر بدو بخشید و بحضور خود از رئیسان مثل ملک شرف الدین حاکم دیپالپور^۵ و غیره که متمنای بیعت شده می آمدند فرمودی، شیخ بدرالدین او را مرید خود کن، وی سلطان المشایخ را پیوسته در خدمت گنجشکر مصلح کار بود، سلطان المشایخ او را بسیار دوست داشتی و بعد وفات حضرت گنجشکر تا که شیخ بدرالدین بقید حیات بود سلطان المشایخ هیچ کس را دست به بیعت نه ستیده، متمنایان این مقدمه را بخدمت او برده مرید می کرد، بعد وفات او هر کس که می خواست مرید خود می کرد. چون گنجشکر وفات یافت شیخ بدرالدین منزوی شد، مدام مستغرق بفنای احدیت ماندی، وی را مناقب بس عالی است. وقتی پسران گنجشکر در صحرا می رفتند، صاحبزادگان گفتند مریدان پدر ما را آنقدر کرامت نیست که مریدان سید احمد کبیر، بر شیر سوار شده و تازیانه مار گرفته راه می روند، شیخ را بلحاظ عظمت پیر خود غیرت در کار آمد، فی الحال شیری از جنگل بر آمد، صاحبزادگان از ترس بر شجر سوار شدند، شیخ پیش شیر رفته بازی می کرد و مرشد زادگان را طلبید، نه آمدند پس شیر را رخصت کرد. روز وفات نماز صبح و اشراق و چاشت ادا کرده جان بجانان سپرد، خواجه محمد و خواجه موسی پسران او بسیار بزرگ و بابرکت^۶ و نعمت و خلافت فقر بودند^۷، مفصل

۱. ب: مشهور بود در

۲. ب: عقده چند

۳. ا: حضرت ندارد

۴. ا: ادا کردی

۵. ا: حاکم دیالپور

۶. ب: و بابرکت ندارد

۷. ا: فقیر بودند

احوال ایشان در سیرالاولیا نوشته است که بعد وفات پدر بحسب طلب سلطان المشایخ بدهلی آمدند، سلطان المشایخ بانواع عنایت و شفقت پرورش و تربیت آنها نمود، چنانچه فرزندان خواجه محمد و خواجه موسی خادم روضه سلطان المشایخ بغایت با عزت و احترام اند.

موج احوال آن رهبر رهروان و پیروان، آن پهلوان شریعت رسول الله، آن بار یافته درگاه اله، ^۱ **حضرت شیخ کبیر کله روان**، از نراد شیخ فرید گنجشکر است، خرقة دست بدست از آبای خود یافته و پیر طریقت او شیخ ابو محمد چشتی است که هم از احفاد گنجشکر بود. شیخ کبیر را نعمت و خلافت از میر سید علی هرمزی بموجب حکم رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم ^۲ نیز رسیده. ویرا کله روان از آن گویند که پدرش حضرت شیخ محمد که در ^۳ با کمال، متورع و متوضع صادر و وارد را نان دادی از آن باین لقب شهرت گرفت و نیز گفته اند که کله او از سر افتاده بود از گفته ^۴ روان شد، پس حضرت شیخ محمد در وقت همایون پادشاه از پتن بسنبهل آمده مقیم شد، آنجا مزار قاضی بده است، بغایت علو ^۵ که بروز پنجشنبه اطفال بر مزارش جمع آمدی، قاضی دست از قبر بر آورده از شفقت دست بر پشت آنها رسانیدی و شیرینی بآنها دادی، شیخ محمد از دریافت ^۶ این مقدمه بر مزار قاضی رفته و ^۷ گفت که این وضع خلاف شریعت است، قاضی جواب داد که حالا دستم از قبر نخواهد بر آمد فاما شهرت در سنبهل نخواهد شد ازین موجب شیخ محمد بولایت و کرامت شهرت ندارد، از وقوع بعضی تصرفات علانیه رئیس آنجا دختر خود را بشیخ داد، ازو شیخ کبیر متولد شد، چون بمرتبه تکمیل رسید احیای موتی کرد و ازین جنس خوارق بسیار ازو سرزده، معاصر شیخ عبد العزیز چشتی دهلوی که ذکرش در لجه چشتیان آمده است بود، در سال نهصد و شصت هجری وفات.

موج احوال آن کاشف اسرار صمد، **شیخ محمد بن شیخ کبیر بن شیخ محمد**، از غایت کمالات و بلند حالات بلقب مرشد جهان شهرت یافت، فرزند

۱. ۱: 'آله' ندارد ۱. ۲: 'صلی الله... وسلم' ندارد ۳: در هر سه نسخه جا خالی است

۴، ۵: در هر سه نسخه جا خالی است ۶. ۱: از دریا. این ۷ ب: 'و' ندارد

دختر او عبدالرسول هم بغایت بزرگ بود، چون مردان غیب در مجلس شیخ محمد می آمدند او بچشم ظاهر می دید، در هزار هجری وفات شیخ محمد.

موج احوال آن در کمالات معمور، شیخ عبدالشکور، از اولاد شیخ محمد است، شیخ تاج الدین مرید پدر^۱ خود اند، عبدالشکور را بسیار پسندید و محرم راز محفل گردانید، اکثر خوارق ازو بعمل آمده، شیخ نجم الدین از اقربا و مریدان مرشد جهان بس بزرگ بود.

موج احوال آن صاحب خوارق پسندیده، آن صاحب کرامت سنجیده، آن در فقر و درویشی شاه، حضرت شاه عصمت الله^۲، از اولاد شیخ کبیر کله روان است، خرقة از آبا یافته، اهل کمال و صاحب حال بود، مواجید و سماع را از بس دوست داشت، وقتی بخادم گفت سبحة از حجره بیار، خادم که بحجره شد شیخ از آنجا در تسبیح گردانی دید، متحیر باز گشت و حسب حال اظهار ساخت به ستر آن امر کرد، در شانزدهم محرم سال یکهزار و یکصد و بست و نه وفات، پیر کبیر تاریخ اوست، همراه جنازه او قوالان سرود گویان^۳ می رفتند از جسدش آثار و اطوار تواجد محسوس می شدند، خلف و خلیفه او ابو محمد بزرگ بود.

موج احوال آن مانوس علم ثوری^۴، شیخ نور محمد شاهجهان پوری، مرید شیخ عصمت الله است، بس رفیع القدر در مجاهده و مشاهده، از سنبهل بوطن آمد، خبر وفات مرشد شنید، بر سر قبر مرشد رفته محاور شد، اجازت یافت که از عبدالرحمن رود ولوی فواید اخذ^۵ نماید، چنان کرد، باز بسنبهل رسید و در وجد و ورع خیلی مایل بود و وقت وفات بدستور پیر وصیت کرد، قبرم گل در گل کنند، مردم چوب دادند فی الحال چوب بشکست، فرموده اش بجا آمد، در یکهزار و یکصد و هفتاد و یک وفات، بمقابر پیر دفن شد، 'فنا فی الشیخ' تاریخ اوست.

موج احوال آن صاحب یافت حقیقت اله، شیخ عبداللطیف مرید شیخ عصمت الله، مجاهد و تارك و متفرد^۶ از اغنیا بود، مدة العمر دعوت غنی قبول نکرد، بمجاورت پیر کوشیده.

۳: سرود 'کنان'

۲: شاه 'عظمت الله'

۱: پدر 'ندارد'

۶: تارك و 'متفرد'

۵: اخذ فواید 'نماید'

۴: ب. علم 'ثوری'

موج احوال آن درویش برتر، **شیخ غلام محمد بی خبر**، با خدا باخبر و از خود بی خبر بود، مرید شاه عبد اللطیف است، قبر نزدیک پیر دارد،^۱ بنده حضوری شاه نعمت الله شاهجهان پوری مرید شیخ نور محمد است، پیوسته بر مزار مرشد بودی، شبها بنعرة جاتسوز و صدای دلدوز می گذرانید.

موج احوال آن ذخیره معارف،^۲ **شیخ محمد عارف**، از مریدان شیخ عصمت الله در لاهور بود، بخط ثلث قرآن بس صحیح نوشتی، تجرید و تفرید بر کمال داشت، صاحب حال و احوال، بسیاری از فیض رسانیده مخلصان را از امتحان سایل علمی منع نمودی و روی افتاده تحریص کردی، گفتی تصوف کوه نبات است، موافق اندازه دهن بخورید.

موج احوال مظهر انوار^۳ اله، **شیخ رحیم الله**، مرید شیخ عصمت الله است. در خلاصة التواریخ نویسد که در طفولیت حسن بسیار داشت، منظور نظر شاه مسکین مجذوب بود و به^۴ نسبت مسکین مجذوب^۵ روز جزا^۶ در الفتی بی اندازه^۷ چون مجذوب بمرد آنحضرت به پرو ویرانه آواره^۸ شد، پس کار ...^۹ از شاه مجیب اخذ فواید نموده از آنجا به سنبهل متصل^{۱۰} عیدگاه حجره ساخت^{۱۱} روی خود را سیاه ساختی و گردیدی، حال عشق از احوالش نمایان بود، ...^{۱۲} وفات کرد، بسنبهل دفن کردند،^{۱۳} آه در محبوس مرد عاشق رند^{۱۴} تاریخ اوست.

موج احوال آن کمالات را معدن، **حضرت شیخ لادن**، از نژاد شیخ فرید گنجشکر متوطن دهلی بود در سرای شیخ علاؤالدین چشتی^{۱۵} از بزرگان او بود تا بدین ...^{۱۶} صاحب اخلاق و کرامت، آرام نفس کم می خواست و از روح حضرت قطب الاسلام محرمیت کلی می داشت، از غایت کمالات او را فرید ثانی می گفتند

۱: در هر سه نسخه جا خالی است ۲: ذخیره معارف ندارد ۳: ب: 'انوار' ندارد
 ۴: ب: 'به' ندارد ۵: در هر سه نسخه جا خالی است ۶: ب: 'روز جزا' ندارد
 ۷: در هر سه نسخه جا خالی است ۸: 'ویرانه' آواره شد ۹: در هر سه نسخه جا خالی است
 ۱۰: 'موصول' عیدگاه ۱۱: ۱۲، ۱۱: در هر سه نسخه جا خالی است
 ۱۲: ب: 'رند' ندارد ۱۳: ب: 'چشتی' ندارد ۱۴: در هر سه نسخه جا خالی است
 ۱۵: ۱۶: ۱۵: در هر سه نسخه جا خالی است

و از نهایت مکرمت....^۱ می نامند،^۲ او آخر در سنبهل مقیم شد و بنام خود سرایی آباد ساخت، الآن موجود است، بعد وفات استخوانش بدهلی بردند، در هشتصد و چهل هجری یا نهصد وفات.

موج احوال آن مصروف به فی سبیل الله، شیخ فیض الله، از نژاد شاه لادن بطور اسلاف خود برفت، بسیار بزرگ در توکل و استقامت بر کمال داشت. دزدان بسرای او ریختند، شیخ مجروح شد، غلام فرید که...^۳ کشت سر برداشت شیخ فیض الله.....^۴ سال هزار یکصد و سی وفات^۵ یافت غلام فرید در جراحت اند مال حالتی جانشین پدر گشت، با اخلاق و ایثار و عبادت خلف سلف خود بود^۶ بعدش سیف الله خلف و خلیفه او^۷ مسند خلافت را زیب داده زیارت حرسین نموده سند حدیث از سندی^۸ نموده، پس بوطن آمد مدام بسته می داشت و این از خوارق علیه^۹ استغراق بود

موج احوال آن دلیل عارفان عالیمقام، آن خلیل^{۱۰} واصلان حرب التزام، آن جامع فضایل صوری و معنوی، مقتدای قوم حضرت شیخ جمال هانسوی مدیر و خلیفه حضرت^{۱۱} گنجشکر است، بکمال علم و تقوی آراسته و میان مشایخ کبار بجمع کمالات ممتاز بود. بقول صاحب لطائف اشرفی نسب او بابام اعظم^{۱۲} ابو حنیفه کوفی می پیوندد. در سیر الاولیا آمده، گنجشکر دوازده سال به محبت او در هانسی ساکن بود و در باب او فرمودی که جمال جمال ماست و گاهی گفتمی که جمال می خواهم که گرد سر تو گردم و این دلیل واضح است بر کمال قرب و^{۱۳} منزلت او و هر که را گنجشکر خلافت نامه عطا کردی او را وصیت کردی که جمال را بنما، چنانچه این مقدمه در ذکر سلطان المشایخ واضح می شود. وقتی آنحضرت خلافت نامه بزرگی را پاره کرد، او همچنان آن کاغذ دو پاره بخدست گنجشکر آورد، گنجشکر فرمود من پاره کرده

۴۳: در هر سه نسخه جا

۱.۶: 'بود' ندارد

۹. ب: 'خوارق' غلبه

۲. ب: می 'نامیدند'

۵. ا: 'وفات' ندارد

۸. ا: از 'هندی' نموده

۱۱. ا: 'حضرت' ندارد

۱۳. ا: 'و' ندارد

۱: در هر سه نسخه جا خالی است

حالی است

۷. ا: 'و' ندارد

۱۰. ب: آن 'جلیل'

۱۲. ا: 'اعظم' ندارد

جمال را دوختن نمی توانم، آن بزرگ گفت من سلسلهٔ او را پاره کردم، آینده در خانوادهٔ او صاحب کمال نشود، با شیخ ابوبکر طوسی حیدری قلندر که ذکرش در لجهٔ متفرقات باید جست خیلی محبت داشت، هر گاه بدهلی آمدی بمنزل او^۱ مقیم شدی و او را باز سفید گفתי. روزی حسام الدین اندیتھی^۲ که یکی از کمل یاران شیخ جمال بود گفت باز سفید شما می خواهد که بمکه پرواز نماید، فرمود، همین ساعت برو و این ابیات بخوان:

بر پای ترا سرم نثار اولی تر يك سر چه بود بل هزار اولی تر

در غار وطن ساز چو بوبکر ز آنکه بوبکر شدی وطن بغار اولی تر

شیخ جمال در حضور پیر خود یعنی حضرت^۳ گنجشکر وفات یافته^۴ در هانسی، نعمت وی به پسران نرسید، پسر بزرگ او دانشمند بود، بحضور پدر دیوانه شد، می گفתי، العلم حجاب الاکبر معلوم شد که دیوانه معنوی بود، سلطان المشایخ معنی حجاب اکبر پرسید، گفت علم دون حق است، هر چه دون حق است حجاب اکبر آمده و دومی پسر شیخ جمال شیخ برهان الدین است، بعد وفات پدر^۵ مع عصا و خرقة که پدرش از گنجشکر یافته بود باستصواب ملا قطب الدین منور به اجودهن رفته پیش گنجشکر نهاد، بدستور پدر عنایت یافت و بفخر مریدی مشرف شد و ماذون گشت، قسمی که پدر تو مجاز بود ترا نیز کردیم فاما چندی در خدمت نظام الدین سلطان المشایخ باش، او پیوسته از هانسی همراه کنیز پدر خود که بسبب غایت صلاح و کمال از گنجشکر ملقب بلقب مادر مومنان گشته بود در خدمت سلطان المشایخ رفتی و بیعت نه ستیدی که ما را نمی رسد با وجود سلطان المشایخ دست گیرم، رحمة الله علیه.

موج احوال آن از دنیا منتقل^۶ بدین، آن منفعل از غفلت بدید کرامت مبین، آن محرم شده به رازهای نهانی، افراد وقت شیخ عارف سیستانی، عجب حالی گمنامی داشت که بعد از ترك بهیچ مرادات التفات نکرد، این بزرگ نیز از خلفای گنجشکر است. صاحب مرآة الاسرار از اقوال سلطان المشایخ آرد که او ابتدا بوالی ملتان تعلق داشت که او از معتقدان گنجشکر بود، وقتی صد تنکه را

۱. او ندارد

۲. ب. اندیتھی ندارد

۳. حضرت ندارد

۴. ب. وفات یافت

۵. پدر ندارد

۶. ب. مشتغل بدین

بدست او در خدمت گنجشکر فرستاد او نیمه پیش خود داشته نصف بحضور آورد، گنجشکر فرمود، ای عارف حصه برادرانه کردی، عارف غرق بحر انفعال شد، همان ساعت آن نیمه دیگر و چیزی از پیش خود به حضور آورد^۱ و ترك آن وادی نموده مرید شد و شیوه فقر و نامرادی گزید، پس در چند صحبت او را با نعمت و خلافت و اجازت بیعت کرده رخصت بطرف سیستان داد، بعد چند روز وی خلافت نامه آورده پیش گنجشکر نهاد و گفت، این کار نازک است، اندازه من بیچاره نیست که عهده این کار و سبیل مشایخ کبار توانم بجا آورد، پس رخصت کعبه خواسته رفت و همانجا در گذشت، خیلی مرد با برکت و کرامت بود.

موج احوال آن بزرگ وحید، حضرت شیخ فرید، پسر عبدالعزیز مرید و خلیفه و صاحب سجاده جد بزرگوار خود شیخ حمیدالدین ناگوری بود. در ظل تربیت و تلقین گنجشکر پرورش یافته، کتاب سرور الصدور ملفوظ شیخ حمیدالدین او جمع آورده، مرقد او در میان مقبره قطب الاسلام و شیخ نصیرالدین چراغ دهلی بدهلی واقع است، شیخ ضیا نخشی مرید اوست.

موج احوال آن راه سلوک را سالک، آن مملکت کمال را مالک، آن عاشق ذات ودود، مقتدای وقت شیخ داؤد بن محمود، از بزرگان این طایفه بود، حالتی با راحت داشت و همتی بلند، سلطان سید اشرف جهانگیر در لطایف اشرفی فرماید که مولانا داؤد بزیور علم صوری و معنوی آراسته بود، از ابتدا تا انتها بعزلت خلوت عمر شریف گذرانیده، چون مسکن او موضع پالهی مئو از قریات قصبه رودولی بود بنابراین گنجشکر دو سه مرتبه در وقت آمدن او ده بقریه مذکور نزول فرموده است و يك اربعین بجهت خاطر مولانا در مسجد که در قریه پالهی^۲ مئو است گذرانیده، الآن يك دیوار مع محراب از آن مسجد در موضع پالهی مئو موجود. و نیز آنجا آرد، مولانا داؤد را برادری بود شیخ تقی الدین نام، او نیز مرید گنجشکر بود، بغایت بزرگ و عالی همت. وقتی یکی از رجال غیب فوت شده بود، آنجماعه خواستند او را در زمره خود داخل نمایند، او خود برسید، اهلیه راضی نشد، جواب داد

۲. ب: پالی مئو

۱. آورده ندارد

که مراقبول نیست، رجال الغیب گفتند، سبحان الله عجب موجی اند که بارعلو چنین منصب مرا در نظر نه آورد، مزار شیخ تقی الدین در انهونه توابع اوده بر لب حوض واقع است^۱ و در مرآة الاسرار از ملفوظ شیخ نصیرالدین آرد که مولانا داؤد مرید گنجشکر بس معظم بود، برها من و او یکجا از اجودهن برآمده یوطن آمده ام، او بصحرا که مشغول می شد آهوان آمده در چشم او می نگریستند، ویرا کمالات بس عالی بود از ملفوظ شیخ نصیرالدین دریافت می شود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن فخر سادات، آن دفتر کمالات، آن از اولاد رسول^۲ مقبول، آن جگر بند مرتضی و بتول، آن کشف رازهای پنهانی، حضرت میر سید محمد بن سید محمود کرمانی، از سالکان روزگار صدقی و محبتی تمام داشت، سر حلقه سادات کرمان بود، برای تجارت از کرمان براه لاهور در دهلی آمدی، وقت بازگشت در اجودهن شده برای ملاقات عم خود سید احمد کرمانی بملتان رفتی، او دختر خود بعقد نکاح سید محمود داده بود، درین آمد و رفت سید محمد را اعتقاد از گنجشکر پیدا آمد و مشرف بیعت شد، از غلبه محبت گنجشکر اسباب معیشت دنیا بر طرف ساخته خود با منکوحه در اجودهن بخدمت گنجشکر اقامت نمود، وی مقرب تریس یاران گنجشکر است، مدت هیزده سال بخدمت قیام داشت و دوازده سال در ارادت از سلطان المشایخ سابق است میان سلطان المشایخ و میر سید محمد محبت و یگانگی^۳ فوق الحد بود لهذا گنجشکر این هر دو بزرگان را یکجا حکم اقامت کرده بود که فیما بین مواخات افزایش، از آن مودت ها میر سید محمد بعد وفات پیر مع فرزندان خود در دهلی بخدمت سلطان المشایخ آمد و باقی عمر آنجا گذرانید. وقتی در میان سلطان المشایخ و میر سید محمد تغییر مزاج واقع شد، سید محمد در مانده^۴ حاضر نمی گشت، سلطان المشایخ آن سرور صلی الله علیه و آله وسلم را بخواب دید، ارشاد یافت که سید محمد از فرزندان ماست، صبح سلطان المشایخ بخدمتش رفت، گفت تا نه فرستادند نامدی، پس حضرت سید چهارده سال قبل از وفات حضرت سلطان المشایخ رخت هستی ازین جهان فانی

۱. ۲: اولاد مقبول رسول صلعم

۱. ۱: واقع شد

۴ ب: در مائده

۳ ب: محبت و یگانگی

بربست، در شب جمعه سن هفتصد و پانزده در حظیره^۱ سلطان المشایخ بر^۲ چبوتره یاران اعلی مدفن یافت و در گلزار ابرار^۳ نویسد که این جماعه در دهلی اکبر و بزرگان بودند، اکثر از ایشان خلفای گنجشکر و برخی از متابعان سلسله او شیخ نورالدین دهلوی جامع الحکایات تصنیف اوست از مشایخ روزگار و اولیای نامدار بود، سید تاج الدین بن سید جلال الدین بداؤنی مجاهد و مرید و متقی و سید مغیث الدین مفتی و سید منتخب سیه دستار هر دو برادر معبد و متبرک و متقی و متورع و منروی، با اینهمه ندور کسی مقبول نمی داشتند و سید علاؤالدین و سید قطب الدین هر دو برادر نیز در ترك و تجرید و تصوف و توحید یگانه روزگار بودند. گویند سلطان المشایخ سلطان الانبیا صلی الله علیه و آله وسلم را بشکل علاؤالدین در معامله دیدی و حمیدالدین مخلص بزه و ورع بر هدایه شرح مشکل کشا دارد و مولانا عمادالدین بن^۴ حسام واعظ و مولانای جمال الدین ساطی قاری و مولانا کبیرالدین عراقی مورخ تاریخ جهانگیری و مولانا بدرالدین طیب دمشقی و مولانا حمیدالدین بیانی هریک بزرگ بودند.

موج احوال آن گنجینه حقایق معانی، حضرت شیخ مسعود بهدانی^۵ در قصبه سالوسه کروه از^۶ کچهوچه آستانه سلطان سید اشرف جهانگیر آسوده است، مرد با یرکت و تصرف، الآن از مزارش خرق ظاهر است. سلطان سید اشرف جهانگیر فرموده از آنطرف کسی که^۷ زیارت من آید بدون زیارت شیخ مسعود نه آید، ازو بیزار باشم و یکروز زیارت آنحضرت هم مقرر است که خلق آن دیار جمع می شوند، در عهد خویش بغایت صاحب کمال بود، گویند خلیفه حضرت گنجشکر بود.

۱. ا: در 'حظیره' سلطان

۲. ا: بر 'ندارد'

۳. ا: ابرار 'ندارد'

۴. ا: بن 'ندارد'

۵. ب: مسعود 'بهدانی'

۶. ا: در 'کچهوچه'

۷. ب: هر 'کسی' که

شعبه دویم: مجملی در احوال سلطان المشایخ حضرت نظام الدین احمد بداؤنی و خلفا و متابعان ایشان. درین شعبه سه رود اند.

رود اول: در احوال سلطان المشایخ شیخ نظام الدین اولیا قدس سره.^۱

موج احوال آن محبوب معبود عالم، آن محمود اولاد آدم، آن امام مشاهدین انوار ذات، آن سلطان مجاهدین مصفا صفات، آن وارث انبیاء مرسلین، سلطان المشایخ شیخ نظام الحق والدین، مشایخ اکبر و خلیفه شیخ فریدالدین گنجشکر است. شگفته حالی که فول ترانه تواجدا و فواله چرخ را از مقام خودی چنان در چرخ بیخودی آورده که سفرات وحدت آشنا شد، شیفته کمالی که هر تار موی دایره تنش بسازگاری راز پرده است نوعی سرکشیده که از تحریر توصیفش ریشه چوب خشک قلم ترزبن چون روداه^۲ قانون در آن وادی والی لوای مغفرت لشکر چشتیان بیوم حشر و مولای موالی جماعت بهشتیان روز بعث و نشر بوده است. در ملفوظش آرد، پدرش سید^۳ احمد بن علی است. خواجه سید^۴ علی جد پدری و خواجه سید^۵ عرب جد مادری آنحضرت هر دو بزرگ از بخارا به لاهور آمدند، از آنجا به بداؤن توطن گزیدند، خواجه عرب دختر خود بی بی زلیخا که عارفه کامله بود احوالش به لجه نساء باید خواست بخواجه احمد بن خواجه علی نکاح کرد، ازو حق تعالی سلطان المشایخ را بوجود آورد. ملا جامی در نفحات گوید که نسب آنحضرت بخالد بن ولید می رسد. خواجه احمد از غایت دیانت و شریعت از پادشاه منصب قضای بداؤن داشت، چون در گذشت همانجا مدفون شد. پس سلطان المشایخ بدهلی آمده تحصیل علم را بپایه تکمیل رسانید، آنحضرت خود را در راحت القلوب ملفوظ حضرت گنجشکر می نویسد، بروز چهار شنبه دهم رجب سال ششصد و پنجاه و پنج بشرف بیعت سیدالعابدین شیخ فرید گنجشکر^۶ مشرف شدم، همان لحظه کلاه چار ترکی که بر فرق داشت بر سر دعا گو گذاشت و خرقة خاص و نعلین چوبی عطا فرموده ارشاد کرد، خواستم که

۱. شیخ نظام الدین سلطان المشایخ و غیره ۲. ب. چون 'روده' ۳. 'سید' ندارد ۴. 'سید' ندارد ۵. 'سید' ندارد ۶. ب. فرید 'شکر گنج'

سجاده ولایت هندوستان بدیگر بدهم اما تو در راه بودی که بر سر من ندا کردند که بدار، نظام الدین بداؤنی می رسد این ولایت اوست بدو دهی.

در مرآة الاسرار نویسد که شیخ فرید را دستور بود هر کس را امثال^۱ خلافت هر جا که دادی فرمودی^۲ آنرا بنظر شیخ جمال هانسوی آورده باجازات شیخ جمال بآن مقام رود^۳. چون شیخ علی صابر را مثال خلافت دهلی از شیخ فرید عطا شد بموجب امر بخدمت شیخ جمال در هانسی آمد، بعد مغرب هنوز فتیله چراغ روشن نه گشته بود او مثال خود را بشیخ داد، شیخ انتظار چراغ کرد، شیخ علی صابر انگشت خود تف زد، انگشت چون فتیله چراغ بر افروخت، شیخ جمال فرمود، خلیفه دهلی چندان شتاب کار و خشمناک سزاوار نیست، امثال را چاک کرده بگذاشت، شیخ علی صابر مثال پاره را بشیخ فرید گنجشکر نمود، فرمود پاره کرده جمال را بخیه نیست، آن فرزند به کلیر روند، حکایت کلیر باحوال آن صاحب کمال مندرج است، پس مثال خلافت دهلی بحضرت نظام الدین عطا شد، فرمود که شیخ جمال را و او نموده اگر اجازت فرماید بدیگر رود، چون آنحضرت قریب هانسی رسید بخاطر آورد در حضور بادشاهان بی تذویر رفتن روا نباشد، قدری هیمه از جنگل بر گرفت و پاره کلوخ از حوض خشک بر چید و بر خساره خود صاف نموده بیارچه بسته آورد، بعد معاقه پیش نهاد و التماس کرد که این کلوخ را بر رخساره خود برای استنجای آنحضرت صاف نموده ام و هیمه از جنگل برای گرم کردن آب وضو آوردم، از سنوح این حکایت شیخ را بکا غالب آمد، خادمه را گفت ببر و بمخدومه خود بده که این کلوخ بر رخساره محبوب الهی مساس شده اند، برین کلوخها قل خوانده بقر من خواهند گذاشت و از هیمه برای غسل میت من آب گرم خواهند کرد و بر مثال دستخط کرد:

هزاران درود و هزاران سپاس که گوهر سپارد^۴ بگوهر شناس پس سلطان المشایخ در دهلی آمده مسند ارشاد و تلقین و معاونت خلق و عالم و تواضع و تفقد از خلق برپا ساخت. احوال علو مراتب ازین زیاده چه باشد که از

۱. ب: را که مثال

۲. ب: فرمود آنرا

۳. ب: بآن مقام رو

۴. ب: که گوهر سپار گوهر

شیخ ابوبکر طوسی حیدری قلندر که ذکرش درین کتاب به لجه متفرقات باید خواست محتاجی مبلغی^۱ برای کار خیر صبیہ سوال کرد، او گفت رقعۀ مرا بحضرت نظام الدین ببر از کسی اغنیا خواهند دهانید، محتاج که رقعہ نزد شیخ المشایخ برد در حجره بسته باربعین^۲ بود، خادم رقعۀ ابوبکر پرسیانید، گفت حامل رقعہ صبح بیاید، صبح که رفت اندکی در حجره واکرده از دست خاص صرۀ دینار بدو بخشید، محتاج دستش را حنا بسته و زیور پوشیده دید، انگاشت این دست از زن است، چون بنا بر ادای شکر پیش شیخ ابوبکر آمد احوال زینت دست هم بیان نمود، ابوبکر آهی زد و گفت، در هندوستان از مدت خبر نازل شدن محبوبیت بود، مثل ما^۳ گدا متوقع بودند این خلعت^۴ بنظام الدین عطا شد و سلطان المشایخ خطاب از جناب الهی دارد. خوارق عادات او لاحد ولا تحصی اند، در سایر کتب این فن مرقوم، احتیاج نگارش نیست، چهل روز در استغراق و حیرت مانده بعد طلوع آفتاب روز چهار شنبه هیزدهم ربیع الآخر سال هفتصد و بست و پنج وفات یافت، مزارش در دهلی^۵، قبلۀ حاجات و عصا و دیگر تبرکات مرشد را بفرزند صالح می سپارند یا در قبر همراه برند، آن^۶ محصور بود، فرزند نداشت همه تبرکات عنایت پیر را همراه برد در گور.

موج احوال آن نقش مثلث محبت و دود، آن مرکز مثلث اسرار معبود،
آن موالید ثلاثۀ عالم کمال، آن سوق الثلاثہ ولولۀ اشواق وصال، آن فرزندان رسول عطا پاش خطا پوش، سید کمال الدین احمد و سید حسین و سید خاموش، فرزندان دلبندان حضرت میر سید محمد کرمانی و خلفا و مریدان سلطان المشایخ اند. در مرآة الاسرار نویسد، میر سید حسین بجمیع فضایل انسانی آراسته در علم و طهارت و^۸ نظافت و ظرافت و عقل و فراست و حسن و نزاکت نظیری نداشت، محبوبترین مریدان سلطان المشایخ بود، از صغر سن تا بکبر سن بنظر مرحمت سلطان المشایخ پرورش یافته و بشرف پسر خواندگی مشرف شد، این مرتبه کرا

۱: مبلغ برای

۲: در باربعین بود

۳: او ندارد

۴: مثل با گدا

۵: این خلعت

۶: در دهلی مزارش دهلی

۷: آن حضرت محصور بود

۸: او ندارد

باشد ملك كريم^۱ در صفت او گوید صفات ذات وی اندر جهان همین نه بس است که شیخ خواندش فرا^۲ تازه نموده و جامهای جدید پوشیده خواست که پسر^۳ فیض بعزم سیر باغ بر آمدم، پسر ندا کردند که سید^۴ محبوبیت بسیار ست،^۵ بست و یکم شعبان سنه هفتصد و پنجاه و دو وفات یافت. بعد سلطان المشایخ بست و هفت سال بقید حیات مانده. میر کمال الدین احمد از مریدان پاک اعتقاد سلطان المشایخ بود و از قبل^۶ سلطان محمد تغلق منصب امارت داشت اما از جمع مشرب صوفیه اهل صفا بهره تمام او را بوده، در بذل و ایثار بی همتا بود، سه سال بعد از سلطان المشایخ بقید حیات مانده در هفتصد و بست و هشت وفات یافت و میر سید خاموش در علم و فضل و بذل و لطافت طبع و عطای طعام بخاص و عام نظیری نداشت، از منظوران و مریدان خاص شیخ المشایخ است، بعد پیر هفت سال در قید حیات ماند، در هفتصد و سی و دو وفات یافت و سید نورالدین مبارک چهارمی برادر این بزرگان است، احوالش در خلفای شیخ قطب الدین فرزند خواجه مودود چشتی داخل است درین کتاب.

موج احوال آن واقف علوم سبحانی، آن محرم اسرار پنهانی، آن کوه حلم و حیا، مقتدای وقت **حضرت خواجه یحیی**، صاحب سیر الاولیا میان ده خلفای سلطان المشایخ که مثابه اصحاب عشره مبشره پیغمبر خدا اند بسر حلقه آن حضرت را یاد کرده. در عشق و محبت و وجد و سماع میان یاران اعلی ممتاز بود و بعلم و صوری سایر علمای دهلی تفاخر بشاگردی او می کردند، از غایت بلند همتی سایر مرادات یکسو گذاشته مردانه در طریق در آمد و از ابتدای کار تا انتها بسلامت ازین عالم برفت^۷ و موافق متابعت پیر میل بزن و فرزند نکرده مردانه زندگانی می نمود، در عرس سلطان المشایخ قوالان بیت شیخ سعدی می خواندند:

غمی کز تو دارم به پیش که گویم دواي دل درد مند از که جویم
شیخ را حالی رو داد که بعد چند روز وفات نمود، در جوار روضه پیر مدفون شد.

۵. ب: از 'ملك كريم' تا '... محبوبیت'
۶. ا: در قبل

۴۰۳، ۴۰۴: در هر سه نسخه جا حالی است
بسیار ست، ندارد
۷. 'عالم' برفته

موج احوال آن معدن عشق و صفا، آن کان صدق و وفا،^۱ آن به سایر وصف منصور،^۲ قطب ولایت شیخ قطب الدین منور بن شیخ برهان الدین بن شیخ جمال الدین هانسوی، در جمیع فضایل مشایخ کبار موصوف بود، در علم و عقل در عشق و سماع نظیری نداشت، از جمله ده خلیفه سلطان المشایخ سوم خلیفه اوست. از ابتدای سلوک تا انتها از سلطان المشایخ تربیت یافت و او را و شیخ نصیر الدین محمود را سلطان المشایخ در یکروز خلافت عطا نموده فرمود، شما هر دو برادران عهدالحال يك دیگر را کنار گیرید^۳ و با همدیگر تهنیت گوید. ^۴ گویند در هانسی چهار قطب در يك مقبره اند - اول شیخ جمال الدین، دوم شیخ احمد، سوم شیخ برهان الدین، چهارم شیخ قطب الدین منور. عمر عزیز خود در گوشه آبا و اجداد به محبت و عبادت حق مصروف نموده تا^۵ آخر عمر خوش گذرانید، نذر^۶ سلطان محمد بن تغلق شاه مقبول نداشته بتوکل گذرانید، علو در سماع بحدی داشت که هر وقت^۷ نام پیر می شنید بگریه می آمد، ویرا حالات بلند و کمالات ارجمند نوشته یافتیم، این مختصر گنجایش نیافت، وقت آخر عمر شیخ نورالدین پسر خود را جانشین نمود و یکی جمال الدین مرید داشت او را نصیحت دلبند^۸ نموده در پرده شد.

موج احوال آن سرور به تنهایی، آن محظوظ بعالم یکتایی، آن بری از قیل و قال اعیار، حضرت سید تاج الدین شیر سوار، از نیکان روزگار و مست شراب بی خمار مرید صاحب راز ملا قطب الدین منور که [در کوهستان نارنول است]^۹ بسا صاحب کمال و عالی احوال، خلیفه پدر خود بود. در مرآة الاسرار آرد که [کار خود بمجاهده]^{۱۰} بجایی رسانیده بود که دام و دد مطیع فرمان [او شدند، چون می خواست که بزیارت پیر خود بجانب هانسی برود]^{۱۱} شیری را از بیشه می گرفت و [بروی سوار شده]^{۱۲} می رفت. روزی در حالت سکر همچنان بر شیر سوار و در دست مار گرفته بحضور پیر رفت، پیر^{۱۳} او بر دیواری نشسته بود، آن حال مشاهده

۱. ا: صدق و صفا	۲. ا: وصف منصور	۳. ا: کنار گیرند
۴. ا: تهنیت گویند	۵. ا: با آخر عمر	۶. ا: نذر ندارد
۷. ب: هر وقت که	۸. ب: نصیحت دلپسند	۹. ۱۰۰۹، ۱۱، ۱۲: در هر سه نسخه جا خالی است
	۱۳. ب: پیر ندارد	

نموده گفت ای سید! حیوانات و موزیات جاندار اند، مردان حق گل و جمادات را بر رفتار آورده اند فی الحال بدیواری که ملاقطب الدین نشسته^۱ بود بر رفتار آمد، مزار سید در نارنول. سید تاج الدین را پسری بود، اورا شیخ ابدال گفتندی، تارك دنیا بود، بر طریق اختصار^۲ از دنیا پذیرفته مشغولیها داشت، بر درش سنگی بود بر آن کاسه چوبی داشته بود، آینده ها و رونده ها چیزی در آن می انداختند از آن قوت او بود و زیاده از قوت او هرگز نمی آمد، قاضی مجد پدر شیخ احمد مجد از اولاد اوست، ذکرش درین لجه بجای خویش خواهد آمد.

موج احوال آن متوکل مقیم مقام توحید، آن مجاهد میدان تجرید، آن مجسم شکل روحانی، فرد وقت شیخ حسام الدین ملتانی، در سیرالاولیا نویسد که وی بزهد و ورع و عشق و سماع^۳ ممتاز بود و در علم ظاهری و باطنی بهره تمام حاصل کرده چنانکه در علم فقه هر دو جلد هدایه و بزودی و در علم سلوک کتاب قوت القنوب و احیاء العلوم یاد داشت و در ترك و تجرید بی نظیر وقت بود و طریق او طریق سلف و معامله او معامله صحابه و در ده خلیفه سلطان المشایخ چهارم خلیفه حسام الدین ملتانی است و بقدم^۴ تفرید مسافرت بسیار کرده بود، وقتی او از زیارت کعبه باز گشته بدهلی رسید و شرف ملازمت شیخ المشایخ حاصل کرد، ارشاد یافت بند گان خدا را که عزم کعبه شود و زیارت رسول صلی الله علیه و آله وسلم کنند آن زیارت رسول طفیلی باشد، باید که نیت زیارت رسول علیحده باشد، شیخ حسام الدین این اشاره بخود انگاشته بمدینه رفت و زیارت کرده باز آمد، علوم^۵ او از اینجا باید دریافت، وی صاحب کمالات بس عالی است درین مختصر گنجایش نیست، وی در گجرات مشهور بصاحب ولایت است، هشتم ذیقعه سنه هفتصد و سی و شش برحمت حق پیوست، مرقد در زمین گجرات.

موج احوال آن عالم علوم لایزالی، آن ممتاز بکمالات عالی، آن فخر ترك و آزادی، مرد کامل حضرت شیخ فخر الدین زراعی، در جمیع فضایل انسانی

۱. ب: 'پرو' نشسته بود

۲. ا: طریق 'اقتصار'

۳. ا: عشق و 'سمع'

۴. ا: 'تقدم' تفرید

۵. ب: 'عز' علوم او

موصوف بود و میان ده خلفای سلطان المشایخ در علم و حکمت و سخاوت و شجاعت و عشق و سماع و تجرید و تفرید نظیری نداشت و هرگز برسم مشیخت و مقتدای و^۱ دیگر اسباب مثل زن و فرزند میل نداشت، مجردانه گذرانیدی، اول از وفور غرور علم از حضرت سلطان المشایخ نفرت داشت، در اول ملاقات چندان معتقد گشت که درخواست خرقه نمود، آنجناب عطای خرقه بملاقات دیگر داشت، گفت تا ملاقات دیگر زنده نمانم، آن حضرت خرقه عطا کرد،^۲ او از همه مرادات برآمده در غیات پور گوشه گرید، بعد سلطان المشایخ بریارت اجمیر شریف رفت و اکثر سیر نموده جابجا ریاضت کرد، آخر بحرمین رفت از آنجا بیغداد، در حدیث بعلمای آنجا غالب آمد سپس بقصد هند بر جهاز نشست، در جهاز بارگران بود غرق شد، وی هم شربت شهادت چشید.

موج احوال آن حافظ کلام معبود، آن عارف رموزات محمود، آن غالب بر نفس بضرب^۳ سیلی، مقتدای قوم شیخ علاؤالدین نیلی، از سایر فضایل انسانی آراسته، میان ده خلفای سلطان المشایخ بیشتر سخن سلوک وی گفتی^۴ و در کشف غوامض کشف و مفتاح مثل نداشت. در مجلس مولانا فریدالدین شافعی شیخ الاسلام خطه اوده قاری کشف او بود، چون بسططان المشایخ مرید شد از همه قیل و قال برآمده راه سلوک گزید و اجازت و خلافت یافت فاما هیچ کس را مرید نگرفت که من لایق این کار نیستم، ویرا کمالات بس عالی است، در سیر الاولیا باید خواست. چند روز زحمت^۵ یافته بملاء اعلی^۶ شتافت، در حظیره^۷ پیر بی نظیر دفن شد.

موج احوال آن مبتلای محنت^۸ فراق، آن واصل مطلوب از مشقت وفاق،^۹ آن مقرب قرب حضرت قریب، قطب ولایت شاه برهان الدین غریب، در ذوق و سماع و در عشق و محبت و سایر فصایل ولایت و حقیقت میان یاران اعلی سلطان المشایخ ممتاز بود. در سیر الاولیا نویسد که وی از اکثر یاران سلطان المشایخ در بیعت و ارادت سابق است. چون سلطان المشایخ با نعمت و خلافت از

۱. ب: 'و ندارد' ۲. ب: خرقه عطا فرمود' ۳. ا: نفس نصرت سیلی
 ۴. ا: وی رفتی' ۵. ا: زحمت یافته ۶. ا: در 'حظیره' پیر
 ۷. ا: محبت فراق ۸. ا: مشقت و وفاق

حضرت گنجشکر اجازت یافته بدهلی تشریف آورد شیخ برهان الدین غریب و شیخ حسام الدین ملتانی رفیق بودند. شیخ برهان الدین غریب عجب اعتقاد بخدمت پیر داشت، تا زندگی گاهی پشت طرف غیث پور نکرد، این معنی از هیچ یاران اعلی بطمهور نه آمده و دلدادگان محبت را نیکو مرهمی، درماندگان درد عشق را نیکو دوا و خوش طبعان وقت امیر خسرو و امیر حسن و عزیزان دیگر بوسیله لطافت طبعش اسیر محبت او گشته بیشتر اوقات در صحبت او می بودند و شیخ در سماع و رقص علو تمام داشت، او را مع یاران خود در 'رقص و سماع طرزی' علیحده بود. میر سید محمد در مدح او گوید:

غریب است این محب^۲ حق بدنیا حیب الله فی الدنیا غریب

پس شیخ برهان الدین بطرف دیوگیر رفت آنجا شهرت بسیار یافته برحمت حق پیوست، مرقد در دیوگیر عرف دولت آباد قبله حاجات خلائق آن دیار است، آن ولایت در تصرف اوست، شهر برهان پور نیز بر اسم مبارک وی آباد شده و قاضی منتخب برادر کلان او که از یاران گنجشکر بود و مردم آن دیار او را از زری زربخش می گویند هم در جوار قبر شیخ برهان الدین غریب آسوده اند، بعد از وفات سلطان المشایخ شیخ برهان الدین چند سال در قید حیات مانده و عالمی را فیض و هدایت بخشید، اکثر مردمان خوب از سبب تربیت او بمرتبه ای رسیدند چنانچه شیخ زین الدین بود که بعد از وی بمسند ارشاد نشست و سلسله مولانا ازوی در دکهن رواج یافت. شیخ زین الدین را مریدی بود میر حسین نام، وی موقوف شیخ را نوشته پس سخنهای خوب در آن مسطورست و شیخ رکن حماد^۳ مصنف کتاب شمایل الاتقیاء نیز مرید شیخ برهان الدین غریب است، دوازدهم صفر سال هفتصد و سی و دو شیخ^۴ برهان الدین وفات کرد^۵.

موج احوال آن مانوس عالم ملکوت، آن فصوص^۶ حقایق هاهوت، آن واقف اسرار سبحانی، شیخ وجیه الدین یوسف ثانی، بعضی ویرا یوسف کلوکهری^۷ و چندیری

۱. ا: در 'ندارد

۲. این 'محبت' حق بدنیا

۳. رکن 'جماد'

۴. 'شیخ' ندارد

۵. ب: وفات 'یافت'

۶. آن 'فصوص' حقایق

۷. یوسف 'کلاکهری'

می نویسند، او بحکم سلطان المشایخ در قصبه چندیری سکونت اختیار کرده بود و میان ده خلفا از جمله یاران در ارادت سابق است، در زهد و عبادت و بدرد عشق و محبت نظیری نداشت و این بزرگ را مناقب از آن بیشتر است که بقید تحریر آید. مولانا برهان الدین غریب بواسطه او بسططان المشایخ پیوست. وقتی او از سرای دهار که هفت گروه از دهلی است قصد ملازمت سلطان المشایخ کرد، چند گام رفته بخاطر آورد که در خدمت پیر از سر باید رفت، معلق زنان اراده کرد، در سومی معلق خود را بر در پیر یافت. وقتی از چندیری سوی^۱ دهلی بزیارت و ملازمت پیر بر آمد و بخاطر آورد چه شود که به پرم وزد و بملازمت برسم، حق تعالی او را قوت پرواز داد که همان ساعت بشرف مشاهده جمال پیر مشرف شد. وقتی در زانوی سلطان المشایخ علتی شده بود، او آمده فاتحه صحت خواند، شفا شد. ویرا کمالات بس عالی است تا کجا شرح دهد، چون وفات کرد در چندیری مدفون شد.

موج احوال آن بری از علائق، آن مقتدای خلائق، آن عارف عالی مقام، مقتدای قوم شیخ شهاب الدین امام، مرید و خلیفه و پیش امام نماز سلطان المشایخ بود، حالی دلیسند و اخلاقی^۲ نیکو و همتی بلند داشت و از جمیع اوصاف اهل تصوف آراسته بود و از ذوق و سماع حظی تمام داشت. در سیر الاولیا نویسد، چون وی بشرف بیعت سلطان المشایخ مشرف شد فرمان یافت که خواجه نوح را تعلیم کند و این خواجه نوح و برادر کلان او خواجه هرون هر دو عزیز پسران خواهرزاده حقیقی سلطان المشایخ بودند، از غایت مهربانگی ایشان را بجای فرزند تربیت می فرمودند. الغرض شیخ شهاب الدین چند روز آب وضوی سلطان المشایخ مهیا داشته رفته رفته بمرتبه کمال رسید، او قرأت خوب می دانست لهذا تمنای امامت داشت و میسر از آن نمی شد که پیش امام نماز سلطان المشایخ خواجه محمد بن شیخ بدرالدین اسحاق نبیره حضرت گنجشکر مقرر بود، از اتفاقات که او جای رفتی برادر خرد او خواجه موسی نیابت کردی، چنانچه بزرگی در احوال شیخ محمد و شیخ موسی در سیر الاولیا مفصل ذکر کرده است، بسیار بزرگ بودند، هر دو شیخ زاده

۱. سوی ندارد

۲. اخلاق نیکو

به اجودهن بزیارت حضرت^۱ گنجشکر رفتند، خواجه اقبال خادم سلطان المشایخ که بسیار مصاحب و مصلح و ساعی خلفا بود شیخ را بامامت نماز سلطان المشایخ رسانید، آنجناب از قرأت او بسیار خوشوقت شده مصلی عطا کرد، چون وفات کرد در دهلی مدفون شد، پسرش رکن الدین قایم مقام گردید و مسند هدایت را زینب بخشید، کمالاتش ازینجا قیاس باید کرد که مثل خواجه مسعودیک شاهباز در دام ارادت او پرورش یافته بمرتبه کمال رسید، رحمة الله علیه و احوال شیخ اخی سراج و شیخ نصیرالدین محمود که از خلفای ده گانه باقی مانده سر منشئه متابعان خود اند آنجا باید خواست.

موج احوال آن جام نوش می ناب محبت، آن سرباز^۲ وادی ورد مودت، آن سرخیل^۳ عشقبازار بی شک، بیباک جهان حضرت خواجه مسعود یک،^۴ او را درین حال شانی بزرگ و حالی بغایت بلند است. در اخبارالاخیار آرد که نام اصلی او شیرخان است، از اقربای سلطان فیروز شاه که پادشاه دهلی بود در ناز و نعمت و دولت گذرانید، چون از مواهبات جذبه الهی بدو رسید خدمت درویشان گزید، مرید شیخ رکن الدین بن شیخ شهاب الدین امام شد، از فیض تربیت پیر در اندک مدت بمرتبه تکمیل و ارشاد رسید، در علم تصوف تصنیفات بسیار دارد و حالت سکر داشت، در چشویه مثل او سخن فاش در حقایق هیچکس نگفته و موافق تمهید عین القضاات همدانی او هم کتابی موسوم به کتاب التمهید تصنیف نموده بسیار حقایق و^۵ دقایق آنجا بیان نموده، دیوان اشعار بموجب فرمایش شیخ نصیرالدین چراغ دهلی تصنیف ساخته، ویرا کمالات بس عالی است آخر او را حالی پدید آمد که سر حقیقت الهی فاش گفتن آغاز نموده، در آخر سلطنت فیروز شاه علمای ظاهر او را در زیر قلعه فیروز آباد بر لب جمن^۶ پارچه پارچه کرده بآب مطهر انداخته^۷، معتقدان دام انداخته که جمیع پارچه جمع نموده دفن کنند هیچ نیافتند، بعد از تردد بسیار دیدند سایر اعضای او در زیر حجرة خاص حضرت^۸ سلطان المشایخ

۳. آن 'خیل' عشقبازار

۶. ب: مطهر 'انداختند'

۲. ب: آن 'شهریار' وادی

۵. ب: بر لب 'جمن'

۱. حضرت 'ندارد'

۴. او 'ندارد'

۷. حضرت 'ندارد'

که در کلوکهری^۱ ابر لب آب جمن^۲ واقع است جمع شده مجسم گشته باصل خود رسیده اند، در مقبره پیر آورده دفن نمودند.

موج احوال آن اربعین وصل یار، آن چهل کاف کمال اسرار، آن چهل مرتبه^۳ حفاظت مودت، آن چهل عدد میم محبت، آن چهل تن انتظام سلسله نظام، آن چهل مقام اسرار وحدت انجام، آن چهل اسمای صفات حقیقت، آن چهل حدیث گفتگوی معرفت، آن چهل صبح خلقت جوهر آدمیت، آن چهل واو ولایت امن و امنیت، آن چهل ستون بهشت برین، چهل یاران سلطان المشایخ حضرت نظام الدین، صاحب سیرالاولیا نویسد^۴، مناقب و فضایل و کرامات بعضی یاران اعلی که بشرف ارادت سلطان المشایخ مشرف شده بودند اما بدولت خلافت نرسیده و لیکن بقرب و شفقت سلطان المشایخ مخصوص بودند احوال هر کدامی از بزرگان جدا جدا مفصل نوشته است و این^۵ مختصر گنجایش آن ندارد، مجملی از کتب مذکور انتخاب کرده احوال هر یکی از آن تبرکاً نوشته می آید مگر^۶ ذکر دو سه کس را جدا بعد از اتمام این ذکر نوشته خواهد شد، والله ولی التوفیق.

اول از مریدان پاك اعتقاد سلطان المشایخ خواجه ابوبکر ماندوی است قدس سره که از علم و زهد و تقوی آراسته بر سیرت و صورت سلف بود و بقرب و مصاحبت سلطان المشایخ مخصوص و پیش از آن که سلطان المشایخ بدولت خلافت حضرت شکر گنج بهره مند شود گفت^۷، من بخداست شما ارادت می آرم، چون سلطان المشایخ با نعمت و خلافت در دهلی رسید میر سید محمد کرمانی جد مصنف سیرالاولیا که مرید گنجشکر بود خواجه ابوبکر را آن سخن یاد داد که عهد وفا باید نمود، وی جواب گفت که برهان می خواهم، اتفاقاً سلطان المشایخ از زیارت خواجه قطب الاسلام اوشی قدس سره باز گشته بود، چون درون دروازه بزرگ شهر دهلی در آمد از آن طرف نوری دید^۸ که لمعان آن نور با آسمان می رسد بمجرد دیدن این حال سر در قدم سلطان المشایخ آورده درخواست ارادت نمود، سلطان المشایخ تبسم

۱. در 'کسوکهری'

۲. ب: آب 'جور'

۳. ب: چهل 'سه' حفاظت

۴. نویسد 'ندارد'

۵. ا: و درین 'مختصر'

۶. ب: مگر 'در' ذکر

۷. گفت 'ندارد'

۸. ا: نوری دید 'ندارد'

کرده فرمود که منتظر برهان بودی؟ گفت معاینه کردم، پس در اثنای راه او را دست بیعت داد و کلاه مبارک خود بر سر او نهاد، خواجه ابو بکر ماندوی بغایت مرد بابرکت بود، قبر خواجه نیز در حظیره سلطان المشایخ در میان چبوتره یاران اعلیٰ واقع شده است، رحمة الله علیه.

دویم از مریدان پاک اعتقاد آن حضرت **قاضی محی الدین کاشانی** است قدس سره که بوفور علم و حلم و زهد و تقوی میان یاران اعلیٰ مشهور بود. این بزرگ از دودمان علم و کرامت، نسل قاضی قطب الدین کاشانی است و استاد شهر دهلی بوده است و با چندین فضایل دولت ارادت سلطان که بهتر همه سعادتها است نیز دریافت و در نظر آن حضرت او را عزتی تمام بود. هر وقت که بخدمت سلطان المشایخ می آمد آن حضرت قیام نام بجا آوردی و این دولت از یاران کم کسی را بود و از آمدن وی مجلس دراز گشتی و مشکلات علمی و حکایات^۱ اهل طریقت و رموز عشق و سوالات و جوابات و لطائف بسیار واقع شدی و هم در ابتدای ارادت از تعلقات دنیا دست برداشت و مثال و ادراک که مایه دانشمندان است بخدمت سلطان المشایخ خواسته^۲ بود که او را خلیفه و جانشین خود گرداند، اتفاقاً بعضی مردم احوال قاضی را پیش سلطان علاؤالدین ذکر کردند، سلطان فرمود قضای او ده که موروثه^۳ قاضی محی الدین است با انعامات و قریات بدو مفوض دارند، قاضی این خبر شنیده بخدمت سلطان امشایخ رفته احوال معروض داشت که بی خواست من سلطان این نوع فرمان داده است، سلطان المشایخ برنجید و گفت البته این معنی بخاطر تو گذشته باشد، الغرض قاضی را روز سیاه پیش آمده حیران شد، آخر بعد از يك سال سلطان المشایخ وی خوشنود گشت، وی به تجدید بیعت نمود و هم در جناب سلطان المشایخ بجوار رحمت حق پیوست، رحمة الله علیه.

سوم از مریدان پاک اعتقاد آن حضرت **مولانا وجیه الدین پایلی**^۴ است

۲. ب: بخدمت سلطان المشایخ آورد آن حضرت خواسته

۴: وجیه الدین پایلی

۱. ب: و حکایت اهل طریقت

۳: مورث قاضی

قدس سره که در زهد و تقوی و شدت مجاهده و ترك و تجرید در زمان خود ممتاز بود و مولانا را بخدمت خضر علیه السلام صحبت بود و باشارت خضر علیه السلام بخدمت سلطان المشايخ ارادت آورد. در روزی مولانا را با مرد^۱ غیب ملاقات شده در دل مولانا انکار پیدا شده، آن مرد فرمود چیزی مشکل داری بپرس؟ مولانا را شبهات علمی بسیار بود بهر يك را جوابهای شافی گفت تا حدی که مسئله قضا و قدر را نیز بیان فرمود، بعد از آن گفت تو مرید کیستی؟ مولانا عرض کرد که مرید سلطان المشايخ ام، پس^۲ فرمود که شیخ نظام الدین قطب ما است. وقتی مولانا وجیه الدین بزیارت حضرت گنجشکر در اجوده‌ن رفت، آوازی از روضه بر آمد که خوش آمدی ابوحنیفه پایلی و این بزرگ هرگز کتابی بر خود نداشته و بوقت سبق گفتن فحول علما بزانوی ادب بخدمتش نشسته بهره مند گشتندی. روزی در مجلس سلطان المشايخ کفشهای مولانا گم شدند، سلطان المشايخ از کمال مهربانی کفشهای خاص خود مرحمت فرمود، مولانا سعادت‌مندی دارین دانسته آن کفشها را در دستار خود پیچید و بر سر بست و پا برهنه روان شد، چون این واقعه بخدمت سلطان المشايخ رسانیدند فرمان شد او را بگویند^۳ که برای زیارت حضرت خواجه قطب السلام بختیار اوشی برود، چون مولانا بشرف زیارت حضرت خواجه مشرف گشت همانجا کفشهای گم شده خود نیز یافت. ویرا کمالات بسیار است، آخر^۴ ازین عالم نقل کرد، بر سر حوض در حظیره قاضی کمال الدین صدر جهان مرحوم مدفون یافت، رحمه الله علیه.

چهارم از مریدان پاك اعتقاد آن حضرت مولانا فخرالدین مروزی است

قدس سره که بکمال ورع و کمال تقوی آراسته بود و حافظ کلام ربانی و از مصاحبان و مریدان سابق سلطان المشايخ بود، آخر عمر بخدمت آنحضرت در غیاث پور ساکن شد، بمبالغه تقوی و نهایت ترك و تجرید پیوسته کلام مجید کتابت کردی و از اختلاط خلائق مجرد زیستی و در غایت عظمت و کرامت بود، با مردان غیب ملاقات داشت. وقتی این بزرگ بخدمت سلطان المشايخ

۱. ب: 'نا' مردی غیب

۲. ب: 'پس' ندارد

۳. 'ا' او را 'بگویند'

۴. 'ا' آخر ندارد

معروض داشت که مرا تشنگی غالب شده بود و پیش من کسی نبود که آب بطلبم، کوزه پر آب از غیب پیدا شد، آن کوزه را بشکستم آب ریخته شد و گفتم من آب کراست نخواهم خورد، سلطان المشایخ فرمود بایستی خورد، وقتی من نیز خواستم که شانه کنم، پیش من کسی نبود که شانه بیارد، درین میان دیوار بشگافت و از دیوار شانه بیرون آمد، بستیدم^۱ و شانه کردم و سلطان المشایخ رقعہ بخط مبارک خود بجانب مولانا فخرالدین مروزی نوشته بود، نسخه این است که اتفاق اصحاب طریقت و ارباب حقیقت است که اهم مطلوب و اعظم مقصود از خلقت بشر محبت رب العالمین است و آن بر دو نوع است - محبت ذات و محبت صفات. محبت ذات از مواهب است، کسب و^۲ عمل بنده را بدان تعلق نیست و هر چه از مکاسب است نیست طریق اکتساب محبت. دوم ذکر است مع تخلیه القلب عما سواه و این را فراغ شرط است و فراغ را چهار چیز مانع، هر چه مانع شرط است مانع مشروط است، خلق و^۳ دنیا و نفس و شیطان. طریق^۴ دفع خلق عزلت و انزوا است و طریق دفع دنیا^۵ قناعت است و طریق دفع نفس و شیطان التجا کردن بحق ساعت بساعت^۶، کمالات وی ازینجا قیاس باید کرد که سلطان المشایخ درین مختصر گنجها بر وی ایثار فرموده است، آخر چون مولانا فخرالدین مروزی نقل کرد هم در حظیره سلطان المشایخ بر^۷ چبوتره یاران اعلی مدفون گشت، رحمة الله علیه.

پنجم از مریدان پاک اعتقاد آن حضرت مولانا فصیح الملة والدین است قدس سره. مولانا فصیح الدین^۸ که بوفور علم و فضل و تقوی آراسته بود از اکثر یاران اعلی در ارادت سابق است و در مجلس سلطان المشایخ اکثر سوالات علمی و استکشاف رموز حقایق کردی و بجوابهای شافی مشرف گشتی و سبب ارادت وی آن بود که در اول تعلیم قاضی محی الدین کاشانی و مولانا فصیح الدین یکجایی بودند،

۱. ب: 'بستیدم' و شانه

۲. ا: 'و' ندارد

۳. ا: خلق 'در' دنیا

۴. ب: 'طریق دفع' ... و شیطان 'ندارد'

۵. ب: 'دنیا قناعت است' ... و شیطان 'ندارد'

۶. ب: 'ساعت' 'فساعت'

۷. ب: 'مولانا فصیح الدین' ندارد

۸. ب: 'مولانا فصیح الدین' ندارد

بفضل ربانی جذب رحمانی مولانا فصیح الدین را در ربود، خواست که قدم در راه حق نهد و علم را بعمل آرد، اندک تعلق فرزندان ملک پیکرش باریک^۱ سلطان غیاث الدین بلبن که سبب نفقه ضروری فرزندان داشت ترك و او نظیر کرم حق داشت، روزی قاضی محی الدین کاشانی در خانه او آمده گفت، من کتاب سلوک مشایخ مطالعه کردم در آنجا نوشته است که روز قیامت هر^۲ کسی از خلائق که برو پیوند کرده است خواهد بود، پس مرا هم دست بزرگی باید گرفت و در آخرت خود را در حمایت شفاعت یکی باید گذاشت و در آن ایام از چند بزرگ صاحب ارشاد و صاحب کرامت در شهر بودند، این هر دو بزرگ بجهت ارادت متردد شده پیش سیدی رفتند که مرد کار کرده بود و بسیار مشایخ کبار را دیده، از وی استفسار نمودند که با که ارادت آریم؟ آن سید گفت که امروز شیخ نظام الدین خلیفه گنجشکر بهترین جمیع مشایخ کبار که بوفور علم و تقوی و عقل و عشق و درد و ذوق آراسته است، هر دو عزیز بخدمت سلطان المشایخ رسیده در خواست ارادت نمودند، آنحضرت قاضی محی الدین کاشانی را مرید کرد و در باب مولانا فصیح الدین فرمود که از حضرت گنجشکر پرسیده بعد از آن ترا مرید خواهم کرد، او حیران شد که گنجشکر ازین عالم نقل کرده است ایشان چه طور خواهند پرسید؟ سلطان المشایخ فرمود مرا هر اشکالی که^۳ پیش آید اول از حضرت گنجشکر پرسیده بعد از آن بعمل می آرم، الغرض روز دیگر مولانا نیز بشرف ارادت مشرف گشت و بکمالات صوری و معنوی ممتاز گشت و هم در حیات سلطان المشایخ بجوار رحمت حق پیوست، رحمه الله علیه.

ششم از مریدان پاک اعتقاد آنحضرت مولانا جمال الدین است قدس سره، از واصلان حق بود و در شغل باطن استغراق تمام داشت و مشغولی باطن^۴ او بحدی بود که در مجلس سلطان المشایخ چنان مشغول بودی که از خود خبر نداشتی و بزبان آنحضرت گذشته بود که مولانا جمال الدین را وقتی می باشد که او را از غیر حق یاد نمی آید، در میان یاران اعلی این نفس سلطان المشایخ در باب او رفت^۵ کمال او

۱. پیکرش 'مار ملک'

۲. 'بر کسی' از

۳. 'که' ندارد

۵. ب: 'رفعت' کمال او

۴. 'باطن' ندارد

از اینجا نگاه بید کرد، او نیز در حیات آنحضرت برحمت حق پیوست، رحمة الله علیه.

هفتم از مریدان پاك اعتقاد آن حضرت مولانا جلال الدین اودهی است قدس سره، بترك و تجرید موصوف بود، از ابتدا تا انتها ترکی یکبارگی داشت و از بیشتر یاران اوده در ارادت سابق بود، نزدیک همه معظم و مکرم. وقتی یاران اعلی که از اوده بودند اتفاق کردند که اجازت تعلم و بحث کردن از سلطان المشایخ باید گرفت، اگر چه هر یکی از آن یاران عالمی متبحر بودند اما بحکم فرمان آنحضرت مشغول بحق شده و لیکن هوس این کار که عمری بدان مشغول بودند باعث می شد، الغرض مولانا جلال الدین را بدان آوردند که درین باب عرض کند، چون جمیع یاران آمده در مجلس آنحضرت حاضر شدند مولانا عرض داشت کرد که اگر فرمان مخدوم باشد یاران گاهی گاهی بحثی کنند، سلطان المشایخ دانست که این سوال همه یارانشست، فرمود من چکنم مرا از ایشان مطلوبی دیگر است؟ ایشان همچو پیاز پوست در پوست اند. بعد از چند روز ذات ملکی صفات مولانا جلال الدین را زحمت واقع شد بدارالبقا رحلت فرمود، رحمة الله علیه.

هشتم از یران مریدان پاك اعتقاد آن حضرت خواجه کریم الدین سمرقندی المدعو...^۱ است قدس سره. در مکارم اخلاق مثل خود در آفاق نداشت، ظاهر و باطن از اوصاف اهل تصوف آراسته بود و فضایل بسیار و علوم بی شمار و طبعی در عایت لطافت و عقلی بکمال در نهایت فراست داشت و پدر وی خواجه کمال الدین سمرقندی که وزیر اقلیم خراسان بود و^۲ بتقریبی در دیار هندوستان رسید و بانواع مراحم پادشاه هند مخصوص گشته از ملتان تا هانسی چنانچه دیپالپور و اجودهن و غیر ذلک حواله او شد و مرید حضرت گنجشکر بود، دختر^۳ خواجه محمد بن شیخ بدرالدین اسحاق نبیره گنجشکر بحکم اشارت سلطان المشایخ در قباله نکاح خواجه کریم الدین مذکور شد، از نسبت^۴ قرابت آن خاندان بزرگ سلطان المشایخ نهایت توجه در حق وی^۵ داشت و بواسطه لطافت طبع و نظم دلپذیر و همت بلند

۱. سمرقندی 'الدعوسانه'

۲. ب: 'و' ندارد

۳. 'و' جز 'خواجه'

۴. ب: از 'سبب' نسبت

۵. ب: در حق 'او'

او اکثر اهل دانش اسیر محبت او بودند مخصوص شیخ ضیاء الدین برنی^۱ و امیر خسرو. امیر حسن را باوی محبتی فوق الحد بود و بعد از نقل موجب درخواست سلطان محمد تغلق شاه بدیدن سلطان رفت و بانواع مراحم مخصوص گشت تا بخطاب شیخ الاسلام و وزرای ملك ستگانوں مخاطب شد و در آن دیار رفت و امور و مهمات مسلمانان آن دیار بعقل کامل خود بر جاده معدلت بوجه احسن فیصل داد و خواجه کریم جمالی با کمال داشت و بزیور صلاح آراسته بود و بخلعت های^۲ خاص سلطان المشایخ مشرف شده، آخر الامر در ستگانوں بجوار رحمت حق پیوست و خاک او امروز توتیای چشم آن دیار است و از وی دو پسر ماندند - یکی خواجه احمد، دوم خواجه نظام الدین، هر دو بزرگ زاده بر جاده بزرگان خود از جمیع کمالات انسانی و بجمال صوری و معنوی آراسته بودند، رحمة الله علیه.

نهم از مریدان پاك اعتقاد آن حضرت **قاضی شرف الدین** است، او را^۳ قاضی شرف الدین فیروز گهی هم می گفتند قدس سره. بوفور علم و زهد و ترك آراسته بود، حافظ کلام ربانی و عاشق درگاه سبحانی بود. اگر کسی او را دیدی گمان بردی که فرشته بر روی زمین می رود. آنچه مایحتاج خانه بودی از غله و هیزم بدست مبارک در خانه آوردی طریق سلف ورزیدی:

خوشم بدولت خواری و ملك تنهایی که التفات کسی را بروز گارم نیست و کسوت این بزرگ جامه و چادر بودی و بخدمت سلطان المشایخ ویرا محنی تمام بود، در مجلسی که مولانا حسام الدین ملتانی و یاران مقرب حاضر بودند بیشتر سخن این بزرگ کردی آخر قاضی شرف الدین بطرف دیوگیر^۴ رفت و همانجا بدار البقا خرامید، رحمة الله علیه.

دهم از مریدان پاك اعتقاد آن حضرت **مولانا بهاول الدین ادهمی** است و این بزرگ را دارالامانی هم می گفتند قدس سره. علمی وافر و تقوی کامل داشت. اگرچه بروش علما نمودی اما باوصاف اهل تصوف موصوف بود و^۵ از غایت زهد

۳. ب: 'آنرا' قاضی

۲. 'بخلعت' خاص

۵. ب: 'و' ندارد

۱. 'شیخ' ضیاء برنی

۴. 'بطرف' دیوگیر

هر روز غسل کردی. وی وطن قدیم خود ملتان را گذاشته بمحبت سلطان المشایخ در دهلی سکونت نمود تا آنکه ازین عالم فانی بعالم باقی خرامید، رحمة الله علیه.

یازدهم از مریدان پاك اعتقاد آن حضرت شیخ مبارک ساکن کوسیمو است، اورا امیرداد نیز گویند قدس سره. والحق که وی امیرداد سلطان علاؤالدین خلجی بود، بعد از ارادت سلطان المشایخ از جمیع تعلقات بر آمد و ترك کلی نموده سینه مصفا و صورت دلکشا داشت و عاشق جمال پیر خود بود و آن حضرت در باب او چندان التفات می فرمودند^۱ که چند رقعہ بخط مبارک خود بانواع مهربانی برای او نوشته است^۲ و یاران اوده چنانکه شیخ شمس الدین یحیی و شیخ نصیرالدین محمود و شیخ علاؤالدین نیلی و عزیزان دیگر چون از خدمت سلطان المشایخ باز می گشتند فرمان می شد که هر گاه در کوسیمو برسید شیخ مبارک را به بینید، کمال وی از اینجاقیاس باید کرد و همتی بسیار بلند داشت، در خانه هر که طعام فرستادی خوانی آراسته بانواع نعمت در اوانی شفاف بیش بها فرستادی و تاکید کردی که آن خوان با آن اوانی باز نیارند و نمازی نیک با راحت گزاردی، در آخر عمر چند روز زحمت مزاحم حال او شد، بعالم بقا خرامید، در پایان روضه سلطان المشایخ مدفون گشت، رحمة الله علیه.

دوازدهم از مریدان پاك اعتقاد آن حضرت **خواجه مویددالدین** ساکن کره است قدس سره. بویا و صفا آراسته و بزهده و تقوی پیراسته بود. در اوایل بکار دنیا همه مالك ملك ملك زاده معظم بوده است، در آنچه سلطان علاؤالدین از طرف سلطان جلال الدین حاکم سرکار کره^۳ بود خواجه مویددالدین پیش او کارهای شگرف بجا آوردی، چون بسعادت ارادت سلطان المشایخ بهره مند گردید و از جمیع مرادات دنیا بر آمد در خدمت آن حضرت شعار خود ساخت، در آن ایام^۴ سلطان علاؤالدین بر تخت سلطنت دهلی نشست و این بزرگ را یاد کرد، چون شنید که تارك دنیا شده است کس بخدمت سلطان المشایخ فرستاد که

۱. ب.می فرمود که

۲. نوشته باشد

۳. سرکار کرده بود

۴. ب.ایام که سلطان

التفات نموده خواجه مویدالدین را رخصت فرماید تا کاری از پیش ما برگیرد، آن حضرت فرمود که اورا کاری دیگر پیش آمده است در استعداد آن کار است، آن صاحب که پیغام آورده بود گفت، مخدوم شما همه را می خواهید که همچو خود کنید؟ آن حضرت فرمود، همچو خود چه باشد بهتر از خود می خواهم. چون پادشاه این جواب شنید دست از و برداشت، حق تعالی اورا بهمه مرتبه بزرگی رسانید، قبر او در پایان روضه سلطان المشایخ میان یاران و خدمتگاران واقع شده است، رحمة الله علیه.

سیزدهم از مریدان پاک اعتقاد آن حضرت **خواجه تاج الدین داوری** است قدس سره که صورت زهد و تقوی بود. در اوایل تعلق باهل دنیا داشت، از تائیدات الهی از آن منزل ترك گرفت و در محبت سلطان المشایخ یکبارگی در هرچه بود برآمد، فقر و مجاهده شعار خود ساخت و بمجرد آنکه نام مبارک آنحضرت می شنید آب هر دو چشم او جاری می گشت و در سماع غلو^۱ تمام داشت و رقص کشاده عاشقانه می کرد چنانکه از ذوق او راحتی بدلهای حاضران رسیدی و خلعتی بیش بها بقوالان دادی و بعلو همت و ترك تجرید منسوب بود، آخر در راه دیوگیر بوقت بازگشتن در منزل کیتھول بدیار مالوه چند روز زحمت روی داد، بوقت نزاع تبسمی کرد و جان بمشاهده حق تسلیم نمود. خواجه حکیم سنایی ازین مقام گفته:

عاشقی را یکی فسرده بدید که همی مرد خوش همه^۲ خندید
گفت خوبان چو پرده برگیرند عاشقان پیش شان چنین میرند

الغرض نعلش اورا از آنجا بدھلی آوردند، در حظیره سلطان المشایخ بر چبوتره یاران اعلی مدفن یافت، رحمة الله علیه.

چهاردهم از مریدان پاک اعتقاد آن حضرت **خواجه ضیاء الملة والدین برنی** است قدس سره که مقبول خاص و عام بود و لطافتی بیحد و ظرافتی بی اندازه داشت. در هر مجلس که این مرد نشست و در سخن بودی گوش هوش همیشه بر لطافت^۳ روح افزای او بودی، وی از جمیع فضایل آراسته و در هر علم نصیبی

۲. ب: ...مرد و خوش همی خندید

۱. ا: علو تمام

۳. ب: لطافت روح

کامل داشت و بخدمت سلطان المشايخ اورا قرب تمام بود، اکثر سوالات غامض کردی و جوابهای با راحت شنیدی و با امیر خسرو و امیر حسن مصاحبت محرمانه داشت و از ابتدای عمر همراه پدر بزرگوار خود بخدمت سلطان المشايخ ارادت آورد و از کمال اخلاص محض بخاطر محبت آنحضرت در غیاب پور ساکن گشت و تمام عمر همانجا گذرانید و روز بروز مهربانی سلطان المشايخ در حق او زیاده بود، آخر بواسطه لطافت طبع و تاریخ دانی که در زمان خود ثانی نداشت بخدمت سلطان محمد تغلق شاه بمرتبه عالی مخصوص گشت و دولتی عظیم روی نمود، حظی وافر و نصیبی کامل از آن گرفت،^۱ چون عمر به هفتاد سالگی رسید از دولت سلطنت جاوید سلطان فیروز شاه بالتماس مایحتاج او که بدو می رسید گوشه گرفت و بافشای کتب بی نظیر چنانکه ثنای محمدی و صلوات کبیر و عنایت نامه الهی و مآثر سادات، تاریخ فیروز شاهی و جز آن مشغول گشت و باتمام رسانید و با اینهمه فضایل محبت فرزندان رسول صلی الله علیه و آله وسلم در دل او راسخ بود، آخر الامر^۲ چند روز زحمت مزاحم حال او شد، مردانه و عاشقانه بدارالبقا خرامید، وقت نقل دانگی و درمی بر خود نداشت بلکه جامه‌های تن نیز بداد، بهر کیف اثر صحبت سلطان المشايخ بر صحبت پادشاه غالب آمد بمثل فقر او مساکین جان بداد و در جوار حظیره^۳ حضرت سلطان المشايخ در پایان والد بزرگ خویش مدفون گشت، رحمه الله علیه.

پانزدهم از مریدان پاک اعتقاد آن حضرت خواجه مویددین انصاری

است قدس سره که باختیار از سر مصلحت و کار برخاست و با محبت پیر ساخت و از آن روز که در سلك بندگان سلطان المشايخ منسلک شد تالب گور دیگر هیچ کار مشغول نگشت و به هیچکس توجه ننمود مگر با سادات کرام خصوص بخدمت میر سید حسین کرمانی که بشرف محبوبی و پسرخواندگی سلطان المشايخ موصوف بود، محبی^۴ فوق الحد داشت و در سماع گریه جگر سوز کردی از آن جهت میان یاران اعلیٰ مشار الیه گشت و از وی هیچ آداب فریضه و

۱ ب: از آن 'بگرفت'

۲ ب: 'آخر الامر' چند

۳ ا: در جوار 'حظیره'

۴ ا: 'حجتی' فوق الحد

سنن فوت نشد تا ازین عالم نقل کرد و در حظیره^۱ سلطان المشایخ بر چپوتره یاران اعلی مدفون گشت، رحمه الله علیه.

شانزدهم از مریدان پاك اعتقاد آن حضرت **خواجه شمس الدین خواهرزاده** امیر خسرو شاعر است قدس سره که بمحبت سلطان المشایخ مشهور بود. در وقت نماز گزاردن تا آنکه روی^۲ سلطان المشایخ نمی دید تحریمه نمی بست، الغرض چون آن عاشق صادق در مرض محبت افتاد و بیماری غلبه کرد سلطان المشایخ بجهت عیادت پرسی خود متوجه خانه او شد، در اثنای راه خبر وفات او رسید، فرمود الحمد لله دوست بدوست پیوست. کمالات وی ازین جا قیاس باید کرد که بزبان معجز بیان آن حضرت چنین گذشت، رحمه الله علیه.

هفتم از مریدان آنحضرت **مولانا نظام الدین شیرازی** است قدس سره که بعمل و علم و زهد و عشق میان یاران اعلی مشهور بود و از جمیع اوصاف اهل تصوف آراسته و تقریر نیکو داشت و شیفته سماع بود چنانکه قوالان در جماعت خانه^۳ او ملازم می بودند، هر روز يك مرتبه سماع شنیدی و بعد از وفات سلطان المشایخ ملك مرو دشت را سیر نموده در دهلی آمد و سکونت نمود، عمر دراز یافته بود، آخر هم در شهر دهلی وفات یافت، در جوار خانه خود درون حصار سیری مدفون گشت، رحمه الله علیه.

هشتم از مریدان آنحضرت **خواجه سالار ساکن** موضع نهین است قدس سره که در محبت سلطان المشایخ بی اختیار بود، هرچه او را امر فرموده بود هرگز تفاوت نکرد و درین دنیای غدار از صحبت خلق که آفتی است قوی گوشه گرفت و بکلی منزوی شد و بدانچه از غیب رسید قانع گشت و توجه بهیچ آفریده^۴ نکرد، او را ذوق سماع و گریه جگر سوز بسیار بود، اکثر اوقات در صحبت شیخ حسام الدین ملتانی خلیفه سلطان المشایخ بودی، آخر چون ازین عالم نقل کرد در حظیره^۵ سلطان المشایخ مدفن یافت، رحمه الله علیه.

۲: آنکه روزی

۱: او در 'حضیره'

۴: او در 'حضیره'

۳: او آفرید نکرد

نوزدهم از مریدان آنحضرت **مولانا فخرالدین میرتهی** است قدس سره که بزهده و تقوی آراسته، از مریدان سابق سلطان المشایخ بود، رحمة الله علیه.

بستم از مریدان آنحضرت **مولانا محمود نوهیه** است قدس سره که پیری عزیز سوخته و ساخته مودت^۱ بود، شهر را ترک کرده بمحبت سلطان المشایخ در غیاث پور ساکن شد، مرد نورانی بود و بیشتر کلمات عشق گفتی، رحمة الله علیه.

بست و یکم از مریدان آنحضرت **مولانا علاؤالدین اندهنی** است قدس سره که در غایت بزرگی بود^۲ و علوم بسیار داشت و حافظ کلام ربانی بود، اکثر خردان اقبای سلطان المشایخ پیش او حفظ قرآن نمودند، رحمة الله علیه.

بست و دوم از مریدان آنحضرت **مولانا شهاب الدین کشتواری** است قدس سره که مرد مشغول و میان یاران اعلی معتبر بود، فضایل ظاهری و باطنی بحدی داشت که شیخ نصیرالدین محمود اودهی قدس سره آخر او را اجازت مرید گرفتن کرده بود، رحمة الله علیه.

بست و سوم از مریدان آنحضرت **مولانا حجة الدین ملتانی** است قدس سره که بعلوم بسیار و فضایل بی شمار آراسته بود و شجره مشایخ طبقه خواجگان چشت را بفصاحت و بلاغت بعبارت عربی نظم کرده است. رحمة الله علیه.

بست و چهارم از مریدان آنحضرت **مولانا بدرالدین توله** قدس سره که او را فوق هم گفتندی گنج علم و جهان فضل بود و در تقوی بغایت کامل، رحمة الله علیه.

بست و پنجم از مریدان آنحضرت **مولانا رکن الدین حشمی** است قدس سره که مبتلای سماع و ذوقی و شوقی تمام داشت و بغایت خوش نویس بود، اکثر کتب معتبر بجهت سلطان المشایخ او کتابت کرده، رحمة الله علیه.

بست و ششم از مریدان آنحضرت **خواجه عبدالرحمان سارنگ پوری** قدس سره که^۳ در صورت درد و ذوق بود و از ذوق سماع و گریه جگر سوز او حاضران مجلس را اثر بخشیدی، رحمة الله علیه.

۱. ب: 'مودب' بود

۲. ا: 'بود' ندارد

۳. ا: 'که' ندارد

بست و هفتم از مریدان آنحضرت **خواجه احمد بداؤنی** است قدس سره که در نهایت ترك و تجريد^۱ بود و تالب گور بجهت مسكن خود اگر چه امتناع داشت خشت بر خشت بنهاد،^۲ طریقه ابدال داشت و در سماع هیچ نوع اورا اقرار نبود و هرگز نمی آسود از مجلس مستانه بیرون رفتی، رحمة الله علیه.

بست و هشتم از مریدان آنحضرت **خواجه لطیف الدین کهنه سالی** است قدس سره که پیری عزیز در ارادت از اکثر یاران اوده سابق بود، شیخ نصیرالدین محمود اودهی در تعظیم و تکریم او بسیار کوشیدی، رحمة الله علیه.

بست و نهم از مریدان آنحضرت **مولانا نجم الدین محبوب عرف شکر خان تھانیسری** است قدس سره که بنور باطن تماشای هر دو جهان می کرد، در محبت و عشق میان یاران اعلی ممتاز بود، رحمة الله علیه.

سی ام از مریدان آنحضرت **خواجه شمس الدین دھاری** است قدس سره که او را چینی نیز گفتندی، پیر نورانی بود، اول در شغل دنیا مشغول بود از آن ترك کلی نمود و در مجلس سلطان المشایخ محل نشستن یافت و از ملفوظات آنحضرت کتابی نوشت، رحمة الله علیه.

سی و یکم از مریدان آنحضرت **مولانا یوسف بداؤنی** است قدس سره که پیری بغایت مصفا و تقریری نهایت دلکشا داشت، یاران اعلی تعظیم او بسیار می کردند، رحمة الله علیه.

سی و دوم از مریدان آنحضرت **مولانا سراج الدین حافظ بداؤنی** است قدس سره که بلطافت طبع و فضایل بسیار و باعتقاد خوب موصوف بود، رحمة الله علیه.

سی و سوم از مریدان آنحضرت **مولانا قاضی شه بابلی** است قدس سره که علمی وافر و فضلی کامل و عشقی بافراط داشت، رحمة الله علیه و در سماع رقص و گریه بسیار کردی.

سی و چهارم از مریدان آنحضرت **مولانا قیام الدین یکدانه اودهی** است

۱: 'و تجريد' ندارد

۲: 'خشت' بنهاد

قدس سره که بروش سلف رفتی و در باب او نفس سلطان المشایخ رفته است که او مردی نیک است که او را مجاهده بسیار و قاری کشف بود، رحمة الله علیه.

سی و پنجم از مریدان آنحضرت **مولانا برهان الدین ساوری** است قدس سره که بوفور علم و نهایت زهد و تقوی آراسته بود و^۱ از نظر سلطان المشایخ به اوصاف یاران عالی موصوف گشت، اتباع بر طریق سلف کردی، رحمة الله علیه.

سی و ششم از مریدان آن حضرت **مولانا جمال الدین اودهی** است قدس سره که دانشمند کامل و مشغول و شیفته سماع بود و بر زبان سلطان المشایخ در باب او گذشته که جوان صالح است. روری دانشمندی از طرف حراسان آمده او را ملا بحث می گفتند با یاران آن حضرت بحث شروع کرد، مولانا جمال الدین او را از راه علم ملزم ساخت، خواجه اقبال رفت و^۲ بخدمت سلطان المشایخ رسانید که مولانا جمال الدین و دانشمند بر آمد، آن حضرت فرمود لا لا تو چه طور دانستی؟ گفت با ملای بحث غالب آمد و مولانا وجیه الدین باینی و دیگر عزیزان انصافها دادند، فرمان شد او را با یاران دیگر بطلب، چون حاضر شدند سلطان المشایخ فرمود رحمت بر آمدن تو که علم خود نفروختی بعد از آن قوالان را حکم^۳ طلب شد، آنحضرت در سماع شنیدن مشغول شد و بجانب او نگاه کرده فرمود که شمارا در سماع حطی تمام خواهد بود بشنوید پس او را بکسوت خاص خود مشرف گردانید، زهی سعادت دولت، رحمة الله علیه.

سی و هفتم از مریدان آن حضرت **شیخ نظام الدین مولی** است قدس سره که احوال او در^۴ سیرالاولیا ننوشته و لیکن در کتاب مناقب الاصفیا می نویسد که شیخ نظام الدین مولی از یاران سلطان المشایخ در ملک بهار شهرت تمام داشت و بخدمت وی طالبان و خریداران بسیار گرد آمده بودند و شیخ شرف الدین منیری سبب محبت او را جنگل گذاشته در شهر بهار سکونت اختیار کرد و شیخ نظام الدین مجدالملک حاکم شهر را طلبیده مبلغی از نزد^۵ خود حواله او کرد که

۱.۳: 'حکم' ندارد

۱.۲: 'و' ندارد

۱.۱: 'و' ندارد

۱.۵: 'ترد' ندارد

۴.ب: 'در' ندارد

برای بودن شیخ شرف الدین منیری عمارت پخته راست کند، او همچنان کرد، او را کمالات و خوارق بسیار است، رحمة الله علیه.

سی و هشتم از مریدان آن حضرت **قاضی عبدالکریم قدوای** است قدس سره که در باب او حضرت سلطان المشایخ فرمود که تن چون فیل و علم مثل جبرئیل، کمالات او مشهور^۱ عالم است که در^۲ یاران اعلی سلطان المشایخ بود، بعد ارادت و تربیت از رخصت آن حضرت درین دیار آمد و سر موضع کریم پور من اعمال^۳ پرگنه ابراهیم آباد متوطن شد و بگوشه انزوا جمال ولایت را مستور^۴ می داشت، اتفاقاً سکنان قدیم موضع مذکور در پی آزار او شدند، موافق طریق پیران چشت چند دفع صبر را کار فرمود، چون آنها نیز بشدت پیش آمدند نفس بدراند، در چند روز آنجماعت^۵ مطلق نیست و نابود شدند که اثری از آنها نماند پس از کریم پور انتقال کرده در موضع سرسند عله پرگنه دیوی رفت و آنجا سکونت اختیار کرد تا آنکه برحمت حق پیوست. قاضی عبدالکریم را کمالات و خوارق عادات بسیار^۶ بود، مرقد پاک^۷ قاضی عبدالکریم در موضع سرسند حاجت روای خلق آنجا است و او را اولاد بسیار است، مخدوم شیخ محمد آبکش دریابادی قدس سره از فرزندان اوست، احوال او بجای خود نوشته آمد.

سی و نهم از مریدان آن حضرت **قاضی قوام الدین قدوای** است قدس سره حالی بزرگ و همتی بلند داشت و از کمالات انسانی آراسته بود، مرقد وی در موضع رسولی من اعمال پرگنه سدهور زیارت گاه خلق است، رحمة الله علیه.

چهلیم از مریدان آن حضرت **خواجه ابوبکر مصلی بردار قدس سره** است.^۸ صاحب عجایب حالات بود، چون بسماع آمدی در و دیوار خانه او بجنبش آمدی و نعره مجلسیان باسمان رسیدی، هرگز از دایره استغنا و توکل قدم بیرون ننهاده ازین جهان در گذشت، رحمة الله علیه. الغرض سلطان المشایخ را ده خلیفه مقرر بودند^۹ که در سیرالاولیا بذكر آمده اند اما مریدان کامل و یاران اعلی را حد و

۳. ب: 'عمال' پرگنه

۲. ا: 'در' ندارد

۱. ا: 'مشهوره' عالم

۶. ا: 'بسیار' ندارد

۵. ا: 'آنجماعتی' مطلق

۴. ا: 'ولایت' دستور

۹. ا: 'مقرر' بود

۸. ب: 'است' ندارد

۷. ب: 'مرقد' مبارک

نهایت نبود هر چند اگر کس بگوید و بنویسد زیاده از آن تصور باید کرد، حق تعالی بیک بار کلید قبض نا متناهی خود بدست سلطان المشایخ داده بود که تمام عالم از تا غرب قبض مند گشته بدرجات عالی رسیدند.

موج احوال آن سوخته عشق و ساخته سایر فضایل، آن گنجینه حق شنسی بدلائل، آن مقبول در موجودات دنیا و دین، سلطان الشعراء^۱ حضرت امیر خسرو بن سیف الدین، در جمیع کمالات صوری و معنوی نظیری نداشت. محبوب ترین مریدان پاك اعتقاد سلطان المشایخ است. در خلا و ملا در خدمت پیر محرمیت کمال داشت که در خلفای اعظم و یاران اعلیٰ هیچکس را آنقدر راه سخن پیش آن حضرت نبود، بحدی که مثل شیخ نصیرالدین محمود و شیخ برهان الدین غریب التماس خود معرفت او می کردند که در خلوت از حضرت سلطان المشایخ التماس نمایند. در سیر الاولیا نویسد که امیر خسرو گوی سبقت از متقدمان و متأخران برده و باطن مصفا داشت، طریق اهل تصوف از سیرت او پیدا بود. اگرچه تعلق از پادشاه داشت اما از آنها بود که گفته اند:

”کمر^۲ بخدمت سلطان به بند و صوفی باش“

و آن روز که او متولد شد پدرش در حریر پیچیده در خدمت دیوانه صاحب نعمت که همسایه می بود برد، او گفت آوردی کسی را که دو قدم از خاقانی پیش خواهد بود. در سیر العارفین نویسد که آنحضرت هشت ساله سن داشت که پدرش مع سه پسر یکی اعزالدین علی شاه، دوم حسام الدین احمد، سوم آن حضرت که ابوالحسن خسرو نام داشت بخدمت سلطان المشایخ رسید و مرید شد و پسران را نیز بشرف بیعت مشرف ساخت، بعد از آن سیف الدین پدرش که از اترک قوم لاجین^۳ بود شربت شهادت چشید، امیر خسرو گفته:

سیف از سرم گذشت دل من دو نیم ماند دریای خون^۴ روان شد و در یتیم ماند بعد پدر اعزالدین علی شاه پیش پادشاه بسیار رشد گرفت، از محبوبان و مظلوران سلطان المشایخ بود و فضایل بسیار داشت. در فوائد الفواد نویسد که

۱ ب: سلطان الشعراء

۲ ا: مگر خدمت

۴ ا: دریای خود روان شد

۳ ا: قوم راجین بود

سلطان المشايخ دو مرید پاك اعتقاد دارد - یکی نصیرالدین چراغ دهلی است، دوم اعزالدین علی شاه که مکرر بشرف خلعت خاصه و خرقة پیر سرفراز شده و امیر خسرو در خدمت سلطان المشايخ چندان رشد گرفت و ترقیات یافت که تمام عالم محتاج او گشت و در هر فن ثانی خود نداشت چنانچه در 'تصنیفات اوست خصوص در اعجاز خسروی، کمالات او ظاهر است و در علم موسیقی بی نظیر زمان بود و در آن علم دستورالعمل قول و ترانه و طرز پرده قوالی بسته است که تا امروز^۲ همه پیروی وی می کنند. در حق او سلطان المشايخ را چندان میل است، یکی آنکه او را خطاب ترك الله عطا^۳ فرمود و گفت که "از وجود خود برنجم از ترك الله نرنجم" در سایر امور^۴ مشورت بدو کردی و در هر وقت که خواستی رفتی او را ممانعت نبود و در خواست دعا از او نمود که از بقای تو بقای منست در حق من دعا کن، او فرمود که اگر در شرع دفن دو کس روا بودی ترا در قبر خود دفن کردن وصیت می کردم، اگر تو ازین عالم بگذری نزدیک قبر من دفن شوی آخر همچنان شد و گاهی از راه مهربانی در حق خسرو این شعر فرمودی:

گرز بهر ترك تركم اره بر تارك نهند ترك تارك گیرم و اما نگیرم ترك ترك وعده فرموده بود که در بهشت ترا برابر خود برم. پیر را در حق خسرو نوازش های^۵ بسیار است فاما روزی فرمود ای خسرو شب برای تو نعمتی که مرا مطلوب بود از خدا خواستم و اجابت شد، در تو آن حال پیدا خواهد شد. روزی خسرو شعری در مدح پیر گفت،^۶ سلطان المشايخ فرمود چیزی بخواه، گفت شیرینی کلام، پس طاس شکر حاضر بود بر سرش ریخت و قدری او را خورانید، از آن کلام او بر خلف سلف سبقت برد و مقبول عالم گشت. روزی سلطان المشايخ فرمود امشب در سر دعا گو فرو خواندند که خسرو نام درویشان نیست خسرو را نام کاسه لیس خواهند از غیب باین خطاب فایز گشته، بعد از آن آنحضرت او را بکلاه و خلعت خاصه مشرف ساخت و این شعر در حق او فرمود:

خسرو که بنظم و نثر مثلش کم خاست ملکیت ملک سخن آن خسرو راست

۳: ا: 'عطا' ندارد

۶: ب: پیر 'بگفت'

۲: ا: 'تا' که 'امروز

۵: ا: 'نوازش' بسیار

۱: ا: 'در' ندارد

۴: ا: 'امور' را 'مشورت

این خسرو ماست ناصر خسرو نیست زیرا که خدای ناصر خسرو ماست کمالات او ازینجا قیاس بید کرد که حضرت^۱ سلطان المشایخ مدح او کرده. خسرو در همراهی سلطان تغلق پادشاه بلکهنوتی بود که سلطان المشایخ وفات یافت، او از آن سفر باز آمد و ردای خود سیاه کرده پیراهن پاره ساخت و در خاک غلطان بحضور حظیره^۲ سلطان المشایخ آمد و گفت من کدام سگ باشم که برای سلطان المشایخ بگیریم؟ اما برای آن می گیریم که بعد تو مرا چندان بقای نیست، بقولی بعد ششماه و بروایتی سه ماه از وفات پیر روز چهارشنبه سال هفتصد بست و پنج وفات کرد، در پایان روضه سلطان المشایخ مدفون گشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن کان صدق و وفاء، آن مجمع فضایل و صفاء، آن بری از^۳ اصغایر و کبایر، مقبول حق **امیر حسن علاء سجزی** شاعر از مصاحب^۴ مریدان سلطان المشایخ است، ذوق و سماع و چاشنی عشق تمام داشت. در سیرالعارفین نویسد که روزی سلطان المشایخ از زیارت خواجه قطب الاسلام فارغ شده بر لب حوض شمسری رسیده، آنجا خواجه حسن شاعر با جمعی یاران در شراب خوری مشغول بود، چون سلطان المشایخ را دید بجهت آنکه از سابق در بدآن ملاقی شده بود حاضر گشت و این رباعی خواند:

سالمها باشد که ماهم صحبتیم گرز صحبتها اثر بودی کجاست
زهدتان^۵ فسق از دل ما کم نکرد فسق ما بل بهتر از زهد شماست
این ابیات را شنیده شیخ المشایخ فرمود صحبت را اثرها است، این سخن چنان درو اثر کرد که فی الحال سر برهنه بر قدم آنحضرت افتاد، از جمیع نامشروعات توبه کرد و مرید شد و جمیع مصاحبان او که بشرب دوام الفت داشتند تائب شده ارادت آوردند، بعد ارادت حسن این شعر گفت:

ای حسن توبه آن زمان کردی که ترا طاقت گناه نماند

پس حق تعالی از طفیل عنایت سلطان المشایخ در جمیع امور قبولتی تمام بدو بخشیده بود خصوص در شعر غزلیات جگر سوز او از چقماق دهای عاشقان آتش

۱. حضرت ندارد ۲. حضور حضرت سلطان المشایخ ۳. از ندارد

۴. مصاحبان مریدان ۵. زهدتان فسق

محبت بیرون می آرد و لطایف روح افزای او مایه اهل عشق و ذوق و سخن این بزرگ چاشنی شیخ سعدی شیرازی دارد چنانچه بیتی درین معنی گفته است:

حسن گلی ز گلستان سعدی آورده که اهل معنی گلچین آن گلستانند

درین فن او بی نظیر زمانه بود، سلاطین وقت را بس عزیز بود و ملفوظات سلطان المشایخ او جمع نموده فواید الفواد نام کرده، امیر خسرو رشک آن برده.^۱ او را کمالات بسیار است، در دولت آباد که مزار اوست آنجا او را حسن شیر می گویند از آنکه شب بر قبر او کسی نمی باشد، اگر از جهالت قصد نماید بشب آواز شیر نمودار می شود و ترس می خورد، مزارش در دولت آباد متصل مزار برهان الغریب است.

خواجه شیخ علی شاه بن شیخ محمود حامد از ارادتمندان حضرت نظام الدین اولیا است، پیوسته مانند حلقه در ملازم در گاه او بود و منظوقیه نظامیه و سایر مسموعات خود را در یک رساله فراهم آورده در نظامی نام نهاده، بسانکات عشق و تصوف در آن مندرج ساخته.

شیخ کمال الدین یعقوب نهروالی صاحب مقامات علیه و جامع کمالات و معاملات اصلیه ولدنیه او را جهات نمودند در بیرون حصار نهروان^۲ جایگاه اوست. در گلزار ابرار است که شیخ کمال الدین زاهد سر حلقه پرهیز گاران بود، حضرت نظام الدین^۳ سلطان المشایخ سند حدیث از او کرده و او از دنیا انقطاع کلی داشت، سلطان غیاث الدین علی^۴ ازو متمنای امست پنجگانی نماز خود شد، گفت از سایر متاع سگان جهان صرف نماز بمن رسیده است آنرا هم در خلل انداختن تصور کرده اند، پادشاه بعد ازش پیش آمد.

شمس اتاوله، اتاوله بهندی زبان شتاب کار را گویند، در ندامت مانند نام خود آفتاب شعاع و در کفایت بسان لقب^۵ خویش ماه رفتار، بسیار بزرگ بود، شی بخواب دید حضرت^۶ نظام الدین اولیا سر بر زانوی پیغمبر صلی الله علیه و آله^۷ و سلم نهاده در خواب است از آن روز اعتقاد نظامیه گزید و سلطان المشایخ فرمودی

۱. ب: رشک بر آن برده ۲. حصار 'نهروان' ۳. 'نظام الدین' ندارد

۴. ب: 'علی' ندارد ۵. لقب 'لقب' خویش

۶. 'حضرت' ندارد ۷. 'و آله' ندارد

هر کس که از حاجت دین خواه دنیا آنچه شتاب خواهد رجوع بشمس نماید ازین باعث او را اتوله خوانند.

شیخ حیدر پیوسته با زمانیان آمیخته آنرا برقعہ حسن و جمال ساخته زندگانی می کرد، از خلفای سلطان المشایخ است، قبر او در سرای لادو.

خواجہ تقی الدین نوح برادر خواجہ هارونست، خوی درویشان و طبع دانشوران و روش عابدان داشت، چندان در عبادت مایل بود که فرصت آب خوردن نیافتی، سلطان المشایخ پرسید، تمنای تو^۲ ازین عبادت چیست؟ گفت ترقی عمر آنجناب، پیر بزرگوار خوش شد، در بیماری [از] پدر پیر پیشتر^۳ رفت.

شیخ بابویه چشتی در کنبایت که بندری است از احمد آباد دو منزل مرقد اوست، سید شیدا مرید اوست، پیری او طعام میل نکردی. روزی خادمی از سبک سری و بس گرسنگی گفت، یک مرد جولاهه با این همه نگرانی نیززد، پیر فرمود، طعام بیارند، چون سر پوش از دیگ گرفتند گرمها از دیگ بر جوشید، گفت، باری بپوشید^۴ تا شیدا در آید، چون شیدا در آمد خوردنی پا کیزه بر کشید.

خواجہ عزیز الدین بن خواجہ ابوبکر^۵ در شریعت و طریقت بی مثل بود،^۶ مدت العمر تکبیر اولی از دست نداد، بیشتر در نماز سلطان المشایخ را امام شدی، هر شب جمعه یک ختم قرآن نمودی.

مولانا مفیث الدین دهلوی از بزرگان بزرگ خلفای شیخ نظام الدین سلطان المشایخ است، در سال هفتصد و بیست بدستوری پیر طرف مالوه آمد در اجین بر لب جوی کلبه گزید، چون وفات کرد همانجا دفن شد، هر شب جمعه مجمع زایران می گردد.

موج احوال آن صاحب تشریف خرق عادات، آن با خلعت کمال عبادات، آن قمر کرامات را هاله، **حضرت شیخ حسین نهرواله**، در گلزار ابرار^۷ نویسد که او^۸ خلیفه سلطان المشایخ است در ششصد و^۹ شصت و هشت متولد شد، در عمر

۳. ب: 'پیشتر' رفت

۶. ب: بی مثل 'بوده'

۹. ا: 'و' ندارد

۲. ا: 'تو' ندارد

۵. ا: ابوبکر 'ستون'

۸. ا: 'و' ندارد

۱. ب: 'و' ندارد

۴. ا: 'بار' بپوشید

۷. ا: 'در' گلزار نویسد

هفته سالگی شوق خدا طلبی گریبان گیر او شد، صد و سیزده سال ریاضات و مجاهدات نموده ابتدای حال به بهلول مجذوب پیوست، مجذوب روزی تازیانه بر تنش زد این هم مجذوب شد، دوازده سال بزیر شجری گذرانید، برگهای آنرا قوت کردی پس بموجب اشاره پیغمبر خدا^۱ صلی الله علیه و آله وسلم بخدمت سلطان المشایخ رسید، آنجناب از فراست باطن آمدن او دریافته^۲ کس را بطلب او فرستاد، چون حاضر شد کلاه خاصه عنایت نمود، او عرض کرد، در باطن ارادت بجناب پیغمبر صلی الله علیه و آله^۳ وسلم نموده ام، سلطان المشایخ گفت چه مضایقه؟ این کلاه مودت است نه بیعت پس خوشدل شده پوشید. فرمان یافت، اول حصول علم صوری نماید، در چند مدت چندان افراط علم میسر حال^۴ او شد که بر هدایه فقه حاشیه مشکل نوشت بعد از آن خلعت خرقة یافته برای تربیت اهل گجرات معین شد، همراه خود بی بی آرام گرفته^۵ آنجا رسید بعد چندی به نهر واله آمد، حاکم آنجا بر آزار خلق کمر بسته آنحضرت منع فرمود شنوا نشد، شی مار و کژدم بیشمار دید که قصد دارند، صبح توبه نمود و معتقد گشت و از آزار مردم دست برداشت، ازین جنس بسیار کرامت است. او را خواهرش بی بی آرام که احوال او در لجه نساء باید خواست و آن حضرت^۶ هر دو مدة العمر محصور ماندند، در هفتصد و نود و هشت وفات کرد.

موج احوال آن پیشوای روندگان مسلک تجرید، آن مقتدای رهروان منهج تقرید، آن بنده مسعود، **حضرت سید احمد بن محمود**، مرید و خلیفه عم خود سید حسین نهر واله است، وقت وفات خود عم بزرگوار او را سجاده نشین نمود. در گلزار ابرار^۷ نویسد که مثال اجازت و خرقة خلافت از پیر یافته وصیت استقامت و نرفتن سوای سیر^۸ صحرا یافت و این وصیت مرشد را مدة العمر بجا آورد. شیخ عزیز الله متوکل مجلس عرس شیخ فرید گنجشکر نمود، همه شهریان اقبال نمودند او پذیرا نکرد.^۹ رکن الدین کاسه گر پیر شیخ عزیز الله گفت که مجلس بصحرا کند که او را عذر نباشد چنان کردند، حاضر شد، از حکایت می فروشی که در گلزار

۱. خدا ندارد	۲. ب: دریافت کرده	۳. و آله ندارد
۴. ب: حال ندارد	۵. گرفته ندارد	۶. ب: و آن حضرت ندارد
۷. در گلزار نویسد	۸. ب: سیر ندارد	۹. او نه پذیرا کرد

ثبت است سرور گشته بقوالان گفت، آن غزل که باعث انتقال روح خواجه قطب الدین است بسرائید،^۱ در آن غزل که^۲ چون به این شعر رسید^۳:

کشتگان خنجر تسلیم را هر زمان از غیب جان دیگر است

اورا حالتی ربود، ناگاه بانگ نماز شد بهوش آمد، بمسجد رفت، در آخرین سجده آخرین رکعت فرض جان بحق شد، در سن هشتصد هجری، مزار برابر مزار^۴ عم اوست.

موج احوال آن بیاد دوست وحشی، **شیخ حسین نفسی**، در کمالات صوری و معنوی بهره کامل داشت. شیخ احمد که در محفل جهانگیر پادشاه که^۵ باین بیت امیر حسن دهلوی بوجد آمده زندگی قضا کرد پسر^۶ اوست، شعر: هر قوم راست راهی دینی و قبله گاهی من قبله راست کردم آن^۷ سمت کج کلاهی شیخ حسین در نهصد و هشتاد و هشت وفات کرد، 'شیخ اولیا' و 'مقتدای روزگار' هر دو تاریخ اوست.

موج احوال آن مقبول خدا شناسان، آن محمود حقیقت اساسان، آن رهرو وادی یقین، **سید معین الدین**، بر اسمش اضافت ارجی است، باسلطان المشایخ در دهلوی پیوست، پرسید سید در کدام سلسله ارادت دارد؟ گفت بجد خود صاحب ختم نبوت صلی الله علیه و آله^۸ وسلم مریدم. سلطان متحیر شد، پیغمبر خدا را صلی الله علیه و آله^۹ وسلم دید که يك کلاه بدست او داد و نامزد سید کرد. سید نیز بشب همین قسم دید، صبح که باهم آمیختند حکم نبوی بجا آوردند ازین جهت سید را خلیفه سلطان المشایخ شمارند.

موج احوال آن فایز بمرتبه کمال طریقت، آن متقی محافظ شریعت، آن رونده راه دین، **سید احسن**، نبیره سید معین الدین. در گلزار نویسد که شاه بدیع الدین مدار را در کالپی از گفته امیر خان ملاقات کرد و صحبت دگرگون گشت شاه مدار بملایمت^{۱۰} رخصت نمود، قاضی شهاب الدین قدوای پر کاله آتش پرسید، آن

- | | | |
|---------------------|-----------------------|------------------|
| ۱. 'بسرائید' در آن | ۲. ب: 'که' ندارد | ۳. ب: 'رسیدند' |
| ۴. ب: 'مزار' ندارد | ۵. ب: 'که' ندارد | ۶. ا: 'پسر' اوست |
| ۷. ب: 'بر' سمت کج | ۸. ا: 'و آله' ندارد | |
| ۹. ا: 'و آله' ندارد | ۱۰. ا: 'بملایمت' رخصت | |

که بود که چنین رفت؟ گفت این از سرتاپا در شریعت غرق است نیز هیچکس بهدف ولایتش نخواهد رسید و پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله^۱ و سلم در همین حالت بمن فرمود که^۲ سید احسن حقیقی فرزند من است.

موج احوال آن فارغ از^۳ خوبی و زشتی قلضی عطاء الله چشتی، در گلزار نوپسند که زاد بومش دهلی است، پیر او معلوم نشده، در زمان خود مرجع دانشمندان و سعادت‌مندان بود. چون از سفر حجاز بهند باز گشت اهلیه او دختری گذاشته فوت کرد، به پرورش او دختر بود. چون به سن تمیز رسید شی پیغمبر صلی الله علیه و آله^۴ و سلم را بخواب دید ارشاد یافت، عطاء الله دختر خود را بشیخ بهاء الدین صدیقی که در مندو کلبه گزین است نکاح کن، بمنده^۵ رفت تحقیق نمود، فرموده^۶ بجا آورد و در اقصای مندو کلبه گزید تا وفات یافت، سلاطین خلیج بر مزارش گنبد بنا نمود.

موج احوال آن محبوب عاشق نما، آن عاشق معشوقیت انتماء آن از اعظم اولیای صاحب فضایل، آن برهان کاشفان اسرار بی دلایل^۷، آن متصرف مقامات سماواتی، قطب عالم حضرت شاه موسی سهاک گجراتی، مرید حضرت نظام الدین اولیا است، بزرگ، صاحب کمال، عالی احوال بود، فقرای آن زمانه که حلقه به بینی گذاشته و لباس زنانه پوشیده خود را منسوب بسلسله او می کنند و می گویند که آنحضرت و جاهت بسیار داشت. مرشدش شیخ نظام الدین اولیا میل خاطر بدو داشتی لهذا او خود را آراسته می داشت مانیز تبعیت او می کنیم. این^۸ مقدمه در کدام کتاب دیده نشد مگر کمالات عالی داشت. حافظ غلام رسول گجراتی گوید که مرقد شریفش در گجرات است آنجا کرامات او مشهور است که باران رحمت الهی در هر سال که کم می شود مردمان بر مزارش رجوع می نمایند ضرور می بارد. وقتی شخصی ناظم احمد آباد شده آمد، آنحضرت سه روز بیشتر وفات نموده بود، ناظم از غایت شوق کمالات او که شنیده بود خواست که قبر او را نموده

۱. ۳: 'فارغ از' ندارد

۲. ۶: 'فرمود' بجا آورد

۳. ۲: 'که' ندارد

۴. ۵: 'او' بمنده

۵. ۸: 'آن' مقدمه

۶. ۱: 'و آله' ندارد

۷. ۴: 'و آله' ندارد

۸. ۷: 'اسرار فی' دلایل

بشمره شریفش را به بیند. هنوز او بدر روضه نرسیده بود که سوای قبر او چهار قبر دیگر بر آمدند که اختصاص نشان مرقد شریفش نماند، متحیر شده ازین حرکت باز ماند، هنوز آن هر پنج مقابر موجود اند، سال وفاتش بنظر نه آمد.

موج احوال آن قدوه اصحاب خاکساری، آن زبده ارباب انکساری، آن همگین مصروف فی سبیل الله، سر زمره تارکان گتکو شاه، کوه صبر و قناعت، بحر زخار خوارق و کرامت، از متوسلان سلسله حضرت شاه موسی سهاگ است. نگارنده اوراق در سنه یکهزار و دو صد و سه هجری بحکومت مرزا علی اکبر همدانی در قصبه مورایان توابع بیسواره مشرف ملاقات او شد. عاشقی بی ریا و عارفی با صفا، در کمال ترک و تجرید که غیر از یک درعه پارچه سرپوش دیگر نداشت، دیدم سه چار روز پیش از ملاقات که^۱ اشتیاق دیدنش داشتم یکجایی نیافتم حیران بودم، روزی ناگاه متصل دیره نیازمند بدو کانی آمده نشست، خبر یافته حصول قدمبوسی نموده بدیره خود آوردم، هر چند مبالغه نمودم پائین نشست یک روپیه نذر نمودم بدست مبارک خود گرفته بمن عنایت فرمود^۲ که از طرف فقیر تو این را بگیر و باتش تاب داده در پارچه پیچیده بر بازوی راست بدار و آخر این پیش تو نخواهد ماند و آنچه از مردم شنیدم این است که وی ندور و فتوح هیچکس قبول نمی کرد و هر کس که بمبالغه می داد گرفته همانوقت بیکی از حضار می بخشید و از مکاشفات از سر^۳ حال کس را خبر می داد و آن اشاره اگر بر مزدات^۴ می شد البته از چیزی طلب می کرد و بتصرف می آورد.

موج احوال آن درویش ریاضت کیش، آن قافله عشاق را سم الجیش، آن محمود ارباب یقین، حضرت مولانا جلال الدین، در اخبار الاخیار نویسد که او جد شیخ حسام الدین مانکپوری است، عابد و عالم و صابر و متقی بود، مرید شیخ محمد و خلیفه حضرت^۵ نظام الدین اولیا است و این شیخ محمد جمال حا خود را از نظر خلائق مستور داشته در کسوت اغنیا مآندی، مولانا بعد عشا تا که دیگران بیدار

۲ ج: ار'بر'حال

۲ ج: عنایت 'کرد' که

۱ ب: 'که' ندارد

۵ ا: 'حضرت' ندارد

۴ ا: 'بر' میروا

می مانند خواب کردی، چون همه بخواب می رفتند او بیدار می شد و تمام شب نماز کردی^۱ چهل و یکبار سوره یسین بخواندی و قوت او از وجه کتابت قرآن بود لیکن قلم بی وضو بدست نگرفت، پسرش مولانا بدر حسام الدین مانکیپوری است، فقر و فاقه بسیار کشیده استقامت بر توکل بدرجه کمال می داشت.^۲

موج احوال آن درویش درد مند، آن مشایخ ارجمند، آن برگزیده رب الودود، حضرت شیخ محمود، پسر ابو سعید بن عمر انصاری است، لقب وی سلطان محمود بود، جامع برکات و کرامات، از قدمای مشایخ لکهنئو است، عمر دراز یافته معاصر قاضی فخرالدین بجنوری بود و قدوم او بواسطه اتحاد قاضی ثناء الدین بن قاضی فخرالدین بلکهنئو اتفاق افتاد، شیخ انصاری در لکهنئو فرزند او اند، از تذکرة الاصفیا، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سپند شعله آتش شوق مطلوب، آن دلبنده حلقه سلسله زلف محبوب، آن معین ملت و بدین جامی، قطب وقت شاه نور حمّامی^۳، احوال آن صاحب کمال غیر ازین که مرقوم می شود به راقم اوراق نرسیده و^۴ بلحاظ آنکه: مرا در^۵ زلف تو مویی بسند است فضولی می کنم بویی بسند است امیر حیدر نبیره حضرت میر غلام علی آزاد بلگرامی^۶ گوید که از کبار اولیا و صاحب اشتهار اصفیا بود. در کمالات و حالات به مشرب چشت مرتبه عالی داشت، جمال حال خود را مستور داشتی، مطلق پیرامون کرامت نگردیده. در تذکرة اعارفین شاه محمدی نویسد که ویرا لقب حمّامی از آنجا است که^۷ از چند روز قبض در مکاشفات داشت و واله بگردید،^۸ امیری همراه خود آنحضرت را بحمال برد، قبض او مبدل به بسط شد، بعده^۹ او مدام حمّام برای مسافران بنا نموده گرم می داشت، دو صد و سه صد و بعضی چهار صد ساله عمر او می گفتند و شصت ساله می نمود، به چهارم جمادی الآخر سال يك هزار و یکصد و^{۱۰} چهار هجری به ملاء اعلی شتافت، در سواد جنوبی^{۱۱}

۱. چون همه نماز کردی ندارد

۲. ب: کمال داشت

۳. ج: شاه نور حمّامی

۴. ب: مرا از زلف

۵. ا: بلگرامی ندارد

۶. ب: بلگرامی ندارد

۷. ج: بعد از او

۸. ا: واله نگردید

۹. ج: جنوبی ندارد

۱۰. ب: یکصد ندارد

بلده اورنگ آباد خوابگاه اوست. 'نور محض' تاریخ وفات یافته. سید نورالدین که بالفعل سجاده نشین اوست، فاضل، خوش اخلاق، در خصائل شریفه طاق است.^۱

موج احوال آن بمقام ارواحنا رسیده، آن جام معرفت چشیده، آن از بندگان حضوری، حضرت شاه روشن علی دوست پوری، شاه یحیی گوید ویرا مقام ارواحنا اجسادنا حاصل بود، در قصبه دوست پور الدی؟ مئو اقامت داشت، مردم می گفتند که بی تعلق^۲ رسن و گرفت زه اندر چاه می رود و بر می آید. من از قاضی سبق کتاب می خواندم. روزی بر حاکم گران شده فرمود اورا معزوم نمودم، گفتم، من نوکر حاکم ام و از قاضی کتابی می خوانم تا انجام^۳ کتاب حاکم بحال ماند، گفت چه مضایقه روزی که کتاب تمام شد خبر معزولی او رسید.

موج احوال آن ماهر علوم شریعت و طریقت، آن کاشف اسرار حقیقت و معرفت، آن مقتدای ارباب تفاوت^۴ و یقین، مخدوم وقت حضرت قاضی فخرالدین بن رکن الدین، از نژاد محمد بن ابی بکر صدیق مرید پاک اعتقاد سلطان المشایخ است، از آنجناب مخاطب^۵ به خطاب بجنوری شد، از ستر که بر آمده در قصبه بجنور اقامت گزید، برای کفایت او سلطان المشایخ کنونی نام دیه بر سفال گلی از دستخط خاص خود نوشته داد، تا وقتی که فرزندانش سند پادشاه نگرفتند آن دیه در تصرف مانده، بعد حصول سند پادشاه حکام نگذاشتند و خرق عادات او آنست که وقت وفات پسرش قاضی بدیع الدین به گریه در آمد، قاضی چشم باز کرده^۶ پرسید سبب گریه چه باشد؟ گفت فلان کتاب حالا از که خواهم خواند؟ گفت، بر قبر من آمده باش تلمذ خواهم نمود، مدت ها آنحضرت جسم عنصری گرفته در روضه خود سبقش می داد. روزی اهلیه قاضی در آمده به پسر گفت، این راز برای افشانه آمده است، سبق موقوف کرده شد، به عید قربان که روز جمعه واقع گردد خلق از غایت اعتقاد برای زیارتش می روند. چون ویرا با سلطان المشایخ صحبت کم مانده از آن بیشتر تربیت از شیخ نصیرالدین محمود یافته. اگر چه صاحب سیر الاولیا ذکر او در

۲. ب: بی تعلق رسن

۱. ا: است ندارد

۴. ج: ارباب تصادف و یقین

۳. ا: تا آنجا کتاب

۶. ب: کرده ندارد

۵. ب: مخاطب ندارد

خلفی سلطان المشایخ نیاورده لیکن از ملفوظ شیخ سعدالله کیسه دار در مرآة الاسرار آمده که او خلیفه و مرید سلطان المشایخ است، در عهد خویش فخر زمان و زمانیان بود، در هفتصد و پنجاه و نه وفات یافت، قبر در بجنور.

موج احوال آن متصرف اقلیم کمالات بلند، آن مظهر خوارق عادات عالی و دلپسند، آن ولی برحق و صاحب کمال بی گمان، یگانه^۱ روزگار قاضی قطب الدین هدایه دان خلف و خلیفه قاضی فخرالدین بجنوری است. در علوم صوری و معنوی رتبه شاهی داشت. در تذکرة الاصفیا نویسد، او با استاد خود مناظره نموده، استاد دعای بد کرد، در عین جوانی لاولد رفت. چون مسافرت را شعار خود ساخته بود و در اطعمه و ماکولاتش گوشت ضرور حاضر می کردند وقتی در مسافرت به موضعی رسیدند که گوشت بهم نرسید، خدامش يك مرغ موهنا نام از ملکیت ضعیفه به قیمت خواست، ضعیفه قبول نکرد، خادم قاضی ناگزیر شده آن مرغ را به زور ذبح نموده به قاضی خوراند. بعد ساعتی آن ضعیفه آمده درخواست مرغ نمود، قاضی از سرگذشت آن مرغ مطلع شده به غضب آمده و به ضعیفه فرمود که مرغ خود را طلب کن، ضعیفه ندا کرد که موهنا بیا، فی الفور در شکم قاضی پیچش شروع شد، مرغ مذبوح پرو بال زده در شکمش آواز کرد، قاضی در همان حالت وفات نمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن کاشف اسرار قدم، آن به والد بزرگوار خود قدم به قدم، آن مجموعه کمالات بدر مبین، قطب الوقت حضرت قاضی بدیع الدین، خلف و خلیفه قاضی فخرالدین بجنوری است. قاضی بدیع الدین در تصوف به غایت عالیشان و نهایت مرتاض و ممتاز، باجمیع فضائل علوم صوری و معنوی که از پدر خود تربیت یافته آراسته و به حال ولایت پیراسته. در تذکرة الاصفیا نویسد، وقتی که پدرش وفات می فرمود او به لحاظ آنکه در آن وقت کتابی از پدر خود می خواند دانست که ایشان انتقال ازین عالم می نمایند من تتمه^۲ کتاب را از که خواهم خواند؟ سراسیمه و حیران و مضطر بود، پدرش در آن حالت سكرات که عین وقت بود مشاهده جمال محبوب برین^۳

۱. ۱: کنایه 'روزگار' ۲. ج. 'شمه' کتاب ۳. ۱: 'محبوب' تن، 'برحطره'

خطرۀ او آگاه شد،^۱ چشم باز کرد و فرمود، هر روز بر قبر من آمده^۲ باش ترا تعلیم خواهم کرد، همچنان واقع شد که مدت‌ها اخذ فواید صوری و معنوی قسمی که در حین حیات از پدر می نمود^۳ در ممات هم جاری ماند، چنانچه این مقدمه سابق در احوال قاضی فخرالدین مفصل نوشته، کمالات قاضی بدیع الدین ازینجا قیاس باید کرد که به چه مرتبه بود؟ از روح پدر چه قدر مناسبت داشت؟ پس قاضی بدیع الدین از بجنور در لکهنئو آمده متوطن شد، چون وفات نمود پایان قبر پدرش در بجنور به خاک سپردند.

موج احوال آن منبع کمالات، آن مجموعه حالات، آن برگزیده الله تبارک، حضرت شاه قاضی مبارک، خلف و خلیفه قاضی فخرالدین بجنوری است. در تصوف بس رتبه بلند و درجه ارجمند^۴ داشت. شیخ حسین گجراتی و شیخ رضی و شیخ کبیر از فرزندان قاضی مبارک بودند و نیز در اولاد او بسیار بزرگان صاحب مقامات برآمده اند که کرامات^۵ از آنها ظاهر شده و شیخ قوام الدین حاجی الحرمین را^۶ قاضی مبارک از دهلی به کمال نیازمندی و خدمت^۷ آورده در لکهنئو مقیم گردانید. مزار قاضی مبارک پایان مرقد پدر بزرگوار در قصبۀ بجنور است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن^۸ هدهد مصباح مقصود، آن پروانه شمع بزم معبود، آن ولی و خرقش به کرامت، آن هدیه^۹ شهادت محتوی، رئیس الاخیار حضرت شاه صفیان لکهنوی بن قاضی بدیع الدین بن قاضی فخرالدین بجنوری. قاضی بدیع الدین دو خلف و خلیفه داشت، یکی شیخ^{۱۰} شهاب الدین به غایت بزرگ و عالیشان در تصوف و صاحب کرامت و خارق عادات، مزار شریفش سمت مشرق حوالی بلدۀ لکهنئو، رحمة الله علیه. دوم شاه صفیان سلطان اقلیم فتح مهمات و فرمانروای قلمرو خرق عادات، دستگیر درماندگان و تفقد فرمای فروماندگان،

۳. ج: پدر می بود
۶. ج: را ندارد

۲. ج: بر قبر می آمده
۵. ب: کرامتها از آنها
۸. ج: آن ندارد
۱۰. ا: شیخ ندارد

۱. ج: آگاه شده
۴. ا: درجه بلند
۷. ج: خدمات آورده
۹. ا: آن هدیه ندارد

به مسّ وجود حاجت^۱ 'مثابه' اکسیر^۲، مصلح امور مقصود التدبیر، اگرچه احوال آنصاحب کمال در تذکرة الاصفیا بر همین کلمه اکتفا نموده که بسیار صاحب کمال بود لیکن مشهور است که عشق و مشک پوشیده نماند، آنچه از ثقات شنیده این است که به سبب امتداد ایام وفاتش گنبد مزارش شکسته شده بود، چون یاقوت خان آنجا باغ ساخت قبرش در میان باغ در آمد، تا بودن یاقوت خان گاهی کرامت^۳ از مزارش سر نزد،^۴ چون قوم نصاری در آن باغ اقامت نمودند از آن قوم خلاف دین و بدعت نامشروع آشکارا گشت، متصل مزار^۵ شریفش شخصی از آن قوم تعدی نمود او را از جان و مال و اسباب غارت کرد و هر وقت و هر ساعت خرق عادات نوع به نوع به غایت جلال شدن گرفت، آن قوم را باوجود بی اعتقادی اعتقاد کامل خاطر نشین شده به احترام مزارش کوشیدند و بنای روضه عظیم القدر به خاطر آوردند، شب بشارت فرمود که شما را از ساختن و گذاشتن من چه کار است؟ به ادب باشید^۶، در شب های ماهتاب از چشم بیدار مردم آنجناب را گلیمی بر دوش نهاده استاده^۷ دیدند و متکلم شده جواب یافتند و^۸ حالا اسم شریفش را به^۹ پیر صوفی می گویند. روزی محرّر سطور حاجتی داشت، بر مزارش التماس کرد، شب آن صاحب کمال به من عنایت کرد و فرمود که این راه بگیر و جلدی مکن، ازین جنس کمالات و تصرفات او که در روز و شب می گذرد اگر جمله نویسم دفتری عدیحه ماند، وفاتش به نظر نیامده، رحمة الله علیه.

موج احوال آن رئیس الابرار عالی مقام^{۱۰}، آن رئیس الاخیار صاحب مشاهده مدام، آن نظام سلسله نظام، آن قطب وقت^{۱۱} لا کلام، آن پیر از اسرار کاملین المکین^{۱۲}، قطب برحق حضرت قاضی سماء الدین خلف و خلیفه و جانشین^{۱۳} قاضی فخر الدین بجنوری و مرید شیخ زین الدین است و نعمت و

- | | | |
|--|-----------------------------|-------------------|
| ۱. ج: وجود 'خاصیت' | ۲. ا: مثابه 'اکسیر' | ۳. ب: 'کرامتی' از |
| ۴. ب: سر 'نزد' | ۵. ب: 'مزارش' شریفش | ۶. ب: 'باشند' |
| ۷. ا: نهاده 'ستاده' | ۸. ب: 'و' ندارد | ۹. ب: 'به' ندارد |
| ۱۰. ا: آن رئیس الابرار عالی مقام 'ندارد' | ۱۱. ج: 'وقت' ندارد | |
| ۱۲. ج: کاملین 'آئین' | ۱۳. ا: خلیفه و جانشین و خلف | |

خلافت از شیخ قطب الدین مکی هم یافته و يك خرقة از مخدوم جهانیان سید جلال حسین بخاری حاصل ساخت چنانچه درین مقدمه قاضی فخرالدین بجنوری مکتوبی به مخدوم جهانیان نوشته و جواب آن مخدوم جهانیان به قاضی فخرالدین نوشته، الغرض حق سبحانه تعالی قاضی سماء الدین را^۱ غایت کمال و نهایت عالی احوال، تسبیح دانه های اولاد قاضی فخرالدین را امام و به اقلیم مقامات تصوف و سلوک مرتبه بلند خدیو لا کلام ساخته بود، علو مجاهده او انتهای ندارد و مدت‌ها در روز و شب خواب نکرده و پیوسته با وضو ماندی و هر بار که وضوی کردی دو گانه شکر^۲ الهی ادا نمودی، یکبار او را عریضه شکم رو داد، علی الاتصال خلش دست می داد، هر بار در آن حالت هم وضو کرده دو گانه می گذرانید، فرزندانش معروض داشتند که آن حضرت بغایت ضعیف شده اند^۳ هر بار وضو و دو گانه موجب ازدیاد مرض است و ناتوانی، فرمود، درین شصت سال گاهی چنین^۴ اتفاق نشده که از وضو و دو گانه مقصر شده باشم و در سن بسست و هشت سالگی به مکه^۵ رفت و شرف زیارت حرمین شریفین بجا آورده و رفتن حرمین را در حین حیات پدرش قاضی فخرالدین اشاره نموده بود، بعد وفات پدرش باز به تاکید فرمود که اشاره من برفتن کعبه مقبول نداشتی، پس به کعبه رفت تا حصول اینهمه کیفیت کمال، چون او به بلده لکهنو آمد شیخ محمود انصاری و دیگر اکابر مجوز اقامت او بودند،^۶ قاضی به کمال فروتنی و انکساری^۷ توطن گزید، حضرت قاضی به چهارم ربیع الاول به مجلس عرس حضرت قطب الدین بختیار اوشی^۸ رفت، این ابیات قوالان می خواندند:

سر اگر خاک شود بر در یاری باری جان گر^۹ از دست رود بر سر کاری باری
استخوان سرطیفور به سگ باز دهید که نه^{۱۰} من لایق فتراک سواری باری
قاضی از شنیدن این ابیات چندان وجد و سماع کرد که تابست و دوم ربیع الاول که هفتصد و هفتاد و شش هجری باشد در سماع ماند و از زبان خود این رباعی می خواند:

۱. از غایت	۲. ب: دو گانه و شکرانه	۳. شده آمد
۴. ج: چنین ندارد	۵. مکه رفت	۶. او نبودند
۷. فروتنی و انکسار	۸. بختیار اوشی	
۹. جان اگر از	۱۰. نه ندارد	

آیم به سرکوی تو پویان پویان رخساره به آب دیده شویان شویان
بیچاره ره وصل تو جویان جویان جان می دهم و نام تو گویان گویان
در همان حالت به تاریخ مسطور به ملاء اعلیٰ شتافت، مزار شریفش طرف جنوب
شهر لکهنئو، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سر^۱ دفتر سلسله سلطان نظام الدین، آن فخر اولاد قاضی
فخر الدین، آن مزین بساط کمالات بلند، آن مبین نشاط مراتب ارجمند، آن در
رحلت^۲ ولایت با ملایکه دمساز، شیخ الاسلام شیخ سعد الله کندوری فراز، خلف و
خلیفه زائر حرمین شریفین شیخ سماء الدین است و احازت سلسله سهروردیه در
جونپور از سید السادات سید اجمل بن سید امجد بن سید^۳ علی الحسینی ملقب به
صدر جهان که بزرگ روزگار و حالی صحیح و صفای باطن بود. شیخ شهاب الدین
ملك العلماء رساله مناقب السادات به تقریب وی تصنیف نموده و تقریب تصنیفش
برخی در احوال ملك الاولیا نوشته شد حاصل ساخت. شیخ سعد الله^۴ کندوری
فراز مقبول ابرار، صاحب شوکت ظاهر و باطن بود، بزرگیش متجاوز از حد و احصا
است، از اغنیا شاگرد بود و میر سید اشرف جهانگیر چندین مکتوبات برای او
نوشتند و لقب شیخ الاسلامی به موجب حکم باطن از زبان کرامت بنیان^۵ شیخ
قیام الدین حاجی الحرمین لکهنوی ظاهر شده و کندوری فراز از آن گویند که اطعمه
اقسام و لطیف به کثرت بذل و ایثار محتاجان و مسافران نمودی، شیخ الاسلام را در
رضای الهی به غایت قدم مستقیم بود، وقتی از قوم بیس راجه بود ساتن نام، تاخت
لکهنئو را به خاطر داشت^۶ از دریافت این مقدمه سایر شرفا به لحاظ ناموس پدر رفتند حتی
که مخدوم اعظم ثانی هم ناموس خود به قریات جوار بلده رسانیده، شیخ الاسلام
نوعی این خطر را به خاطر راه نداد و از شوکت ولایتش آن کافر را یارای مداخلت
شهر نکردند^۸ و نیز از نفس رانی شیخ الاسلام از دست سلطان شرقی بقتل رسیده
در دروازه قلعه کانکوری چیده^۹ شد. کمالات و خوارق عادات از شیخ الاسلام

۱. ۳: 'سید' ندارد

۲. ب: در 'جلب' ولایت

۱. ۱: 'سر' ندارد

۵. ب: 'سعد' کندوری

۴. ۱: ملك 'الاولیاء'

۷. ب: 'داشت' ندارد

۶. ۱: کرامت 'بنیان'

۹. ج: 'چسپیده' شد

۸. ب: 'نگردید'؛ ج: 'نگردید'

بسیار سرزده، یکی از آنجمله این است که در آخر خود در حین حیات گنبدی ساخته بود، روزی فضله پان خورده خود در دست گرفته بر دیوار گنبد زد و گفت نشانیدم تا قیامت فضله پان چندان استواری ندارد تا امروز آن فضله بر دیوار نشسته است، بر وقت زور کردن معلوم می شود که بخاری از دیوار بر آمده که زور انسانی بر او کارگر نیست، به بست و سوم ربیع الثانی سال هشتصد و نه هجری وفات^۱ واقع شد، پایان قبر پدرش مدفون ساختند.^۲ 'رحمة الله علیه' تاریخ وفات اوست.

موج احوال آن زوار^۳ بیت الله، آن جانشین ولی الله، آن درویش عمده و متین، حضرت مخدوم شیخ امین الدین خلف و خلیفه شیخ سعد الله کندوری فراز، در شریعت و طریقت حظی وافر و قوتی^۴ قوی و تصرفی عظیم داشت. به زیارت حرمین شریفین به کرات مشرف شده. اکثر مشایخ وقت را دریافته و نعمت ها یافته انواع فیوض و منافع صوری و معنوی از ذات با برکات او به خلاق رسیده، شیخ سعد الدین برادر کوچک او چندین^۵ ابیات ازین جنس در ثنی او گفته:

حلقه در گوش تواز دهر سری نیست که نیست بسته در خدمت تو هر کمری نیست که نیست
ایمن این شهر درین وقت هم از برکت تست ورنه در شهر دگر بر خطری نیست که نیست
و آنحضرت خود به طریق مثنوی از سر حال خود اشعاری اختیار تصنیف نمودی، از آنجمله چند بیت اینست:

ما مست الستیم که هوشیار و شانیم ما بت پرستیم و در اسلام^۶ بمانیم
ما چند شکاریم ولی شهره نداریم ما منظر حقیم و گلستان خداییم
ما طائر قدسیم که از عرش پریدیم اکنون که هماییم ز ناسوت نشانیم
ماییم که میدان سموات دویدیم ما شیر خداییم که در کون و مکانیم^۸
آنحضرت هفت حج گزارده بود آخر بار که از مکه توجه^۹ وطن کرد در احمد آباد گجرات برای رفع مانده گی چند روز اقامت به خاطر آورده اصغر^{۱۰} و اکبر شهر

۲. ج: مدفون ساخت

۴. ج: وافر و قوت

۶. ا: تا بت پرستیم

۸. ا: مصرعها بفرق ترتیب آمده

۱۰. ب: اصغر ندارد

۱. ا: وفات ندارد

۳. ج: آن زائر بیت الله

۵. ب: چند ابیات، ج: چندین ندارد

۷. ب: و در دینی بمانیم

۹. ب: از مکه توجه ندارد

حاضر خدمتش شدند روزی سخن برین معنی رفت که اجساد اولیا در قبر گذاشته^۱ می شود یا بدستور شهدا مسلم می ماند، فرمود، عنقریب است یکی خادم به فقرا^۲ درین شهر زندگی قضا می کند، بعد شش ماه جسدش را ببینید بلکه بر ریشش^۳ شانه کنید اگر مویی از ریش وی جدا شود پس جسد وی را حکم گداختن فرمایند، بعد دو سه روز آن حضرت وفات یافت بخاکش سپردند، عبدالقادر پسر آنحضرت بر وفاتش خبر یافته به گجرات رفت و معلوم کرد که آن حضرت را سپرد نکرده اند دفن نموده اند، در کنیدن نعش تأمل نمود، شهریان سرگذشت ارشاد او را بیان ساختند، از سپرد و دفن مقصود همین ست که در سپرد جسم موتی را خاک نمی خورد، نعش مسلم بر می آید هر جا که خواهند ببرند. چون مسلم ماندن نعش از انقباس متبرکه^۴ او خبر یافتند ناگزیر قبر را^۵ وا کردن نوعی در جسم او تغییری نیافتند، اکابر شهر در خواست شانه نمودند، اجازت داد، یکی مواز ریش مبارکش^۶ جدا نشد، تابوت او را به لکهنئو آورده در صحن خاتقاهش مدفون ساختند، وفات او هفتم جمادی الاول در سنه هشتصد و نود و یک واقع شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن نقاوة دودمان **حضرت قاضی فخرالدین**، خلف^۷ مولوی سعدالدین بن شیخ سعد الله کدوری فراز، جامع بود میان علم صوری و معنوی با وصف ریاضات مدت العمر از درس دست نه برداشت و اکثر شعر همی گفتی، این اشعار از فکروی بر صحت حالش گواه اند:

چو داری مونس خود قل هو الله خطی^۸ در کش نگیرد ماسو الله
چون دوست موافق است سعدی سهل است جفای هر دو عالم
کامل بود آن مرد که در وی باشد تفویض رضا و صبر و توکل تسلیم
به نهم جمادی الاول^۹ سنه هشتصد و هشتاد و یک به ملاء اعلیٰ شتافت، پسرش
شیخ الاسلام سیران^{۱۰} را ذکر در خلفای شیخ فخرالدین سپس^{۱۱} در خلفای شیخ
ابوالفتح چونپوری باید خواست.

۲. ب: خادم 'الفقرا'؛ ج: خادم 'فقیر'

۵. ا: ریش 'مبارک'

۸. ب: جمادی 'الاولی'

۱. ب: در قبر 'خاک' می شود؛ ج: گذاشته 'می شود'

۳. ب: بر ریش 'شانه'

۶. ج: 'حلف' ندارد

۷. ب: 'خطی' ندارد

۱۰. ا: 'سران' را

موج احوال آن عارف بی اشتباه، آن کامل عالم پناه، آن مخالف نفس امّاره، حضرت بندگی شیخ پیاره، خلف و خلیفه بندگی شیخ حامد بن شیخ امین الدین بن^۱ کندوری فراز است. شیخ حامد از پدر و عم خود شیخ فخرالدین ثانی^۲ نعمت درویشی حاصل ساخته، بغایت حالی قوی و همتی بلند داشت. در ترك و ایثار و ریاضات و مجاهدات^۳ بعد از پدر خود سجاده رازیب و زینت داده گنبدی بلند بر قبر پدر و دیگری برای خود علیحده بنا ساخت. وقت وفات جمیع امانت مرشدان را به پسر خود بندگی پیاره عطا نموده در پرده شد. شیخ پیاره مرد مرتاض و ممتاز گشت و ریاضات را مائل بود، اجازت قادریه از شیخ ابراهیم دهلوی قادری شعاری حاصل ساخته تصرفات ارجمند و خوارق دل پسند را مالک بود. وقتی همایون پادشاه از شیر خان سور در بنگاله هزیمت خورده به لکهنؤ در سرای شیخ پیاره آمده^۴ شیخ وظائف ضیافت کماینبغی بجا آورد و پادشاه چند اسپ و باربرداری درخواست نمود، آنهم پیدا کرده داد، حاسدان این حکایت به شیر خان سور رسانیده که پیاره لکهنؤی^۵ و شیخ احمدی قنوجی امداد سواری و باربرداری سلطان نموده، او^۶ هر دو را طلب داشته، شیخ احمدی اول رسید، به بینی شریفش پادشاه نقصن رسانید، چون اولاد رسول بود بر سر روضه پیغمبر صلی الله علیه و آله^۷ وسلم رفته مستغاثی^۸ شد، ندا^۹ آمد، شیر خان سور را سوختم، همچنان شد. چون بندگی شیخ پیاره پیش شیر خان رفت به تعظیمش کوشید، مشیران از تواضع سلطان به تعجب ماندند. پادشاه چند دیهات تعلقه بیسواره برای مصارف او معین ساخته گفت، من نزدیک خود اخراج شما از صوبه اوده مقرر کرده بودم، اکنون بمتابعت حکم سلطانی در بیسواره مانده داخل سرای خود شوید، بعد رخصت شیخ مردم از پادشاه پرسیدند که سبب نوازش این درویش چه باشد؟ گفت، دو شیر سیاه جانبین شیخ بودند و توجه چشم آنها به من بود سوای این جرأت نیافتم، بتاريخ چهاردهم جمادی الثانی سال ششصد شصت و یک هجری وفات یافت، رحمه الله علیه.

۳. ب: ریاضات و کرامات

۲. ب: ثانی ندارد

۱. ج: بن ندارد

۵. ج: پیاره صلی

۴. ب: پیاره آمد

۷. ا: و آله ندارد

۶. ا: او را هر دو

۹. ا: ندا ندارد

۸. ب: مستغیث

موج احوال آن قدم بقدم بزرگان، آن کامل دوران، آن بادوست یکرنگ و صمیم، مرد وقت حضرت بندگی شیخ ابراهیم، وی بسا صاحب کمال و خوارق عادات بود و از غایت حصول مقام درویشی با شیخ چندیری اورا نهایت دوستی فوق الحد بوده، چنانچه مکاتیب او بنام شیخ ابراهیم از نهایت رسوخیت و عقیدت دیده شده از آنجمله یکی این است، بسم الله الرحمن الرحيم، فرد^۱:

که می برد بجنابش ز من بشوق تمام هرار بندگی و صد هزار نوع سلام
هر اشتیاق از اینجا که عرض می دارد بسوی مصرز کنعان که می برد پیغام
سلام وافر و تحیات متکاثر از خادم احقر و^۲ ذره اصغر نظام مخلص نیک خواه
مستفیض مطالعه نمایند و هر عزیزانی که بنعمت صحبت شما مخصوص اند
بسمع شریف^۳ ایشان برسانید و دعای^۴ دور مانده هر بار پریشانی ظاهر و
خرابی^۵ باطن در قلم می آرد و از آن مخدومی باز می نماید^۶ باید که این ضعیف را از
گوشه خاطر مبارك فراموش نکنند، فرد^۷:

تا جان به تنم بود غمت می خوردم اکنون غم من خور که مرا خورد غمت
شیخ اسماعیل بسا صاحب کمال، جامع علوم نقلی و عقلی، تربیت و آداب
طریقت از والد بزرگوار خود یافته و بحسب روحانیت حضرت شاه شرف بوعلی قلندر
پانی پتی نیز تربیت و فیض یافته چنانچه بر مزار شاه شرف بوعلی قلندر اربعین
کشیده بغایت صفای باطن حاصل ساخته، جمیع^۸ امانت و خلافت بزرگان را
بفرزند خود شیخ شرف الدین سپرده بدوازدهم ربیع الاول در سنه نهصد و نود و
چهار در پرده شد، رحمه الله علیه.

شیخ شرف الدین بزرگ و بغایت صاحب همت، مسند خلافت را
از حقوق تواضع و اخلاق و خدمت درویشان تمام عمر بجا آورده تمام امانت و
خلافت^۹ را به پسر خود شیخ پیاره سپرده^{۱۰} بتاریخ هفتم رمضان سنه یک هزار و
شانزده در پرده شد.

ج. ۱: 'فرد' ندارد	۱. ۲: 'و' ندارد	۳. ب: 'شریف' ندارد
۴. ج: 'و' دعای در مانده	۵. ۱: 'حیرانی' باطن	۶. ۱: 'باز' می ماند
۷. ج: 'فرد' ندارد	۸. ۱: 'جمع' امانت	۹. ب: 'از حقوق تواضع و خلافت' ندارد
۱۰. ۱: 'سپرده' ندارد		

شیخ پیاره سی سال بر سجاده^۱ طاعت بفقر و قناعت گذرانید، بزرگ روزگار و مقبول ابرار بود، در تهذیب اخلاق از^۲ صفای باطن تربیت یافته بسی با عارفان و محققان صحبت داشته استفاده نمود،^۳ بتاریخ هشتم رجب سنه یک هزار^۴ هفتاد و سه جمیع امانت بفرزند خود شیخ شهاب الدین^۵ سپرده در پرده شد.

شیخ شهاب الدین مرد بزرگ معصوم صفت بود، مطلق از امور و رسوم دنیا کاری نداشت، مدام بعبادت و مراقبه و استغراق مایل بود، چون وقت آخر رسید جمیع امانت بفرزند خود غلام محمد سپرده بتاریخ^۶ هفتم ربیع الاول سنه یک هزار^۷ یکصد و^۸ چهل و هفت ازین جهان در گذشت.

غلام محمد مرد کامل و شاغل بود، اکثر تربیت از حسن صاف خلیفه شاه عبدالجلیل لکهنوی یافته و یک خرقة بانعمت و اجازت سلسله قادریه از سید میر قلندر قادری فرزند حضرت غوث الثقلین حاصل نموده، چون وقت او بآخر^۹ رسید جمیع نعمات و خلافت بفرزند خود شیخ رحمة الله که مصنف تذکرة الاصفیا است سپرد. علمیت و دیانت دینی او از عبارات تصنیفش ظاهر می شود که مرد بابرکت بود و فقیر^{۱۰} و با دیانت کامل، رحمة الله علیه.

سابقی احوال فرزندان قاضی فخرالدین بجنوری مثل شیخ فرید الدین و شیخ نظام الدین و قاضی سماء الدین و شیخ بهار و شیخ محمد صالح پسران شیخ محمد شریف و شیخ مبارک و شیخ جهان بن شیخ احمد و شیخ بهاء الدین بن شیخ فخرالدین ثانی و شیخ قاسم بن شیخ امین الدین و شیخ فضل الله بن قاسم و شیخ فتح الله بن شیخ محمد صلاح و شیخ بڈی بن قاسم و شیخ عبدالقادر بن زایرالحرمین شریفین و شیخ امین الدین و شیخ سلیمان بن شیخ عبدالقادر و شیخ حسین عرف جونسی بن شیخ عبدالقادر و شیخ نظام الدین بن شیخ حامد و شیخ حسین بن شیخ سلطان و شیخ مخدوم و شیخ الهداد بن شیخ حامد و شیخ عبدالکریم بن شیخ عبدالرزاق و شیخ حبیب بن شیخ علاؤالدین و شیخ خواجه بن شیخ آدم و شیخ

۳. ب: استفاده 'نموده'

۲. ۱: 'و' از

۱. ۱: شیخ 'پیاره بر سجاده سی سال'

۶. ۱: 'بتاریخ' ندارد

۵. ۱: شیخ 'شهاب' سپرده

۴. ب: یک هزار و 'هفتاد'

۹. ب: 'آخر' رسید جمع

۸. ۱: 'و' ندارد

۷. ب: یک هزار و 'یکصد'

۱۰. ج: 'و فقر'

'امانت' نعمات،

يعقوب بن شيخ الاسلام و شيخ ابراهيم و شيخ فتح محمد و شيخ حبيب على بن شيخ الاسلام بندگی شيخ پياری، اين بزرگ و بزرگان هر يك بمقامات ولايت مشرف شده و در معاصران از غايت کمال اشرف صاحب تلقين و ارشاد مایه محبت و وداد خزينه تواجد و اشواق بکرامت مشهور آفاق بوده اند.^۱

موج احوال آن خزينه اسرار معنوی، حضرت شيخ پياری^۲ مندوی، در گلزار نويسد که او پسر کبيرالدين محمود چشتی است و مرید شاه فخرالدين بن حامد چشتی، زاد بوم لکهنئو، گنجينه دانش رسمی و خزينه صلاح و تقوی و معاملات وهمی بود. هفت بار بحرمن شريفین رفت تا^۳ هفتمی بار والده خود را برداشته همراه برد، از مکه براه گجرات بازگشت، در نهرواله که امروز به پتن مشهور است از پير رخصت وطن يافت، هوای مندو او را خوش آمد کد خدا شده توطن گزید، تا پنجاه سال او افاده علوم صوری و معنوی و بسیری عالم را فیض بخشید. صد و بست سال عمر يافت، در رمضان سال نهصد و شصت و سه هجری بجوار رحمت حق پیوست. يك پسر شيخ عثمان نام، برخی اکتساب علوم از پدر آموخته بود جانشین پدر شد.

موج احوال شمس الملك قدس الله^۴ سرّه از صدور افاضل روزگار بود و در زمان خود بفضل و علم ممتاز، شيخ نظام الدین در آوار تعیم پیش او تلمذ کرده بود و مقامات حریری را یاد گرفته و اکثر علمای شهر شاگرد او بوده اند.^۵ شيخ نظام الدین می فرمایند چون من سبق ناغه می کردم و روز دیگر پیش او می رفتم می فرمود:

آخر کم از آنکه گاه گاهی آیی و بما کنی نگاهی

تاج زمرد^۶ که از شعرای وقت بود برای او گفته است:

صدرا کنون بکام دل دوستان شدی مستوفی ممالك هندوستان شدی

موج احوال آن از اعظام طایفه ابدال، آن از دولت دین مالامال، آن تارك ماسوی الله، آن حامل طریق رسول الله، سرمایه اسرار صمد، ابدال وقت حضرت ابو محمد،

۳. ج: 'با' هفتمی

۶. تاج 'ابره'

۲. ب: حضرت شاه 'پیاره'

۵. ب: او 'بودند'

۱. ا: 'بود'، ج: 'بودند'

۴. ج: 'قدس سره'

اورا ابو محمد بخشی گویند. از نراد خواجه سری سقطی بود، سلطنت روم داشت، چون جذبه حق بکارش آمد ترك نموده آنچه داشت لله^۱ بخشید، ثنا و آوازه رهنمونی حضرت نظام الدین سلطان المشایخ شنیده بدهلی آمد بیعت^۲ کرد تلقین یافت، بمجاهدات شاقه در آمد، چون فتح باب گشت مورد خرقه و اجازت ارشاد پیر گشت و فرمان یافت بنواح لکهنو مقیم شود، او بقریه سکلائی بر دوازده گروه بلده مقیم شد و عالمی را فیض رسانید، از دنیا و مافیها متنفر، از اغنیا مطلق التفات نداشت. در سرکرامت تامل بود بلکه خود را از نظر خلق مستور می داشت، وقت آخر فرموده جنازه من از کسی برداشته نشود مگر از قاضی عبدالکریم قدوائی، چون فوت کرد قاضی از کشف دریافته رسید و او را بخاک سپرد، در همان قریه فرزندانش در میکو؟ بفلاح و خوبی ها آباد اند، تاریخ وفاتش بست^۳ و پنجم رمضان المبارک.

موج احوال آن خدیو اقلیم مکرمت، حضرت شاه همت، مشرب چشتیه داشت، بس عظیم الشان بود، اندر مجاهده چهل سال پشت بزمین نداد، خواب نکرد. از غایت فضایل او را فرید ثانی می گفتند، غسل هر روز معمول می داشت، رخس چون آفتاب منور بود، مریدان بکثرت داشت،^۴ خلق دهلی بوی تولا داشتند. چون بزیارت بزرگان رفتی بگنبد در ماندی که من آنچنین نیستم که حضور مرقد بزرگان شوم، در هزار و یکصد و پنجاه و شش وفات، از تذکرة العارفين شاه محمدی^۵.

موج احوال^۶ آن برگزیده در گاه سبحان حضرت محمود خان^۷

۱. ب: داشت همه بخشید بغریا

۲. ج: همت کرد

۳. ج: بست ندارد

۴. ب: بکثرت می داشت

۵. ا: شاه مجدی

۶. ج: موج احوال ندارد

۷. در هر سه نسخه جا خالی است

رود دوم:

مجبلی در احوال حضرت نصیرالدین چراغ دهلی و منتسبان و متابعان و خلفای ایشان و بعضی مشایخان دیگر.

موج احوال آن فرد فردیت حضرت فرید الدین، آن منشور محبوبیت سلطان نظام الدین، آن عطر اولیای خاندان چشت، آن وتر صلوات دودمان اهل بهشت، الذی یصلح فی توصیفه انه لکنوز المعرفة مفتاح، و حلب^۱ نور الاسلام بضیاء صفوته للمشكاة فیها مصباح، آن نجم سعد برج مسعود، قطب الارشاد^۲ حضرت شیخ نصیرالدین محمود، اعظم خلیفه^۳ و سجاده نشین سلطان المشایخ نظام الدین احمد^۴ بداؤنی و اکبر مشایخ هند است، در ترك تجرید و عشق و انکسار بذل و ایثار و وفور علم و ستر احوال و کثرت عبادات که از ابتدا تا انتها بربک عنوان داشته و در رضای و تسلیم بی نظیر روزگار بود و کرامات کم ازو بعمل آمده. یکی از تصرفات او آنست که در شب عرس پیر خود خواست که چراغ بکثرت برافروزد،^۵ سلطان وقت از راه زعم قدغن کرد که روغن باو ندهند، آنحضرت آب در^۶ چراغها انداخته فتیله روشن ساخت، آب بمثل روغن در روشنی کار کرد. اگرچه جمله یاران سلطان المشایخ صاحب مقامات اعلی بودند اما این دو بزرگ چاشنی دیگر داشتند. یکی شیخ نصیرالدین محمود، دوم شیخ اخی سراج که از ایشان مردم خوب خوب تربیت ها یافتند و بمقامات بزرگ رسیدند و صاحب ارشاد گشتند. اظهر من الشمس است که در تمام هندوستان سلاسل همین دو بزرگ جاری اند و حضرت سلطان سید اشرف جهانگیر سمنانی که بیک واسطه خلیفه اخی سراج است فرماید، هر چند همه خلفای سلطان المشایخ بر مسند شیخوخیت و ارشاد متمکن بودند اما حضرت شیخ نصیرالدین محمود را حق ولایتی کرامت کرده بود که بآن مرتبه هیچ کس از خلفایش نمی تواند رسید و آن مقدار آثار ولایت و انوار هدایت که ازو بطهور پیوسته از هیچ کس ظاهر نشده بلکه در همه هندوستان هیچ صاحب ولایتی مقاومت او

۱. ب: 'و حلب' ندارد، ج: 'و حلب'

۲. ج: قطب الاسلام

۳. ب: 'خلیفه اعظم'

۵. ب: کثرت 'افروزد'

۶. ا: آب 'از' چراغها

۴. ب: 'محمد' بداؤنی

نمی توانست کرد، درین اشعار باین معنی اشاره^۱ است:

غلام بخت بلندش ایاز مقصود است کسی که همت او چون نصیر محمود است
شب حصول وصول خدا بمعراجش مکینه^۲ منزل اول مقام محمود است
اگرچه در اکثر کتب آمده که سلطان المشایخ او را ملقب^۳ بچراغ دهلی خواند.
روزی درویشان مسافر اهل کمال در مجلس سلطان المشایخ حاضر بودند،
آنحضرت رفت و دور استاد، فرمود نصیرالدین نزدیک بنشین! عرض کرد، پشت
سوی اهل الله خواهد افتاد، فرمود ترا پشت و رو برابر است، از آن روز آنچه از چشم
دیدي از پشت دیدي فاما صاحب سیرالاولیا گوید که چون مخدوم جهانیان
حضرت سید جلال^۴ بخاری برای زیارت بیت الله رفت و صحبت امام عبدالله یافعی
را دریافت او فرمود، سابق ازین در دهلی بزرگان بسیار^۵ بودند اما الحال چراغ دهلی
را شیخ نصیرالدین محمود می افروزد و از آن وقت بچراغ دهلی مشهور شد. الحق
ذات گنجینه کمالات آن جناب فانوس، شمع نور و شمع نور فانوس، حضور ماحی
بدعت و شکوک، مرجع سلاطین و ملوک، بهار گلستان شریعت، رونق بوستان
طریقت، حقیقت طریقت حقیقت طریقت، نیر مسعود برج اسرار،
اختر محمود قافله ابرار، معین سلسله خواجه معین الدین، قطب دایره^۶ کمالات
خواجه قطب الدین، محمود خانواده^۷ مودود، موجود^۸ فرمای مقدمات مفقود،^۸
بجراحت قلب عاشقان مرهم، افتخار خاندان سلطان ابراهیم ادهم، محمود بحمد
نصیرالدین و وارث محبوبیت سلطان نظام الدین بوده است. در اقتباس الانوار
نویسد که نسب شریفش منتهی می شود بحضرت امام حسین شهید کربلا،
جدش سید عبد اللطیف از خراسان بلاهور رسید و مقیم شد، از آنجا به اوده رخت
اقامت انداخت، پس حضرت نصیرالدین بعمر بست و يك سالگی از سایر علوم
ماهر گشته خود را بصحبت درویشی آن دیار انداخت و ریاضات نمود^۹ و قوت
خود از برگ سنبهالو معین کرد^{۱۰}، در عمر چهل و سه سالگی بدلهلی رفت شرف

۱. ج: 'اشاره باین معنی' ۲. ا: 'بکینه'، ب: 'کمینه' ۳. ب: 'بلقب' چراغ دهلی
۴. ا: 'جلال' ندارد ۵. ب: 'بسیار بزرگان' ۶. ا: 'دایر' کمالات
۷. ج: 'مودود' و 'موجود' ۸. ا: 'مقدمات' مقصود ۹. ا: 'نموده' قوت
۱۰. ج: 'کرد' و 'در'

خدمت سلطان المشايخ دریافت و بیعت نمود و از میان ده خلفای^۱ آنجناب که مانند صحابهٔ عشره مبشرهٔ محمد مصطفی صلی الله علیه و آله^۲ وسلم بودند ممتاز و سر قافله گردید. مدتی در خدمت پیر^۳ خدمتها نمود و ریاضات کشید، گاه گاهی برای دیدن و خبرگیری مادر به اوده آمدی و باز بدھلی می رفت و مشغول ماندی، ده ده روز چیزی نمی خورد. روزی معرفت امیر خسرو در خدمت پیر معروض داشت که بسبب هجوم خلق در دهلی از مشغولی متعذر ام^۴، در اوده خانه دارم، اگر حکم گردد بویرانه مشغول باشم، آنجناب فرمود، نصیرالدین ترا در میان خلق می باید بود و جفا قفای شان^۵ می باید کشید و مکافات ببذل و عطا بیدش کرد و این اشاره بجاننشینی خود فرمود، پس بعد سلطان المشايخ وی بساط هدایت و تلقین رافع جمیع حقوق بیعت مرشد چه^۶ صوری و چه معنوی سی و دو ساله عالم را بهره ور گردانید. سلطان محمد تغلق بادشاه پیوسته در سفر آنحضرت^۷ را رفیق لشکر خود داشتی و آن بروی بسیار گران بود و اینکه می گویند که شیخ جامه دار او بود محض بهتان و غلط، چنانچه در سفر تهته چون متصدع آنجناب شد لاچار رفتن بخود قرار داده فرمود این بار رفتن من همراه لشکر در حق سلطان مبارک نخواهد شد پس چنان واقع شد که متصل تهته سلطان محمد تغلق زندگی قضا کرد، شیخ نصیرالدین برادر زادهٔ او را بر بساط سلطانی نشانید. تراب نام قلندری روزی بحجرهٔ شیخ در آمد، آن حضرت در حالت استغراق بود، او چند زخم کارد بر جسد شریفش رسانید، از غایت محویت برین مقدمه مطلع نشد، چون خون در راه ناودان بیرون آمد خدا دویدند و قلندر را گرفته بستند و قصد قتل کردند، آن حضرت از غوغای و هجوم خلق به افاقه آمده بر سر حال مطلع شده بست تنکه زر سرخ بقلندر داد و عذرها نمود و گفت اگر درین کاردزنی آزاری بدست تو رسیده باشد معاف کن و باز اینجا نیایی که کس بتو آزاری رساند و آن حضرت را پاس شریعت خیلی بود. روزی در مجمع درویشان و مریدان مرشد خود تشسته بود که مغنیان

۱. ج: میان ده 'خليفة'

۲. ۱. و آله 'ندارد'

۳. ب: پیر 'مانده'

۵. ح: جفا 'خفا' شان

۶. ج: 'چه' ندارد

۴. ب: مشغولی 'متعذر م'

۷. ج: در سفر 'آخرت'

با ساز و سرود^۱ حاضر شدند و بترانه شوق مشغول گردیدند، آنحضرت برخاست، یاران تکلیف نشستن کردند، گفت خلاف سنت است، گفتند طریقه پیران را ترك می دهی؟ گفت، حجت نمی شود دلیل از کتاب و حدیث می باید، این مقدمه از سلطان المشایخ عرض نمودند، فرمود آنچه نصیرالدین می گوید راست است و می نویسد که آخر حال آنحضرت سرود شنیده و ذوقها نموده چنانچه بر این رباعی بسیار تواجده کردی، رباعی:

ما طبل مغانه دوش بی باك زدیم عالی علمش بر سر افلاك زدیم

از بهر یکی مغبجه میخواره صد بار كلاه توبه برخاك زدیم

بتاریخ هیزدهم رمضان سنه هفتصد و پنجاه و هفت هجری در عهد سلطنت فیروز شاه بجوار رحمت حق پیوست، مزار مبارکش در دهلی حاجت روای خلق^۲ است.

موج احوال آن حکیم مطلق^۳ اقلب عشاق، آن تسکین بخش دلهای مشتاق، آن مقبول حضرت کریم، مسعود ازل حضرت شیخ صدرالدین حکیم، از کمل خلفای شیخ نصیرالدین چراغ دهلی است. جامع کمالات و متصرف مقامات، در تربیت مریدان دستگاه خاص داشت. در اخبار الاخیار نویسد، تولد او از یمن انفاص نظام الدین اولیا واقع شد، بعد تولد پدرش که مرد مالدار و سوداگر بود بخدمت نظام الدین اولیا^۴ آورد، آنجناب او را در کنار گرفت، او تا بودن در کنار نگاه از بشره آنجناب بر نتافت، چون بزرگ شد آنجناب او را بشیخ نصیرالدین سپرد که تربیت نماید، پس^۵ از تلقین چراغ دهلی نور قندیل قلب او آفاق را منور ساخت، اکثر شاهبازان را بمرتبه تکمیل رسانید، مخدوم شیخ احمد چشتی که در قصبه برن آسوده است از خلفای کمل اوست و شیخ فتح الله اودهی که ذکرش می آید نیز مرید اوست. شیخ صدرالدین طبابت می دانست، یکبار پریان او را ربودند و علاج يك بیمار خود ازو کنانیدند شفا حاصل شد، خزینه بیشمار پریان پیش شیخ نهادند، مطلق التفات نکرد، سال وفات نوشته نیافت، رحمه الله علیه.

۳. ج: 'مطلع قلب'

۲. ج: 'حلايق' است

۱. ا: 'سار سرود'

۴. ب: 'سلطان المشایخ' آورد ۵. ج: 'پس' ندارد

موج احوال آن سرمایه کرامت عالی، آن صاحب پایه کرامت متعالی، آن مجموعه رمز عشق الله، حضرت مخدوم **شیخ فتح الله**، اورا شیخ^۱ فتح الله اودهی گویند، اصلش از دهلی مرید و خلیفه شیخ صدرالدین حکیم بود. در اخبار الاخبار نویسد، در احتشام درویشی و مشیخت نظیری نداشت، ترك درس از گفته پیر نموده ریاضات بسیار کشیده فایز مکاشفات انوار گردید، سپس از پیر نعمت^۲ و خلافت ماذون اقامت اوده شده رخصت یافت به اوده رسیده آن خطه از نور ولایت خود منور ساخت. شیخ قاسم اودهی و هم دهلوی از مریدان اوست. آداب السالکین رساله^۳ در بیان احوال شانه و تسبیح و عصا و جانماز و مقراض و سوزن و ابریق و کانس و نمکدان و طشت و نعلین که پیران بمردان می دهند هریکی دلالت بمعنی دارد تصنیف اوست، سال وفات بنظر نیامده، رحمة الله علیه.

موج احوال آن گم شده بمشاهده محبوب^۴، آن محو تجلیات مرغوب، آن سرای هدایت را روشن چراغ، آن^۵ پیشوای قوم عشاق، حضرت شیخ محمد عیسی تاج، از نراد حضرت صدیق اکبر و اعظم مشایخ جونپور مرید و خلیفه شیخ فتح الله اودهی بود. بر علو کمالاتش اهل الله وقت متفق اند، از غایت مجاهدات بمرتبه دوام استغراق رسیده، از اشجار که بخانه او روئیده بودند خبر نداشت و از کثرت مراقبه استخوان مهره گردن او بر آمده و زنخدان بسینه بی کینه او رسیده بود، مزار مبارکش سرمه چشم جونپور،^۶ سال وفات دیده نشد، معاصر ابراهیم شرقی سلطان بود و حضرت شیخ احمد عیسی تاج برادر آنحضرت نیر خلیفه شیخ فتح الله اودهی بود، بررگی کمال داشت، شیخ بدهن ساکن رجولی از کمل خلفای اوست، خوارق بس بلند داشت، وقت وفات از پسر خود شیخ صدرالدین گفت، تو بعد تجهیز من در پهلوی راست قبر من خواهی غلطید، او چنان کرد، بدان^۷ وقت نعمت و خلافت به پسر عطا کرد همان ساعت اورا از عرش تا بفرش مکشوف گشت. شیخ بده حقانی جونپوری بزرگ خلیفه شیخ عیسی تاج است، صاحب کرامت بود، در

۳ ح: نام رساله
۶: جونپور یافت

۲ ج: پیر با نعمت
۵ ج: آن ندارد

۱: شیخ ندارد
۴: محبوب ندارد
۷: آن وقت

علم ظاهر استاد شیخ سالار برا کرويست و شیخ محمد ماه جونپوری فرزند شیخ تاج بسیار مرد با برکت بود.

موج احوال آن صندوق علم یقین، **میر سید معزالدین**، او بسید متهه^۱ مشهور است، ساکن قصبه امیتهی بود، خلیفه کامل شیخ محمد عیسی تاج است، کمالات و خوارق عادات علانیه داشت، از سادات عالی درجات رضوی بود. در مرآة الاسرار آرد،^۲ میر سید الهداد مجذوب که ذکرش درین کتاب بلجۀ مجاذیب باید خواست نبیره اوست، سادات لکهنو و سادات بجنور و سادات امیتهی از اولاد میر سید معزالدین اند و سید معزالدین^۳ از اولاد میر سید حوض خاص دهلوی که در صحت نسب او شکی نیست، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مدام در چشم نمی، **حضرت شاه سمی**، نام او شیخ بده حقانی جونپوری است، مرید شیخ عیسی تاج بود. در گلزار نویسد، ابتدای حال علم صوری آموخته چندان استعداد بهم رسانید که در مشکل کشایی متون و دقایق علمی یکتای زمانه گردید، آخر از تربیت پیر خود بپایه کمال رسید که حقایق و معارف را در خلا و ملا با آواز بلند مشابه بیانگ نماز گفتی،^۴ امر او مخاطب^۵ **قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا** بود، در مایه عاشر وفات، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سوخته آتش مودت، آن دوخته ناوک محبت، آن برهان اولیای اعظم القدر، آن سلطان عارفان ولایت برتر، آن محو مشاهد الله مبارک، شمس العارفین بندگی^۶ **شیخ مبارک**، اعظم خلیفه حضرت شیخ محمد عیسی تاج است. اسم شیخ^۷ را صاحب مناقب العارفین باضافت وابسته^۸ می نویسد و وجهش بنگاشته و نیز بعنایت مرشدش بلفظ سوندها یاد نموده. الغرض ذات ذخیره فضایل و کمالات و بی نظیر زمانه و یگانه آفاق بود،

۱. ج: 'نشئه' مشهور

۲. ۱: 'آرد' ندارد

۳. ب: 'معزالدین' بده

۴. ۱: 'نمار' گفته

۵. ب: 'مخاطب' ندارد

۶. ب: 'آن سلطان عارفان..... شمس

العارفین بندگی' ندارد

۷. ۱: 'شیخ' ندارد

۸. ج: 'باضافت' داشته

مدت العمر محصور^۱ مانده است و چندان توکل را که او کار فرموده باحوال دیگری در معاصرانش دیده نشد، پیوسته باستغراق ماندی و از کونین خبر نداشتی و مقبولی او از^۲ اینجاقیاس باید کرد که روزی در معامله جناب پیغمبر علیه السلام بمیر اسمعیل قندهاری که یکی از اولیا بوده فرمود که پاره ای از غلاف مدینه^۳ برای شیخ مبارک بنارسی برسان که او از آنها است که حق تعالی جمیع موجودات را بر وی اختیار فرمود و وی بگوشه چشم ندیده، آنحضرت آن جامه را بر سر گذاشته از آن بیشتر برکات و تصرفات او در عالم شایع گشت و منشای اعتقاد خلاق شد. در مناقب العارفین از رساله حضرت شیخ مصطفی جونپوری نویسد که وی بزبان خویش در معاصران ممتاز بود، ابتدا بدرس پرداخته^۴ و قوت علمی مانع از بیعت شیخ او را بود مگر از مسعودیت ازلی اوضاع سلوک در کتب این فن دیده ریاضات می نمود. روزی بخاطرش رسید که شیخ این نواح حضرت شیخ محمد عیسی تاج است، اگر او از راه تصرف دلم را بسوی خود مایل گرداند بارادت آرم، بعد چندی در معامله دید که برگان بنارس باستقبال خواجه عالم صلوٰه الله علیه^۵ می روند، او هم رفت و حصول سعادت ملازمت جناب^۶ رسالت پناه نمود، ناگاه آوازه آمد خواجه بایزید بسطامی بگوشش رسید پس شیخ محمد عیسی تاج نمود شد، مردم گفتند که بایزید این وقت همین مرد است، شیخ^۷ در پایش افتاد،^۸ او فرمود وضو کرده دو رکعت نماز گزارده بیا، چنان کرد، ازو توبه گرفت و تلقین نموده^۹ کلاه سر خود بدو بخشید، چون بیدار شد در خود حالتی عجیب یافت و کلاه که از پیر در خواب عنایت یافته^{۱۰} در بیداری موجود دید، پس^{۱۱} از غلبه شوق در خدمت پیر بجونپور رسید، تمام معامه خواب از وضو و نماز بیان نمود، آن وقت هم از حکم پیر توبه نموده بیعت کرد و تلقین یافت و دیگر کلاه نیز مرحمت شد، بعد يك هفته با نعمت و خرقة خلافت رخصت شده به بنارس

۳. ج: مدینه تبرک برای

۲. ج: مقبولی او را

۱. ب: حضور مانده

۶. ب: ملازمت آنجناب

۵. ج: علیه ندارد

۴. ب: بدرس پرداخت

۹. ب: تلقین نمود

۸. ا: پایش اوفتاد

۷. ج: مرد است او در پایش

۱۱. ج: موجود دیدنش

۱۰. ج: یافته بود

آمد و ترك درس نموده مشغول بحق گردید و طالبان را هادی گشت مگر تاکید علم ظاهری به هر يك مرید خود نمودی، تمام عمر بتو كل گذرانیده و ندور و فتوح مقبول نداشته مگر از اطعمه پخته، بسیار مصایب گرسنگی برداشت و گاهی حجره اقامت تمام نمود، پیوسته در خلوت ماندی، متابعتش را نیز همین رسم بود، چون وفات کرد بمقام اقامت او در بنارس مدفون ساختند، امروز مزارش قبله حاجات آن دیار است، رحمه الله علیه. آنحضرت را خلفا بیشتر بودند از آنجمله یکی شیخ فرید که ذکرش می آید و شیخ سعد الله و شیخ بده حقانی جونپوری مرید شیخ عیسی تاج بسیار بپرکت و کرامت بودند، ریاضت های شیخ بده زیاده نوشته یافتیم، او استاد^۱ شیخ سالار بده کروی است،^۲ در علم ظاهر اوست^۳ شیخ بڈی برادر حقیقی حضرت شیخ مبارک است، بسیار بزرگ بود.

موج احوال آن خدیو اقلیم کمالات، آن سلطان ولایت کشف و کرامات، آن جریده جریده گی و تفرید، شیخ الاسلام حضرت بندگی شیخ فرید، مرید و خلیفه و جانشین حضرت شیخ مبارک است. بسا عالیشان اندر تصوف و تصرف بود. باوجود موجود بودن برادر شیخ مبارک او را جانشین و خلیفه و قائم مقام خود گردانید. در مناقب العارفین می نویسد که از یمن عنایت مرشد سیر سلوک را بتکمیل رسانیده شیخ وقت شد و سایر نعمت مرشدان را او^۴ وارث گردید، الآن سلسله او جاری است چنانچه مذکور آن گزارش^۵ می یابد. در مناقب العارفین نویسد، مرجع اهل جهان و ملاذ وقت و زمان بود، مسند هدایت و ارشاد سلسله را از سر نو احیا ساخت، پرتو عنایت بر سایر طالبان او انداخته هر يك بمطلب حقیقی فایز شدند، صاحب ولایت کامله^۶ و قطب هدایت شامله بود،^۷ عزل و نصب آن ولایت به وی تعلق داشت، چند مرتبه بسعادت زیارت حرمین شریفین مشرف شد و بارها بطریق طی الارض بآن مقامات رسیده. در ابتدا مجاهدات سخت کشیده تا مدت مزید^۸ محصور مانده آخر بامر مرشد متاهل شد، او کنه^۹ حقایق را در خلوت

۳. ب: 'اوست' ندارد

۶. ب: کامله 'بود'

۹. ا: او 'کتابه' حقایق

۱. ۲. ا: 'است' ندارد

۵. ب: 'گزارش' می بید

۸. ا: تاملت 'مدید'

۱. ب: 'او' استاد شیخ

۴. ب: 'او' ندارد

۷. ب: 'بود' ندارد

درس گفتی و با طالبان حق اسرار در میان نهادی و در خلوت مذکور این مقدمات نه نمودی، نسب شریفش بحضرت فاروق اعظم رضی الله عنه^۱ می رسد، جدش بندگی خلیل از ولایت مغرب به منجهره رسیده بوطن گزید، رئیسان وقت باو معتقد شدند و خدمت کماینغی بجای می آوردند، بندگی شیخ قطب بن شیخ خلیل پدر آنحضرت چون متولد شد ویرا پیش^۲ بندگی شیخ نور که مزارش در بغیه^۳ خانقاه است و از اولیای حق بوده بردند، بمجرد ملاحظه لطفها در حق وی فرموده از غایت علو مراتبات^۴ او خبر داده، چون به سن تمیز رسید و بخانه خود تزویج فرمود ازین جهت شیخ قطب مدام آنجا ماندی، بعد وفات بندگی شیخ قطب بندگی شیخ فرید و شیخ داؤد بن شیخ قطب هر دو برادر به بنارس آمدند^۵ و بتحصیل علم مشغول شدند،^۶ شهره کمالات حضرت بندگی شاه موسی فردوسی بنارسی شنیده بخدمتش شتافتند، آن حضرت بمجرد دیدن نوازشها در حق ایشان فرمود و قرص نان عطا کرد و حکم نمود که نصیب شما از علم^۷ صوری و معنوی از برادر عزیز خواجه مبارک است، خادم خود همراه داده^۸ تا بآن آستانه ولایت نشانه رسانید.^۹ پس شیخ فرید را مرید ساخت بریاضات انداخت. شیخ سعد الله شاه موسی^{۱۰} را مریدی بود بغایت مقبول مرشد و بکمال معرفت رسیده و مستحق خلافت و نعمت مرشد گشته و خلق را هم^{۱۱} همین اعتقاد بود که بعد شاه موسی وارث کمالات و جانشین او باشد. شاه موسی سه بار شاه سعد الله را یاد نمود، او در خانه خود بود حاضر نشد، شیخ فرید موجود بود، پیر سایر^{۱۲} نعمت و خلافت بدو عطا کرده جانشین خود گردانید، صبحی که شاه سعد الله حاضر شد او را ملول انگاشته فرمود برای تو هم از حق سبحانه تعالی^{۱۳} مرتبه ای درخواست کرده ام و آن ترا عنایت شده مگر سعد الله تا سعد الله و فرید تا قیامت، پس سعد الله را فرزند و خلیفه

۱. ج: 'رضی الله عنه' ندارد	۲. ا: 'پیرایش' بندگی	۳. ح: در 'رقبه' خانقاه
۴. ب: 'علو' مراتب	۵. ا: بنارس 'آمد'	۶. ا: 'تحصیل' علوم 'مشغول' شد
۷. ج: 'علوم' صوری	۸. ب: همراه 'داد'	۹. ب: 'نشانه' 'رسانیده'
۱۰. ح: 'نام' شاه موسی	۱۱. ب: 'هم' ندارد	۱۲. 'پیرایه' نعمت
۱۳. ح: 'سبحانه' و 'تعالی'		

عقب نمانده، مزارش نزدیک مسجد میر سید صدر جهان موجود است، کمالات حضرت بندگی شیخ^۱ فرید از آن بیشتر است که بتحریر راست آید. وی صاحب ولایت جونپور بود، فرزند و جانشین و خلیفه راستین ایشان مایل محبت الله شیخ حبیب الله بسیار صاحب حال و عالی احوال بود، دویم شیخ الاسلام بندگی شاه حسن، سوم خلیفه سید بده چشتی مهویی^۲ که بغایت دانشمند بود و بشریعت اقامت داشت، افغان بیشتر مرید او بودند، چهارم^۳ خواجه مبارک بنارسی محدث که مشارق حدیث را تربیت عجیب داده و کتابی علیحده ساخته نامش مدارج الاخبار نهاد،^۴ پنجم خلیفه او لاده است که بسیار صاحب کمال بود، هر خیر و شر که بزباننش^۵ گذشتی فی الحال بظهور آمدی، اولادش بصلاح و تقوی در جونپور و نواحی آن موجود و حضرت بندگی شیخ فرید را سه فرزند بودند از آنجمله بزرگتر شیخ محی الدین که عالم متبحر بود، دویم واقف حقیقت الله شیخ حبیب الله که فرزند و نظر^۶ قبول پدر عالیقدر خود بود و خرقة خلافت یافته صاحب خوارق^۷ عادات گردید. روزی بر خادمی خشم کرده تازیانه برداشت، مردم شفاعت^۸ نمودند، از سر حال خادم در گذشته^۹ آن تازیانه بر دیوار زد بدیوار در آمد، این زور و قوت باطنی او بود؛ سومی شیخ^{۱۰} ابواللیث که حالت سکر بر جانش غالب بود، آنچه گفتی بظهور آمدی و در سماع که بیخود می افتاد از سایر اعضایش جدا جدا تسبیح حق تعالی می شنیدند و نیز در حالت سماع وفات یافت، در بنارس مدفون گشت.

موج احوال آن کراست شعار و محافظ، بندگی شیخ حافظ، خلف و خلیفه شیخ حبیب الله است، عالم علوم^{۱۱} صوری و معنوی بسیار بزرگ و صاحب ارشاد، اکثر شاهبازان به یمن تربیتش بمرتبه تکمیل رسیدند، کمالات بلند و خوارق ارجمند حضرت شیخ حافظ از آن زاید است که بتحریر راست آید، حضرت حق

- | | | |
|--------------------------|--------------------|----------------------|
| ج. ۱: شیخ ندارد | ۱. ۲: چشتی مهوی | ۳. ب: چهارم خلیفه |
| ۴. ج: مدارج الاخبار نهاد | ۵. ب: بر زباننش | ۶. ب: فرزند و مد نظر |
| ۷. ا: خوارق و عادات | ۸. ا: شفاعت نمودند | ۹. ب: در گذشته |
| ۱۰. ج: شیخ ندارد | ۱۱. ج: علم صوری | |

سبحانه و تعالی اسباب دنیا هم از هر جنس او را عطا کرده بود. روزی طالب علمی بیامد و بملاحظه بساط ملوکانه و تصرفات شاهانه او متغیر شد، بعضی بحث در تذلیل دنیا نموده آنحضرت فرمود، از حکم الهی این اسباب جمع است، فقیر را ازین چیزها کار نیست، همه ها از پنج گز زمین لاعلاج شده اختیار کرده اند،^۱ فقیر انشاءالله تعالی ازین هم شرمنده نخواهد شد، از اتفاقات بندگی شیخ حافظ بدریا غرق شد، ازین واقعه بندگی شیخ داؤد عظیم غم نمود، حضرت شیخ فرید فرمود، غم مخور قریب است که ما و تو هر دو بآن فرزند ملحق می شویم. افغانی حاکم بود بتقریبی از آن حضرت کینه داشت،^۲ روزی آنحضرت مع بندگی شیخ داؤد در گنگ بر کشتی سوار شد، حاکم از ملاحان اشاره کرد تخته کشتی کشیده غرق کردند، قول آن صاحب کمال بصدق انجامید که من برای مدفن خود از زمین شرمنده نخواهم شد و این واقعه در چهاردهم شوال سنه ششصد و پنج یا شش واقع شد، رحمه الله علیهم اجمعین.

موج احوال آن شیخ وقت مجموعه کمال، آن معدن عشق و اتصال، آن
جرعه نوش ناده ناکامی، **حضرت شیخ سلیمان بن عفان جامی**، زاد بوم^۳ او دهلی است و سلسله آبای بزرگوارش به سلطان ابراهیم ادهم قدس سره می رسد، مرید شیخ محمد^۴ عیسی تاج چشتی حونیپوری است، صاحب خلع و لیس و خداوند بروز و تکوین^۵ بود، شغل ثقل روح و ذکر قربان می داشت،^۶ پنجاه سال به بیت الاقصی و بیت الحرام باعتکاف گذرانید و نزد قرای عالی تجوید نیک نموده و در معامله از حضرت خاتم النبوت علیه الصلو^۷ والسلام و از خدمت سرچشمه ولایت^۸ کرم الله وجهه علم قرائت یاد گرفته بود^۹ جمیع مشایخان زمان مانند شیخ عبدالقدوس حنفی و شیخ جلال چشتی از تعلیم او تصحیح قرائت نمودند، در اکتساب علوم متداوله

۱. ج: زمین برای خود.... اختیار نموده اند

۲. ج: کینه داشته

۳. انزاد و بوم

۴. ج: شیخ عیسی تاج

۵. ج: بروز و مکنون

۶. ا: قربان میدانست

۷. ب: خاتم النبوت صلی الله علیه و آله وسلم

۸. ح: خاتم النبوت علیه والسلام

۹. ب: ولایت امیر المومنین

۹. ج: بود ندارد

باندازه دریافت کرده بود و از پیران تمامی خانواده مشهوره تشریف خلافت داشت، او بملازمت حضرت خضر^۱ علیه السلام نیز رسیده و بروش هر کدام چندان ریاضت کشیده که فروغ ولایت از ناصیه^۲ کردارش می تافت، بزرگی برگزارد که یکی از مشایخ کردیه می فرمود که در سال نهصد و سی و شش در خدمت دیهیم خدیو بدخشان مرزا سلیمان شاه بن مرزا خان بملازمت شیخ سلیمان رسیدم، چنان انجمن راز برداری فراهم آمد که گوش تا دل بلکه^۳ جمله کان جواهر معارف گردید و آنحضرت را مندوالی از آن نامند که از صلابت تسخیر دهلی که امیر تیمور صاحبقران در سینه هشتصد و یک نموده بود سایر سکان شهر جلای وطن شدند، آنحضرت به دیار مالوه شتافته بمندو مقیم گردید، مدت حیاتش عوام از چهار صد کم نمی گویند و از احوال سیر و سفر خود که آنحضرت نقل نموده اند کم از یکصد و پنجاه مفهوم نمی گردد، در سال نهصد و پنج وفات نمود، خوابگاهش در همسایگی مرقد قطب الاولیا است در حوالی حوض شمسی. او را دو پسر بودند - شیخ داؤد و شیخ محمود، هر یک بخصایل محمود و موصوف و نبیره اش^۳ شیخ کما س که بکمالات ظاهری و باطنی پیراستگی دارد.

موج احوال آن وارسته از ما و منی، **شیخ احمد مدنی**، گوشه گرین مالوته که قریه ایست میان دو آب، خلیفه خاص شیخ سلیمان مندوالی است، خدیو خدمه و خداوند سلوک بود، براه و روش سلاسل مشهوره قدم استوار داشت، پیر خود را مانند خضر علیه السلام زنده انگاشتی، پیوسه با رازداران خود گفتی اگرچه بدن عنصری شیخ ما بخاک کرده اند لیکن خلاصه وجودش در بدن مثالی بهمان حالت زندگی رهنمای جویندگان است.

موج احوال آن فلز از خوبی و زبونی، **شیخ نصیرالدین هندوانی**، بکیما گری شهرت داشت، خلیفه سلیمان مندوالی است، در کیما پیشگی قدم از

۱. ج: 'خضر' ندارد

۲. ۱: 'با' دل 'بلک'، ب: 'ما' دل بلکه

۳. ج: نو 'نیرانش' شیخ

دانشوران این صنعت بود، اکثر نسخه های ^۱گوناگون روش می دانست و می کرد، جنت آشیانی نصیرالدین همایون بادشاه درین فن خود را شاگرد او می شمرد. حضرت شیخ می گفت، یک روز پیر بیمار در بیابانی دو چار من شد، ^۲آبخانه آورده در مداوای او باندازه دستگاه کوشیدم، ایزد تعالی شفا بخشید، این هنر ارجمند ازو آموختم و برخی بر آنند که آن بیمار خضر علیه السلام بود. گویند علم کیمیا سماویست - ^۳در توریت بود - موسی علیه السلام نیز می دانست، قارون ازو فرا^۴ گرفته بعمل اکسیر چند خانه گنج بدست آورده. مصرعه: کیمیایی است قناعت که نظر بر زر ازوست.

موج احوال آن درویش کامل و رهبر، شیخ امین الدین مبین^۵ دانشور، پرهیزگار بود، در بازداشتن از سماع و بدعت شکنی پیروی هزار تن بکار می برد، فراوان روایات در منع سماع و حرمت سرود فراهم آورده در یاد داشت، چون بمجلس سلطان سکندر لودی رسید اورا برین آورده ^۶که رسم سرود و سماع از دهلی بر افتد، سلطان فرمود شما یکبار بملازمت شیخ سلیمان مندوالی رفته روایات خود را بگذرانید و اورا از سماع توبه دهید دیگر بی تکاپو از شهر این روش نکسو خواهد شد، چون بخدمت شیخ رسید مجلس سماع گرم بود، او نیز بتاثیر نعره درویشان بیخود در افتاد و دست بر افشاندن گرفت پس از افاقه^۷ مرید شیخ شد و از بطن خیرگی فرو گذاشت در آئین ظاهر پدید آمد. روزی خواست که کتابخانه را آتش درزند، فرمود ^۸الحق فی الکتب والاسلام^۹ فی الدفاتر، اگر این اوراق نبود نه ولایت چهره کشاید و نه نبوت جلوه گری نماید نعوذ بالله من ان یکون من الجاهلین.

موج احوال آن فروغ خاندان حضرت گیسو دراز، آن محرم اسرار و راز، آن

۱.۱: اکثرهای گوناگون	۲.۱: دوچار میشد	۳.ج: سیمیا در توریت
۴.ج: فرو گرفته	۵.ج: متین دانشور	۶.ب: در یاد داشت چون اورا برین
آورده ندارد	۷.ج: اقامت مرید	۸.۱: پیر فرمود
۹.۱: فی کتب الاسلام		

مقتدای اهل یقین، حضرت سید نظام الدین^۱ ساکن مندو است پسر سید شرف الدین بن سید غیاث الدین، از نبایر سید محمد گیسو دراز است، کالبد گذار و روح پرور و هر نفس فیروزمند بود، برگزارند که پدر بزرگوار او خانه کوچ کرده^۲ از گلبرگه دکه‌ن در زمان سلطان غیاث الدین خلجی^۳ بصوب مالوه آمد و برای بودن مندو بسند افتد، چون سید شرف الدین بعلوی عالم خرامید سید نظام الدین خرد بود، هرگاه با گهی رسید مرید شیخ برهان چشتی شد و لقمه ای از پیشه بیداری فرادست آوردی، روزی آوند پر از تقدیر از پای^۴ دیواری بر آمد، بخاک پوشیده خانه خدا را آواز داد و گفت، معلومی در زیر خاک است بردار تا بکار بیل زدن پرداخته آید، او پاسخ داد^۵ که بر آمده را بر آورنده درخور که به یآوری بخت و به رنج بازوی اوست. ساعتی بهمین نمط^۶ گفتگو رفت سرانجام چون سید ازین تنگی رهایی یافت از بیم آنکه مبادا باز همین آتش در کانسه کنند و آرزو در جنبش آید و دل میل کند و دست سوی او تازد^۷ از سر این پیشه در گذشت، سپس هیمه و آرد فروشی مخرج قوت گردانید،^۸ درین فرصت بزرگی رهنمون بر سر وقت او رسید، چند من آرد که در دکان بود داد و گفت برو نان پخته قوت خود ساز^۹ و او را طریقه ذکر قربان فرا^{۱۰} یاد داد و فرمود، رفتار خشک مغزان بگذار و چاشنی از^{۱۱} خوان عاشقان عادت^{۱۲} بگیر، گویند که ورزش ذکر بد آنجا رسانید که هنگام شغل اعضای بدن او از یکدیگر جدا گشتی و چون فارغ شدی باهم پیوستی. سلطان بهادر گجراتی بخدمتش مشرف شده فراوان خواسته به نذر گذرانید و همایون بادشاه^{۱۳} نیز بدو پیوسته است نیازمندی تمام داشت، گویند بست و چهار بزرگواران شیخ نصیر الدین بن شیخ جلال بن شیخ برهان چشتی و شیخ جمال و شیخ چاند و شیخ شرف الدین این چهار کس از داماد و نبیره پیر او هر یک خدیو عرفان و صاحب اذواق و مواجید بودند،

- | | | |
|-------------------------------|--------------------------|--------------------------|
| ۱. ج: سید 'نظام' | ۲. ا، و، ب: 'کرده' ندارد | ۳. ا: 'غیاث الدین' 'خلج' |
| ۴. ب: 'از زر' پای | ۵. ج: 'پاسخ' 'بر' داد | ۶. ج: 'نمط' ندارد |
| ۷. ا، و: 'تازد' ج: 'آن' ندارد | ۸. ا: 'قوت' و 'گردانیدی' | ۹. ا: 'خود' 'ساخت' |
| ۱۰. ج: 'فرا' ندارد | ۱۱. ج: 'از' ندارد | ۱۲. ج: 'عارف' 'بگیر' |
| ۱۳. ا: 'همان' 'بادشاه' | | |

بتاریخ نوزدهم ذی الحجه سنه نهصد و پنجاه وفات یافت، در گنبد بزرگان خود که متصل سكرتال ست مدفون گشت، رحمة الله عليه.

موج احوال^۱ آن دریوزه گرباب^۲ بهشتی، شیخ عبدالمومن بن شیخ محمد بن شیخ خلیل چشتی، در گلزار ابرار آرد که^۳ خرقة تصوف از پدر خود یافته در دوازده سالگی ولولة عشق الهی و تمنای حصول سعادت خدمت درویشان او را از خانه برآورده بسوی اجمیر برد، از آنجا احرام مکه معظمه بسته ارکان حج بتقدیم رسانیده تا دوازده سال سیر اقالیم و ممالك و بلاد نموده معاودت به اجمیر نمود و شش ماه هلالی بر آستانه حضرت ولی الهند^۴ برسم اعتکاف بسر برده بخواهش خویش کامیاب گردید و مزده باگه بودن یافت، در زمان سلطان سکندر لودی در آگره مکان اقامت بنا ساخته و تتمه نود سال که عمر عزیزش بود در آن دارالاسلام بدرویشی و خدا پرستی مشغول ماند، دویم شوال سال نهصد و هفتاد وفات یافت.

موج احوال آن در کمالات نادر، قاضی عبدالقادر، در گلزار ابرار نویسد، فرزند علی مجاور شاه میانجیو چشتی مجذوب است که ذکرش در لجه مجاذیب داخل گردیده، برخی از رسمی علوم واقف بود، قرأت را خوب می دانست، تلاوت بسیار می کرد، چند قطعه زمین داشت حاصل آنرا صرف مسافران می کرد، پیشتر از وفات خود چهارده روز آگاه شد، سامان کوچ کرده فرمود از زندگی همین در دست روزگار مانده، بیستم شعبان نهصد^۵ و هشتاد و چهار در گذشت، ازو پنج پسر و يك دختر ماند - پسرانش قطب الدین و عزیز الله و موسی و احسن و شرف جهان هر پنج بعلم صوری و معنوی نگاه بر وطیره پدر خود بحسن اخلاق و مهمان دوستی و طریقه درویشی موصوف بوده اند و طرز سجاده نشینی بجا آورده در گذشتند، رحمة الله عليهم اجمعین.

موج احوال آن رهرو تعجب عنوان، شیخ عبدالوهاب افغان، در گلزار ابرار نویسد، مرید شیخ فضل الله بن شیخ حسین ملتانی چشتی است، خوابگاه و زاد بوم

۳. ح: 'که' ندارد
۶. ا: 'سال' نهصد

۲. ج: 'باب' بهشتی
۵. ا: 'و' ندارد

۱. ب: 'احوال' ندارد
۴. ا: 'ولی' الله

مندو، ابتدای حال بسپه گری اشتغال داشت ناگاه ولولۀ عشق الهی باورسید، ترك آن وادی نموده شیوۀ ناسرادی گزید، بخیال آنکه در معنی مردانگی ندارم و بصورت زن نیز نیستم همان بهتر که خود را در لباس زن^۱ و مرد تقسیم نمایم، بنابراین نیمه پیکر خود را بخلعت و زیور زنان آراستی و نصف دیگر را بکسوت^۲ مردان داشتی، مدنهای برین دستور بود آخر چون جوش جذبه از سرش رفت ژنده پوشیده قدم بسیر سلوک انداخت، آثار تکمیل درویشی از ناصیه اش پیدا بود، فتوح و نذورش مقبول نداشته مدام پشته هیمه^۳ از صحرا آورده می فروخت، بهی آنرا سه حصه کردی و بخشی بعیال و بهری صرف خوراك و باقی را نیاز فروماندگان و یتیمان ساختی،^۴ در سال نهصد و نود بملاء اعلیٰ شتافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مرتاض مرتاضان، آن ممتاز ممتازان، بعهد الست اوفی، حضرت شیخ عبدالرحمن صوفی، سرهندی الاصل است. در گلزار ابرار آرد که وی از قوم ترین است و ارادت بخدمت سید بلگرامی^۵ دارد، مشرب سوز و گداز و گذشتگی^۶ و ایثار و نیاز داشت، صاحب قناعت کامل و ضمیرش کشف را شامل بود، از وطن اصلی خود با گره رسید بخانقاه شیخ ضیاء الدین بن^۷ شیخ محمد غوث گوالیاری کلبه گزید، بعد چندی ناگاه فریفته زنی شد، نادر اینست که او هم دل خود را بمحبت الهی گرد کرده باهم در مجاهده و مراقبه مشغول بودند، شیخ بدو مراقبه شب آخر کردی، از اطعمۀ لذیذ و لباس نفیس میلی نداشت، در سال نهصد و نود و پنج وفات نمود.

موج احوال آن مهمان دوست، آن صاحب نعمت بی پوست^۸، آن مدام بصواب اندیشی، شیخ عثمان بن^۹ لادن قریشی، در گلزار ابرار آرد او مرید حضرت شیخ فضل الله حسین چشتی بود، پدرانیش سپاهی بودند، او به سن سی سالگی

۳. ح: پشته 'سپه'

۲. ح: 'مکشوف'

۱. ح: در لباس 'و آئین' زن

۵. ح: سید لطف الله مشهور به شاه الله 'بلگرامی'

۴. ا: یتیمان 'ساخته'

۸. ح: نعمت 'بی نوش'

۷. ا: 'بن' ندارد

۶. ا: 'و' خلوت 'گذشتگی'

۹. ا: 'بن' ندارد

دست از اسباب باز داشته توکل و گوشه گزید، سوال نکرد و وظیفه نگرفت، بی درویش مهمان لقمه نخوردی، هر روز پیروی نموده نامرادی را پیدا کرده شبها با سوز گذاردی، شب جمعه گلها بکثرت خریدی و درود گویان چار سو بمردم دادی و بکلبه بازگشتی و بیاد حق پرداختی، سپس از گوشه گزینی مانند شاه منصور مجذوب برهان پوری و شاه تاجو و پیر باجر^۱ مندوی و غیره صحبت داشتی، هندی طرز موسیقی خوب می دانست، شب بحجره خود تنها به نغمه های دلآویز دردناک نقشها^۲ می سرائیدی، چون مرید شد ترك پرده سرایی نموده لیکن از رفتن مجلس سماع مقصر نمی ماند، هشتاد سال کم و بیش عمر یافت، در هزار و هشتم از جهان انتقال نمود، در مندو مدفون گشت.

موج احوال آن صاحب تاثیر تلقین بحکم کن فیکون، آن بیاد دوست مدام محزون، آن غیر از ذات حق بری، **حضرت شاه عمر خوستگری**، خوست از مقامات منگل کوت در حدود تانده. در گلزار ابرار آرد، مرید سلسله چشت است، جامع علوم صوری و معنوی صاحب خانقاه و مدرسه بود، بیشتر خلائق آن صوبه در معامله علمی و عملی بر فتوای^۳ او کار می کردند و از جذبۀ والایش^۴ کشش دلهای شهریان مدام^۵ بزمگاه اوست، عالم اطوار کمالاتش و آثار حالاتش بانواع فضایل طاهر می کنند.

موج احوال آن مالک کشور معانی، **شیخ فضل بن شیخ حسین چشتی ملتانی**، صاحب گلزار ابرار^۶ نویسد، بقدر ضرورت برسمی دانش پرداخته مشغول بعشق گردید، آخر بمرتبه تکمیل رسیده بی نظیر زمانه شد، در نهصد و چهل و پنج که پدرش وفات یافت در نهصد و چهل و شش بمکه رفت، حج اکبر بجا آورده در طواف مدینه علی ساکنها الصلوة والسلام مشرف شد،^۷ در نهصد و پنجاه بهند بازگشت بوطن خود آمده مدت بسست سال کم و بیش مسند مشیخت و هدایت را زیب داد، در نهصد و هفتاد انتقال ازین جهان نمود، رحمة الله علیه.

۱. ح: 'باجر' مندوی

۲. ب: 'نفسها می سرائید'

۳. ا: 'بر فتوی' او

۴. ا: 'والانس'

۵. شهریان 'با' مدام

۶. ج: 'ابرار' تدارد

۷. ا: 'مشرف' شده

موج احوال آن مقامات معرفت را ماهر، آن تجلیات حقیقت را ناظر، آن مداوای درد هجران، شیخ صدر جهان بن ابو الفتح است، مولد قریه موال از مضافات مانکپور شرقی دیار هند است. در گلزار نویسد، در محفلش کثرت خلایق بودی و مانع خلوت باطنی او نبودی و با وجود سیاحی شب و روز در خلوت می بود و قوت موجوده را با مهمان خوردی و گرسنه هر جا شنیدی با ماحضری حاضر شده احتیاجش رفع می ساخت، غرض که شیوه او اینار^۱ بود و تمام عمر بکس ملتجی و آرزومند نشد، وقت عزیمت حج هیچ [کشتی] از آن بندر سورت مستعد دریا نگردید^۲ معلوم شد که امسال حکم نیست که بشرف حج برسم، ناگزیر برگشته بدیار مالوه در آمد،^۳ آگذار بقصبه دهار افتاد، از زیارت مرقد بزرگان آنجا مثل شیخ کمال مالوه و مولانا کمال برادر مغیث که بر کناره دریا خوابگاه دارد مشرف گشته و در خدمت شیخ معروف غریب الله ملاقات نموده فیما بین کمال اتحاد پیدا شد، بعد چندی که شیخ معروف را خواهش زیارت بیت الله بخاطر رسیدن فرزند خود شیخ تاج الدین عطاء الله که خرد سال بود پرورش او را حواله آنحضرت نموده و جانشین خانقاه خود کرده بمکه رفت، از آنجا مکتوبی بشیخ صدر جهان در باب اشتیاق و شوق و وصیت بدین مضمون نوشت که هر کس که خواهش داشته باشد بیعت ازو ستانند و هدایت و تلقین نمایند، چون ازین نامه صاف وعده انتقال هویدا بود، چون خلعتش شیخ تاج الدین بعمر تمیر و دانش رسیده بود او را بجای پدرش خلیفه ساخته بخدمت شیخ الاولیا در برهان پور رسید و یک اربعین کشیده باز گشت بمندو نمود، بعد چندی انتقال کرد، رحمه الله علیه.

موج احوال آن همچشم چشم بکا، آن همدرد داروی بی دوا، آن صدر نشین بساط سروری، شیخ حسن تھانیسری، تھانیسر از اعمال سلطان پور. در گلزار ابرار^۴ نویسد سال خورده^۵ پیری زنده دل بود، همواره با دیده نمناک سر بزانو نشستی و دلربایی در صحبت او آشنایی داشت چنانچه هر که یکبار او را دیدی باز

۱. شیوه اینار او نبود

۲. نکردند

۳. در آمد ندارد

۴. ج: در ندارد

۵. آن ندارد

۶. ابرار ندارد

۷. ج: سال خورد پیری

بغیر دیدن او آرام نشدی، پنج پسر با دین و دانش آراسته و جمیع^۱ عقیدتمندان بارادت او را بودند، بملازمت درویشان تنهارفتی، ازین مقدمه پرسیدند فرمود مرا بیم می آید که بروقت ملاقات درویشان ذهن و دلهای ایشان مبتلای اندیشه بطل گردد و^۲ تا مرا از همراهی پسران و مریدان تمیز و پنداری بدان وجه بهم رسد که مقبول مزاج درویشان نباشد لهذا تنهارفتن را خوب می دانم، در سنه مایه عاشر وفات، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مسعود ازل، آن مقبول لم یزل، آن درویش عالی، حضرت شیخ ولی^۳ بن ملک شاه صدیقی است، در خانواده چشت مرید سید ولی بداؤنی است. در گلزار نویسد وطنش در^۴ قصبه چرتهاولی توابع دهلی پهلوی سهارنپور. در طفولیت روزی با دیگر کودکان بازی می کرد، سید ولی او را روزی دید، از بازی خود را معطل کرده بگوشه ایستاد، سید پرسید از بازی چرا کناره کردی؟ گفت فروغ دیدار این بزرگ از بازی مرا باز داشت، پرسید چه نام داری؟ گفت ولی، گفت نام ما و تو هر دو ولی است، گفت فرقی است، این نهاده پدر و دروغ، آن فرستاده حق و راست، سید را وقت خوش گشت دعا کرد و مرید ساخت، نعلین خاصه عنایت کرد، گفت بیای تو هم برابرست آخر توفیق سلوک یافت، حصول کمالات حقیقی و مجازی نمود دانشمند و محقق گردید، در مایه عاشر وفات،^۵ رحمة الله علیه.

موج احوال آن مورد حال قول لیس فی جنتی؟ آن منشاء مقال العلماء امتی، آن بهوای عشق مثال برق درخش، سر حلقه مجاهدان شیخ خدا بخش، صاحب گلزار ابرار^۶ نویسد که آبای کرام او شیخ فضل الله بن شیخ حسین ملتانی بمندو توطن گزید، توسل بیعت بخاندان چشت دارد، تنهایی دوست و مشتاق عزلت و محب خلوت مستغرق دریای مراقبه و متنفر رسوم معانقه، مجموعه آثار سوز و گداز

۳. ب: حضرت 'شاه' ولی

۲. ب: 'و' ندارد

۱. ج: 'جمعی'

۶. ا: 'ابرار' ندارد

۵. ب: وفات 'یافت'

۴. ا: 'در' ندارد

محموده و معموره اسرار راز و نیاز بود، علم ضروری داشت، ابتدای حال از پیشه بند بافی و دوکان حریر فروشی لقمه بهم رسانیدی، در لباس الكاسب حبیب الله و روش یكتای پوش بود، از حصول نفع روز مره سه حصه ساختی، حصه ای بعیال و حصه ای بمحتاجان و فقرا و حصه ای برای قوت خود و ضیافت مهمانان بکار بردی، بدین طریق^۱ درویشانه از آغاز پانزده سالگی تا چهل سال بسر برد و مدام تمنای توفیق ترك و عزلت می داشت، چون بچهل سالگی رسید یکبارگی آنچه داشت فی سبیل الله تواضع محتاجان نموده، در سال نهصد و هشتاد و يك بر پیشه کنار ساگر تالاب کهنه مسجدی بود مرمت نموده بر سقف آن حجره ساخته بقیه عمر در انزوا گذرانید، چون شهرت کمالاتش شایع گشت^۲ خلائق تمنای ملازمتش شده می رسیدند، از غایت اخلاق باین عرصه قلیل که یکبار سوره فاتحه خوانده شود خواه^۳ نشسته خواه استاده دوچار می شد خشک و تر آنچه موجود می بودی داده رخصت می کرد، و هم برین منوال با رئیسان روزگار هم سلوک می نمود بلکه ملاقات امیران از غایت تمنای آنها میسر می شد و مراسم بیعت گزینی^۴ و خانقاه نشینی^۵ و خادم نگاه داشتن، مجلس عرایس آراستن و محافل سرود و سماع ساختن در طبع آزاد او میلی نبود، باین همه کمالات و حالات مدام به نفس خود خطاب کردی:

مجردان طریقت جماعتی دگر اند

بدین صفت که تو داری بدان صفت بتر اند^۶

سه پسر و دو دختر داشت، پسرانش شیخ عبدالرحیم و شیخ عبداللطیف سومی محمد لطیف که هر يك بزرگ و بزرگ زاده اند، يك دختر آن حضرت بعید الاول پسر نگارنده گلزار کد خداست، آنحضرت تا يك هزار و بست و دو هجری بقید حیات.

موج احوال آن صاحب یافت یافت بیکران، آن مرجع خاص و عام جهان، آن سر حلقه ارباب جان فدای، حضرت شیخ گدای ساکن پانی پت است. صاحب گلزار نویسد در آغاز جوانی شورش خدا طلبی او را از وطن بر آورده بتلاش مرشد

۱.۱: درین طریق

۲. ج: شایع گردید

۳. ب: خواه ندارد

۴. بیعت گیرندنی

۵. ج: خانقاه چینی

۶. ب: صفت سراند

جهان پيما گردانيد، چون به اجمير رسيد از كه و مه خاص و عام شنيد كه امروز طريقه هدايت و رهنمائي از سيد حسن جانشين ^۱ **خواجه عمر^۲ باطن** سلطان است: بديدن ميلش افتاد از شنيدن **بلي باشد شنيدن چشم ديدن** بهزار تمنا بخدمتش شتافت، در اول ملاقات سعادت بيعت حاصل ساخت، يکچند بخدمت پير گذرانيد، بموجب اجازتش كمر همت سفر بر بست، از بست سال بمسجد قصه برودره از اعمال پرگنه مندسور آمده گوشه گزيد. نگارنده گلزار بآخر سال هزار و چهاردهم اورا در يافته مي گفت بمعينه حال آن حضرت مجذوبي يافتم، محفوظ الاوقات از دهقانان پژوهش احوالش ^۳ کردم، کمالات و خوارق عادات او بعلوت تمام بيان ^۴ نمودند، از آنجمله اين است گفتند در ^۵ جمله باغات انبه ما شجری بود كه بار نمي آورد، مهتر ما حكم بریدنش نمود، چون همت خود را بگماشتم آن حضرت گفته فرستاد قطع اين شجر بالفعل موقوف داريد، اگر امسال بار نه آرد اختيار باقی است، در همان نزديكي موسم بار رسيد، آن درخت خيلي پربار گرديد كه آن قدر در ديگر اشجار بار ميسر نگشت.

موج احوال آن انيس تاركان، آن رئيس عاشقان ^۶، آن عاشق ذات و فقر، شيخ ركن الدين مودود كانسه گر نهرواله بن خواجه علیم الدين بن علاوالدين بن يوسف بن بدرالدين سليمان بن حضرت گنجشكر، ارادت و خلافت از شيخ محمد زاهد بن يوسف بن احمد بن محمد بن خواجه علي بن ابی احمد بن خواجه مودود چشتي داشت، شيوه تجريد و تفريد ^۷ بجايي رسانيده بود كه شب ها آب يك وضو نگاه نمي داشت و مي گفت وقت تهجد از چشمه سار غيب بما آب خواهد رسيد. روزی مير سيد محمد گيسو دراز كيسه بكر بسته بخدمتش رفت و سوال كرد كه مثل ^۸ کمالات خواجه بايزيد و خواجه جنيد درين زمانه بكسي حاصل نمي شود از چه سبب؟ گفت آنها كيسه بكر نمي بستند و ما كيسه داريم. مير سيد محمد

۳ ب' احوال' کردم

۶ ج' رئيس' عارفان'

۱. ۲: 'خواه' عمر' باطني'

۵. ب' از' جمله باغات

۸. ج' مثال' کمالات

۱ ب' حای' نشين

۴: 'بيان' ندارد

۷. ب' تجريد' در' تفريد

کیسه را^۱ از کمر باز کرد، در هفتصد^۲ و پنج تولدش و یکصد و شش ساله عمر یافته^۳ در هشتصد و یازده^۴ بعالم قدس خرامید، در نهر واله مدفون شد، رحمة الله علیه.^۵

موج احوال آن رونده راه متین^۶، شیخ کمال الدین، ویرا کمال مالوی^۷
گویند، از اولاد امجاد حضرت شیخ فرید^۸ گنجشکر و ارادت هم از سلسله آبای خود دارد. نام پدرش بایزید بن نصیر الدین نصر الله و جد امجد ایشان بزرگ پسر گنجشکر است و خرقة خلافت از حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا یافته باجازات و رهنمونی مردم مالوه الف آورد، شیخ کمال خداوند معرفت و مشیخت، صاحب کشف و کرامت، خدیو فضیلت و فراست بود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مخالف نفس زیون، آن شنونده فال همایون، آن برگزیده رب الودود و عاشق صادق حضرت شیخ محمود پسر سید ملک، زاد بوم قلعه سورت
که یکی از بنادر گجرات است. در گلزار نویسد، مرید شیخ عبداللطیف مجاور که بچند واسطه بحضرت شیخ برهان الدین^۹ عریب برهان پوری چشتی که برهان پور بنام او آباد گشته است،^{۱۰} ابتدای حال از وطن بتلاش پیر سیر جهان نمود، چندی بخدمت سید احمد بخاری اقامت داشته تمنای بیعت نمود، او از راه بینش عالم باطن جواب داد پس در دولت آباد دکه‌ن از پیر خود^{۱۱} بیعت نموده دستوری مسافرت گرفته از راه مالوه به نارنول^{۱۲} آمد، ملازمت قطب الاقطاب نظام نارنولی و شیخ جمال دهرسو را دیده مجملآ چهره بخاک آستان بزرگان حیات و ممات هر مقام مالیده و فیضها گرفته در سال نهصد و شش در اقصای نعلچه که پایان قعه

۱: را ندارد

۲: هفتصد و پنج

۳: ب: عمر یافت

۴: ج: هشتصد و یازده

۵: اضافه: شیخ عزیز الله از ترك کامل و فقر مناسب و حالات قوی و اخلاق وسیع غایت بود. در گلزار نویسد ابتدا حال او شیخ احمد سرهندی. ۶: ۱۰۶: راه متین

۷: مالوه گویند

۸: ب: فرید الدین

۹: ج: برهان عریب

۱۰: ج: است ندارد

۱۱: ب: خود ندارد

۱۲: مالوه نارنول آمد

مندوبدو گروهی است صغه و مسجد بنا نهاد و آب سرد را در خمهای پر کرده می داشت
آینده و رونده^۱ را سیراب می گردانید، قلندران و بی تمنازندگی می کرد. از قول
آنحضرت است روزی یکی يك^۲ دراج کشته پخته بدرویش آورد، از لذت لقمه
نخستین هوس بخاطر رسید که شوریای^۳ دراج باید خورد، باز اندیشیدم بسمل که
خواهد کرد؟ قرار دادم که فلان بسمل خواهد نمود، دانستم که شورش نفس
است، پشیمان شدم، ندا آمد که جاندار را کشتن و دین پر باد دادن نه مناسب حال
درویشان است، آن طعام را فی الفور بدیگری داشتم و از ذبح جانور خطره از دل
دور کردم و بنان خشک رفع گرسنگی کردم، در سال هزار و نوزدهم وفات یافته
بکلبه خود مدفون شد، رحمه الله علیه.

موج احوال آن عالم علم حقیقت و مجاز، آن با شاهد بی نظیر دایم در راز
و نیاز^۴، آن واقف احوال حقیقت الله، کامل العصر حضرت قاضی حبیب الله، نعمت
و خلافت سلسله چشتیه از آبای بزرگوار خود دارد و بچند واسطه نسبش^۵
بحضرت عثمان^۶ منتهی می شود، آنحضرت خود در سادات قریه مخدوم پور توابع
محمد آباد کهونه کد خدا شد ازین جهت باولاد آنحضرت حرف سیادت هم بر زبان
می آرند. الغرض حق سبحانه و تعالی قاضی حبیب الله را مرتبه رفیع در تصوف
بخشید، در دیار وطن خود چندان شهرت بکرامت و خوارق عادات دارد که سگان
آنجا او را ولی الله می دانند. صاحب ارباع اربع آرد که جد اعلایش شیخ محمد
حسین جامع علوم ظاهر^۷ و باطن فقیه و متقی اصفهانی بود، چون بهند آمد از
حضرت خواجه بزرگ بیعت نموده از ریاضت شاقه بدرجه کمال رسید، سپس مع
اجازت و خلافت بحکم پیری نظیر خود در قصبه گهوسی در مضافات جونیور که
کان کفر بود عصای اقامت راسخ کرد، از برکت قدمش آن قصبه دارالاسلام
گردید بجهت آنکه جد مادری شیخ حبیب الله قاضی بود و مطلق

۱. آیند و روند را

۲. ب: يك 'ندارد

۳. ج: شوری با 'دراج

۴. ج: دراز و دینار

۵. ج: نسبش 'بحضرت

۶. ب: بحضرت 'امیر المومنین عثمان

۷. ج: ظاهری و باطن

اولاد^۱ نداشت لهذا مردم مکلف گشته آن حضرت را^۲ قاضی قصبه کردند، از آن روز بقاضی حبیب الله معروف شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن همای آشیانه^۳ بیت الله، آن عنقای قاف حقیقت الله، آن عاشق ذات احد، قاضی قطب مجرد، مرید قاضی موسی چشتی است و نبیره قاضی سعد الله شرف جهانی. در گلزار نویسد، او خدیو طی زمین و زمان وطن قدیم او مهونه.^۴ روزی مرشدش دید که بند آزار می بندد، فرمود محکم باید بست، گفت اگر فرمایی بیای^۵ هر دو جهان بر بندم، گفت نه در همین عالم که ما و تو درین عالم بوصف مجرد مشهوریم سزاوارست که ردای تجرید^۶ بدوش او نازد و نگین ولایت احمدی بانگشت او زیبد. گویند هر روز نماز پنجگانه در حرم کعبه معظمه گزاردی، چون مردم برای داخل شدن بجماعتش می رسیدند^۷ گفتی مرا معذور دارید که من بمسجدی^۸ که خلائق بسیار جمع عقب مردی نماز گزاردن را متمنی و ماموریم. گویند زالی از مهونه^۹ بحج رفته بود، بعد از حج^{۱۰} او را قافله هند بهم نرسید، مضطرب و حیران بود، از غمناکی او بزرگی صاحب^{۱۱} دل رحم نموده فرمود قاضی مهونه^{۱۲} پنج وقت برای نماز بمکه می آید، بیاترا نشان دهم، او چون قاضی را دید بدامنش^{۱۳} در آویخت، هر چند عذرها نمود سود نکرد، قاضی فرمود که چشم ببند،^{۱۴} بر بست، در لحظه باز گفت بکشا، بکشاد، خود را در مهونه^{۱۵} دید، زال این راز را اخفا کردن نتوانست شایع عالم گردانید، کمالاتش^{۱۶} زیاده از آنست که بقید قلم آید، در مایه عاشر وفات یافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سادات عالی درجات، آن گوشه گزین از ذلت و آفات، آن

- | | | |
|-------------------------|-------------------|----------------------|
| ۱. ج: اولاد ذکور | ۲. ج: را ندارد | ۳. ج: همای از آشیانه |
| ۴. ج: مهونه روزی | ۵. ج: فرمای بباد | ۶. ج: عیسوی تجرد |
| ۷. ج: بجماعتش پرسیدند | ۸. ج: بمسجد که | ۹. ج: مهونه |
| ۱۰. ج: از نماز حج | ۱۱. ج: صاحب ندارد | ۱۲. ج: مهونه |
| ۱۳. ج: دید دامنش | ۱۴. ج: چشم بر بند | ۱۵. ج: مهونه |
| ۱۶. ج: کمالاتش در گلزار | | |

از اهل حضرت^۱ رسول الله، حضرت شاه غریب الله و شاه رحمت الله، از سادات موهان. ابتدای حال بنو کبری اشتغال داشتند سپس ترك آن نموده بخانواده چشویه ارادت آورده طریق مجاهده پیش گرفتند. در موضع آمده عملة دیوه مضاف صوبه اوده که بر لب دریا و کناره جنگل گوشه لایق اقامت درویشان است رخت اقامت انداختند. شاه غریب الله با وجود تاهل^۲ و بودن متعلقات در موهان پیوسته بهمان موضع گذرانیدی، آخر زندگی قضا کرد، در همان موضع مدفون گشت و شاه رحمت الله مرید شاه غریب الله برادر کلان خود^۳ محصور و مجرد زندگانی کرد، بسا مرد صاحب بزرگی بود، این ذره بی مقدار نگارنده زخار او را دیده است، خیلی عنایت و نوازش بحال خاکسار می نمود، سه صد رکعت نوافل هر روز ادا می کرد، شب و روز تنها نشسته می ماند، اخلاق پسندیده داشت و از کلبه خود کم بر می آمد و اختلاط با خلائق بسیار کمتر داشتی و اخلاق بیشتر، بغایت متوکل بود، خبر گیری احوالش اکثر مریدان او می نمودند، در يك هزار یکصد^۴ هشتاد و هفت و دیعت حیات سپرد و در همان موضع برابر قبر مرشدش مدفون ساختند^۵.

موج احوال آن مراد ذات نفس را حارك، شیخ عبدالواحد تارك، نام پدر او شیخ محمد است، باین چهار واسطه مفتی عبدالکریم و شیخ ابراهیم و شیخ نعمت الله و شیخ سالار به شیخ وجیه الدین یوسف چندیری می رسد، در خردسالگی مرید شیخ خواجه حسین چشتی اجمیری شد، چون بسال دانش و آگاهی رسید از شیخ محمد شاگرد میر عبدالاول تحصیل علم نموده آخر از شیخ عبدالله صوفی شطاری آگه و شیخ مبارک دانش مند گوالیاری که خلفای عالی مقام غوث الاولیا بودند تلقین طریقت بروش شطار فرا گرفت و بخلعت خلافت سرافراز شد. نگارنده گلزار در سال هزار و چهاردهم هجری در دسور^۶ خدمت او^۷ دریافت

۱. حضرت ندارد ب: آل حضرت رسول الله

۲. باوجود تاهل

۳. ج: خود بود ۴. ب: یک هزار و یکصد و ۵. ج: ساختند رحمة الله علیه

۶. ا: درد و سوز ۷. ج: او را دریافت

در خلوت که سخنهای راز و رمز می فرمود ارشاد کرد، در هنگام سی^۱ سالگی تا دوسه سال جذبه ای داشتم اکنون که هفتاد ساله ام هنوز نشان از آن ربودگی و رنگی از آن الهی جنون باقیست، فی الحقیقت آثار گذشتگی بی یقینی از آئینه پیشانیش آشکار^۲ بود، بست^۳ هفت سال آب ننوشتید، هر چند لقمه^۴ آب طلب می خورد باک^۵ نداشتم، در سال هزار و هفتم^۶ وفات یافت، رحمه الله علیه.

موج احوال آن ممتاز عالم وفاق، حضرت مخدوم اسحاق، در گلزار ابرار نویسد، ارادت در چشت داشت، سلطان علاء الدین محمود مندوی مرید اوست. چون آنحضرت وفات کرد وقت دفن پادشاه حاضر نبود، برای دیدار آخری وقت شب قبر پیر را وا کرد و شمع پیش آورد، گلی از شمع جدا شد دستی از کفن برآمد آن گل را دور انداخت، رحمه الله علیه.

موج احوال آن با^۷ اعظم مداحان رسول بهمسری^۸، مولانای احمد بن محمد تھانسیری برادر مولانا خواجگی نحوی و مرید شیخ نصیرالدین چراغ دهلی بود، با علم ظاهر بسیار بزرگ است، در وقت بهلول لودی از وطن بدهلی آمد، در وقت امیر تیمور در کالی رخت اقامت انداخت، بقیه عمر بطاعت و عبادت مشغول ماند، در زبان پارسی قصیده در نعت رسول^۹ خدا گفته است که پهلوی بقصیده برده می زند.

موج احوال آن شیخ الاسلام، آن ولی لا کلام، آن صاحب خزانه سرّ خفی، افضل زمانه حضرت شاه حسن داؤد قطب بنارسی، از اجله وقت و اعزّه عهد، سلطان عاشقان و برهان عارفان، عاشق جانباز، غواص دریای راز، کشته ناوک محبت خدا، دوخته سنان صبر و ابتلا بوده است. در مناقب العارفین نویسد، مرید و خلیفه عم خود و شیخ فرید است. در علم صوری استاذ زمانه و در علم معنوی فرد و یگانه. او 'مرغوب الطالبین' در علم صرف تصنیف نموده و در نحو هم رساله ای نوشته، صوم بیشتر داشتی و از نان جو خشک افطار کردی، در مقام مزار شهدا حجره ساخته هفت

۱. ب: 'بسی سالگی'

۲. ج: 'آشکارا بود'

۳. ا: 'بست و هفت'

۴. ج: 'هفتم وفات'

۵. ا: 'با ندارد'

۶. ب: 'رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم'

۷. ب: 'بهتری' ج: 'بهتری'

سال آنجا مانده خیلی نعمت و رفعت مقام حاصل ساخت و بمقام ابدال رسید و مشاهدۀ دوام حاصل شد، از تکسیر^۱ او را از علوی بسفلی می آوردند که نماز گزارد، ویرا کمالات بیشتر است، او^۲ آخر قصد بیت الله نمود، چون بر کشتی دریا سوار شد قطع^۳ طریقان در رسیدند و همه اهل کشتی را بکشتند، بر سینه آن حضرت هم نیزه زده بدریا انداختند، شاه اسمعیل نام از یارانش در آن معرکه اسیر قاطع^۴ طریقان شده در روم فروخت گردید، چون او از روم خلاصی یافته بخانه رسید سایر کیفیت استاد بیان ساخت و واقعه شهادت او در چهارم ربیع الاول در^۵ سنه نهصد و شصت رو داده. شاه مسعود نام آن حضرت را پسری بود که وقت روانگی پدر بمکه بسن تمیز نرسیده بود، بعد شهادت والد خود از شاه^۶ فرید فرزند بندگی شیخ بده حقانی کلاه یافت و بخدمت ایشان مرید شد و تربیت و خلافت از شیخ عبدالعزیز دهلوی حاصل ساخت.

موج احوال آن امام عارفان، آن همام عاشقان، آن متخلق^۷ باخلاق الهی، آن متصف بصفات نامتناهی، آن صاحب تلوین و تمکین، سید العلما حضرت بندگی شیخ نصیرالدین، او را عالم علمای جهان و افضل مشایخ زمان، معاذ طالبان و ملاذ مریدان، گویند مرید و خلیفۀ حضرت شاه حسن داؤد قطب بنارسی است و از^۸ اولاد صدیق اکبر بود. از ابتدای انتها مقدمات مجاهده بر یک عنوان داشته. در مناقب العارفین نویسد، بابتدا در جهونسی توابع اله آباد سه اربعین کشید، جد مادری^۹ او را در خدمت حضرت شیخ^{۱۰} فرید رسانید آنحضرت بشیخ حسن داؤد سپرد، بدولت آن صاحب کمال صاحب ارشاد و تلقین گشت و مشهور آفاق گردید، از مناظرۀ علمای جونپور شیخ فرید او را ملقب به اسد العلما^{۱۱} ساخت، چون حضرت شاه حسن عازم مکه شد بر لب گنگ او را از لباس خاص لباس ساخت و تمام نعمت بزرگان و خلافت خود عطا نموده اجازت اقامت جهونسی فرمود، آن حضرت در خدمت شیخ بهلول شطاری نیز رسیده طریقه شطاریه اخذ

۱. ب: تکسیر او را	۲. ب: و آخر قصد	۳. ا: قطع طریقان
۴. ا: قطع طریقان	۵. ب: در ندارد	۶. ا: شاه ندارد
۷. ا: آن متعلق	۸. ب: او را	۹. ج: مادری ندارد
۱۰. ج: شیخ ندارد	۱۱. ا: ملقب اسد العلما	

نمود^۱ چنانچه در بیان احوال طریق اشتغال^۲ آن سلسله رساله محبوب السالکین تصنیف نموده است و معمول داشت که هر پنج شنبه خانه خود را مصفا ساخته اطعمه بافراط پختی و عطریات مهیا ساخته اکثر برای استقبال ارواح رفتی و در صحن خانه سلام کردی، تا زنده بود ازین معمول باز نماند، این قدر مناسبت با ارواح مقدس^۳ بزرگان کار بزرگ است و ویرا مصارف ظاهری بسیار بود، حالت وجد و سماع که رسیدی نعره ها زده حاضران را در بغل کردی، حالت او هم نوع دیگر شدی، در اواخر استغراق بدرجه ای غالب احوال او شده بود، کمالاتش^۴ پس بلند داشت،^۵ بعد مریدی شیخ حسن که هنوز در مجاهده نه آمده بود و تحصیل علم می کرد درویشی ازو در جونپور پرسید، تو صحبت دار شیخ حسن قطب هستی معنی الفقراء کنفس واحد اگر دانسته باشی بیان کن، بعد تأمل گفت، بالفعل از باعث تحصیل علم تحقیقات چنین مقدمات از مرشد نکرده ایم مگر در فهم چنین می آید که فقرا را نفس واحد از آن گویند که همه را ذکر و مطلب سوای ذات الهی دیگر نیست پس وقتی که مطلب واحد شد در هر نفس ذکر الله بر می آید این مراد نفس واحد است، در نصف شب جمعه بستم ربیع الاول سنه نهصد و هشتاد بملاء اعلی شتافت و در جهونسی مدفون شد.

موج احوال آن واقف مقام قرب بی نشان، آن محو مشاهده حضرت رحمان، آن خزینه عبادت و طاعات، آن مساوی الاحوال در حیات و ممات، آن قدوة کاملان، حضرت مولانا خواجه کلان، خلف و خلیفه حضرت نصیرالدین است، عالم علوم صوری و معنوی طریقت با شریعت محتوی داشت، بسیار بزرگ و اکابر عصر بود. در مناقب العارفین نویسد، وی مشرب سلوک داشت، از مدح و قدح کاری نداشته بود و این از جهت غلبه مشاهده و استغراق دوام بوده است که فرصت تکلم نداشته و تواضع و مدارا و خلق عظیم و طبع سلیم خصلت او بوده است، علم ظاهر بر کمال داشت، اگرچه شیخ حبیب الله مرید شیخ فرید است لیکن تمام تلقینات و طریقه مجاهدات و یافت نعمت و مشاهدات از والد بزرگوار خود یافته،

۳. ب: 'مقدس' ندارد

۲. ح: طریق 'اشتغال'

۵. ب: 'بلند' است

۱. ج: 'عرض' نمود

۴. ج: 'کمالات' پس

گاهی در جهونسی و اکثر در شیخ پوره ماندی، غبۀ ذکر و فکر^۱ بدرجۀ پیر^۲ خود داشت، اکثر دیوار حجره او از اسم مبارک الله منقوش می گشت:

مارا که نقش او بتو افتاد در ضمیر من بعد نقش غیر بیفتاد دلپذیر^۳

ویرا حالات^۴ عالی و کمالات لاوبالی بسیار اند این مختصر گنجایش ندارد. از طالبان حق اکثری از یمن الطافش بمرتبه تکمیل رسیدند. چون وقت او آخر رسید معتقدان و مریدان و فرزندان از او بگریه در آمدند، فرمود چون تاج الدین را در میان شما می گذارم چه اندیشه دارید؟ وقت جمعه در سال یکهزار و چهار هجری در شیخپوره انتقال فرمود و در جهونسی به پهلوی مزار پدر خود مدفون شد، رحمة الله علیه. وی شش پسر داشت از آنجمله حضرت بندگی شیخ ناصر خلف و خلیفه آن حضرت مخزن اسرار معارف بود. شخصی در^۵ ولایت بالا دست در عالم رویا بیعت باو نمود به اله آباد بتلاش آن حضرت رسید، او را اسباب دنیا بسیار مهیا بود متفر شده پیش دیوان عبدالرشید رفته درخواست بیعت کرد، او جواب داد که ترا باز این معامله رو دهد، شبی باز بخواب دید میرانی است پر از بار، تمام مشایخ آنرا بر می دارند بزور کسی از جا نمی جنبند مگر آن بار را شیخ ناصر برداشت، این جواب بدیوان عبدالرشید ظاهر کرد، او فرمود در آن میزان بار دنیا و دین بود، بار دین را هر کس^۶ بر می داشت بار دنیا غیر از شیخ ناصر از دیگری برداشته نشد، او باز بخدمتش رفته مرید شد و شیخ ناصر خرقة خلافت و بسیار نعمت از شاه تاج الدین جهونسی هم یافته، بعد وفات پدر در خدمت شاه تاج الدین بوده^۷ اخذ فواید نمود، بعد شاه تاج الدین خلیفه او شد، پس خلافت پدر و مرشد هر دو را زیب داده در گذشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن قبله ابرار و کعبه اخیار، آن قطب فلک شریعت و طریقت، آن خورشید آسمان حقیقت و معرفت، آن مقبول کاملان آسمان و زمین، سراج کاملین حضرت شاه تاج الدین، قرارش در جهونسی توابع اله آباد است، اگرچه بیعت اول

۱. ب: غلبه 'و کرو فر'	۲. ج: بدرجه 'بر' خود	۳. ۱: نیفتاد و دلپذیر
۴. ج: 'حالت' عالی	۵. ب: 'او' بگریه	۶. ب: 'چون' ندارد
۷. ج: 'ار' ولایت	۸. ج: 'هر کس' را	۹. ج: 'بود' اخذ فواید

او^۱ به سید ابو الفتح در سهروردیه بود که بچند واسطه بحضرت صدرالدین آفتاب هند می رسد لیکن خلیفه باستحقاق وصاحب یافت نعمت از برادر عموی خود حضرت خواجه کلان بوده است. بر شریعت خیلی استقامت داشت، باوجود بیعت در چشت اصلاً میل سرود نه آورده و گاهی از حد شرع بیرون نه نهاده^۲ از مقتدای فقرای عصر و امام علمای دهر، عمده اخیار و قبله ابرار، یگانه جهان و هادی زمان، صاحب سر و حال، مرشد ارباب کمال، از کمال ریاضت بمقام صمدیت رسیده بود. در مناقب العارفین نویسد، وی ابوالوقت بود، جمله حواس تابع وی بوده اند، در لطایف^۳ ارواح هم لطیف تر شده بود، وی اکثر علوم صوری از هم خود بندگی شیخ نصیرالدین خوانده بود، سخاوت بر کمال داشت، خدمت محتاجان و مسافران و فقرا حتی الوسع شعار او بود، مدت العمر مجرد بلکه محصور مانده و از مردان غیب او را نعمت چندین رسیده بود، تمام عمر صایم مانده مگر در ایام وفات جناب حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله وسلم^۴ بخیاں برکت تبرک که از صوم نفل ثوابش زیاده دید افطار می کرد، تاثیر اشیا از نباتات ویرا بسیار معلوم بود لهذا مردم می گفتند که کیمیا می داند و اکثر امراض سخت و شدید را از آن گیاه دفع می کرد شفا می شد و اینهمه صورت کرامت او بود که بین گیاه مخفی می نمود و مشاهده از بس غالب داشت و ادای فرایض و سنت نماز در رکوع و سجود تعجیل بسیار می کرد و همچنان تلاوت قرآن که هرگز حرف بحرف و سطر بسطر بخواندی و چند سپاره^۵ در ساعت تمام کردی، اکثر از آن پرسیدند فرمود درین اوقات مرا چیزی رو می دهد که از فواید و قواعد^۶ اینها^۷ فرایاد نمی ماند، خدا داند که چه می خوانم و چه می کنم و حالت طی الارض داشت که همراه او راه رفتن دشوار بود، دیه بدیه و قریه بقریه گردیدی و ضعیفان و کم طاقتان را فیض رسانیدی و هر کس که بدو رسیدی و حقیقت حال خود را بیان ساختی حاجتش را از دعا و دوا

۱. پ: 'او' ندارد

۲. ج: بیرون نه 'نهاده'

۳. ج: 'لطافت' ارواح

۴. ا: 'صلی الله علیه وسلم'

۵. پ: چند 'پاره'

۶. ا: 'از' ندارد

۷. ا: 'قواید و قاعده'

۸. ا: 'آنها' فرایاد

فتح نمودی و کشف بغایت بلند و تند^۱ داشت و ویرا مصنفات در هر علم است و در تصوف رسایل نوشته مگر وقت وفات فرمود، فلان جا چند کتب است آنرا نادیده در زیر زمین دفن کنید که بفهم کسی نخواهد آمد که معلوم می شود که آن کتب از جنس کتب نصوف تصنیف کرده باشد، در پانزدهم ذی الحجه سنه یکهزار و سی هجری در وقت نماز صبح تیمم نموده وفات نمود و بقولی 'تاج جان داد در نماز فجر' تاریخ اوست، اعداد این قول یکهزار و شصت و هفت می شود، والله اعلم بالصواب، مزارش در جهونسی زیارت گاه خلائق است، رحمة الله علیه. وی را دستور بود که مرید کم گرفتی اما آنانکه بدولت آن صاحب کمال بمرتبه فضل و کمال رسیده اند از جمله آن خلیفه مرتاض او شاه ناصر است که ذکرش پایان ذکر والد او حضرت خواجه کلان نوشت، دویم سید عبدالکریم از سادات بارهه بغایت متعبد^۲ و متبحر و متقی و متورع، اکثر بر وضع سپاهیان ماندی و قوت از وجه نوکری نمودی، در آن حالت تقوی بر وی غالب بود، اکل حلال و صدق مقال را ملحوظ کمال داشت، وی لقمه مشتبه و مکروه بمقدور نخورده او^۳ آخر ترک نوکری کرده و الفت وطن از خاطر بدر ساخته خدمت پیر اختیار کرد و بحضور مرشد وفات یافت در جهونسی. سوم شیخ مصطفی کا کوروی فاضل و صالح، بمجاهدات شاقه مشاهدات را حاصل ساخته پس بشرف خرقة خاص مشرف شد و بوطن خود رفت و انتقال یافت.^۴

موج احوال آن سرمایه کرامت تعارف، آن گوهر گرانمایه درج حقایق و معارف، آن ولی کمالات مبین، حضرت شاه طیب بنارسی بن معین، خلف حضرت شیخ داؤد برادر شیخ فرید بنارسی است، مرید و خلیفه حضرت خواجه کلان بود، در^۵ رفعت شان تصوف یگانه و در کمالات بلند غوث زمانه، جامع معانی و دقایق، منبع اسرار و حقایق، شیر بیشه مجاهده نهنگ دریای، مشاهده بلند پرواز بیضی،^۶ لاهوت مونس خلقت ملک و ملکوت بوده است. در مناقب العارفین آرد که بغایت متبع سنت و شرع و نهایت متصرف مقامات زهد و ورع بانواع طاعات

۱. ج: 'نند و بلند' داشت

۲. ا: 'معبود' و متبحر

۳. ب: 'و' آخر

۴. ب: 'انتقال' کرد

۵. ج: 'و' رفعت

۶. ب: 'بیدای' لاهوت

و عبادات گوناگون معمور بود، مدت‌ها بسیر و سفر گذرانیده بدهلی از شیخ عبدالحق خرقة و اجازت قادریه یافت، بعدش بموجب حکم مرشد در ویرانه ای قریب قلعه بنارس حجره ساخته اقامت نمود، پروانه وار گردان شمع اکثر مردمان خانه ها ساخته مقیم شدند، بالفعل آنجا محله ای آباد است و از آن حضرت و شیخ تاج الدین جهونسی محبت فوق الحد بود، در ابتدای حال آن حضرت سرود شنوده^۱ رقصها کرده است، او آخر خود را از آن باز داشت و از سایر مزاسیر پرهیزگار شد حتی از صدای نقاره و نفیر منحرف بود، نوعی طریقه بدعت باقی نداشت و اهل بدعت و خلاف^۲ حکم امر و نهی او را بجان و دل قبول می کردند، آخر آخر بدوام مشاهده رسیده بود، ویرا کمالات عالی و حالات بی زوالی بوده اند، بتاریخ هشتم شوال سال یکهزار و چهل و دو هجری وضوی عشا^۳ می کرد، ناگاه دست را برداشت بر موضع تحریمه و ببانگ بلند الله اکبر گفت و جار بحق تسلیم نمود، قبرش در بنارس محله مندوادیه مقبره بزرگانش دفن نمودند، رحمة الله علیه، جلوه گاهی او شده عرش بلند، تاریخ اوست.

موج احوال آن حقایق آگاه مشیخت آئین، حضرت شاه یسین، خلف و خلیفه شاه طیب بنارسی است، از حسن اخلاق و عبادت و ریاضت، تواضع و تسلیم وارث ولایت آبا و اجداد خود بود. مناقب العارفین نام کتاب در احوال اولیا جمع نموده و آن به سر اصلاح^۴ صوفیه و مقامات ولایت که نوشته این کلمات صریح دلیل^۵ بر صاحب باطن اوست، سرمایه سلوک سالم میان شیخ عالم مرید شیخ تاج الدین از طالبان با اخلاص شیخ طیب است، زاهد و متقی و متعبد و متورع، صاحب وقت حال، فواد فضل و اجلال بود، بزرگی بسیار داشت، در سال هزار و چهل ازین عالم رفت، قبر در مندوادیه.

موج احوال آن والی اقلیم بی نظیری، شیخ عبدالمومن کشمیری، از اجله طالبان شیخ طیب است، ابتدا در سرکار سلطان نوکر بود او آخر ترک آن وادی

۱. ب. سرود شنیده

۲. ج. 'خلاف' حکم

۳. ج. 'نماز' عشاء

۴. ج. 'نشر' المصلح

۵. ج. 'صریح' دلایل

نموده شیوه نامرادی گزید و حضوری شیخ طیب اختیار کرد و در عبادت مشغول گشته صاحب خوارق و کرامت گردید، از مرگ خود پیشتر اطلاع داده بود، بست و نهم یا بست و هشتم ذی قعدة در سینه یکهزار و سی وفات یافت، قبر در موضع مندوادیه.

موج احوال آن یگانه است حضرت احمد، شیخ فاضل محمد^۲، از فضایی زمانه و عالم یگانه، مشغول و متقی بغایت بود، وطن اصلش^۳ قریه ی پیلی بهیت بنواحی دهلی واقع است بود، چون معشوق وی ازین عالم وداع شد حالش تغیر گردید، خاک بسر کردن گرفت بر وضع بی قیدان می گردید، چون بخدمت شاه طیب رسید دلش از آن خرابی سرد^۴ شد، مرید عم خود بود، بعد چندی پیر او آمد و کیفیت اهل آن ظاهر ساخت، شاه او را رخصت نمود آنجا رفته مسند ارشاد را زیب داد و عالمی را فیض رسانید، بعد چند سال از دست دزدان بمرتبه شهادت رسید، قبر در سُنپت^۵ است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن نیر فلک کمال قطبین، حضرت شاه حسن و حسین^۶، این دو برادر بودن یکی بحلیه صلاح و تقوی آراسته دویمی بزور فقر و صلاح پیراسته^۷، یکی از تعلق دنیا آزاد و دیگری از دولت مشاهده دلشاد، برادر کلان حسن نام که بعد رحلت ایشان حضرت هفت سال در قید حیات بود اوقات خود را بر طریقه پیران معمور می داشت و مرجع خلائق شهر بود، در سال یکهزار و چهل و نه ازین عالم رفت، قبرش در شهر نواب آباد است. دویمی شیخ حسین نام یگانه وقت بود، راسخ قدم قانع و مستقیم، اکثر سلاسل را کیفیت معلوم نموده مدتی در بی قیدی گذرانید و قدم در راه عشق و عاشقی می راند، چون جذب باو رسید از قید شرع بیرون شد^۸، پس در خدمت شاه طیب رسید، از توجهات باطن آن حضرت جذب او رفع شد، طریق سبک اختیار کرد و کمالات رفیع و حالات وسیع او را دست داد و این هر دو برادر مرید مولانای رهتکی بودند که از اجله اولیا و صاحب کرامت مشهور است.

۱. آن ندارد
 ۲. ج: شیخ محمد فاضل محمد
 ۳. ب: اصلیش
 ۴. ج: خرابی سیر شد
 ۵. ب: سلب، ج: سنب
 ۶. ب: شاه حسین
 ۷. ب: صلاح پیوسته
 ۸. ب: بیرون نشد

یکی از آنجمله آنکه هر هندو که اگر^۱ یکبار سبق از او خواند ضرور بشرف اسلام مشرف شد چنانچه حسن و حسین هم باین تقریب مسلمان شده اند، رحمة الله علیه.

موج احوال آن دو شمع افروخته چراغ دهلی، آن دو کوکب سعد منزل معنوی، آن سعدین منزل محمود، آن نسرین سپهر مقصود، آن نور عینین حضرت نصیرالدین، قطبین فلک قطیبت **شیخ زین الدین و شیخ کمال الدین** خواهرزادگان و اکبر مریدان^۲ و خلفای راشدین و منظور نظر قبول بفرزندی و وصی شیخ نصیرالدین چراغ دهلی اند، از صوفیان عظیم القدر و بفلک ولایت مشابه بدر، بمجموعه کمالات صوری و معنوی آراسته و بحالات اولیای جلیل الشان پیراسته، معدن مجاهدات اکبر و مخزن مشاهدات برتر، واقف اسرار نامتناهی، عالم اطوار حقیقت الهی، ساقی شراب میخانه محبت، سرمایه ایثار و شفقت، قدم بقدم مخدوم، مظهر معاملات غیر معلوم، باعث اجرای فیوض سلسله حضرت نظام الدین و روشن کننده چراغ دهلی بندگی نصیرالدین بوده اند. در اقتباس الانوار آرد که^۳ شیخ نصیرالدین چراغ دهلی را دو خواهر بوده اند- یکی مسماء بڑی بوا که شیخ نصیرالدین او را مادر مهربان گفتی، در فضایل و کمالات رابعه دوران بود، احوال او در لجه نساء درین کتاب باید خواست و شیخ زین الدین از بطن^۴ او بوجود آمد و الآن فرزندان شیخ نصیرالدین در قصه جوراس^۵ متصل امیتهی بصلاح و تقوی موجود اند. دویمی مسماء بی بی لهری که نیز بکمالات مشهور عالم است، شیخ کمال الدین پسر اوست و اولادش هنوز در گجرات آباد اند و طبقه بطبقه اکمل و مکمل شده آمده سلاسل اجداد را از هدایت و ارشاد برپا داشته آمده. پس این هر دو خواهرزاده را بندگی شیخ نصیرالدین بفرزندی مقبول داشته^۶ بتلقین و ارشاد و عنایت فیز بمقامات ولایت گردانید و خرقة خلافت عطا نموده رو بروی خود سجاده نشین فرمود، وقت وفات وصیت کرد که چون مرا بگور کنید تبرکات پیر من یعنی خرقة را بر سینه من گذارند و کانسۀ چوبین را بجای خشت زیر سر دارند و سبجه را نیز

۱. ب: 'اگر' ندارد

۲. 'مریدین' و 'خلفای'

۳. مسماء بڑی بوا' ندارد

۴. 'ار' 'نطفه' او

۵. ب: 'قصه' 'چوراسی'

۶. 'مقبول' 'داشتی'

۳. 'که' شیخ نصیرالدین چراغ دهلی ...

بانگشت پیچیده نعلین و عصا را برابر من دارند، همچنان کردند، شیخ زین الدین^۱ خلفای مثل مولانا داؤد مصنف^۲ چنداین که در آن^۳ کتاب اول ثنای مرشد خود نموده و شیخ سماء الدین بجنوری که شهباز بلند پرواز صحرای حقیقت بود ذکرش نیز می آید بسیار بوده اند و در مخزن اعراس آرد که شیخ کمال الدین مشهور بعلامه را اولاد صاحب کمال شده آمده چنانچه از وی نعمت به پسرش شیخ سراج الدین رسید، از وی بشیخ علیم الدین، از وی بشیخ محمد معروف بشیخ راجن، از وی بشیخ جمال الدین، از وی بآن خاصه^۴ است حضرت احمد حضرت شیخ حسن محمد پور میانجی احمد عالم عارف عاشق عابد مرید عم خود شیخ جمال چشتی بغدادی فرض بامداد متصل تا نیم روز بتلاوت و تدریس علم پرداختی سپس با درویشان خاتقاه میل طعام نمودی بعد قیلوله نماز پیشین گزاردی و وعظ شروع نمودی، بعد مغرب و عشا حجره بند کرده شب را زنده داشتی، بغره ربیع الثانی وفات نمود بموجب وصیتش بحجره عبادت خانه او دفن کردند، از وی بشیخ^۵ محمد از وی به نبیره او قطب الاقطاب شیخ یحیی مدنی که از گجرات بمدینه منوره رفته اقامت گرید و هفت سال خلایق را هدایت بخشید و بیایه کمال رسانید و خود مدام بمحفل آنسرور علیه السلام حاضر می شد، چون وفات کرد سرور انبیاء^۶ به شریف روضه مبارکه خود فرمود که محبوب من فوت کرد در مقبره عثمان رضی الله عنه دفن کنند، مدت^۷ حیاتش^۸ نود و یک سال بست و^۹ ششم صفر در سنه یک هزار و یکصد و یک وفات نمود، در بقعه بقیع^{۱۰} زیر ناودان روضه حضرت عثمان برابر مزار شیخ آدم بنوری مدفون شد، از وی بشیخ محمود خلف بزرگوار او که هفتم شعبان وفات نمود و نیز شیخ یعقوب پسر خورد او که بچهارم جمادی الثانی در گذشت. شیخ رکن الدین نبسه^{۱۱} شیخ یحیی مدنی که بچهاردهم ربیع الاول سال یک هزار یک صد^{۱۲} و یازده فوت شد و شیخ جمال الدین بن شیخ رکن الدین

۱. ب: زین الدین را

۲. ج: داؤد و مصنف

۳. ج: در این

۴. ب: بآن بخاصه است

۵. ب: شیخ محمد

۶. ب: انبیاء صلی الله علیه

و آله وسلم

۷. ا: مدتش حیاتش

۸. ا: حیاتش نا نود

۹. ج: و ندارد

۱۰. ج: بقعه بقیه

۱۱. ح: نبسه ندارد

۱۲. ب: یک هزار و یکصد

مذکور که شانزدهم ربیع الثانی سال یکهزار و هفتاد فوت شده و شیخ محمد چشتی داماد یحیی مدنی^۱ که نوزدهم محرم رخت حیات پر بست. شیخ بدرالدین اسوی بزرگترین خلیفه شیخ محمد است، علاءالدین ساکن برناوه^۲ اعظم خلیفه شیخ بدرالدین اسوی بود از تذکرة العارفین و شیخ خیرالدین، برادرزاده شیخ یحیی مدنی که بشانزدهم صفر بملاء اعلی شتافت و شیخ محمد عبدالله بن زین الدین خلیفه و مرید شیخ یحیی مدنی که بغره صفر روز یکشنبه سال یکصد^۳ چهل و چهار فوت شد و حضرت شیخ محمود ولد^۴ شیخ یحیی مدنی که هفتم ربیع الثانی انتقال نمود از محبت الهی خالی و غافل نبودند بلکه شاغل و عامل و کاسب طریقه خاندان خود را بوجه احسن نگاه می داشتند و هر یک بصفات و حالات درویشی معمور بوده اند رحمة الله علیهم اجمعین. سال تاریخ وفات شیخ زین الدین و شیخ کمال الدین بنظر نه آمده. حضرت چراغ دهلی به هیزدهم رمضان سن هفتصد پنجاه و هفت انتقال نموده، از اینجا احوال وفات ایشان قیاس باید کرد و مزارین شریفین هر دو بزرگ بجوار روضه چراغ دهلی در دهلی یرار و یتبرک، راقم اوراق از جهت نایافتگی احوال این بزرگان اراده نگارش بخاطر نداشت، شب بگوشم ندا رسید که حضرت بندگان چراغ دهلی نصیرالدین از تو آزرده اند، بیدار شده بخاطر آوردم که بجهت^۵ عدم نگارش احوال فرزندان ایشان این کلمه شنیدم حیران شدم که از کجا بهم رسانم و بنویسم، ناگاه در شب دیگر دیدم که سایر فرزندان آن حضرت گلدسته واریکجا بر بالین من رونق افزا اند، دریافتم ازین معنی اشاره برین است آنچه بتورسیده همه را یکجا بنویس الامر فوق الادب دریافته از مخزن اعراس بر آورده نگاشتم.

موج احوال آن دو چراغ منور از چراغ دهلی، آن دو گلزار گلزار علوی،
آن عالم علوم طریقت و شریعت رسول الله، حضرت ملا دانیال و ملاسیف الله، از نژاد شیخ زین الدین اعظم فضلا بوده اند. ملا دانیال بیعت از شاه شیخی^۶ نیره بندگان شیخ نظام الدین نموده در عبادت و تصوف مرتبه رفیع بهم رسانیده و

۳. ب. سال 'یکهزار' و

۲. ا. ساکن 'بزاده'

۱. ب. 'شیخ یحیی ...'

۵. ج. 'حسب عدم'

۴. ب. 'محمود والد شیخ'

۷. ا. شاه 'سجی'

۶. ج. 'که بنویسم'

ملاسیف الله او اهل از ملا عبدالسلام دیوه و شیخ جمال اولیا گروی^۱ صوری دانش را بپایه تکمیل رسانیده باغیا صحبت داشت. از ادراک خوارق شیخ حمید ابدال که ذکرش در لجه مجاذیب باید خواست میل طبعش بسوی سلوک گشت، اکثر فرمودی که اگر مرا در صحبت حمید ابدال اتفاق نمی افتاد ایمان بسلامت نمی بردم لیکن^۲ بر درویشی و اکتساب^۳ تصوف بر بیعت او هیچکس را اقرار نیست، چون عنایت حضرت عمر جد او بحالش شافی^۴ دریافته شد لهذا احوالش بقید قلم می آید. از نفس رانی بندگی شیخ نظام امیتهی گوکل و بهوکل شیاطین بر اهل جوراس^۵ قابض بودند، ملاسیف الله را نیز اذیت بیکران از آنها می رسید چنانچه از جان عاجز بود، بروایتی در بیداری و بنقلی در خواب جدش حضرت عمر رضی الله عنه در کلبه او تشریف آورد و تعویذی عنایت کرد که آنرا بر بازوی خود بست از آن روز آن شیاطین از اذیت او باز ماندند.

موج احوال آن مورد صفات شطاری، آن مشرف نکات عشق حضرت باری، آن ترجمه حدیث لی مع الله، اسم با مسمی حضرت شاه کلیم الله، نبیره محمد صالح معمار است که جامع مسجد دهلی در وقت شاهجهان بادشاه^۶ تعمیر نموده، اگرچه اسلافش بکسب معماری اشتغال می داشتند حق سبحانه و تعالی او را بمعماری قلوب اختصاص بخشید، مرید شاه یحیی مدنی است، در علوم عقلی و نقلی پایه بلند و در مکاشفات و حالات رتبه ارجمند داشت، از مشاهیر مشایخ متاخرین دهلی است، در تربیت طالبان دست گیر او تلقین مریدان نفسی قاطع داشت، صحبت شریفش تاثیرهای نمود، ابتدای حال که جذبه عشق بدو رسید در^۷ خدمت سید جلال بخاری نقشبندی پیوست. روزی مجذوبی در بازار ازو فرمود اگر از نان و قلیه مرا سیر گردانی مطلوب تران نشان دهم، شیخ نان و قلیه حاضر ساخت، مجذوب سیر بخورد آنچه باقی ماند بشیخ داد،

۱. ج: اولیاء 'کتروی' ۲. ج: لیکن 'ندارد'

۳. ج: 'که' اکتساب ۴. ج: 'شاقی' دریافته

۵. ب: 'جوراسی'؛ ج: 'جواراس' ۶. ج: شاهجهان 'آباد' شاه

۷. ا: 'در' ندارد

بمجرد فرو بردن نور معرفت در بطن شیخ لامع گشت، مجذوب پرسید چونی؟ گفت حال من متغیر است، گفت افروختن کار من بود و تسکین دادن کار یحیی مدنی، پیش او برد^۱ و شیخ توجه خدمت پیر نمود. اینجا دو روایت است - بعضی گویند که بیعت شریفش از شیخ یحیی^۱ در گجرات واقع شد و بعضی بر آنند که بمدینه رفته مرید شد، غرض با حصول نعمت و خلافت از خدمت شیخ یحیی^۱ مراجعت نموده بدهلی رسید و مسند تدریس را زیب داده ستر حال خود ساخت، هیچکس را بر صوفیت شیخ آگهی نبود. روزی مسافری رسید از مدینه، ببانگ بلند در محفل شیخ گفت که شیخ یحیی مدنی بتو سلام رسانیده پیغام داده که حق تعالی ترا از اولیای خود گردانیده، همه ها برین سر آگاه گشته متعجب شدند، این مقدمه شایع خلق شهر شد، از اخلاق سنجیده و صفات حمیده محل اعتقاد مردم گردید، سرود را تنها شنیدی و پیوسته بشغل باطن مشغول ماندی و کدام خوارق ازین زیاده توان انگاشت که مثل شاه نظام الدین اورنگ آبادی خلیفه داشت، تاریخ بست و چهارم ربیع الاول سنه یک هزار یکصد چهل^۲ و سه وفات نمود.

موج احوال آن رئیس عارفان، آن انیس محافل واصلان، آن بهر حال مسیح الحمد لله رب العالمین، اشرف الآفاق حضرت مولوی شاه نظام الدین، از اکابران دین و عارفان اسرار رب العالمین، بغایت محترم و نهایت محترم، در تصوف او رتبه بلند و مرتبه ارجمند بود. نظام الملك امیر و دیگر رؤیسان وقت در اورنگ آباد اعتقاد تمام بدو داشتند و آنحضرت را در آن^۳ ضلع خلفای عالی مقام بسیار بوده، در تربیت طالبان قوت مخصوص داشت، اکثر شاهبازان سیر سلوک را بهمین تلقینش با تمام رسانیدند. مولوی علم الهدی فرمود، اصل آنحضرت از شیخهای قصبة امیتهی من مضافات اوده ملقب بلقب مقربان بودند، بزرگانیش بجهت قرابت در قصبة نگرام اقامت نمودند، آنحضرت در عنفوان جوانی بشاگردی ملا جیون امیتهوی بدهلی رفت، سبقی بمدرسه حضرت شاه کلیم الله مقرر ساخت، بعد از مدت که احوال درویشی او شایع عالم گشت آن حضرت هم

۱. پیش او 'بود'

۲. ب: یک هزار و یکصد و

۳. آنرا 'آن' ضلع

بیعت نمود و بمجاهده در آمد، چون مشاهده او را حاصل گشت به اورنگ آباد د کهن رفت عالمی بوی تولا نمود، رئیسان زمانه را اعتقاد^۱ ازو درست افتاد قریب يك لك مرید کرده، طریق سماع و^۲ سرود او چنین است که بر خلاف پیران خود بصحرا خیمه زده مجلس کردی و خاص و عام حاضر می شدند و صوفیان را تواجد و حال رومی داد، کمالات او زیاده از تحریر و تقریر است، از اجله خوارق عادات او باید شمرد که مثل حضرت مولوی فخرالدین خلف و خلیفه داشت، بتاریخ دویم ذیقعدہ در سال یکہزار یکصد^۳ چهل و دو از دست وام خواه خود بدرجہ شہادت رسید در اورنگ آباد مدفون شد.

موج احوال آن تفسیر کلام انی جاعل فی الارض خلیفہ، آن آیات مقامات^۴ معرفت را صحیفہ، آن وارث سخاوت و اخلاق انبیا والمرسلین، قطب الولايت حضرت مولوی فخرالدین، خلف و خلیفہ حضرت شاه نظام الدین اورنگ آبادی است. از^۵ متصوفان گراسی قدر و بفلک ولایت مشابہ بدر، شانی^۶ بزرگ احوال صحیح خلق عام و تواضع تمام، در بذل و ایثار و عشق و انکسار مرتبہ ی بلند داشت، سخاوتش انتهای ندارد که نذر و فتوح امیران و سلاطین وقت لکھوکھامی رسیدند دستور داشت که از حضار ان هر کس را محتاج تر و مهم پیش نهاد دیدی بدو سپردی و مصرف دائره را ذمہ او ساختی که بحیلہ خرچ فقرا احتیاجش رفع شود و صبح آن اگر او می گفت که همه خرچ آمد مواخذہ محاسبہ نمی نمود و غریب دوستی او را پایانی نیست، بر وقت ملاقات شاه عالم بادشاه اول باز پرس خادمان او نموده باحوال پرسی سلطان می پرداخت. مولوی نورالهدی مرید او گوید که حضرت مولوی ابتدای حال اکتساب رسمی درس نموده سپس کد خدا شد، بحسب اعتقاد درویشی پدرش امیران روزگار او را بسیار محترم و معزز داشتی، فوج و علم و طوع را مالک بود لیکن در آنحالت هم بموجب تربیت والد ماجد از یاد حق یکدم غفلت نداشت پیوستہ با طلبہ فقرا صحبت داشتی و مدام بامثنوی مولانا روم^۷ مشغول

۱. ج: 'بسیب' اعتقاد
۲. ۱.۲: 'و' ندارد
۳. ب: 'یکصد' و 'چهل'
۴. ۱.۴: 'مقام' معرفت
۵. ۱.۵: 'او' متصوفان
۶. ۱.۶: 'مدرسانی' بزرگ
۷. ۱.۷: 'مولانا' معوی

بودی. روزی بجهت ترك دنیا در مثنوی فال دید، سرورق این شعر یافت:

بند بگسل باش آزاد ای پسر چند باشی بند سیم و بند زر
یکدفعه آنچه داشت فی سبیل الله نیاز محتاجان نموده^۱ منصب را حواله پسر کرد
مردانه وار بقدم توکل و تجرید عزم سفر نمود، در آن وقت آنجا درویش کامل مجذوب
بود بخدمتش رفت و اظهار عزم سفر نمود، او سگی داشت موسوم شیر دل، فرمود
این سگ پیش پیش می شود بهر سمت که برد باید رفت، همراه آن سگ چند
کروه آمده بمقامی آن سگ رسیده او را دلالت بسمت دهلی کرده باز گشت، بعد
طی منازل اول بحضرت اجمیر رسید و برکت زیارت با سعادت خواجه بزرگ را دریافت
سپس بدهلی آمد، اول بدرس^۲ شاه ولی الله محدث سند حدیث^۳ نموده بعدش
بمدرسه غازی الدین خان رخت اقامت انداخت و معین ساخت که بعد از
فراغت^۴ نماز صبح تا پاس^۵ روز برآمده از فقرا و اهل دنیا هر که مشرف خدمتش می
شد از اخلاق و تواضع خوشنودی آنها جستی و از وقت نماز ظهر تا مغرب با فضلا
صحبت داشتی و تحقیق حدیث نمودی، از نهایت ارتفاع ولایت مرجع خاص و
عام و محل عقیدت سلاطین و امرا گردید، سوای زیارت قبور بزرگان بخانه کس
پی دعوت نمی رفت، اخلاقش چندان شهرت گرفته بود که شاه غلام قطب الدین
از فرزندان شاه محمد افضل اله آبادی بعزم حج بدهلی رفت، آنحضرت خبر یافته
بخدمتش رسیده دو تنکه تکره نذر گذرانیده معانقه بآداب تمام نمود، او از^۶ نهایت
اخلاق گفت مولوی فخرالدین دریافت می شوی؟ گفت آری، بار دیگر او
برخاست و معانقه نمود و گفت این تقد باعث برکت زاد و راحله من خواهد شد.
از جمله کشف او آنست که شخصی باشنده خیر آباد بمحفل نشسته بود که
آنحضرت آنجا تشریف برد، از همه معانقه نموده نشست، بعد دیری ازو پرسید
پدرت فلان خیر آبادی از من آشنا بود باز معانقه کرد و سرود را در خانه خود بخلوت
می شنید و در خلاصة التواریخ نویسد که حضرت مولوی در مجلس سماع

۱. ج: محتاجان 'نمود'

۲. ۱: پدرش 'شاه...'

۳. ج: 'حدیث' ندارد

۴. ج: 'قراغ' نماز

۵. ب: تا 'پاسی' روز

۶. ج: نمود و 'از نهایت'

مشغول بود که او را حالتی در رسید که او از محفل غایب شد، بعد ساعتی حاضر گشت، والد بزرگوارش بشخصی^۱ پنج هزار روپیه وام داده بود، قابو یافته در نقاضای قرض والد شیخ را بکشت، بتقریبی گرفتار شد و بکدام حيله بگریخت، حاکم اسناد املاک قاتل را بخواهر حضرت مولوی عوض خون داد، خواهر آن کواغذ را بدهلی پیش مولوی فرستاد، قاتل از این حکایت مطلع شد نظر بر عنایت جود و اخلاق حضرت مولوی کرده بدهلی آمد و ملاقات کرد، سایر کواغذ املاکش عنایت کرد و باخلاق و مرحمت تمام رخصت نموده، بتاریخ هفدهم ربیع الثانی سنه یک هزار یکصد^۲ نود و نه هجری جان بمشاهده جانان سپرد، بجنب راست مسجد دایره حضرت قطب الاسلام مدفون شد، رحمه الله علیه.

موج احوال آن خزینه اسرار سرمد، حضرت شاه نور محمد، متوطن میوات مرید حضرت مولوی فخرالدین بود که سه لك مرید داشت و اکثر افواج کفار را از قوت مریدان خود جنگ می کرد و شکست می داد، در باره او حضرت مولوی فرمودی، از کیفیت من يك گونه نور محمد واقف است باقی خیر.

موج احوال آن عاشق ذات محمد، مولوی حاجی احمد، از مقبول مریدان مولوی فخرالدین است. در خلاصه التواریخ آمده که سند حدیث از شاه ولی الله محدث دهلوی نموده، در^۳ هر علم مهارتی داشت و زیارت حرمین شریفین نموده بر سنت نبوی صلی الله علیه وآله وسلم مایل و مصروف بود.

موج احوال آن درویش بایقین، حضرت مولوی علاؤالدین، مرید مولوی فخرالدین است. وطن او سیانه است. در وطن خود ابتدا به^۴ تحصیل علم پرداخته آخر بر ریاضت ها در آمد و مجاهدات کرده بامر مرشد بسنبهل آمد و بقیه عمر با کرامت صوری و معنوی تادم واپسین خلائق را فیض رسانید.

موج احوال آن مصاحب اهل الله، شاه روح الله، طالب علم از مریدان مولوی فخرالدین بزرگ بود، می گفت در نواح بنگاله درویشی بود سر برهنه، از

۳. ج: آن ندارد

۶. ا: به ندارد

۲. ب: یک هزار و یکصد و

۵. ا: صلی الله علیه وسلم

۱. ج: شخصی پنج..

۴. ج: نموده و در

نهایت کم گویی او اسم شریفش معلوم نشد لیکن بغایت مرتاض و ممتاز بمرتبه دوام بمشاهده رسیده، صاحب عجایب حالات و غرایب کمالات بود که در میان آب دجله گفتی که چله نشسته ام غرق شدی تا چهل چهل روز غرق ماندی، چون هنگامه ساز و سرود بر سر دجله کردند بر آمدی، اگر کسی درخواست تلقین نمودی جواب ندادی^۱، بر غایت مبالغه و تکرار فرمودی که من ماذون تلقین نیستم، رحمة الله علیه. میر ضیاء الدین خلیفه مولوی فخرالدین در جی پور مرجع خواص و عام بود، رئیس آنجا بوی نیازمندی تمام داشتند.

موج احوال آن محرم اسرار خفی و جلی، حضرت شاه کرم علی، از اعظم خلفای حضرت شاه نظام الدین اورنگ آبادی است. مولوی محسن الدین که برفاقت یکی از اهل فرنگ آمده بود گزارش کرد که من زیارت مرقد آن حضرت که در گنبد عظیم الشان در قصبه موپلی^۲ که دوازده کروه از بندر بمبئی است نموده ام، آستانه بزرگش حاجت روای خلائق آن دیارست بالفعل معزز شاه نامی درویش مرد بزرگ و صاحب اخلاق از قوم شیخ قریشی بجاووب کنشی مزارش بود، چند روز است که حیات فضا کرد، الحال بجایش برادر زاده او متمکن است.

موج احوال آن درویش برتر، شیخ جعفر، نیز خلیفه شیخ نظام الدین است، بسا صاحب کمال بود، در غره محرم انتقال نموده قبرش در زیر پوره.^۳
شاه افضل الله مرید شاه نظام الدین اورنگ آبادی بسیار بزرگ بود، بدویم ربیع الاول وفات کرد، بعلاقه تمبری تعلقه کرناتک مابین گهات مدفون شد، رحمة الله علیه.
شاه محمد تقی^۴ مرید شاه کلیم الله است، یکبارگی سایر اسباب خانه براه خدا تاراج داده از جمیع خلائق مجرد شد و بریاضت در آمد، در دهلی می بود شاه دهو که پسر آنحضرت را نگارنده زخار در لکهنؤ دیده، آزادوار می زیست.

موج احوال آن مقیم جنات نعیم، حضرت شیخ ابراهیم، پیش امام نماز شیخ نصیرالدین چراغ دهلی است. در گلزار نویسد که هنگام نماز در تکبیر اولی

۳. ح: قصبه 'موپلی'

۲. ح: 'آنجا' ندارد

۱. ح: جواب 'ندادی'

۵. ح: شاه نقی

۴. ح: در 'نیز' پوره

اورا نظر بر جمال کعبه افتادی ناگزیر انی عین الکعبه الشریفه گفتی الی جهت الکعبه نگفتی، پهلوی گنبد مولانا خواجگی در کالیی آسوده است

موج احوال آن آیه رحمت ایزد متعال، آن سرمایه عظمت فقه و کمال، آن محراب مساجد زهد و تقوی، آن کتاب محامد مجدد علا، آن^۱ باولیای عالی سرفراز، محبوب حق **حضرت میر سید محمد گیسو دراز**، مقدس زمانه بغایت بزرگ صاحب ولایت قوی و تصرفات سفلی و علوی بزرگترین خلیفه حضرت شیخ نصیرالدین محمود اودهی است. کمالاتش زاید از حوصله تحریر و تقریر است. از اعظم مشایخ و اکبر اولیا بود، سلطان سید اشرف جهانگیر سمنانی خدمتش در گلبرگه دریافته خیلی ثنای سیادت و ولایت آن حضرت نوشته که سادات گیسو دراز در ولایت بغایت عالی نسب مشهور اند و بعضی گویند در سرموی^۲ دراز داشت، پالکی پیر را بر دوش می برد و مورا نیز داشت آن وقت بسید گیسو دراز خطاب نموده، بسیار مقبول مرشد بود، در سلسله او بسیار مرد با برکت شده اند، کمالات سید گیسو دراز^۳ نه چند انست که باین مختصر گنجد، در رجب متولد شد بسال هفتصد و بیست در دهلی یکصد و پنج سال بقید حیات ماند، بعد وفات پیر بد کهن رفته در گلبرگه مقیم شد، در هشتصد و بیست^۴ هجری^۵ وفات نمود، قبر در گلبرگه د کهن.

موج احوال آن از کمالات دلنشین کاملان اکمل، آن به حالات نقش نگین خواطر و اصلان افضل، آن در لباس فقر شاه، **حضرت میر سید ید الله**، نیره حضرت سید گیسو دراز است. سید بده پدر او در حیات پدر خود در گذشت، حضرت میر سید محمد اورا نعمت دو جهانی بخشیده مرید کرد و خلافت و جانشینی خود باو داد، وی^۶ بر زنی عشق گرفت، بعد نکاح وقت خلوت در عین جلوه دادن جان بمشاهده جانان تسلیم نمود، آن زن هم اورا در کنار گرفته جان داد هر دو قبر هم پهلوشدند.

موج احوال آن قبله محققان خیر الترام^۷، آن کعبه مسافران معلی مقام، آن قاطع^۸ نفس اماره، **حضرت شیخ پیاره**، مرید سید ید الله و تربیت از سید

۱. ج: آن ندارد ۲. ا: در 'سری' مو: ب: موی 'بسیار' دراز ۳. ب: سید 'دراز گیسو'

۴. ا: 'دادی' بر رنی

۵. ج: 'هجری' ندارد

۶. ج: 'قانع' نفس

۷. ج: 'بیست و پنج'

۸. ج: 'حیرت' الترام

گیسودراز یافته از اولیای گرامی و مشایخ عظامی بود، احوالش احتیاج نگارش ندارد، از احوال و علو کمال خلفایش باید در یافت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سرمایه سرباز عشق خالق سموات، آن مسیح معبود در حیات و ممات، آن شمشیر قاطع کفر بجوهر ذاتی، حضرت شاه جلال گجراتی، مرید و خلیفه شیخ پیاره است، بسیار بزرگ بود، تصرفات ظاهر و باهر داشت، باشاره باطن به بنگاله رفته^۱ توطن گزید بر تخت نشسته بطرز بادشاهی حکم می کرد، تصرفات ملوکانه او را دیده سلاطین بنگاله برو فوج فرستاد، مع توابعان و مریدان بقتل رسید، سرش چون^۲ بر زمین^۳ افتاد الله الله می گفت.

موج احوال^۴ آن منبع کرامت محمود، آن مجمع سعادت نامورود و آن سرزمره کاشفان اسرار سرمد، حضرت مصباح العاشقین شیخ محمود، قرش در ملانوه است، اعظم خلیفه شاه جلال بود، صاحب^۵ بسیار خوارق و کرامت است، وقتی در تخم شالی که برای کاشت قطعات کفاف او بود آتش افتاده بسوخت همان شالی را بکاشت در یک خوشه دو برنج پیدا شدند.

موج احوال آن مستغنی از سایر حوایج صوری، آن مستغرق مشاهدات حضوری، آن دلیل عارفان اسرار اله، حضرت شیخ سعدالله، مرید شیخ محمد ملانوه است، نود و دو سال عمر یافته بود، بسیار بزرگی داشت، جد شیخ عبدالحق دهلوی و رزق الله عم وی از شیخ سعدالله تلقین یافته بمرتبه بزرگی رسید، در نهصد هشتاد^۶ و نه وفات یافت.

موج احوال آن سیاره آسمان مجاهده، آن ثوابت افلاک مشاهده، آن ثابت قدم وادی بی نظیری، ولی برحق حضرت شاه وجیه الدین کیهروی^۷، قصبه ایست توابع خیرآباد مرید شیخ محمد ملانوه است، حیرت و استغراق^۸ برو غالب بود، با زنی مغنیه تعلق خاطر داشت، وقتی امساک باران شد، خلق تمنای دعا ازو

- | | |
|---|----------------------|
| ۱.۱: 'بنگاله' رفت، ج: باشاره 'چون به بنگا' رفته | ۱.۲: 'چون' ندارد |
| ۳.ج: 'بر زمین' که 'افتاد | ۱.۴: 'احوال' ندارد |
| ۶.ب: 'نهصد و' هشتاد | ۱.۵: 'صاحب' ندارد |
| ب: 'حیرت در' استغراق | ۱.۷: 'ساکن' کیهروی |
| | ۱.۸: 'چرب و استغراق' |

نمودند، اشاره بآن زن کرد او بگریه در آمد که ناقصه این رتبه^۱ را سزاوار نیست، از مبالغه خلق ناگزیر دعا کرد، آنحضرت آمین گفت باران بارید، ازین مقدمه زن تاییب شد و خاک در دست آنحضرت طلا شده است، بسیار بزرگ بود، حسن صوفی^۲ بدو سرای خلیفه شیخ وجیه الدین کیهروی است.

موج احوال آن مانوس عالم روحانی، **حضرت شاه جانی**، بیعت از فرزندان میر سید محمد گیسو دراز داشت در دهلی باطفال سبق دادی و از دیگر چیز^۳ خبر نداشتی، خود را عاشق ذات خدا گفتی و در سماع سرود حالت انحراف روح او را رو دادی. روزی گفت پنج شنبه کی باشد عاشق خدا غیر از پنج شنبه نمیرد، بعد دو روز که پنج شنبه شد زندگی قضا کرد، در آخر مایه اثنی عشر وفات.

موج احوال آن سرمایه عشق و رهبری، **حضرت شیخ علاؤالدین قریشی گوالیری**، مرید و خلیفه سید محمد گیسو دراز است. از پیر بخلافت مثالی ممتاز شده تا آخر عمر منزوی ماند تا حدی که خس و خاشاک روفته خانه بخادم گفت بدرم انداز که مردم ویرانه شمرده قصد اینجا نکنند که محل اوقات شوند،^۴ مزارش در کالی.

موج احوال آن سرگروه قافله درویشی^۵، **شیخ ابوالفتح علاء قریشی**، مرید و خلیفه سید محمد گیسو دراز است، زیارت حرمین نموده کتاب عوارف بخدمت سید گیسو دراز خوانده مثال خلافت یافته، قلعه^۶ نام کتاب تصنیف اوست، قبر در کالی.

موج احوال آن نزهت^۷ آرای چار چمن توحید، آن تراوت پیرای گلشن تجرید، آن سلطان قافله مزوی، **حضرت شاه میانجیو بیگ واسطی**^۸، مرید سید گیسو دراز است. در اخبار الاخیار نویسد که یکصد بست سال عمر یافت، در مندو می ماند، پیر با برکت و صاحب تصرف و خوارق بلند، هر سال شش ماه در

۱. ب: این مرتبه را

۲. ج: حسن 'صوری'

۳. ب: 'چیز' ندارد

۴. ب: 'من' شوند

۵. ج: قافله 'دلریشی'

۶. ج: 'تلحیله'، ب: 'قلعه' ندارد

۷. ج: آن 'نزهت'

۸. ج: ... بیگ 'واسطه'

حجره نشسته بی آب و دانه منزوی ماندی، چون بر آمدی و بکس نگاه او افتادی آنکس دو سه روز بیهوش می ماند، از سبب بعضی احوال بی باکانه علما ازو نفرت می داشتند. روزی قاضی شهر بقصد احتساب بر پالکی سوار شده بخانه او رفت، همین که نگاه شیخ بر قاضی افتاد پایهای کهاران بی قصد از زمین بالا شدند، بر آن هم قاضی غیرت^۱ نخورد و ره گرفته قصد بام^۲ نمود، شاه فرود آمده قاضی را بالا برداشته آنجا... برد^۳، قاضی گفت چیست؟ شاه پیاله از آن پر کرده آورد شراب نب و خالص بود، سال وفات بنظر نه آمد.

موج احوال آن نجم پر نور برج^۴ برهان، آن چراغ فانوس عرش ایوان، آن مشرف بمقامات عین الیقین صاحب حال حق الیقین، حضرت شاه نجم الدین، مرید شاه میانجیو است. از اعلی صاحب خرق و بسیار با برکت است، قوت مخصوص در ولایت داشت. در تذکره ملا^۵ محمد صالح آرد که یکصد و سی سال عمر یافت، پدرش وزیر بادشاه غیاث الدین مندوی بود،^۶ در هفت سالگی مرشدش اورا بجانب خود کشید صاحب حال و مجرد از علایق شد و^۷ از لباس به ستر عورت اکتفا داشت، چون در احمد آباد از وی احیای موتی واقع گردید از آنجا غایب شد کس از اهل آن دیار نشان وی نیافت بدهلی آمده بمقام خواجه قطب الاسلام می بود از آن خواجه رخصت گرفته باجمیر رفت، بعد چندی وفات یافت، روز وفات او حضرت خواجه بزرگ معین الحق والدین یکی از فرزندان خود را فرمود نجم الدین که وفات کند اورا پیش حجره من دارند، قبر وی همانجاست.

موج احوال آن صاحب سیر گلزار علوی، شیخ ابوالفتح دهلوی، خلیفه میر سید محمد گیسودراز است. صاحب گلزار نویسد که شیخ خداوند عالی درجات و سامی مقامات بود. از گلبرگه بدستوری پیر بگجرات آمد عالمی را فیضیاب گردانیده بمراتب ولایت می رسانید، شیخ علی خطیب احمد آبادی و شیخ سراج الدین که در ابتدا این هر دو تن مرید حضرت قطب عالم بخاری بودند آخر فیض از صحبت شیخ یافته مشهور فی العشق و اذواق گشتند،^۸ رحمة الله علیه.

۳: در هر سه نسخه جای خالی است

۶: 'بود' ندارد

۲: 'قصد' تمام نمود

۵: 'ملا' ندارد

۷: 'ج: مجرد از علایق لباس' ۸: 'ج: اذواق' گشته

۱: ب: 'عبرت' نخورد

۴: ج: 'نجم' هزار برج

موج احوال آن سایر طریق عبادت را مایل، آن حسنات و صالحات را فاعل، آن بمقام عبودیت مشغول موبمو، شیخ وقت حضرت حمزه دهرسو، از فرزندان شیخ بهاء الدین ذکریا ملتانی وابسته سلسله^۱ میر سید محمد گیسو دراز پیری بابرکت عظیم الشان^۲ نعمت و معمور^۳ الاوقات و دایم العبادات بود، اکثر در تلاوت قرآن کوشیدی، از علم^۴ ظاهر بقدر دریافت صوم و صلوة خوانده بود، بریارت حضرت خواجه بررگ معین الحق والدین چشتی رفت باین نام دیوانه آنجا بود ازو نعمت فراوان یافت و با شیخ احمد مجد نیز صحبت داشته، بعد آن به دهرسو که قصبه ایست سه گروه از نارنول آمد و اقامت گزید، روز جمعه برای نماز بنارنول رفتی در راه هیزم بستی و پشتاره آورده بفقیری^۵ دادی. از اقوال اوست دنیا^۶ مثل آتش است همان قدر بس است که از وی چیزی پخته بخورند و در وقت سردی گرم شوند چون زیاده شود بسوزد و هلاک گرداند. بست و پنجم ربیع الثانی سال نهصد پنجاه و هفت در نماز شام دورکعت نماز کرده^۷ بود در رکعت سوم جان بجانان سپرد، 'محل تقوی' تاریخ اوست و قبر او در دهرسو، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مرشد روزگار بالکرامت، آن کوه تبعیت سنت و استقامت، آن فرزند صوری و معنوی حضرت رسالت پناه، اعجوبه زمانه حضرت سید صبغت الله، نبیره حضرت سید محمد گیسو دراز ست و خرقة دست بدست از آبای بررگوار خود یافته و اجازت قادریه و غیره دیگر سلاسل از شیخ وجیه الدین گجراتی داشت، بیعت^۸ محترم بود و در تصوف شانی بررگ و احوالی نهایت دل پسند او راست و خوارق عادت بکثرت ازو سرزده از آن جمله اینست که عادل شاه بادشاه را بسیار از وی رسوخ و نیاز بود، روزی از سر امتحان از اغوای حاسدان کاسه شیر نهایت گرم بفرو بردن داد، او تمام شیر بنوشید آسیبی نرسید، همه خجل شدند. در رساله احوال نویسد که جامع بود بعلم صوری و معنوی، در علم ظاهر چندان ذکاء

۱. ب: ملتانی و سلسله ۲. ب: عظیم الشان است و معمور ۳. ج: و نعمت معمور
۴. ا: عالم ظاهر ۵. ا: بفقرای دادی ۶. ج: دلها مثل
۷. ب: نماز گذارده ۸. ب: بیعت ندارد

و فهم^۱ و دقیقه فهمی حق تعالی او را عطا کرده بود که هیچ اهل علم در مدة العمر او سبقت در بحث نبرده و در حقایق و معارف گوی از معاصران ربوده. در اتباع سنت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم^۲ بس پایه بلند داشت مگر سرود شنیدی و حرام نگفتی که بزرگان ما شنیده اند، آخر بمکه رفت از آنجا بمدینه رسیده اقامت گزید و بتدریس طلبه مشغول شد. سلطان روم در باب وجه کفاف هر چند مبالغه نمود مقبول نداشت تا اقامت آنجا بتوکل گذرانید آخر بوطن آمد^۳ مسند هدایت را برپا کرد. اگرچه در فرزندان حضرت گیسو دراز اکثر صاحب مقامات عالی در فقر و فنا در گذشته اند فاما آنحضرت را حق تعالی قبولیتی خاص عطا کرده بود که سلاطین وقت روی نیاز بدو داشتند و اکثر شاهبازان از یمن تلقینش بمرتبه تکمیل رسیدند، خوارق عادات او در رساله بسیار بود درین مختصر گنجایش نیافت. بقول صاحب مخزن اعراس دوازدهم ربیع الثانی و بقول مصنف رساله بتاریخ بست و ششم روز سه شنبه سنه یکهزار پانزده هجری وفات واقع شد. سابق ازین میانجی بآنحضرت خط نوشت بر سر نامه بجای اسم مجدالدین و مخدوم العالم می نوشت بعد وفات که حساب کردند اعداد این هر دو لفظ تاریخ وفات او بود. 'سر خیل اولیا' نیز تاریخ است.^۴ در مآثرالکرام نویسد که سید صبغت الله بن سید روح الله بهرونجی خلیفه و تلامذه شیخ وجیه الدین گجراتی ابتدای حال مدتی در وطن بدرس و افاده اشتغال داشته ناگاه شوق زیارت بیت الله بخاطرش غالب آمد، در سنه نهصد و نود^۵ و نه بمالوه رفت سالی آنجا گذرانیده در سال هزار مجردانه باحمد نگر دکهن رسید و بتکلیف والی آنجا از یکسال کمتر وقفه نموده آخر سفر مکه نموده،^۶ چون باماکن قدسیه رسید بعد زیارت پیغمبر علیه السلام^۷ در کوه احد اقامت گزید مرجع طلاب صوری و معنوی گردید،^۸ جواهر خمسہ تصنیف کرد و احمد شناوی از تلامذه او بر آن حاشیه نوشت. شیخ محمد عقیله مکی در کتاب

۳ ج: 'آمد' ندارد

۲ ا: 'صلی الله علیه وسلم'

۱ ا: 'ذکاء' فهم

۶ ب: 'سفر مکه' نمود

۵ ا: 'و' ندارد

۴ ج: 'تاریخ' اوست

۷ ب: 'صلی الله علیه و آله وسلم' ۸. 'معنوی' گزید

لسان الزمان ترجمہ اورا^۱ چنین ذکر می کند کہ الشیخ الکبیر العالم الشہیر السید صبغة الله بن سید روح الله شیخ المشایخ الطریقة الشطاریہ العشقیہ کہ^۲ اخذ طریقہ از شیخ محمد غوث مصنف جواہر خمسہ کہ بسیار بسیار بزرگ بود نمود، ہفتدہم جمادی الاول یا نہم جمادی الثانی در سنہ ہزار و پانزدہ ہجری در مدینہ وفات یافت، نزدیک قبر حلیمہ دایۃ رسول^۳ دفن شد۔ نگارندۃ زخار غیر موافقت سہ چیز درین دو احوال دید و ہیچ موافقت نیافت، اول سیادت دویم رفتن مکہ و مدینہ سوم سال وفات یکہزار و پانزدہ ہجری۔ اگر این^۴ ہر دو احوال یک صاحب کمال است خیر و اگر علیحدہ علیحدہ است پس این احوال ہم ملتوی نماند، سید حسن بن سید صبغت الله ہفتدہم رجب در مدینہ وفات کرد متصل قبر والد دفن گردید، بسیار بزرگ بود، سید محمد مدرس بیجاپور^۵ مرید و^۶ خلیفۃ سید^۷ صبغت الله بسیار بزرگ بود، مولدش بیجاپور، نہم ذی الحجہ سال یکہزار ہشتاد و پنج وفات کرد در مدینہ نزدیک پیر مدفون است۔ شیخ احمد شناوی^۸ خلیفہ صبغت الله بود، ششم ذی الحجہ سال ہزار بست و^۹ ہشت وفات قبر در مدینہ متصل مرشد صفی الدین احمد بن محمد فشقاسی المدنی مولد در نہم ذی الحجہ سال نہصد و نود و یک ہجری در یکہزار ہفتاد و یک وفات کرد، بسیار بزرگ خلیفۃ شیخ محمد شناوی^{۱۰} بود نزدیک قبر مرشد در مدینہ مدفون شد۔ حاجی ابراہیم کردی محدث معربی از نژاد حسن الکورانہ مشہور برمرزی^{۱۱} المدنی مرید احمد قشقائی بسیار بزرگ بود، کتاب اصم کہ ماخذ این رسالۃ احوالات تصنیف اوست، بست و ہشتم^{۱۲} ربیع الثانی وفات، در مدینہ دفن شد۔ سید اسعد بلخی مرید سید صبغت الله بہرونچی، بزرگ بود، در مدینہ بسال یکہزار و چہل وفات کرد مدفون شد۔

موج احوال آن متصرف خزائن غیبی، آن محقق معاملات لاریبی، آن ہمگی مصروف بہ فی سبیل الله، کامل وقت حضرت شاہ حبیب الله، مرید و خلیفۃ حضرت

۳. ب: 'رسول علیہ السلام'

۲. ب: کہ ندارد

۱. ا: اورا و چنین

۶. ج: 'و ندارد'

۵. ج: مدرس بیجاپوری

۴. ج: 'این ندارد'

۹. ا: 'و ندارد'

۸. ا: شیخ احمد شناوی

۷. ج: 'سید ندارد'

۱۲. ا: 'بست ہشتم'

۱۱. ا: 'مرزا'، ج: 'پیر المدنی'

۱۰. ا: محمد شناوی

شاه صبغت الله است. بغایت بزرگ و صوفی پاک سرشت صاحب معاملات خوارق و کرامت بود. در رساله احوال نویسد، پدر عالیقدر او حضرت مولانا احمد بن حنبل^۱ پیر صاحب ولایت و اکمل زمانه بود، ابتدای حال کسب علوم صوری نموده بحرین رفت و تحصیل کسب کمالات نمود. علی عادل شاه بادشاه را به نسبت او چندان محبت و نیازمندی بود که در سفر و حضر او را فرو نمی گذاشت و در حق غربا و محتاجان از سلطان رعایتهای بلیغ گرفتگی^۲ و کامیاب گردانیدی، نزدیک^۳ حصار مصطفی عرف ملکانو در قریه کندر کی در شب عید الفطر نهصد و هشتاد هجری بملاء اعلی شتافت و همانجا مدفون شد، 'فرشته' تاریخ اوست.

شاه حبیب الله ابتدای حال بتحصیل علوم کوشیده بپایه تکمیل رسانید، چون حضرت شاه صبغت الله آنجا تشریف آورد و بشرف بیعت مشرف شد و کسب کمالات نموده کامل روزگار گردید بست و پنج سال خود را از نظر خلائق مسنور داشت، آنوقت بخلاف ممتاز گشته ماذون هدایت گشت و بانواع اشفاق و رحمت و عنایت از حضور مرشد سرافراز^۴ شد، از آنجمله این است^۵ که سید صبغت الله^۶ فرمود که کتبه شجره مریدان بجای نام خود نام فقیر نوشته باش که در نام تو و فقیر فرقی نیست، بلحاظ چنین تقدسات سلاطین وقت بجز پیش می آمدند^۷ و علی عادل شاه ایشانرا خیلی احترام می کرد و اعتقادمند بود، او را خوارق لاتعد ولا تحصی در رساله دیدم. نقلی است شخصی پیش آنحضرت آمد و تمسکی نمود و قرض خواست، فرمود بفلان طاقچه تمسک را بدار و ساعتی تا مل کن آنچه بر آید بگیر، او همچنان کرد پانصد دینار را تمسک نوشته بود، صره همین قدر بیافت و تمسک را آنجا ندید برفت، روز ادا که زر آورد^۸ باز همچنان فرمود، از جای که گرفته برسان، صره را در طاقچه نهاده^۹ متامل شد، بعد ساعتی صره نبود بدان تمسک حاضر بود، در سال یکهزار چهل و یک بملاء اعلی شتافت قطب آخر زمان تاریخ اوست.

۱. ج: احمد بن خلیل

۲. ج: بلیغ 'کردی'

۳. ج: آخر 'تزدیک'

۴. اسر 'فرور' شد

۵. ج: 'آنست' که

۶. ج: 'صبغت' فرمود

۷. ج: 'پیش' آمدند

۸. ج: 'و او را که زر را آورد'

۹. ا: طاقچه 'ستاده'

موج احوال آن مثبت کمالات پیران، آن مظهر حالات بی نظیران، آن بدرگاه معلی مصاحب، حضرت شاه صاحب، خلف و خلیفه شاه حبیب الله است.^۱ سی سال بر سجاده خلافت جانشین بوده در غایت کشف و کرامات و علوت و^۲ عبادت بود. درباره او پدرش فرمودی که وی ولی مادر زاد است. یکی نشان مسعودی او آنست که بعد مریدی از پدر شجره نگرفته بود. روزی نسای کواغذ بفروختن آورد در آن شجره اسمی او از دستخط پدرش بر آمد، در سنه یک هزار و هفتاد بخلد برین خرامید، بعدش پسرش محمد حبیب الله شش سال طریقه خلافت را بجا آورده ازین مقام رحلت نمود و چندان صاحب کرامت بود که روزی فیل مست را طلییده تا دیری ملاحظه نموده فرمود، برو او برفت، بعدش پسر او شاه صبغت الله که همانم جد پیر خود بود و از یمن توجه او از کتم عدم به پرده وجود آمده بود بر مسند خلافت صدر گشت، چهاردهم ذی الحجه وفات، 'لفظ اعظم' تاریخ اوست.

موج احوال ذکر فرزندان و خلفای حضرت میر سید محمد گیسو دراز،^۳ پوشیده نماید که کیفیت احوال فرزندان و خلفای حضرت^۴ میر سید محمد گیسو دراز نگارنده زخار هر چند خواست بهم نرسید، چند اسما از فرزندان و^۵ خلفای آنحضرت که نوشته می شود از مخزن اعراس که در آن صرف تاریخ وفات هر يك نوشته بود بر آورده بلحاظ^۶ برکات درین اوراق می نویسد و آن هم مناسب نبود که اسمای متقدمین بعد متاخرین نویسد لیکن همین موقع افتاد.

سید شاه من الله نبیره حضرت گیسو دراز مرید شاه یدالله بود، ششم ربیع الاول وفات کرده، مقبره بیرون شهر، بدر، شاه علی الله فرزند حضرت شاه گیسو دراز است. مرید شاه نبسه بن شاه یدالله، بیستم^۷ ربیع الاول سال نهصد و دو وفات.

شاه کلیم الله خلف و خلیفه شاه من الله، دوازدهم شوال قبر بدر. **سید احمد** برادر سید محمد گیسو دراز، هیزدهم ربیع الاول، **شاه ابو محمد** مرید شاه قطبی سجاده نشین

۱. ج: 'است' ندارد ۲. ب: 'و' ندارد ۳. ا، ب: 'ذکر فرزندان.... محمد گیسو دراز' ندارد
 ۴. ب: 'حضرت' ندارد ۵. ا: 'اسماء و خلفای' ب: 'اسماء فرزندان'
 ۶. ج: 'بنابر برکات' ۷. 'هشتم' ربیع....

سید محمد گیسو در از زیاده از چهل سال صایم الدهر و قایم الیل بود، پیوسته در حجره بند می داشت دو گهری ملاقات از خلائق معین داشته بود، شانزدهم ربیع الاول سنه یک هزار و یکصد بست و شش. **شاه زین العابدین** مرید شاه ثمر الله از فرزندان حضرت سید، صاحب کمال خرق عادات بود، وفات بست ششم^۱ ربیع الاول. **سید شاه بده** مرید پدر خود سید شاه محمد فرزند حضرت سید دهم ربیع الثانی وفات. **سید حسین** معروف **سید محمد اکبر** مشهور میان بده بن حضرت سید، بسیار صاحب کرامت بود و^۲ پانزدهم ربیع الثانی سال هشتصد و دوازده وفات. **قاضی زاده** مرید حضرت سید سه شنبه هیزدهم ربیع الثانی سال هشتصد هشتاد^۳ و چهار. **شیخ احمد** مرید حضرت سید نوزدهم ربیع الثانی. **مولانا بهاول الدین** مرید حضرت سید، بست و سوم ربیع الثانی. **میان کلمه الله** نواسه حضرت سید، بست و پنجم ربیع الثانی. **سید جلال** برادر کلان حضرت، سلخ ربیع الثانی. حضرت **سید محمد بن سید علی** از فرزندان حضرت سید، دویم جمادی الاول سال نهصد و شصت و پنج. **سید یمن الله** از فرزندان حضرت سید، دویم جمادی الاول. **سید کریم الدین بن سید من الله**^۴ فرزند^۵ حضرت سید، یازدهم جمادی الاول. **سید محمد اکبر** پسر بزرگ حضرت سید، چهاردهم جمادی الاول. **شاه محمد** از اولاد حضرت سید، غره رجب. **شیخ ابو الفتح** خلیفه حضرت سید، شانزدهم شعبان. **سید مسعود** از اولاد حضرت سید، بستم شعبان. **ندیم الله بن شاه یدالله** فرزند حضرت سید، بست و یکم شعبان. **قاضی ظفر** فرزند حضرت سید، ششم رمضان. **سید مراد علی** از فرزندان حضرت سید، صاحب کمال و کمالات^۶ و خوارق او مشهور است، پانزدهم رمضان. **سید شاه محمد** عرف شاه تنها از نبایر میر سید محمد^۷ صاحب خوارق عادات و کرامات، هشتم رمضان وفات یافت.

موج احوال آن در فتح فتوحات مکی فتحه، آن تقاوه دودمان صاحب

حرم و بطحا، آن بفکر طایر مقصود دایم بصیادی، حضرت **سید عبدالاول دولت آبادی**،

۱. ب: بست نهم؛ ج: هشتم؛ ۲. ج: در پانزدهم

۳. ب: از فرزندان؛ ۴. سید یمن الله

الدین بن سید من الله فرزند حضرت

۵. ب: کمال و کمالات ندارد؛ ۶. ب: محمد ندارد

۳. ب: هشتاد ندارد

۶. ب: سید دوم جمادی الاول سید کریم

۷. سید مراد علی

در اخبار الاخیار آرد که مرید یکی از فرزندان میر سید محمد گیسو دراز است. پدرش از سادات زید پور که قصبه ایست بنواح اوده بد کهن رفت و متاهل شد سید عبدالاول همانجا متولد گردید. جامع جمیع علوم عقلی و نقلی، با کثر علوم تصانیف دارد و بر^۱ صحیح بخاری شرحی نوشته و مسمی بفیض الباری کرده و رساله فرایض سراجی نظم کرده پس بگجرات آمد و از آنجا بحرمن شریفین رفته چون باز بهند آمد بدرخواست خانخانان دهلی رفت، دو سال بقید^۲ حیات مانده در گذشت و صاحب گلزار ابرار نویسد که در سلسله قادریه مغربیه انتساب بیعت داشت، از اکثر مشایخ فیض هار بوده و در همگی فنون قدم بعالمیت^۳ می زد. فتوحات شیخ محی الدین ابن عربی را^۴ از خطبه تا خاتمه هر دشواری که داشت به نیروی^۵ مطالعه کشود و بر همه آسان گردانید، بر مطول معانی محقق تفتازانی حاشیه نوشته همچنین بر بیشتر کتب متداوله منطق^۶ و حکمت و کلام حواشی سود مند دارد. پنجم ذیقعد وفات یافت در دولت آباد^۷ که نام او^۸ دیوگیر است و بقول جامع اخبار الاخیار در دهلی بسال نهصد و شصت و هشت وفات یافت، در گور غریبان نزدیک کشک بر در مدفون شد.

موج احوال آن نسخه کمالات عالی، آن رساله حالات متعالی، آن کامل حقایق و معارف آگاه، حضرت سید امام شاه، از سادات رضوی د کهن است و سلسله بیعت او از حضرت امین الدین اعلی است که منتهی می شود این سلسله بحضرت میر سید محمد گیسو دراز. بر آن^۹ حضرت سکر و صحو^{۱۰} غالب بود و خلاق د کهن را به نسبت او اعتقاد بمرتبه غالب. یکی از مریدانش گوید که از د کهن^{۱۱} آمده در نواح ریوان مکنند پور توابع بندیل کهند اقامت گزید و تابعان خود را جدا در موضعی جا داد و خود در کلبه شب و روز مشغول ماندی، مستی و حیرت بدرجه غالب حالش باید شمرد و رئیسان کفار آن ضلع همه حلقه بگوش فرمانش بودند،

- | | | |
|---------------------|--------------------|-------------------------------|
| ۱. او به صحیح بخاری | ۲. ج: بصدرا حیات | ۳. ج: همگی قرن دم اعالمیت بزد |
| ۴. ب: را ندارد | ۵. انه پیروی | ۶. منطق ندارد |
| ۷. در دار دولت آباد | ۸. نام دیوگیر است | ۹. ج: به آنحضرت |
| ۱۰. ب: و صحو ندارد | ۱۱. ج: که در د کهن | |

یکبار شاه عالم بادشاه دهلی نیز بخدمتش رسیده روی نیاز آورده، تصرفات بغایت عالی داشت، خوارق اکثر ازو بظهور آمده چون در هفتم رجب سال یکهزار یکصد هفتاد و دو انتقال نمود مزارش بکدام موضع آنجا واقع شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سید با کمالات بلند، آن مالک مقامات ارجمند، آن از حصول حضوری بعید از دوری، حضرت سید شاه مودود شکار پوری، شیخ کرم علی گوید از نژاد مخدوم جهانین است. در ترك و ایثار و عجز و انکسار بس مقام رفیع داشت. لباس غیر از سترپوش^۱ نداشتی و در مجاهدات بسیار کوشیدی حال خود را از خلائق پوشیدی و اکثر عاشقان از یمن تلقینش بمرتبه ارشاد رسیدند. بجهت بعضی کلمات بیباکانه علما از اورنگزیب عالم گیر بادشاه در حق او چیزی گفتند، بادشاه طلب نمود، محصلانرا خبر نکرده از روی کرامت در ساعتی بدهلی رسید با همان لباس آزادانه قلیان در دست گرفته بر در دولت سرای سلطانی^۲ رفت، احدی را یارای تعرض و تفحص نگردید، چون دو چار بادشاه شد سلطان از روی حیرت پرسید چه نام داری؟ گفت مودود شکار پوری، بموجب طلب تو آمده ام. بادشاه گفت باعث طلب شما علما شدند مرا تعرض نیست، گفت علما بیایند آنچه بخاطر داشته باشند رفع شك سازند، علما حاضر آمدند از روی عبرت مجال دم زدن نگشت، بادشاه طلا و نقره پیش کش آورده عذرها خواست مقبول داشته رخصت شد، بیرون شهر دهلی عرابه کرایه نموده بشکارپور رفت. آنحضرت را دو خلیفه صاحب کمال بودند^۳ درویش^۴ با ایمان سعادت خان که بسیاری^۵ اسباب دنیا را در راه خدا تاراج داده ترك نموده بود. در تصوف مرتبه بجایی رسانیده که چون وقت او آخر رسید مرشد خود را بر دوش سوار کرده در تمام شکارپور گردید در آن حالت می گفت، هر کس تمنای دیدار خدا داشته باشد مرشدم را ببیند، چون بمکان مرشد خود را از دوش بزمین^۶ رسانید بیفتاد و جان بحق تسلیم کرد. دویم ولی بیگمان حضرت شاه عبدالرحمان که مدتها نجسهای شهر پاك نموده آخر بآب رسانی دایره مرشد تقرر یافت، چندان مجاهدات ازو بعمل آمده که در زمانه او باحوال دیگر کمتر

۱. ج: سترپوشی نداشتی ۲. ج: سرای سلطان
 ۳. ج: بودند ندارد ۴. ج: یکی درویش
 ۵. ج: بسیار اسباب ۶. ج: بر زمین

یافته می شود^۱ و تصرفات و کرامات عجیب داشته،^۲ رحمة الله علیه.

موج احوال آن صاحب کمال از سفلی بعلوی رسیده، آن بعد از مجاهده
جام وصال چشیده، آن اشرف^۳ عصر و مجاهد اکمل، افضل روزگار شاه افضل،
متوطن النور تجاره مریده شاه عبدالرحمان است. بغایت بزرگ و نهایت عالیشان اندر
تصوف بوده. ابتدای حال سباط امیرانه داشت، پیش از بیعت همه بمحتاجان^۴ بخشیده
با ستر پوشی بخدمت مرشد آمد متوجه نیافت، بهر حال جدایی مرشد روا نداشته
پس از مدت مرشد روزی او را^۵ غلطانیده از ریگ پوشید، بعد از سه روز بر آورد^۶ و
تمام حقایق معرفت باو حق تعالی عطا نموده بود. بعد مرشد مدتها مسند هدایت و
خلافت را زیب بخشید. بعد انتقال پیر شاه مراد علی مرشد زاده درخواست
تربیت بخدمتش نمود، فرمود بطوری که این نعمت از پدرت بمن رسیده اگر همانطور
خواهی میسر می شود^۷ شاه مراد علی از کمال بی نفسی بخدمتها می کوشید
چنانچه روزی با یک ستر پوش و کفشهای پیر را بر سر بسته بمحفل شاه غلام محمد
تهتهی رفته بایستاد، از مشاهده وضع عجیب شاه غلام محمد تفحص احوال نمود،
شاه افضل گفت این پسر پیر ماست، شاه غلام محمد گفت مرشد زاده را بین
ذلت^۸ داشتن از چه نوع باشد؟ گفت اگر او را ارشاد گرفتن از من شاق است پس
بیاید بر مسند بنشیند و حق خدمتش را بجای آرم و^۹ اگر نعمتی که از پدرش بمن
رسیده می خواهد پس بر وضعی که پدرش بمن داده بود بهمان قسم بدو خواهد رسید.
در وقت وفات خود شاه افضل بکمال افضال^{۱۰} طلب داشته سرش اندرون چادر
گرفته بسینه مالید و سایر امانت پدرش که با خود داشت باو سپرد.^{۱۱} او مدة العمر
با کرامت و بزرگی شهره آفاق مانده. چون عمر آخر رسید^{۱۲} شاه مراد علی پسر
شاه افضل را که همانا او بود سایر امانت و نعمت که از شاه افضل یافته بود بدو
سپرد. کمالات و خوارق و شهرت این بزرگان زیاده از حد است، رحمة الله علیه.

- | | | |
|------------------------------|------------------------------|------------------------------|
| ج. یافته شود ^۱ | ج. عجیب داشت ^۲ | ۱.۳ آن اشرف ^۳ |
| ۱.۴ همه محتاجان ^۴ | ب. او را روزی ^۵ | ۱.۶ بر آمد ^۶ |
| ب. میسر شود ^۷ | ۱.۸ باین دلالت ^۸ | ۹. بجای آرم اگر ^۹ |
| ج. کمال افضال ^{۱۰} | ۱.۱۱ باو سپرده ^{۱۱} | ۱۲. آخر رسیده ^{۱۲} |

موج احوال آن یگانه آفاق، آن بیگانه از غفلت و نفاق، آن از اولیای امجد، حضرت سلطان محمد، در خلاصة التواریخ نویسد که مرید حضرت شیخ محمد چشتی است. بغایت اهل کمال و صاحب احوال عالی بود. ریاضات کثیر^۱ و خوارق کبیر داشت. سیاحت کنان بسنبهل آمده اقامت گزید. چون حضرت شیخ محمد چشتی قادری نوجوان مرید شیخ پیر محمد بسنبهل رسید مرید شد و تربیتها یافت پس بمتهر رفت و در مسجدی از مساجد آنجا نماز معکوس می کرد. مدة العمر همانجا بتوکل گذرانیده طالبان را فیض رسانیده وفات یافت. خوارق عادات او آنست که پسرانش^۲ محمد منیر و محمد فرخ روزی بضیافت شخصی بزغاله ذبح کردند ماده بز نعره ها نمود، حضرت سلطان محمد فرمود قسمی که کارد بحلق این بزغاله رانده اند برحلق خورنده گوشت آن بز^۳ همین قسم کارد خواهند راند همچنان شد که پسران فرخ و آن همان بعد از مدتی در جنگ بهادر شاه بن اورنگزیب بدرجه شهادت رسیدند. وزیر محمد پسر سومی خلف حضرت سلطان محمد بهر علوم فایق و طریقه پدر را هم مایل بود چنانچه گفتی که در عالم ملکوت نام من گدا احمد است، در سال یکهزار و یکصد و پنجاه وفات یافت.

موج احوال آن محب محبوب بی قال و قیل^۴، شیخ عبدالقادر بنی اسرائیل، مرید شیخ سلطان محمد است. نام پدرش عبدالرزاق بود در میرت اقامت داشتی و مطلق اولاد نداشت. روزی پیش مجذوبی رفت و درخواست فرزند نمود، مجذوب گفت در قسمت تو اولاد نیست لیکن دو فرزند در پشت من اند پشت خود را به پشت من مساس کن، چنان کرد بعد چندی هر دو فرزند ویرا حق تعالی بخشید، نام پسر بزرگ^۵ ابو المعین بود.

موج احوال آن ازلی سعید، شیخ عبدالمجید، اهل کمال صاحب حال مرید حضرت سلطان محمد است. پدرش شیخ عبدالوهاب بن شیخ فتح الله بنی اسرائیل ساکن میرت بود، بعد تاهل از سنبهل بسیاحت در آمده بد کهن رفت.

۱.۱: 'کبیر'، ب: 'کثیر' ۱.۲: 'پسرش' محمد . ۳. ج: 'گوشت' نیز 'همین'

۴. ب: 'قیل و قال' ۵. ب: 'بزرگ' او'

موج احوال^۱ آن فخر ارباب چشت، آن سردفتر^۲ اصحاب قدسی سرشت، آن از مقبولان در گاه سبحان، حضرت سید محمود خان، از نژاد میر سید محمد گیسو دراز. مادرش از قوم افغان بود. در مراد آباد ماندی. بظاهر صوری الفت گرفتگی و بسیار سماع دوست بود، کشف بمرتبه قوی داشت، آنچه از الهام می فرمود راست می آمد، از ریاض الاولیا.

موج احوال آن آئینه جمال شاهد بی نظیر و آن گنجینه گوهر دریای کمال تقدیر، آن صاحب چار باش مجلس علم الیقین، آن مورد مقام تمکین، آن واقف علوم صوری و معنوی^۳، سلطان الاولیا حضرت شیخ پیر محمد لکهنوی، از اعظم مشایخ و اکبر موحدان بود، شانی بزرگ و حالی قوی و همتی بلند داشت، ترک کامل و عشق وافر و کرامات کثیر و اخلاق پسندیده و اوصاف بغایت حمیده و دست گیر^۴ داشت، وی از غایت احتشام فقر و نهایت احترام و قر شیخ وقت بود، بالاتفاق کاملان زمانه^۵ بر کمال ولایت او قایل اند. تارکی که طایر تیر ترکش بترکش تیر تقدیر عشق آشیانه گزیند، صفت گوشه گرینی او بر گوشه تارک عنقا گوشه گزین بجای سر نوشت نوشتن خوشتر و فردی که فردیت^۶ او در افراد دفتر فرد مطلق باشد تعریف تجریدش بجریده سیه جریدگان^۷ سواد اعظم معنی ترقیم نمودن نیکوتر. وی مطلع منتخب از مطالع^۸ دیوان وصال و مصراع موزون رباعی کمال بوده است. شیخ مراد در ارباع اربع آرد که^۹ 'نسبت ارادت بحضرت شاه عبداللہ سیاح که از ملک دکن باراده سیر بنگاله تشریف آورده بود در خانواده چشت بچند واسطه بحضرت راجو قتال خلیفه مخدوم جهانیان می رسد حاصل ساخت و اجازت سلسله قادریه و سهروردیه هم یافت چنانچه الآن در میان خلفا و مریدان او سلسله قادریه جاری است و مولد شریفش در قریه اتاوان معموله پرگنه مندیا هو از

۱.۱: احوال ندارد ۱.۲: آن دفتر ۱.۳: و معنوی ندارد

۱.۴: دوست کثیر، ج: دوست کبرا ۱.۵: ج: وی غایت...

۱.۶: ج: کاملان زمان ۱.۷: که فرد فردیت او را افراد ۸: ج: سیه جردگان

۱.۹: مطالعه دیوان ۱.۱۰: ج: که ندارد

مضافات سرکار جونپور واقع شد. چون حق سبحانه و تعالی دولت مادر زاد او را عطا کرده بود در سن صغیر هم بعضی خوارق عادات ازو سرزده که باعث اعتقاد کمال مسعودی او بر عالم گشت چنانچه مفصل مذکور آن در اربع اربع داخل است این مختصر گنجایش آن ندارد. آنحضرت خورد سال بود که شیخ اولیا پدرش^۱ شهید شد،^۲ چون بده سالگی رسید مادرش ازین جهان انتقال نمود، عم بزرگوارش در پرورش او کوشید، چون بسن تمیز رسید خواست که او را کد خدا کند او بجهت ترك زنی قبول نکرد از آنجا بمانکیپور آمده مشغول بتحصیل علم شد، همدران ایام^۳ شاه عبدالله سیاح وارد گشته آنحضرت را مع اجازت جمیع سلاسل متعدده که سابق نوشته شد و سایر اذکار و اشتغال^۴ خاندان خود مرید ساخت و رخصت نموده خود بطرف بنگاله رفت،^۵ پس آنحضرت بلکهنئو آمد و در روضه شمس مداری که در بازار چوک واقع است اقامت نمود بتقریبی در حجره های دایره درگاه حضرت مخدوم محمد سينا اقامت اختیار کرد و از مولوی عبدالقادر فاروقی چند کتاب خواند. همدرین ایام حضرت عبدالله سیاح از سیر بنگاله بلکهنئو آمد، آنحضرت بکمال نیازمندی بخدمت او حاضر شد و از^۶ دوام حضور و تصفیة باطن و تخلیه قلب و استقامت^۷ بر امور شاقه^۸ و استعداد بلند و ترقی مدارج ارجمند آنحضرت مسرور گشته باوجود محبت قلیل فیوض کثیر عطا فرموده^۹ اجازت ارشاد طالبان حق و تلقین آنها در سلاسل سه گانه و غیره خصوصاً شطاریه و زاهدیه داده و برای فراغ تحصیل علم ظاهر و زیارت خواجگان چشت در دهلی بمبالغه تمام فرموده متوجه دکن شد، همه نصیحت بجا آورده چون بدهلی رفت از زیارت خواجگان چشت بهره مند شد. چون حضرت عبدالله سیاح هم بعزم دکن در دهلی سکونت داشت او را این مرتبه بمرتبه تکمیل رسانیده نسخه عوارف و جواهر خمسہ را اجازت فرموده و برای زیارت خواجه بزرگ معین الحق والدین چشتی تقید نموده و باز معاودت بلکهنئو و استقامت آنجا ارشاد کرده متوجه پیشتر شد.

۳. ج: ایام 'آنجا' شاه...

۲. ا: 'شهید' کرد

۱. ج: پدرش را 'شهید'

۶. ج: 'او' از دوام

۵. ا: 'بنگاله' پس 'ب' بنگاله 'شد'

۴. ج: اذکار و 'اشتغال'

۹. ا: 'عطا' نموده

۸. ب: امور 'سابقه'

۷. ب: قلب و 'استقامت'

پس آنحضرت از آخوند حیدر فاتحه فراع علم ظاهر نموده بلکههتو آمد، و بر آن^۱ مقاسی که امروز مزارش واقع است بر مسند ارشاد نشست طالبان را هدایت بخشید، بقیه عمر بطاعت و عبادت مجردانه گذرانید و چنان بی علایق مانده که گاهی سبوجه هم نداشت و^۲ وضو و غسل و شرب در وقت احتیاج آب توجه بدریا نمودی و ندور و فتوح هرچه می رسید در همان روز صرف می کرد^۳ و بروز آینده بقی نمی گذاشت و گاهی سوار شده راه نرفت و آنحضرت يك دفعه طرف جونپور وطن اصلی خود رفته مخدوم الملك و شیخ محمد ماه و حضرت دیوان شیخ عبدالرشید و سید عبدالباری رسم و ظایف ضیافت را بجا آوردند از آنجا بعظیم آباد پتنه رفت، مشایخ آنجا را دیده باز بلکههتو آمد و معمار بچه را که مرده بود زنده ساخت و یکبار مع مریدان بر روی آب بگذشت، بتاریخ چهاردهم جمادی الآخر سال یکهزار و هفتاد نه بملاء اعلی شتافت، 'لاخوف علیهم ولاهم یحزنون' تاریخ اوست، مدت حیات پنجاه و هفت سال، بعد وفات فدائی خان صوبه دار اوده مسجد و مقبره او تعمیر نموده، او را خلفای عالی مقام بسیار اند آنانکه چشت^۴ مشرب بودند همین جا مسطور می شوند و دیگرانرا در لجه قادریه باید جست.

موج احوال آن واقف اسرار، آن کاشف اطوار، آن محرم علوم وفاق، جامع معاملات حضرت شاه آفاق، در سلسله چشت خلیفه و محبوب ترین مریدان شیخ پیر محمد لکهنویست. وطنش قریه ملانوه از مضافات صوبه بهار، جامع بود میان علم ظاهر و باطن و صاحب برکات و افرو تصرفات ظاهر و اخلاق پسندیده بود ازین جهت سجاده نشین مرشد گردید. ابتدای حال از وطن بنابر تحصیل علم^۵ بگوپامتو افتاد از مولوی وجیه الدین تحصیل کرد و برای اخذ فواید بهر يك درویش در خورد اما هیچ خاطرش نیاسود الا^۶ در خدمت شیخ پیر محمد از غایت اعتقاد بیعت نمود، باندك عرصه صاحب مقام رفیع و تصرفات وسیع گردید لیکن تدریس ترك نداد. پیر را به نسبت او تفقد و الطاف از حد بود. چون پیر وفات یافت

۱.۳: 'روز صرف بروز' آینده

۲.ج: 'و' ندارد

۱.۱: 'در' آن مقاسی

۶.ب: 'الا' ندارد

۵.ب: 'تحصیل' علوم

۱.۴: 'حسب' مشرب

بمبالغه پیر محمد^۱ شفیع سجاده نشین او شد حقوق سجادگی را^۲ کما ینبغی بجا آورده، قلندر مشرب و آزاد طریقت بود. قوتش ازینجا قیاس باید کرد^۳ که بالای کوه منگیر جوگی بود سه صد ساله عمر داشت، در استدراج قوت مخصوص او را بود، آن حضرت آنجا رفته آن جوگی را از قوت ولایت خود بعد نمایش روز برو غالب آمده مسلمان کرد، بتاریخ بست و دویم ربیع الآخر سال یکهزار و هشتاد و نه وفات یافت، پایان مرقد مرشد^۴ مدفون است.

موج احوال^۵ آن واقف اسرار معنوی، شیخ فتح لکهنوی، خلیفه شیخ پیر محمد است. صاحب مقامات و منزوی و متورع و متوکل بود، سی سال در یک حجره مشغول بخدمت ماند و در را از دخول و خروج خلایق مستحکم بسته بود، چون وفات^۶ کرد در گنبد که پیش مسجد اوست مدفون شد.

موج احوال آن صاحب دولت فقر، آن صاحب اعزاز و وقر، آن درویش با شوکت، حضرت شاه دولت، از محبوب ترین مریدان و نظر قبول حضرت شیخ پیر محمد است در شریعت و طریقت پایه بلند داشت مرتاض زمان بایش^۷ شمرد، پیر را چندان نوازش بحال او بود که مستحق خلافت دانسته روزی مثال در حیات خود بدو عطا نموده، معتقدان اغنیا و درویش همه بیاس خاطر شیخ و بلحاظ علوت حالاتش مجالس سرود و تقسیم طعام چند روز نمودند مگر حیاتش وفا نکرد، در حیات مرشد به بیستم جمادی الاولی سال یکهزار و هشتاد و چهار در گذشت، برابر قبر شاه آفاق دفن شد.

موج احوال آن نوباوه بوستان ارتضا^۸، آن صاحب انما^۹، حضرت میر مرتضی، مرید شاه سوندهی خلیفه شیخ پیر محمد که در کمالات و حالات بس گرامی بوده و قبرش در اکبر آباد است بر مرتضی^{۱۰} سکر غالب بود، اکثر کف از دهنش ریختی

۱. ب: 'میر محمد	۲. ج: 'را ندارد	۳. ا: 'کرد ندارد
۴. ب: 'مرقد پیر'	۵. ا: 'احوال ندارد	۶. ا: 'وفات ندارد
۷. ا: 'باید شمرد	۸. ا: 'ارتضا ندارد	۹. ا: 'آن صاحب ایما'

از سبب دوستی قدوة العارفين مدتها بدایره مانده نگارنده اوراق^۱ مستفید خدمتش شده است، مجرد و متوکل دیدم چون وفات کرد در مقابر دایره مدفون شد.

موج احوال آن مجموعه نکات درویشی، آن چشیده لذت دلریشی، آن مقبول دوجهان، **حضرت شاه سبحان**، پسر شیخ رکن الدین فرزند شیخ فخرالدین بجنوریست و حال عینی قدوة العارفين بود، مرید شیخ درگاهی که بواسطه یا بلاواسطه مرید شیخ پیر محمد است. شاه سبحان را سکر بدرجه غالب بود و کرامت علانیه داشت، امیری دراهم و طلا نذر آورد^۲ آنرا بچاه انداخت، امیر آزرده شد بکس فرمود دلو در چاه کن چون چنان کرد سایر دراهم^۳ در دلو پر شده آمد پیش امیر گذاشت، باز هر چند امیر مبالغه قبول نذر کرد سود نه افتاد، در ماه ذی الحجه فرمود که این ماه بست و نه روزه است بغره محرم از جهان من میروم هر دو قولش راست آمد، در سال یکهزار یکصد شصت و پنج وفات، متاهل بود اولادش موجود^۴.

موج احوال آن فرمانروای اقلیم کشف و کرامات، آن نگهبان مریدان از ذلت و آفات، آن مزین مسند هدایت و تمکین، آن حاکم ولایت عین الیقین، آن متلقن اکتساب بقاعده قانون، قطب الافراد **حضرت خواجه خانون**^۵، وی را درین حال تخت شاهی و آگاهی از ماه تاب ماهی است مرشدان روزگار و از دریی وحدت دُر شاهوار باید شمرد. صاحب گلزار ابرار اسم شریفش را باضافت علا تاج یاد نموده و وجهش ننوشته^۶، مرید خلیفه شاه اسمعیل است که برهمگی مقدمات طریقت و ارسیده و از جمیع منزل سلوک برگزیده خلیفه پدر بزرگوار خود خواجه حسن سرپرست است، وی خلیفه والد خود شیخ سالار فاروقی بود، وی از خواجه اختیارالدین، عمر وی از خواجه محمد ساوی که اعظم خلیفه شیخ نصیرالدین محمود چراغ دهلی بود الی آخره و یک خرقه از شیخ حسین ناگوری که بسه واسطه بشیخ حمیدالدین ناگوری می رسد^۷

۳. ب: دراهم، و طلا

۲. ا: در آورد، ب: نذر آورد

۱. ج: نگارنده این اوراق

۶. ج: وجهش پیوسته

۵. ج: خواجه خابون

۴. ب: موجود است

۷. ا: ناگوری می رسد

نیز یافته. وجود مقدس خواجه خانون در سال هشتصد و پنجاه و سه به تماشاگاه^۱ عالم احکام و آثار آمد هشتاد و هفت^۲ سال بنظره این صورت خانه تقدیر پرداخته از پالنگی علاقه خاطر اراد زیست و نگاهداشت پایه هریک نموده دل بمشاهده صور حقیقی فروغ آگین داشت. گویند از بسیاری^۳ دریافت پیری^۴ بتعظیم آینده برنخاستی^۵ چون ازین مقدمه پرسیدند فرمود سستی پیری روزگار از تعظیم مردم باز می دارد و برخی^۶ مخصوص ساختن به تکلف نه سزاوار^۷ درویشی است. کمالاتش زیاده از اندازه فهم و عقول است کدام خوارق عادات ازین زیاده تر خواهد بود که مثل شیخ نظام الدین نارنولی گوهر درخشان^۸ صدق حقیقت مرید و خلیفه داشت و برخی بکیفیت کمال آنصاحب کمال در احوال تلقین شیخ نظام الدین نوشته می شود باید دریافت این مختصر گنجایش مکرر ندارد، در دویم جمادی اولی سال نهصد و چهل و شش هجری نقش هستی خویش از چهار دیوار عناصر بر تراشید، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مجسم بانوار احدیت، آن محتشم متصرف مقام صمدیت،
آن غواص بحر زحار معانی، آن محرم اسرار لامکانی، آن بمشاهده محبوب فارغ از رسوم قولی و فعلی، قطب وحدت **حضرت شیخ نظام الدین** معروف به **شیخ نظام الدین نارنولی**، از نژاد فاروق اعظم است، از محتشمان این طایفه بغایت شانی بزرگ و حالی قوی و حالتی دلپسند داشت. در تربیت طالبان او را قوت مخصوص بوده، چهار صد خلیفه صاحب کمال داشت و تاثیر نظر کیمیا اثر او چندان قوت گرفته بود^۹ که بر هر کس که می تافت فی الحال ماده مس وجودش زر طلای خالص می گردانید و تصرفاتش انتهای ندارد و در حالت وجد و سماع بهر خاص و عام که بمحفل^{۱۰} حاضر می شدند بیخود می افتادند چنانچه بر اکبر شاه^{۱۱} و شیخ محمد غوث گوالیاری این حالت گذشته و در آن وقت لعاب دهن خود بدهن هر کس که رسانیدی

- | | | |
|-------------------------|---------------------|--------------------|
| ج. ۱: تماشاگاه عالم | ۱. ۲: هشتاد و هفتاد | ج. ۳: بسیار دریافت |
| ۱. ۴: سری تعظیم | ۱. ۵: بر خاستی | ب. ۶: و پیری مخصوص |
| ۱. ۷: تکلف سزاوار | ج. ۸: گوهر درحاب | ج. ۹: نبود ندارد |
| ۱. ۱۰: بمحفلش، ب: بمجلس | | ب. ۱۱: اکبر پادشاه |

وگفتی که ترا نظام کردیم تمام عمر ذوق و چاشنی محبت خدا و تواجد و اذواق از خاطرش رفع نمی شد، ذات مجموعه فضایل و کمالات آنجناب هدهد سبای قدس، شهباز فضای انس، مهندس دایره وصل، محدث اقوال امداد کمال، سامع صدای رمز وصل، قامع بنیان بعد و فصل، لجه کمالات عالی، نردبان^۱ فیوض لایزالی، صدوق^۲ عنایت مقصود، مخترع مجاهدات عشق معبود، مخبر اخبار عالم الغیوب، مرهم جراحات قلوب، نظام ملک حالات تواجد و شوق، انتظام اقلیم کمالات مافوق، نظم بامعنی کشور معانی، نثر مسجع سجع اسم ربانی، مظهرشان رحمان و بی نظیر دوران، وی سلطان العاشقین و هادی مضلین^۳ بوده است. صاحب اقتباس الانوار از سیرالاقطاب آرد که نسبت بیعت بخدمت خواجه خابون^۴ گوالیاری مرید خواجه حسین ناگوری داشت يك خرقه از شیخ اسمعیل فرزند شیخ حسن سرمست چندیری که بچند واسطه سلسله ارادتش بشیخ نصیرالدین محمود اوده می رسد نیز یافته نسبت فیض بروحانیت حضرت خواجه بزرگ معین الحق والدین چشتی بهم رسانیده بود. در^۵ مریدان خود همین سلسله خلافت جاری داشته و شیخ حسن چندیری نهایت مرد کامل و بابرکت بود، از جهت کبر سن و ضعف بتعظیم مردم قیام ننمودی، واند حضرت شیخ عبدالحق دهلوی بخدمتش رسیده از ترك تعظیم خلائق سوال کرد و فرمود ضعیف شده ام طاقت قیام ندارم و قیام برای بعضی دون و بعضی لایق فقرا^۶ نشاند، شیخ نظام^۷ نیز بدین طریق^۸ ترك قیام نموده بود اتباع شیخ سلوک داشت و قبول تام^۹ و شهرت تمام یافت. شیخ اسمعیل برادر شیخ نظام^{۱۰} نیز مرید و خلیفه او بود. همانجایی آرد که پدرش شیخ الهداد مرید شیخ محمد غوث گوالیاری بود آنحضرت را برای تحصیل^{۱۱} بخانقاه مرشد گذاشته بجای برای کسب روزگار شتافت، وقت رخصت نصیحت کرد که بعد تحصیل اگر محبت خدا بتو آید از شیخ محمد غوث ارادت آورده اخذ فواید کنی. روزی شیخ محمد غوث امتحان استعداد او نمود بس عالی

۳. ب: 'مذنبین'؛ ا: 'مذلین'

۲. ا: 'صدوق' عنایت

۱. ا: 'نردمان' فیوض

۶. ج: لایق 'الحال' فقرا

۵. ب: 'وادر' مریدان

۴. ب: 'خواحه' خانون

۹. ج: 'نام' و شهرت

۸. ج: بدین 'قیام'

۷. ا: شیخ نظام 'الدین'

۱۱. ح: تحصیل 'علم'

۱۰. ا: شیخ نظام 'الدین'

یافت،^۱ فرمود هر سه طرف گوالیار سیر کنی مضایقه ندارد مگر بفلان سمت نخواهی رفت، مراد از آن سمت مقام اقامت خواجه خانون^۲ بود، بعد چندی آنحضرت بر سمت ممنوعه رفت و خدمت خواجه خانون^۳ را ملازمت نمود، دید که آفتاب هدایت و قمر ولایت است، بمجرد حصول پابوس خواجه خانون^۴ فرمود خوش آمدی از مدتی منتظر تو بودم و پاره نان از دستار مبارك خود بر آورده باو خورائید، چون آن پاره نان محض هدایت عنوان از دست پیر بی نظیر خود خورد چندان گرسنگی بروی غلبه^۵ کرد که تاب و طاقت نه آورده رخصت شده^۶ در خانقاه شیخ محمد غوث که قریب پنج شش من طعام بجهت وظیفه سکان دایره تیار بود همه را خورد و سیر نگشت، شیخ از برای او طعامی دیگر بکثرت تمام فرستاد تسکین از اشتها^۷ نیافت همچنان بیقرار بود، شیخ از خانه برآمده پرسید معلوم شد که بجای ممنوعه رفته باشی؟ گفت بلی! گفت آتش افروخته خواجه خانون^۸ تسکین خواهد یافت پس آنحضرت بخدمت خواجه خانون برسید و حقیقت حال معروض داشت، او پاره نان دیگر عطا کرد بر فور فرو بردن افراط اشتها تسکین یافته گرسنگی قدیم پیدا کرد پس آنحضرت بخدمتش بیعت نمود مشغول بر ریاضت شد، در اندک زمانه سیر سلوک او تمام گردید مرشد عالمیان گشت آنحضرت چون اقامت بنارنول مامور شد آنجا رسیده اول مرقد حضرت شیخ محمد ترك زیارت نمود، از^۹ روحانیت او اجازت خواست که بفرمود پیر خود باقامت اینجا آمده ام، روح پرفتح شیخ محمد ترك خیلی مهربانگی^{۱۰} و شفقت بحالش^{۱۱} فرموده اجازت اقامت نارنول داد، از آن روز آنجا اقامت گزیده معین ساخت که هر سال بایام عرس حضرت قطب الاقطاب بختیار اوشی مشرف بزیارت می شد و بعد عرس هم مدتی بدهلی می گذرانید و مدام زیارت آنحضرت می نمود. روزی بعد نماز صبح بطواف مرقد مبارکش رسید، دید که شاخی از درخت طلاب افتاده است دران یکهاز سه صد خار اسرار و یک گل سراسر بهار

۱. ج: 'در یافت' ۲، ۳، ۴. ا: 'خواجه خانون' ۵. ا: 'غالب' کرد
 ۶. ج: 'رخصت شد' ۷. ب: 'از اشتها ندارد' ۸. ب: 'خواجه خانون'
 ۹. ب: 'خواهد یافت' ۱۰. ج: 'نموده و از' ۱۱. ب: 'مهربانی و شفقت'
 ۱۲. ا: 'نمایش فرموده'

پیدا است، تمام آنشاخ را با جمله خار و گل تناول نمود معاً روح مقدس جناب قطب الاقطاب حاضر شد و فرمود بقدر تعداد این خارها ترا خلفای عالیمقام خواهند شد اما تمام آنها عاشق خواهند شد و آنکه گل است معشوق خواهد بود پس ازین عنایت شادمان گشت. خلفای عالیمقام او بمشاهده گل حرف معشوقی بدو کس اطلاق نمایند یکی فرزند رشید و سجاده آنحضرت محمد قطب، دومی شیخ بهلول لایک را گویند، والله اعلم بالصواب. گویند هفده روز کم یا بیش بروی احوال حضرت عین القضاة همدانی ظاهر شده بود، فرمود که تا قیام قیامت فرزندان تو^۱ از دنیا صاحب درد و شوق عاشق الله خواهند گشت الحق الآن اثر فرمان بی عدیل زمان جاری است، خرق عادات حضرت نظام نرنولی زاید از حوصله تحریر است. در اقتباس الانوار آرد که مصنف سیر الاقطاب ملفوظ آنحضرت که از مخصوص و مقبول مریدان آنجناب بود^۲ می نویسد که فقیر را در^۳ قدم مبارک رسول صلی الله علیه و آله وسلم^۴ که بدلهی^۵ قبله مرادات خاص و عام است یک گونه شبه تصدیق واقع شد، فقیر بریارت قدم مبارک رفته در^۶ را نیز ازین خطره بسیر زایران مناظره داشته بود که ناگاه آنجناب آمد و روی بروی قدم مبارک سجده دراز کرد و برخاست و فقیر سر خود را بیای پیر خود رسانید، بجانب فقیر نگاهی کرده فرمود که بی شبه این اثر قدوم^۷ شفاعت لزوم سرور کائنات علیه الصلوة والسلام^۸ است شك و ریب را بخاطر راه مده، بست هفتم صفر در سال نهصد و نود و هفت هجری از^۹ عالم ناسوت بسیر ملکوت خرامید، مرقد مبارکش در نرنول حاجت روای خلائق آن دیار است، 'واه نظام' تاریخ یافتند. پوشیده نماند، آنجناب متاهل بود در هر طبقه فرزندانیش بموجب دعای او که سابق مذکور شده^{۱۰} اهل الله و صاحب دل می شوند. در اقتباس الانوار آرد که در عهد عالمگیر بادشاه قلوب مهجور المشاهدان را حکیم حاذق^{۱۱} شیخ محمد صادق نبیره آنحضرت را زیارت نمودم، جامع کمالات

۱. ج: 'در' ندارد

۲. ج: آنجناب 'بوده'

۳. ج: 'قیام قیام فرزندان از'

۴. ب: اثر 'قدم'

۵. ا: 'دهلی' قبله

۶. ا: 'رسول الله صلی الله علیه وسلم'

۷. ج: 'مذکور' شد

۸. ج: 'در' عالم

۹. ج: 'حکیم' صادق

صوری و معنوی یافتیم، در علوم دعوت^۱ نیز دستی تمام داشت و آن را از خدمت حضرت شاه برهان پوری اخذ نموده فقیر در صحبت نه ماه کتب دعوت از جواهر حمسه و سراج السالکین و اسرار الدعوات^۲ ازو سند کرده اجازت اعمال گرفت و از طریق ریاضت و مجاهدات و مراقبات بطریقه^۳ نارنولیه مشرف ساخت. اکبر مشایخ و افضل الدهر خود بود مدام گمنام می زیست، هیچکس او را نمی دانست و ریاضاتش انتهای ندارد که بعد ماهی یکبار افطار می کرد و خدمت افطار و جمیع حوایج او دران ایام ذمه فقیر بوده. دیگر تصرفات که بچشم معاینه کردم اینست که^۴ آخر ماه روز^۵ افطار او بود، شخصی یک نیم من ران و قلیه و برنج پخته بخدمتش آورد آنحضرت تمام او را بخورد یک پرچه نان بکس نداد و بقضای حاجت خلاف معمول نرفت، شب در تنهایی دیدم که آنحضرت نیست شیری بر بسترش نشسته است این همه کمالات پیش رفعت ولایتش کمر است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن رونده راه بی دلیل، شیخ اسمعیل، برادر شیخ نظام نارنولی، در اخبارالاخیار نویسد که مرید و خلیفه شیخ خانون^۶ گوالیاری است. گویند درویشی خوب بود.

موج احوال آن^۷ عاشق رب معبود، شیخ محمود بن سید ملک، زاد بوم قلعه سورت، اگرچه مرید او در گلزار الابرار بشاه عبداللطیف مجاور که بچند واسطه بسلطان برهان الدین غریب می رسد ثابت کرده لیکن افتتاح معاملات فقر و درویشی و ترقی مقامات از جناب قطب وحدت شیخ نظام نارنولی نوشته که در سن نهصد هشتاد و شش اقصای نعلچه که پایان^۸ قلعه مندوبدو کروهی است مسجدی بنا نهاده^۹ امروز بست و نه سال که در سر راه خمهارا پیوسته از آب خنک بردارد و آینده و رونده را بدم زنی تازگی می بخشد. روزی بخاطر گذرانید که

۱. ج: علوم و قوت
 ۲. ج: اسرار الدعوات و غیره ازو
 ۳. ا: طریقه نارنولیه
 ۴. ج: اینست روزی که آخر ماه که روز
 ۵. ب: که روزة افطار
 ۶. ا: شیخ خاتون
 ۷. ب: آن ندارد
 ۸. ا: که بان قلعه ج: که
 ۹. ج: بنا نهاد
 پایان ندارد

شوربای درّاج تناول باید کرد، در معامله بدو گفتند که جاندار را بیجان کردن و نفس را پروردن کار درویشان نیست، شوربای درّاج بدیگران داد، در سال هزار و نوزده ترك صوری بیداری نموده ابدی خوابگاه در ظاهر قصبه نعلجه برگزید، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مرتاض آفاق، آن ممتاز علی الاطلاق، آن در معاصران
 بغایت موقر، فخرالعصر **حضرت شاه منور**، مرید و خلیفه حضرت خواجه خاتون^۱ قدس سره است. مزین بساط درویشی و مبین اطوار دلریشی بود. درین حال شانی عالی داشت. در گلزار نویسد که پور شیخ نورالله بن قاضی معزالدین بن قاضی الهداد بن قاضی محمد شرعی از گروه قرغ است، چهارمی پدر را که در توران زمین وطن داشت از خوردیت روزگار ویرانی^۲ پذیرفته سیر کنان بقصبه جهمراوت متابع میوات رسید، با کتساب ظاهری دانش دل نهاد سرانجام در کوهستان آن ناحیت گوشه گرید انگشت نمای که و مه گردید، ناگاه قاضی قصبه راقضای آسمانی در رسید همه را یقین گشت که عنان فیصله قضیه قصبه بقبضه اختیار او سپارند او انکار نمود، آخر حسب الامر^۳ صلی الله علیه و آله وسلم که در معامله فرمود نشستگاه ترا بر مسند شریعت در^۴ ازل پسندیده لقب شرعی عنایت شد آنروز بقاضی محمد شرعی شهرت یافت. العرض شاه منور در طفولیت بجذبه محبت^۵ خدا گرفتار شده بسیر در آمد و در هر دیار مشایخ وقت را دریافته. شبی در واقعه مزاری را دید خواست که بوسه دهد دست از آن مزار بر آمد و پروضع مریدان مصافحه کرد، از مجاوران پرسید که این مرار که باشد؟ گفت از خواجه معین الحق والدین چشتی اجمیری برین نوید صبحی دل بسفر ناگور بست بخدمت خواجه خاتون^۶ رسید، برفور لقای فرحت انتمای او اراده بیعت نمود، آن ضمیر شناس فرمود ای منور ترا بفروغ ارادت خود سعادت بخشیدیم پیش ازین از دولت دست بوس کاهیب گشتی، سرگذشت عالم مثالی بیاد آورده بر اندازه اعتقاد افزود فراوان روزگار در سفر و حضر بملازمت پیر گذرانیده بعد از چندی از

۳. ب: 'آنحضرت'

۶. ا: خواجه 'خاتون'

۲. ب: 'و برای' پذیرفته

۵. ب: 'بخدمت' خدا

۱. ا: خواجه 'خاتون'

۴. ا: 'دو' ازل پسندیده

خرقه خلافت مشرف شد، در آگره خواجه خاتون^۱ جای باو نموده^۲ که اینجا تکیه خود ساز، بقیه عمر همانجا گذرانیده. گویند شیخ جنید بن سماء الدین مفتی روزی ادهم خان را بخدمتش آورد و ندی گذرانید و برپا بستاد نذرش قبول نکرد و حکم نشستن ننمود، التماس فاتحه کرد بخموشی گذشت آشفته حال رخصت شد، پرسیدند که تغافل در فاتحه مکشوف خواطر مخلصان نگشت گفت او را آرزوی فرمان دهی در سر است و حال آنکه سر بر تن او نیست چگونه همت یآوری نماید؟ در همان نزدیکی اتکه خان او را از فراز قلعه آگره افکنده به نیستی سرافرستاد، در بست و هفتم ذی حجه سال نهصد و نود شیخ بخلد برین شتافت و در تکیه خود باکبر آباد مدفون شد، رحمه الله علیه.

موج احوال شیخ زین الدین^۳، پورشیخ منور، هوای پیروی پدر بزرگوار خود در سر داشت، پای رفتار صورت و معنی جز بر قدم گاه او نه نهاد، اکتساب رسمی دانش بیشتر از قاضی جلال الدین ملتانی و کمتر از درس ملا مقیم نمود القصه صبور بر کمال بود، از گوشه تنگنای خود بفضای دولت خانه توانگری کم رفت و خوی پرستاری درویشان علی العموم می کرد، دلها را از غبار آگین شدن بسیار بروش^۴ نگاهبانی بکار بردی همانا باین ملاحظه خاطر نیاززدی.

نیازارم زخود هرگز دلی را که می ترسم درو جان تو باشد
هفدهم رمضان سال هزار و پنج بسفر معنوی محمل عزیمت بر بست، خواب گاه آگره.

موج احوال آن صوفی باصفا، شیخ حمید تپا^۵، پیر ارادت او شیخ نظام نارنولی است. صاحب گلزار الابرار نویسد که در چشم همت او تقد و جنس روزگار قدر نداشتی، فتوح بسیار می رسید همه را بمحتاجان تقسیم می نمود، چون جذبه فرا رسید در دار السلطنت آگره بزیر درختی آمده نشستگاه گزید پس از چندی شاخهای آن درخت از چار سو بروئید^۶ که آفتاب برو نتافتی^۷ پیوسته بلند آتش در پیش رو

۱. خواجه 'خاتون' ۲. ب: 'باو' نمود ۳. ج: 'رکن الدین'
۴. 'پروش' ندارد ۵. ج: 'پرو دید' که ۶. 'ابرو' تافتی، ج: 'پرو' نیافتی

افروخته گذاشتی ازین رهگذر بزبان هند اورا تبا^۱ نامند، در سال یکهزار و نوزدهم ترك آتشکده عنصری نموده عزم گل گشت^۲ جاوید بهار فرمود، مصرع: 'رخت هستی آتش افروز سپاه عشق باد'.

موج احوال آن هم چشم چشم حق بین، آن هم دست دست راستین، آن
 بکمالات موصوف، **حضرت شیخ معروف بن قاضی سعد الله فاروقی** نژاد است. خلیفه شیخ نظام نارنولی است. در گلزار نویسند زاد بوم دهار خوابگاه خاک یثرب، اجداد کرام او از بغداد آمده در شهر بهار از سرکار جونپور که شرقی دیار هندست وطن گاه ساختند از آنجا جد او شیخ محمود در عهد سلاطین خلع رخت اقامت بمنندو کشید، پس از چندی قاضی قصبه امچهر شد که دوازده گروه^۳ از شهر و پنج گروه از دهار دور است. برگ تنبول آن قصبه چنان خوشبو و راست مزه است که بدیگر صوبه ها سوغات برند. چون اورا قصای آسمانی در رسید شیخ سعد الله پور او بر مسند شریعت نشست، چون او ترك عالم گفت شیخ معروف خرد سال بود، آن هنگام که دامن آگهی بچنگ افتاد بجست و جوی پیر طریقت تگابو پیش آورد درین اثنا نویشدن آداب فیض بخشی شیخ نظام نارنولی شکیب از دل ربود، ناگزیر بدانجا رفته مرید شد و چند سال از خدمت حضور سعادت اندوخت و بهره گرفت. می فرمود که در رکاب پیر از نارنول بدهلی رفتم، در دیهی شیخ عبدالله سیاح را که شناسای نقش^۴ رموز و دانای آفاق حقایق بود ملازمت نمودم. از هر در سخنی آغار کرد^۵ سرانجام من واو بی غم یکدیگر بر آمدم فراوان دلجویی و نوازش بکار رفت، مرا خرقة خلافت پیران بر خانواده مرحمت فرمود مگر اجازت سلسله چشتیه که در آن مرید شیخ نظام بودم پس از چند سال بدهار باز بکسب و مجاهده در آمدم، خارهای آهنی بالای دلق بر جسد پوشیدی و شبها نخفتی نماز معکوس گزاردی، عزم حج بخاطرش رسید با مراد معتقدان و دوستان و حاکمان وقت قد آدم حجره ساخته بر دو شتر بار نموده همراه برد، آنرا بر کشتی دریای شور نهاد و

۱.ح: 'تپسیا' نامند

۲.ج: 'بوستان' جاوید

۳.ج: 'گروه' ندارد

۴.ح: 'نفس' رموز

۵.ج: 'کرد' ندارد

همچنان نماز کنان و آویزان بمکه رفت و حج گذرانید و بمدینه رفت و طواف سعادت نمود، بعد پنج ماه بتاریخ سوم ربیع نخستین^۱ سال نهصد نود و هشت فرمان طلب صادر گردید، قبر در مدینه.

موج احوال آن واقف حقیقت الله، شیخ فیض الله نرنولی، مرید شیخ نظام نرنولی است. ابتدا قوت از مزدوری حمالی بهم رسانیدی، از فیض تقنین آن سلطان اقلیم یقین فایز بمراد خاطر گشت ناگاه بر جمال لولی زنی میل خاطرش شد و ننگ و ناموس را برباد داده حامل دف و ساز او گشت، برین وضع روزی بخدمت پیر بزرگوار رسید، چون محو عشق و مضطرب نلاطم اسواج بحرش بود معلوم نکرد که کیستم و کجا آمده ام و با که همراه ام. مرشدش از مشاهده این حال بحیرت در شد، فرمود ای فیض الله دور رفتی و دیگر کردی، از استماع این کلمه او را استغراق رو نمود، بعد از دیری که سر بر داشت بپای مرشد افتاد، او فرمود که ارباب نشاط مدام با تو خواهد بود پس از همانوقت جذب از حالش دفع شد تا وقت تحریر اوراق گلزار در قید حیات بود و سایر قافله نشاط حاضر بود از محمد اسحاق حجام معلوم شد که شاه فیض الله فرستاده کسی بنرنول رفت بدایره شیخ نظام درآمد آنوقت شیخ در مهمات بصرن مسجد می گردید و در تواجد بود و می گفت هر کس که شجر بیلہ اینجا آورده^۲ بنشانند او را نظام کنم. شاه فیض الله این مقدمه شنیده جای دیده بود از آنجا آورده بنشانند، صبح آن حضرت نظام برین مقدمه مطلع شده او را در برگرفت و تمام نعمت و خلافت عطا فرموده^۳. در مرآة جهان نما نویسد که شیخ کریم الله سهارنپوری علم و عمل بر کمال داشت. روزی در دلش شبه در علم پیدا شد، خواست که از^۴ شیخ فیض الله بپرسد، اندیشه کرد که او اُمی است^۵، بشب شیخ در معامله حل مشکلات کریم الله نمود، صبح او بیعت نموده و وفات شیخ فیض الله درین مصرعه تاریخ گفته: 'تاریخ انتقال وی آمد نظام باد'.

موج احوال آن در بساط معرفت شاه رخ، شیخ فرخ، نبیره شیخ نظام

۳ ج: عطا فرمود

۲ ب: بیلہ آورده اینجا

۱ ج: نخستین ربیع

۵ ا: امی ایست

۴ ج: از ندارد

نارنولی است. در طفولیت مقبول و منظور نظر جد خود گشته. در خلاصة التواریخ نویسد که او صاحب حال و ذوق و عالی همت و فتوت ذاتی و صورت نورانی داشت، در سال هزار و سی^۱ وفات یافت.

موج احوال شیخ عبدالمجید ساکن امروزه است، مرید شیخ نظام نرنولی است، بتقریب آن صاحب در تحصیل علم بنارنول رفته بود، مرید شیخ نظام شد و تلقین یافته به امروزه آمده در روضه سید شرف الدین نشست بقیه عمر گذرانید.

موج احوال آن شمع منور فانوس کمال، آن صاحب دولت دولت بی زوال، آن مخصوص بندگان درگاه ربانی، شیخ المشایخ حضرت شاه جنید روحانی، مرید و خلیفه شیخ نظام نرنولی است. قدم مستقیم در عبودیت معبود داشت. باوجود تعلق علایق^۲ عیال قسمی که او در توکل کوشیده سوای شیخ اله دیه خیر آبادی در معاصرانش کم یافته می شود. او را لقب روحانی از آنجا است که مرتبه کشف قبور و ارواح داشت. در سندیه سایر مزار گمنام را او دلیل اسم شد. ابتدای حال با کتساب رسمی درس کوشیده اکثری کتب در عربی و فارسی تصنیف کرد. چند قصائد در عربی و فارسی بی نقطه گفته و جامع کمالات ظاهری و باطنی بود. بعد تحصیل علوم مرید شده بسندیه استقامت گزید و در امور شرعی هیچ نوعی خلاف نرفت. بعد نماز صبح بیرون شهر رفتی، هیزم آورده بدو فلوس فروختی، روزی سواری هیزم بزور گرفته دو سه تازیانه زد، خاموش شده بسرای خود آمده^۳ بتقریبی آن سپاهی خادم خود را همانوقت دشنام داد، خادم مخدوم را بکشت، از آنروز هیزم فروشی موقوف نموده در عبادت الهی مشغول بود و يك تنكه از غیب زیر سجاده موجود می شدی خرج متعلقان کردی. روزی اهلیه حضرت شاه جنید يك فلوس داشته و يك فلوس بخرچ آورده، روز دیگر تنكه که از غیب حاضر می شد موقوف شده چنانچه فلوس بخانه اولادش تا حال موجود است اتفاقاً از سندیه بقصه موهان بکناره دریای سئی نشست و می گفت که تا حق از دست خود نخواهد خورانیذ نخواهم خورد، قریب يك هفته نشسته مانند آخرش دریا بجوش آمده متصل پایش رسید و آب دریا تا بکمر آمد، يك گروه

۱. ج: هزار و سه

۲. ب: 'علایق' ندارد

۳. ب: خود آمد

نان و کانسسه حلوه قریب دهن رسید دوسه بار از دست کناره کرده داد، او باز^۱ اندیشید که این قدر بی ادبی بجناب الهی خوب نیست، نان و حلوه را گرفته خورد، هاتف آواز داد که ای جنید روحانی اگر تو این بار نخوردی از دست خود می خورانی باز بسندیده آمده استقامت نمود^۲ و اکثر مزار بزرگان سندیده که کسی را اطلاع نبود از باعث حضرت شاه جنید ظاهر شدند و از ارواح هر يك بزرگان فیضیاب ملاقات می شد چنانچه از حضرت مخدوم سید علاء الدین صاحب ولایت سندیده خلیفه حضرت^۳ نصیرالدین محمود فیضیاب شد و بحضرت میران معزالدین که خلیفه حضرت شهاب الدین سهروردی که جانب غرب قصبه مزار اوست فیضیاب شد^۴ و از حضرت مولانا حافظ سراج که طرف شمال قصبه مزار اوست بهره ور شد و از حضرت پیر نورانی که مزار ایشان متصل قصبه است مستفید شد و از حضرت خواجه خضرهم ملاقات داشته و از روی کشف در باب قریه معموله سندیده نیز خبر تاراج نمودن داده بود بعد پنجاه سال همچنان واقع شد، در ماه رمضان المبارک^۵ بتاریخ هفتم سنه یکهزار پنجاه هجری وفات یافت.

موج احوال شاه مودن خلف و خلیفه شیخ جنید روحانی مردی عظیم القدر و صاحب کمال بمرتبه رفیع متصرف بود و کرامات و خوارق عادات ظاهر و باهر داشت. از سندیده انتقال نموده در موهان بیرون شهر اقامت گزید. تمام عمر همانجا بکمال توکل و تجرید و صبر و قناعت و عبادت شاقه نموده بجوار رحمت حق پیوست، برکناره رود سئی مزار شریفش زیارتگاه خلق آن دیار است، رحمه الله علیه.

موج احوال آن در چمن عبودیت مائل به نخلبندی، شاه نجم الدین سرهندی، چشتی مشرب بود، شاه معصوم ظاهر نمود که فقیر چهار ماه در سرهند مانده پانزده بار بملاقاتش رسیده هر بار همین تصرف معاینه کردم که بعد ملاقات دستک فرمودی، از سرای او زنی اطعمه لطیف و وافر بغایت احترام آوردی و فقیر را خوراندی، معلوم شد که از همه آیندگان همین طریقه داشت.

۳. ب: 'سید نصیرالدین'

۲. ب: 'استقامت' نموده'

۱. ب: او باز 'آمد'

۵. ب: در ماه 'مبارک' رمضان'

۴. ب: فیضیاب 'شده'

موج احوال آن اکمل الدهر، آن افضل العصر، آن از غایت علم بمقام حنبلی، شیخ پنجو چشتی^۱ سنبهلی، دانشمند متبحر بوده، عمرها بر مسند افاده درس علوم فرموده. در تاریخ بداؤنی نویسد که وی صاحب کمالات صوری و معنوی است. در حین تحصیل علم حال بر وی غالب آمد و ترك قیل و قال کرده ارادت بر استاد خود شیخ عزیزالله دانشمند طلبی که از علمای بالله^۲ و مقتدای مشایخ روزگار بود آورد و سیر سلوک در خدمت شیخ علاؤالدین چشتی دهلوی نمود و اجازت خواست تربیت طالبان و مریدان از هر دو بزرگوار یافت و در اوائل جذبه ده سال در صحرای نواحی سنبهل و امروهه سر و پا برهنه می گشت و درین مدت سر او ببالین و بستر نرسیده، صاحب ذوق و سماع بود، پیوسته در وقت تکلم به تبسم الله بر زبانش گذشتی و در نهایت احوال کیفیت محبت بر وی استیلا یافت که باندك نغمه از خود رفتی لهذا طاقت شنیدن سرود نداشت، فقیر چون در سنه نهصد و شصت بسن دوازده سالگی با والد ماجد خود در صحبت شریفش در سنبهل رسیده قصیده برده را در خانقاه ایشان یاد گرفته اجازت حاصل کرد و^۳ در اکتساب فقه حنفی نیز سبقی چند تیمناً و تبرکاً خواند و در سلك ارادت خاص آورده بوالد فقیر فرمود، ما پسر ترا از جانب خود استادی میان شیخ عزیزالله کلان شجره بدان جهت دادم که از علم باطن هم بهره یابد الحمدلله علی ذلك حضرت شیخ هفدهم محرم در سنه نهصد و شصت و نه بجوار قرب^۴ ایزدی داخل شد،^۵ درویش دانشمند تاریخ اوست.

موج احوال آن درویش انور، شیخ منور، او هم سنبهلی است. در خلاصه التواریخ نویسد که نبیره شیخ پنجو بود. پدرش منصور^۶ تربیت یافته پدر خود بود و با شیخ تاج الدین مرید شیخ بیرنگ صحبت داشت. شیخ منور در ذوق و شوق کامل و بحسن صورت نیز مایل بود، از غایت اخلاق و کمال از مشایخ سلف یاد می دهانید، در سال هزار سی و هشت هجری در گذشت.

۱. شیخ نحوی چشتی

۲. علمای 'ماعد'

۵. بجوار 'قریب'

۳. ج: 'و ندارد'

۶. ج: 'شیخ منصور'

۴. 'ما' ندارد

موج احوال آن واجب التعظیم، محمد عظیم، پسر شیخ منور متوکل و عزلت گزین داماد شیخ تاج الدین چون بدو جذبه حق رسید بسیر درآمد و از هیچکس چیزی نگرفتی^۱. شاه جهان بادشاه رستم خان دکهنی را بقندهار مهم فرمود او بلحاظ افراط فوج طرف ثانی از هر یک درویش مشایخ وقت رجوع نموده می خواست که بادشاه از آن مهم مرا باز دارد، چون بآن حضرت رجوع آورد فرمود که کشته شدن غنیم بر دست او مقرر گشته، رستم خان ازین تفاول بقندهار رسید و بمجادله درآمد، همان روز آنحضرت تا دیری خلاف عادت مراقب بود، چون سر بر آورد فرمود رستم خان بر قندهاریان فتح یافت من متوجه او بودم تاریخ را قلمبند نمودند مطابق افتاد، وفاتش در سال هزار و چهل و یک بود، بعدش شیخ عبدالاول پسرش سجاده نشین گشت و زیارت حرمین نمود،^۲ در سال هزار و شصت در راه مکه وفات یافت، قبرش در اورنگ آباد.

موج احوال آن چمن پیرای حدیقه کمال، آن گلدسته بند^۳ ریاحین وصال، آن متشرح حکایات ارباب عشق و رهنمونی، **حضرت شیخ عبدالقادر** مصنف تاریخ بداؤنی بن ملوک شاه بن شیخ حامد بداؤنی، نسبت ارادتش بشیخ پنجو^۴ سنبهلی می رسد. ابتدای حال اکثر کتب متداوله از ملا حاتم سنبهلی و از شیخ اله دیه خیر آبادی^۵ و شیخ مبارک گوپاموی عمده علما خوانده و تحصیل تمام کرد. از جهت فراست و وفور علم و لطیفه گوئی و دانایی اکبر بادشاه او را داخل ندیمان و همنشینان خود کرد و از جهت فسادات فیضی و ابوالفضل و اکثر هنود ماهر^۶ کتب علوم هندی که در دین^۷ اسلام خلل انداختند و خودش این ماجره را بشرح طول طویل نوشته از صحبت سلطان متنفر شده دوری گزید و از ترس و خوف سلطانی بحکم آنکه بی همه و باهمه بشکر بادشاه می ماند و گاه گاهی که در حضور طلب می شد از سر کمال غیرت از غایت جرأت اسلام تکذیب و تشیع عقیده باطل می کرد و بکار خود مشغول می ماند و یک قرآن مجید بحط نسخ نوشته بلوح و جدول مکمل ساخته بروضه شاه داؤد جهت فال^۸

۱. ج: چیزی نگفتی ۲. ج: حرمین نموده ۳. ا: بند ندارد

۴. ا: شیخ تحوی ۵. ج: خیر آباد ۶. ج: هنود برما

۷. ا: دین و اسلام ۸. ب: جهتی وال

ترسیل ساخت و امید کفارت گناهان از آن واثق یافت. در کتاب خود نوشته که روزی فقیر بحضور حضرت قطب الاقطاب بندگی نظام الدین حاضر بود این شعر از نهایت ذوق خواند:

آسمان بار امانت نتوانست کشید قرعه فال بنام من دیوانه زدند
نیازمند معنی این شعر از آنجناب تفحص نمود، در جوش و غصه آمد فرمود که تو بچه چه خواهی فهمید؟ اگر جنید و شبلی خواهند بمطلبش بدیر رسند، پانزده روز چنان حجاب^۱ از آن جناب نیازمند را واقع شد که از ترس بحضور نرفتم، صاحبزاده بندگی شیخ محمد تقصیرات عفو کنانید، در یک هزار و چهار هجری وفات یافت.

موج احوال آن سرمایه توکل، آن گوهر گرانمایه تفول، آن سیاح عالم ملکوت^۲ بی رخس، سید حسن چشتی مندوی بن اله بخش، مرید سید علی چشتی است که بشش واسطه بمیر سید محمد گیسودراز می رسد. در گلزارالابرار آرد، زاد بوم مندو در سال نهصد و شصت و هشت پیر محمد خان که بزرگ نوئینان اکبر شاهی است مالوه را برگرفت و کشایش دارالخلافت مندو کرد بحکم آنکه الملوک اذا دخلوا قرية افسدوها باشندگان شهر از بیم مغول سراسیمه^۳ ترگریختند، دران شورش پدر سید^۴ نیز از فرزندان جدا افتاده بسکانش هم ذکر را باز نیافتند و وی ده ساله بود سپس شیخ فیروز نام شدی، خواهرش پرورش نمود، با کتساب فضئل رسمی ازین رهگذر پرداخته، چون بیایه عقل رسید خواهرش کد خدا کرد دران اثنا اورا ولوله خدا جویی در سرافتاد مرید گشت، پیروی زود از عالم رفت تشنگی افزود بخدمت جمال الاولیا شیخ محمود جلال شطاری آمد علم طریقه فرا گرفت، چون به بست و پنج سالگی رسید از مردم کناره گزید، در سواد شهر کلبه ساخت تا امروز که بست و هشت سال است بتوکل گذرانیده يك كانسه دوع بازار هر که بملازمت او از فقیر و امیر^۵ که می رفت پیش می آورد بدر دولتمندان^۶ درین مدت نشتافت انراهم ادهم وار از کاه و هیزم صحرای فروخته وجه کفاف عیال می کرد و صایم الدهر است خدا عمرش زیاده کند.

۱. ج: چنان 'خجالت' ۲. ب: 'ملکوت' ندارد ۳. ب: سراسیمه 'شده'

۴. ج: شورش 'بدر رسید' ۵. ج: 'امیر و فقیر' ۶. ا: 'دولتمندان' درین

موج احوال آن کرامت کیش معامله ایثار، آن باستماع آهنگ دوست^۱
 در تو اجد سرشار، آن فرزند رسول الله، حضرت سید مصطفی محبوب الله، در
 گلزار ابرار نویسد، از نبایر سید حسین چشتی است، پیوسته خود را بخلعت های
 گران نرخ آراستی و شعار معشوقانه پیش گرفتی، ملك شیرپور شیخ المشایخ
 برگذارد که در شب عرس سید حسین مرا^۲ باستدعای قطب زمان شیخ عبدالملك
 فرستاد، چون او بسلسل بول گرفتاری داشت شب بود نیامد، پیام داد که طلب
 بیماران معلوم العذر بروز پسندیده تر و^۳ اگر نوبت طلب بشب رسد طلبنده را
 مردانگی باید، ملك پیام نزد سید برگذارد پس از تأمل فرمود ای ملك شیرپور
 بطرزی که اعلام رفته استدعا کن، چون پیغام رسانیدم بی درنگ او بمجلس عرس
 آمد تا بامداد گرم وجد و سماع بود و باستنجا محتاج نشد و سید را فقیر یکصد و
 چند کلوخ رسانید، هرگاه در خدمت نمی بودم دیگر پرستاران می رسانیدند القصه
 آن بیماری از وی برداشت و^۴ برخود گرفت، عیسوی تصرف، یعقوبی ولایت هم
 آغوش گردانید، خوابگاهش احمدآباد گجرات.

موج احوال آن مرکز کاف کرامت، آن امام در طریقه امامت، آن بلباس
 ظاهر جلوتی، ملك شیر خلوتی، خلیفه عبدالحكیم است. از نبایر شیخ بهاؤالدین
 زکریا بود مرید سید مصطفی چشتی، زاد بوم احمد آباد گجرات، وضع درویشی
 را^۵ در لباس سپهگری پوشیده داشتی، بسیار بزرگ بود، اکثری را فیض باطن
 رسانید، نوافل و درود بر پیغمبر صلی الله علیه وآله^۶ وسلم مدام معمول بکثرت
 داشت، از ملازمت شیخ بده چشتی علم طریقت فرا گرفت و بارشاد او وقوف بر
 مقامات و عبور بر منازل نمود، در سال نهصد و هشتاد از گجرات بخاندیس آمد،
 يك چندی بنو کری امرای^۷ آن دیار بسر برده در سال هزار و پنجم بفرمان طلب
 ملك علام بصوب ملك معانی مرکب راند، رحمة الله علیه.

۱. ج: آهنگ 'دولت'	۲. ۱: 'مرا' ندارد	۳. ب: 'و' ندارد
۴. ج: 'او' برخود	۵. ۱: 'را' ندارد	۶. ب: 'و' آله' ندارد
۷. ج: 'اسیری' آن		

موج احوال آن قافله سالار بهشتی، **شاه نعمت الله چشتی**، سپاه شیر شاه سلطان سکندر لوده‌می بدو ارادت داشت باو مریدانه سلوک می کرد القصه از صیت پیری و صوت بزرگی او گوش زمان و زمانیان مالا مال بود، خوانگاه دارالسلطنت آگره.

موج احوال آن معدن کشف و کمال، آنصاحب دولت بی زوال، آن فائز بمقام ولایت سفیان ثوری، قطب آفاق **حضرت شیخ محمود چشتی رنهنوری**، در گلزار نویسد، حافظ مراتب وجود صاحب کشف و شهود بود، خلیفه پدر ارشاد پناه خود شیخ الهداد چشتی است و او خرقة خلافت از والد ماجد خود شیخ سدوه گنج روان یافته که جواهر معارف و حقایق شناسی در آستین وقت داشت، سلسله او بشیخ محمد ساوی می رسد که پدرش خلیفه چراغ دهلی است. در زمان حکومت قادر شاه که ملوخان مشهور است از وطن خود بمندو رسید و در قریه کنجاون بر لب رود نریده که از مندو سه فرسنگ بجانب^۱ جنوب واقع است رحل اقامت افگند. مدتی دراز بر پشته که در وسط آن روش خانه افتاده بود حجره برای ریاضت برگزید و پیوسته با نفس محارب سالها بتوکل و تسلیم خاموش بودی، یومیه و فتوح حاکمان قبول نکرد چون تاهل گزید از غایت منت حکام خانه و خاقاه و مسجد در کنجاون بنا ساخت و معاش قبول نموده پیوسته با درویشان آینده و رونده صحبت و خوانچه درویشانه فراز کرده مراسم دعوت خلیلی^۲ و بساط ابراهیمی بجای آورد. چون بعد از آنهصد و شصت وفات نمود فرزند خود شیخ میان را جانشین خود ساخت او نیز پرورش فقر براه درویشی استقامتی تمام داشت، احیای مراسم والد ماجد خود کردی، در نهصد و هشتاد و پنج وفات یافت^۳، مرقد در کنجاون و بهلوی تربت پدر بزرگوار خود، او سه پسر داشت.

موج احوال آن واقف اسرار سرمدی، **شیخ عبدالله مشهدی**، از یاران شاه طیب است، موصوف به تقوی و صلاح از لباس تکلیف معرا است و از تعلق ظاهری مبرا و^۴ طریقه پسندیده داشت و در متابعت سنت بسیار می کوشید، از جمله اولیا بود، مریدان وی صاحب توفیق مجاهده بودند.

۱. ج: 'بسموی' جنوب

۲. ج: دعوت 'خیلی'

۳. ج: 'از ندارد'

۵. ب: 'و ندارد'

۴. ج: وفات 'نمود'

موج احوال آن کامل لاریب، آن واقف شهادت و غیب، آن افضل ولی و اکبر وحید، با چشم گریان قایم اللیل حضرت سید زهید^۱ پور شاه بده بن حمزه بن قطب بن عمر بن جلال بود، زاد بوم و خوابگاهش قصبه سارن. در گلزار ابرار نویسد که وی خلیفه شیخ محمد عیسی تاج^۲ جونپوریست. گویند سر او جز نقب مراقبه نمی افتاد و دیده اش جز گریه شوق نمی پسندید و سینه او غیر از سوزش عشق بخیالی^۳ الفت نداشت و ضمیرش و رای یاد مولی نمی اندیشید، همگی زندگی روزگار را بمراقبه و انتظار سپرد، شیخ قاضاً شطاری که مهین خلیفه شیخ عبدالله شطاریست داماد اوست، رحمة الله علیه.

موج احوال آن جامع جمیع طریق طریقت، آن معرج معراج حقایق^۴ حقیقت، آن مقتدای مشایخ عالی منزلت، آن پیشوای علمای علم معرفت، آن مشرف مرتبه مسروری، حضرت شیخ بهاژالدین جونپوری، مرید حضرت عیسی تاج و خلیفه راجه حامد شه مانکپوری است چنانچه ادهن خلف خود را بسلسله حامدیه مرید ساخت. صاحب فضائل و برکات مورد تواجد و حالات، عجبوه روزگار کشف و کمال مجموعه تجلیات حضرت ذوالجلال، در تصوف رتبه بلند و بدرویشی مرتبه ارجمند داشت. صاحب اخبار الاخیار آرد شیخ حسین نام مردی صاحب نعمت از گجرات بجهت ملاقات شیخ محمد عیسی تاج بجونپور تشریف آورد، شیخ آنوقت بکمال صلاحیت و تقوی طالب علمی می کرد بصحبت او افتاد، شیخ حسین علم کیمیا می دانست آنحضرت را فقیر و مستحق دانسته روزی گفت، ترا همراه من بصحرا می باید رفت، شیخ همراه شد، آنجا کیمیا بعمل آورده ویرا داد که صرف مایحتاج کن، شیخ گفت ما از تو توقع کیمیای دیگر دارم این بکار نمی آید، شیخ حسین خوش دل شده به تلقینش کوشید. چون مدت ملاقات شیخ حسین از شیخ محمد عیسی تاج آخر شد مع نعمت و خلافت مرخص وطن گردید، شیخ درخواست بیعت نمود، فرمود از من در نصیب تو همین قدر بود و پیر تو درین شهرست پس از مدت مرید شیخ محمد عیسی تاج گردید. چون وقت وفات شیخ

۱. ب: حضرت سید زهید

۲. ب: تاج ندارد

۳. ج: عشق بجهانی

۴. ب: حقایق ندارد

محمد عیسی^۱ رسید فرمود که ای بهاؤالدین خرقة خلافت تو پیش سیدی است از مانکیپور خواهد آمد پس از راجه حامد شه خلافت یافت. کمالات و خوارق عادات او نه چندانست که این مختصر گنجایش آن داشته باشد، چهاردهم جمادی الاولی در سال نهصد و یازده هجری وفات نمود. شیخ مبارک خلیفه شیخ بهاؤالدین جونپوری بسیار بزرگ بود، سیزدهم جمادی الاول وفات نمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن شیخ بزرگ مقدم اولیا، آن ره نورد صحرای علیا، آن بمقام انبساط و سروری، قطب وقت شیخ ادهن جونپوری، از مشاهیر مشایخ آن دیار در ترک و تجرید و صدق و ورع قدمی ثابت داشت، خلف و خلیفه پدر عالیقدر خود شیخ بهاؤالدین جونپوریست. سلطان ارباب مجاهده و مقتدای اصحاب مشاهده بود، چندان آوازه شیخوخیت داشت که بتحریر نیاید. صاحب تاریخ بدائونی نویسد که وی عمر طبعی یافته بلکه از آن هم گذرانیده بود چنانچه پسرانش در سن هفتاد هشتاد^۲ سالگی بخدمتش قیام می داشتند و نبیره های او برین قیاس. وی را علوم ظاهری بسیار حاصل بود اما هرگز درس نگفتی و ذوق سماع و حالت نهایت داشت، باوجود ضعف بدنی و بی طاقتی ترکیب عنصری و سستی جمیع اعضا که در تجدید وضو و قیام صلوٰه و بعضی از حرکات ضروری دیگر بی امداد خادمان از محل آرام برخاستنش دشوار بودی هرگاه او سرود شنیدی بسماع برخاستی و چندان حرکت کردی که چند کس از حفظ او عاجز آمدندی و در وقت ادای صلوٰات فرض نیز همین نسبت داشت که سنت و نوافل نشسته ادا می کرد بعد از آن که او را بر می داشتند و تحریمه می بست فرض استاده می گزارد چنانکه^۳ احتیاج بمدد و امداد نداشت و درین ضعف غذا بسیار خوردی که تحلیل آن محض خرق عادت او^۴ می نمود و اولاد و احفاد فرخنده نهاد او ازو بسیار مانده، از شریعت و طریقت و حقیقت چندان کلام جامع که خاصان را ادراک آن مشکل بود در سن نهصد و هفتاد و شش وفات، 'شیخ ادهن' تاریخ وفاتش یافته، رحمة الله علیه.

۲. ب: هفتاد و هشتاد

۴. ج: او ندارد

۱. ج: عیسی 'ناج'

۳. ج: 'چنانچه' احتیاج

موج احوال آن ولی جلیل الشان، آن عرفان و عبادت را برهان، آن مدام ناظر جمال اله، کامل وقت حضرت شیخ محمد بن فضل الله، از مجاهدان دین و مخصوصان درگاه رب العالمین، در فقر و فنا و عبادت و ریاضت شوکتی رفیع و حالت قوی داشت، بکمال معرفت درجه^۱ بلند^۱ و نهایت حقیقت مرتبه^۱ ارجمند او را بوده است، از کنار اولیای خاندان چشت شان عظیم داشت و مرجع مشایخ زمان بود، اکثر شاهبازان از تلقینش فایز بمطلب شدند. صاحب تذکرة الاصفیا^۲ آرد که نام جدش شیخ محمد صدرالدین است و از فرزندان حضرت^۳ صدیق اکبر بود، رضی الله عنه، اگرچه آبای او در جونپور می ماندند مگر مولد شیخ در احمدآباد گجرات واقع شد. سن صغر^۴ داشت که هم والد او در گذشت، بخدمت مخدوم شیخ صفی گجراتی پیوست و خرقة اجازت پوشید و بموجب حکم آن رموزدان تقدیر در ابتدای حال بمکه معظمه رفت زیارت بیت الله نموده تا دوازده سال همانجا در صحبت حضرت شیخ علی متقی گذرانید و بانواع فیوضات مشرف شده معاودت نموده باحمدآباد گجرات آمد و متاهل شد تا دوازده سال بخدمت شیخ وجیه الدین گجراتی بتحصیل علوم ظاهر مشغول ماند. همدین ایام بصحبت شیخ محمد ماه پیر پوری مرید شیخ ادهن جونپوری که هم در گجرات اقامت داشت مرید شد. چون شیخ محمد ماه از زبان والد ماجد او شنیده بود که پسر خورد ما قطب خواهد شد او بسیار احترام می کرد. شیخ ابو محمد جعفر^۵ تمیمی که مرید والد او بود از قلعة اسیر کتابتی بشیخ وجیه الدین و شیخ محمد ماه نوشت که شاهباز را چرا بیرواز نمی آرند؟ ایشان در جواب نوشتند که بدست شما است و شیخ را رخصت کردند بملازمت شیخ ابو محمد رسیده نعمتی که والد بزرگوارش باو سپرده بود یافت و در برهان پور توطن اختیار کرده^۶ بدرس اشتغال داشت، ضیع و شریف ولایت خاندیس و آن حوالی را ارادت بهو بود، در محفل رسول صلی الله علیه و آله وسلم^۷ دخل مدام داشتی. وقتی قصد مدینه نمود رسول صلی الله علیه و آله^۸ و سلم از آن

۳. ب: 'حضرت' ندارد

۶. ا: 'کرده' بود

۸. ا: 'و آله' ندارد

۲. ج: 'تذکرة الاولیا'

۵. ج: 'حضر' تمیمی

۷. ا: 'صلی الله علیه وسلم' ج: 'رسول دخل مدام'

۱. ا: 'درجه' دوچند

۴. ب: 'سن' 'صغیر' داشت

مشقت منع فرمود، از راه معاودت قصبة خود کرد، خیلی متابع سنت بود، نذور و فتوح را سه حصه می نمود يك حصه بجهت قوت عیال می داد و حصه دیگر خرج فقرای خانقاه می نمود، سوم حصه بحرین شریفین ارسال می کرد و خوارق و کرامات ازو بسیار سرزده، وفاتش بتاریخ دوم رمضان شب دو شنبه سنه يك هزار و بسست و نه هجری در برهان پور واقع شد چنانچه خواجه هاشم رحمه الله علیه تاریخ فوتش از ابن فضل الله^۱ یافته، مدت حیاتش هشتاد و هشت سال.

موج احوال آن مرهم قلوب مجروح عاشقان، آن بصارت افزای دیده عارفان، آن فرمان روای اقلیم معنوی، سالار کاملان شیخ سالار^۲ بده کروی، خلف و خلیفه شیخ نظام الدین مهاجری فتحپوری بود او مرید شیخ فخرالدین مهولی^۳ خلیفه مخدوم جهانیان سید جلال بخاری است و يك خرقة خلافت از حضرت شیخ بهاؤالدین جونپوری خلیفه شیخ عیسی تاج نیز یافته چنانچه در مریدان خود همین سلسله شیخ محمد عیسی جاری داشته الغرض حق سبحانه تعالی برکت وسیع و رتبه رفیع در صوفیه اهل صفا اورا بخشیده بود که آن در سلسله عالیقدر او خلفای صاحب درد و اذواق^۴ و کشف و کرامات بودند چنانچه شیخ مبارک سندیلوی مرید شیخ سعد^۵ خیرآبادی و سید عبدالغنی ساکن فتحپور همنسوه از فیض یابان اویند و در بیاض اولیا نویسد که شیخ سالار ابتدای حال برسم^۶ دانش نپرداخته بود که مرید نظام الدین مهاجری شد، با کتساب صوری بجونپور شتافت، دوازده سال باین مجاهده کوشیده بعد تکمیل بخدمت شیخ بهاؤالدین پیوست تلقین^۷ آن هادی با یقین بریاضت در آمد و مجاهده بمشاهده انجامید پس از رخصت مرشد بفتحپور وطن اصلی خود معاودت کرد و برمسند ارشاد نشست عالمی بوی تولا نمود و در تذکره مولوی محمد صالح هرگانوی آرد که آنحضرت از رخصت مرشد خود بکره آمده^۸ درون قلعه مسجد و حجره بنا ساخت اقامت نمود، چون کثرت مریدان زیاده شد آنجا گنجایش اقامت نیافت بیرون قلعه بزمینی

۱.۳: فخرالدین 'مهولی'

۱.۲: 'سالار' ندارد

۱.۱: از 'ابن الله'

۶.ب: 'برسمی' دانش

۱.۵: 'سعد' ندارد

۴.ب: درد و 'ذوق'

۸.ب: بکره 'آمد و'

۷.ب: از 'تلقین' آن

بنای خانقاه منظور ساخت، آنجا جنیان مقیم بودند متحملان عمارت را باعث ایذا گشتند، چون این حکایت بسمع شیخ رسید از مریدان فرمود که آواز دهید ای جنیان تا حال شماها از امر حق اینجا بودید اکنون فرمان الله تعالی ما خواهیم ماند بمجرد استماع این حرف غلغله دران نواح برخاست و کس کسی را نمی دید، بعد زمانی دو شخص بالباس صوفیان پیدا شده شیخ را سلام کردند و گفتند من از طایفه جنیانم بزرگان ایشان مرا در خدمت شما فرستاده اند و پیغام دادند که ما جماعه کثیر از مدت درین زمین متوطن بودیم حالا از قدوم شما حیرانیم که کجا رویم؟ فرمود شما را امرست که بگرد و کنار قلعه کالنجر مقیم شوید، برخاستند قدمی چند رفته غایب شدند زیاده تر غلغله دران قوم افتاد، از وقت نماز پیشین تا بفجر هنگامه و شور بود آخر موقوف شد. وی را کمالات بسیار است و شخصی از در آمد و سر بقدم شیخ نهاد بانواع نیازمندی پیش آمد، حاضران پرسیدند که تو کیستی و از کجا می آیی؟ گفت در مدینه منوره چهار سال بودم و هر وقت بآستانه بوسی رسول صلی الله علیه و آله^۱ و سلم می رفتم مخدوم را آنجا می یافتم و فواید بسیار می ربودم و امسال که سال چهارم است نیز خدمت^۲ مخدوم را وقتی در مکه دریافته اینک آمدم اینجا ما^۳ هم باتفاق در خانقاه رسیدیم نظر من بر مخدوم افتاد شناختم و اظهار نیاز کردم، حاضران گفتند حقا که مخدوم از خانقاه قدم بیرون کشیده باشد و حضرت را مریدی بود قاضی بده نام، روزی از وسوسه^۴ شیطانی بدو کان خمر فروش رفت و ازو پیاله شراب خواست، او پیاله پر کرده داد، خواست که پیاله نوش کند، لطمه از غیب بروی قاضی رسید که بیهوش شد چون بهوش آمد در خدمت شیخ رسید، بمجرد دیدن او شیخ تبسم کرده فرمود، مرید من قصد شراب کند، در بست و هفتم ربیع الثانی یا هشتم ربیع الاول سنه نهصد چهل و شش وفات یافت، در چکله کره مزار شریفش زیارتگاه خلق آن دیار است، رحمه الله علیه.

موج احوال آن قدوه متورعین، شیخ بهارالدین، خلف و خلیفه پدر عالیقدر خود حضرت سالار بده است. در بیاض الاولیا نویسد که آن حضرت صاحب

۲. ب: 'خدمت' ندارد

۱. و آله ندارد

۳. ب: اینجا هم 'باتفاق در خانقاه رسیدم' ۴. ج: روزی 'وسوسه'

مجاهده و رياضت و كشف و كرامت بود. شيخ مخدوم جهانيان خلف او در رساله اسرار سالاري نوشته كه شبي او ذكر الله الله مي گفت گاهي جسيم مي شد و گاهي از هيئت قديم كم، چون چنين ديدم حواس باخته شدم، وقت قيلوله بخدمتش مي رفتم گاهي دل شريف در رقص آمده هو هو مي گفت، رحمه الله عليه و شيخ يحيي سنديلوي خليفه شيخ بهاؤالدين^۱ است، بغايت مرد مرتاض و ممتاز بود، شيخ حسن سرمست كه به يازدهم رجب وفات نموده از خلفاي شيخ سالار بده است.

موج احوال آن سرمايه و داد، شيخ داد، خال شيخ جهانيان نيز از خلفاي شيخ بهاؤالدين است و سواي آن ديگر خلفاي آن حضرت بسيار بوده اند، احوال آنها به نگارنده زخار بهم نرسیده.

موج احوال آن بزرگ زمانيان، شيخ مخدوم جهانيان، خلف و خليفه شيخ بهاؤالدين است. در بياض الاوليا آرد كه وي را عجائب احوال و بغايت صاحب كمال بوده، تصنيفي دارد مسمي باسرار سالاري آنچه كه از جد و پدر خود يافته از اذكار و اشغال و اوراد دران كليه نوشنه است و هم آنجامي آرد كه شبي شيخ اين ضعيف حضرت ابوي شيخ بهاؤالمله والدين ذكر چهار ضربي هومي كرد چون آواز ذكر بگوشم رسيد جاذبه اشتياق مرا بقرار كرد^۲ بيطاقت شده استاده شدم، خواستم كه متوجه حجرة آنحضرت شوم چون آواز و غوغاي هو هو از هر طرفي درو ديوار و هر ذره از ذرات بر مي آمد راه نيافتم كه بروم هر چند خواستم كه گام بر زنم و قدم بردارم ممكن نشد.

موج احوال آن اهل كمال حقيقت و معرفت، آن ممتاز زمان در شريعت و طريقت، آن مقتداي اتقيا و اصفيا، حضرت شاه جمال اوليا، صاحب بياض الاوليا نويسد كه خلف و خليفه شيخ مخدوم جهانيانست، سراج الاوليا و تاج الاصفيا بود و كرامات ظاهره و مقامات باهره داشت، بخدمت قاضي ضياء الدين معروف بقاضيضيا كه ذكرش در بحر قادريه بتحرير آمده تحصيل علوم صوري و معنوي مي كرد، طبعيت او نهايت غني بود و بمدعا نمي رسيد چنانچه طلبه كه هم درس او

۱. بهاؤالدين 'سنديلو'

۲. ج. بيقرار 'ساخت'

بودند از راه تمسخر او را جمال اولیا می گفتند. روزی جماعه طلبه بسیار بر وی خنده کردند تمسخر ایشان بر طبع وی گران آمد و از آنجا بیرون رفته خود را در غاری انداخت تا سه روز آنجا بود. روزی شیخ ضیاء الدین پرسید که جمال کجاست؟ گفتند سه روز است که او را ندیده ام، شیخ فرمود تفحص نمایند و خود هم بتجسس بیرون آمد ناگاه بر سر غاری رسید که شیخ جمال آنجا بود، دید که گریه می کند و بسبب گرد و غباری که بر روی نشسته بود شناخته نمی شود، شیخ آواز داد که ای جمال از 'برای چه گریه می کنی؟ گفت یا مرشدی طالب مسلمان بر من خنده می کنند و از تمسخر مرا جمال اولیا می گویند شیخ تبسم نموده فرمود برخیز ترا اولیا گردانیدم، از غار بر آمد، شیخ پیرهن خود را بوی عطا فرمود از آنروز طبیعت او را ذکایی پیدا گشت که همه حیران ماندند، بعد تحصیل علوم شیخ او را باربعین نشانید و به نعمت و خلافت سلسله قادریه مشرف ساخت و وی بصحبت فیض شیخ قیام الدین ابن شیخ قطب ولد شیخ ادهن جونپوری قدس^۲ اسرار هم نیز رسیده و خرقة خلافت سلسله چشت و سهرورد و مداریه از وی یافت و بکره که وطن او بود آمده بدرس و افاده علوم صوری و معنوی اشتغال نمود و بسیاری را بمنزل مقصود رسانید. از جمله کمالات آنجناب اینست، دستور داشت بهر کس علم ظاهر^۳ می آموخت اول اقرار می گرفت که بعد تحصیل علم مرید من شوی و اخذ فوائد دینی که عبادت از مجاهده راه خداست اختیار کنی، طالب علمی اقرار مریدی و مجاهده نموده علم ازو حاصل کرد و از اقرار بر گشت وی تصرفی کرده که علم او سلب^۴ شد، رحمه الله علیه.

موج احوال آن کوه قاف حقیقت، آن جام باده صاف معرفت، آن عامل شریعت نبوی، قطب الاولیا حضرت میر سید محمد کالپوی، در مشرب صوفیا اهل صفا شانی عظیم داشت، رئیس اقلیم ولایت والی کشور هدایت بود. در بیاض الاولیا نویسد، اصلش از سادات صحیح النسب ترمذی^۵ است. آبای کرام ایشان در جالندهر سکونت داشتند، پدرش میر ابو سعید بتقریبی از آنجا بکالی آمده

۱. ۳: 'ظاهری' می آموخت

۲. ۱: 'قدست' اسرار

۱. ب: 'از' ندارد

۵. 'ترمذ' است

۴. ج: 'سلبت' شد

توطن گزید. میر سید محمد ابتدای تلمذ علوم و سند حدیث از شیخ یونس که قدوة علمای متبحرین و زبده محدثین بود نمود، چون شیخ یونس اطاعت سنت بمرتبه داشت قطب الاولیا نیز قدم راسخ در اتباع سنت گماشت، شیخ جمال اولیا پیر و میر ابوالعلی مرشد او بحضورش سرود نمی شنید،^۱ آخر از شیخ جاجموی چیزی خوانده فاتحه فراغ بردست شیخ جمال اولیا گردی حاصل ساخته در خانواده چشتیه ازو بیعت نمود و اجازت سلاسل دیگر هم یافت و بموجب حکم پیر در کالپی بطاعت و عبادت مشغول شد. مدتها صائم الدهر مانده و بر هر قلب که^۲ تصرف کردی فی الحال آن قلب ذا کر بد کر الله شدی چنانچه مریدی این شعر گفته:

دم عیسی اگر احیای گل کرد دم جان بخش او احیای دل کرد

حق سبحانه تعالی او را قطبیت کبری عنایت کرده بود. وقتی برای کدخدایی خود عازم جالندهر گشت،^۳ در اکبر آباد خدمت میر ابوالعلی نقشبندی را دریافت، میرا قهقهه پدید آمد، سید را بدل رسید که درویش را با قهقهه چه کار و میر بر خطر او شرف شده فرمود، مولوی معنوی فرماید:

بر بیضه دل باش هان مانند مرغ پاسبان کز بیضه دل زایدت مستی و شور و قهقهه^۴
چون از جالندهر معاودت نمود وقت باز گشت تلقین و اجازت سلسله که حضرت میر را از روحانیت خواجه بزرگ معین الحق والدین چشتی^۵ رحمه الله علیه رسیده بود عنایت یافت، چندی در خدمت حضرت میر گذرانیده رخصت شد به پالکی او حضرت میر دوش مبارک خود داد^۶، وی را کمالات بس عالیهست، بی نظیر زمانه خود بود. روزی مویی از لحيه شریفش جدا شد، مردی از ادب برداشت، از ان موی ذکر الله الله جاری بود، حضاران^۷ از استماع ذکر بیهوش افتادند. مصنفات او روایح بعبارت عربی و رساله تحقیق روح و اسرار التوحید و ارشاد اساکین و رساله اتقیا و عقاید صوفیا و رساله عمل معمول ارادت و تفسیر سوره فاتحه بسیار داشت و این شعر ازوست:

۱. ب: نمی شنیدند ۲. ج: بر قلب هر که ۳. ج: جالندهر بر گشت

۴. ا: شور و قهقهه ۵. ب: معین الحق والدین چشتی ندارد

۶. ب: چندی در خدمت دوش مبارک خود داد ندارد ۷. ب: حضار از استماع

چنان ز عشق مرامست و بی خیر کردند اگر سرم برود مستیم ز سر نرود
قلم شکستم و اوراق شستم و دیدم که غیر یاد تو ای دوست جمله بیکلری است
بتاریخ بست و ششم شعبان روز سه شنبه سنه یک هزار هفتاد و یک بجوار رحمت
حق پیوست، مرقد شریفش در کالی زیارت گاه خلق است.

موج احوال آن بطایر مقصود دایم بخیال صید، **حضرت حاجی جنید**، از
اکبر یاران و مستفیدان قطب الاولیا است. اصل او از قریه توابع اکبر آباد که این طرف
آب جمن واقع شده بود، از کمال جذبه محبت الهی روانه بحر مین شریفین شد،
درین اثنا بخدمت محرم اسرار شیخ امکار نسی که از اولیای کمل بود رسید و بحلقه
مریدان او درآمد و شیخ امکار را استغراق چندان غالب بود که شخصی پیراهن
بجسدش پوشانیده و^۱ دیگری بر آورد و مطلق او را خبر نشد. حاجی چندی
بخدمتش بوده مراجعت بوطن نمود و احوال شیخ امکار در این کتاب بجای خود
درین کتاب^۲ آمده است.

موج احوال آن بمشاهده محبوب دایم در مسرت و شادی^۳، **حضرت میر
عبدالمومن اکبر آبادی**، از اجله خلفای قطب الاولیا است. حاجی ولی گوالیاری و میر
محمد وارث نظام آبادی و شیخ کمال کراکتی و میر مظفر نیز از حلفای آنجناب اند.

موج احوال آن بزبان خویش بقدیم صبر لا ثانی، **شیخ عبدالحکیم موهانی**، از
اجله مریدان و خلفای قطب الاولیا است. بر طریقه اسلاف خود قدمی ثابت و
همتی راسخ داشت، طریق نیستی و شکستگی و رضا و تسلیم برو غالب بود و
کوه صبر بود، در چشمش^۴ کرم افتادند او از خود دور نمی کرد اتفاقاً اگر کسی دور
می شد او را گرفته در چشم^۵ خود می انداخت و می گفت که رزق شما رازق
مطلق بلحم من معین ساخته شرط ادب نیست که از تو نفرت نمایم و حالت سماع
برو غالب بود و سید شاه عبدالرزاق بانسه^۶ نیز باو ملاقات در موهان نموده.

۱. او ندارد

۲. بجای خود آمده است

۳. مسرت و شادمانی

۴. در چشمش کرم

۵. در جسم خود

موج احوال آن در ملك معرفت بسروری، **شیخ کمال افسری**^۱، از خلفای قطب الاولیا است. در فقر و فنا و درویشی صاحب حظی کامل و نصیبی شامل بود، بطاعت و عبادت و ارشاد اهل ارادت اشتغال داشته در دهلی بسر می برد، همانجا وصال یافت، فاضل کامل و شاعر ماهر بود، زبانی فصیح و کلامی سلیح داشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مقبول آفاق، آن شیر بیشه اذواق، آن واصل بانوار سرمد، کامل زمانه **حضرت عاشق محمد**^۲، وی محبوب ترین مریدان قطب الاولیا است. صاحب غرایب حالات و عجایب واقعات بوده، مدام در شوق عشق و درد و ^۳سوز معشوق می بود. مصنف بیاض الاولیا نویسد، روزی در بیابانی می گذشت شیری بو مقابل می شد او بی ترس و هراس رو بروی او استاده گفت:

بهر رنگی که خواهی جامه ^۴می پوش که من از جلوه آن قد شناسم
آن شیر باز گشت و قصد او نکرد، بعد از ارتحال قطب الاولیا بزیارت حرمین شریفین رفت، پس از حصول سعادت زیارت معاودت نمود، چون به بر مجنون رسید از معاملات باطن آگاه گشت که مقام قبض روح و مدفن او درین بر است پس خنده کرده ^۵و گفت، مارا بهمین مکان باید خسپید، رخت مسافران و حمایل مصحف مجید و اوراق دیگر که با خود داشت بیکی از همراهیان سپرد و اشاره بدرویشی کرد که بو خواهی رسانید، دوران ریگستان دراز افتاده ^۶و همراه اسم الله روحش پرواز نمود، قافله روان شد، همراهیانش که متابع قافله بودند فرصت دفنش ^۷نیافتند لیکن از دور دیدند که بر نعش شریفش ریگ انبار گشته جسدش را پوشانید، ^۸انا لله و انا الیه راجعون.

موج احوال آن همدم نسیم وصال، آن از دولت دین مالا مال، آن از افاضل علما و صوفی اکمل، رئیس العاشقین **حضرت شیخ محمد افضل**، از اکمل مریدان و افضل خلفای قطب الاولیا است، او را حق سبحانه تعالی تصرفاتی قوی و کمال

۱. ج: کمال 'افسری'

۲. عاشق 'محمدی'

۳. ج: کمال 'افسری'

۴. ج: جلوه 'میپوش'

۵. ب: خنده 'کرد'

۶. ج: جلوه 'میپوش'

۷. ب: را 'پوشید'

۸. ج: جلوه 'میپوش'

وافر و عشق صادق و دست گیر اعط کرده بود، او بر طریق قطب الاولیا بر خود تمام عمر متابعت سنت و طریق نقشبندیه گذرانید، اکثر شاهبازان از تلقینش درجهٔ ارجمند^۱ یافتند چنانچه ذکر آنها می آید. در بیاض الاولیا چندان احوال او مندرج نبود، شاه محمد کاظم مرید نبیرهٔ وی حضرت شاه غلام قطب الدین مرحوم که ذکرش می آید^۲ می گذارد که اصلش از شیوخ عباسی غیر بنی الخلفا^۳ عباسیه ساکن سید پور بهتری توابع غازی پور بود، ابتدای احوال بجونپور آمده از ملا نورالدین تحصیل علم را تمام کرده تا شش ماه بدرس مشغول مانده، يك دفعه جذبهٔ عشق الهی بحالش غالب آمد ترك آن وادی نموده^۴ بکالیی رفت و بدایرهٔ درویشی وارد گشت، آن درویش پرسید که بطلب علم آمده ای؟ گفت کتب متعارف همه را خوانده ام بالفعل طلب خود دارم تلاش درویش می کنم، آن درویش بر سییل انکار فرمود بهتر است لیکن بدام میر سید محمد گرفتار نباید شد، گفت که ایشانرا مردم در جملهٔ واصلان حق می شمارند، گفت گریه و بکا هر وقت بر حالش غالب است واصلان را گریه کو؟ سپاهی^۵ آنجا حاضر بود این رباعی را خواند:

بلبلِ برگ گلی خوش رنگ در مقور داشت اندر آن برگ و نوا صد ناله های زار داشت
گفتمش در عین وصل این ناله و فریاد چیست گفت ملا جلوهٔ معشوق در این کلام داشت
پس آن حضرت فرمود که خواندن شعر این سپاهی^۶ دلیل بر خرق و کمال اوشان است که از غیب جواب حاصل شد، بعد آن بخدمت میر سید محمد رفته سعادت ملاقات حاصل نمود، مدت ها بخدمتش بوده بیعت نمود و اجازت سلسلهٔ قادریه و سهروردیه و مداریه و نقشبندیه نیز یافت لیکن باوجود بیعت خاندان چشت سیر سلوک را بر طریق نقشبندیه نمود پس از ریاضات شاقه و مشقت فوق الطاقه که مجاهده از بمشاهده انجامید بموجب اجازت مرشد خود پیش از آبادی شهر نوبه اله آباد آمده بکمال توکل بر مسند ارشاد نشست و عالمی بوی تولا نمود، ابتدای حال فتوح و نیاز را قبول نمی کرد و قوت خود را از مشقت کتابت می نمود، چون

۱. ب: درجهٔ بلند ۲. می آید ندارد ۳. غیر بنی الخلفاء
۴. ج: وادی نمود ۵. ب: سپاهی آنجا ۶. ب: این سپاهی دلیل

قصه کتابت او مرشد شنید مکتوبی نوشت که در این ولا مسموع شد که گذران خود بر مشقت تحریر کتابت معین ساخته اند برای شکم آدم کاغذ بخرد و آنرا آهار بکند و مهره نماید و بنویسد و بفروشد، آنوقت بخورد پس یاد خدا کدام وقت بکند؟ آنچه از غیب برسد بی عیب است ازان روز فتوح قبول داشتی بعد چندی از طغیانی دریای جمن و گنگ بموجب حکم اورنگزیب عالمگیر بادشاه حاکم وقت شهر نورا آباد ساخت و برای آنحضرت هم آنجا مکانی وسیع و مصفا و مسجد تعمیر نمود پس در شهر نو آمده مقیم شد. فرخ سیر که از عظیم آباد به تسخیر سلطنت عازم دهلی شده به اله آباد رسید بخدمت آن حضرت مشرف گشت، بشارت سلطنت و فتح بر معزالدین بادشاه یافته همچنان واقع شد، دو لکه دام را قریات برای مصرف و بذل درویشان دایره آنحضرت معین کرد، بوقت غسل میت او کلوخ استنجا را حضرت شاه خوب الله می خواست که بموضع طهارت او رساند از دست مبارک خود دست او گرفت او گفت منم خوب الله خلاف شرع از من بعمل نخواهد آمد، شیخ دست خود بکشید. از مصنفاتش شرح گلستان و بوستان و یوسف زلیخا و تذکیر دلپذیر در علم سلوک و شرح الفصوص علی وفق النصوص^۱ و فتح الاغلاط و رساله عربیه و فارسیه در بحث ایمان فرعون بی عون و شرح قصائد خاقانی و سیر منظوم و غیره که زیاده از پنجاه مجلد خواهد بود و شرح هر شش دفتر مثنوی حضرت مولوی معنوی شهره آفاق دارد. عمر شریفش نود و دو سال، تاریخ پانزدهم ذی الحجه جان بمشاهده جانان تسلیم نمود، تاریخ سال وفاتش از 'کان الشیخ قطبا' بر می آید. در مخزن کائنات قطعه تاریخ چنین فرموده:

شیخ افضل که بود از اوتاد	مسکنش بود در اله آباد
جامع فضل و صاحب عرفان	مصدر علم و منبع احسان
هاتف غیب گفت از اجلال	باغ سبحان بخوانش سال وصال ^۲

موج احوال آن برگزیده برگزیدگان، آن پسندیده تر^۳ پسندیدگان، آن درویش کامل بلا اشتباه، **حضرت شاه خوب الله**، او معروف بشاه محمد یحیی

۱.۱: وفق 'النصوص' ۱.۲: از 'در مخزن کائنات' تا... بخوانش سال وصال' ندارد

۳. ب: آن 'پسندیده پسندیدگان'

است، برادر زاده و داماد و مرید و خلیفه حضرت شاه افضل است، جامع بود میان علم ظاهر و باطن، سایر علوم در سن سیزده سالگی تحصیل کرده بموجب تربیت مرشد خود از ریاضات سیر سلوک را تمام کرده قدم بقدم پیر خود برآمد، بست سال از نهایت همت و جوانمردی از روی اخلاق و بذل و ایثار طریق خلافت را بجا آورد و در تربیت طالبان و مریدان او را قوت عظیم بوده است، اکثر شاهبازان از حسن تربیت او بمرتبه ارشاد رسیدند، آخر عمر سفر سوی مشرق کرد، آنجا از عالم غیب او را معلوم شد که ترا بمرتبه قطیبت خواهند رسانید و قوت رفتار از پا ساکت خواهد شد زود بوطن برد پس آنحضرت بوطن آمد بمجرد رسیدن وطن بغیر مرض قوت رفتار زایل شد و هفت سال بمرتبه قطیبت مانده تصانیف بسیار کرده از آنجمله قون الصحیح فی صلوٰۃ التسبیح و کلام المفید فیما یتعلق بالشیخ و المرید و کلمات الموتلفه فی المقاصد المختلفه و بصناعة مزجاة و ماخذ الاعتقاد فی شان الصحابة و اهل بیت الامجاد و تزئین الاوراق فی مخترق السبع الطباق و خلاصة الاعمال و کتاب و فیات الاعلام بر نمط نفحات الانس مولوی جامی قدس سره و چهار جلد مجلد مکتوب که در اظهار حقیقت تصوف مشهور آفاق اند و خوارق بسیار داشت در شهر رمضان ده روز اعتکاف می نشست، با وصف اکل و شرب احتیاج بول و غایب نمی شد. روزی تاریخ بست و نهم که هنوز تمام نشده بود فرمود غالب است که بشام ماه نو دیده شود چرا که احتیاج بیت الخلا معلوم می شود همچنان واقع شد، شب بست و هفتم رمضان مردم^۱ کاغذ سفید بآنحضرت برای نوشتن سوره حدید می دادند آنرا در جیب جامه خود می نهاد^۲ و بنماز تراویح مشغول می شد، بعد فراغت نماز همان کاغذ بمردم می داد آنها سوره حدید نوشته^۳ می یافتند، بتاریخ بست و دوم جمادی الاولی وفات نموده بجنب مزار مرشد خود مدفن یافت، 'کان الشیخ قطباً' تاریخ اوست.

موج احوال آن حاجی، آن ناجی، آن در معاملات درویشی ناصر، حضرت حاجی شاه محمد فاخر محدث، نسبت ارادت نایم طفولیت از جد خود حضرت

۱. ج: 'مردم' ندارد

۲. انجامه خود نهاد

۳. ج: حدید 'را' نوشته

شیخ محمد افضل داشت و تربیت و تلقین و طریق مجاهده از پدر بزرگوار خود شاه خوب الله حاصل ساخت، جامع بود میان علم ظاهر و باطن، علم ظاهر از برادر کلان خود شیخ محمد طاهر مرحوم اخذ نمود، الغرض حق سبحانه و تعالی شانی عظیم و همتی بلند و نفس قاطع باو عطا کرده بود فی الحقیقت ولی مادر زاد است. روزی که متولد شد خواهر او بدیدن رفت، بخواهر سلام کرد و در بست و یک سالگی بر مسند خلافت بجای پدر خود نشست و گم گشتگان بادیۀ ضلالت را هدایت بخشید بعد از آن که در بست و هشت سالگی رسید یکایک ذوق زیارت حرمین شریفین بخاطرش غالب آمد، چند مرتبه بمکه معظمه رفت و هم بوطن باز آمد و علم حدیث از شیخ محمد حیات مدنی محدث سند نمود چنانچه بار سوم که عزم مکه کرد در برهان پور اجل امان نداد جان بجانان سپرد، آنروز یازدهم ذی الحجه بود، تاریخ تولدش 'خورشید' و تاریخ وفات 'زوال خورشید' و تصانیف او بسیار اند از آن جمله درة التحقيق فی نصره الصديق^۱ و قرۃ العینین فی اثبات رفع الیدین و نور السنة و غیرهم.

موج احوال آن صاحب دولت مادر زاد^۲، آن از رسم علایق آزاد، آن باحوالش خلق فاخر، حضرت شاه محمد ناصر، پسر دویم شاه خوب الله است، بدستور برادر خود او ولی مادر زاد بود. در ایام طفولیت بیعت بخدمت شاه محمد افضل نموده و تلقین اکتساب^۳ از پدر خود یافته بمرتبه تکمیل رسید و اینقدر مشقت و ریاضت شاقه کرده بود که در عین جوانی آثار پیری بروی آشکارا گشت. علم ظاهر از برادر کلان خود شیخ محمد طاهر و ملا کمال الدین خال خود تحصیل نموده، تصرفات بسیار داشت و^۴ از تصنیفات اوست کتاب منتخب الاعمال و جواهر نفیسه و اذکار عشره و غیر ذلك. وقت وفات این مقدمه فرمود، چون بمیرم پس از من هر طرف قحط و وبارو نماید همچنان واقع شد، بتاریخ بست و یکم جمادی الاولی وقت مغرب روز پنج شنبه سال یکهزار و یکصد^۵ و شصت و سه

۲. ج: آن از رسم علایق آزاد، آن صاحب دولت مادر زاد

۱. 'نقرۃ الصدیق'

۵. ح: 'یک صد' ندارد

۴. ب: 'و' ندارد

۳. ب: ح: تلقین 'اکتساب'

ازین عالم در گذشت، 'آه اله آباد ویرانه شد' تاریخ است، پایان مرقد بیرون روضه حضرت شاه محمد^۱ افضل مدفن یافت.

موج احوال آن مشایخ هدایت کیش، آن بزرگ و عالی درویش، آن صوفی متین، حضرت شاه غلام قطب الدین، خلف و خلیفه پدر خود حاجی محمد فاخر محدث است و ارشاد از عم خود هم^۲ یافته. از ایام طفولیت که والد ماجد او بمکه معظمه رفت بر مسند خلافت نشست و علم ظاهری اکثری از جابجا اخذ نموده تکملة تمام علوم بخدمت مولوی محمد برکت حاصل کرد و از تصنیفات اوست رساله دارالحرب و رساله متن منطق مع شرح آن و مثنوی بستان الحقیقه در جواب ودیعه البدیعه سبعی و کلیات دیوان و نخلص او '**مصیبت**' است و از اجله خلفای او حاجی شاه محمد وارث اله آبادیست قدس سره^۳ و آنحضرت در بذل و ایثار و عشق و انکسار و اخفای احوال و ستر کرامات نظیری نداشت. روزی شاه عاشور نام درویش صاحب ولایت را که در طریق نقشبندیه جذب کمال داشت چنانچه قلب آن درویش مدام ذاکر مانی که مجلسیان صدای آن شنیدی از آنحضرت فیض گرفته در آخر عمر بجذب شوق بزیارت مکه معظمه و مدینه منوره رفت، مدت ها بقرار مانده روزی گفت، امروز از رسول صلی الله علیه و آله^۴ وسلم وعده شفاعت گرفتم پس بمکه آمده بیمار شد، ایام حج قریب بود، شاه محمد وارث و دیگر همراهیان گفتند درین ناتوانی حضرت را بجبل عرفات^۵ بیرون نمی توانیم، گفت در حیات^۶ رسول صلی الله علیه وسلم شخصی پیش از حج بمرده، در شان او رسول صلی الله علیه و آله وسلم فرمود که در روز قیامت او لیک گویان خواهد برخاست، حال من مطابق آن کس است، من هم لبیک گویان در قیامت بیدار خواهم شد. در وقت سفر مکه معظمه کاعذی نوشته به محمد کاظم مرید و داماد خود سپرده بود، بعد فوت^۷ او که خبر او از مکه رسید آن کاغذ را نیک دیدند نوشته بود که من بمکه برای مردن می روم، بتاریخ سلخ ذیقعد که شب ماه ذی الحجه سال یک هزار و یکصد و هشتاد هجری بود وفات یافت، در قبه حضرت خدیجه الکبری بسمت راست مدفون شد.

۱. ۳: 'و آله' ندارد

۲. ح 'هم' ندارد

۱. ۱: 'شاه افضل'

۶. ب: 'وفات' او

۵. ۱: 'در' 'جواب' رسول

۴. ۴: 'عرفات' ندارد

موج احوال آن برهان خدا رسی، **شاه کریم الله بنارسی**، مرید شاه غلام قطب الدین اله آبادیست. از غازیپور وطن خود بتحصول علم در اله آباد آمد، خدمت پیر دریافته مرید شد و طریق مجاهده پیش گرفت پس بحرمن رفت. بعد حصول سعادت زیارت که معاودت نمود در مرزا پور متصل اله آباد غاری کنده در آمد، بفرموده اش در آن غار را بر بستند تا چهل سال همچنان بود، چون بر آمد به بنارس رفت، الی یوم در گمنامی بعبادت مشغول است، تجرد و توکل بر کمال دارد. شیخ خدا بخش فرزند بندگی جعفر گوید بتقریبی بخدمتش رسیدم و بقصد وطن رخصت خواستم، فرمود فردا دعوت تو بکلبه فقیر است، عذر نمودم فردا ضرور می روم، فرمود شاید اتفاق مقام شود، وقت شب در اسباب سواری من تخلل آمد، دعوت او خورده روانه شدم.

موج احوال آن از طایفه محبت و وداد، **حضرت شاه فولاد**، در سلسله حضرت میر سید محمد کالپوی بیعت داشت، در لکهنؤ بدایره شیخ پیر محمد اقامت گزین بود، اورا حضوری مجلس سرور انبیا^۱ بیشتر اتفاق افتادی. محمد افضل و محمد تقی دو برادر حاکم امیتهی بودند، قطع نظر از انواع ظلم اجرای تشدد، بدعت، در سب صحابه خیلی بیباک بودند، از جهت مطالبه بقید موکل خود آمده^۲ آنجا اذیت برداشتند از آنحضرت رجوع نمودند، او بجناب رسول^۳ این مقدمه معروض داشت، سرور انبیا^۴ بطرف حضرت عمر بن الخطاب^۵ خطاب نموده فرمود که تو شفاعت دشمنان عمر می کنی مسموع نیست.

موج احوال آن قبله ارباب یقین، **حضرت شاه زین الدین**، مشهور است که او گفتی که در حجره تنگ و تاریک دست من بر دست شاه افضل رسید، معلوم نیست که او دست مرا گرفت یا من دست او و فرزندان آنحضرت گویند او مرید جای دیگر است، بهر حال صاحب کمال و ولی عالی مقام بود. ابتدا بر دروازه شلاله باغ

۱. ب: سرور انبیا 'علی نبینا و علیهم الصلوٰة والسلام'

۳. ب: بجناب رسول 'صلی الله علیه و آله وسلم'

۵. ب: حضرت عمر 'فاروق رضی الله عنه' خطاب نموده

۲. ج: 'خود آنجا'

۴. ب: ...انبیا 'صلی الله علیه و آله وسلم'

اله آباد می ماند، امیر خان امیر روزی بخدمتش رفت و نذوری پیش نهاد، قبول نکرد و گفت، وقتی تو حاکم این صوبه شوی و آن وقت این فقیر زنده نخواهد بود آنچه در حق فرزندان من در آن وقت احسان کنی بجاست. چون امیر خان حاکم اله آباد شد آنحضرت فوت کرده بود، بر مزارش روضه بنا ساخت و قریات مصارف دایره مقرر نموده، الآن فرزندانیش متصرف آن معاش اند.^۱

موج احوال آن تلقین یافته ارواح، آن درویش صاحب فلاح، آن در کسوت گدا شاه، حافظ امان الله بن نور الله، او پسر حسین بنارسی است. صاحب مآثر الکرام نویسد حافظ و عالم متبحر، بعد تحصیل علم چندی از حضور بادشاه قاضی بلده لکهنو بود، آخر در اله آباد از شاه یحیی المدعو بشاه خوب الله اله آبادی طریقه نقشبندیه اختیار کرد و بر عبادت مصروف گشت، آخر او را بارواح علاؤالدین عطار مناسبتی پیدا شد. حافظ در علم اصول فقه متنی نوشته بمفسر موسوم ساخته و خود شرح آن نوشته محکم الاصول نام گذاشته و بر تفسیر بیضاوی و عضدی^۳ و تلویح و حاشیه قدیم و شرح مواقف و شرح حکمت العین و شرح عقاید ملا جلال دوانی و غیرها حواشی دارد و حاشیه نیز^۴ بر رشیدیّه منظره نوشته و اباحت یافته ایراد نموده^۵ و محاکمه در مسئله حدوث دهری که ملا محمود جونپوری که با میر باقر استرآبادی معارض است در سلك تحریر کشیده و این سایر تصنیفات پیش از اختیار کردن تصوف نوشته، در سنه یکهزار و یکصد سی و سه هجری تاریکی زیر زمین بنارس را از انوار خود منور ساخت.

موج احوال آن خدیو ملک تجرد، آن رئیس اقلیم تفرد، آن لایق آفرین و تحسین، حضرت شیخ^۶ محمد یاسین، مرید و خلیفه حضرت شاه خوب الله اله آبادی و از اولاد سلطان محمود جونپوریست. در سن صغیر برای طلب و تحصیل علم به اله آباد آمد، در دایره متبرکه شاه خوب الله چندی از ملا محمد طاهر پسر کلان آنحضرت کتب متعارفه خواند بعد از آن از جناب حضرت شاه خوب الله ارادت نمود

۱. دایره مقرر نموده الآن فرزندانیش متصرف آن معاش اند ندارد ۲. ۱. و از شاه یحیی

۳. ابیضاوی و عضدی ۴. ب، ج: نیر ندارد ۵. ایراد نمود

۶. ب: حضرت سید محمد یسین

و خلافت یافت. از ریاضات شاقه بمرتبه تکمیل رسید و تمام عمر مقید معاش نشده. ابتدای احوال نکاح کرده بود و اهلش بعد چند روز دو دختر و یک پسر گذاشته زندگی قضا کرد، باز باهل نگزید، تمام عمر مجردانه و مسافرانہ گذرانیده و بحجره و خانقاه گاهی میل نکرد. باوجودی که بیعت در سلسله چشت داشت لیکن در بعضی مقدمات شرعی بر طریقه نقشبندیہ می رفت و ^۱ از سرود و سماع مطلق ذوق نداشت و سخاوت و تواضع بر مراجش نهایت ^۲ غالب بود. وی کامل وقت خود بود آخر عمر دو سال در فرخ آباد از موافقت بعضی بزرگان آنجا ماند، بتاریخ پنجم جمادی الثانی سنه یکهزار و یکصد و هشتاد و سه هجری همانجا ماند، ^۳ وقت وفات زمزمه این ابیات بی اختیار بر زبانش ^۴ می رفت:

شفیع ما باعجاز شفاعت گنه را کرد رنگین پر ز طاعت
کمال صنعت مشاطه باید که روی زشت را زیبا نماید

رحمة الله علیه.

موج احوال آن محرم اسرار وحدت و کثرت، آن سراج دین و دولت، آن نور و مظهر میر سید محمد کاشفی، برهان اصفیا حضرت میر سید احمد کاشفی، خلف و خلیفه قطب الاولیا است. از اولیای جلیل اقدار سراج عاشقان و برهان عارفان بود. ذوق سماع بغایت وافر، اخلاق و تواضع نهایت بکثرت داشت. بظهور کرامات و صدور برکات مشهور انام و مقبول خاص و عام گردید. صاحب بیاض الاولیا نویسد، هر کس را نظر بر جمال حال او می افتاد بی اختیار ندای ماهذا بشرا ان هذا الا ملک کریم بر زمان می آورد. قطب اولیا در حق او فرمودی که محمد و احمد ^۵ یکیست و بوجود فضایل علیه و شمایل سنیه طریقه انکسار تمام ^۶ را شعار خود داشت، او قدم بقدیم پدر بزرگوار خود بود الا آنکه وقتی همراه پدر بشرف زیارت حضرت خواجه بزرگ رحمة الله علیه ^۷ به اجمیر رفت آنجا در معامله بخرقه و اجازت سلسله و سماع و سرود یافت از آنروز خلاف طریق پدر خود در ذوق و سماع میل بی اختیار پیدا

۳. ب، ج: 'ماند' ندارد

۶. ج: 'تمام' ندارد

۲. ا: 'نهایت' ندارد

۵. ا: 'محمد و احمد'

۱. ج: 'و' ندارد

۴. ب: 'بر زبانش بی اختیار'

۷. ب، ج: 'رحمة الله علیه' ندارد

کرد و تصرف و توجه او بدل اهل و نا اهل چندان موثر بود که چون به اکبر آباد رفت مجلس سماع احیا ساخت. اورنگزیب عالمگیر بادشاه باستماع این خبر شخصی را برای ممانعت فرستاد، بمجرد رسیدن پیغام سرود موقوف کرد و از آن شخص گفت که تواضع مراقبول کنید پس يك نعره زد که آن شخص بیهوش شد و خود باز بسماع مشغول گشت، او بعد افاقه این ماجرا را بسططان رسانید، سلطان محمد امین خان ایرانی را که بشرع جد و جهد بسیار داشت و باین طایفه متنازع بود تعیین فرمود، چون داخل مجلس آنحضرت شد از تصرف او هم بیهوش گشت،^۱ محمد امین خان این کیفیت را بشاه عرض نمود، بادشاه گفت کرامات سنیان دیدی؟ گفت دیدم، پس سلطان هدایا و تحف^۲ کثیر فرستاد و خدمت کامینبغی بجا آورد،^۳ و از بعضی عوارض عذر ملاقات نمود، محمد امین خان بآنحضرت بیعت نمود. شیخ ضیاء الله بلگرامی این شعر در ثنای او گوید:

کالپی مکه بلگرام یمن ای تو احمد منم او یس قرن
کالپی را کم از مدینه مدان که ظهور محمد است در آن

مشاهد الصوفیه و شرح عقاید نسفی تصنیف اوست و در شعر فارسی کاشفی تخلص می کرد، بعمر بست و هفت سالگی بتاریخ نوزدهم صفر سنه يك هزار و هشتاد و چهار هجری قدسی^۴ وفات یافت.

موج احوال آن صوفی عالی قدر، آن قدم بقدم جد و پدر، آن از افاضل اهل الله، عاشق بکمال **حضرت شاه فضل الله**، وی مشهور بشاه جی است، سجاده نشین والد ماجد خود میر سید احمد است. مدام بر روش پدر بزرگوار^۵ خود بر سجاده احمدی و طریقه محمدی بسر برد. صاحب بیاض الاولیا نویسد که در شوق و ذوق و اخلاق و تواضع و جمیع صفات رضیه و حالات مرضیه بی نظیر بود و جود و کرم و ایثار و انکسار بر وجه اتم داشت. وقتی در کالی قحط افتاد، تا چند سال دمار از اهالی آن دیار بر آورد،^۶ حضرت را آنچه میسر می شد جمله بمحتاجان می داد و خود در

۳. ج: بجا آورده

۲. ج: هدایا و تحایف

۱. ب: بیهوش شد

۶. ج: بر آورده

۵. ج: پدر بزرگوار و جد نامدار خود

۴. ج: هجری مقدس

شبانروز یکبار چندان خوردی که سیر نگشتی و تا که ^۱قحط ماند هرگز سیر نخورد و سبحان الله چه رضا جویی محبوب است و جوامع الهدایات که از اذکار ^۲ و اشغال و حقایق و معارف معمور است نصیف اوست، بچهاردهم ذی الحجه سنه یکهزار و یکصد و یازده هجری مقدس بجوار رحمت حق پیوست. اورا چهار پسر عقب ماندند - ^۳سید محمد یوسف و میر سید اشرف و میر سید آصف، این هر سه برادر بکمال زیور صلاح و تقوی آراسته ^۴ با جمیع فضایل صوری و معنوی پیراسته، مورد افضال کسبی و وهبی بودند. چهارمی برادر سلطان ابوسعید مشهور بسلطان صوفیان صاحب سجاده آبای کرام و اجداد عظام خود با فضیلت و کمالات و عجایب حالات موصوف، بشمائل علیه و فضایل سنی و دوام حضور و ذوق سرود و عشق و انکسار و بذل و ایثار بود، در سنه یکهزار و یکصد چهل و هفت وفات کرد. ^۵ آنحضرت را دو پسر عقب ماندند - سید قطب عالم که چهار پسر داشت و دویم سید احمد سعید، متقی و متورع بود، رحمة الله علیه و صاحب بذلی موجود، سلطان مقصود، ازلی محمود، سلطان مسعود پسران سید احمد جامع علوم صوری و معنوی از بذل و ایثار و عشق و انکسار بر طریقه اجداد می رفتند و اکثر حواشی بر کتب از سلطان مقصود مشهور اند ^۶ و سلطان مسعود بسکندره رخت اقامت انداخته بود هر دو بزرگ بودند، سلطان مقصود در یکهزار ^۷ بست و سه و سلطان مسعود بسال یکهزار و یکصد و پنجاه وفات یافتند.

موج احوال آن محرم اسرار رحمانی، حضرت شاه جانی، ساکن سرونجه، از محبوب ترین مریدان میر ^۸ سید احمد است، صاحب ذوق و شوق و نشئه درد دلدار داشت چنانچه درین شعر می گوید:

کاشفی لطف کرد بر جانی سومناتی شده مناجاتی
و اکثر آن ^۹ از فیض تربیت او بمراد رسیدند، رحمة الله علیه.

- | | | |
|-------------------------|------------------------------------|-------------------------------------|
| ۱. ب: 'که' ندارد | ۲. ۱: 'افکار' و 'اشغال' | ۳. ح: 'عقب' ماند |
| ۴. ج: 'آراسته' ندارد | ۵. ...: 'وفات' یافت | ۶. ۱: سلطان مقصود مشهور اند و سلطان |
| مسعود مشهور اند | ۷. ب: ...: هر ار و یکصد و بست و سه | |
| ۸. ج: 'مریدان سید احمد' | ۹. ج: 'آن' ندارد | |

موج احوال آن سرشار خمخانه توحید، آن با استدعای عاشق هل من مزید، آن مایل بفنای گمنامی، فرد وقت سید لطف الله معروف به شاه لدها بلگرامی، از افاضل صوفیای اهل صفا و اکابر اولاد حضرت علی مرتضی، شانی بزرگ و حالی^۱ قوی داشت، شاه جانی سرونجی در مدح او گوید، رباعی:

حقا که ثنای او زبان را هوس است شیرینی نام او دهان را هوس است
لدهای زمانه سید لطف الله خاک در او شدن جهان را هوس است

در انیس المحققین نویسد، از اولاد امجاد سید ابوالفرح واسطی که بچند واسطه بحضرت امام زین العابدین نسبتش می رسد، بود. ذات مجموعه برکات او آیتی بود از آیات سبحانی و نوری از تجلیات ربانی، از صادق عشاق ذات الهی و واقف اسرار نامتناهی، اعجوبه کمالاتش انتهای ندارد و مرشدش میر سید احمد کاشفی وقت وفات خود بفرزند خود شاه فضل الله فرمود که اگر دُرد کشی عامه را خواهش خواهی نمود مریدان و خلفای جد و پدر تو بسیار اند، از هر جافیضی حاصل خواهد شد و اگر مرتبه خواجگان منظور است صحبت شاه لدها را خواهی گرید. در تصرف و تقسیم کمالات او ررتبه بلند بود. وقتی شاه داؤد نام درویش بغایت ضعیف البیان و ناتوان بسبب کثرت ریاضت شده بود بخدمتش آمد و گفت مدتها است من بموجب ارشاد مرشدان مشقتها کشیدم و هیچ حاصل نشد، آنحضرت فرمود باش، بعد سه^۲ روز عزم سفر کرد و گفت ریاضت از من بعمل نخواهد آمد طاقت ندارم، اگر اکسیر و ارب بر مس قلب من تاثیر بخشد می تواند شد، فرمود وضو تجدید کن، بعد وضو بگوش آن مرد کلمه الحق گفت، او را حالتی رو داد که تا سه روز مدهوش ماند، چون به افاقه آمد فربهی بدو رو نما گردید و بمطلب فایز شد. شاه لدها مقام فردانیت خود از محمدی فیاض علی مرید شیخ محب الله اله آبادی دریافت کرد. در بیاض الاولیا آمده که بر وقت ملاقات سر بلند خان ناظم اوده آنحضرت اول متوجه نشد، بعد دیری او را شفقت نمود، او گفت در مشرب صوفیا چندین اختلاف است،^۳ بعضی همه بدوست و گروهی همه ازوست و برخی همه اوست می گویند، فرمود ما می گوئیم همون آنست، معنی باعث چندین اختلاف وجود

۱. ج: 'و جانی' قوی

۲. ب: بعد دو سه روز

۳. ح: 'است' ندارد

همه است، چون خیال همه برخاست اوست که اوست و وی برهگذری دیده **حاء** ریخته و گرنه سبزه بیگانه در گلستان نیست، چهل سال تمام شب تنها در نواح قصبه خود نعره زنان گردیده است و سوای سخن عشق و ذوق حرفی از زبانش برنیامده. کلام حقایق و معارف و مکتوباتش محل دقایق عظمی اند این مختصر گنجایش بخود نیافت. وی از بی نظیران وقت بود، خلائق را چندان اعتقاد بر علو کمالاتش هست که بتحریر راست نیاید. وی از اجله اولیای عالمی مقام و ایمه اصفیای حیرت التزام بود. از جمله خوارق و عادات او اینست که شبی بر بام خانه خود طعام تناول می نمود، چراغ خاموش شد، گفت که چندان توقف نکردی ^۱ که از طعام فراغت می کردم، چراغ باز فروخته گشت. روزی در صحرا سید محمدی مرید خود را در اشتعال باطن بر وضع مراقبه تلقین می داد، هر دو کس بمشاهدات انوار در شوق بودند ناگه آفتاب گرم شد، آنحضرت نگاهی بسوی آفتاب کرد بعد ساعتی ابری بر آن ^۲ آفتاب حاجب گشت و تا که در آن ذوق بودند آفتاب از حجاب بر نیامد، مدت حیاتش یکصد و پنج سال، شب یکشنبه چهارم ^۳ جمادی الثانی سنه یکهزار و یکصد و چهل و سه در حالت احتضارش که مردم در گریه شدند او منع فرموده این بیت خوانده ^۴:

عالم همه آئینه جمال ازلی است می باید دید و دم نمی باید زد
مدفن بلگرام.

موج احوال آن محقق کارها دیده، آن بعد ^۵ از مجاهده جام وصال چشیده، آن صوفی بی اشتباه، کامل وقت میر سید نورالله، برادر خرد اعیانی میر لطف الله عرف شاه لدها بلگرامی است. در ابتدای حال بتحصیل علم اشتغال داشته از ملا ابوالفتح نوتنوی فاتحه فراغ خوانده بدهلی رفت، در روضه سلطان المشایخ نظام الدین احمد ^۶ بداؤنی درس گفته و بلقب سید نورالله احرار مشهور گشت. از کمال اعتقاد او امیران آنجا معاشی کثیر النفع از خانه بادشاه مقرر کنانیدند، از روی انکار اسناد را

۳. ج: 'چهاردهم'

۲. ب: 'آن ندارد'

۱. ج: 'توقف نکردی'

۶. ا: 'آن بلز از'

۵. ج: 'دیده و دم'

۴. ج: 'بیت خواند'

۷. ب: 'محمد بداؤنی'

پاره کرد و تمام عمر پیرامون معاش نگردید و ترك تدریس نموده شیوه نامرادی و اکتساب^۱ باطن پیش گرفت، آخر آخر حالت سکر بر وی غالب آمد، اکثر در نماز عشا تمام شب در رکوع می ماند و گاهی بسجده. روزی خم شده خواست که سبوی از آب گیرد استغراقش در ربود تا سه روز بريك وضع همچنان خم^۲ ماند. چندان میل به اكل و شرب نداشت، پانزده پانزده روز هیچ نمی خوردی و نیاشامیدی^۳، چون مردم مكلف و مقید می شدند قدری می خورد، اكثر^۴ گریبان جامه چاك داشتی و حرفات شورش و دیوانگی گفت، باوجود علایق عیال اسباب دنیا را دوست نمی داشت. از اجله تصرفاتش^۵ اینست که بعد از انتقال او قرآن مجید تلاوت او را شخصی دزدید، دیگران حیران شدند، خودش بشب فرمود که دزد قرآن را در فلان^۶ موضع داشته است بگیرید،^۷ صبحی قرآن را همانجا یافتند، بتاريخ سیزدهم شعبان سنه یک هزار و یکصد و سیزده وفات یافت.

موج احوال آن در کسوت دنیا عامل دین، آن درویش در حقیقت تلقین،
آن مظهر بطون لطف الله، **حضرت شاه میر عظمت الله**، پسر بزرگوار^۱ سید لطف الله عرف شاه لدها مرید و خلیفه پدر عالیقدر خود بود. بجمیع فضایل صوری و معنوی آراسته و پیراسته، در مذاق توحید و فقر و درویشی رتبه بلند و مرتبه ارجمند داشت. هیچ روش او خلاف اصطلاح این طایفه صوفیه نبود اما جمال خود را در لباس و اسباب سپهگری مستور می داشت و او مایل بشعر گفتن هم بود، سحر تخلص می کرد و قصص الانبیا تصنیف اوست، بتاريخ بست و چهارم ذیعهده روز دو شنبه سنه یک هزار و یکصد و چهل و دو هجری وفات یافت، رحمه الله علیه.

موج احوال آن متوکل و متورع، آن متصوف و متشرع، آن دایم بحق مستغرق، **حضرت سید نور الحق**، با کمال توکل بر جاده سجاده پدر بزرگوار خود زندگی بسر برده و بطاعت و ریاضت کوشیده، خلف و خلیفه سید لطف الله است،

۳. ب: هیچ 'نمخورد' و 'نیاشامید'

۲. ب: 'خم' ندارد

۱. ب: 'اکتساب' باطن

۶. ب: 'فلان' ندارد

۵. ا: اجله 'تصرفات'

۴. ج: 'و' اکثر

۸. ب: 'پسر' نامدار

۷. ج: 'نگیرند' صحیحی

بسا گرامی قدر و صاحب حالات فقر بود، وفاتش سلح جمادی الآخر در سنه یکهزار و یکصد هفتاد و هفت.^۱ سید محمدی مرد ممتاز و مرتاض و قاضی محمد حافظ مردی بزرگ و شاعر و میر سید جعفر متخلص بروحی و سید غضنفر صاحب حالت و کیفیت فقر و میر سید غلام مصطفی برادر زاده آنحضرت و سید احمد نیز برادر زاده آنحضرت که مرد کاسب و چاشنی فقر یافته بود و سید محمدی بن سید جعفر و سید شاه نعمت الله که بسا صاحب احوال بود و سید محب الله که صاحب ذوق و شوق بود و قاضی محمد سیم با جمیع فضایل صوری و معنوی آراسته و میر سید عین الدین مصنف شرح نزهت الارواح مردی شاغل و ذاکر از مریدان میر^۲ سید لطف الله اند.

موج احوال آن مجاهده را گمنامی، آن مقتدای مقامات ناکامی، آن سید عالی جناب و گرامی، ابدال زمانه شاه رحمت الله بلغرامی، از سادات واسطی بلغرام است. صاحب مآثر الکرام نویسد که وی مرید حضرت سید شاه لطف الله عرف شاه لدها بلغرامی است. وی سلطان العاشقین و برهان العارفین حضور بود. از عنفوان شعور او را درد طلب نعل در آتش کرد، خانمان را ترك داده صحبت پیر اختیار کرد و ساغر عرفان نوش نمود، مستانه در بیان وصال خرامید و طریق آزادگی و گذشتگی پیش گرفت، سال دوازده ماه بیک چادر و کلاه و زیر جامه اکتفا کرد و در کنج مسجد جامع بلغرام مسکن گرفت. قوت سهل از خانه مرشد خود تقرر نمود و از دیگری میل این معنی بخاطر نداشت. ابتدای حال مشرب سکر و مستی بر مزاجش غالب آمد آخر حالت اطمینان بهم رسانید، مرید نمی گرفت و می گفت پیش فقیر پیری و مریدی محبت است. کمالات و خوارق عادات بیشتر از آن است که بتحریر در^۳ آید. روزی مارش گزید، مطلق آسیب سم بدو نرسید و روزی نزدیک فیل مست رفت، فیل از حس و حرکت باز ماند و روزی در میان آب گنگ از کشتی خود را انداخت آب زیده از زانوش نرسید و کلمة الحق بر زبان رانده بتاریخ شب چهاردهم ربیع الآخر سنه یکهزار و یکصد و سی وفات،^۴ قبر در قریه فرحت نگر متصل ملانوه، 'رحمة الله' علیه تاریخ اوست.

۱. هفت 'وفات'

۲. ب: 'میر' ندارد

۳. 'بتحریر آید'

۴. ب: 'وفات' یافت

موج احوال آن مهر آسمان مهر جانان، آن بر کمال کمال توأمان، آن فرزندی
 صوری و معنوی علی مرتضی، شیر کرامت میر سید غلام مصطفی، برادر زاده و
 خلیفه میر سید لدها بلگرامیست. صاحب مشرب عالیست اندر تصوف و نشه
 درویشی دو بالا داشت، در کمال حسن خلق و تواضع می زیست. صاحب
 مآثرالکرام می نویسد، از تربیت عم بزرگوار خود واقف اسرار^۱ انوار الهی شد مگر
 از سر خود احدی را اطلاع نکردی و بسر کار سر بلند خان نوکر بودی و از وجه
 حلال^۲ معاش ساختی، لطافت تکلم و خرق عادات او ازین اشعار که پیش از وفات
 فرموده بود مکشوف می گردد، رباعی:

در خلوت ماورای یاری نیست یعنی که بعرش و فرش اغیاری نیست
 ما روح مجردیم ز آلائش شرک ما را بجنانه و کفن کاری نیست
 در معرکه سر بلند خان و راجه گجرات شربت شهادت چشید، بعد آنفعال محاربه
 اجسام جمیع شهدا^۳ در میدان یافتند اما سید غلام مصطفی را هر چند جستند پیدا
 نشد، این واقعه بهشتم ربیع الآخر سنه یک هزار یکصد چهل و سه هجری رو داد،
 رحمة الله علیه.

موج احوال آن از موردان رتبه عطامی، سید محمدی بن سید جعفر بلگرامی،
 افضل مریدان^۴ شاه لدها است. در انیس المحققین آرد، ابتدای حال بتکسیر رتبه
 عالی داشت، در آن علوم فعلش مشابه خرق بود، آخر جذبه الهی بدو رسید، از مرشد
 تلقین یافت، در تصوف او را مرتبه بلند حاصل شد، صاحب مشاهده و خوارق
 عادات گردید و از سایر علایق بیگانه شده عزم سفر کعبه نمود، باز خبر او معلوم
 نشد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن واقف مصطلحات صوفیه عالی شان، آن فواره مضامین
 غیب اللسان، آن مستغرق بلجه محبت و وداد، بی نظیر وقت میر سید غلام علی
 آزاد^۵، از سادات عالی درجات واسطی بگرام است. در شعر و سخن بی عدیل

۱.۳: 'جمیع اجسام شهدا'

۱.۲: 'حل معاش'

۱.۱: 'واقف اسرار الهی'

۱.۵: '... غلام آزاد'

۴: 'مرید شاه لدها'

زمان بود. آزاد تخلص می کرد لیکن در حقیقت آزاد مزاج^۱ پیوسته بمشاهده ذات بمشرب ابتهاج زیستی. نگارنده زخار از مشاهده بعضی معاملات او را عمده صوفی صاحب حالات و برکات^۲ داند. باوجود مقدور و مصاحبت امیران مطلق رجوع بکثرت دنیا نیاورده بلکه آنچه یافت وقف نمود. مرید سید لدها بلگرامی است. در مآثر الکرام تصنیف خویش که باحوال اولیا و علما نوشته می نویسد، بنده الحسنی نسباً والواسطی اصلاً و بلگرامی مولداً و منشأً و الحنفی مذهباً و العجشتی طریقه بصغر سن رسول صلی الله علیه و آله^۳ وسلم را در محراب مسجد مکه ملاقات نمود، از راه کمال ذره پروری سخنی چند از من پرسید، آن لذت و اشتیاق مدام گوشه نشین خاطر من بود، باعث پسند کلام من همین است که آن سرور صلی الله علیه و آله^۴ وسلم با من هم کلام گشته. بعد تکمیل اکتساب صوری دانش و تزویج و تولد پسر در سنه یکهزار یکصد و پنجاه تنها عازم بیت الله شده در سرونجه رسیدم، از جراحت آبله پای مقدور پیش قدمی نشد ناگاه نزول دایره نواب^۵ آصف جاه آنجا گردید، چون مدة العمر زبان را بمدح اغنیا نکشوده بودم ناگریز بصلای این رباعی استمداد خواستم:

ای حامی دین محیط جود و احسان حق داد ترا خطاب آصف بجهان
او تخت بدرگاه سلیمان آورد تو آل نبی را بدر کعبه رسان

سوای این رباعی و دو قطعه و دو شعر عربی^۶ در مدح اهل دنیا نگفته ام. آصف جاه به زاد و راحله معاونت نمود، عزم منزل مقصود کردم، در جده حضرت شاه محمد فاخر سجاده نشین شاه افضل اله آبادی خبر مرا دریافته بانواع اشفاق ملاقات کرد و تفقد نمود، از آنجا بمکه رفتم، بعد زیارت بیت الله بمدینه رفته سرمه خاك آستانه رسول الثقلین را بچشم کشیدم، صحیح بخاری از شیخ محمد حیات سندی المدنی سند کردم و اجازت صحاح سته و سایر مفردات از مولانا بر گرفتم، پس بمکه رسیده مناسک حج بجا آوردم، عمل اعظم تاریخ ادای حج خود یافته در مکه معظمه و طایف صحبت شیخ عبدالوهاب طنطاوی را دریافتم و سند حدیث کردم و زیارت حضرت عبدالله بن عباس نمودم و این قطعه در ثنای آنجناب بخاطرم گذشت:

۱. ب: آزاد مزاج بود^۱ ۲. ج: صاحب برکات و حالات^۲ ۳. ا: و آله ندارد

۴. ا: و آله ندارد ۵. ا: نواب ندارد ۶. ج: عربی دیگر در

ای صبارو بمزار پسر عم نبی خاک آن روضه کم از عنبر تر نشناسی
 کرده ام خوب تماشا چمن طایف را نرسد هیچ گل او بگل عباسی
 پس بسواری جهاز^۱ روان شدم، در بنادر یمن کشتی را لنگر کرده سیر بنادر نمودم و
 زیارت مقبره شاذلی رحمة الله علیه نمودم پس به بندر سورت رسیدم، از آنجا به اورنگ آباد
 آمده به تکیه شاه بابا مسافر نقشبندی گوشه انزوا گزیدم و مسافرت اکثر بلاد
 دکن نمودم و رو به ابنای روزگار نیاوردم و بقیه عمر آنجا گذرانیدم. پوشیده نماند
 همانجا نظام الدوله پسر آصف جاه باو خیلی اعتقاد و اتحاد پیدا کرد. هر چند یاران
 قصد جاه و دولت نمودند سید آزاد مقبول نداشت و آنچه قریات بجهت مصارف
 یافته بود باوجود بودن نبیره الله وقف نمود و تصانیفش تسلیه الفواد فی قصائد آزاد که
 بزبان عربی در نعت نبی صلی الله علیه وسلم گفته و مآثر الکرام فی احوال علمای
 صوری و معنوی و دیوان بغایت مطبوع از مضامین رنگین است. آزاد در وفات
 خود عقد انامل بر دست جاری داشته، نبیره او میر امیر حیدر بکمال صلاح و تقوی
 آراسته مالک علوم از غایت علوت و اشتها مسند آرای تدریس است. سید آزاد
 در اورنگ آباد بتاریخ بست و یکم ذیقعد روز جمعه وقت شب سنه یک هزار و دو
 صد هجری مقدس وفات کرد، در روضه امیر حسن مرید نظام الدین اولیا مدفون شد
 و داخل رحمت حق شد، 'آزاد' تاریخ اوست.

موج احوال آن مجاهده میدان درد، آن در عشق وجوانمردی فرد، آن تقاوه
 دودمان حضرت احمد، عاشق صادق **میر سید محمد**، پسر میر سید عبدالجلیل
 واسطی بلگرامی^۲ است. در مآثر الکرام نویسد مرید سید لدها بلگرامی بود. نسخه
 جامعیت علوم و مرآت کمالات والد مرحوم، بیشتر اوقات بمطالعه فتوحات مکیه
 می گذرانید. در انیس المحققین نویسد، وی را اراده بیعت حای دیگر بود، شب در
 معامله دید که قیامت برپا شده و از حرارت آفتاب کاسه سرشق می گردد،
 مضطرب شده هر^۳ سو می دید ناگاه مقامی دید که بسایه او پناهی هست، چون
 نزدیک رسید دید که دران سید لدها نشسته است، صبحی برخاست، بخدمت
 سید رفت، خواست که اظهار خواب نماید، آنجناب فرمود مطبی که داری بر آن

ج: ۳. 'بهر' سومیدید

۱. ۲. جلیل 'است' واسطی

ج: ۱. 'بسواری' حجار

قیام کن از قیام قیامت مگو^۱ که روز بعث و نشر دیگر است، پس بخدمتش بیعت نمود و تلقین اکساب یافت. از بعضی اشغال بروی بکا غالب آمد، مرشدش از آن ریاضت باز داشته بشغل دیگر مشغول ساخت الغرض حق سبحانه و تعالی از علوم معنوی هم او را نصیبی فرمود، شعر گفتی و شاعر تخلص کردی، از مثنوی و دیوان^۲ و دیگر امثال آن مصنفات بیشتر دارد و این اشعار طبع زاد اوست:

شاعر از دیوان حسنت انتخابی^۳ کرده است مصرع قد ترا و بیت ابروی ترا

موج احوال آن بانی اسلام و ازلی مسعود، سید محمود بن سید سماء خرد بن سید سماء بزرگ بن ناصر مصری، بیعت بخانواده^۴ چشت داشت. صاحب گلزار نویسد که سید ناصر مصری هزار بنده هنر و پیشه ور در شهر داشت، هر روز آنچه از مشقت آنها بدست آمدی خرج مسافران خانقاه نمودی. روزی غلامی با همرازان خود می گفت که سید ما بکسب و زور بازوی غلامان خانقاه داری می کند، سید را غیرت حیدری بکار آمد، شب بی آنکه کسی بر احوال مطلع گردد از وطن بدهلی شتافت بحصار فیروز شاه رسید، آنجا درویشی بود با علم و عمل کیمیا، مصاحبتش را بگزید،^۵ چون سید مرد آراسته بود دختر خود آن درویش دلریش بسید داد علم کیمیا آموخته رخصت وطن فرمود که غلامان را آزاد کرده خود به نیروی این عمل محکوم خود ساز، حکم استاد بجا آورد،^۶ بعد از چند سال پسر خود سید سماء را علم کیمیا آموخته بهند فرستاد که اول بحصار فیروز شاهی ملاقات به استاد کرده مشغول سیر شد، او استاد را آنجا نیافت بقوت کیمیا سپاهیان بوضع درویشان نوکر داشته بصوب مندو رفت، باز میندار آنجا مقابل شده هزیمت داده متصرف ولایت او شده رواج اسلام داد، آخر سلطان هوشنگ آنجا بعלות تمام رواج اسلام داد و سید محمود را^۷ رونق درویشی بکمال رسانید. صاحب فضائل کمالات بود، وفاتش در هشتصد و هشت هجری.

۱. ب: قیامت 'مگو' ۲. ج: 'دیوان و مثنوی' ۳. ا: 'امتحانی' کرده است

۴. ج: بیعت 'خانواده' چشت ۵. ج: مصاحبتش را 'گزید' ۶. ج: بجا 'آورد' ده

۷. ا: 'سید محمود را' ندارد

موج احوال آن صاحب علم و معرفت، آن تقاوه دودمان عظمت، آن مقتدای اصحاب خاکساری، حضرت شیخ جنید حصاری، از پاکان روزگار و بیباکان عشق و اسرار، مرتبه خوارق را مالک بوده و کفر ظلام را هالك. از اولاد گنجشکر است، عظمتی ظاهر داشت. سرعت کتابت او یحدی بود که آنرا حمل جز بر^۱ خرق عادتش نتوان کرد، در سه روز تمام قرآن پی اعراب می نوشت، در بعضی رسائل از غرایب خود که بوی ورود نموده بوجهی نوشته است که فهم از درک آن عاجز است، خدا دادند که آنرا چه تاویل کرده است. بعضی اولاد از جهت استبعاد خلق آنرا شسته و محو کرده، وفات او در سنه نهصد و پنجاه و هشت، 'محبوب رسول خدا' تاریخ اوست و قبر او در حصار.

موج احوال آن سزاوار ثنائی قطیبت، آن محو انوار احدیت، آن مقتدای مردان ارباب یقین، حضرت شیخ قوام الدین، بغایت عالی مشرب و نهایت بلند مرتبت، در ارشاد مریدان رتبه رفیع داشت، مرید خاص^۲ شیخ نصیرالدین محمود اودهی است و تربیت خلافت و نعمت از حضرت مخدوم جهانیان سید جلال حسین بخاری یافته. در ملفوظ شیخ محمد مینا آرد، بزیارت حرمین شریفین رفت و مشایخ زمان را دریافت و با سید راجو قتال صحبت محرمانه داشتی،^۳ بروی ترك چندان غالب بود که روزی در سماع ذوق کماحقه دست نمی داد، بخانه رفت، از اهلیه گفت اسباب دنیا چیزی بخانه آمده است، چون نيك نگاه کرد اهلیه او حامله بود، قدری قند سیاه بر غبت او آمده بود تا که قند سیاه از خانه بدر نکرد آرام نیافت. روزی از خانه بر آمد، سگی گرسنه افتاده دید^۴ گفت من هفت حج را بدو قرص نان می فروشم، شخصی پیدا شد به بهای دو نان ثواب هفت حج بدو داد و سگ را سیر ساخت، آن وقت آواز آمد قوام الدین حاجی الحرمین. پسرش ملازم بادشاه بود روزی تقره نواخته آمد، فرمود ای بی ادب در خانه قوام تقاره کوبی^۵ فی الحال پسر از اسب در افتاد و بمرد و مخدوم جهانیان وقت آخر خود بصلاح آنصاحب کمال خلافت را برادر خود

۳. ا: محرمانه 'داشته'

۲. ج: 'خاص' ندارد

۱. ب: 'بحر' به 'خرو'

۵. ا: 'تقاره' 'مکوب'

۴. ج: 'افتاده' 'بود' دید

شیخ راجو قتال عنایت کرد، اهلئیه مخدوم جهانیان دعا کرده خلافت او^۱ هم بفرزندان او نخواهد رسید، گفت الحمد لله که در مقدمه ایمان من چیزی نفرمود اولاد معنوی مرا کفایت اند، پس شیخ قطب الدین درویش نشسته بود فرمود ترا فرزند آید که محمد مینا گفته شود او جانشین بجای پسر من نعم البدل خواهد شد، بالفعل قبر شریف در جامه خانه حجام وزیر در آمد. در ارایک، نویسد چون چنگیز خان ببغداد آمد و خواست که قبر خواجه جنید بغدادی^۲ بکند زنبور سیاه بر آمده^۳ هر تیردار را که گزید زنده نماند، ازین کرامت قبر او را نکندیدند چون این جماعه بر مرقد شیخ عبدالقادر گیلانی رحمه الله علیه تا ته زمین کندیدند آثار استخوان بنظر آمد، بزرگی را غایت استعجاب رو داد بر سر قبر خواجه جنید مراقبه کرد، جنید گفت مرا همین قدر استعداد بود که زنبوران را حکم کردم و شیخ عبدالقادر^۴ روزی که چنگیز خان از شهر خود بر آمد استخوان خود را گرفته در بهشت رسانید نگارنده زخار را یقین است که خدا دوستان خود را ضایع نسازد قسمی که قبر حضرت^۵ شیخ عبدالقادر از سر نو در بغداد نباشد وقتی رسد که قبه قبر حضرت حاجی الحرمین از سابق باز یاده تر شوکت و حشمت بنا بود، سال وفات نوشته نیافتم.

موج احوال آن مورد افضال الهی، آن متصرف معاملات حقیقت آگاهی،
 آن آئینه تجلیات نیرنگ، **حضرت مخدوم شیخ سارنگ،** مرید و خلیفه مخدوم قوام الدین است، شانی عظیم و کراماتی بزرگ و خوارق اکثر داشت. در مقام ترک و تجرید در وقت خود نظیری نداشت. در ملفوظ شیخ محمد مینا آرد، وی از شرفای اهل هند است او بسی بشرف الاسلام مشرف شد^۶ خواهر اعیانی او در نکاح سلطان محمد بن سلطان فیروز شاه دهلی بود لهذا در خدمت بادشاه ماندی او را مالک سارنگ می گفتند، از امرای کبار بادشاهی بود، شهر سارنگپور در ولایت مالوه آباد کرده اوست. بادشاه اکثر او را در خدمت مخدوم جهانیان فرستادی، شیخ راجو قتال روزی پس خورده مخدوم بدو داد و وقتی با خود هم طعام ساخت، نور معرفت بدرویش پیدا شد پس از چندی مرید مخدوم قوام الدین شد.

۴. ج: مشرف شده

۳. ج: حضرت ندارد

۲. ج: بر آمده

۱. ا: او ندارد

او ترك لباس نه نموده بود که شیخ او را با کتساب تلقین فرمود و بوجه احسن میسر آمد، چند روز خود را اشتها نداد، بعد وفات سلطان محمد سایر اسباب بتاراج داده مع عیال و اطفال بمدینه رفت و چندی مجاورت نموده^۱ بهند آمد از شیخ یوسف بده ایرجی صحبت داشته خرقة گرفت پس در موضع مجھے گنده^۲ از لکھنؤ چہارده^۳ کروه گوشه گزید، گاہ برای شرف ملاقات پیر خود بلکھنؤ می آمد. کراماتش آنکہ وقت رفتن حج استعمال پیاده رفتن نداشت در پا آبلہ بر آورد و از قافله جدا ماند، عیالش تنها اضطراب نمودند ناگزیر گفت چشم بند کنید پس گفت باز کنید همه ها خود را در قافله یافتند.

موج احوال آن مینای بادۂ وصال، آن بادۂ مینای کمال، آن نسیم ریاض و احدیت، آن شمیم نافۂ الوہیت، آن بمقام مودت باختصاص، آن بمنزل محبت اخص الخواص، آن بہ حل ممات اَنَا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا، قطب وحدت مخدوم شیخ محمد معروف بہ شیخ مینا، از نژاد صدیق اکبر و مرید مخدوم شیخ سارنگ است و مینای می محبت و اسرارست کہ تشنه کامان چشمۂ امر احبت ان اعراف باسید يك جرعه اش دست از آب حیوان شسته اند و جام جهان نمای عشق و اطوارست کہ کاسہ گردان کاسۂ گردون بتصور انتہای کمالاتش مانند قطبین سر بزانو نشسته اند. وی مالک ولایت لاوبالی و از مقربان در گاہ لایزالی بوده است. در سنابل نویسد کہ مخدوم شیخ سارنگ را دو خلیفہ بودند - یکی مخدوم شیخ مینا، دوم مخدوم شیخ حسام الدین صوفی کہ پیشتر^۴ جانشین شیخ سارنگ بود. شیخ قوام الدین اکثر فرمودی کہ در خانۂ برادر مخدوم شیخ قطب الدین پسری متولد شود کہ خاندان ما ازو منور گردد. وقتی کہ مخدوم شیخ مینا متولد شد بشیخ قوام الدین خبر کردند، از زبان ہندی فرمود کہ 'ہاں آوا مورا مینا' ترجمہ بفارسی کہ 'بلی آمد مینای من' ازین سبب عرف آنحضرت مینا شد و نامش شیخ محمد است پس آنحضرت اگر مادر مرضعہ بی وضو بودی شیر نخوردی. چون بچہار سالگی رسید

۱. ج: مجاورت 'نمود' ۲. ا: مجھے گنده 'مجھگیرا ضلع بارہ بنکی' از لکھنؤ

۳. ج: 'چہار' کروه گوشہ ۴. ج: 'نامہ' الوہیت ۵. ج: 'پیشہ' جانشین

از شیخ قوام الدین گفتی که این گنجشکان خانگی را بمن بدهند، شیخ بگنجشکان گفتی که بیائید شیخ مینا شمارا طلب می کند، آنها بی تکلف بر دست شیخ مینا نشستند و هرگز بدون امر پرواز نکردی، چون دیر گذشتی شیخ قوام الدین فرمودی مینا ایشان را رخصت کن پس اجازت پرواز کردی می رفتند. چون او را بمکتب فرستادند در شرح الف و با چندان حقایق و معارف بیان نمود که حضاران را محل حیرت گردید. معلم می دانست که او ولی مادر زاد است، تاکید خواندن نکردی، دیگران می خواندند و شیخ مینا مشغول بحق بودی، وقت شام که معلم وداع اطفال^۱ می کرد از غلوی آن هنگامه شیخ مینا بخود آمدی و رخصت شدی. چون بده سالگی رسید قطب نام غلامی حضرت سید راجو قتال که صاحب کمال بود بلکهنئو رسید. بعضی اشغال شیخ مینا را تلقین نمود چون بدوازده سالگی رسید قطب شد و اظهار قطبیت و تفویض ولایت لکهنئو او را از شاه بدیع الدین مدار معرفت قاضی شهاب رسید. تصریح آن اینست که شاه مدار مصالای خود را مع خلائق دیار لکهنئو که بحضور شاه مدار حاجت خواه بودند مصحوب قاضی شهاب پیش شیخ مینا فرستاد و پیغام داد که تو صاحب ولایت اینجایی در حق اهل ولایت خود دعا کن و فاتح مهمات باش. شیخ مینا آن مصلا را بر سر خود گذاشته دعا کرد، الهی برکت این مصلا حاجت این خلق را روا کن، این کلمه بشاه مدار نهایت خوش آمد و در حق او دعای خیر کرد، از آنروز شیخ مینا صاحب ولایت لکهنئو مشهور شد. سپس در خدمت مخدوم شیخ سارنگ رفت و مرید شد بعد چندی رخصت یافت که بمقام خویش رفته مشغول باش. در اقتباس الانوار آرد که وی بر دیوار نشسته شب بعبادت گذرانیدی که^۲ اگر نوم غلبه کند بیفتد و بیدار شود و اگر بر زمین بجهت عبادت نشستی گردا گرد خود خار داشتی که اگر بغلطد خارها بخلد و بیدار شوم، وی را خوارق بی شمار است. در ملفوظ نویسد، روزی در محفل مبارکش اکثر هنودان صفت کانهه راجه متهر^۳ که نزدیک اهل هند معروف به بزرگی و مشهور باهل کرامت است بدین طریق نمودند که یک هزار و ششصد زن داشت، او هر شب بر بستر هر زن بیک وقت موجود بودی، آنحضرت

۱ ب: اطفال 'معلم' میکرد ۲ ا: 'وا' اگر، ب: 'و' ندارد ۳ ج: 'متهر' ندارد

فرمود که این طریق دشوار نیست از حیوانات هم می تواند شد. همدرین وقت چند کس از دهقان آمده نالش از موشان نمودند که تمام زراعت ما را ضایع ساختند، فرمود گربه ما را ببرید و بگوشه کشت بسته^۱ دارید، آنها گفتند که قطعات کشت در تمام دیه زیاده و یک گربه کجا کجا خبر خواهد گرفت؟ فرمود کانه یک هزار ششصد زن را بوجود خود خبر می گرفت گربه ما خبر داری قطعات شما نخواهد کرد؟ لاچار شده گربه را بردند بر یک قطعه زراعت بستند^۲ بر سر هر قطعه مزرع یک گربه نشسته یافتند، تمام موشان از آن^۳ دیه و قطعات ناپیدا شدند و الآن تصرفات که از مرقد آنجناب جاری است بر هر خاص و عام ظاهر است که باوجود بی معاشی مطلق فرزندان نماز جماعت پنجگانه^۴ و جمعه و عیدین و خرج مسافران^۵ و روشنی شب و مجلس عرسش^۶ بلاناغه روز بروز و سال بسال جاریست و هر کس بروضة متبرکه او بصدق و نیاز مجاور گردیده از حاجت دین و دنیا بهره ور گشت، تاریخ بست و سوم شهر صفر هشت صد و چهار هجری مقدس بجوار قرب منزل مطلق پیوست. 'هادی عارفان اسرار' تاریخ اوست. شیخ مینارا دو خلیفه بودند - یکی برادر زاده او شیخ قطب الدین که سجاده نشین و قائم مقام پیر خود شد و دوم شیخ سعد خیر آبادی که ذکرش می آید.

موج احوال^۷ آن ساقی مینای وصال، آن قاسم مقامات انتهای کمال، آن کوه پر شکوه احسان و جوادی، قطب العالم شیخ سعدالدین معروف به شیخ^۸ سعد خیر آبادی، از نراد امجاد قاضی قدوه جد قطب العالم که قاضی موفق نام داشت در انام که قصبه ایست از لکهنئو دوازده گروه طرف مغرب توطن گزید. قطب العالم ابتدای^۹ حال با کتساب صوری دانش کوشیده^{۱۰} فضائل ظاهر از خدمت مخدوم اعظم اعظم ثانی لکهنئو بپایه تکمیل رسانید سپس دست ارادت بدامن مخدوم شیخ مینا صاحب ولایت لکهنئو زد^{۱۱} و بموجب تلقین آنصاحب مقام عین یقین بمجاهدات شاقه

۱. ج: 'نشسته' دارید ۲. ج: 'نشستند' بر سر ۳. ج: 'دران' دیه

۴. ج: 'جماعت' پنجگانی ۵. ج: 'مسافران' دیگر ۶. ج: 'مجلس' عرس 'بلاناغه'

۷. ب: 'موج احوال' ندارد ۸. ب: 'شیخ' ندارد ۹. ب: 'به' ابتدای

۱۰. ج: صوری کشیده 'دانش' فضایل ۱۱. ا: 'زد' ندارد

درآمد فاما تدریس را ترك نداد و تبعیت^۱ سنت چنان ثابت بود که سرود نمی شنید. در تحفة اسعد ملفوظش آرد که تمام عمر از غذا شکم پر نکرد و لباس غیر از پارچه کنده که جامه و دستار و ازار که می پوشید از ملبوسات تنگ و باریک مقبول نداشته و پیش از بیعت متاهل شده بود. چون دلش گرد بمحبت الهی شد سوای ادای حقوق واجبات اهلیه^۲ نوعی تعلق ننمود الغرض حق سبحانه و تعالی حالات ارجمند و کرامات عالم پسند و خلق عام و سخاوت تام^۳ و کمالات اکبر و مقامات برتر بقطب العالم عطا نموده شیخ وقت گردانیده بود. از تقد و جنس و^۴ اطعمه وافر شب و روز در بذل و ایثار محتاجان و سکان خانقاه و فقرا و طلبا می نمود. کمالاتش پایانی ندارد، بست و هفتم رمضان که منسوب بشب قدر است کتابت می کرد قلم از دستش جست کرده بر زمین^۵ رسیده بایستاد و بسجده رفت، برین منوال سایر در و دیوار و اشجار که پیش نظر او بود حالت مساوی داشتند،^۶ شیخ صبح^۷ در خدمت پیر خود سوال کرد که علامت شب قدر چه باشد؟ فرمود آنکه قلم از دست کاتب جست نماید و خدا عر و جل را سجده کند. ای سعد مژده باد مر ترا که شب قدر را^۸ یافتی و اینقدر دانی که در تصوف کار تو تمام شد، سر خود را بیای پیر انداخت. خرق عادت او زاید از حوصله تحریر است. مغنی بود که رباب موافق پسند شیخ می نواخت. روزی در تواجد او را یاد کرد حاضر نبود، ربابش را پیش آوردند،^۹ طفلی از کدام قوم بتمشای سرود استاده بود اشاره بدو کرد که این رباب را بنواز، فی الحال او قسمی نواخت که مشتاقان این فن را میسر نمی شد و زمینداری بود هندو، هر گاه که شیخ از خیر آباد برای زیارت^{۱۰} مرشد قصد لکهنو نمودی در اثنای راه خدمت و تواضع لایقه بجا آوردی. روزی در آن دیه گذشت او را دل گرفته یافت، تفحص فرمود ظاهر کرد امسال بکشت زار من غله پی شمار پیدا شده بود، خرمن را آتش گرفت همه بسوخت. شیخ گفت خاکستر غله سوخته بیار،^{۱۱} آورد،

۱. ب: 'و تبعیت' سنت

۲. ب: 'احباب و اهلیه'

۳. ح: 'تام' ندارد

۴. ا: 'و' ندارد

۵. ج: 'بر زمین' رسیده

۶. ا: 'مساوی' داشته

۷. ب: 'شیخ' صباح

۸. ب: 'و' ندارد

۹. ب: 'پیش' آوردند

۱۰. ا: 'برای' مرشد

۱۱. ب: 'سوخته' بیا آورد

فرمود در ظرفی کرده سرش را بر بند، چنان کرد، گفت زیر ظرف سوراخی^۱ کن، فرموده بجا آورد، فرمود حالا هر غله و هر قدر که ترا مطلوب شود ازین ظرف بخواه بحکم الله تعالی^۲ ترا خواهد رسید، بقیه عمر زمیندار محتاج غله خرمن و بازار نشد. عمر شریفش بیک صد و بیست و یک سال رسیده بود. اول حال تا پنجاه سال بافاده علم و صحبت مرشد پرداخته و بست سال یکدم از صحبت مخدوم شیخ مینا جدا نشد. چون آنحضرت وفات یافت شش سال دیگر از جاروب کشی مرارش سعادت اندوخت سپس بحسب اشاره باطن که ترا صاحب ولایت خیر آباد کردند آنجا رفت، خانه و خانقاه ساخت و علم کرامت و خوارق عادات برداشته گم گشتگان بادیه ضلالت را هدایت می بخشید. سراج الاسلام بندگی شیخ محمود برادرزاده و فرزندان و جانشین و خلیفه مطلق شیخ سعد است. خواجه کمال مصنف ملفوظ آنحضرت، شیخ مبارک، راجو قاضی، محمد، قاضی من الله کانکوری، شیخ مبارک لکهنوی، شیخ چاند، قاضی راجا^۳، شیخ سکندر، شیخ عماد بده بلگرامی، شیخ ساهن اودهی، شیخ ابراهیم بهوجپوری، شیخ راجو برادرزاده شیخ سعد، حضرت شیخ صفی سائی پوری^۴، شیخ کهیدن خیرآبادی، شیخ معظم گویاموی، میران سید حامد لکهنوی^۵، بندگی شیخ محمد شیخ اعظم ساکن قلعه نور، میران سیدک مین بخاری، میران سید خواجه ساهی، شیخ نور اسحاق بحوری لکهنوی، شیخ قاسم رجولی، شیخ بدهن مبارک، غلام خیرالدین قاضی بخش، شیخ مبارک ردولی، میران سید پیاری جونپوری، شیخ کمدن لکهنوی^۶، شیخ برهان، میر سید خرد کهیروی، خلفا و فیض یابان شیخ سعد اند. احوال بعضی از آنها که محرر سطور را بهم رسیده انشاء الله تعالی علاحه می نویسد و مابقی را از مجبوری بنام نامی ایشان اکتفا نمود. شیخ سعد تاریخ شب^۷ شانزدهم ربیع الاول سنه نهصد و بست و دو هجری مقدس بعالم اتصال خرامید، در خیر آباد دفن شد. وی را مصنفات است شرح حواشی قاضی شهاب الدین ملک العلما که کافیه و مصباح و اشعار الباب الاعراب که نامش تحفة المحمودی است و شرح حسامی و بزدوی و اسثال آن.

۱. ب: 'ظرف زیر سوراخ' ۲. ج: 'بحکم خدا تعالی' ۳. ب: 'قاضی راجو' ۴. ج: 'شای پوری'
 ۵. ج: 'چاند لکهنوی' ۶. ا: 'کمدن لکهنو' ۷. ا: 'تاریخ شب'

موج احوال آن سجاده نشین ولایت باسحقاق، آن سرمایه کمالات تودد
و^۱ وفاق، آن از عاشقان صادق رب الودود، سراج الاسلام بندگی حضرت محمود،
برادر زاده و مرید و خلیفه و سجاده نشین قطب العالم مخدوم شیخ سعد خیر آبادی
است. از مقبولان مرشد و مریدان ارشد پیر خود است. وقت وفات قطب العالم
خرقه ای که از مخدوم شیخ مینا یافته بود او را عطا کرده سجاده نشین گردانید.^۲
وی شانزده سال حقوق سجادگی از غایت سخاوت و اخلاق و عبادت و ریاضت
بجا آورده. تصرفات صوری اولاحد و لا تحصی، سخاوت بسیار داشت. شیخ سعد
گفتی می دانم که تو مرا هم روزی خواهی بخشید. یکی مرید خود را کفیل شده
از قید محاسبه حاکم خلاص داده بود، حاکم آنحضرت را پیش بابر بادشاه فرستاد،
پادشاه معتقد کمالات او شده معاش مواضع پنجاه هزار درم^۳ نذر کرده بسراج الاسلام
مخاطب نموده رخصت وطن داد، بتاریخ سوم صفر سنه نهصد و سی و هشت
هجری وفات یافت، در خیر آباد اولاد او باولاد شیخ سعد مشهور اند.

موج احوال آن پیر و سلسله سعد، آن در فراق دوست بفریاد، آن مجموعه
افضال لایزال، سراج اسلام بندگی شیخ کمال، زاهد و متقی مایه ذوق و سرمایه شوق،
صاحب وجد و حال ممتاز وقت بود. بعد از پدر خلافت شیخ را از تصرفات صوری
و معاملات ریاضت او برپا داشته. در تحفة السعد نویسد، چون^۴ تواجد نمودی
حضاران را یارای آن^۵ نماندی که از بکا خود را محفوظ دارند و در عبادت گزاری نظیری
نداشت^۶ و در تصوف مرتبه بلند او را بوده است مگر جمال حال خود را در نظر خلق
مخفی داشتی، در عمر سه سالگی از پدر خرقة خلافت یافت، پنجاه سال حقوق
سجاده بجا آورده در عمر پنجاه و سه سالگی بتاریخ بیست و سوم شعبان سنه نهصد
و پنجاه و هشت هجری وفات یافت.

موج احوال آن عظیم الشان اندر سلوک، آن در وادی عرفان ملوک، آن از
مخصوصان الله تبارک، قطب الاولیاء حضرت شیخ مبارک، ایشان را شیخ مبارک

۱. ج: 'و' ندارد

۲. ب: سجاده نشین 'گردانند'

۳. ۱: هزار 'دام' نذر

۴. ج: 'آن' ندارد

۵. ب: 'چون' ندارد

۶. ج: 'نداشتی'

سندیلوی گویند. نهنگ دریای^۱ وحدت و شیر بر کثرت، اکبر مجاهد و اعظم مشاهد، در احکام شریعت و افادت طریقت بغایت پایه بلند داشت. مرید و خلیفه^۲ شیخ سعد است و یک خرقة از شیخ سالار بده گهاتم پوری نیز یافته و از بندگی شیخ نظام الدین امیتهی اکثر صحبت داشته. سید صفی حسینی و شیخ بدرالدین سرهندی و شیخ ادهن بلگرامی از خلفای عالی مقام شیخ مبارک اند که این هر یک فواره فیض گوناگون بودند. برای رفع^۳ احتیاج عالم را پیوسته رجوع بآنها بوده و بمطلب می رسید، بندگی شیخ مبارک در نهصد و هفتاد وفات یافت، در سندیله مزار شریفش زیارت گاه خلق 'نقاوت' دین، تاریخ اوست، رحمة الله علیه.

موج احوال آن باعظم ولایت مشرف، آنصاحب خارق عادات عجیب و اشرف، آن سلطان اهل کرامت بشیوه گمنامی، حضرت شاه ادهن معروف بشیخ الاسلام بلگرامی، از فرزندان حاجی سالار قنوجی است که اکمل^۴ اولیای عصر بوده. نسب حاجی سالار منتهی می شود بحضرت خواجه عثمان هارونی و شیخ ادهن اعظم خلیفه شیخ مبارک سندیلوی مقتدای^۵ عصر و مفتی شهر بود. در زهد و تقوی و حفظ شرایع و حل دقیق طلاب ظاهری و باطنی نظیری نداشت. صاحب مآثر الکرام نویسد که سید صفی حسینی و شیخ بدرالدین سرهندی و شیخ ادهن بلگرامی از خلفای شیخ مبارک سندیلوی اند. پس شانان عالی و احوال سامی داشتند. اهل روزگار در کارهای دین و مقامات^۶ حق شناسی^۷ پیوسته روی توجه و نیاز باستان این بزرگواران می آوردند. حل مشکلات دو جهانی از گفتار اسرار گذار ایشان می نمودند، وی گفتی که درویش را کار خلاف شرع آنست^۸ که پس از فعل پشیمان شود. شخصی ازو پرسید که فاضل ترین طاعات کدام است؟ گفت ملاحظه ادب. در جمیع اوقات او پیوسته از صحن خاتقاه بیرون نمی آمد مگر برای

۱. ج: نهنگ در دریای	۲. ج: حضرت شیخ	۳. ب: دفع احتیاج
۴. ا: نقاوت دین	۵. ج: از اکمل اولیای	۶. ج: از مقتدای
۷. ب: مقدمات حق شناسی	۸. ج: خدا شناسی	۹. ب: کار خلافت است که

نماز عیدین و امروز در سلسله اش همین رسم است. خوارق عادات ازو بسیار سرزده. روزی حاکم معزول شده بخدمتش رفت، دید که از دست خود خشت پزی می سازد، التماس کرد که اگر من بحال بکار مانم این مسجد را درست کنم، فرمود چون نیت خیر در دل داری بحال خواهی ماند، پس از چندی سد بحالی او رسید و بعد ارتحال شیخ ادهن عبدالجلیل خلف و خلیفه آنجناب در اندک زمانه زندگی قض کرد، مردم پهلوی قبر پدرش مزارش کردند، قبر پسر از جانب قبر پدر کج شده چنانچه کس^۱ تواضع بزرگی کند و بعد از آن که برادر خوردش ابوالمعالی^۲ خلیفه شد چند روز سجاده نشین پدر مانده در پرده شد همانجا مدفون کردند، قبرش نیز تواضع کنانست، سال وفات شیخ ادهن بنظر نیامده مگر تاریخ بنای مسجد که عامل نموده نهصد و هفتاد و هشت هجریست، رحمة الله علیه. شیخ صوفی پسرش مرد بزرگ بود و عبدالجلیل بن شیخ صوفی بغایت بر شرع قیام داشت.

موج احوال آن مشایخ کبیر، آن شاه با سریر، آن معدن افاده فوادی، شیخ وقت شیخ سعدی، مرید پدر خود شیخ محمد من الله کانکورویست^۳ که خلیفه شیخ سعد خیر آبادی بود و شرح بر شاطبی فارسی نوشته قریب هفتاد جز. صاحب تذکرة الاصفیا نویسد که سعدی صاحب وجد و حالت قوی ظاهر و باطن مصفا داشت و دایم مسرور و منبسط بودی، خوش وقت و آزاد زیستی. چون یکی از دوستانش ازین عالم نقل می کرد این شعر نوشته می فرستاد:

دیده سعدی و دل همراه تست تانه پنداری که تنها می روی

در سنه یک هزار و دو هجری وفات یافت، مزار شریفش در کانکوروی، رحمة الله علیه.

موج احوال آن قایم باحکام شریعت، آن دایم بتلاش حقیقت، آن بمقام سروری، حضرت شیخ بهیکه کانکوروی، مرید شیخ سعدی بن شیخ من الله است. خلافت از میر سید ایرجی داشت که از اجله اولیا بود و مدام سخن تصوف بمجلس خود نگفتی مگر در خلوت با محرمان راز دار. صاحب تذکرة الاصفیا نویسد، سالها بدرس و افاده اشتغال داشت و کلام مجید هفت قرأت می دانست^۴

۱. ب: کسی تواضع ۲. ب: ابوالمعانی

۳. ج: کانکوروی که ۴. ب: قرأت میداشت

و شاطبی را درس می فرمود. بغایت متورع و متشرع در تقوی امام اعظم ثانی بود. سرود نشنیدی و از عشق مظاهر صوری منع نمودی. اولاد و احفاد آنصاحب کمال بحلیه صلاح و دانش و تقوی و علم و فضایل آراسته در هر طبقه بوده اند تا نهصد و هشتاد و یک بقید حیات بود.

موج احوال آن جامع کمالات انسانی، آن متصرف معاملات حقایق دانی،
آن سیاح وادی بی نظیری، اشرف العلما **سید شاه اجهی** ساکن کهیری، از نژاد میر سید خرد و خلیفه شیخ سعد است. در تحفه السعد نویسد که میر سید خرد در صغر سن برای تحصیل علم در خیر آباد بمدرسه شیخ سعد رسید و با کتساب صوری دانش از طبله مشغول شد. روزی شیخ سعد را نظر بر وی افتاد، پرسید کیستی و از کجایمی؟ گفت از اولاد میر سید زید پوری و خرد نام دارم،^۱ فرمود خرد چنان بزرگ شود که جمله خرد و بزرگ را بزرگ شود، پس شیخ سعد بتاکید او را تلمذ کنانید،^۲ فاتحه فراغ حاصلش شد بمجاهدات انداخت، چون درین فن بیایه تکمیل رسید خرقة^۳ خلافت بدو بخشیده^۴ اجازت اقامت کهیری فرموده رخصت کرد. آنجا زمینداری کافر بود که در پی آزار سید شد، سید این مقدمه را در خدمت شیخ سعد التماس نمود، شیخ سعد دهی که حاکم کهیری برای صرف خانقاهش نذر کرده بود برای خرج سید مقرر کرده فرستاد^۵ الغرض حق سبحانه و تعالی سید اجهی را بزرگ روزگار گردانیده بود. خرقة دست بدست میر سید خرد بدو رسیده. او را دختران بسیار بودند. چون سعد الله خان شاگرد او بیایه وزارت رسید اهلیه سید را برای^۶ کفاف دختران مبالغه رفتن پیش وزیر کرد، ناگزیر رفت، وزیر در اخلاق او^۷ کوشید و بعلم^۸ از سید بحاکم کهیری نوشت که مدرسه و خانقاه و مسجد بوسعت برای سید تعمیر کرد و قریات کثیر النفع بقدر پنجاه هزار دام برای مصارف آنجامعین ساخته و سایر صبیبه سید را بمصارف بلند کد خدا^۹ ساخته و ازین مقدمات سید مطلق خبر نداشت. بعد انقراغ جمله مقدمات وزیر سید را مبلغی قلیل داد و

۱. ا: 'خردم ندارم' ۲. ج: 'تلمذ کنانیده' ۳. ب: 'خرد خلافت'

۴. ح: 'بدو بخشید' ۵. ح: 'کرده فرستاده' ۶. ا: 'برای ندارد'

۷. ا: 'او ندارد' ب: 'از اخلاق' ۸. ا: 'و بی علم' ۹. ب: 'که خدا'

رخصت کرد، سید بوطن رسیده از رعایت وزیر آگاه شد. وی را کمالات است حوضی را از غله کودرم؟ پر کرده صحن خانه مقرر کرده بود، بعد چهل سال که قحط واقع شد آنرا آورده بمحتاجان داد، نوعی آسیب بغله نرسیده بود، این خرق عادات سید بود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مطبوع طبع اولیا، آن سرور سینه اصفیا، آن بدیدار دوست دایم در درد و محن، **حضرت قاضی بخش**^۱، وی خیر آبادی است از فرزندان شاه شجاع کرمانی. ^۲ بیعت و خلافت از شیخ سعد خیر آبادی دارد. مولوی واجد فرزند آنحضرت برگزارد که او در طفولیت در غایت حسن و جمال بود، مقبول شیخ سعد گشت، روزی شیخ ^۳ بدیدنش در قریه تال گانو که متصل خیر آباد است رفت، سکن آنجا با شیخ بی ادبی ملاقات نمودند پس شیخ سعد قاضی را همراه گرفته بخیر آباد آورد و با کتساب صوری مقید گردانید و نسخه کز فقه خود او را تلمذ نمود چون استعداد لایق خواندن آن کتاب نبود لیکن شیخ از زور باطن فهم قاضی را بر آن کتاب عبور داد، بعد اتمام تحصیل با کتساب صوفیه او را انداخت بعد چندی مجاهده او بمشاهده مبدل گشت. چون سابق از ملاقات شیخ سعد بدرس روزی او را بملازمت شاه مدار رسانیده بود شبی از شاه مدار در خواب ارشاد یافت که تو از ما شده ای و رجوع بخاندان چشت آوردی و دست قاضی گرفته بخود کشید همانوقت روح شیخ سعد حاضر شد و گفت که قاضی بخش از ما است آنحضرت معاف دارند. قطب المدار دستش را حواله شیخ سعد نمود. صبح برای اظهار این مقدمه بخدمت پیر آمد. پیش از آنکه او اظهار سازد شیخ سعد فرمود ای بخش شب ارواح تمام پیران من متوجه شده ترا از قطب المدار رهایی نمودند. از جمله خوارق عادات اوست شخصی از غایت اضطراب بخدمتش آمد و آغاز گریه کرد و گفت، دختری نا کدخدا دارم و او حامله است، غیرت این امر مرا می کشد، فرمود آن دختر را آورده عقب من بنشان، چنان کرد، بعد ساعتی حمل او نپیدا گشت، رحمة الله علیه.

۳. ج: 'شیخ' ندارد

۲. ۱. شجاع 'کرمانی'

۱. ب: قاضی 'بخش'

موج احوال آن صاحب خوارق عجیب، آن مورد حالات غریب، آن کمالات را معدن، **حضرت قاضی قادن**، از نژاد حضرت قاضی قدوه است و جد قدوائیان جگور بوده.^۱ در طریقت تابع و مرید مخدوم^۲ شیخ محمد مینا صاحب ولایت لکهنو است. مدة العمر در ستر احوال خود کوشید و در تصوف^۳ رتبه بلند داشت. او آخر خرق عادت ازو بیشتر سرزده. بر وضع سپه پیشه از نوکری معاش خود می کرد. وقتی نوکر بابر بادشاه بود و سلطان بکدام قلعه بند اراده تسخیر داشت، غازیان هر چند جهت کردند فتح میسر نشد، بادشاه در خدمت درویش عصر رفت و برای فتح قلعه توجه خواست. درویش فرمود، درویش کاملی^۴ از نوکران تست این فتح بر توجه او منحصر، بادشاه گفت چه قسم او را شناسم؟ درویش گفت، فلان روز باد تند خواهد وزید هیچ خیمه برپا و هیچ فراغ روشن نخواهد ماند مگر خیمه و چراغ او. شی که باد تند وزید بادشاه آدم بتفحص این امر فرستاد، چون این مقدمه بدیره آنحضرت مشاهده کردند بسلطان خبر کردند. بادشاه آنجا رسیده ارشاد درویش را اظهار ساخت، فرمود صبح متوجه قلعه شو، من پیش پیش تو می روم و کشته خواهم شد فتح بتو نصیب است، بفردا آنچنان کردند آنحضرت شهید شد و قلعه فتح گردید، بعد فتح بادشاه آدم بتجسس نعش شریفش^۵ تعیین نمود هر چند جستند نیافتند و مقدمه نعش او چنین گذشت وقتی که آنحضرت شهید شد بعد چهار گهری نعش مبارکش بقریه او از قدرت حق رسید و بر سری حوضی^۶ دفن ساختند، رحمة الله علیه.

موج احوال آن جام جهان نمای عین القین، آن ساغر لبریز بر باده حق القین، آن گلدسته گلزار خاندان چشت، آن مقبول دودمان اهل بهشت، آن ناظر انوار اسرار بچشم مخمور^۷، قطب الاقطاب **مخدوم شیخ صفی الدین ساکن صفی پور**، مرید و خلیفه باستحقاق شیخ سعد خیر آبادیست. از اعظم اولیا و اکبر مشایخ مرجع اقاصی و ادانی بوده. در کشف حقایق و تربیت طالبان شانی عظیم داشت

۱. ج: نچگور 'بود' ۲. ا: مرید 'مخدوم' ۳. ح: 'پس' رتبه بلند

۴. ا: درویش 'کامل' ۵. ج: 'مردم' تعیین نمود ۶. ب: بر سر 'حوض'

۷. ب: بچشم 'مخمود'

که باندك توجه ساكنان عالم سفلى را بمقام علوى مى رسانيد. صاحب مآثرالكرام نويسد، بر طريقه پير حضور مجرد مانده، در سن دوازده سالگى از سائى پور بخير آباد آمده در خانقاه شيخ سعدالدين جا گرفت و بتحصيل علم مشغول گشت. چون شيخ سعد دانست كه پسر عليم الدين محب من است بكمال عنايت از نفس نفيس خود متكفل تربيت او شد. شيخ صفى مدت ها پيش شيخ^۱ تلمذ نمود و بسعادت ارادت مشرف شد و خدمتها بجا آورد. شيخ او را در اربعين نشانده،^۲ روز سوم فتح ياب شد و علويت و سفليات همه مكشوف گشت و بحامه خلافت ممتاز گشت و از جميع خلفاى شيخ قدم پيش گذاشت و سالها بر مسند ارشاد نشست و طالبان را بمطلوب رسانيد. مير عبدالواحد بلگرامى صاحب سنابل مرید جناب^۳ در حل شبهات مى آرد كه در ابتدای حال بعضى مشكلات علم شريعت و طريقت از علمای كبار و مشايخ نامدار مى پرسيدم و جواب شافى نمى يافتم بخاطر قرار دادم كه در اقصاى عالم بگردم تا مگر با مردى ملاقات شود كه حل اين مشكلات نمايد. روان شدم، در منزل اول^۴ كه شيخ صفى ملاقات كردم و از جواب شافى تسكين من ساخت و همانجا آرد كه در خانقاه شيخ سعد غلام بچه بود صفيا نام، هر گاه كسى او را ندا كردى شيخ صفى حاضر شدى و اصلاً بخاطرش نبود كه هيچ كس مرا صفيا نخواهد گفت:

هر كه در خود^۵ ديد روى كس ندید مرد از خود رسته را حق برگزید

شيخ صفى فرمودى راه درویشى راه مرگ است يعنى موتوقبل ان تموتو.^۶ در اقتباس الانوار نويسد كه از جمله كلمات تامات شيخ صفى اينست كه فرمود، مردم الله را جویند و نمى يابند مرا چرا نمى جویند كه الله و رسول و مرا يکجا يابند،^۷ يافتن من كافيست اگر مرا يابند همه را يابند اگر مرا نيابند هيچ نيابند^۸ يافت، من^۹ يافت كل است و فقدان من فقدان كل و نیز فرمود، من در اول سلوك بمقاسى رسيدم، بر سر هر قبر كه مى رسيدم اهل آن قبر زنده شده، سرگذشت خود بيان مى كرد، اگر

۱ ج: 'شيخ' ندارد	۲ ج: 'اربعين' 'نشانيد'	۳ ج: 'مزید حیات'
۴ ب: 'اولی که از' شيخ	۵ ج: 'در' وجود 'ديد'	۶ ج: 'موتوقبل' 'انت موتو'
۷ ب: 'يکجا' 'يابند'	۸ ج: 'هيچ' 'را' 'يابند'	۹ ا: 'من' 'ندارد'

معذب بودی بمقدور اورا از عذاب خلاص می خواستم و اگر در جنت بودی اورا برویت مشاهده موافق استعداد وی می رساندم و اگر قابلی شهود ذاتی داشتی بآن واصل می ساختم. وفات شیخ صفی نوزدهم محرم در سنه نهصد سی و سه. میر عبدالواحد بلگرامی 'شیخ پاک' تاریخ یافته، آرامگاه سائی پور، خاک مزار مبارکش مرهم جراحت دردمندان صوری و معنوی، رحمة الله علیه.

موج احوال آن اختر منازل برکت، آن نیر بروج عنایت و افادت، آن از مخصوصان بارگاه تعالی و تبارک، ولی برحق حضرت شیخ مبارک، همشیره زاده و نظر قبول بفرزندى و مرید و خلیفه و جانشین حضرت شاه صفی سائی پوری است. احوال بغایت رفیع و همتی نهایت وسیع داشت. کریم ابن الکریم ازو دلیل اند. حضرت شاه صفی قدس سره محصور و مجرد بود، زن^۱ و فرزند نداشت، مخدوم شیخ مبارک بغایت خرد سال بود، روزی شیخ از خواهر فرمود تو فرزند خود را بفرزندى مابده، او گفت در خواب است، فرمود چه مضایقه در خواب باشد؟ بعد دیری که اورا خواستند بیدار کنند^۲ جان در قالب نداشت، خواهرش فغان و فریاد نمود، گفت در حق پسر نفس رانی کردی؟ فرمود تو گفتی که فرزندم بخواب است اگر فرزند من بودی چندان خواب نکردی، وی گفت اورا بفرزندى^۳ شما دادیم، فرمود ای پسر برخیز! فی الحال زنده گشت پس بسایه عاطفت خود پرورش نموده از علوم صوری و معنوی بهره ور گردانیده بمرتبه تکمیل رسانید و متاهل گردانید. چون حضرت قطب الاقطاب شاه صفی قدس سره روزی در حالت قرب مطلق از غایت بلند همتی بمقتضای عشق بی پایان خود بجناب الهی عرض کرده بود که خداوندا صفی را جز نان^۴ شب و پاره ستر پوش میسر نشود لهذا تمام عمر آنجناب را در کمال عسرت گذشت، روز وفات سر مبارکش در کنار مخدوم شیخ مبارک بود، شیخ را از جدایی آن عارف اسرار نامتناهی رقتی بهم^۵ رسید، اشکهایش بر بشره مبارکش که افتادند چشم وا کرده پرسید چرا گریه می کنی؟

۳. ب: اورا 'بفرزند'

۲. ب: بیدار 'کنید'

۱. ج: بود 'و' زن

۵. ب: رقتی 'هم'

۴. ج: 'جز' ندارد،

عرض کرد که آنجناب تمام عمر محصور و مجردانه ماندند و مردانه می روند و بنده را متاهل کردند و دعای از جناب الهی خواسته اند ظاهر است اهل بنده سخا واقع شد، فرمود بابا^۱ آن دعا محض برای نفس خود خواسته^۲ بودم ترا بوسعت آسمان نانی و بقدر افزایش آب جوی شربه عطا^۳ شده است بخورو بخوران فی الحقیقت همچنان واقع شد که از وقت مخدوم و الآن در فرزندانش وسعت معاش بغایت بوده در^۴ هیچ اوقات و زمانه بفرزندانش عسرت رو نداد. کمالات و خرق عادات او نه چندان است که این مختصر گنجایش آن داشته باشد.

نقل است که آنحضرت در^۵ خیر آباد به بست و چهارم رجب ازین جهان بجوار قرب مطلق پیوست. وصیت فرموده بود که جنازه مرا اول بزیارت حضرت قطب وحدت مخدوم شیخ مینا بلکهنئو برده بصفی پور خواهند برد، همچنان کردند که نعش او را بر در روضه منوره قطب وحدت رسانیدند. او آستانه^۶ مبارکش را بوسه داد بعد از آن بصفی پور برده در گنبد حضرت شاه صفی مدفون نمودند. در تحفه العارفین نویسد که شیخ مبارک را خلفای صاحب دوق و وجدان مثل شیخ مالوجگوری و شیخ اله دیه جسنولی و حسین^۷ محمد اودهی و حاجی متهن اسولی^۸ و شیخ خان ساندوی و شیخ فضل الله گجراتی و شیخ نیازو کجهوروی^۹ و شیخ ابوالفتح اسولی و شیخ جالو کانکوروی و سید حمو موهانی و شیخ عبدالغنی فتحپور چوراسی هر يك شاهبهاز در عشق و حالات بوده اند و سوای خلفای خلافت و سجادگی حضرت شاه صفی از شیخ مبارک بحضرت شیخ بندگی شیخ اکرام رسیده، از وی بشیخ عبدالرحمن، از وی بشیخ عبدالواحد، از وی بشیخ زاهد، از وی بشیخ بهولن، از وی بشیخ عبدالله، از وی بشیخ محمد معروف بشاه ساهن دست بدست خرقه هر يك از آبای خود یافته آمده و همه ها بصلاح و تقوی و ورع و تنفر از اغنیا قدم بر قدم سلف خود گذشته اند^{۱۰} و بعضی ازینها صاحب کرامات عالی شده اند.

- | | | |
|---------------------|----------------------|----------------------|
| ۱.۱. فرمود 'یا بابا | ۲.۱. خود 'ساخته' | ۳.۲. 'عطا' ندارد |
| ۴.۲. 'هر' هیچ | ۵.۱. 'از' خیر آباد | ۶.۱. 'آشبانة' مبارکش |
| ۷.۱. 'حسین' و 'محمد | ۸.۲. 'متهن' 'آسیومی' | ۹.۱. 'شیخ' سارو |
| ۱۰.۱. 'گذشته' اند | | |

در^۱ اقتباس الانوار نویسد، در وقت اورنگزیب حاکم معاش صفی پور را ضبط کرد، اعیان قصبه صاحب سجاده را پیش حاکم برای سفارش بردند، حاکم و پیر او شاه جنگی بعظمت صاحب سجاده تقصیر کرد و سخن تخلیص معاش هم نه پذیرفت و حدیث در بطلان کمال شاه صفی راندند، او گفت این کلمه مشرف بر آنست که در^۲ شماها آتش افتد، چون حرف از زبانش بر آمد فی الحال از بساط و لباس حاکم و شاه جنگی آتش بر افروخت چنانچه بسوختند، دیگران بعدر پیش آمدند و سوختگانرا بر پایش انداختند، فرمود که آب غسل مزار شاه صفی بر آبله ها بمالند، چنان کردند صحت یافتند.

موج آن انفاسش حکم قضای مبرم، آن از غایت احتشام فخر مکرم و معظم، آن محرم اسرار نهانی، پیر^۳ تقدیر شاه مخی^۴ موهانی بن شاه محمد عبدالرحمن بن محمد اکرم بن مخدوم شاه مبارک فرزند شاه صفی و خرقة دست بدست از آبی بزرگوار خود یافته. وی را از مسعودان ازل و محمودان ابد ولی مادرزاد باید شمرد و فخر اولاد حضرت شاه صفی و شیخ مبارک باید دانست. در واقفیت اسرار و محرمیت اطوار بعایت شانی عظیم داشت بنابر آن حق سبحانه و تعالی او را شریک ولایت فرزندان شیخ مبارک نکرده از فضل و کرم خویش صاحب ولایت موهان گردانید. کمالاتش لاتعداد و لا تحصی است. از آنچه از خیر و شر از زبان مبارکش بر می آمده فی الحال ظاهر می شد و از جهت چشم بهر کس که خطاب کرده فرمودی که باری مخی مار^۵ ترجمه آنست که تیری زدم که در گذشت فی الحال سوراخی در سینه او می گردید و جان بحق تسلیم می نمود^۶ و می افتاد. زبانی فرزندان آنحضرت است که ابتدای حال در صفی پور وطن آبا و اجداد خود در حالت سلوک جذب آمیز می ماند. روزی شاه خیر که هم از اولاد شیخ صفی و شیخ مبارک مرد کامل بودند او گفت که زدیم خیر، خیر هم یک قسم تیر را می گویند،

۱. ب: 'ار' اقتباس.....

۲. ج: 'در' ندارد

۳. ۱: 'تیر' تقدیر

۴. ب: 'مخی' موهانی

۵. ۱: 'می' بر آمد

۶. ج: 'باری مخی' باز

۷. ب: 'بنمود'

آنحضرت فرمود او صرف چوب است آهن ندارد و زدیم مخی پار شد فی الحال شاه خیبر در افتاد و جان بداد پس توجه نموده بقصبه موهان که از لکهنؤ بر هفت کروه طرف مغرب واقع است نموده از نور ولایت خود منور گردانید. روزی در موهان بخانه فیض الله رئیس آنجا برای سفارش مرید خود رفت، وقت معاودت از آنجا در اثنای راه جنازه پیدا شد، آنحضرت را دستور بود از جنازه و اجماع خلق بسیاری ترسید هر گر نردیک چنین امورات نمی رفت، از خوف آن جنازه گریخت و روی بسوی دروازه سید عابد که یکی از رؤسای^۱ آنجا بود کرد، او دروازه خود را محکم به بست که آنحضرت اندرون نیاید. چون چنین دید فرمود که این دروازه مدام بند خواهد ماند تا الآن تحریر اوراق که سه پشت از سید عابد گذشته دروازه بند می باشد و درویشی بود در سراهای لکهنؤ می گردید و ماده اسپ هر کرامی دید و نگاهی باو می کرد فی الحال آن اسپ ماده می غلطید و آن درویش باو **نزدیکی**^۲ فعل می کرد ناگاه آنحضرت بر ماده اسپ سوار در لکهنؤ به **سرای** منزل نمود، خدمتگاران آنجا این مقدمه ظاهر ساختند، فرمود مضایقه نیست خواهم فهمید، ناگاه آن^۳ درویش پیدا شد،^۴ بمجرد ورودش در سرای اسپ ماده آنحضرت خواست که بر زمین بغلطد^۵ فرمود، استاده باش او مخنث است اسپ، ماده استاده مانند^۶ و علامت مردی آن درویش غایب گشت. وقتی در زید پور بیاس پیر زالی چوب خانه او را از تصرف دراز ساخت کمالاتش زاید از بیان است،^۷ در زید پور وفات یافت و مدفون گشت، بعد ششماه بموجب ارشاد باطن او فرزنداناش استخوان او را بموهان بردند، معاصر نبیره پندگی نظام الدین امیتهی بود.

موج احوال آن شهنشاه سیاحان ملکوت، آن پیشوای مسافران مقام لاهوت، آن باعقاد عالم ظل الله، رئیس المشاهدین **حضرت شاه قدرت الله** بن شیخ هدایت الله قدوائی ساکن مسولی توابع لکهنؤ، از محققان روزگار و مکاشفان

۳. ج: آن ندارد
۶. ب: استاده مانده

۲. ب: مرد یکی
۵. ب: بغلط فرمود

۱. ج: از رئیس آنجا
۴. ب: پیدا شده
۷. ج: است ندارد

اسرار، شانی عظیم و همتی بلند^۱ و ترك كامل و عشق وافر داشت. شیخ وقت خود بود. درباره او قدوة العارفين فرمودی که او غوث وقت خود است، هر کس که جمال حال او را^۲ مشاهده می کرد بی اشتباه بر^۳ کمال ولایت او مقر می گشت. خیلی مجاهدات بقدّم تو کن و تجرید ازو بعمل آمده وی اسم با مسمی قدرت الله بود. در آیات بینات تصنیف میر سعدالدین عرف چھو تو بلگرامی نویسد، در خانوادۀ چشت مرید شاه عبد الله سجاده نشین حضرت شاه صفی پوریست. از ایام طفولیت جذبۀ عشق الهی بصفّت عشق هل من مزید باحوالش غالب آمد، اکثر دیوانه وار بشبھای تار در نواح قریۀ خود تنها سیر می کرد، آخر الامر از^۴ شیخ سدهای هانگ^۵ اجازت بعضی اسما یافت، مشغول شد، در سن تمیز کد خدا گردید لیکن مغل عبادت دانستی. شبی بجناب الهی دعا کرد، اہلیہ او بمرد^۶ و بہ بنگالہ رفت و سپہگری کرد اما از امر باطن غافل^۷ نبود سپس شوق زیارت بیت الله غالب حال او شد، چون بسورت^۸ رسید جملہ علایق سپہگری الله بخشید، ناخدا بر کشتی اورا جا داد. شبی پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم درین مقدمہ با ناخدا پیری فرمود همان وقت ناخدا مشعل افروختہ پیش وی آمد و تکمال دلجویی برد و بر کشتی بمقام مرتفع اورا جاداد و بخدمتھای شایستہ بمکہ رسانید. در کرامت القدرۃ نویسد، شریفان اورا اندرون حریم خانہ کعبہ جایی استقامت دادند، چون بمدینہ رفت مدتی چیزی نخورد کہ محتاج بول و غایط نشود و او از آن بود کہ شریفان بموجب اشارۀ رسول الله صلی الله علیہ وسلم در^۹ زیر دیوار روضہ منورہ جا داده بودند، شبی آنسرور صلی الله علیہ وسلم برنج و عدس پختہ در بیداری از دست خود بدو عطا فرمود، بر فور فروشدن آن طعام دلش از ما سوی الله سرد شد پس بدرخواست شاه صفی اورا رخصت ہند فرمود، اذن داد کہ بسلسلہ او بیعت کند پس او بکربلا آمد از حضرت امام حسین رضی الله عنہ اجازت سوار

۱. ج: ہمتی 'بزرگ'	۲. ج: 'را' ندارد	۳. ب: 'نیر' کمال
۴. ا: 'از' ندارد	۵. ا: سدهای 'بایک'	۶. ب: اہلیہ او 'ہمراہ' بہ بنگالہ
۷. ب: 'غافل' ندارد	۸. 'صورت' رسید	۹. ب: 'در' ندارد

شدن بمرکب یافت، از آن باز گاهی بمقدور پیاده نرفت،^۱ چون داخل سرحد هند گردید یکی از مردان غیب خط طلب شاه صفی بدو داد، چون بصفی پور رسید از شاه عبدالله سجاده نشین بیعت کرد، اکثر تربیت و تلقین از شاه یاسین بلگرامی یافته از روح شاه صفی اجازت خواندن دعای حرز یمانی یافته با جمیع شرایط صوری و معنوی موافق ختم حضرت علی مرتضی بانصرام رسانید فاما از راه ادب پنج هزار کم کرد. بعد از شیخ مبارک باین علو مرتبه هیچکس باین مرتبه نرسیده.^۲ کرامات و حالات او زاید از حوصله تحریر است. صفای ظاهر و باطن او مقابل جوان مردان سلف بوده است. پیک علیخان صفی پوری مرید او شبی بخواب دید که بدریا بر کناره کشتی نشست ام، آنحضرت حاضر شد، فرمود که چنین بیباک در کشتی نشستن^۳ نشاید، بعد سه^۴ چهار روز پیک علیخان بفرموده شجاع الدوله وزیر به^۵ اراده عبور گنگ بر کناره کشتی نشست در شب تار روان شد، چون به نصف دریا رسید از کشتی در افتاد و غرق شد، برادرانش فغان کتان و دست بر سر زنان عبور نمودند، چون بساحل رسیدند پیک علیخان را زنده در زمین غلطیده یافتند. بعد از فرح و شادی پرسیدند گفت از عین فرود رفتن در آب پیر دست مرا گرفته اینجا انداخت و شیخ کریم الرمان مرید او گفت در زمانی که شجاع الدوله وزیر بمحاربت نصاری عازم بنگاله شد، من نیز در سپاهیان بودم آنحضرت را بخواب دیدم، فرمود کسی می داند به سال آینده درین ماه و همین تاریخ باین لشکر چه رو دهد؟ صبح این رویا به احبّا بیان کردم، سال و ماه و تاریخ رویا قلم بند نمودند، بسال آینده در همان ماه و همان تاریخ شکست بر لشکر اسلام آمد و تفرقه رو داد، یازدهم رجب سنه یک هزار و یکصد و هشتاد و چهار وفات، مرقد شریفش بصفی پور. وی را مثل شاه عثمان و شاه سبحان بلگرامی و شاه رضا لکهنوی مریدان ریاضت کیش اکثر اند و سوای ایشان از یک لکه مرید کم نخواهد بود.

موج احوال آن نسخه کمالات متعالی، آن رساله حالات عالی، آن ذخیره

۳. ب: کشتی 'نشین'

۲. ب: مرتبه 'نرسید'

۱. ج: پیاده 'برفت'

۵. ب: 'بر' اراده عبور

۴. ب: 'سه' ندارد

صدق و یقین، حضرت مولوی صلاح الدین، از اجله علمای وقت با جمیع فضائل صوری و معنوی آراسته در تبعیت شریعت غرا و ورع و اتقا هم پنجه سید علیم الله بریلی بود. از رؤسای گویامثو است، مرید و خلیفه شاه قدرت الله بود، پیر در حق او فرمود که مولوی را حق تعالی دولت مادرزاد داده که دمی و قدمی بی یاد و رضای خدا نگذاشت و دقیقه ای از شریعت مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم فرو نداشت.^۲ از ثقا^۳ خیر آباد شنیده وقتی او بخواب بود، نوری از دهنش لامع گشت، سقف حجره شگافته با آسمان رسید تا دیری این حالت بر وی طاری بود، نگارنده زخار در مسجد شیخ پیر محمد لکهنوی نیز از وحالتی دیده که بیان نتواند.

موج احوال آن در خاص و عام مقبول، شاه عبدالرسول، از فرزندان شاه صفی است و خرقة از بزرگان خود یافته و یک خرقة از حضرت شیخ عبدالرحمان چشتی دهنه‌توی مع اوراد چشتیه یافته و یک خرقة از شاه پیر محمد سلونی یافته. مرد بابرکت و کرامت بود. روزی سرهنگان حاکم بدایره او بدعت نمودند، اندکی گرانی کرد همه هارا از غیب تعذیر^۴ و ضرب بحدی شد که گریخته بقلعه رفتند، این جنس کراماتش در احوال حکام آنجا اکثر مشهور است.

موج احوال آن انبار حقایق و معارف، آن ذخیره فضائل و تعارف، آن در محبت محبوب خالص و سره^۵، حضرت شیخ حسین ساکن سکندره، در مآثر الکرام نویسد که وی از اعظم خلفای شیخ صفی الدین سائی پورست. نخست از اغنیای روزگار بود و جوهر سخاوت بمرتبه کمال داشت، ناگاه جذبه الهی در رسید او را از سایر علایق دنیا مبرا گردانید^۶ و کمال وحشتی بهم رسانید آخر کار شب‌اروز بر درختی برآمده چون طایر سرزیر بال کشیده در عالم استغراق می بود، در همان حالت کمند جاذبه جانب حرمین شریفین کشید بسعادت عظمی فایز گشت. شمی سید عالم صلوٰه الله علیه و سلم در عالم رویا جلوه نموده فرمود، عود به هند باید

۱. ا: و آله ندارد ۲. ج: فرو نگذاشت ۳. ب: از ثقا ندارد

۴. ب: تقدیر، ج: تعدی ۵. ب: ارین جنس ۶. ا: خالص و تبیره

۷. ب: مبرا گردانیده

کرد و در مقام سائی پور بشیخ صفی الدین دست بیعت باید داد، شیخ گفت چون بسائی پور رسیدم بخاطرم گذشت که شیخ صفی الدین بخلوت مرایاد کند و کلاه از سر مبارک بی درخواست من عطا فرماید و مکانی برای عبادت معین سازد. چون به قبه سعادت رسیدم بموجب امر خادم شیخ^۱ برآمده ندا کرد که^۲ شیخ حسین کیست؟ من بطور قلندران پوست بخیه^۳ زده در بر داشتیم گفتم حسین منم لیکن شیخ حسین نیستیم، خادم برگشته قول ما را بعرض رسانید و باز آمد که بیا پس بملازمت اشرف مشرف شدم، بانواع الطاف اشفاق فرمود و کلاه خاصه پوشانید و در خانقاه ملایک پناه جا داد چنانچه اربعین بخانقاه کشیدم. بعد از آن حکم شد بسکندره رفته باید نشست و خلق را تعلیم کن. او مدت پنجاه سال در گوشه عبادت قدم افشرد و بر در خلق آبروی فقر نریخته. میر سید عبدالواحد بلغرامی در سنابل گوید، حضرت مخدومی شیخ حسین را چون جذبه هدایت الهی و کشش عنایت نامتناهی در رسید از باطن او لذات و شهوات دنیا سرد شد، جاه و دستگاه دنیا را بر انداخت چون ابراهیم ادهم با فقر و فاقه در ساخت، می گفت اگر خداوند تعالی غریب نواز نبودی این غریب را از آن مردار کی رهانیدی و بپایه^۴ صبر و قناعت کی رسانیدی و آنحضرت را چون عمر آخر شد در قفای مسجد گوری حفر کرد و طرح عمارت^۵ انداخت و با دوستان حرف وداع در میان آورد، چون عمارت بنا گردید کشاده پیشانی جان بمشاهده جانان تسلیم نمود در سینه نهصد و هفتاد و شش هجری.

موج احوال آن ناخدای سفینه بحر وصال ذات خدا، آن گنجینه اسرار حقیقت و صفات مصطفی، آن کوه صبر و توکل و عبادت، آن فتاوی تلقین و افادت، آن مظهر شان فیض و عنایت و جوادی، قطب الافراد سید نظام الدین معروف به شیخ الله بیه خیر آبادی، در رساله احوال آرد، جد او سید محمود فرزند امام علی موسی رضا رضی الله عنه از توابع بخارا بدرخواست والی هند بدهلی رسید، از آنجا سندیله

۱. ب: 'شیخ ندارد'

۲. ب: 'که ندارد'

۳. ب: 'سحر زده'

۴. ب: 'پایه صبر'

۵. ج: 'عمارتی' انداخت

توابع اوده را از مقدم خود منور ساخت و پسر خود را^۱ گذاشته بولایت رفت. یکی از اولاد او میرن نام بدختر سید علاؤالدین واسطی صاحب ولایت سندیله کدخدا گردید، ازو سید نظام الدین متولد شد. چون بصغر سن همراه پدر خود بشرف بیعت مخدوم شیخ سعد خیر آبادی مشرف گشت پیر او بیاس اسم نظام الدین اولیا او را اله دیه لقب کرده بدان جهت معروف بلقب گردید و سیر سلوک را بخدمت شاه صفی صفی پوری هم پیر خود تمام کرد. ابتدای حال که با کتساب صوری دانش مرتبه عالی در معاصران بهم رسانیده بود از ریاضات شاقه ترددات علمی را قطع نموده الغرض حق سبحانه و تعالی شیخ اله دیه را در تصوف رتبه بلند و مرتبه ارجمند عطا فرموده^۲ مشهور آفاق گرداند. مجاهده او پایانی ندارد، مع اعیال و اطفال بتوکل می گذرانید و بلحاظ لقمه قوت^۳ حلال اکثر اوقات از اشجار قوت ساختی و عیالش مدام از گیاه که در خانه می روئید وظیفه می کردند. روزی آن جمله گیاه را کندیده از خانه بدر کردند که محل توکل است، بملاحظه این حالات خلایق را گمان بر ملک سیرتی او گشت، توکلش را بر توکل سلطان العارفین ترجیح می دادند که توکل او بذات بود و توکل این مرد باعیال و اطفال. حضرت قطب الاقطاب بندگی نظام الدین از غایت اتحاد اکثر بدیدنش بخیر آباد رفتی، يك تنكه نذر نمودی مهمانی او در همان يك^۴ تنگه تمام می شد. سبب فیضیابی او از شاه صفی آنست که چون مرید شیخ سعد شد پس از چند مدت مرشدش وفات کرد، بروز مجلس عرس شیخ سعد شاه صفی بخیر آباد آمد، مجلس سماع گرم بود، چون شیخ اله دیه تشریف آورد قوالان خاموش شدند و مزامیر از دست افگند، حضرت شاه صفی تمحص موقوفی^۵ سرود فرمود، قوالان گفتند از غایت تشع حضرت شیخ میل سرود ندارد، شاه صفی نگاهی به^۶ ساز کرد، خود بخود بصدا درآمد، شیخ اله دیه را وجد رو داد تا سه روز در^۷ استغراق ماند، افاقه^۸ رونمود، پرسید شاه صفی

۳. ج: 'قوت' ندارد

۲. ب: عطا فرمود

۱. ا: 'خود' ندارد

۶. ا: 'نگاهی' بر ساز

۵. ج: 'موقوفی' سرود

۴. ج: 'يك' ندارد

۸. ج: 'چون' افاقه

۷. ج: 'در' ندارد

کجاست؟ معلوم شد بصفی پور رفت، خود پس پیر^۱ بصفی پور رفت، دید که آنحضرت بمکان نیست و معماران تعمیر مسجد می کنند، در خشت رسانی با مزدوران موافقت^۲ کرد، چون شاه صفی آمد حالش را دیده فرمود بنیاد خود مستحکم کردی از آن باز آنحضرت مدام بصفی پور ماندی و فیضها ربودی، بعد وفات شاه صفی قصد سندیه نمود پدرش خبر یافته با چند نیشکر که بی اجازت دهقان^۳ گرفته بود باستقبال برآمد، احوال نیشکر پرسید، معلوم شد که بی اجازت مالک است، از قیام^۴ سندیه متنفر شده فرمود جایی که در مال خود و غیر فرق نباشد نخواهم ماند از همانجا راهی شده بخیر آباد رسید و اقامت گزید. کمالات و خوارق عادات او زاید از احاطه تحریر است نقلی چند نوشته می شود. اکبر بادشاه درویشان را قید می کرد بخاطر آورد که مردم بطلب شیخ اله دیه باید فرستاد، از روی کشف مطلع حال^۵ شده مع پسر خود شیخ ابوالفتح روانه دهلی شد، چون برجوی گنگ رسید گفت معبد کفار است دست و پای من به آتش ملوث نشود، دودی عظیم از دریا پیدا شد ناگزیر وضو نمود آن دود دفع گردید، بدلهی رسید متصل شهر خبر یافت که فیضی شاعر انتقال نمود، چون بحضور بادشاه رسید سلطان به تعظیمش برخاست و نهایت احترام نمود، فرمان معاش و پنج هزار روپیه نقد پیش آورد و عقب آنحضرت نماز گذرانید و غلیوازی^۶ و گربه را کباب کرده همراه طعام بخدمتش برای امتحان فرستاد، شیخ فرمود غلیواژ چرا پرواز نکند و گربه برخاسته نمی رود؟ غلیواژ پر و بال یافته بپرید و گربه زنده شده^۷ رفت، سلطان را خیلی اعتقاد زیاده شد، گفت در اول ملاقات دو شیر غران یمین و یسار همراه او دیده بودم این کرامت زیاده^۸ شد پس سایر محبوسان را شیخ از بادشاه خلاص کنانید از آنروز به زنده پیر و بند خلاص در مشایخ زمانه لقبش افتاد و خدمی داشت از درویش دیگر دعا کنانیده فرزندی بهم رسانید، این خبر بآنحضرت شد در حق آن فرزند خادم دعای بد کرد، فرزند خادم

۱. پس نیر

۲. ب. موافقت کرد

۳. ج. دهقانی گرفته

۴. ج. از بیا مثنی سندیه

۵. ب. حال مطلع

۶. ج. غلوازی و گربه

۷. ب. زنده شد

۸. ج. زیادت شد

بمرد و خودش بشارت هفت پسر داد اورا هفت فرزندان پیدا شدند. مدت حیاتش یکصد و بیست سال، بتاریخ هفتم ربیع الاول سنه نهصد و نود و یک و بروایتی سه هجری وفات، قبر در خیرآباد است، رحمة الله علیه، اورا مثل بندگی شیخ اله داد خلفای عظام با عمل و صاحب تصانیف بسیار بوده اند.

موج احوال آن پرورده کرامت و ولایت، آن مدام بحفاظت و حمایت، آن
درد مندان عشق را معین، قطب الوقت حضرت شیخ ابو الفتح خلف و خلیفه سجاده نشین سید نظام الدین عرف اله دیه خیرآبادیست. فاضل و کامل عارف و شاغل، در کرامت و بزرگی رتبه عالی داشت، اورا قدم بقدم پدر بزرگوارش باید شمرد. در رساله احوال او آرد، روزی در وقت نماز عصر^۱ مجذوبی آمد^۲ سنگی بروی انداخت، چنان رسید که مجروح گشت، از مجذوب سبب آن پرسیدند، گفت ملایکی خلعت قطبیت برای او می آورد شیطان مانعی ملایت بود که او لایق آن^۳ نیست، من سنگ بروی^۴ انداختم و دفع کردم و خلعت قطبیت باو دهانیدم بعد چندی قطب الاقطاب بندگی شیخ نظام الدین از امیتهی بخیرآباد رسید و بشیخ اله دیه تهنیت رسانید که ابو الفتح را قطبیت عنایت شد. کمالاتش زیاده از حوصله تحریر است. روزی در مجلس عرس والد ماجد خود در وجد آمد، در عین حالت استغراق بتاریخ هفتم ربیع الاول که روز وفات پدرش بود جان بجنان سپرد، از وفات پدر او هیجده سال را فرق است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن کامل ابن کامل، آن کامل بجلائل فضایل شامل، آن
صاحب دم و ثابت قدم، حضرت شاه مخدوم عالم، خلف و خلیفه شیخ ابو الفتح است لیکن رو بروی پدر خود وفات یافت ازین جهت نعمت خلافت شیخ ابو الفتح بمحمد عیسی بن مخدوم عالم رسید. محمد عیسی در وقت خلافت جد خود خرد سال بود، برای اکتساب صوری دانش بطرف منیر رفت، چون معاودت نمود بکسب و ریاضت مرتاض زمانه شد بحکم آنکه:

۱. ج: نماز عصر بود

۲. ج: آمد و سنگی

۳. ج: لایق این است

۴. ج: بر آن انداختم

می صرف وحدت کسی نوش کرد که دنیا و عقبی فراموش کرد از^۱ غایت استغراق و محویت با جمال کمال محبوب هیچ چیز^۲ توجه نمی نمود. قوت ولایت و کمال او ازینجا قیاس باید کرد که روزی شاه عیسی عرف شاه مجلی قلندر لاهری را برای دم کردنش بخدمتش آورد، جمال حال او را دیده فرمود این طفل کیست؟ برجینش انوار قطبیت می درخشد، غرض جلال بر مزاجش غالب بود، آنچه خیر و شر بر زبانش گذشتی فی الحال صورت گرفتی، بتاریخ چهارم صفر جان بجانان سپرد، رحمة الله علیه. حضرت شاه بدلی خلف و خلیفه شیخ عیسی است، مرد ممتاز و مرتاض بود، پسرش شاه قطب عالم و کامل درویش با صفا طریقه بزرگان پیش گرفته چندان ریاضت کرد که صاحب کمالات گردید، آنچه فرمودی از نیک و بد طاهر شدی، سلیم خان نام حاکم خیر آباد را به سبب بی ادبی او ختم فرمود، بول و غایط او قبض شد، چون بخدمتش رسید توجهی فرمود، از مرگ نجات یافت. وفات آنحضرت دهم ذی الحجه در سنه یکهزار و یکصد و چهل و یک واقع شد. لا ولد رفت، برادر زاده او محمد شعیب از توکل و عبادت خلافت را زیب داده به بستم صفر در سنه یکهزار و یکصد و نود و سه^۳ بجنّت شتافت. مولوی ابراهیم نبیره اش که مرید شاه قدرت الله قدوائی بود طریق بزرگان پیش گرفت.

موج احوال آن تخت نشین طی الارض، آن مودای سنت و فرض، آن بزرگ رحمت الله، حضرت شاه حبیب الله، اعظم خلیفه شیخ ابوالفتح است. بسیار بزرگ و با برکت و تصرف و صاحب خوارق عادات و کمالات بود. از جمله تصرفاتش اینکه شیخ ابوالفتح بکدخدائی پسر خود^۴ بامیتهی رفت و شیخ حبیب الله را بخیر آباد گذاشت، وقت نکاح شیخ را حاضر مجلس یافتند،^۵ در خیر آباد رسیده تحقیق شد که او از مکان بیرون نرفته، اکثر اوقات نمازش بکعبه مقرر^۶ فرمود، مرشد شیخ ابوالفتح را که سلطان وقت معینی ساخت همراه تقسیم فرزندان خود بدو هم متواضع شد، قبول نکرد و هنوز بر مزارش این رسم جاری است که بروز عرس او اگر^۷ چراغها از درگاه مرشدش روشن شده نروند^۸ هر چند آنها^۹ روشن کنند

۱ ج: 'نمود' از غایت

۲ ب: 'هیچ' خبر

۳ ح: '....نود و نه'

۴ ب: 'خود' ندارد

۵ ب: 'مجلس' یافته

۶ ب: 'معزز' فرمود

۷ ب: 'اگر' ندارد

۸ ب: 'نشده' بردند

۹ ب: 'اینجا' روشن کنند

نشوند.^۱ شیخ عبدالوالی مرشد زاده او بعد تحصیل علم پس از مدت که بخدمتش رفت فرمود از دوازده سال به انتظار تو زنده ماندم که پدرت نعمتی برای تو امانت بمن سپرده حالا بگیر که من رخصت شوم، او امانت بدو سپرده جان بجانان تسلیم نمود، مزار شریفش در خیرآباد.

موج احوال آن از ابرار نامی، سید عمر بلگرامی، بیعت از شیخ ابوالفتح بن مخدوم اله دیه داشت. جامع بود میان علم ظاهر و باطن، مدت‌ها خدمت مرشد خود نمود و ریاضت‌های شاقه کشید و بوطن مالوف بازگشت و در گوشه خداپرستی عمر فنا ساخت، قبرش در قریه چاند پور حانب شرق بلگرام زیر گنبد است.

موج احوال آن در مجمع رندان ظریف، سید شریف، خلف و خلیفه سید عمر تحصیل علوم بخدمت پدر خود نمود و بطریق پدر گرامی دست ارادت بذیل شیخ ابوالفتح رد و حرقة خلافت^۲ و از حقایق و معارف حطی وافر برگرفت و رخصت اطراف یافته در وطن اصلی گوشه نشین شد و بیشتر اوقات بمطالعه کتب سلوک و اقوال و افعال صوفیه اشتغال داشت و نسخه مرآة المبتدین در احوال مشایخ هند کتابی مفید نوشت و در جمیع کمالات مشایخ رحمهم الله تعالی کوشش^۳ موفور بجا آورد و آنرا مرآة المبتدین موسوم ساخت.

موج احوال آن مرد راه یقین، شاه نجم الدین معروف^۴ بمیانجی نبیره شیخ عیسی، مرد کامل بود و خرق عادات ظاهر و باهر داشت. در بهار ایچ سکونت نموده بود، همانجا از زهر بدرجه شهادت رسید. پاک از لوث شیخ محمد غوث نبیره شیخ عیسی مرد بزرگ بود، بر کناره گومتی در لکهنؤ اقامت داشت، چون وفات کرد همانجا مدفون ساختند، بعد چند سال به^۵ برادر زاده خود محمد اسحاق که در موهان می ماند در معامله فرمود، عنقریب است که نعش من بدریا خواهد رفت از قبرم برآورده در موهان دفن کن، همچنان کردند، بچهاردهم^۶ ذی الحجه فاتحه او می شود

۱. ب: کنند نشود

۲. ب: خلافت یافت

۳. ب: کوشش ندارد

۴. ج: معروف.....

۵. ب: چند سال برادر

۶. ج: بچهارم ذلحجه

با صدق و صفا شاه انبیا مرد کامل بود، مالک مرتبه بحالی^۱ شاه عبدالوالی پسر شیخ ابو الفتح است و مرید^۲ بندگی حبیب الله و نعمتی که والد بزرگوارش به بندگی حبیب الله برای عبدالوالی سپرده بود نیز باو رسیده، مرد با برکت و صاحب کمال و صاحب خوارق عادات بود، از جمله خوارق او آنست بدروازه عامل خیر آباد نوبت نواخته می شد اورا صدا و آهنگ آنوقت خوش آمد متوجه شده^۳ می شنید هر گاه سازنده ها می خواستند که موقوف کنند^۴ صورت گرفته بآنها منع می فرمود از ترس موقوف کردن نمی توانستند، چون زمانه نوبت نواختن از حد گذشت عامل تفحص^۵ کرد، سازنده ها گفتند که میان شاه عبدالوالی بیدار^۶ شده ممانعت می فرماید، عامل پیغام فرستاد اگر فرمایند رو بروی ایشان بنوازند، فرمود موقوف نمایند سیر شنیدم، اورا فرزندان خوب خوب عقب ماندند.

موج احوال آن بر خاتم فقر نگین، سید محمد امین بن سید نعمت الله بن سید جلال بن سید نظام الدین اله دیه خیر آبادی است. یکصد و پنج سال عمر یافته بود، مرید شیخ عیسی است که ذکرش بخلفای جدش گذشت. مرد با برکت و فضایل و صاحب خرق عادات و کم خوابیدی، روز و شب بعبادت گذرانیدی، بروز عیدالضحی او در خیر آباد انتقال نمود و مدفون شد، همانروز در موهان بزرگی از مرید او گفت که مرشد تو انتقال نموده، من پیغمبر خدا را دیده ام که با سایر صحابه برای نماز جنازه او می رفت، بعد چندی مریدانش نعش او را از خیر آباد بملیح آباد بردند، آهنی از صندوق به جسمش خلید خون جاری شد بالفعل قبرش در ملیح آباد است. شاه قطب ملیح آبادی از خلفای شاه امین است، در چراغ روغن نبود دست خود بچراغ رسانید، تمام شب روشن ماند.

موج احوال رئیس وادی گمنامی، شیخ عبدالرحیم بلگرامی نبیره قاضی عبد المنتجب است. صاحب مآثرالکرام نویسد که بعد ارتحال قاضی فرزندانش

۳. ا: متوجه 'شد'

۶ ج: 'پیدا' شده

۲. ج: 'او' مرید

۵ ب: عامل 'الحض'

۱. ج: مرتبه 'بخالی'

۴ ج: موقوف 'بکنند'

همه مرید و خلیفه شیخ سعد و شیخ صفی شدند. چون وقت شیخ عبدالرحیم در رسید شیخ صفی فرمود که خلافت خود را بتومی دهم، او گفت مادری دارم که زنده است از اجازت آرم، پیش مادر رفت و حقیقت حال بیان نمود، مادر گفت تو قدر آن را ندانستی زود برو شاید دریایی تا آنوقت آن پیر از عالم رفته بود، وقت جان دادن زیر لب فرمود، اگر عبدالرحیم بیاید^۱ بگوئید که نصیب تو نزد اله دیه است، چون او نزد شیخ اله دیه رفت آنجا تربیت یافت، بس بزرگ و مقتدای وقت گردید، بعد از و پسرش شیخ سعد الله و برادر زاده اش شیخ بهگن هم مقتدای وقت شدند.

موج احوال آن ممتاز فقر و کمال، آن از معرفت الهی مالا مال، آن سالک مجاهده راه یقین، اشرف زمانه مخدوم محمد رکن الدین پسر نصیرالدین برادر حقیقی میر نظام الدین معروف شیخ اله دیه خیر آبادیست و نسبت بیعت و خرقة تصوف از جانب عم بزرگوار خود دارد. وی در فقر و فنا صاحب مدارج بلند و معارج ارجمند بود. در مآثر الکرام از مرآة المبتدین آرد که تقریب^۲ اقدام میمنت لزوم او بخطه بلغرام اینست^۳ که سید عمر بلغرامی بخدمت شیخ ابوالفتح خلف شیخ اله دیه خیر آبادی بیعت نمود و معروض داشت که شیوخ و ضعفای نیازمند از بعد مسافت قصد اخذ فیض حضور نمی توانند کرد یکی از صاحبزاده را رخصت بلغرام فرمایند که مردم آنجا اقتباس انوار سعادت نمایند، او رجوع پیر خود نمود، مخدوم رکن الدین اجازت رخصت یافت پس از خیر آباد به بلغرام آمد آن خطه را بمقدم گرامی خود بفراوان برکات معمور ساخت، تاریخ وفاتش بنظر نیامد، تا یک هزار و هشتاد هجری بقید حیات بود، مزار شریفش بصلح مسجدش واقع شده، رحمة الله علیه. خلف و خلیفه آنحضرت شیخ محمد جامع علوم شریعت و طریقت بود، ابواب مرادات بر روی طالبان می کشود، از صغرسن^۴ در سایه رفت پدر بزرگوار خود تربیت یافته، بعد از وفات والد فرمان حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی از شیخ عبدالله جیلی در قریه بهتیه خرقة حاصل کرد و شیخ

۱: 'بیاید' بگویند

۲: ب: 'تقریب' قدم

۳: ب: 'بلغرام' است

۴: ب: 'صغیرسن'

عبداللہ ہم در معاملہ بعنایت خرقہ مامور شدہ بود، حضرت شیخ محمد بارشاد کرامت بنیاد بہ بہتہ شتافت و از خرقہ خلافت سرفراز گردید و بوطن آمدہ بقیہ عمر بھدایت ارشاد^۱ گذرانید، اکثر خلائق از حسن تلقینش فیض برداشتند، چون فوت کرد^۲ فرزند او سراج الدین^۳ مخدوم تاج معین الدین صدر ارشاد را زیب و زینت بخشید، چون وفات کرد شاہ امام الدین در مقام آبای کرام پرتوافکن گردید و عمر گرانمایہ را بیاد الہی و تلقین اصحاب صرف ساخت، وفاتش در عرہ ربیع الثانی بعد یکہزار و یکصد واقع شد.

موج احوال آن مشہور آفاق، آن دایم در وفاق، آن در بحر اولاد شیخ الہ دیہ
موج واپسین، صاحب حالات حضرت شاہ یسین، نخل برومند شاہ امام الدین قدس سرہ مسند طراز آنای کرام و چراغ افروز اجداد عظام گردید. نور محتوی^۴ از جبینش جلوہ افروز بود و عرصہ روزگار از وجودش مشرف اندوز، مزاجش با تکلف^۵ نا آشنا و سلوکش با ہمہ کس بیک ادا، حقا کہ سراپا خلق مجسم^۶ و لطف مصور^۷ و جوہر ہمتش بس بلند افتادہ بود، فتوح را ذخیرہ نمی ساخت و بخرگیری فقرای وارد و صادر شہر می پرداخت، اکابر و اصاغر سر رشتہ نیاز بدو می داشتند، مردمان بلغرام و اطراف آن بہ^۸ پیش او بعبادت و ارادت بہرہ می گرفتند، چہارم جمادی الاولی سنہ یکہزار و یکصد و شصت و شش ہجری بہ نزہت کدہ خلد خرامید. شاہ محمد حافظ خلف و خلیفہ شاہ یسین مرد بزرگ، صاحب ریاضت، بغایت عالیشان، اخلاق حمیدہ و اوضاع پسندیدہ، معمور از عشق و انوار و مشہور بعجز و انکسار،^۹ حالی قوی و تواضعی وسیع داشت، تمام عمر حقوق سجادگی را از خدمات لایقہ وارد و صادر دایرہ و فیض رسانی عالم بسر بردہ، بتاریخ بست و ہشتم ذیعقدہ سنہ یکہزار و یکصد و ہفتاد و سہ ہجری در پردہ شد. غلام پیر برادر حقیقی او نیز مرد بزرگ بود و مقتضای دیانت او ازین جا قیاس باید کرد کہ بعد وفات برادر خود خودش

۱. ج: بھدایت و ارشاد

۲. ا: کرد ندارد

۳. ج: سراج دین

۴. ب: محتوی ندارد

۵. ج: نا تکلف

۶. ب: خلق و مجسم

۷. ج: لطف بود و جوہر

۸. ب: بہ ندارد

۹. ا: انوار مشہور بعجز انکسار

مایل به سجاده نشینی نگشت و شاه غلام حیدر پسر محمد حافظ را جانشین بزرگان گردانید و خود با وجود سن کبیر باطاعت و خدمت او مشغول ماند، بتاریخ دوازدهم ذی الحجه سنه یک هزار و دو صد هجری بجوار رحمت حق پیوست.

موج احوال آن در مشیخت صاحب شکوه، آن ذخیره فضایل انبوه، آن مسعود و سعید، حضرت بابا فرید، برادر زاده مخدوم شیخ اله دیه خیر آبادی است. اخذ فواید تصوف از عم خود دارد، بسیار مرد بزرگ و عالیشان، در فنا و توحید مرتبه رفیع داشت، تمام عمر متوکل و مجرد زیست، با اهل دنیا گاهی ملتفت نشد، بموجب حکم مرشد در ملانوان آمده اقامت گزید، مدت العمر آنجا گذرانیده وفات کرد، گرد مزارش احاطه پخته مشهور به بغداد بابا فرید از ملانوان بر نیم گروه سمت مغرب واقع است، رحمته الله علیه.

موج احوال آن گوهر درج صدق و صفا، آن اختر برج نور و ضیا، آن از سادات نامی، حضرت سید طاهر بلگرامی معروف بسید طه، سید عالی نسب والا حسب، کمال طهارت طینت و تقدس گوهر است، پاس شریعت بدرجه اتم داشت، بعد از علوم رسمی بخدمت شیخ صفی الدین سائی پوری^۱ مرید شد و مدارج سلوک طی نموده پایه رفیع ولایت بر آمد. سید ابراهیم بلگرامی در کتاب سنابل آرد وقتی از مخدوم شاه صفی چند مغل ولایت بحث کردند که در هند سید صحیح النسب نیست، حضرت مخدوم میر طاهر عم فقیر را که مشهور به طه بود طلبند، چون سرا پای وجود او مثل نام طاهر بود يك جعد^۲ ایشان بریده در آتش سوزان تا دیری گذاشتند سوخته نشد آنها شرمنده و پشیمان شدند و عذر خواستند و پای عمم^۳ را بجشم خود^۴ مالیدند، وفاتش در سنه نهصد و پنجاه هجری.

موج احوال آن سورة اخلاص مصحف حقیقت، آن اخص الخواص صاحب شریعت، آن سالک راه سلوک را غایت خوشخرامی، قدوة الاوتاد حضرت میر

۱. ا. صفیپوری، ج: صفی سائیپوری

۲. ب. جور ایشان

۳. پای عم را

۴. ج. خود ندارد

عبدالواحد بلگرامی، قطب فلك ولايت و مرکز دایره هدايت، صاحب آیات ظاهره و کرامات باهره، از صفایی و نکات عشق بغایت مصفی، برگزیده درگاه معلی، شانی عظیم احوال بزرگ داشت. صاحب تذکرة الاصفیا نویسد که وی بسیار صاحب فضایل و کمالات و ریاضت و عبادت است و اخلاق سنیه و صفات رضیه دارد. مشرب^۱ او عالیست و بیشتر ازین بچند سال خود نقش و صورت هندی می بست و می گفت و حال می ورزید و درین ایام خود را از همه گذرانیده و شرح محققانه بر نزهت الارواح نوشته و همچنین در اصطلاحات صوفیه خیلی رسایل^۲ نوشته از آنجا^۳ جمله سنابل نام و غیر آن تصانیف لایق دیدن نیز می دارد.^۴ اگرچه مرید شیخ صفی سائی پوری است لیکن عمرش هیجده ساله بود که مرشدش بجوار رحمت حق پیوست، بهره تام از برکت شیخ حسین سکندره یافته و هر سال از بلگرام بجهت عرس حضرت شیخ می آمد و اکنون که ضعف بصر پیدا کرده بود نمی توانست رسید و صاحب تاریخ بداؤنی می نویسد که در سال نهصد و هفتاد و هفت که فقیر از لکهنو در بلگرام رسید شی سید را دیدم و آن ملاقات بار اول بود که حکم مرهم داشت و گفت اینها همه گلهای عشق است، اتفاقاً چون رجال الغیب مخدوم شیخ عبدالله بداؤنی تشریف آورد یقین شد اگر قدر شب قدر دریافته باشم امشب خواهد بود. حضرت سید را کمالات زاید از تحریر و تقریر است. مصنف مآثر الکرام می نویسد که وقتی بشرف ملازمت حضرت شاه کلیم الله چشتی در دهلی مشرف شدم، ذکر سید عبدالواحد بلگرامی بمیان آمد، شیخ مناقب سید تا دیر بیان نمود و فرمود شی در مدینه منوره پهلوه به بستر خواب گذاشتم، در واقعه دیدم که فقیر و سید صبغة الله سرونجی در مجلس اقدس حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله وسلم رسیدم، جمع از اصحاب کبار و اولیای عظام امت حاضراند و بر اینها^۵ شخصی است که آنحضرت با او لب تبسم شیرین کرده بالتفات تمام حرفهای مزید می فرماید، چون مجلس آخر شد و از^۶ شاه صبغت الله استفسار

۱. ج: 'و مشرب او

۲. ج: خیلی 'رساله' نوشته

۳. ج: 'آنجا' ندارد

۴. ج: نیز 'دارد'

۵. ب: 'بر آنها'

۶. ا: 'از' ندارد

کردم که این کیست که جناب ما باین مرتبه ملتفت باو مست گفت میر عبدالواحد بلگرامی و باعث مزید احترام او اینست که سنابل تصنیف او در جناب رسالت صلی الله علیه وسلم مقبول افتاد و خوارق و^۱ عادات میر سید عبدالواحد از آن بیشتر است که بتحریر راست آید. جمعی چوبی را بر عمارتی خواستند که نصب کنند، در طول کم افتاد، آنحضرت فرمود ای چوب بابرگ و شاخ دراز شدن می توانستی حالا چرا مقصری؟ فی الحال آن چوب دراز شد. روزی در مجمع مذکور صحبت سیادت گذشت که سید آن باشد که مویش در آتش سوخته نشود، آنحضرت فرمود، موی خلاصه جسم است پارچه ملبوس خود بآتش انداخت و نه سوخت، مدت حیاتش از صد^۲ متجاوز، در شب جمعه ماه رمضان بتاریخ سوم سال نهصد و هفده هجری بروضه جنان شتافت، مرقه مبارکش در بلگرام زیارتگاه خاص و عام است.

موج احوال آن مشتاق جمال الهی، آن متمنای اسرار نامتناهی، آن دلیل راه بی دلیل، سید عبدالجلیل بلگرامی که مجاهده کمال بغایت مصفا گشته. صاحب مآثرالکرام آرد که وی صاحب جذبه قوی و کیفیات عالی بود. در آغاز شباب دست از همه باز کشیده سر بصحرا زد و تا دوازده سال در دلق درویشی باقصای عالم سیاحت کرده و^۳ اکثر اوقات بصحرا و بوادی بسر کرد، قوت از اوراق اشجار و نباتات صحرائی ساخت و با مخلوق اختلاط ننمود، دران عالم بیخودی می بود و نعره های می کشید، همراه زواران مزار شاه بدیع الدین مدار بلگرام رسید، شناختند و او را نگذاشتند متزوج و متاهل گردانیدند بقیه عمر بیمار هره توابع آگره رفته اقامت گزید و همونجا مدفون شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن صاحب جود و سخا، او فی عهده با صفا، آنصاحب آه عرش سوز، حضرت میر سید فیروز، خلف و خلیفه میر سید عبدالواحد مرجع اکابر و اصاغر عهد بود، قدرت عظیم و شانی فخیم داشت و در شیوه بذل و سخا و انجاح

۱. ب: 'و' ندارد ۲. ج: 'صد' سال، 'متجاوز' ۳. ا: 'و' ندارد

مطالب مستمندان یگانه می زیست. از ابتدا تا انتها تمام علوم از پدر بزرگوار تلمذ نمود، بعد انتقال پدرش خواستند که او را صاحب سجاده سازند گفت برای این امر برادرم سید طیب مناسب است و خدمت فقرا و وارد و صادر بذمه خود سعادت شمرده، ام الحق همچنان کرد عنوان جوانمردی ازو بعمل آمده چهار صد دختر غربا و ضعفا که استعداد تزویج نداشتند فراخور مرتبه هر کدام از طرف خود نقد و جنس سامان کرده کدخدا ساخت، عمر قریب صد سال یافت، چون وفات کرد برادرش سید طیب خیلی الم نمود، چون او را در قبر کرده برآمد خوش و شادان یافتند، از وجهش پرسیدن گفت که برادرم^۱ فرمود غم مخور بعد از دو ماه تو هم بمن ملحق می شوی، همچنان واقع شد. کمالاتش را ازینجا قیاس باید کرد. پنجم محرم سنه یکهزار و شصت و شش هجری در پرده شد.

موج احوال آن بزرگ و بزرگراه، آن محل عنایت و افاده، آن از اشراف آل^۲ مجتبی، حضرت شاه یحیی، صاحب مآثر الکرام نویسد که وی خلف و خلیفه و سجاده نشین سید عبدالواحد بلگرامی است. ملکی بود بصورت انسان، عالم و کامل از هدایت با نهایت تلمیذ والد ماجد بود و کلام الله را ازیر داشت و بسخنان^۳ دلربا سامع را از خود می ربود و از دنیا و مافیها محترز بود و لیل و نهار بشغل باطن و ریاضت و ادای طاعت می گذرانید و بافاده طلبه ظاهر و باطن می پرداخت، در دایره قبر والد ماجد خود مدفون است.

موج احوال آن ذخیره علوم شریعت و طریقت، آن خزینه اسرار معرفت و حقیقت، آن مسند ارشاد را مزین و مزین، قطب برحق حضرت میر سید طیب، مقدسی^۴ است. اگر ثقلین باو ناز کنند می زیبد، اگر زمین و زمان بر خود بالند می سزد. همونجا از مرآة المبتدین روایت آرد، امروز قوام عالم و برکت بنی آدم از ذات اوست و مرتبه قطبیت و ابدالیت و غوثیت و اوتادیت آنچه توان گفت در ذات او موجود است و دولت مآدر زاد داشت و از روز شعور نماز بقضا نگذرانید.

۱. آل مصطفی مجتبی

۲. ب. برادر فرمود

۳. ب. مقدسی است

۴. ج. سخنان دلربا

وی اکمل المتأخرین و مرشد الکاملین بود و باتباع سنت محمدی صلی الله علیه و آله^۱ و سلم مقید بود. اکثری از فیض صحبت او بمرتبه تکمیل رسیدند. روزی در دهلی شیخ عبدالحق دهلوی را مشکلی در کتاب پیش آمد، گفت این مشکل بدون سید طیب حل نخواهد شد، ناگاه شیخ از بلگرام در رسید، شیخ عبدالحق کتاب را بدستش داد و آن مقام را پرسید، عبارتش را بر وضعی خواند که احتیاج بیان معنی نگردید. کمالات و خوارق عادات او بسیار است. وقتی یکی از مریدان در سفر بود، شیر بر وی حمله کرد، آنحضرت از کشف آگاه گردیده توجه خاص بر گماشت، مرید از دست شیر خلاص یافت، بتاریخ پنجم شهر ربیع الاول سنه یکهزار و شصت و شش هجری در انجمن قدس جلوه افروز گردید. از غایت اطاعت سنت^۲ حق تعالی وفاتش بروز و ماه وفات سرور کائنات صلی الله علیه و سلم مطابق گردانید. گفت هاتف ستون دین افتاد، تاریخ اوست.

موج احوال آن مجاهد برتر، **میر عبد الواحد اصغر**، خلف و خلیفه شاه طیب است. بکمالات موروثنی موصوف و زنگار ظلمت از آئینه طالبان می ربود، وفاتش بعد عشره ثانی بعد مایه و الف، مزارش پهلوی میر سید طیب.

موج احوال آن برگزیده در گاه احد، **میر سید نعمت الله** بن سید محمد زاهد بن عبد الواحد اصغر. سید محمد زاهد بار صاحب سجادگی برنتافت خرقة این دولت بنام میر سید نعمت^۳ بردند. در دانش صوری پایه بلند و در حقایق و معارف رتبه ارجمند داشت. مسند^۴ ارشاد را باصناف شغل تدریس رونق دوبالا بخشید، پنجم رمضان سنه یکهزار و چهل بریاض رضوان خرامید، در مقبره بزرگان خود مدفون شد، ازین مصرعه سال تاریخش بر می آید: هـ 'صاحب نعمت ارم گردید'.

موج احوال آن مسند شریعت را مزین، **سید طیب**، خلف و خلیفه سید نعمت الله است. در جمیع فضائل صوری و معنوی صاحب استعداد بود. برخی

۱. ا. و آله ندارد

۲. ب. 'سنت' ندارد

۳. ب. میر سید 'نعمت' الله

۴. ج. 'و' مسند ارشاد

از کتب بخدمست پدر خود و باقی از میر عبدالهادی متداولات درسی را بآخر رسانید و حدیث از قطب المحدثین سید مبارک سند کرد. چون پدرش بعالم بقا خرامید او در احمدآباد گجرات بود، بسرعت تمام رسیده بر سجاده اسلاف کرام متمکن^۱ گشت و تقدیم طاعت و ریاضت و درس گذرانید، هفتم رجب سنه یکهزار و یکصد و پنجاه و دو جانب نزهت کده اخروی شتافت. سید دین محمد بن شاه طیب قایم مقام پدر بوده^۲ در گذشت.

موج احوال آن سید پاک و اکبر، حضرت سید محمود اصغر، داماد و خلیفه حضرت سیر عبدالواحد است. مجموعه عنصر لطیفش ملکی بود در صورت انسان، متورع و متعبد، صاحب فضایل صوری و اشراقات معنوی. میر عبدالجلیل در ثنائیش فرماید، محمود در فضایل کسی و وهبی همتای او ارحام عنصری نزاده، در مبادی حال^۳ باراده تحصیل علم بقنوج رفت و اکساب صوری دانش را بپایه تکمیل رسانیده بوطن آمد و از پدر بیعت نموده^۴ ریاضات شاقه کشید، بانزو خیلی مایل بود، قدم از حجره طاعت بیرون نهاد الا یک مرتبه باراده زیارت بزرگان سلسله بدهلی رفت و انواع برکات اقتباس نمود و صحبت شیخ عبدالحق دهلوی و دیگر اکابر دریافت و بوطن اصلی معاودت نمود، بست و یکم رمضان یکهزار بست و چهار^۵ هجری بعالم روحانی پیوست، این مصرعه تاریخ یافت: 'ولی عاقبت محمود باشد'، مزار شریفش در بلغرام.

موج احوال آن اولاد حضرت نبی، سید عبدالنبی بن میر سید طیب، در مآثرالکرام آرد، مرید پدر خود وارث کمالات اجداد بود، در علوم ظاهر ابو حنیفه وقتش باید شمرد، مدام بدرس اشتغال داشته عبادت نمود و از میر سید محمد کالپوی فیضها یافته. عالمگیر اورنگ زیب تیما از وی ملاقی شد و احترامش کماینبغی بجا آورد، در سنه هزار و نود و چهار وفات یافت، خوابگاهش بلغرام، 'مجتهد زمان' تاریخ یافته. میر سید مربی خلف او ببرکت بود، احوالش بخلفای میر ابو العلی اکبر آبادی باید جست.

۱ ب: 'تمکن' گشت

۲ ج: 'پدر' بود

۳ ب: 'حال' ندارد

۴ ج: 'بیعت' نمود

۵ ب: 'چهارم' هجری

موج احوال آن صاحب معرفت باطن، آن بمتابعان معاون، آن محمود امت حضرت احمد، **میر سید طفیل محمد**، مرید سید سعد الله نبیره سید عبدالواحد بلگرامیست. در مآثر الکرام نویسد، مجمع البحرین معقول و منقول و بمطالعه نیرین فروع و اصول، در تفرد و تجرد یکتا، در فضائل رضیه و شمایل سنیه بی همتا، والد او سید شکر الله از سادات اترولی توابع اکبر آباد بود در سن صغر^۱ از وطن بدهلی رفت، از میر سید حسن رسول نما تلمذ نمود، بعد از آن سیر کشمیر و دیگر بلاد نمود پس بلگرام آمده رخت اقامت انداخت و بقیه عمر آنجا صرف نمود، هفتاد سال عبادت شاقه نمود و استاد میر سید غلام علی آزادست. شخصی حاکم ازو پرسید فرض کفایت بفهم من نمی آید، فرمود مثلاً بدیهی رفتی و از سکان آنجا شخصی رجوع آورد اطاعت همه ها ظاهر شد و کمالات او ازینجا قیاس باید کرد که یکی از شاگردانش کیمیا دانستی و آنحضرت باوجود اطلاع اینحال گاهی ازو مذکور ساخت و میر سید غلام علی آزاد را^۲ در اورنگ آباد وقتی تپ محرق رو داد، بامتداد ایام بر طرف نشد، شی بعد وفات آنحضرت را بخواب دید فرمود سید بسیار تصدیع کشیدی، فردا تپ تو مفارقت می کند، همچنان شد، بست و چهارم ذی الحجه سنه یک هزار و یکصد و پنجاه و یک وفات کرد.

موج احوال آن صحبت اولیا را یافته. آن حقیقت عشق را دریافته، آن مقتدای قافله رهنمونی، **حضرت شیخ عبدالله بداؤنی**، ار عاشقان ذات مصطفی و ممتازان زهد و ورع بوده است. صاحب بداؤنی نویسد، جامع علوم عقلی و نقلی از حسنات روز گلو و برکات زمانه او را باید شمرد، ابتدای حال در طفولیت سبق بوستان یاد می گرفت چون باین بیت رسید:

محال ست سعدی که راه صفا توان رفت جز در پی مصطفی^۳

از معلم معنی آن تفحص کرده، او بگفت گفت تعریف مصطفی چه باشد؟ شمه ای از اخلاق و معجزات آنحضرت صلی الله علیه و سلم بیان نمود، بمجرد شنیدن جذبه عشق ایمانی گریبان گیر او شد، پیراهن چاک کرده در ولوله در آمد، والدینش چندی باصلاح مزاجش کوشیدند سود ندیده دست ازو باز داشتند، از نواح سامانه

که وطن اجدادش بود بدهلی رسید، بقرأت قرآن و دانستن احکام و طلب علم مشغول شد، عاقبت از جمعی علمای نامدار و مشایخ کبار دریافته از فحول دانشمندان عصر گردید، بشیخ عبدالباقی چشتی بداؤنی ارادت آورد و از شاه صفی صفی پوری کار را تمام کرد، آخر در بداؤن از میر سید جلال بداؤنی که اکتساب علم صوری از وی یافته بود بعد فوتش^۱ قایم مقام او شد. سالها در بداؤن درس و افاده فرمود. خیلی از دانشمندان نامی که بمرتبۀ اشتهار رسیده اند از وی فیض برداشته اند، آخر حال جذبه بجانش غالب آمد، در مجلس سماع حاضر می شد با نعره های جانسوز و دل گداز ذوقها می نمودی، چند گام می رفت بی آنکه تواجد و رقص در میان باشد و معاً لاجول گفته بجای خود می استاد و در بی تکلفی و بی تعینی عدیم المثل بود چنانکه بروش سلف و خلف از بی شرای متاع^۲ خانه خواه قلیل خواه کثیر و سایر مصالح ضروری مایحتاج اهلیه پیاده بدو کان و بازار تشریف می برد و برداشته بمنزل می آورد، فقیر بخدمتش شاگردی دارد، وقت تحریر تاریخ بداؤنی^۳ نود ساله بود.

موج احوال آن مانوس عالم ملکوت، آن کشف حقایق جبروت، آن از عالی درجات سادات نیشاپوری، میر سید علاؤالدین بن سید اعزالدین کنتوری، از کمال ریاضات مجاهدات بغایت مصفی گشته اوصاف روحانیان پیدا کرده بود. بیشتر مغیبات ملکوتی را در عالم کثرت بی پرده مشاهده می کرد و با عالم ارواح مصاحبت داشت و در دنیا عیش بهشت می کرد. این مقدمۀ مفصل در مصنفات خود ذکر کرده، جد او سید شرف الدین نیشاپوری با يك برادر سید محمد نام در حادثۀ هلا کوخان از خراسان بهند افتاد. میر سید محمد به بنگاله رفت، اولاد او در سلطت الی الآن موجود اند و میر سید شرف الدین در کنتور^۴ توابع اوده نوطن گزید بعدش سید اعزالدین قایم مقام پدر گردید، از وی سید علاؤالدین بوجود آمده. صاحب انواع علوم از همیا و ریمیا و سیمیا و کیمیا و ارشاد طالبان گشت. از بذل و عطا و سیر طیر شهرت عظیم یافت و علم دعوت نیکو می دانست، يك رساله درین^۵ فن خود تصنیف نموده، عاملان آن فیضها برداشته به ثنای او^۶ کوشیده اند. وی را از

۱. ب: بعد وفات

۲. ب: شرآء و متاع

۳. ب: تحریر تاریخ بدایونی

۵. ج: در فن خود

۶. ا: او ندارد

۴. ج: لکھنؤ توابع اوده

خلفای شیخ نصیرالدین چراغ دهلی گویند و بعضی بر آنند که معاصر و صحبت دار و اخلاص مند چراغ دهلی بود فاما بیعت سهروردیه دارد. چون تصرفات بی پرده ازو ظاهر شدن گرفت بعضی حاسدان از تغلق محمد بادشاه نوعی دیگر ظاهر کردند، بادشاه جبار بود، سید را پیش خود خواند، از مشاهده جمال سیمای سیادت حیدری که از جبینش آشکارا بود از عداوت در گذشته بتواضع مناسب پیش آمد^۱ و درخواست همراهی لشکر خود نمود، سید قبول نکرد پس گفت هر دو پسران آن حضرت همراه من باشند، ناگزیر هر دو پسران خود سید اعزالدین و سید جمال الدین را بحضور بادشاه گذاشته خود متوجه کنتور شد. بعد چندی بادشاه بر کشمیر لشکر کشید آنجا قحط واقع گردید، هر دو سید زاده ها از امداد سلطانی صد چند معاش زیاده و مصارف خود مقرر ساختند، حاسدان از بادشاه گفتند سید زاده ها کیمیاگر اند مبادا قصد سلطنت نمایند، بادشاه سید اعزالدین را طلبیده بی پرسش مقتول ساخت و بعد کشتن او خجالت کشید که پدرش هر دو پسران را دست گرفته بمن سپرده بود، از غایت خجالت سید جمال الدین برادر خرد سید اعزالدین را بوطن رخصت نمود و مثال چند دیه برای مصارف نوشته داد. چون جمال الدین متصل دهلی رسید شیخ نصیرالدین چراغ دهلی استقبال نموده سید را بمنزل خود برد و انواع مهربانگی نمود، بعد از آن گفت برادرم سید علاؤالدین همین وقت انتقال کرده فاتحه باید خواند چون تحقیق شد همان ساعت انتقال نموده بود. سپس سید جمال الدین از حضرت چراغ دهلی تلقین یافت، با سایر عنایت و مثال خلافت خواجگان چشت مرحمت نموده بجانب وطن روانه ساخت که بجای پدر نشست خلی را هدایت بخشید. پس سید جمال الدین مثال دیهات که بادشاه نوشته داده بود پیش چراغ دهلی نهاد، آنجذب بردودیه صاد کرد الآن^۲ آن دودیه در تصرف فرزندانش او موجود اند. اولاد پاک او در کنتور موجود. سلطان سید اشرف جهانگیر خیلی مناقب سیادت و علو نسب^۳ سادات کنتور نوشته. مرقد علاؤالدین در قصبه کنتور، سال وفاتش بنظر نیامده فاما در مصنفات خود نوشته که در وقت سلطان محمد تغلق بادشاه در دهلی رفتم، با شیخ ابوالبرکات و شیخ یحیی که مصاحب خضر^۴ بودند ملاقات نموده ذوقها کردیم و زمانه بادشاه در هفتصد پنجاه و دو آخر شد.

۱. ب: پیش آمده

۲. ب: و الآن

۳. ب: علو نسب

موج احوال آن سرشار باده محبت، آن میم محوطة مودت، آن معروف بصفای مزکی، افراد کامل میر سید محمد بن جعفر المکی، مرید و خلیفه حضرت نصیرالدین چراغ دهلی است. بغایت قوی احوال و همت بلند و نیز بیباک و بی نیاز بود. سخن را مستانه می گفت. در اخبار الاخیار آمده، آبای کرام او از شرفای مکه معظمه^۱ بودند، از آنجا بدهلی آمدند و بسرهند رفته توطن گزیدند^۲. مزار حضرت سید نیز همانجاست. مصنفات بسیار دارد چنانچه بحرامعانی و دقایق المعانی و حقایق المعانی و رساله ای دارد در بیان روح و رساله ای دیگر است مسمی به پنج نکات و بحر الانساب در بیان نسب اهل بیت آن سرور صلی الله علیه وسلم و آنجا نسب خود را نیز ترتیب داده و کتب آسمانی توریت و انجیل و زبور و فرقان و غیره صحایف بسیار خوانده. کمالاتش در تصانیف او ظاهر می شود که سخن را از کجاست تا کجاست می رساند و سیر اکثر بلاد کرده جم غفیر مشایخ عظام و کبار را دیده و فیض ربوده، چهار^۳ سال و سه ماه و دوازده روز در خدمت پیر خود شیخ نصیرالدین از وضو و استنجا و شغل افروختن چراغ^۴ خانقاه نموده بعد از آن بحکم پیر سه صد و هشتاد و لی را دریافته و خدمت کرده نعمت گرفته و صفوان بن قصی برادر عبد مناف را^۵ که پیش حضرت^۶ رسالت پناه صلی الله علیه وسلم بشرف اسلام مشرف شده بود و در غاری مشغول است و نهصد و نود ساله عمر داشت ملازمت نمود. او گفت مرا بدرازی عمر^۷ سید عالم گفته ازین جهت زنده ام و او در بعضی مقدمات تصوف بشیخ^۸ محی الدین گفتگو دارد غرض که وی را کمالات بلند است، در اخبار الاخیار نوشته این مختصر گنجایش نیافت. وی دراز عمر یافته در زمان سلطان محمد تغلق بدشاه تا زمان سلطان بهلول که بست و یکم محرم هفتصد پنجاه و دو فوت کرد.

موج احوال آن آراسته علم و عمل، آن پیراسته حقایق اکمل، آن ممتاز بعشق و آزادگی، حضرت مولانا خواجگی، مرید و خلیفه حضرت شیخ نصیرالدین

ج. ۳: 'چهل سال'

ج. ۲: 'توطن گزید'

ج. ۱: 'معهظمه ندارد'

ج. ۶: 'حضرت ندارد'

ج. ۵: 'را ندارد'

ج. ۴: 'و مشغل چراغ افروختن'

ج. ۸: 'نصوف بر شیخ'

ج. ۷: 'عمر ندارد'

چراغ دهلی است. از جمیع فضایل انسانی در وقت خود مخصوص بود. احوالی پسندیده داشت. شاگرد مخدوم معین الدین عمرانی و استاد قاضی شهاب الدین ملك العلما است. ابتدا در دهلی تحصیل حکم که می فرمود در خدمت شیخ نصیرالدین هم آمد و شد داشت. معین الدین استاد او را از شیخ نصیرالدین انکاری که علما را با فقر می باشد بود معین الدین را تشویش سرفه نوعی زبون ساخت که حکما از علاج باز ماندند، مولانا خواجگی بمعین الدین گفت چه شود^۱ که بخدمت شیخ نصیرالدین روی و استمداد همت^۲ نمایی، از برکت صحبت شیخ شفا حاصل شود. مخدوم معین الدین اگرچه در دل خوش نیامد لیکن باضطرار تکلیف نموده رسید، شیخ چراغ دهلی از مجلس برخاست، اندرون سرا رفت طاهرأطعامهای^۳ هر قسم پخته موجود بود، برنج ساده و جغرات می بایست آنرا فرموده برگشته^۴ بخانقاه آمد و با مولانا ملاقات کرد، بعد ساعتی خادم سفره آورد طعام از هر جنس بود فاما برنج ساده و جغرات که مخالف اهل سرفه و بلغم است پیش معین الدین داشتند او را انکار زیاده شد. شیخ چراغ دهلی فرمود، بسم الله الرحمن الرحیم بخورید، از هیبت ولایت چراغ دهلی انکار بر طرف شد، دست بطعام کرد و چند لقمه بخورد، بعد از رفع سفره بر^۵ مخدوم سرفه غالب آمد بفرمود شیخ طشت حاضر گشت آنچه ماده صفرا و بلغم بود در لحظه رد کرد و آن جغرات و برنج ساده که مخالف می نمود از فضل الهی شفا بخشید. مخدوم معتقد شیخ گشت. مولانا خواجگی پیش از آمدن امیر تیمور صاحبقران از دهلی بکالیی رسیده توطن گزید و شهرت عظیم یافت، مزار شریفش زیارتگاه خلق آن دیار است.

موج احوال آن درج اسرار سرمد، مولانا احمد، وی را احمد تھانگیری

گویند. مرید و خلیفہ شیخ نصیرالدین چراغ دهلی است. در علم طب نیز مهارت تمام داشت و با مولانا خواجگی نسبت مواخات او را ثابت بود. چون مولانا

۲. ج: همت ندارد

۴. انبر گشت

۱. ب: گفت چه شود

۳. ج: طاهرأطعامهای

۵. ج: سفره به مخدوم

خواجگی از دهلی بکالی آمد او در دهلی ماند،^۱ چون امیر تیمور صاحبقران تخت^۲ دهلی را گرفت و مغلان شهر را غارت نمود شیخ نیز اسیر^۳ شد، بعد چند روز امیر تیمور از سر حال او خبر یافته خلاص ساخت و بمحفل خود طلبید، آنجا شیخ الاسلام نبیره مولانا برهان الدین صاحب هدایه هم حاضر بود، در نشست تقدیم و تاخیر مجلس فیمابین نقاض واقع شد، بادشاه گفت ایشان نبیره صاحب هدایه اند، شیخ احمد گفت جد او در هدایه چند جا خطا کرده ایشان اگر يك خطا کردند چه باك؟ شیخ الاسلام استفسار مقام خطا کرد، شیخ بشاگردان خود فرمود ظاهر سازند، امیر تیمور لحاظ ناموس شیخ الاسلام نموده صحبت دیگر انداخت. شیخ احمد مع اهل و عیال خود از دهلی بکالی آمد و متوطن گشت و طریقه مواخات مولانا خواجگی سلوک می داشت اما میان اولاد ایشان وقاضی شهاب الدین شاگرد مولانا خواجگی نقاض واقع شد، قاضی شکایت آنها بمولانا خواجگی نوشت و استعانت خواست، مولانا این دو سه بیت شیخ سعدی در جواب او نوشت:

ای پیش از آنکه^۴ در قلم آید ثنای تو واجب بر اهل مشرق و مغرب دعای تو
ای در بقای عمر تو نفع جهانیان باقی مبادا آنکه نخواهد بقای تو
آخر همچنان واقع شد، کمالات وی زیاده از حد است، مرقد شیخ بر در کالی.

موج احوال آن پیشوای ارباب اسلام، آن محرم رموزات الهام، آن بدین معین سر حلقه اهل یقین، **حضرت قاضی عبدالمقتدر بن قاضی رکن الدین**، صاحب سیر الاولیا مولانا جمالی وی را سهروردی نوشته و در مرآة الاسرار آرد که وی از اکمل خلفای شیخ نصیرالدین چراغ دهلی است. شانی عظیم و احوال نیکو و کراماتی مشهور داشت، در تربیت و ارشاد طالبان بی نظیر وقت بود و جمال ولایت خود در پرده دانشمندان^۵ پنهان می داشت، بغایت فصیح و بلیغ بود. در اخبار الاخیار آرد، دایم درس می گفت اکثر گفتی که فکر يك مسئله شرعی فضل دارد بر هزار رکعت نماز^۶ که برپا گذارند. شیخ ابو الفتح جونپوری که نبیره و مرید

۱. ب: در دهلی 'باید'

۲. ب: تخت 'شاهی'

۳. ا: نیز 'سیر' شد

۴. ج: 'در آنکه' در قلم

۵. ب: 'دانشمند' پنهان

۶. ب: 'بر مزار پاک' نماز

و خلیفه اوست از قاضی شه خلیفه جد خود قاضی عبدالمقتدر نقل کرد که روزی بخانه قاضی رفتم، سه فاقه بر وی گذشته بود، از خانه بر آمدم و بر در ستادم، بر من سی و پنج خانی باریدند آنرا پیش قاضی بردم نگرفت، در غضب شد احاح کردم غضب او زیاده^۱ گشت، پس آن پنهارا^۲ مریدان بفراوان مال از ما خریدند و وی را می گفتند که گوشت او علم و پوست او علم و استخوان او علم است، به بست و ششم محرم سنه هفتصد و نود و یک وفات یافت، قبر در دهلی و عبدالصمد فرزند شیخ ابو الفتح^۳ جونپوری بدهلی رفته آنجا خاتقاه خود و مقبره جد خود ساخت.

موج احوال آن عارف باتفاق صاحب کمال، آن مخصوص بمشاهده جلال و جمال، آن محو مقام حق الیقین، مقتدای عالم حضرت شیخ حسام الدین، اورا شیخ حسام الدین فتحپوری نیز گویند. بغایت شانی عظیم و علمی وافر و احوالی رفیع داشت. در سایر کمالات انسانی بی نظیر وقت بود. از اکابر زاده های قصبه کاکوری است توابع لکهنئو، شاگرد و مرید و بزرگترین خلیفه قاضی عبدالمقتدر بود. روزی مردی از رجال الغیب بمجلس قاضی عبدالمقتدر آمده، قاضی گفت از کجا آمدید؟ آن مرد گفت از چند سال در مجمع رجال الغیب بفلان پشته شبها ما و تو باختلاط گذرانیدیم این وقت بیگانه داری؟ قاضی ازین مقدمه^۴ انکار محض کرد آنمرد بغضب برخاست، قاضی را از غضب او اضطرار گشت، شیخ حسام الدین از شرف باطن اضطرار قاضی دریافته دنبال آنمرد شتافت و بانواع دلجویی و اقسام عذر خواهی رفع آن کدورت کرد و گفت مخدوم ما کمال حال خود را از نظر خلائق مستور داشته به پرده تدریس می گذارند ازین جهت در بزم طلبه بیگانه وار برآمد، قاضی از حسام الدین بسیار راضی شد، پگاه آن مرد غیب از شیخ گفت شب پیر ترا تنگ گرفتم، همان جواب عذر که تو کردی پیش آورد، رها کردم. کمالات شیخ حسام الدین ازینجا باید فهمید و شیخ را با حضرت ابو الفتح جونپوری اتحاد بی غایت بود، بجای پیر خود که جد او

۱.۳: 'ابو الفتح' ندارد

۲. ج: 'پس' میله را

۱. ج: 'او' زیاد' گشت

۱.۴: 'این' مقدمه

بود^۱ می دانست و شیخ ابوالفتح او را بجای جد خود می دانست. در حادثه امیر تیمور هر دو بزرگ بقصد چونپور از دهلی بر آمدند، چون بفتحپور رسیدند آنجا که حالی از صاحب ولایت بود شیخ ابوالفتح بموجب امر باطن مقید اقامت او بفتحپور شده بگذاشت و تاکید تاهل و^۲ توطن نمود. وی را خوارق و کرامت بسیار است و از مخدوم اخي راجگیری او را مکاتبت محرمانه در میان مانده این مختصر گنجایش بیان^۳ ندارد و شیخ بدهن ساکن اچولی که احوالش بجای خود آید از برکت انفس او در علوم صوری و معنوی بی نظیر گشت، سال وفاتش بنظر نیامد،^۴ در زمان^۵ سلطان ابراهیم شرقی بود و ابراهیم شرقی^۶ در هشت صد و چهل و چهار فوت کرد.

موج احوال آن سرگروه عاشقار ذوالجلال، آن پرورش یافته بنور وصال، آن عارف بعلوم صوری و معنوی^۷، قطب الولايت مخدوم شیخ ابوالفتح چونپوری، از کاملان وقت بود. در فقر و ریاضت و ذوق و سماع نظیری نداشت. اکثر سخن بی پرده می گفت ازین جهت میان او و ملک العلماء قاضی شهاب الدین بحث واقع شد چنانکه مشهور است و شاگرد و مرید و خلیفه جد بزرگوار خود قاضی عبدالمقتدر است. از مکارم اخلاق در مرآة الاسرار نویسد، ابوالفتح مدت چهارده ماه اندر شکم مادر ماند، جدش متفکر بود، شبی رکن الدین ابوالفتح نبیره شیخ بهاؤالدین زکریا بخواب نمود و گفت ترا نبیره آید او را کنیت خود بخشیدم. چون متولد شد رکن الدین نام شد و ازین قسم شیخ عثمان سیاح و غیره نیز بشارت مسعودی او دادند، بعد چند سال شیخ عبدالحی بن قاضی مقتدر از نفس رانی سید راجو قتال در محکمه مسلمان کردن الون اخبار^۸ نویس که مفصل این مقدمه از کتاب مولانا جمالی باید خواست فوت کرد، تمام نعمت و خلافت^۹ قاضی مقتدر بشیخ ابوالفتح رسید و آنحضرت در هنگامه صاحبقران از دهلی بچونپور آمد

۱. ب: 'بود' ندارد	۲. ح: 'و' ندارد	۳. ح: گنجایش 'ب' آن
۴. ح: بنظر 'نیامده'	۵. ب: در 'زمانه' سلطان	۶. ا: و ابراهیم شرقی 'ندارد'
۷. ح: بعلوم 'معنوی و صوری'	۸. ح: 'اختیار' نویس	۹. ح: نعمت و 'صدق'

تصدیعات گرسنگی و بی سایگی که او درین راه کشید باحوال دیگری یافته نشد و از علو کمالات و ظهور خوارق عادات او سلطان ابراهیم شرقی وجود او از موهبت الهی انگاشته باحترامش کوشیده، او آخرین شیخ ابواب فتوح مفتوح شد. مدة العمر بدرس علوم صوری و معنوی گذرانیده وقتی بر تاجری گران شد، در ماده اموال او چیزی فرمودند از اموال او قدری^۱ دزدان بردند. در ستر کرامت کوشش بلیغ داشت بس مقدس و قطب وقت بود، روز جمعه سیزدهم ربیع الاول سنه هشتصد و پنجاه و هشت وفات یافت، مزار شریفش در جونپور باوجودی که دیگر بزرگان صاحب قوت آنجا خفته اند، در قوت باطنی علو تمام دارد. حضرت شیخ محمد آبکش دریابادی از فرزندان شیخ عبدالکریم قدوائی مرید سلطان المشایخ کمل^۲ خلفای شیخ ابو الفتح است. تربیت یافته بمرتبه توکل و ارشاد ثابت قدم بود و شیخ اسماعیل و شیخ جهان دریابادی از اولاد شیخ محمد آبکش رسم توکل برپا داشتند.

موج احوال آن لجة فضایل، آن بحر دلایل، آن از کاملان اهل معانی،
حضرت شیخ فخرالدین ثانی بن شیخ الاسلام شیخ سعدالله کندوری فراز، فرزند شیخ فخرالدین بحلوری خلیفه شیخ نظام الدین اولیا است. مرید و خلیفه شیخ ابوالفتح جونپوری بود. در تصوف شانی عمده و علمی وافر و احوالی مستور داشت. در تذکرة الاصفیا^۳ نویسد که از ابتدا تا انتها پیوسته بریاضات و مجاهدات یکسان مشغول بود و در مقام رضا و تسلیم بی نظیر برآمد^۴. کمال خوارق عادات او آنست که خوارق ازو کم بعمل آمده یکی آنست،^۵ از برادرش مولانا سعدالدین عالمی بحث پیش آمده، چند روز مناظره ماند، آنحضرت پیش برادر خود رفته فرمود چرا سر خود را خالی می کنی؟ ما را بحث بعلمای اهل دین است نه بآنها مناظره می کنم که اسمهای بزرگان را پرچه کاغذ نوشته اندرون موزه کف پا بدارد و چون سعی کردند و دیدند همچنان بر آمد و آنحضرت معاصر حضرت مخدوم شیخ مینا لکهنویست، فیما بین هر دو بزرگان مودت و اخلاص باختصاص بود، مدام بی ملاقات

۳. ب: 'بحر فضایل'

۲. ب: 'اکمل' خلفای

۱. ب: 'اموال او قدر'

۶. ب: 'یکی است'

۵. ا: 'بی نظیر آمد'

۴. ب: 'رندة الاصفیا'

باهم آرام نمی داشتند. روزی آنحضرت بملاقات مخدوم شیخ مینا رفت، درین اثنا مخدوم شیخ سعد خلیفه شیخ مینا نقد و جنس فتوح را که جمع شده بود قسمت نمود مقدمه فراغ او عرض نمود، مخدوم شیخ مینا فرمود میان سعد برای نذر مخدوم فخرالدین چیزی نیاوردید، عرض کرد سهو کردم، شیخ مینا بالای طاقیه سر خود رومالی بسته بود و کرده بر زانوی شیخ فخرالدین نهاد و فرمود که سر ما و شما یک است. شیخ فخرالدین آن رومال را پوشیده و^۱ بوئیده بر سر خود بست، به نوزدهم جمادی الاول سال نهصد و ده هجری وفات یافت، لفظ شیخ تاریخ اوست، مرقد شریفش در لکهنو زیارتگاه خلق، پسرش شیخ احمد بجای پدر بسجاده نشست.

موج احوال آن محرم راز معشوق بی نیاز، آن نادر و شاذ وادی پرواز، آن در کهنه حقیقت دایم حیران، **حضرت شیخ عبدالسلام پیران** بن شیخ سعدالدین برادر فخرالدین ثانی بود، مرید و خلیفه عم بزرگوار خود فخرالدین ثانی است. در سیر و طیر صوری و معنوی بی نظیر بود. در تذکرة الاصفیا نویسد، بروز جمعه از خانقاه خود بجهت ادای نماز در هوا بکعبه می رفت، شیخ فخرالدین در صحن خانقاه وضو می کرد و کفش از پا جدا شده پیش شیخ فخرالدین افتاد، شیخ سر برداشته دید، شیخ عبدالسلام از هوا بر زمین آمد و برو شیخ استاد و التماس کرد، اگرچه ادای نماز در کعبه البته ثواب زیاده دارد لیکن امروز نخواهم^۲ رفت. شیخ فخرالدین فرمود معمول را مگذار همان وقت باز در هوا شد و بکعبه^۳ رفت و شیخ محمد مانجهی بن شیخ عالم بن شیخ فریدالدین بن سماء الدین بن شیخ فخرالدین بخلوری هم خرقه خلافت و تربیت در تصوف از شیخ فخرالدین ثانی یافته بمرتبه تلقین و ارشاد رسید و تصرفی عظیم داشت. کرامات و خوارق عادات وی مشهور اند و علم صوری هم بی نهایت داشت، رحمه الله علیه.

موج احوال آن بدر منیر آسمان تمکین، آن صدر سریر اقلیم تلوین^۴، آن سرمایه اسرار سرمدی، قطب وقت **میر سید علاؤالدین اودهی**، در تذکرة الاصفیا

۱ ج: 'و' ندارد

۲ ج: 'ب' خواهم رفت

۳ ب: 'و' کعبه رفت

۴ ۱: اقلیم 'تلقین'

نویسد، خلیفه شیخ عبدالسلام صاحب سکر و حالات و عشق و کمالات، مجموعه احوال سلاطین قلمرو یقین و محمودۀ صفات درویشان حقایق آگین، در علم موسیقی هند مهارت کلی داشت و شعر هم می گفت، این غزل ازوست:

ندانم این گل رعنا چه رنگ و بو دارد که مرغ هر چمنی گفت و گو ازو دارد
بجست و جوی نیابد کسی مراد دلی کسی مراد بیابد که جست و جو دارد
نشاط باد پرستان بمنتهای نرسید هنوز ساقی ماباده در^۱ سبو دارد
حدیث عشق تو تنهانه من همی گویم^۲ که هر که هست ازین گوشه^۳ گفت و گو دارد
متاع در بکف دلبری بده تو علا که این متاع گرانمایه را نکودارد
بقول صاحب اخبار الاخیار حضرت سید صاحب ذوق و سکر^۴ و محبت و حالت^۵ و
حلاوت بود، بی تکلف آثار عشق و وجد از سخنان او ظاهر است از آنجمله این چند بیت است که در واردات خود تصنیف فرموده^۶:

دوش خود را بخواب می دیدم پیش دولت سرای صفة راز
برزدم تخته درش^۷ ناگاه از درونش^۸ برآمد این آواز
که بچشمان دل مبین جز دوست هر چه بینی بدانکه مظهر اوست

نسخه ما مقیمان تصنیف آنجناب است و باوجود کمالات و حالات نسب^۹ سیادت صحیح داشت. در ولایت سادات ماه رو نهایت مشهور اند و میر سید اشرف جهانگیر چنان^{۱۰} نویسد، سادات ماه رو که باوده سکونت دارند با فقیر هم نسبت اند، آنجناب از سادات ماه رو است. شیخ عبدالقادر بداؤنی در تذکره نویسد، بسیار مشایخ از دامن دولت او برخاسته اند، پیوسته منزوی ماندی، غریبی و فقری عجیب بر احوالش ظاهر بود، فقیر بملاقات او در کانت کوله توابع سنبهل مشرف شده. شی دزدان در سرای میر در آمدند، حضرت میر در سن نود سالگی گرز آهنی برداشته الله الله گویان برخاست و چند کس را مجروح ساخت، آخر از تیر دزدان

۱. ج: 'پرسبو دارد' ۲. ج: 'من همگویم'
۳. ج: 'شکر و محبت' ۴. ج: 'حالات'
۵. ج: 'تخته' بر درش ۶. ب: 'از درویش'
۷. ج: 'جهانگیر' تذکره چنان ۸. ب: 'نسبت سیادت'
۹. ح: 'از اینگونه' ۱۰. ب: 'تصنیف فرمود'

شربت شهادت چشید. این واقعه در سنه نهصد و نود و هشت هجری بود. 'چه شد آن مرشد کامل' تاریخ اوست و بدیگر^۱ کتب تاریخ^۲ وفاتش در نهصد^۳ و هشتاد و هفت هجری می نویسد 'ای عارف کامل خدا' تاریخش نوشته اند.

موج احوال آن عندلیب محفل میر محفل ما ينطق عن الهی، آن طوطی
 هوای صاحب سبحان الذی اسری، آن بفضای^۴ مشاهده فرد، آن بصحرای مجاهده جوانمرد، آن ذخیره علوم اصول و فروع نعمانی، تاج العلما مخدوم محمد اعظم اعظم ثانی بن شاه ابوالبقا بن شاه موسی بن شاه ضیاء الدین کرمانی بن ابوالفوارس^۵
 جلال الدین شاه شجاع بن امیر مبارزالدین محمد مظفر بن امیر منصور بن امیر غیاث الدین حاجی بن میر^۶ محمود بن حضرت میر علی بن حضرت میر احمد بن حضرت میر عبداللہ بن حضرت علی اصغر بن حضرت امام تقی^۷ بن حضرت امام تقی^۸ بن حضرت^۹ امام علی رضا بن امام موسی^{۱۰} کاظم بن حضرت^{۱۱} امام جعفر صادق بن حضرت^{۱۲} امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین علیه السلام بن حضرت امام علی مرتضی کرم الله وجهه. مرزا محمد بن^{۱۳} معتمد خان در تاریخ تصنیف خود آورده که امیر مبارزالدین در محرم هفتصد و چهل و یک هجری در ایران بر تخت سلطنت نشست. نوزده سال و هفت بادشاهی کرد و در گذشت. پسرش ابوالفوارس جلال الدین شاه شجاع^{۱۴} بادشاه شد بست و پنج سال و دو ماه حکمرانی نموده در هفتصد و هشتاد و شش در پرده شد و قطب الدین شاه محمود والی سبروار و آصفخان برادر شاه شجاع بن امیر مبارزالدین مظفر بود و سلطان مجاهد الدین بن زین العابدین بن شاه شجاع در هفتصد و هشتاد و شش جلوس بر تخت سلطنت نموده پنج سال حکمرانی نموده در گذشت و سلطان نصرت الدین بن شاه شرف الدین مظفر هشت سال و چند ماه سلطنت نموده در

- | | | |
|---------------------|---------------------------|-------------------------------|
| ۱. ب: 'و دیگر' کتب | ۲. ج: 'تاریخ' ندارد | ۳. ا: 'در نهصد کامل خدا' |
| تاریخش 'ندارد' | ۴. ج: 'آنفضای' مشاهده | ۵. ا: 'ابوالفوارس' |
| ۶. ب: 'امیر' محمود | ۷. ب: 'امام' علی 'تقی' | ۸. ب: 'امام' محمد 'تقی' |
| ۹. ا: 'حضرت' ندارد | ۱۰. ب: 'امام' 'حضرت' موسی | ۱۱. ا: 'حضرت' ندارد |
| ۱۲. ا: 'حضرت' ندارد | ۱۳. ا: 'بن' ندارد | ۱۴. ج: 'شاه' 'جلال' |

پرده شد، در سال هفتصد و نود و پنج شاه منصور بن شاه شرف الدین پنج سال سلطنت نموده از دست امیر تیمور صاحبقران شهادت یافت، در جمادی الاول سنه^۱ هفتصد و نود و پنج سایر شهزادگان از صاحبقران بقتل رسانیده شاه زین العابدین را مع چند مردم وظیفه مقرر ساخته بسمرقند فرستاد که آنجا مقیم باشند. شاه ضیاء الدین چون به سن تمیز رسید از سمرقند بدهلی آمد، بعد چندی که صاحبقران دهلی را هم تسخیر نمود او لکهنو^۲ آمد که آن بلده در حکومت سلطان جونپور بود و از شاه سمرقند پیر بخارا که احوالش درین کتاب بلجۀ سهروردیه باید خواست ملاقی شد و توطن گزید. شاه ضیاء الدین را شاه موسی نام پسری بود و ابوالبقا نام داشت. او پدر محمد اعظم است و حضرت مخدوم مرید و خلیفۀ شیخ ابوالفتح جونپوریست. از مقدم اولیای جلیل القدر و بعلک علوم بدر مقدس پرورگار عارف اسرار باعث هدایت خلق درویش بی دلق مجاهد دین ختم المرسلین و مشاهد انوار رب العالمین بود. در تذکرة الاصفیا نویسد، مخدوم شیخ محمد مینا صاحب ولایت لکهنو برای افادۀ علوم پیش او رفتی، شخصی گفت حضرت را مناسب نیست^۳ که او را استاد گیرند، شیخ مینا گفت که چنین شخص با چندین علوم درین شهر باشد و باور جوع نکنم از دیانت^۴ بعید است و شیخ سعد خیرآبادی خلیفۀ شیخ مینا نیز شاگرد اوست و احوال فقاہت^۵ او ازینجا قیاس نمایند که بمکه رسیده با صد عالم شافعی مذهب بحث نموده تفضیل مذهب نعمانی ثابت کرد. ظاهراً^۶ این مولوی جامی علاوه حضرت عبدالرحمن جامی بوده اند چه حضرت ممدوح بتاریخ ۱۸ محرم ۸۹۸. برحمت حق پیوسته اند در زمان حضرت اعظم ثانی از جناب^۷ ممدوح اثری نخواهد بود، مولوی^۸ جامی ازین مقام خبر می دهد، ابیات:

آن امام زمانه روحانی شیخ اعظم بهر فنی ثانی^۹

ج: ۱: در سنه هفتصد	ج: ۲: او به لکهنو	ج: ۳: نیست ندارد
ج: ۴: در یافت	ج: ۵: و جاہت او	ج: ۶: از ظاهراً این مولوی جامی
حضرت تا حضرت اعظم ثانی ندارد		ج: ۷: از جناب ممدوح اثری نخواهد بود
ندارد	ج: ۸: ۱: مولوی ندارد	ج: ۹: فنی بانی

چون بمکه رسید رجحان داد	مذهب بو حنیفه نعمانی
همه علمای شافعی مذهب	بحث کردند ^۱ از آنچه میدانی
او بهر يك جواب شافی داد	غالب آمد بفضل یزدانی
از جناب محمد عربی	شد ملقب باعظم ثانی
در ثنائش خطاب او کافی ست	ای تو جامی ازینچه به خوانی

شیخ اعظم را در هر طبقه اولاد خوش سیرت و صورت شده اند و فتوای بنده لکهنثو بدمه ایشان مانده، بالفعل مفتی غلام حضرت خلیفه سلف خود است و حضرت عبدالرّب که احوالش در لجه اویسیان درین کتاب باید خواست ثانی اعظم ثانی است. وفات شیخ اعظم ثانی بست و یکم شوال یکهزار هفتاد و پنج واقع شد، در بنده لکهنثو بمقبره خود مدفون گشت، این شعر پسر او در تایخ فوت پدر و بنای روضه پدر گفته:

تاریخ وصال او^۲ و تاریخ بنا که بوده خانه جنت زیبی دوست خدا
'دوست خدا' تاریخ وفات^۳ و 'خانه جنت' تاریخ بنای مقبره.

موج احوال آن سرتاج کاملان، آن گوشواره واصلان، آن پیش او نیک و بد مساوی، یگانه زمانه حضرت قاضی محمد ساوی، از بزرگان عالیشان زمانه در کمالات یگانه مرید و خلیفه شیخ نصیرالدین چراغ دهلی است. ابتدای حال تحصیل علوم نموده استاد زمانه شد سپس به پیر بیعت نموده بمجاهدات در آمد، در اولیای نامدار سربر افراشت، او را کمالات بس بلند است، در قصبه ایرج مدفون شد.

موج احوال آن فارغ از جمیع مرادات، آن تارك مساوی ذات، آن پیشوای عرفان ارباب یقین، همدم نسیم وصال مخدوم شیخ نصیرالدین، او را اختیارالدین عمر ایرجی گویند از آنکه آبای او از عمده خطه ایرج بودند بمنصب عهده داری آنجا. در اخبار نویسد، از تائیدات ایزدی او را جذبه ای دست داد بیکبارگی از جمیع تعلقات برآمده و سایر اسباب دنیا بر غبت خود گذاشته بقدّم صدق در طلب علم و طریق سلوک در آمد بخدمت قاضی ساوی ارادت آورده مدتها صحبت

۱.۱.ب: بحث می کردند^۱ ۲.ب: وصال او و تاریخ بنا ۳.ب: تاریخ وصال

داشته^۱ سیر سلوک را با تمام رسانیده بخرقه خلافت شرف یافت، در ارشاد طالبان مستعد شد و خوارق اکثر ازو بعمل آمده درین مختصر نمی گنجد،^۲ چهاردهم محرم سنه هشت صد و نه وفات یافت.

موج احوال آن جان بحق بمشاهده جمال، آن مستغرق انوار ذوالجلال، آن از وصل معشوق بری از تاسف، حضرت شیخ محمد یوسف، وی را^۳ شیخ یوسف بده ایرجی گویند. مرید و خلیفه شیخ اختیارالدین عمرایرجی است، از مخدوم جهانیان و سید راجو قتال نیز نعمت^۴ و خلافت یافته. در اخبار الاخیار نویسد، آبای او از جوار روم بهند آمده در قصبه ایرج نوطن گزیدند. شیخ یوسف از قبول انظار بزرگان مرتبه رفیع یافت^۵ شیخ الشیوخ وقت شد. کتاب منهاج العابدین تصنیف امام محمد^۶ غزالی را ترجمه نموده اشعار مضامین بلند بسیار می گفت. مخدوم شیخ سارنگ خرقه خلافت ازو پوشیده و رساله مکیه هم بخدمت او خوانده. صاحب تاریخ محمدی نسبت ارادت بخدمت او داشت و خوارق عادت او بسیار نوشته چنانچه^۷ یکی آنست روزی شیخ در تواجد و سماع مشغول بود، در همانحالت جان بمشاهده جانان سپرد، در سنه نهصد و سی و چهار در صحن خاتقاه خود مدفون گشت.

موج احوال آن سرزمره واصلان عالیشان، حضرت مخدوم شیخ سلیمان، رودولی^۸ وطن اوست. مرید و خلیفه شیخ نصیرالدین چراغ دهلی است. بسیار بزرگ و صاحب مقامات عالی خود شانی عظیم و همتی بلند و شجاعت^۹ پسندیده داشت. از نژاد خالد بن ولید سیف الله است. شجاعت میراث آبایی داشت، میان علم ظاهر و باطن و کرامت و تصرف جامع بود در لطایف اشرفی نویسد، مردم قصبه جاییس بیشتر از مخدوم سلیمان خلیفه شیخ نصیرالدین بیعت می کردند. روزی چند کس برای بیعت پیش او آمدند، شیخ زکریا خلف و خلیفه مخدوم سلیمان^{۱۰} بآنجماعه

۱. ح: صحبت داشت

۲. مختصر میگنجد

۳. ا: را ندارد

۴. ب: شریعت و خلافت

۵. ح: رفیع یافته

۶. ح: امام غزالی

۷. ب: چنانکه یکی

۸. ب: رودولی وطن اوست

۹. ب: سجا پسندیده

۱۰. ح: مخدوم شیخ سلیمان

گفت، درین نزدیکی سیدی می رسد این ولایت حواله او شده است، نصیب ارادت شما بخدمت اوست،^۱ از اتفاقات حسنه دران ایام میر سید اشرف جهانگیر سمنانی تشریف آورد، مردم قصبه جایس مرید او شدند، مرقد مبارک^۲ شیخ سلیمان و شیخ زکریا در رودلی است و اکثر در خاندان او مردم خوب شدند. شیخ احمد و شیخ ابوالفتح وقت تصنیف مرآة الاسرار بزیور صلاح موجود بودند، رحمة الله علیه. امیر رستم خراسانی نیز از اولاد خالد بن ولید است. فرزندان مثل مخدومی شاه مظفر و شاه حاتم و غیره بکمال شجاعت و صلاح آراسته در قصبه ابراهیم آباد سکونت داشتند.

موج احوال آن کشاف اسرار کماهی، آن عارف معرفت نامتناهی، آن قاطع منازل بعد و مهجوری، مقتدای وقت مخدوم شیخ محمد متوکل کنتوری، مرید و خلیفه شیخ نصیرالدین چراغ دهلی است. از جمیع کمالات انسانی آراسته شانی بزرگ و کراماتی وافر داشت. در مرآة الاسرار نویسد، پدرش خواجه محمد اعزالدین بن خواجه افتخارالدین بن اوژون از قوم ترکمان از ولایت هرات بدیار هندوستان رسید، مرقد متبرکه خواجه اعزالدین در قصبه اچولی^۳ زیارتگاه خلق است. مرد بابرکت و بزرگ صاحب کرامت بود و شیخ محمد بعد از تحصیل علم بخدمت شیخ نصیرالدین چراغ دهلی پیوست^۴ و مدتی مجاهده نموده بخلعت خلافت مشرف شد و باجازات پیر^۵ در قصبه کنتور توطن گزید و بتربیت مریدان مشغول شد و هیچ امر بدون حکم پیر نمی کرد حتی که بریارت قطب الاسلام^۶ خواجه نظام الدین اولیایی اجازت مرشد نرفتی و توکل بر کمال داشت، اکثر اهل کیمیا بدو پیوستند و نمودند او مطلق التفات نکرد، این مقدمه را پیر^۷ او دریافته بسیار خوشدل شده برای او چندان نعمتهای معنوی عطا کرد که بتحریر نیاید، از آن روز لقب متوکل اشتهار یافت. وقتی جوگی در حجره شیخ مشغولی^۸ نمود

۱. ج: 'است و' از

۲. ب: مرقد 'مبارکش'

۳. ب: قصبه 'اچونی'

۴. ج: دهلی 'است'

۵. ب: باجازات 'میر'

۶. ج: زیارت خواجه 'قطب الاسلام'

۷. پیر 'ندارد'

۸. ج: مشغولی شیخ 'نمود'

وجودش^۱ چندان مستغرق بمشاهده^۲ نبود که هیچ خبر نداشت، شیخ که از مراقبه سر بر آورد اورا بدید، خواست که سلام بدو گوید، جوگی سر بر آورده از خود سلام کرد، شیخ جواب سلام داد، جوگی برخاست و مصافحه نمود و در^۳ سخن مشغول شد، در اثنای سخن شیخ هر طرف که نگاه می کرد در و دیوار حجره تمام زر شده بود، شیخ بنوعی التفات بدان نکرد، جوگی از استغنائی شیخ قایل شده سر در قدم نهاد و گفت من امتحان تو می کردم، اکنون مرا به دعای ایمان حقیقی یاد دارند، شیخ گفت اهل تصوف زکوة نگیرند اگر بگیرند براه خدا دهند، شیخ با جوگی گفت باز آن طلسم بکن هر چند قصد کرد راست نیامد، مناقب^۴ او بسیار است، سال وفات بنظر نیامده.

موج احوال آن مورد مراحم رحمان، آن کامل الجود والاحسان، آن بطایفه کاملین سرفراز و ممتاز وقت حضرت مخدوم شیخ سعد الله کیسه دار، خلف و خلیفه حضرت شیخ محمد متوکل کنتوری است و مرید حضرت خواجه نصیرالدین چراغ دهلی است. در عشق و صفا و محبت و وفایی نظیر بود. بعد از بیعت چراغ دهلی شش ماه نگذشته^۵ بود که اورا قبولیتی خاص حق تعالی عطا کرده هر کس نذور و فتوح بحضرت شیخ محمد متوکل پدر او می آورد ضروری برای او علیحده چیزی می گذرانید، او^۶ بدل گفתי درین مقدمه پدرم از پیر ماذونست، من که باشم از آن^۷ صرف نمایم، آنچه می یافت نگاه می داشت، بعد چندی همراه پدر بدلهلی بخدمت^۸ پیر رسید، جمله نذور بحضور پیر گذاشت، پدرش عرض کرد که این نذر سعد الله است که مردم بدو^۹ داده اند، چراغ دهلی بسیار خوش شده فرمود، آری یکی از^{۱۰} مشغولی درویش آنست که بصدق مشغول گشته است صاحب فتوح خواهد شد از آنوقت ابواب دولت صوری و معنوی بروی مفتوح گردانیدند. خضر^{۱۱} علیه السلام اورا یک کیسه عنایت کرده بود، هرچه می خواست از آن

- | | | |
|-------------------------|---------------------------|----------------------|
| ۱. ب: نمود و خودش | ۲. ۱: مستغرق 'مشاهده' بود | ۳. ج: 'درین' سخن |
| ۴. ج: 'مناقب' بسیار | ۵. ب: 'بگذشته' بود | ۶. ج: 'و' بدل گفתי |
| ۷. ج: 'در آن' صرف نمایم | ۸. ب: 'خدمت' پیر | ۹. ج: 'باو' داده اند |
| ۱۰. ج: 'از' ندارد | ۱۱. ۱: 'حضرت' خضر | |

کیسه بر آورده صرف می نمود تا حیات او آن کیسه هرگز خالی نشد و بقولی میر سید ابراهیم درویش آن کیسه باو داده بود، قبر سید ابراهیم متصل مقبره شیخ محمد متوکل جانب غرب است. مردی با برکت بود و شیخ سعدالله را يك خرقه از حضرت میر سید اشرف جهانگیر نیز^۱ رسیده بود. در جناب سید اشرف جهانگیر نیازمندی تمام می داشت.^۲ وی را کمالات بس عالی است، سال وفات بنظر نیامده، ملفوظ را تا سال هفتصد و هشتاد نوشته شاید در آن نزدیکی وفات کرده باشد، قبر در حرم روضه پدر، رحمة الله علیه.

موج احوال آن بیباک و سلامت، آن مصفا به^۳ پرده ملامت، آن از دولت اندی مالا مال، سرگروه ملامتیاں حضرت شیخ عین الدین قتال، مرید سید امیر ماه رو بهر ایچی خلف و خلیفه شیخ سعدالله کیسه دار بود. صاحب سکر و مشاهده و مستغرق و مصفا بغایت مرتبه بود. طریق ملامتیه داشت، پیوسته در خمرخانه نشسته بشراب^۴ مشغول بودی و درین پرده جمال کمال خود بکس ننمودی. وقتی از گفته خلائق پدر مانع شراب شد، درسبو و چاه و دریا شراب بر جوشید ناگزیر اورا اجازت شراب نمودند و معهذا کرامات احیا و امانت نیز ازو^۵ سر زده، چون وقت شیخ سعدالله پدر او نزدیک رسید پسر بزرگ او که^۶ معین الدین نام داشت حاضر نبود، گفت همان خراباتی را طلب کنند، چون آدم بخانه خمار رفته پیغام طلب رسانید او بسوی^۷ آسمان دید و بساقي گفت، يك جام در قسمت من دیگر باقی است بده، آن را بخورد^۸ و سبوی شراب بر زمین زد و باز گرد آن کار هرگز نرفت پس بحضور^۹ پدر آمد، وی خرقه خلافت با جمیع امانت و نعمت پیران چشت بوی عطا نموده در پرده شد. شیخ عین الدین مدتی بعد پدر مسند ارشاد و تلقین و هدایت و کرامت رازیب داده^{۱۰} 'بملاء اعلی' شتافت، در قصبه کنتور مدفون شد، در فرزندان او خوب خوب بوده اند در وقت شاهجهان بادشاه.

- | | | |
|---------------------|-------------------|----------------|
| ۱.۱: 'نیز ندارد | ۲.۱: 'تمام داشت' | ۳.ج: 'به ندارد |
| ۴.۱: 'بشراب مشغول | ۵.ب: 'از سر زده | ۶.ج: 'که ندارد |
| ۷.ج: 'او بسوی آسمان | ۸.ب: 'آنرا بخورد' | ۹.ب: 'حضور پدر |
| ۱۰.ب: 'داده و بملاء | | |

موج احوال آن شهید خنجر وصال، آن فانی هجر^۱ بی زوال، آن زیب
 سلسله^۲ خواجه مودود، کامل زمانه شیخ دانیال، عرف مولانای عود. شیخ
 عبدالرحمن چشتی مصنف مرآة الاسرار که فرزند اوست از عمدة المطالب که در
 نسب آل ابی طالب کتاب مقبول نزدیک اهل سیراست و بغایت اورا معتبر دانند
 باین طریق نسب شریفش بحضرت عباس بن علی رسانیده که شیخ دانیال معروف
 به عود بن بدرالدین بن حسن بن فضل بن عبدالله بن عباس ثانی بن یحیی بن فضل
 ثانی بن محمد بن فضل بن حسن بن عبدالله بن عباس بن علی مرتضی بن ابی
 طالب. میر بدرالدین پدر مولانا در سلطنت غیاث الدین بلین از ولایت خراسان
 بهند افتاد، مدتی در لباس اغنیا بود، چون جذبۀ حق بد و رسید ترك آن وادی نموده
 در سترک^۳ گوسه^۴ انزوا گرفته بقیة عمر بطاعت الهی مشغول مانده ازین جهان
 نقل کرد^۵ و همانجا مدفون شد. از وی يك پسر ماند شیخ دانیال عرف مولانای عود
 مادر خود را در سترک^۶ گذاشته بنابر تحصیل علم جانب قصبه بیانه رفت، از
 قاضی عبدالله اکثر علوم عقلی و نقلی تحصیل نمود، قاضی مذکور علو نسب وی را
 دریافته دختر خود را بعقد نکاح وی داد، بعد از آن او بدهلی رفت، مرید شیخ
 نصیرالدین چراغ دهلی شد و تربیت ها یافته از مجاهدات کار خود بجای رسانید
 که مورد خرقه^۷ خلافت گشت و ملقب بلقب مولانای عود شد که بهمان لقب
 مشهور عالم است. نام دانیال اورا کسی نمی گیرد و نمی داند پس از رخصت و
 اجازت پیر به بیانه رفت، اهلیۀ خود را گرفته روانه سترک^۸ شد، بسبب کثرت
 اموال که چند شتر قاضی عبدالله خسر او همراه داده بود قاطع^۹ طریقان همراه بودند و
 هیچ جا فرصت نیافتند، روزی که او به سترک^{۱۰} می رسید ناگزیر قاطع^{۱۱} طریقان اورا
 کشتند و خواستند که اسباب غارت کنند، از نعش شیخ دانیال آواز مهیب بر آمد که
 همه نینا شدند، پس نعش شیخ را^{۱۲} به سترک^{۱۳} برده بموجب فرمودۀ مادرش مدفون ساختند.

موج احوال آن کوه دیانت، آن شکوه متانت، آن مرد با یقین، حضرت

- | | | |
|-------------------------|---------------------|---------------------|
| ۱. ج: فانی 'به هجر | ۲. ب: در 'شهر کهنه' | ۳. ب: نقل 'کرده' |
| ۴. ب: 'شهر کهنه' گذاشته | ۵. ا: 'خرقه' ندارد | ۶. ب: 'شهر کهنه' شد |
| ۷. ج: 'قطع' طریقان | ۸. ج: 'قطع' طریقان | ۹. ج: 'را' ندارد |

قاضی علاؤالدین بن قاضی بدرالدین بن قاضی صدرالدین، نسب^۱ شریفش انصار است. مع والد ماجد خود از ولایت در وقت سلطان المشایخ بدهلی رسید. از غایت دیانت و وفور علم قاضی دهلی شد، بعد چندی که^۲ بادشاه يك صبيه گذاشته^۳ فوت کرد آن صبيه بادشاه خواست که سکه بنام او خواند، قاضی گفت روا نباشد، دختر بادشاه قاضی را از شهر رخصت داد، قاضی به اوده آمد، حضرت شیخ نصیرالدین^۴ چراغ دهلی قاضی را دختر خواهر خود بعقد نکاح داد بانواع دعا و تربیت و تلقین بدو^۵ نموده برای اقامت قصبه گدیه را که آنوقت در تصرف راجه بود اشاره نموده^۶ گفت که فرزندان تو فرزندان من گفته شوند. چون قاضی بگدیه رسید راجه عصای^۷ قاضی بچاه انداخت و اقسام ایذا بقاضی متعین^۸ ساخت. قاضی این مقدمه بشیخ چراغ دهلی نوشت، آنجناب در جواب نوشت، عصای^۹ تو که بچاه انداختند بیخ تو بتحت^{۱۰} ثری رسید، خاطر جمعدار تا قیام قیامت اولاد تو از آن قصبه بر نیاید همچنان شد که در چند روز راجه قصبه گذاشته رفت، اولاد قاضی تا امروز موجود. شیخ سعدالدین بن^{۱۱} شیخ بهرایچی از برادران قاضی مذکور جد مادری پدر^{۱۲} راقم بحر زخار بود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مشغول بعبادت بحيله، **میر سید علاؤالدین سندیلہ**، در مرآة الاسرار آرد از مریدان پاك اعتقاد حضرت شیخ نصیرالدین اودهی چراغ دهلی است. آنحضرت بعد از تربیت او را رخصت بسندیلہ نمود^{۱۳} سه صد بیگه زمین در سواد قصبه مذکور بجهت کفاف خانقاه او بر سفال شیخ نصیرالدین از دست خود نوشته داد، پس سید بسندیلہ آمده اقامت نمود، بسیار ملاک و صاحب مقامات عالیست و در خلق مشهور بصاحب ولایت آن قصبه است و آن سه صد بیگه زمین در تصرف فرزندان او بحال و تا این زمان محتاج باسناد سلاطین نشده اند و هیچکس را تعرض از آن نیست.

- | | | |
|--------------------------|-------------------------|---------------------|
| ۱. ا: 'نصب' شریفش | ۲. ب: 'بعد' چندی که | ۳. ج: 'صبيه' داشته |
| ۴. ا: 'نصیرالدین' ندارد | ۵. ا: 'تربیت' بدو تلقین | ۶. ب: 'اشاره' کرده |
| ۷. ج: 'اعصای' قاضی | ۸. ا: 'متعین' ساخت | ۹. ج: 'اعصای' تو |
| ۱۰. ب: 'تو' تحت 'ثری | ۱۱. ا: 'بن' ندارد | ۱۲. ب: 'مادر' و پدر |
| ۱۳. ج: 'بسندیلہ' نموده و | | |

موج احوال آن محو مشاهده از مو بمو، میر سید علاؤالدین بانگرموی، بغایت بزرگ^۱ و صاحب کرامت، احوال او مختلف شنیده شود بعضی گویند از مریدان شیخ نصیرالدین محمود اودهی چراغ دهلی است^۲ و بعضی بر آنند که برادرزاده یا نبیره مخدوم جهانیان سید جلال^۳ بخاری است. مرد با برکت و کرامت و صاحب ولایت است.

موج احوال آن با آسمان درویشی بدر منیر، حضرت شیخ پیر، میرت خوابگاه اوست، چشتی مشرب بود، جهانگیر بادشاه به نسبت وی خیلی اعتقاد داشت عظمت بلیغ نمودی و احتشام رفیع داشتی، بعمر هفتاد سالگی در هزار و چهل هجری وفات کرد.

موج احوال آن مدرک ذیشان، آن درویش عمده عنوان، آن سرزمره اصفیا، شیخ حسین محمد خدا نما، در خلاصه التواریخ نویسد، در سلسله چشتیه مرید شیخ امان الله است. بغایت ثابت قدم بود، گرسنگی بسیار برداشتی و منتشر حواس نشدی. وقتی از سنبهل عزم مکه نموده با گره آمد بخواب دید سلطان وقت او را می طلبد، بعد سه روز محمد معصوم نام^۴ شخصی را بخواب دید، او گفت ترا^۵ بادشاه می طلبد و خلعت سه پاره برای تو علیحده داشته، او دانست که زیارت بیت المقدس هم لازم شد، خلعت سه پاره مراد از زیارت مکه و مدینه و بیت المقدس باید دانست. در راه از حکیمی^۶ که مرد کامل بود ملاقات کرد، او گفت عزم کعبه داری؟ اول آشنایی با کسی کرده ای بخانه او باید رفت، گفت آشنایی بدولت تو مرا حاصل آمد، چندی در صحبت حکیم بود^۷ خیلی فیضها برداشت پس با نعمت و خلافت بوطن برگشت و بر مسند ارشاد نشست. ابتدا لب در حقایق گویی کشوده بود، علما معترض شدند، گفتن موقوف کرد، این اشعار اوست:

۳. ب: 'جلال الدین'

۲. ج: 'است' ندارد

۱. بغایت 'مدرک'

۶. ا: 'حکمی' که

۵. ب: 'مرا' بادشاه

۴. ا: 'نام' ندارد

۷. ج: 'حکیم' بوده'

سر حق را از لب منصور می باید شنید یا ز من یا از درخت طور می باید شنید
 وعده وصلش نه بر عرش است و نی بر کوه طور اینهمه بانگ دهل از دور می باید شنید
 وی راهمت بس رفیع بود، دستار فروخته بمهمان خوراندی، سیزدم شوال سال هزار
 و هفتاد و پنج از دنیا رفت.

موج احوال آن معزز محفل کاملان، آن مقرب مجلس واصلان، آن
بکمالات^۱ اعلی محتوی، قاضی بدیع الزمان علوی، خورد مئو وطن اوست. از نژاد
 محمد بن حنفیه بن علی مرتضی است. مرید و خلیفه حضرت چراغ دهلی بود. در
 بیان حقایق و معارف و عمل وائق و شوق و صفای نظیر بود. در رساله احوال آرد،
 در هنگامه هلاکوخان در قصبه سلطان پور توابع اوده افتاد، چند^۲ قریه بزور شمشیر
 از کفره بدست آورده رخت اقامت انداخت چنانچه هنوز اکثر اولاد او آنجا
 موجود اند و بقاضی زاده مشهور. چون وی مسعود ازل و ابد بود میل خدا شناسی
 داشت و نیروی^۳ ریاضت حقیقت علم هیمیا و کیمیا^۴ و سیمیا و ریمیا^۵ معلوم کرد
 پیش خدمت چراغ دهلی شتافته بیعت کرد. خلافت و نعمت و ملقب بلقب
 شیخ گشت، گفت بنده علویست، چراغ دهلی فرمود اولاد ترا شیخ خواهند
 گفت و نزدیک کنتور توطن اختیار کن، فرموده^۶ بجا آورد همدران ایام سید جمال الدین
 بن علاؤ الدین علی مدرک بخدمت چراغ دهلی رسید و یکماه توقف کرده عزم
 کنتور کرد، قاضی همراه او شد، روزی بوضع سیر از قصبه بر آمد، برحوضی بانگ
 نماز گفت، کفار مانع نماز شدند، قاضی این مقدمه بچراغ دهلی معروضداشت
 آنجناب رقم قاضی را به بهادرخان حاکم فرستاد، او جمله کفار را اخراج ساخته
 قریات شبیه پور^۷ و دادن پور و دانیال پور خلاص از دست کفره نموده برای اقامت
 و^۸ وطن بقاضی داد و حاصلات آنرا مدد معاش قاضی مقرر ساخت، بعضی فرزندان
 قاضی اینجا هم موجود اند سال وفاتش بنظر نیامد، رحمة الله علیه.

۱. ج: 'بکمالات اعلی'

۲. ب: 'افتاد' و 'چند'

۳. ب: 'و'یه نیروی'

۴. ج: 'علم کیمیا و هیمیا'

۵. ب: 'ریمیا و سیمیا'

۶. ب: 'فرمود بجا آورده'

۷. ج: 'نسینه پور'

۸. ا: 'و' ندارد

موج احوال آن ولی کامل بی گفتگو، **شیخ جهجو**، جد ماجد او در سکندره راؤ اقامت داشت. از نیرنگی تقدیر ترك وطن^۱ گرفته جهان پیمایی بخاطر آورد، آخر در مندسور مقیم شد. شیخ موسی چشتی و شیخ لال گجرانی و شیخ عثمان پدر باز بهادر افغان که چند سال کوس فرمانروایی آن ملك بنام خود زدند از مریدان او بوده اند، بست و سوم رمضان سال نهصد و پنجاه و سه وفات، قبر بر پشتۀ کناره دسور و شیخ محمد پور او که در سال هزار و چهاردهم بسن هشتاد سالگی سجاده نشین اوست درویش صوفی عالم و خوش نویس هفت قلم و حافظ کلام مجید به بسیاری بزرگی مدرسه را رونق بخشید، در عمر سی و نه سالگی بسال نهصد و شست و يك هجری وفات.

موج احوال آن خلیل^۱ سیرت بتواضع و اخلاق، آن بکمال تصرف و کرامت شهرۀ آفاق، آن مقتدای اهل حال، **حضرت شیخ جلال بن شیخ اسلام** چندیری، صاحب گلزار ابرار نویسد زاد بوم چندیری همراه پدر به اجین آمد. رساله های صوفیه بزبان فارسی محققانه درس گفتی، سایل را بمقدور رد فرمودی و گرسنه را سیر کردی و مهمان دوست سخت بود، سخن کشف در پرده بیان نمودی. در گلزار ابرار نویسد، چون از موت خود آگاه شد خواهر زاده خود را که نقی الدین محمد نام داشت برای دفن خود بجایی اشاره نموده به بست و هفتم رمضان که شب قدر نامزدست و سال نهصد و هشتاد و هفت بود این بیت برخواند:

پرده بردار که من عارض زیبا نگرم ورنه از آه جگر پرده عالم بدرم
و جان بجانان سپرد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن صاحب کرامت بی تهاون، **شیخ جاون**، پسر عمر چشتی است. در گلزار ابرار نویسد که زاد بوم اجمیر، در سال نهصد و پنجاه از وطن خود بسیر مالوه در آمد، چند گاه در قصبۀ نعلچه پایان قلعه مندو بسر برد سپس در پیش طاق مسجد جامع مندو کلبه ای گزید، يك تخته سنگ بر زمین گسترده داشتی و هم شب و روز بر آن نشست و بغنودی، کهنه گلیمی بر پیوند همراه داشتی جز در

سرما پوشیدن آن نپرداختی. بخانه احدی نرفتی و حاجت از کسی نخواستی برین نمط قریب سی سال آنجا بتوکل زندگانی کرد. از جمله تصرفاتش اینکه حاکمی به تسخیر ملکی ازواعانت و تفاول خواست رخصت نداد، حاکم سخن ناشنیده عزم جنگ کرد هزیمت خورده بدریا غرق شد، در سال نهصد و هشتاد و نه وفات یافت، بیرون گنبد سلطان هوشنگ غوری آسوده شد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مرجع سلاطین بالکرامات، آن محافظ معتقدان از آفات، آن مجاهد و عازم مقامات قاب قوسین، افضل الزمان حضرت شاه حسین، صاحب گلزار ابرار نویسد، از ملتان بآهنگ زیارت خواجه معین الاولیا چشتی باجمیر آمد، دوازده سال آنجا در کلبه بکالبد گدازی و جان نوازی پرداخت. سلطان محمود پور خان جهان خدیو صوبه مالوه از بودن او در اجمیر آگاه شد، حبیب خان^۱ را فرستاده التماس آمدن او^۲ بمندو نمود، پس از آمدن بمحمود یکبار اتفاق دیدار افتاد سپس تا انجام دورش که سالی نکشید کوس نوبت بنام پور او غیاث الدین بر زدند، او نیز با اعتقاد تمام ملاقات نمود و دیهات برای صرف محتاجان معین ساخته^۳ کاغذ سند بخدمتش فرستاد. شهاب الدین نام شخصی با فراوان سپاه بر نصیرالدین پسر غیاث الدین باراده نبرد^۴ رسید، غیاث الدین بخدمتش رفته رجوع آورده برای فتح دعا تمنا نمود، آنحضرت نوید فیروزی داد. همه سال نماز با طهارت کبری گزاردی. روزی به آهنگ غسل بیرون مندو رفت، گروه^۵ دزدان تونگر دانسته بکمین گاه خود بردند و زنجیر بپا کرده بگوشه ای درنشانیدند. شیخ آواز داد درونه گرفتار را در قفس انزوا و ظالمان اجفا، آنها این سخن^۶ را شنیدند و بخاطر نیاوردند و تکیه بر قید و زنجیر نموده بکار خود شتافتند. شیخ چون جواب سخن خود نشنید چشم خود بند نمود، بعد ساعتی که چشم بکشد خود را در حجره عبادت خود یافت، پسازیکصد و نوزده سال که نهصد و چهل هجری بود وفات یافت، از مندو دوازده گروه درقریه قراریه^۷ مدفون شد.

۱.ج: حسب حال را

۲.ج: او ندارد

۳.ج: معین نموده

۴.ج: باراده شر در رسید

۵.ج: گروهی دزدان

۶.ج: سخن شیخ را

۷.۱: قرامه قرار، ح: قرامه

موج احوال آن در حقیقت خدا دلیل، **شیخ محبت بنی اسرائیل**، زاد بوم دهلی خوابگاه سارنگپور مالوه. سپاهی روش بود همانجا بزبیا چهره تعشق^۱ گرفت، ترک لباس کرده بسیر در آمد، از سعادت حرمین و سیر سواحل بحر فراغت نموده بمالوه رسید. روزی بدایره شخصی محفل نشاط و جشن بود، دو قوال باهم در آویختند، شیخ مصلح شد^۲ از آن دو تن یکی خنجر بر کشید و پهلوی شیخ فرو برد، مجلسیان قصد قتل قاتل کردند، شیخ گفت خون فقیر سبیل است پس از چندی که زخم اندمال یافت از مالوه به سارنگپور رفت، آنجا از گزید ماری وفات کرد، در نهصد نود و شش هجری.

رود سوم:

مجملی در احوال حضرت شیخ سراج الدین عثمان و متسبان سلسله ایشان:

موج احوال آن لوح محفوظ حقیقت وصال، آن^۳ آئینه جمال ذات ذوالجلال، آن قبله عارفان کامل، آن کعبه کاملان عرفان شامل، آن جانشین محبوب الهی، آن واقف اسرار کماهی، آن از طایفه منشأ و جنا الجنتین، و آن قطب کبری حضرت **شیخ سراج الدین عثمان**، مرید و خلیفه حضرت محبوب الهی نظام الدین احمد بدآونی است. برزبان نظام الدین محبوب الهی گذشته بود که سراج آئینه هندوستانست، آخر همچنان شد و لقب او اخی سراج است. خدیو کشور آزادی و تجرید و تخت نشین اقلیم تفرید، مالک ممالک طریقت، سالک مسالک حقیقت، ممدوح و اصلین عالیمقام، محمود کاملین حیرت التزام، وی سفینه مسافران حرم معنوی و گنجینه کمالات علوی بوده است. در مرآة الاسرار نویسد، اگرچه جمیع خلفای محبوب الهی صاحب مرتبه عالی بوده اند فاما این دو بزرگ چاشنی دیگر داشتند، یکی شیخ نصیرالدین چراغ دهلی و دوم آنحضرت و الآن همین دو سلاسل جاری اند و تاقیام قیامت خواهند بود. وی را کمالات بس عالیست. چون در حیات پیر صاحب ولایت لکهنوتی شده بود آن مثال خلافت مصحوب حضرت شیخ نصیرالدین چراغ دهلی باو فرستاد، بعد وفات پیر بلکهنوتی آمد و بر مسند ارشاد نشست و هدایت عالمی نمود، در^۴ لکهنوتی قدیم که مشهور بکور است

۴. ج: و'لکهنوتی

۲. ب: شد'ندارد ۳. ا: آن'ندارد

۱. ب: چهره'بعشق'

جامه های پیر را که بطریق خرقة یافته بود دفن کرد و چون خود وفات نمود بموجب وصیت پایان مرقد جامه های محبوب الهی آورده دفن نمودند، مزار مبارکش امروز قبله حاجات خلایق آن دیار است.

موج احوال آن پیشوای ارباب هدایت، آن مقتدای اصحاب ولایت، آن تخت نشین اقلیم فضل و کمال، آن تاجدار وادی وصال، آن از معظم اولیای عالی، قطب الافراد **حضرت شیخ علاءالحق والدین بنگالی**، مرید و خلیفه حضرت شیخ سراج الدین عثمان معروف به اخی سراج است. پدرش را عمر سعد لاهوری می گفتند، وزیر جمله الملك بادشاه بنگاله بود و بقول سلطان سید اشرف جهانگیر او از نژاد خالد بن ولید اصحابی است و لقب شیخ علاءالدین از جهت کثرت وفور علم گنج نبات است. چون این خبر بحضرت سلطان المشایخ نظام الدین احمد رسید که از وفور علم دیگر دوست بلقب گنج نبات بر آمده از سر غیرت فرمود ایشان گنج نبات و پیر من گنج شکر زبانش تل باد فی الفور زبانش تل شد. بعد از مدت که بحلقه ارادت شیخ اخی سراج خلیفه سلطان المشایخ در آمد شفا یافت پس خدمت برین نوع اختیار کرد که دیگ گرم اطعمه پیر بر سر کرده در سواری دویدی ازین خدمات بمرتبه اعلی ولایت رسید که مثل سلطان اشرف جهانگیر شاهباز بلند پرواز صحرای لاهوت و شیخ نور قطب عالم خلف و خلیفه او مقتبس انوار قطبیت خلفا داشت که الآن سلاسل هر دو بزرگوار بوجه احسن جاری است، بغرة رجب سنه هشتصد^۱ هجری وفات یافت. شیخ نصیرالدین مانکپوری و شیخ عادل الملك صاحب ولایت رای بریلی کمل خلفای ایشانست.

موج احوال آن زبردست وادی ولایت، آن بالادست دست حمایت، آن افضل و کمال^۲ معمور، **حضرت عادل الملك** صاحب ولایت بریلی رای پور، مرید و خلیفه شیخ علاءالحق بنگالیست. فرزندان آنحضرت گویند بسا صاحب کمال و عالی احوال ذخیره خرق عادات بود. سلطان شرقی جونپوری هرگاه قلعه بریلی را بنا ساخت تا پیر جوگی^۳ آنجا بود از تصرف خود حدود قلعه را مسمار می ساخت، سلطان

ج: ۱؛ هفتصد هجری

۲: ۱؛ واکمل معمور

۳: ۱؛ تا سر جوگی

شرقی آنحضرت را بصد تمنا در بریلی مقیم ساخت، قلعه از شر جوگی بجهت برکت قدوم وی محفوظ ماند، اولاد آنصاحب کمال بکثرت در بریلی موجود.

موج احوال آن محب و محبوب خدا تارك تاج و سریر، آن کلید^۱ فتح
 مهمات کارخانه تقدیر، آن خلاصه خاندان بشر بآیه^۲ انما، آن تقاوة دودمان متصف
 به کریمه هل اتی، آن تفسیر ان الله علی کل شیء قدیر، غوث اکبر حضرت سلطان میر
 سید اشرف جهانگیر بن سید ابراهیم شاه^۳ بن میر^۴ سید عماد الدین بن میر سید
 نظام الدین علی شیر بن میر سید ظهیر الدین مبارز الدین^۵ میر سید تاج الدین بهلول
 بن میر سید محمود نور^۶ بخش بن میر سید علی اکبر بن میر سید محمد مهدی بن
 میر سید اکمل الدین بن میر سید جمال الدین بن میر سید عبدالله محض بن میر
 سید حسین نفیس بن میر سید حمزه بن میر سید علی بن میر سید موسی بن میر
 سید اسمعیل ثانی بن میر سید ابوالحسن محمد بن میر سید اسماعیل عارج بن
 حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام باقر بن حضرت^۷ امام زین العابدین بن
 حضرت امام حسین شهید کربلا بن حضرت علی مرتضی رضی الله عنهم. در
 سلسله چشتیه مرید شاه علاء الحق والدین بنگالیست بلکه وی خلیفه چهارده
 خانواده چرا که سایر مشایخ وقت را دریافت و از هر کس اخذ فواید نمود چندان
 برکت و سعادات حق سبحانه تعالی بدو^۸ عطا کرده که بالاتفاق متفق اند که بعد
 سلطان المشایخ نظام الدین احمد بداؤنی مسند هدایت و مشیخت را او احیا
 ساخت. در حقایق و معارف و احادیث مصطفوی و اقوال مرتضوی بی نظیر زمان
 بود. در تواجد و سماع و عشق و صفا و بذل و ایثار و انکسار یگانه روزگار است.
 شاننش از شان شاهان عصر افضل، کمالش از کمال کملان کامل اکمل، مهر
 سپهر سروری، ماه آسمان رهبری، صدر نشین کشور حق الیقین، صاحب دیهیم
 ملک عین الیقین، تارك ماسوی الله، فرزند صاحب قول لی مع الله، ثمره پر بار

۱. ب: 'کلید' ندارد	۲. ج: 'یر انما'	۳. ح: 'شاه' ندارد
۴. ح: 'میر' ندارد	۵. ب: 'ظهیر الدین مبارز س'	۶. ح: 'نور' ندارد
۷. ۱.۷: 'حضرت' ندارد	۸. ج: 'باو' عطا کرده	

احسان، سر زمره و اصلان عالیشان، وارث علوم حضرت مصطفی، مورد خوارق علی مرتضی، فرزند شاهد شهید کربلا، اکبر شاهد شاه انوار شاهد اعلی، وی قطره آب رحمت از بحر رحمة للعالمین و کلید فتح مهمات دنیا و دین آمده. سمند کهنه لنگ سخن را چه زهره که گام خرام به پیدای ناپیدای قرب منزلش بر دارد و کمند نیرنگ فکر را کدام بهره که قلاب رسا بر ایوان اتصال وصالش گذارد، او بسراق لایزال به محبوبیت ممتاز و خوارقش در عالم مشابه باعجاز بوده است. کمالات بلند و تصرفات ارجمند آن فخرالمشایخ مثل زنده گردانیدن بت سنگین را در بنارس و کلمه شهادت بر زبان راندن آن بت و مسلمان شدن هفتاد هزار هندو در آنروز، بر رفتار^۱ آمدن جبل از حکم او در وقت تقرر خلافت صاحبزاده او شیخ نور قطب عالم کمالات آن از آن بیشتر است که بتحریر آید و خوارق عادات عالی آن کاشف الدقیق بدان مرتبه کثرت دارد که زبان از بیان آن عاجز. خواجه نظام الدین یمنی مصنف لطایف اشرفی گوید، روزی بخاطرم گذشت که در شرائط معرفت شرط است که عارف آگاهی از احوال عالم داشته باشد، آنجناب بر خطر من آگاه شد، فرمود که این قدر^۲ کار سهل است درین ضمن آب را شگافته مردی ظاهر شد، گفت ای نظام الدین السلام علیکم، من از آن قومم که در دریا حق تعالی را عبادت کنند، پرسیدم چه نام داری و کجا می باشی؟ ارادت و خلافت در میان سلسله داری یا نه؟ گفت در بحر شهرست مسمی بمدينة الاشرف در وی بزرگیست که آنرا دارالخیر گویند، هزار کس از مریدان صادق و طالبان واثق دارد و یکی از آنها منم کتکل نام و آن بزرگ خود را^۳ سید اشرف جهانگیر میگویند پس از دریا بر آمده بشرف پایبوس آنجناب مشرف شدم، لباس او مشابه لباس زنان بود، جناب با وی ساعتی متکلم ماندم، او جواب می گفت حضاران را نوعی ادراک کلمات او نشد بعدش باب فرو رفت و کدام کمال زیاده تر ازین خواهد بود که شخصی برای حل مشکل^۴ بر آستانه حضرت خواجه معین الدین معتکف گردید آنجناب اشاره رجوع بدایره آنحضرت فرمود، او گفت ما را^۵ تمام توقعات از آنجناب

۳. ج: خود را از سید...

۲. ج: آنقدر کار سهل

۱. ج: و رفتار

۵. ب: باز اتمام....

۴. ج: حل مشکلی

است آنجا رفتن چه لازم؟ فرمود با^۱ سبحانه و تعالی سید اشرف را کلید فتح مهمات دنیا و دین^۲ و سکان اهل هند گردانیده ازین امر ما و تو هر دو لاچاریم بمجرد ملاحظ آن مقام، نگارنده زخار را معنی این شعر که خواندنش برای کشایش کار حکم قضای مبرم دارد دریافت شد:

ای اشرف زمانه زمانی مدد نما درهای بسته را ز کلید کرم کشا
و نیز^۳ ازین اقوال آنحضرت گواهی این مقدمه بتصدیق می رسد که فقیر بجناب الهی مناجات کرده و آن مقبول افتاده، هر کس بدر فقیر بصدق و اخلاص چه حاجت دین خواهد آورد و چه حاجت دنیا^۴ انشاء الله تعالی بی بهره نخواهد رفت، بزرگی ازین مقام خبر میدهد:

تقسیم چو در ورثه شیر رسید تقسیم دراهیم و دنانیر رسید
هر حل که ز مشکلات عالم راست میراث باشرف جهانگیر رسید

در کرامت الاولیا نویسد که سلطان ابراهیم والد بزرگوار آنجناب از سادات نور بخشیه سلطنت ولایت سمنان داشت و مادر آنجناب خدیجه بیگم از اولاد حضرت احمد یسویست، تولد مبارک از یمن الطاف حضرت شاه ابراهیم مجذوب که احوالش در لجه مجاذیب باید خواست گردید. حضرت سید اشرف جهانگیر ولی مادر زاد بود. ابواب علم لدنی بر وی کشوده بودند، در عمر هفت سالگی قرآن مجید یاد گرفت و در سن دوازده سالگی سایر علوم حاصل ساخت بعد پدر در عمر بست و هفت سالگی بر سریر سلطنت نشست فاما از جهت مسعودی ازل و محمودی ابد از کار سلطنت همیشه متنفر بود، اکثر صحبت با شیخ علاءالدوله سمنانی داشت، چون او از امر باطن دانسته بود که نصیب او بجایی دیگر است در تربیت آنحضرت مقید نمی شد. شبی در بست و هفتم رمضان شب قدر را دریافت بعد از آن از خضر ملاقات شد، تصور اسم مبارک ذات الله و پاس انفاس تلقین یافت و مامور شد زنه ازین دو امر غافل نشوی و هنوز ترا کار سلطنت در پیش است پس از سه سال باز حضرت خضر بآنحضرت فرمود بابا اشرف بر تخت سلطنت

۱. ب: 'بابا'... ج: 'فاما' سبحانه... ۲. ج: 'دنیا والدین' ۳. ب: 'وزیر' ازین

۴. ب: 'چه حاجت دین و چه حاجت دنیا خواهد آورد'

نشسته تخته لوح محفوظ دیدن مشکست برخیز و متوجه بلاد هند شو که پیر حق نمای تو شیخ علاؤالدین بنگالی آنجا است، آنحضرت یکبارگی دست از کار سلطنت باز داشته در خدمت مادر خود رفت و اجازت سفر خواست که امر سلطنت به برادر خرد سلطان محمد تفویض نموده ام که برای خدمت ایشان باشد. حضرت مادر چشم پر آب کرده فرمود، جدم خواجه احمد یسوی بشارت داده بود که ترا فرزندی تولد شود که از نور ولایت او آفاق منور گردد از آنجا که تو دو برادر بودی بخاطر داشتم آیا این^۱ نعمت عظمی بکه عطا شود، الحمد لله که ترا باین نعمت عظمی رسانیدند،^۲ حق خود بتو بخشیدم و ترا بحق سپردم پس آنحضرت با دوازده هزار سوار غلام از سمنان بر آمد. شیخ علاؤالدوله سمنانی چند منزل از راه شفقت همراه آمده رخصت فرمود. چون به اچه رسید خدمت مخدوم جهانیان سید جلال حسین بخاری را دریافت، از نوید قطبی و غوثی مشرف شد، چون بهار رسید همانرور شیخ شرف الدین یحیی منیری وفات کرده بود و وقت وفات گفت سید می آید برای نماز جنازه من انتظار او می باید کرد، چون آنحضرت رسید و نماز جنازه اش خواند^۳ بعد دفن برای تسلی فرزندانش بخانقاه آمده نشست، خبر دادند که دست شیخ شرف الدین از قبر بر آمده^۴ مردم متحیر شده بآنجناب این مقدمه گفتند فرمود، شیخ کلاهی از مردان غیب یافته بود و بسیار وصیت نموده که با من در قبر خواهند داشت و شماها فراموش کردید چون این حکایت راست بود کلاه را بدست شیخ دادند، شیخ دست خود را باز کشید پس آنحضرت متوجه بنگاله شد، چون نزدیک مندوه مسکن مرشد رسید باشاره باطن خضر شیخ علاؤالحق بر پالکی خود سوار شده و پالکی دیگر شیخ اخی سراج پیر خود همراه گرفته باستقبال آنحضرت بر آمد. چون نائنی راه ناهم ملاقی شدند شیخ علاؤالحق آنحضرت را بر پالکی پیر خود سوار کرده بخانقاه آورد، همانوقت بیعت ستید^۵ چند قاشق پان بآنحضرت عطا کرد و برای القاب او بعالم باطن متوجه شد، سر از جیب^۶ کشیده فرمود، سید اشرف جهانگیر پس از در و دیوار آواز آمد جهانگیر پس حضرت

۳. ب: 'خوانده' ج: 'خوانده بود'

۲. ج: 'رساندند و حق'

۱. ح: 'این' ندارد

۶. ب: 'سر از' جیب'

۵. ب: 'بیعت' ستند'

۴. ا: 'از قبر' آمده'

علاؤالحق فرمود، بابا اشرف از روزی که از سمنان بر آمده ای خضر هفتاد بار مرا خبر داده که باز از سمنان پرانیده ام جمله مشایخ وقت دام برپا کرده اند هیچ جا اورا فرود آمدن نمی دهم من از برای تومی آرم زنهار از تربیت او دریغ نداری. این گفت و کلاه خاصه خود بر سر آنحضرت گذاشت و در اندک مدت جمله نعمتها ایثار نموده^۱ پس آنحضرت مدت شش سال یازده ماه در خدمت شیخ گذرانید آخر امر یافت که سید را جدا می باید ماند، پس صاحب ولایت جونپور گردانید و رخصت کرد پس آنحضرت بجونپور رسید. بعد قضیه شیخ حاجی چراغ هند که در مذکور^۲ شیخ کبیر می آید و حقیقت حال بستن اسبان در مساجد و دعوای علمای زمانه و دیدن کرامت آنحضرت باین طریق که هر اسب را بر وقت احتیاج بول و سرگین از مکاشفه بخدام فرمودی که بیرون پرده فراغت دهد و قصه نقالان که زنده را مرده کرده آوردند و درخواست نماز جنازه نمودند و^۳ بر فور تحریمه^۴ آن زنده فی الحقیقه مرده شد تشریف به کچهوچه آورد و مقیم شد و آنحضرت باغی مثال بهشت بیاراست^۵ و حوض و روضه بنا نمود و اکثر سیاحت نموده یکبار برفاقت سید^۶ علی همدانی تمام ربع مسکون را سیر نموده و عجایبات و واردات این سیر در ملفوظ آنجناب نوشته این مختصر گنجایش نیافت و در هندوستان قصبه بقصبه بلکه دیه بدیه سیر نموده و مرتبه غوثیت آنحضرت در گلبرگه اتفاق افتاد، مفصل این مقدمه در کرامت اولیا نوشته است غرض که کمالات آن شهنشاه دین لا تعد^۷ ولا تحصی است. نگارنده زخار تیمناً کلمه چند نگاشته است و رودی که بعد وفات آنجناب میر حضرت شاه عبدالرحمن مصنف مرآة الاسرار گذشته اینست که شاه عبدالرحمن وقتی بر آستانه مبارک معتکف بود، شبی دید که جناب رسالت پناه صلی الله علیه و آله وسلم آمد، آن از دائره خود بر آمد^۸ استقبال و زمین بوسی نمود و نذورها گذرانیده در صحن مسجد آن^۹ دالان که نزدیک روضه آنحضرت است نشانید. در ساعتی خضر جوان خوشرو شباب آغاز را آورده سرش بر پای حضرت علی

۱. ج: ایثار 'نمود'

۲. ب: در 'مزبور'

۳. ج: 'و' ندارد

۴. ب: 'تحریمه' ندارد

۵. ب: 'تیار است'

۶. ج: 'میر' سید علی ..

۷. ج: 'لاحد' ولا تحصی

۸. ب: بر 'آمده'

۹. ج: 'آن' ندارد

فرود آورد،^۱ جناب ولایت مآب گردنش را گرفته سر او^۲ بر زانوی جناب رسالت پناه انداخت و التماس کرد که جهانگیر بادشاه هندوستان را وقت^۳ آخری سفر رسید و ار پسرانش این جوان شایسته سلطنت است معلوم شد که شاهجهان بن جهانگیر بادشاه است جناب رسالت مآب صلی الله علیه وسلم دست مبارکش بر پشتش رسانیده فرمود قایم مقام پدر باشد و حواله سید اشرف جهانگیر کنند و خدمتی برای محافظت او به شیخ عبدالرحمن نیز گردید.^۴ شیخ عبدالرحمن چشتی این مقدمه را از سلطان نظام الدین اولیا التماس کرد که ازین مقدمه من حیرانم، مالک هندوستان حضرت خواجه بزرگ اند، سپرد شاهجهان بن جهانگیر بادشاه بسید اشرف جهانگیر از چه سبب است؟ حضرت سلطان المشایخ فرمود، از روزی که این عزیز در هند قدم آورده عزل و نصب سلطنت هندوستان بر آستانه او مقرر است^۵ پس کدام کمال و قبولیت ازین ریاده تر خواهد بود. چون ایام وفات نزدیک رسید حضرت نور قطب عالم برای عیادت مرض آنحضرت از منده آمد و بعد چند روز که رخصت خواست گفت که حق تعالی آن برادر را سلامت دارد که موجب برکات عالم و باعث تربیت ما اند. فرمود اگرچه حق تعالی کید حزانة^۶ غیبی بمن عطا فرموده آنچه که^۷ خواهم صرف کنم و زمام حیات نیز باختیار من گذاشته هر قدر که خواهم درین جهان بمانم و از لطف و کرم خود مرا محبوب خواند لیکن در میان فقیر و محبوب بیش از حجاب دقیق باقی نماند^۸ و دوست می خواهد که دوست بدوست پیوندد پس تاکی درین خاکدان سفلی باشم، بعد رخصت مرشد زاده خود بتاریخ بستم و هشتم شهر محرم سنه هشت صد و هشتاد هجری بعد نماز ظهر قوالان را فرمود این رباعی شیخ سعدی بخوانند:

خوب تر زین دگر نباشد کار یار خندان رود بجانب یار
سیر بیند جمال جانان را جان سپارد نگار خندان را

در تکرار این اشعار بوجد آمد، در همان مشاهده جان بجانان سپرد، خاک پاکش در

۱. ج: حضرت علی 'مرتضی' فرود آورد' ۲. ج: سر او را' ۳. ب: رافت' آخری

۴. ج: نیز کردند' ۵. ج: مقرر شد' ۶. ج: کلید خرائن'

۷. ج: که ندارد' ۸. ج: باقی نمانده'

روح آباد کچهوجه و وقت وفات رساله ای مسمی به نه بشاره العابدین المعروف بقیریه نوشته اند اینست^۱ بسم الله الرحمن الرحيم سبحان من غرثانه و علی امره برهانه و الصلوة والسلام علی نبیه افضل الانبیاء محمد و آله اجمعین و^۲ علی من اتبع الهدی اعلّموا اخواننا و احبابنا و اصحابنا نحن آمنّا و صدقنا بالله کما هو باسمائه و صفاته و^۳ اقبلت جمیع احکامه و نحن نؤمن و نعقد بجمیع ما اعتقد اهل الاسلام و الايمان کما هی ارادة الله و رسوله کما قال الله تعالی آمن الرسول بما انزل الیه من ربه و المومنون کل آمن بالله و ملائکته و کتبه و رسله لانفرق بین احد من رسله بالله و رسوله و نعقد بفضل^۴ اصحابه علی سائر المسلمین و التابعین و افضل من اصحابه اعلی و احق بالخلافة ابوبکر ابی قحافة ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی الله عنهم اجمعین و معلوم فرزندان و برادران و معتقدان و محبان باد که ما برین بودیم و هم برین هستیم^۵ و هم برین خواهیم بود تا ابدالاباد حیث قال علیه الصلوة والسلام کما تعيشون تموتون و کما تموتون تعيشون تحشرون و هر که این اعتقاد ندارد گمراه است و زندیق و ما ازو بیزارم، خدای عز و جل ازو راضی نیست، درین تکسر هفتاد هزار بار تجلی جمال فرد آئینه^۶ از حضرت برین فقیر متجلی شد و مقربان^۷ حضرت الوهیت چندان اکرام و اعزاز و نوازش در باب این فقیر مرحمت فرمودند که در تحریر نیاید و منادی از حضرت ذوالجلال و قادر بر کمال عالم ملکوت پیدا کرد که اشرف محبوب ما است و مریدان صادق و کاذب و موافق و مخالف وی بر نامه همه رقم عفو کشیدیم^۸ و بیاسرزیدیم و باشرف بخشیدیم^۹ الحمد لله علی ذلك این بشارت آخرین بر برادران و دوستان رسانیدیم و اختتام برین افتاد که اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله و الصلوة والسلام الاتمان من اهل الاسلام علی محمد و آله و اصحابه و سلم تسلیما کثیراً کثیراً برحمتک یا ارحم الراحمین، بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمین و الصلوة والسلام^{۱۰} علی رسوله محمد و آله اجمعین معلوم ارباب دانش و سیرت و

۱. ب: نوشته اند 'آئست'

۲. ج: 'و' ندارد

۳. ج: 'و' ندارد

۴. ب: 'بفضل' اصحابه

۵. ج: همبرین 'هستم'

۶. ا: جمال 'فرد آئینه'

۷. ب: 'مقربان' حصرت

۸. ب: عفو 'کشیدم'

۹. ب: 'بخشیدم'

۱۰. ج: 'و' والسلام 'ندارد'

اصحاب و رای سیارگان طریقت محققان راه حقیقت باد که بر حکم ارجعی الی ربک واضیه مَرْضِیة فرمان صمدیت نافذ شد که این فقیر را با سی هزار فرشته مقرب بیارند تا زیر درخت سدرۃ المنتهی رسانیدند و منادی ندا کرد که بفرمان ربانی چند روز بجهت حل عقاید در خاکدان دنیا بود اکنون وقت آن رسید که بحکم این حرف نبوی حب الوطن من الایمان بمرکز اصلی انصراف نمای، این فقیر بقدر ضعف خود ثنا خواند لا احصى ثناء علیک انت کما^۱ اثبت علی نفسک بعد از آن زمان بمقربان حضرت عزت فرمان رسید که به سی هزار فرشته و سی هزار مرد افراد جانب مکه و مدینه و کوه لبنان و هزار مرد اخیار و هزار مرد ابدال و هزار مرد رجال الغیب از سراندیپ و هزار مرد غیب از زمینی در دار دنیا مرا غسل دهند و بآسمان برند و در مقابله خانه کعبه نماز جنازه مرا گزارند و از برای نفع خلائق مرا در دار دنیا دفن کنند تا هر که بر سر قبر من برسد حاجت او برآید و آمرزیده شود، انشاءالله تعالی عاقبت وی^۲ بخیر باشد.

موج احوال آن سلطان اقلیم بی نظیری، آن خلاصه ولایت جهانگیری، آن اشرف آفاق علی الاطلاق، مقتدای موحدین حضرت میر سید حاجی عبدالرزاق نورالعین بن میر سید عبدالغفور جلالی بن میر سید احمد شریف بن میر سید محمد ابوالحسن^۳ شریف بن میر سید موسی شریف بن میر سید علی شریف بن میر سید محمد شریف بن میر سید حسین شریف بن میر سید احمد شریف بن میر سید محمد شریف بن میر سید صالح شریف بن میر سید عبدالرزاق شریف بن میر سید محی الدین غوث الثقلین عبدالقادر جیلانی بن میر سید موسی ابو صالح بن میر سید دوست بن میر سید عبدالله بن میر سید یحی زاهد بن میر سید محمد بن میر سید داؤد بن میر سید موسی بن میر سید موسی العجون بن میر سید عبدالله محض بن میر سید ابو محمد حسن مثنی بن حضرت^۴ امام حسن بن حضرت امیرالمومنین شاه مرتضی علی صلوة الله علیه و سلامه و فرزند معنوی و سجاده نشین سلطان سید

۱. ج: 'انت کما' ندارد

۲. ج: عاقبت 'او'

۳. ب: 'ابوالحسن'

۴. ج: مثنی بن 'میر سید' امام حسن

اشرف جهانگیر سمنانی است. از مقدسات روزگار، عارف اسرار، نجم سعد برج شرف،^۱ مشرف ولایت اشرف، ستوده صفات کمالات، لایق مناقبات عالیات، خلد برین آسایش سلسله بندگان سلسله یعقوبی قوت قلوب اهل عشق و ولوله وی مخدوم اصحاب محبت و وفاق و مظهر صفات رزاق بوده است. در لطایف اشرفی آرد که پدرش سید حسن عبدالغفور از نژاد سید محی الدین عبدالقادر جیلانی بود.^۲ خواهر خالاتی میر سید اشرف جهانگیر بخانه او بود از آن حق سبحانه و تعالی سید عبدالرزاق را بوجود آورد. میر سید اشرف جهانگیر را که پیر بی نظیر بموجب امر باطن فرموده بود که متاهل نشوی و ترا فرزند معنوی حق تعالی عطا کرده است که جانشین تو شود مدام بتفحص آن ماندی. چون بسیر عراقین و خراسان رفت آنجا از سید حسن عبدالغفور ملاقات کرد و شاه عبدالرزاق را که عمر دوازده ساله داشت بفرزندی خود گرفت، والدین برضا و رغبت تسلیم نمودند، پس از آن سید عبدالرزاق را بسایه ولایت خود پرورش و تربیت نموده بمرتبه تکمیل رسانید و در حق او بانواع مهربانیهای بیکران فرموده اند از آنجمله اینست دیگران از صلب بزایند^۳ من عبدالرزاق را از چشم زاده ام و این شعر فرمود:

چه نور دیده ام از نور دیده که نور دیده باشد نور دیده

از آنروز مخاطب بنورالعین گشت و فرمود که فرزندان نورالعین را بخزانه الهی شریک^۴ ساخته ام اگر قانع باشند هرگز محتاج بکسی نشوند و من در حیات و ممات همراه فرزندان خود ام و روزی در وقت خوش بهر یک اصحاب بخشش و عنایت می فرمود، چون نظر بر سید عبدالرزاق افتاد فرمود من همگی خود را ایثار تو کرده ام و هیچ از تو دریغ نداشته ام و فرزندان ترا از حق تعالی خواسته ام که دایم مقبول و مسعود باشند و از اولاد تو در هر طبقه یکی از رجال الغیب و مجذوب شود و کسی باشد^۵ که این حالات من هم باو فرود آید. کمالات سید عبدالرزاق ازینجا قیاس باید کرد او را چهار پسر بودند و بحضور سید سلطان سید شمس الدین و سید حسن و سید حسین و سید فرید شمس الدین بسن تمیز رسیده لا ولد رفت و در اولاد سید

۱. ب: 'اشرف' مشرف

۲. ج: حیلانی 'بودند'

۳. ا: صلب 'برآیند'

۴. ج: 'شریک' ندارد

۵. ب: کسی 'باشید'

فرید بسیار بزرگان پدید آمدند و سید حسین که سجاده نشین بود الآن اولاد او سجاده نشین می شوند و بعد حضرت سلطان سید عبدالرزاق را يك پسر احمد نام متولد شد، او در جاییست، ذکرش مع بعضی اولاد نیز بجای خویش گذار خواهد افتاد و تاریخ وفات شاه عبدالرزاق بنظر نیامد.

موج احوال آن طراز دامن سراوقات عزت، آن فراز چار دیوار ایوان عظمت، آن در ازل اشرف خلف، آن هم پنجه اولیای سلف، آن دایم با شاهد در راز^۱ و نیاز، **حضرت سید جعفر** معروف بشاه لاد کتی نواز، بن سید حسین قتال بن سید شاه عبدالرزاق نورالعین. کمالات سید حسین ازین چه زیاده باشد که بر زبان حضرت سلطان گذشته، حسین ما مقبول حضرت امام حسین رضی الله عنه است و دیگر آنکه مثل سید جعفر شاهباز بلند پرواز خلف و خلیفه داشت، مدة العمر مسند خلافت جد را از سایر حقوق صوری و معنوی مزین بوده در پرده شد الغرض ذات مجموعه برکات حضرت سید جعفر از اکابر اولیای حق و اعظم واصلان مستغرق، منتهی مراتب کمال، مجیب الدعوات بی اهمال، مظهر ولایت اشرف، بر ولایت اعلی مشرف، دلش نشیمن شهباز عشق و حالات و زبانش خزاین معرفت و مقالات، انعاسش تیر تقدیر، الطافش مصلح امر مفقود التدبیر، اخص خواص ارباب فنا، افضل غواص^۲ بحر بقاء، تاج المجاهدین از مجاهدات شاقه، فخر المشاهدین از مشاهدات فوق الطاقه، در عهد بی نظیر، بالاستحقاق جانشین^۳ سلطان سید اشرف جهانگیر بوده است. در رساله احوال آرد، وی ولی مادر زاد بود، ابواب علم لدنی حضرت سلطان صاحب را وارث او گشت چنانچه در عمر نه سالگی از بعضی جهات در جونپور رفت، علما و فقها از راه حسد و امتحان بحث علوم کردند، آنحضرت بخادم خود فرمود هر کسی بر در حاضر باشد بیار، موسی نام عساری ساکن پهلوی پور که قریه ایست متصل آستانه سلطان صاحب حاضر بود او را آوردند پس خورده پان از دهن مبارک خود^۴ بر آورده به دهن او کرد و فرمود جواب ایشان را بده، او^۵ چنان جواب شافی داد که پشیمان باز گشتند. روزی

۳. ب: 'جانشین' ندارد

۲. ۱: 'عوارض' بحر بقاء

۱. ج: 'و راز و نیاز'

۵. ج: 'او' ندارد

۴. ج: 'خود' ندارد

در سرور پور تشریف داشت، شیخ رکن الدین نبیره شیخ کبیر را همراه گرفته بسیر آمد،^۱ شیخ نور عباسی خلیفه شیخ داؤد شطاری مقبره خود بر شبیه روضه منوره حضرت سلطان صاحب ساخته بود در حق او فرمود مبارک نخواهد شد نور بی ظهور از تاثیر زبان کرامت بیان او آن روضه همچنان بی رونق افتاده است.

موج احوال آن سر حلقه زوار کعبه معنوی و صوری، آن سر حلقه اسرار حضوری، آن گم گشتگان بادیه ضلالت را امن و امان، شمع آل اشرف حضرت شاه حاجی چراغ جهان، خلف و خلیفه حضرت شاه لاد کتی نواز است و سجاده نشین حضرت سلطان صاحب. در رساله احوال نویسد که از علوم صوری و معنوی بهره بلند و در زهد و ورع مرتبه ارجمند را مالک بود. بکرات شرف زیارت حرمین شریفین حاصل ساخته پیوسته از لقای رسول صلی الله علیه وسلم مشرف می شد و اکثر اعتکاف در حرمین گذرانیده و اکثر از خلق متنفر و محترز بودی غرض در عهد خویش از کمالات عالی منشاء اعتقاد خاص و عام بود.

موج احوال آن قایم اللیل و صایم الدهر، آن افضل و اکمل عصر، آن ازلی مسعود، کامل وقت حضرت شاه محمود، خلف و خلیفه پدر خود حضرت شاه حاجی چراغ جهان و سجاده نشین حضرت سلطان صاحب است. در رساله احوال نویسد، بعبادت مدام ممتاز و بریاضت لا کلام مرتاض بود. مدة العمر حقوق سجاده حضرت سلطان صاحب را بوجه احسن نگهداشته در پرده شد.

موج احوال آن بزرگ عالیشان، آن خلاصه خاندان امن و امان، آن درویش ولی، حضرت شاه علی، خلف و خلیفه حضرت شاه محمود است.^۲ سجاده نشین سلطان صاحب بود. در رساله احوال نویسد، در فضایل و کمالات و عشق و حالات و عبادات شاقه و ریاضات فوق الطاقه بغایت مرتاض بود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن صاحب کمال رفیع، آن صاحب تصرف وسیع، آن مورد لطف لطیف، یگانه رمان حضرت حسن شریف، خلف و حلیفه و وصی حضرت شاه

۱. ۲: «است» ندارد

۱. ب: «بسیر» برآمد

علی و سجاده نشین حضرت سلطان صاحب است. اخلاق حمیده و بذل و ایثار پسندیده و خلق و تواضع عام داشت و کراماتش بسیار است. حضرت شیخ عبدالرحمان دهلوی نویسد، در ماه محرم سنه یک هزار سی و چهار هجری در آستانه حضرت سلطان صاحب معتکف بودم، در آن ایام حضرت سید حسن شریف سجاده نشین بود، اخلاق پسندیده محمدی^۱ و فراست معنوی کمال داشت. چون فقیر از اعتکاف بر آمد انواع مهربانی نموده بخانه خود برد ضیافت و دلجویی و تواضع بسیار نموده دعای غفوری که از طرف مخدوم جهانیان و این سلسله مقبول است عطا نموده فقیر را رخصت کرد. فقیر حیران شد چرا که چند روز سابق بعد ادای نماز تهجد مراقب بودم که حضرت سلطان صاحب خرقة در بر فقیر انداخت و از زبان ترجمان الهی فرمود که این پیرهن ما را از خدمت مخدوم جهانیان بخاری رسیده است من بتو دادم. چون حضرت حسن شریف بنده را رخصت کرد از آن بشارت ناامیدی حاصل آمد که اثر ظاهر نشد، پس در میان روضه آنحضرت مشغول شدم، نصف شب بگذشته بود، سید سلطان نام خادم خاص آنحضرت آمد و گفت شما را رخصت کرده بودم اما حضرت قبله گاهی سلطان صاحب در معامله امانتی عطا فرموده اند صبحی آنرا گرفته روانه شدند. صبحی میان مسافرت می بستم که باز خادم مذکور رسید، حرف^۱ طلب وی و انتظار آنحضرت ظاهر ساخت پس بنده که بخدمت ایشان رفت باعزاز تمام پیش آمده فرمود که یک پیراهن در آخر حیات پدرم میر سید علی بمن سپرده که باحیاط نگهدار که حضرت قبله گاهی بکه عطا فرمایند، شب مکرر حضرت قبله گاهی در معامله فرمود که این امانت برای شیخ عبدالرحمن دهلویست به وی ایثار کن، پس آن پیراهن متبرک و مکرر مورد اجازت نامه سلسله خواجگان چشت و دیگر سلاسل متعدده نوشته بود مرحمت فرمود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مورد جذبات خاص، آن اخص الخواص باختصاص، آن مصلح قلوب حامد، پروانه شمع معشوق حضرت شاه محامد، خلف و خلیفه سید

حسن شریف و سجاده نشین حضرت^۱ سلطان صاحب است. در عمر دوازده سالگی او را جذب الهی قوی در رسید، بحرین شریفین رفت، از روح مقدس^۲ پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم بانواع فتوحات مورد گشت و بشارت یافت که ترا فرزندی متولد شود که صاحب کمال باشد او را محمد مکی نام کن، رحمة الله علیه.

موج احوال آن صاحب کمال ازلی، آن مورد افضال لم یزلی، آن صاحب طبع ذکی، حضرت سید محمد مکی، خلف و خلیفه سید محامد و سجاده نشین حضرت سلطان صاحب است و بیشتر تربیت او را از روح^۳ حضرت سلطان صاحب و سید شاه عبدالرزاق نورالعین شده. در کرامت بغایت مشهور است چنانچه شاه حیدر مرید ایشان در قصبه جمهوره اقامت داشت، کفار آنجا او را بقتل رسانیدند شاه حیدر باز بعد قتل مجسم شده در خدمت آنحضرت آمده نالش نمود، بنفس رانی شاه مکی و از قلق خاطر شاه حیدر همه کفران در چند روز و عرصه قلیل از جان و مال غارت شدند و هلاک گشتند و رساله مذاق صوفیه تصنیف اوست، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سجاده نشین قطب اکبر، آن عبادت گزین الله برتر، آن دلیل کمالات اشرف، حضرت سید جمال اشرف، از اولاد حضرت شاه عبدالرزاق نورالعین و نبسه و خلیفه سید محمد مکی و سجاده نشین سلطان صاحب است. بسا با برکت^۴ و تقدسات چون بزیارت شاه قدن موسوم به عبدالقدوس بن شیخ عبدالسلام قلندر رفت^۵ روح آنحضرت باستقبال سید جمال اشرف پیش آمد و یک راغ را که بازان شهباز بلند پرواز صحرای کرامت صید کرده بود و باز دار آنرا ذبح کرد چون آن زاع از زاغها پرورش یافته از شاه عطا اشرف فرزند شاه نورالعین که در تصوف و کمال و خوارق و عادات ممتاز بود زاغ خود را آواز داد بمجرد آواز زاغ پیرواز آمد، حضرت جمال اشرف فرمود باش آن زاغ باز بیفتاد و بمرد، کرامت هر دو بزرگ یک خاندان ظاهر شد.

۱. ج: 'حضرت' ندارد

۲. ب: 'روح' 'اقدس'

۳. ب: 'او را' 'ارواح'

۴. ج: 'با' 'برکت'

۵. ج: 'رفت' 'و' 'روح'

موج احوال آن نقاوه دودمان نبوت، آن سلاله خاندان ولایت، آن بر مسند خلافت سلطان صاحب مشرف، منشأ اعتقاد عالم حضرت سیّد نعمت اشرف، برادر خرد و خلیفه سیّد جمال اشرف و میر شاه محمد مکی و سجاده نشین حضرت سلطان صاحب است، به سایر کمالات صوری و معنوی انسانی آراسته و به مجموعه صفات درویشی پیراسته، از اخلاق و تواضع کثیر مرهم^۱ جراحات قلوب غریب و اسیر، به کرامت بزرگی وسیع و مراقبات خوارق رفیع بود و احسان بلند به طریقه ارجمند شهنشاه عیان به غایت سیف زبان بوده است. اورا حق تعالی سه پسر عنایت ساخته و اوشان سجاده نشین بودند و بعد وفات اوشان فرزند شان سیّد تقی الدین اشرف که همان يك ولد شان بودند سجاده نشین شدند و اوشان را نیز حق تعالی سه پسر عنایت فرمود - شاه مجید الدین اشرف و شاه بدرالدین اشرف که در مدینه منوره وفات یافت و از زوجه اولی يك پسر سیّد سراج الدین اشرف و از ثانیه چهار پسر - سیّد محمد اصغر و حاجی سیّد محمد یوسف و سیّد وجیه الدین و سیّد شفیع الدین و دو دختر گذاشت و شاه حمایت اشرف و اوشان دو پسر شاه سیّد حسین و سیّد محمد جلیل و سه دختر داشتند و شاه مجید الدین اشرف لا ولد وفات یافت و شاه سیّد حسین به ذریعه قرعه سجاده نشین گردیدند و خلافت عم و پیر و مرشد خود یافتند، هکذا سمع عنه^۲ شاه یحیی اشرف و شاه مسعود اشرف و شاه زکریا اشرف هر يك بصفات سنجیده و اوصاف حمیده موصوف، حق تعالی سبحانه^۳ آچراغ آل اشرف تا قیام قیامت روشن و قایم دارد، بالنون^۴ والصاد.

موج احوال آن و فارالتور طوفان جلال، آن بیت المعمور تجلیات جمال، آن شاه بی تاج و سلطان بی سریر، قطب وقت شاه جهانگیر، از عمده صوفیان و سراج دودمان چشتیان بود، خلف و خلیفه پدر عالی قدر خود سیّد جعفر شاه لاد است. سنوك با حذب توام داشت، خدیو کمالات بلند و تصرفات ارجمند بود، احیای موتی او کرده است، هرچه از زبان کرامت بیان او بر آمدی معا ظاهر شدی. ملك زاده های جلال پور از برکت انفاسش صد دیهه را به قبضه تصرف خود آوردند، متأهل بود،

۱.۱: 'مراهم' جراحات ۲. ج: از... 'اوشان سجاده نشین' تا 'هکذا سمع عنه' ندارد

۳. ح: 'حق سبحانه تعالی' ۴. ب: 'النون' والصاد

پسر از انفاسش بمرد و دختر را به برادرزاده خود شیخ بهکهارى خلف حاجى چراغ جهان عقد بست. شیخ شاه بهکهارى از مشرب صوفیه خطی وافر داشت و صاحب مقامت بود، در اولادش نیز در هر طبقه صاحب ذوق و مشغول شده آمدند،^۱ فی الحال شاه نور اشرف ابن شاه منور خلف سلف خود است، کمالات و خوارق عادات سید جهانگیرزاید از حوصله تقریر است، مزار شریفش در دائره روضه اجداد حاجت روای خلائق است و مزار شاه بهکهارى برابر مزار آنحضرت است، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مشرف بفیض لدنی، آن مشرف بشرف بی ما و منی، آن سلطان وادی بی نظیری و شگرفی، صاحب دولت مادرزاد حضرت شاه اشرفی خلف و خلیفه محمود بن شاه لاد است. وی ولی مادرزاد بود، بعمر پنج سالگی بمکتب رفت، استاد گفت، بگو الف ب ت ث، چند بار خاموش مانده گفت، 'آندهر ملا تیسر کی' ترجمه آن که کور آخون سوای خدا و رسول سیومی کیست؟ و تمام قاعده برخواند و فی الحال معلم نابینا شد، مردم بر کمال ولایت او قایل شدند، بالحاح و عذر در حق چشم معلم دعای بینایی خواستند، چشمش بینا شدند، حق تعالی در سن هفت سالگی از سایر علوم دینی او را بهره ور گردانید. وی را خوارق بس عالیست. در طفولیت از چشم معلم قطره اشک چشم مبارکش بر صفحه اوراق افتاد، فی الحال در یتیم گشت، چون معلم کرامت صریح معاینه ساخت سوای آداب رسوخیت^۲ دیگر از او مکلف نمی شد و هر کتاب یا مکاتبات غوامض بدو علما می سپردند از سر تا پای می خواند و حل مشکلات مقاصدات آن می کرد، در عمر دوازده سالگی ازین جهان در گذشت.

موج احوال آن خاء خلافت، آن واو ولایت، آن بقطبیت موصوف، حضرت شیخ معروف، افضل خلیفه و اعظم مرید سلطان صاحب است. طره طرار عارفان، مشایخ ذیشان، مظهر جلال و جمال، رهبر اهل کمال، معدن افصال الهی، کاشف اسرار نامتناهی، محیط اسرار کونین، افضل است رسول الثقلین، نامدار ولایت

ج: 'مشغول شده اند'

ج: 'آداب رخصت'

وسیع غمگسار، وی بهجت محافل و اصلا و نشاط مجالس^۱ کاملان بوده،^۲ مزار مبارکش نگارنده زخار در الدی مئو متصل جونیور در عهد حکومت پدر خود زیارت نموده، تمام آبادی قصبه از جلال آن صاحب کمال ویران شده بلکه واژگون گردیده افتاد، در حق سلطان صاحب فرموده معروف اشرف و اشرف معروف پس کمال او را از اینجا قیاس باید کرد، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مورد افصال اله، حضرت شاه شکر الله، از نژاد امجاد سلطان سید اشرف جهانگیر، مجذوب و ش بود، کمالات عالی داشت، بر اسب سوار شدی و ترکش بستنی، در حیاتش مردم شیرینی و چادر برسم مزار موئی می آوردند، دراز شده چادر را^۳ بر خود می کشید و شیرینی تقسیم حضار می کرد. روزی حجامت سر می کرد، هر دو دست برداشت و گفت، یا جدی عبور ده، چون نیک دیدند آستینش^۴ از قبا و جامه از آب تربود، از جلال طبعش کسی مجال تفحص این مقدمه نیافت، بعد چندی مردی از مریدان او آمد^۵ و حقیقت باز گفت، وقتی کشتی من در شور دریا تبه می شد پیر خود را یاد نمودم و مدد خواستم، پیر از در میان آب شور سر بر آورد، کشتی را از تباهی پناه داد، در آخر مائة اثنا عشر وفات، قبر بدایره جد او، رحمة الله علیه.

موج احوال آن صاحب برکات و جمیع فضایل انسانی، آن متصرف حالات دوستان ربانی، آن بشرع محمدی متابع و معین، ملک العلماء قاضی شهاب الدین بی شمس الدین بن عمر الزاولی دولت آبادی که محله ایست من محلات دهلی و آنجا مولد قاضی است، شاگرد مولانا خواجگی که در دهلی بود و بادراك خبر آمد تیمور صاحبقران از دهلی به کالی رسید و توطن گزید و همانجا انتقال کرد و او شاگرد مخدوم معین الدین عمرانی معاصر حضرت نصیر الدین چراغ دهلی، اگر چه او بعصر و زمانه خود صحبت مثل قطب المدار بدیع الدین مخدوم شاه^۶ مینا

۱.۱: 'مجلس' کاملان

۲. ج: 'بود'

۳. ج: 'را' ندارد

۴. ب: 'پیراهنش'

۵. ب: 'آمده' و حقیقت

۶. ج: 'شیخ' مینا

صاحب ولایت لکهنؤ و غیره را دریافته و^۱ انحلال مقاصدات و مهمات خلایق دیار جونپور را کرده، اما بقول صاحب مرآة الاسرار او را خرقة از جناب حضرت سلطان سید اشرف جهانگیر ثابت می شود. همانجا آرد که چون حضرت سلطان از جناب مرشد خود شیخ علاء الحق بنگالی مامور بولایت نواح جونپور شده داخل شهر گشت حکام و اکابر حاضر خدمت شده بانواع هدایا و تحایف و ندور و فتوح ملاقات نمودند، قاضی نیز حصول سعادت بی بوس نموده و تمام اعتقاد بخدمتش آورده سایر مصنفات خود را از نظر گذرانیده و جابجا اصلاح و آفرین یافت و مخاطب بخطاب ملك العلماء گشت و بخرقه و خلافت مشرف گشت و در گلزار ابرار آرد که پدرانش مرید سلسله سهروردیه بودند، او را بهمان سلسله مرید کردند، شاید این هم باشد مگر در مرحمت خرقة حضرت سلطان شکی نیست. در مآثر الکرام آرد، دانش رسمی از تلامذه مولانا خواجگی دهلوی و قاضی عبدالمقتدر شرعی حاصل ساخت و از دانشمندان هند و شهره بلاد عرب و عجم گردید. قاضی عبدالمقتدر باحوال او گفتی که طلبه پیش من می آید، پوست او علم و مغز او علم و استخوان او علم، اگر چه در آن عهد دانشمندان بسیار بودند اما طالع شهرتی که او یافت میسر حال دیگری نگشت و آثاری که از او بر صفحه روزگار باقی ماند از دیگری پیدا نیست در وقت آواز آمد، امیر تیمور صاحبقران استادش مولانا خواجگی از دهلوی هجرت نمود و قاضی همراه او گردید، مولانا به کالیی رحل اقامت افگند و قاضی به جونپور رفت، سلطان ابراهیم شرقی مقدمش مغتنم دانسته لوازم قدر شناسی بجا آورد،^۲ عرق حسد ابنای جنس در جبینش آمد، قاضی شکایت حساد بخدمت مولانا خواجگی نبشت، مولانا این بیت شیخ سعدی شیرازی در جواب قلمی فرمود^۳:

ای پیش زانکه^۴ در قلم آید ثنای تو واجب بر اهل مشرق و مغرب دعای تو
ای در بقای عمر تو نفع جهانیان باقی نماند آنکه نخواهد بقای^۵ تو
در اندکی زمانه سایر حساد فانی شدند.^۶ قاضی نصیر الدین از دنیا و مافیها

۱. ج. در یافته 'در' آن حال

۲. ب: 'بجا آورده'

۳. ج. پیش 'آنکه'

۴. ج. 'فانی شد'

۵. ج. 'لقای تو'

متفرو و متورع و چنان متوکل بود که از ضعف طاقت اقامت نداشت، طلبه او را گرفته استاده می کردند و خود برابر او استاده می ماندند که از ضعف فاقه بر نیفتد. قاضی بعضی رسایل خود را بخدمتش فرستاد، او پسند کرد، از قاضی این تصنیفات عقب ماندند: حواشی کافیة در حین حیات او مشهور آفاق گشته و ارشاد متین در علم نحو و بدیع المیزان متن و بحر مواج تفسیر کلام الله و شرحی بر اصول بزدوی و شرحی طویل بر قصیده بابت سعاد و رساله ی فارسی در تقسیم علوم و رساله ی مناقب السادات، بست و پنجم رجب سنه هشت صد چهل و هشت یا نه وفات یافت، در جونپور مدفون شد.

موج احوال آن مردانه مقام معرفت، آن دیوانه عشق و محبت، آن درویش ثابت قدم، محرم حضرت اسرار شاه محرم، از محرمان و خادمان سلطان سید اشرف جهانگیر است. حالات شریفش در کرامت الاولیا نویسد که وقتی جناب حضرت سلطان صاحب ایشان را اسفندیار بیگ در روم برای کاری فرستاد رفته رفته سخن در اربعین رفت، شاه محرم گفت، یکی اربعین زنانه است که زنان بعد از ایام نفاس چهل روز در پرده می باشند، ازین جز قلت طعام و منام حاصلی دیگر نبود و چله مردانه ایست که یکدم عافل از یاد خدا نباشد، مرد باید بسیار خورد و بسیار کرد نماید، امیر گفت این مقدمه را بنمایید،^۱ گفت بسم الله الرحمن الرحیم، سرا پرده کشیده و هر روز طعام بسیار آرند^۲ و هر روز يك گوسفند و يك من آرد و نیم من برنج با مصالح پیشش می بردند و آنرا آنحضرت می خورد، تا چهل روز گذشت و بول و غایت را محتاج نشد.

موج احوال آن عاشق سینه دریده، آن بمحبت مرشد دست بریده، آن آگاه^۳ رمز علوم، حضرت قاضی محمد رومی، از مخلص ترین مریدان حضرت سلطان سید اشرف جهانگیر است. وقتی در روم حاجی سید عبد الرزاق نور العین فرزند جانشین آنحضرت بمرضی صعب مبتلا شد، حکیمی یونانی روغنی را با گوشت آدم

۱: 'بنمایند'

۲. ب: 'بسیار آرید'

۳. ج: 'آن اکابر' رمز علوی

آمیخته طلا فرمود، اصحاب در بهمرسانیدن گوشت آدم حیران بودند، قاضی محمد در صحرا رفته دست راست خود را بریده بدست آورده حاضر ساخت، حضرت سلطان صاحب برین مقدمه مطلع شده بسیار تاسف خورد و از غایت شفقت دست حق پرست خود را بر دست بریده او مالید، از فضل الله گوشت دست برآمدن شروع شد تا که بصورت اصلی درست گردید.

موج احوال آن جامع کمالات اشرفی، آن عامل اکبر اثبات و نفی، آن فارغ از ما و منی، حضرت شاه نظام الدین یمنی، مرید و بغایت مصاحب حضرت سلطان صاحب است، مفلوظ آنحضرت که مسمی به لطایف اشرفی ست او جمع کرده، چندین واردات سفر را نگاشته است که از دیدن تعلق دارد و بسیار محرم اسرار با پیر خود بود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن درویش اشهر، شیخ گوهر، از متوسلان درگاه سید اشرف است، در سفر همراه مرشد بر دیهات رسید، در بازار آنجا زنی جمیله بنظرش آمد، میل آن طرف بخاطرش رسید، چند سخن باو گفته باز آنجا توبه کرد، چون بحضور مرشد آمد التفات نیافت، بعد ازان از وی نصایح مخاطب بدیگران شده فرمود، این را ببینید که در بازار نظر بر زنان جمیله می اندازد و جمعی اصحاب شفاعت کردند.

موج احوال آن مهتم احکام جهانگیری، آن محرم بقبولیت و دلپذیری، آن از دولت دین مالا مال، صاحب خوارق علانیه با با کمال، از واصلان حق و مدام بدوست مستغرق بود، او مقبول از مریدان سید اشرف جهانگیر است. در لطایف اشرفی آرد که چون بموجب رخصت حضرت اعلی سلطان صاحب از جونپور شده بکچهوچه رسید کمال پندت هم در حقیقت طالب خدا بود، حق کرامت و اسلام بطرف آنحضرت دیده مسلمان شد و بریاضات آمده در چند روز یکی از واصلان حق گردید، خصوصیت او را ازینجا قیاس باید کرد و در شروان چون حضرت سلطان صاحب تشریف بردند آنجا بابا کمال برای رفع حاجت بصحرا رفت، او را برف زد که شل و مدهوش گردید، حضرت سلطان صاحب آن وقت

وضومی کردند، يك مرتبه برودت بآنجناب غالب آمد، هر چند بتدبیر کوشیدند سود نکرد، چون خبر یافتند کسان بابا کمال را از صحرا آوردند و بعلاج کوشیدند، قسمی که هم روز او را صحت حاصل شد آنجناب هم صحت یافت، مزار مبارکش بر دروازه روضه مرشد مشهور بچبوتره بابا کمال کوتوال است، صاحب خوارق بود و الحال هم از مزارش خوارق عادات علانیه سر می زند، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مورد سعادت ازل، آن مشرف مقام اکمل، آن مجاهد بی نظیر، پیر کبیر جوان میر، ایشان را شیخ کبیر سرور پوری گویند، از مردانه مریدان حضرت سلطان صاحب است. ^۱ شبی بخواب دید که از مردی نورانی فیض می گیرد، ^۲ صبحی دانست که صاحب ولایت اینجا شیخ حاجی چراغ هند است، پس بجونپور رفت و ملازمت نمود مگر آن صورت که خواب دیده بود نیافت، ناگاه حضرت سلطان صاحب از بنگاله بجونپور رسیدند آنجا رفته ملازمت کرد، همان صورت که بخواب دیده بود یافت، مرید شد. چون این خبر بحاجی چراغ هند رسید، گفت، کبیر جوان مرد که ازین جا رفته آنجا مرید شد، چون خبر بکبیر رسید در جناب سلطان صاحب مضطرب شده این حقیقت ظاهر ساخت، آن جناب فرمود، که کبیر من پیر کبیر اول حاجی بعد کبیر، پس بعد از چند روز حاجی چراغ هند وفات یافت و کبیر را در سن بست و هفت سالگی همه موی سفید گردید و بعد از ^۳ چند روز ازین عالم برفت.

موج احوال آن در دریای وحدت، آن شیر بر کثرت، آن بتقریب بساط جهانگیری مقبول و ندیم، صدف گوهر یقین حضرت شاه رکن در یتیم، خلف شاه کبیر و خلیفه سلطان سید اشرف جهانگیر است، بسیار بزرگ و صاحب احوال عالی بود. حضرت سلطان صاحب قسمی که حضرت سید شاه عبد الرزاق فرزند خود را نور العین لقب کرده بود ^۴ همچنان وی را قره العین فرمودی پس کدام کمال زیاده تر ازین خواهد بود و این لقب از غایت شفقت بدان جهت بوده باشد که پدرش از نفس رانی حاجی چراغ هند در جوانی بمرد.

۲. ح: فیض 'گیرد'

۴. ۱: 'بود' ندارد

۱. ۱: 'است' ندارد

۳. ح: 'ار' ندارد

موج احوال آن جلیل الشان فی العشق والصفاء آن مظهر امن و اسان
بطاهر و اخفاء آن بوادی دل رهرو و باواز قلب جرس، ولی بر حق حضرت شمس الدین
شاه ثمن فریاد رس، از محبوب ترین مریدان سلطان سید اشرف جهانگیر بود،
مزارش حاجت روای خلائق اوده است، بر غایت کمال او لقب فریاد رسی او
کافیست، برای فتح مهمات عالم ورثه خلافت از میر سید اشرف جهانگیر بدو
رسیده، هر کسی از هر جا رو بسمت اوده کرده هر روز فاتحه باین طریق بروحش
خواند حاجتش جلد رفع شود، فاتحه يك بار و قل هو الله سه بار و آیه الكرسي يك بار
و درود يكبار، قبر در اوده. در سیر المتاخرین نویسد، مولوی محمد نصیر از نژاد
شیخ شمس الدین فریاد رس از اوده شیخ پوره عظیم آباد رفته اقامت نمود، عالم بود
به مشرب^۱ چشتیه بغایت بزرگی داشت و درس معمول کرده اکثری را هدایت
بخشید، در سنه یک هزار و دو صد وفات یافت.

موج احوال آن خدیو کرامت باهره، آن سلطان خوارق ظاهره، آن از والا
ولایت سرفراز، حضرت شیخ رکن جره باز، خلیفه حضرت سلطان سید اشرف
جهانگیر است. بغایت صاحب کرامت و برکت بود، بالفعل مزار مبارکش از
تانده پنج گروه مغرب بر کناره سرجو است و فرزندانش مقیم اند. از جمله
کراماتش آنکه شی در یک هزار یکصد و چهل و دو هجری صدای توپ و تفنگ
برآمد و آب^۲ دریا هم ته و بالا شده و رنگ آبش سرخ گشته بود، همان شب
بفرزندان خود آنحضرت در معامله فرمود که امشب مؤکلان این جوی
می خواستند که ما را در قعر دریا اندازند، امشب از قوت خود جنگ نموده
استخوان را محفوظ داشته ام، شماها صبح استخوانم را بجای دیگر دفن
سازید،^۳ چنانچه صبحی نعش مبارکش که از قبر بر آوردند همچنان مسلم و تازه
یافتند و باتصال مدفن بجای محفوظ دفن ساختند و آثار خونریزی شب از سرخ
رنگ آب دریا مشاهده نمودند و شاه قیام الدین برادر دهم پیر شاه رکن جره باز
بسیار بزرگ بود، مزارش در دکهن، رحمة الله علیه.

۱. ۱: 'مشرب' چشتیه

۲. ج: 'آب' و 'دریا'

۳. ج: 'دفن' 'سازند'

موج احوال آن ممالك کمال را سرور، آن اقلیم کرامت را افسر، آن بخلفای مرشد خواجه، حضرت شاه راجه، اعظم خلیفه سلطان اشرف جهانگیر است، مزار شریفش در قصبه ماهر و بدیوار بالین او شگاف است. می گویند که آن حضرت فرمود، بعد زیارت من هر کس از آن راه بدر رود آتش دوزخ بروی حرام، تصرفات ظاهر و باهر از مرقدش جاریست و ایشانرا راجه ازینجهت گویند که در حقیقت ایشان چند محال را زمیندار بودند، چون جذبۀ حق رسیده ترك آن نموده بسططان سید اشرف جهانگیر بیعت نمود تلقین یافته بمرتبه ولایت رسید، حضرت سلطان صاحب لقب قدیمش را موقوف نساخته بنا بر آن بآن لقب مشهور است و در کرامت الاولیا نویسد که سید اشرف جهانگیر بملاقات ابراهیم مجذوب رفت، شاه راجه همراه بود، مجذوب طعام پیش آورد، بشاه راجه فرمود تو هم بخور، او بسبب آنکه مرشدش فرموده بود بآن کس که تارك نماز باشد همسایه نشوی ابا کرد و گفت، من با تارك نماز طعام نخورم، مجذوب را غضب آمد، متکه برداشت که بر سرش ریزد، سلطانجیو حایل شده بعدر پیش آمد، مجذوب گفت البته موقع قهر مرا جای باید، سلطانجیو بمناره بلندی که در آن نزدیکی بود دلالت فرمود، مجذوب متکه را بر مناره زد چنانچه بریخت، چون از آنجا برخاستند بشاه راجه فرمود، مرید را به نسبت^۱ ارشاد پیر اعتقاد چنین باید فمالحاظ جا و بیجا^۲ ضرور.

موج احوال آن اکمل روزگار، آن بمشاهده احدیت سرشار، آن فارغ از خواهش ریاست سرداری،^۳ افضل العصر حضرت مخدوم شیخ خیر الدین انصاری، وطن از قصبه سدهور، از عاشقان صادق الهی و عارفان کامل نامتناهی، بغایت بزرگ بجمیع فضایل و کمالات انسانی آراسته. در احسن القصص نویسد، جد او خواجه نظام الدین از شهر هرات انتقال نموده بهند رسید و در قصه سدهور توابع اوده استقامت گرفته، از علمای فحول بود و بروایتی سید است از متبنای انصاری، چون بشرف ارادت سید اشرف جهانگیر مشرف شد تربیت ها یافته بمجاهدات در آمد ریاضات شاقه کشیده بمرتبه تکمیل و ارشاد رسیده از خرقة

۱.۲: ریاست و سروری

۱.۲: 'و' ندارد

۱.۱: مرید را 'نسبت' ارشاد

خاص مفتخر گشت. جناب حضرت سید اشرف جهانگیر برای تفاخر او نیز در سدهور آمده بود، اکابر و اصاغر قصبه ارادت آوردند، بعد از آن آنحضرت متوجه جایس گردید، تربیت آنجماعه حواله شیخ خیر الدین نمود مگر قاضی محمد صدیق سدهوری تا به جایس همراه رفت، بعد خدمت او نیز بخلافت مشرف گردید، صاحب حال بود. مخدوم شیخ علی بن^۱ خیر الدین خلیفه پدر خود است، او را شیخ علی و بازو نیز گویند، صاحب حال و کرامت بود، مرقد متبرکه او نیز در سدهور زیارتگاه خلق و قاضی فضل که از اکمل اولیای این دیار و از هم عصران شیخ علی بود نیز بیرون آبادانی سدهور مشهور بجهانیان و زیارتگاه عالمیانست، هنوز از مزارش خرق عادات پیدا و تصرف کراماتش بر اهل علم هویدا.

موج احوال آن دایم بجام می محبت به پیمایی،^۲ مخدوم شیخ خواجگی
بن^۳ شیخ علی جامع بود میان علم ظاهر و باطن، چون بجهت تحصیل علم رفته بود پدرش وفات یافته امانت پیران خود برای او گذاشته رفت، اما او بلند همت بود، بر آن اکتفا نکرده. در جونپور بخدست^۴ تاج الحق شیخ سدها خلیفه شمس الدین تربیت یافته خرقة گرفته باز بسدهور آمده بجای پدر بر مسند ارشاد نشست و بهدایت خلق مشغول شد.

شیخ رحم رحمان سدهوری از فرزندان شیخ مخدوم علی در فقر و فنا و زهد و ورع و ترک و تجرید علم و فضل و عبادت انگشت نمای فقرای روزگار بود، تواضع فقر از اشعار خود ساخته بود، شاه غلام عالم امیتهوی بابرکت و صاحب حال و قوت قوی از مریدان اوست، بانجام یکهزار یکصد و پنجاه و چهار^۵ هجری شاه رحم رحمان وفات کرد.

موج احوال آن اخص الخواص، آن در مقام عبودیت با اختصاص، آن از
سایر قیود حوایج مبرا، قطب برحق مخدوم شیخ بهاء الحق خاصه خدا بن شیخ خضر و داماد و خلیفه شیخ خواجگی نبیره شیخ خیر الدین سدهوری است. از خاصان

۱. ب: مخدوم علی بن شیخ خیر الدین ۲. ب نه 'پیمانی' ۳. ج: 'بن' ندارد

۴. ب: 'جونپور در خدمت' ۵. ب: 'یک هزار یک صد و پنجاه هجری'

حق و پیوسته بمحسوب مستغرق بغایت شان عظیم و احوالی قوی و خلقی عام داشت و کراماتش انتهای ندارد. روزی جمیع اکابران امیتهی^۱ بر در مبارکش جمع آمده ملتمس دعای استسقا شدند، گفت از نحوست قدم من این آفت برین قصبه و دیار ناز شده، اخراج من ازین قصبه رفع مشکلات شما تواند بود. چون این حرف تمام کرد از آنجا بخانه رفت باران آنقدر بارید که تمنای آرزومندان را سیراب گردانید. صاحب احسن القصص آمد، دختر خود را در سن صغر نامزد قطب الاقطاب بندگی شیخ نظام الدین نموده بود، اهلیه او این معنی را نه پسندیده، مخدوم فرمود من، انوار قطیبت از جبین این کودک لایح می بینم، آخر همچنان شد. شیخ عبد الرحمان در مرآة الاسرار آنحضرت را از اولاد شاه صلاح الدین درویش دهلوی مرقوم نموده و نسب وی بشیخ عبد الله عبد العزیز مکی علم بردار رسانیده، کمالاتش زاید از حصر امکانشست، در سال نه صد بست و دو بقرب خاص پیوست، 'خاص راز پاک' تاریخ اوست، رحمة الله علیه و احوال عبد الرزاق پسرش در خلفای بندگی نظام الدین باید خواست.

موج احوال آن واقف اسرار خفی و جلی شیخ صفی حنفی که در رودولی سکونت داشت. در احسن القصص نویسد، از فرزندان امام اعظم بود، نیز خلیفه حضرت سلطان سید اشرف جهانگیر است، خضر علیه السلام او را بشارت داده بود که سیدی بدین انوار می رسد باو بیعت کن، بعد از چند میر سید اشرف در قصبه رودولی تشریف آورد، شیخ صفی که منتظر آن سعادت بود بخدمتش رسیده شرف بیعت گردید. حضرت میر فرمود چون حق تعالی خواهد که شخصی را بقرب خود سرفراز فرماید خضر را فرماید تا او را دلالت نماید.^۲ شیخ صفی را ازین اعتقاد ده چندان افروید.

موج احوال آن صاحب وجود نفی، شیخ اسمعیل بن صفی، چهل روره بود که آورده پپای مبارک آنحضرت انداخت، فرمود که آنرا هم قبول کردم مرید ما است، پس مخدوم شیخ صفی را در قصبه رودولی بر مسند ارشاد نشاندیده آنحضرت متوجه اوده شد، شیخ صفی سالها ارشاد بخلق نموده بجای خود شیخ

اسمعيل را جانشين کرده بعالم بقا خراميد، مزار در رود دلی، بطاعت و عبادت گذرانیده در پرده شد، شیخ عبد القدوس گنگوهی^۱ پسر ایشانست، رحمة الله عليه.

موج احوال آن خلاصه خاندان عالی نهاد، آن تقاوه دودمان اشرف نژاد، آن عاشق ذات سرمد، حضرت سید احمد، خلف و خلیفه حضرت نور اعین حاجی عبد الرزاق است^۲ لیکن تولد او بعد وفات حضرت سلطان سید اشرف جهانگیر رحمة الله عليه بوقوع آمده. نعمت و خلافت و سیر و سلوک را از پدر خود یافت. کمالات و حالات او زاید از اندازه تحریر است. فرزندانش در جایس از اولیاء الله نامدار در گذشته اند و بالفعل بزیور صلاح و تقوی آراسته موجود، بعضی را که احوال دریافته شده می نگارد، سال وفات سید احمد^۳ بنظر نیامده.

موج احوال آن صاحب جوهر ولایت ولایت، آن گوهر اعلی سیادت سیادت، آن ذخیره کمالات معنوی، ولی کامل حضرت شاه مبارک بود له جایسی، از فرزندان سید احمد^۴ از محتشمان این طایفه بسا صاحب کمال بسایر فضایل انسانی صاحب کشف و کرامات عالی بود. آن حضرت را دو فرزند بودند - شاه کمال و شاه جلال، اگرچه شاه جلال هم مرد کامل بود فرزندانش هنوز بر وضع مشیخت در محله شیخانه قصبه جایس اقامت دارند فاما شیخ کمال را حق سبحانه تعالی شانی عظیم و کمال وافر و تصرفات ولایت وسیع عطا فرموده بود، مسند خلافت بزرگان را فرزندانش بطناً بعد بطن بوجه احسن از ریاضات و مجاهدات برپا داشته صاحب خرق عادات و مرجع عالم شده اند. چنانچه بعد حضرت شاه کمال شاه جمال بمرتبه عالی رسیده مرجع عالمیان گردیده و پسرانش حضرت شاه عطا اشرف قلندر جلالت پدر بزرگوار خود را بوجه احسن برپا داشته و سبب تولدش را چنین گویند که شاه جمال فرزند نداشت، معه اهلیه خود سه چله بر آستانه مبارک^۵ حضرت جد ماجد اعلی خود سلطان سید اشرف جهانگیر^۶

۱. ب: عبد القدوس گنگوهی 'قدس سره' ۲. ب: 'حاجی عبد الرزاق است 'قدس سره'

۳. ب: 'حضرت' سید احمد 'قدس سره' ۴. ب: سید احمد 'قدس سرهما'

۵. ح: 'آستانه متبرکه' ۶. م: سید اشرف جهانگیر 'قدس سره'

کشیدند، آن وقت بیمن عنایت آن جناب عطا اشرف متولد شد، يك پنجه بر سر ایشان پیدا بود، بوقت مو تراشی از حجام بمالغه تا کید فرمودی که بسرعت مو تراشی آنجا نکنند، معلوم نشد که ^۱ آن پنجه آثار دست که بود دست ^۲ حجام را برسیدن آنجا مانع بود نواب برهان الملك سعاد تخان صوبه دار اوده حسب الامر شاه بادشاه بهیم راجه بهگونت رای کینچر غازی پور توابع کره که بغایت شجاع و اکثر اسیران ^۳ را هزیمت داده بود قصد کرد، از ترس شجاعتش رجوع بخدمت آنحضرت برای بشارت و نوید فتح آورد، آنجناب دستار خود را بدو عنایت نموده ^۴ نوید فتح داد، فرموده اش بجا آمد که بهگونت رای از دست امیر کشته شد. آن حضرت دو فرزند داشت - مراد اشرف و لطیف اشرف، هر دو ازین جهان لا ولد در گذشتند.

موج احوال آن چاشنی گیر کنسۀ محبت، آن لذت پذیر پیمانه وحدت، آن شارح حقیقت سرمد، **حضرت ملك محمد**، او را ملك محمد جایسی ^۵ گویند و جایس قصبه ایست از توابع مانکیور من مضاف الہ آباد، سید سلطان ^۶ اشرف جهانگیر آن قصبه را عاشق آباد خطاب فرموده. مرید و خلیفۀ شاه مبارک بوده جایسی بود. وی لذات فقر درویشی خیلی یافته، زبان و علوم هند را خوب می دانست. چنانچه در آن زبان سیزده کتاب در توحید حق تعالی تصنیف نموده که نقشهای آن نوعی خلاف اصطلاح صوفیه واقع نشد بلکه اقوالش را سند این مقدمات می دانند از آن جمله پدماوت و کنهاوت و اکهراوت ^۷ سه نسخه مشهور عالم اند و مصنفات ازو در عالم مستی و وجد سر زده است و تصریح آن اینست، وقتی مجذوبی مجروحی ازو درخواست طعام کرد، او آورد و مخدوم او را ^۸ شریک کرده بخورد، سپس ملك را برای آب فرستاد، ملك که آب آورد مخدوم ^۹ را نیافت، متحیر استاد چون نيك دید تمام نور معرفت در خود معاینه کرد، فی الحال ولوله به وی رو داد بسیر می گذرانید و نقشهای هندی می فرمود مردم آنرا می نوشتند، عرض اوج

۱. ج: 'که' ندارد	۲. ب: 'که' دست 'حجام	۳. ب: و اکثر آدمیان را
۴. ب: بدو عنایت 'بود'	۵. ب: جائسی 'علیه الرحمه'	۶. ج: 'سلطان سید' اشرف جهانگیر
۷. ب: 'سلطان سید' اشرف جهانگیر 'قدس سره'	۸. ب: 'اکهراوت' و 'کمرات'	۹. ب: 'مخدوم' را

کمالاتش از تصانیفش ظاهر، در برگده امیتهی نوع ذکر می کرد که آن صدا مناسب صدای شیر بود، آنروز گوی را شیر خورده بود، مالک گاو آواز آن حضرت را صدای شیر انگاشته تفنگی زد که باعث شهادت او گردید، مزارش در همان بر حاجت روای خلایق است.

موج احوال آن مرجع سالکان زمان، حضرت شاه جهان، وی ساکن قصبه گولا^۱ متوابع جایس من مضافات اوده است. بحلیم بود، سی سال مجاورت چله سلطان سید اشرف جهانگیر^۲ که در جایس است نموده بمکاشفات فایز شد و شاهد بیعت از کدام فرزند شیخ احمد بن حاجی عبدالرزاق^۳ داشت. شهره کمالاتش شائع عالم بود خصوص در قوت کشف قوی او سخت اصرار بعالم بود. وقتی حاکم صوبه معاش اهل صوبه تمام ضبط ساخت، جم غفیر شرفا بجهت تخلیص آن همراه لشکر سعی می نمودند،^۴ چون لشکر بآن نواح رسید اکابری چند بخدمت آن حضرت^۵ رفته امداد باطنی بفتح مهم معاش خود از آن حضرت خواستند، فرمود طریق بزرگان را گذاشته سپرو شمشیر اختیار کردید، فلان قریه که پیش نظر است چون لشکر متصل آن قریه رسد معاش شماها خلاص خواهد شد، همچنان شد، چون لشکر بدان قریه رسید شب اهلیه امیر را مرض مهلك لاحق شد بشفای آن نیت تخلیص معاش شرفا کردند، خدا باهلیه امیر شفا بخشید معاش همه ها بکشدند.

موج احوال آن مجاهد میدان عشق و بلا، آن مسافر وادی کشف و صفا، آن از ریاضات شاقه بمرتبه صوفی مشرب، سید السادات **حضرت شاه ظهور اشرف** شاه مبارک نام از فرزندانش گوید که وی از فرزندان شاه مبارک بودله بود، از جایس به انهونه آمده اقامت گزید،^۶ خرقه دست بدست از آبای بزرگوار خود یافته بود. در عشق وانکسار و کرامت پایه بلند داشت، اکثر بمظاهر صوری تعشق گرفتگی و مجاهده اشرا ازینجا قیاس باید کرد چندین اربعین مردانه وار کشیده بی آب و دانه نماز

۱. ج: 'گولا' ندارد ۲. ب: جهانگیر 'قدس سره' ۳. ب: عبد الرزاق 'رحمه الله علیهما'

۴. ۱: 'سعی بجهت تخلیص آن همراه لشکر می ماندند' ۵. ج: 'آن حضرت' ندارد

۶. ۱: اقامت 'گردید'

معکوس را در چاه خانه خود ادا نموده سنت شیخ فرید گنج شکر رحمة الله علیه^۱ بجا آورده. از جمله کراماتش آنکه چون روغن در چراغ کم شدی جای روغن آب در چراغ انداختی آب مثل روغن^۲ و فتیله روشن می ماند، وقت تحریر اوراق بصدر حیات.

موج احوال آن مورد هجوم تعطش و اشتیاق، آن مدام بلقای دوست مشتاق،
 آن قمری خوشنوی آهنگ کو کو، آن فاخنة صحرای آواز هو هو، آن مرآة الاسرار
 خفی و جلی، افضل روزگار **حضرت سید ولی**^۳، وطن شریفش هگلی بندر بگاله،
 پدرش سید چاند از نژاد سید عبد الله کرمانی مرد بزرگ صاحب مجاهده و
 مشاهده اهل خوارق و کرامات^۴ بود و مادرش از نسل فرزندان شاه نور قطب عالم
 بود^۵ لهذا خرقة تصوف از جانب اجداد مادری داشت. در تواجد و شوق و بذل و
 ایثار و عشق و انکسار بسی مرتبة عظیم یافته بود. چون جذبه عشق بدو رسید
 خدمت روضه قطب عالم بشاه اکرم فرزند شیخ حسام الدین مانکیپوری سپرده به
 هگلی رفت، از نهایت علو کمالاتش رئیسان و حکام وقت معاش کثیر بدو سپردند،
 ازان تصرفات ملوکانه داشت، مدام در حجره بسته داشتی و از خلق کم آمیختی،
 بشام مسافران که بدایره آدمی آمدند از کشف دریافته مردم را برای استقبال آنها
 فرستادی و انواع دلجویی و خدمات بجا آوردی، حرارت عشق خیلی بر مزاج
 غالب داشت که در سرما تخت در آب گسترانیدی و نشست. وقتی مردم حکام
 نصاری در هگلی برای مقید کردن مطالبه داری آمدند، بموجب امر او مردم معرض
 نمودند، مردمان حکام برای قتل آمدند، حاکم نصاری مناقشه خواست، از اظهار
 کرامت دیدگان حاکم از مواخذه باز ماند، قریات معاش را ضبط کرد چنان دردی
 بدو رسید که زیاده بر دو شب ضبط داشتن نتوانست، راوی شاه غلام حسین
 مانکیپوری و اقرار محمد زمان.

موج احوال آن سالار قافله اهل وصال، آن پیشوای مسافران ذوالجلال، آن
 قبله سایر ارادتمندان، آن مرهم قلوب دردمندان، آن متصرفات مقامات معانی

۱. ب: گنج شکر قدس سره؛ ح: 'رحمة الله علیه' ندارد ۲. ب: روغن شدی

۳. ب: ولی 'رحمة الله علیه' ۴. ۱. ۴: خوارق و 'کرامت' ۵. ب: قطب عالم بود 'رحمة الله علیه'

محبوب حق، حضرت شیخ نور قطب عالم خلف و خلیفه علاء الحق بنگالی، از مشایخان صاحب احتشام و مرجع اقطاب ملا کلام، متصرف مقامات نشاط و سرور، محو انوار نور علی نور، صحیفه آداب طایفه کبار و ثقیه اطوار اولیای نامدار، محیط ولایت ولایت یقین،^۱ غریق بحر هدایت و تلقین، استاد الاستاد صاحب ارشاد^۲ یوسف سلسله خواجه یوسف چشتی اسحاق خانواده ابو اسحاق شامی بهشتی، وی نمونه کمال حضرت هبیره و شمسه افضل حسن بصره^۳ بوده است، بروی مقام چشت غالب بود پیوسته در بقا بودی و سرود شنیدی چنانچه شیخ سبجانی سهروردی روزی دعوت سرود کرد حضرت رفت خرق عادات اینجا ظاهر شد، از ابتدا تا انتها بسایه تربیت خود بوده پدر^۴ چندان خدمت خانقاه فقرا و بیوه زنان ازو گرفته^۵ که بتحریر نیاید و این همه برای نفس کشی او بود. دیگر برادران بعد پدر درباره خلافت او اختلاف نمودند. سید اشرف جهانگیر سمنانی^۶ فرموده کوه از طلب هر صاحبزاده که بیاید همان خلیفه است فی الحال کوه روان شد سلطان سید اشرف جهانگیر^۷ فرمود ای کوه ساکن باش من به صاحبزاده سخن می گویم، روز دیگر همه برادران جمع شده آمدند و کوه را طلب کردند، چون او کوه را طلبید روان شد، همه را حیرت فرو گرفت، او را کمالات بیشتر است و کدام کمال ازین^۸ زیاده باشد که مثل شیخ حسام الدین مانکپوری^۹ اکمل روزگار و افضل اسرار مرید و خلیفه داشت و نیز دیده بود که حضرت شیخ علاء الحق بسططان سید اشرف جهانگیر^{۱۰} وقت وفات فرمود در حق نور دعا کنی که قطب شود و از تربیت او غافل نشوی، عرض کرد انشاء الله قطب عالم خواهد شد و در دهم ذیقعه سنه هشت صد و هیزده وفات یافت، 'نور بنور شد' تاریخ اوست. حضرت شیخ رفعت الدین خلف و خلیفه شیخ نور قطب عالم^{۱۱} بسیار بزرگ متواضع و صاحب حالات بود، شیخ حسام الدین مانکپوری فرماید او می گفت من از سگ بازار کمترم.

۱. ۱: 'ولایت یقین' ندارد؛ ج: ولایت 'ولایت' غریق ۱. ۲: 'صاحب ارشاد' ندارد

۳. ب: حضرت حسن بصره 'رحمة الله علیهم' ۴. ج: بسایه 'تربیت پدر خود'؛ ب: بسایه 'پدر خود تربیت یافته' پدرش چندان ۵. ب: گرفته 'بود' ۶. ب: جهانگیر 'رحمة الله علیه'

۷. ج: جهانگیر 'رحمة الله علیه' ۸. ج: 'ازان' زیاده ۹. ب: مانکپوری 'رحمة الله علیه'

۱۰. ب: سید اشرف جهانگیر 'قدس سرهما' ۱۱. ب: قطب عالم 'رحمة الله علیهما'

ازین^۱ برملایک شرف داشتند که خود را به^۲ از سگ نه پنداشتند حضرت شیخ انور پسر خرد شیخ نور قطب عالم است، بزرگی کمال داشت، گوسفندان را فربه نموده برای تواضع فقرا ذبح نمودی و خوراندی و خود نخوردی. شیخ حسام الدین مانکپوری گوید، ازو پرسیدم عشق چه باشد؟ فرمود که مردمان که^۳ چشم فراز کرده می نگرند آن برای می بینند که دوست می آید یا خیال یا پیام دوست والا برای چه چشم کشاید.

موج احوال آن مرجع سلاطین، آن محبوب کاملین، آن از خاصان بارگاه لاوبالی، حضرت شاه عثمان بنگالی،^۴ مرید و خلیفه شیخ نور قطب عالم است.^۵ در خلاصه التاریخ نویسد، ابتدا بسنبل آمد و از شیخ حاتم سنبلی^۶ مشغول شد برای تحقیقات بعضی مقدمات در خدمت شیخ وجیه الدین گجراتی رفت، همانجا جذبه عشق^۷ بدو رسید، به پندوه رفته از مرشد بیعت نمود یا تلقین و ارشاد فرمان یافت که تاهل گزیند پس سنبل آمده متاهل گردیده اقامت گردید، چندان خوارق و کرامت بلند ازو سر زده که سلاطین وقت روی نیاز بدو آوردند. روزی اهلیه شیخ بعضی اقوال شیخ را بنفس رانی منسوب نموده بمنظره پیش آمد، شیخ انکار نفس رانی می کرد، نوبت بدان رسید که شیخ گفت بر تو دیوار بیفتد فی الحال دیوار بر افاد، شیخ گفت از زبان خود عاجز آمده ام آنچه خیر و شر می آید فی الحال ظاهر می شود، ای دیوار بدستور استاده شو بر فور این کلمه دیوار مرتب از زمین برخواست و همچنانکه بود باستاد، کراماتش زیاده از اندازه تحریر است درین مختصر نگنجد. همه گفتند رفت مردانه، تاریخ وفات^۸ شیخ است. مولوی دیانت الله گفت در نواح فراش دانکه درویشی از سلسله شاه علاء الحق بود، سخت مرتاض و ممتاز صاحب کشف و کرامت، مدام باستغراق بودی، خلائق آن دیار آستانه او را قبله حاجات می پنداشتند.^۹

۱.۳: 'که' ندارد

۱.۲: 'بد' از سگ

۱.ج: 'اران' برملایک

۴.ب: عثمان بنگالی 'رحمة الله علیه' ۵.ب: است 'رحمة الله علیه' ۶.ب: حاتم سنبلی 'رحمة الله علیه'

۹.ب: می پنداشتند 'رحمة الله علیه'

۱.۸: 'وفات' ندارد

۷.ج: جذبه 'حق'

موج احوال آن سرگروه اصحاب بهشتی، حضرت شاه مرتضی چشتی،^۱
 بیعت بخانواده شاه نور قطب عالم داشت، کوه استقامت و کرامت و توکل بود.
 شاه غلام حیدر مرید او گفت، روزی که شاه فاخر فرزند شاه افضل اله آبادی در
 برهان پور دکن وفات یافت آنحضرت از کشف دریافته بیان فرمود آن بتحقیق رسید
 راست بود. وی را بسیار تفاول در کشف و کمال است. چهارم حصه در مایه اثنا
 عشر باقی بود که وفات کرد. شاه غلام حیدر ساکن بلیا مرید شاه غلام مرتضی بود
 و از شاه منعم نقشبندی ابو العالی که در پتنه عظیم آباد بود فیض وافر برداشته. از
 نور الحسن^۲ خان بلگرامی شنیدم که روزی در محفل سرود حالتی بروی پدید آمد،
 خود را بدریا جایی که عمیق زیاده بود انداخت و غرق شد، بعد پنج شش روز بکنار
 دیگر در صحرا و بر مردم او را دیدند^۳ و آوردند، از اتفاقات او وارد لکهنو شد این
 حکایت ازو گفتم گفت او دیگری باشد.

موج احوال آن مؤدب درگاه، آن افضل بی اشتباه، آن در علوم باطن بکلی
 ماهر، سید شمس الدین طاهر^۴ مرید شیخ نور قطب عالم است. در اخبار الاخیار
 آرد، آن سید^۵ در ولایت زنتهور اقامت داشت و کبیر سن بود، عمرش بصد و پنجاه
 سال رسیده بود، بجناب حضرت خواجه بزرگ معین الحق و الدین چشتی^۶ خیلی
 اعتقاد داشت، برین درازی عمر هیچ خس بکوچهای اجمیر نگذاشتی و خدو و بلغم
 بینی آنجا نینداختی تا بغایط و بول چه رسد و در شهر بی طهارت نه در آمدی. چون
 وضو کردن شدی زود بدر رفتی تا سباده تقض وضو شود.

موج احوال آن استاد مشایخ اهل اسرار، آن مقتدای کاملین نامدار، آن
 لمعه انوار مشاهده، آن کوه قاف مجاهده، آن سرزمره ارباب عشق و یقین، قطب الولايت
 حضرت شاه حسام الدین، از محتشمان این طایفه بغایت احوال قوی و بمرتبه شانی
 رفیع داشت، در عشق و صفا و ترك و ورع بی نظیر عصر بود، مجاهده که بقدم
 توکل او^۷ کرده سالها است که قلم تجرد رقم یاد ندارد. در مرآة الاسرار نویسد که

۱. ج: مرتضی چشتی 'رحمة الله علیه' ۲. ج: 'سید نور الحسن' ۳. ج: 'در صحرا و او را مردم دیدند'
 ۴. ب: طاهر 'رحمة الله علیه' ۵. ج: آن سید بزرگ' ۶. ب: چشتی 'قدس سره'
 ۷. ج: توکل 'ادا' کرده

وی بزرگترین خلیفه و مرید شیخ نور قطب عالم^۱ است، بعد مرشد بر مسند قطبیت نشستہ ارشاد می فرمود عالمی را هدایت می بخشید حتی که پسر جانشین قطب عالم بموجب فرموده پدر بزرگوار خود خرقة از پسر شیخ حسام الدین مانکیپوری پوشید و تا امروز فرزندان وی از فرزندان شاه حسام الدین خرقة و ارشاد می گیرند، وطن او مانکیپور ست، جدش مولانا جلال الدین بود، ذکرش در خلفای نظام الدین اولیا رحمة الله علیه^۲ باید خواست الغرض بعد فراغ علم ظاهر شیخ حسام الدین خدمت پیر را دریافت و خرقة و خلافت و ولایت مانکیپور مشرف شده عرض کرد شیخ نصیر الدین خلیفه پدر شما اند، مرا صحبت بایشان چه طور راست آید؟ قطب العالم فرمود، نصیر الدین تا نصیر الدین و حسام الدین تا قیامت وی مانکیپور آمده بر مسند ارشاد نشست، صیت کمالاتش از شرق تا غرب فرا رسیده، کرامتش احتیاج بیان ندارد بر همه که و مه ظاهر است، در هر طبقه کاملان در خلفا و فرزندان وی می شوند چنانچه احوال بعضی از آنها نوشته می شود. از اقوال اوست: بیشتر علم وافر داشتم، چون به بیعت پیر مشرف گشتم همه فراموش شد، اکنون علم بهتر از آن دارم، اگر کسی خواهد تمام هدایه بمعنی سلوک گفته آید. کمالاتش زاید از بیان ست. انیس العاشقین و رساله محبوبیه با یکصد و بست و یک مکتوب تصنیف اوست، بیانزدهم رمضان سنه هشت صد و پنجاه و سه هجری وفات نمود، مرقد شریفش قبله زایران مانکیپور است، رحمة الله علیه و در گلزار ابرار نویسد، شیخ حسام الدین را سوای شیخ فیض الله و غیره فرزندان و رای راجه حامد شه و غیره خلفا و مریدان که ذکر ایشان انشاء الله می آید یکصد و بست خلیفه صاحب کمال و عالی احوال بودند، از آنجمله شیخ زاهد و شیخ اکمل و شیخ راجن و شیخ خواند و شیخ نعمت الله نتهو و سید مسعود بن ظهیر الدین^۳ فتح پوری و سید بده صوفی و مولانا کمال الدین عزیز الله و مولانا شهر الله ملتانی و شیخ نصیر الدین شهر الله و فرید الدین سالار عراقی و شیخ احمد قنوجی و معین الاسلام اودهی و مولانا منهاج الدین بهاری و مولانا جمال الدین^۴ حسن و شیخ ضیاء الدین یوسف

۱. ب: عالم 'رحمة الله علیه' ۲. ب: 'حضرت شیخ' نظام الدین اولیاء 'قدس سره'

۳. ب: 'سید' ظهیر الدین ۴. ۱: مولانا جلال الدین

بن داؤد کروی و مولانا سوندهو کروی و مولانا محمد علا کروی و شیخ تاج الدین^۱ شهاب مانکیپوری ملقب به ارزانی شاه مشهور معروف اند که صاحب کمال و عالی احوال بودند، طریقه تصوف را بوجه احسن برپا داشته اند و باتمام رسانیده اند و باقی ماندگان را احوال دریافت نشد.

موج احوال آن سرمایه ولایت اسکانی، آن گوهر گرانمایه صدف عشق و بی نامی، آن محو مشاهده ذات بی نمونه و بی شبیه، هر چه گویم ازان برتر بندگی شاه فیض الله عرف حضرت قاضی شه خلع بزرگ و خلیفه عالی والد بزرگوار خود حضرت قطب برحق شیخ حسام الحق والدین مانکیپوریست. وی^۲ را درین حال رتبه شاهمی و شهزادگی و سرمایه درویشی و آزادگی بسا عالیشان و در کشف و کرامت بغایت بلند مکان، در تلقین و هدایت کمالاتش را انتهای نیست. ازینجا قیاس باید کرد روزی پدرش فرمود، هر کس که امروز با فرزندم قاضی شه بیعت کند قطب وقت گردد. راجه حامد شه باوجود چندین فضل و کمال بی اختیار از مجلس برخاست و بخانه رفت، نور چشم خود حضرت الفی نور که ذکرش می آید آن چهار ساله عمر داشت آورده از قاضی شه بیعت کنانید، درین مقام قطب برحق را بر^۳ لفظ مبارک آمد 'باپ کو باپ لوٹا پوت پوت کو پوت لوٹا' قطبی هم گرفت و غوثی هم گرفت، ترجمه آنست^۴ که نعمت پدر را پدر گرفت و نعمت پسر را پسر گرفت، مرتبه قطبی هم گرفتند و مرتبه غوثی هم گرفتند و در حقیقت آنحضرت ولی مادر زاد بوده است، در هنگام خورد سالی با کودکان در بازی بود، ناگاه غلغله ای بسمت دریا که از مانکیپور متصل است برخاست، خلائق بتماشای برخاستند، اطفال بدان صوب توجه نمودند، دیدند که حضرت شاه سید و خلیفه قطب برحق که ذکرش نوشته می شود قسمی بر روی آب می آید که غیر از کف پایش^۵ از آب آسیب نیست، سببش تفحص نمودند معلوم شد که شب برای عبادت بموجب امر مرشد آن طرف کناره رود می رود و صبح بمانکیپور می رسد، امروز دیر شده بنابراین تعجیل نموده می آید، از ملاحظه این حال از زبان حضرت قاضی شه بر آمد،

۱.۳: 'نیز' لفظ

۲. ح: 'او' را

۱.۱: شیخ 'تاج' شهاب

۱.۵: از کف 'پاش'

۴. ج: ترجمه 'اینست' که

‘همرھی گهرسی آگ لی نام دهرن بی سندر’ ترجمه اینست از ‘خانه من آتش گرفتند و نام آن بی سندر که بزبان هندی نیز معنی آتش دارد نهادند همان وقت آن حالت شاه سیدو سلب شد و نوبت بغرق شدن آمد، حضرت قطب برحق آن وقت بوضو مشغول بود، دست حق پرست را در سبوحه برانداخت و کشید، راجه حامد شه سبب درخواست کرد، گفت سیدو غرق می شد^۲ اورا برآورد، چون شاه سیدو بملازمت مرشد رسید معروض داشت که حالت بر روی آب رفتن بنده^۳ ساقط شد، فرمود باز گشت بر توجه قاضی شاه موقوف است، پس شاه سیدو چندی وقت بازی بآنحضرت موافقت نموده مصاحبتی بهمرسانیده راضی ساخت، پس بدعای آنصاحب کمال باز بآن مرتبه فایز شد، وفات در بیست و هشتم رجب سنه نهصد و هشتاد و سه هجری.

موج احوال آن عمده ابرار است رسول الله، بندگی شیخ نظام الدین عرف میران شاه، خلف و خلیفه قاضی شه است، صاحب بزرگی و کمالات و مورد مقامات و حالات سلف خود بود، دوم ذیقعه بروز دو شنبه سال نهصد و نود وفات یافت.

موج احوال آن واقف اسرار سرمد، بندگی شیخ احمد خلف و خلیفه میران شه، بساط خلافت را زیب بخشید، در ترك و ایثار و فقر و انکسار و تربیت طالبان قدم بقدم جد و پدر بود، در محرم یکهزار بیست و هفت و به قول محرر مخزن اعراس چهاردهم محرم سنه نهصد و بیست و هفت وفات.

موج احوال آن نوباوه بوستان حسامی، آن متصرف مقامات نامی، آن در مکان بلا مکان عازم، قطب وقت شاه قاسم، خلف و خلیفه بندگی شیخ احمد، در عبادت و تصرفات یگانه وقت بود و اکثران از فیض تلقینش صید حقایق آگاهی^۴ نمودند و در مصارف اطعمه مسافران بس تکلف داشتی که بخوانجهای نقره طعام برچیدی و غلاف مخمل زردوز پوشیدی و بهر که دادی مع ظروف بخشیدی در بیست و یکم شوال وفات.

۱. ج: که ‘از خانه من

۲. ج: غرق شد’

۳. ب: ‘از بنده

۴. ج: ‘آگاهی نمودند

موج احوال آن عاشق ذات رب جلیل **حضرت شاه قاسم^۱ خلیل**، خلف و خلیفه شاه قاسم، مرد بابرکت و بزرگیها بود، شبی پیغمبر^۲ صلی الله علیه و آله و سلم را بخواب دید که در مکانش وضو کرد همانوقت بسرای خود با مشعل رفت، آثار نقش پای مرکب جناب رسالت^۳ صلی الله علیه و سلم و آب وضو را یافت، آنجا سنگی نصب کرد و وصیت نمود که قبرش پایان آن سنگ کنند، چون نهم شعبان فوت شد وصیتش بجا آوردند، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مقبول درگاه^۴ حضرت سبحان، **شاه سلطان**، خلف و خلیفه شاه قاسم، مرتاض دوران و ممتاز زمان بود، بزرگی و حالات بر کمال داشت و کدام خرق زیاده ازین تصور شود که مثل شاه عبد الله و شاه عبد الکریم شاهباز بلند پرواز صحرای لاهوت خلف و خلیفه داشت.

موج احوال آن طاهر از سایر قیودات واجب ابشر، آن مظهر حقایق لطف و قهر، آن بدرد و عشق مدام بدرد و محن، مصروف بسبیل الله **حضرت شاه غلام حسن^۵ خلف** و خلیفه شاه خلیل بن شاه قاسم است. در فقر و گمنامی و ریاضات جانفشانی در عشق یزدانی و تربیت مریدان بس رتبه بلند داشت. در هر نماز پنجگانی غسل نمودی، جلال بر طبعش غالب بود، خلق یارای التماس هر وقت نداشت و در محبت پیر بمقام فنا فی الشیخ بود، آیندگان حضرت پندوه وطن شاه نور قطب عالم مرشد مرشدان خود را از دست خود خدمت هر جنس نمودی و پا شستی. وقتی از مریدان حضرت نور قطب عالم که بجهت اخذ فواید پیش او آمده بود بوطن رسیده بلحاظ ضعف پیری او یک آثار مومیایی فرستاد که بقدر یک نخود وظیفه سازند، او بیک جلسه همه را بخورد و احدی را از جلالش یارای ممانعت نگردید، آخر گفتند این مضرت خواهد کرد، فرمود تبرک پیر بود همه در شکم من نور شد. فاتحه در وفات پیغمبر^۶ صلی الله علیه و آله و سلم بآن نفاست و طهارت می کرد که

۳. ج: رسالت 'مآب' صلی الله علیه و سلم

۴. ح: مقبول 'بارگاه'

۱. ج: ب: 'قاسم' ندارد ۲. ب: پیغمبر 'خدا'

۵. ب: 'صلی الله علیه و سلم' ندارد

۱. ۵: غلام 'حسین' ۶. ب: پیغمبر 'خدا'

پیغمبر^۱ صلی الله علیه وآله وسلم شخصی را بمدینه فرمود^۲ اگر چه مصارف فاتحه من تو بسیار می کنی فاما طهارت و نفاست را از غلام حسن^۳ مانکیپوری آموز، او از مدینه^۴ بمانکیپور رسید و اخذ طریق طهارت و نفاست کرد، به نوزدهم ذی قعده وفات.

موج احوال آن رفیع الشان فی الکشف والعرفان، آن مستمع اقوال بی کام و زبان، آن بمقام تسلیم و رضا، آن فرد کامل حضرت شاه علی رضا، نبیره و خلیفه شاه غلام حسن است. چون جدش بمرض ضعف^۵ مبتلا شد پدرش شاه غلام مصطفی را جدش گفت من بر سر روضه شاه حسام الدین برای مناجات می روم بی سعی شما مقبول نمی شود، او باجابت دعای پدر بجناب الهی التماس نمود و گفت بقیه عمر خود را به پدر خود بخشیدم، خدا^۶ مستجاب کرد، بعد چند روز غلام مصطفی ودیعت حیات سپرد و شاه غلام حسن صحت یافت پس شاه علی رضا از جد بزرگوارش پرورش و تربیت^۷ یافته بمرتبه تکمیل رسیده و طالبان را از صحبت و تربیت او در سه چله فیض کلی حاصل می شد. شخصی در نجف اشرف بتمنای لقای حضرت علی مرتضی^۸ بود، شبی ارشاد یافت اگر آرزوی دیدن من داری برو در مانکیپور علی رضا را ببین، او در مانکیپور در آمد، آنحضرت از اشراف باطن برین سر آگاه گشته باستقبالش بر آمد، او کیفیت ارشاد جناب علی مرتضی^۹ ظاهر کرد، فرمود این غلام پروری از خواجگان است پس شی اورا بمحفل خاص علی مرتضی^{۱۰} رسانید و بانواع ضیافت پرداخته رخصت نمود و یک مرید بچه را دعای امارت داد^{۱۱} همچنان شد.

موج احوال آن گنجینه اسرار ولایت، آن مقتدای ارباب هدایت، آن فانی بخود و باقی بالله، سر حلقه عاشقان شاه باب الله، از اکابر مشایخ روزگار و عارفان اسرار درین حال همی بس بلند و مرتبه ارجمند و دستی قوی و نفسی

۱. ب: پیغمبر 'خدا' ۲. ج: 'می' فرمود ۳. ب: غلام 'حسن'

۴. ب: مدینه 'منوره' ۵. ب: بمرض 'ضعف' ۶. ب: خدای 'تعالی'

۷. ب: 'پرورش یافته' ۸. ب: علی مرتضی 'کرم الله وجهه'

۹. ب: علی مرتضی 'کرم الله وجهه' ۱۰. ب: علی مرتضی 'کرم الله وجهه'

۱۱. ب: دعای امارت 'کرد'

قاطع داشت و در تربیت طالبان بی نظیر زمان بود که باندك توجه ساکنان عالم سفلی را بمقام علوی می رسانید، اکثر شاهبازان بلند پرواز از حسن تربیت آن کاشف اسرار بمرتبه تکمیل و ارشاد رسیدند. فرزند سید قطب الدین کره است و مرید و خلیفه شاه علی رضا، در فقر و فنا و زهد و ورع قدم بقدیم پیران و سجاده نشین حضرت شاه^۱ حسام الدین بود. شهرت کمالاتش و تصرف و حالاتش شایع عالم شده، رئیسان روزگار تولا بدو داشتند و خوارق عادت ازین چه باشد که مثل شاه مبارک الله مرید و خلیفه داشت، ذکرش نیز می آید، نهم شوال سال یکهزار یکصد و چهل و سه وفات نمود.

موج احوال آن بکمال تقوی و صلاحیت آراسته، آن فقر و نامرادی را^۲
شعار خود ساخته، آن روشن ضمیر **حضرت شاه پیر^۳** خلف و خلیفه شاه باب الله است، وی بمرض موت مبتلا شد، شاه باب الله از کشف برین سر آگاه گشته حیات خود را بدو ایثار نمود و خود در پرده شد پس درین تعجیل سفر آخرت تلقین ظاهر او معطل مانده بحسب روحانیت پدرش تلقین نموده^۴ بمقامات فتح ابواب حقیقت رسانید. خوارق او زیاده ازین چه باشد که مثل شاه غلام حسن ولی الله مرید و خلیفه داشت، بست و هفتم رجب وفات یافت، 'خورشید دین' تاریخ اوست.

موج احوال آن مست السست باده توحید، آن سرگروه اهل تجرید و تفرید،
آن مقبول^۵ درگاه ذوالمنن، ولی وقت **حضرت شاه غلام حسن**، خلف و خلیفه شاه غلام پیر است. عارف بمراد رسیده و اصل بدوست گشته، مرتاض زمانه ممتاز یگانه، در فقر و ریاضت و توکل و ایثار شانی عظیم داشت. احوال گرامیش یاد حقیقت اسلافش می داد، بس عظیم القدر در اخلاق و سیر^۶ بود. از والد نگارنده زخار آنحضرت را اتحاد کلی بود ازینجهت بشرف دیدارش مشرف شدم، آخر وفات پدر که او را دیدم از غلبه مشاهده و شوق مراقبه کثرت صحبت غیر پسند خاطرش نبود، صحت^۷ احوال

۱.۱: 'شاه' ندارد ۱.۲: 'را' ندارد ج.۳: 'حضرت شاه غلام پیر'

۱.۴: تلقین 'نمود' ۱.۵: 'آن' ندارد ج.۶: 'اخلاق و' ستر'

۷: ج. 'صحبت' احوال

و قوت کمال او ازینجا قیاس باید کرد که از مرض لقوه چهره شریفش کج شده بود، قوالان بجهت^۱ عیادت آمدند، فرمود عیادت شما سرود است چون آغاز سرود شد او را حالتی بهم رسید که کجی دهن برابر شد. روزی از صدای زنهای آسیا گردان بوجد آمده از بام خانه که بس بلند بیفتاد، استخوان دوش او بشکست، غرض که او صاحب جذبات عالی^۲ بود وقت تحریر اوراق بصدر حیات.

موج احوال آن عاشق ذات احمدی، شاه خاتم محمدی، مرید شاه باب الله است، از عمده ابرار شیخ وقت خود بود، از کثرت ریاضات در میان خلفای مرشد امتیاز داشت و پیرامون معاش نگشت، مدام متوکل زیست و تصرفات از هر جنس عمده داشت، هشتم ربیع الاول وفات.

موج احوال آن جامع مقام و عاشق بی ریا، آن متصرف احوال اولیا و اتقیا، آن مظهر بدالله، قبله محتاحان شاه مبارک الله، مرید و خلیفه شاه باب الله است. اکبر صاحب تصرف کرامت و اعظم موحد و علامت، صیت کمالاتش شایع عالم بود. بعد فوت پیر اول از مانکیور به پتن رفت و مجاور روضه شیخ فرید گنج شکر^۳ شد، از روح پرفتوح ایشان نعمت یافته مامور اقامت شیر کوت ندینه توابع سنبهل گردید آنجایی ماند که کرامات که در زمانه متاخرین ازو بعمل آمده باحوال دیگری یافته نمی شود. یازدهم ربیع الثانی مخصوص که روز عرس حضرت غوث الثقلین رحمة الله علیه است در يك روز تبرک فاتحه را در روم و مکه و لاهور و دهلی و ملتان و دیگر بلاد می خورند و از هر بلده که مسافران می رسیدند آن روز بودن آنها در مقام خود بمبالغه تمام درخواست می کرد. حضرت شاه غلام حسن گوید، فقیر مخصوص برای ملاقات او رفت بانواع دلجویی و تواضع پیش آمد. یکی از راجه های آن حوالی بدو پیغام داد که فیلان از دامن کوه آمده زراعت^۴ ملک سرا خراب می سازند این قدر حصه از هر قطعه مزروع بشما هر سال رسانم اگر فیلان دفع شوند، بروضه تعویذ بفیلان نامه نوشت و گفت در آن زمین^۵ این کاغذ را دفن سازید،^۶ از آنروز

۳. ب: گنجشکر 'قدس سره'

۲. ب: 'عالیه' بود

۱. ج: 'برای' عیادت

۶. ج: دفن 'سازند'

۵. ج: در آن 'سرزمین'

۴. ۱. 'زراع' ملک سرا

فیلان نیامدند، راجه در ترسیل حصه آنحضرت که اقرار کرده بود تغافل نمود بسال دیگر رقعہ بمیلان نوشت حالا اختیار دارند^۱ بچندان افراط فیلان رسیدند که زراعت در آن ملک نماند، او در هر قصبه بلکه دیهه مسجد بنا نمود. بتاریخ دوم جمای الثانی سنه یک هزار یکصد هشتاد و هشت وفات یافت، مزار در شیر کوت.

موج احوال آن سید ملکی^۲ صفات، آن واصل ذات فی الحیات والممات، آن مورد ولایت حضرت عیسی، مسافر لامکن شاه گهسا^۳، از نراد سید قطب الدین کره است، مرید و خلیفه شاه علی رضا بود. او بتقدیم عبادت و ریاضت و^۴ توکل بی نظیر وقت بود. طرفه کراماتی از و ظاهر شده. شاه غلام حسن گوید، وقت وفات فرمود قوالان بجنائزه من سرود کنان باشند، چون جنازه برداشتند قوالان حاضر نبودند بعد دفن بیامدند و آغاز کردند، ساعتی نگذشت که قبرش بجبید و شق شده نعش شریفش مع کفن پرواز با آسمان کرده رفت، شاه بولن و مولوی شا کر سدهوری اعظم خلیفه اویند و شاه^۵ بولن بدامادی او نیز مشرف شده، هر دو صاحب کرامت و ریاضت بودند، مدة العمر بنماز معکوس مشغول مانده و سلاسل ایشان هنوز جاریست.

موج احوال آن غواص بحر توحید، آن شناور دریای تفرید، آن بعهد خویش عجیب و نادر، حضرت میر سید باقر^۶، از نراد امجاد سید علیم الدین بلادین است، بغایت صاحب حالات و کمالات بود، در طفولیت که برای تحصیل علم بکره رفت شاه گهسا از کشف بر اسرار استعداد خلقت او مطلع شده مرید کرد و بمجاهده انداخت، پس بآمرتبه رسید که بر سرود قوالی حالتش رو داد، خود را بانبار آتش انداخت، مویی از جسم او نسوخت و وقتی همچنین حالت بدریا افتاد غرق شد، غواصان بتجسس نعش او که غوطه خوردند او بطور معهود در میان آب بوجد بود، چون بر آوردند بعد دیری بفاقه آمد، نیک دیدند آب بدهن و بینی او دخل نکرده بود^۷.

موج احوال آن مجسم کمالات، آن محتشم معاملات، آن عارف متین، حضرت شاه محمد امین^۸، از نراد شاه سید و خلیفه شیخ حسام الدین مانکپوری که

۱. ج: اختیار 'دارید' ۱.۲: 'مکی' صفات ۳. ج: 'و' ندارد

۱.۴: 'و' ندارد ۱.۵: 'بود' ندارد

ذکرش می آید و مرید شاه جعفر برادرزاده شاه علی رضا بود. در تصوف رتبه بلند داشت، در آن عهد^۱ او را از مشایخ ذیشان می دانستند و هر حاکم کوره او را معتقد و ملاقی مانده. وی صاحب ریاضات شاقه بود، طریقه پر وضع مشایخ سلف داشت، از ملاحظه احوالش خلق را اعتقاد بر کمالات جدش شاه سید و زیاده می شد، متاهل بود، اولاد دارد،^۲ چون وفات کرد پایان سرقد جد او مدفون ساختند.

موج احوال آن نوباوه بوستان نظامی، آن شجره پر بار گلستان حسامی، آن سر حلقه اولیای مخصوص، آن ذخیره معرف و فصوص^۳، آن دستگیر در ماندگان صحیح و سقیم، کریم ابن الکریم شاه عبد الکریم، عاشق با صفا و محب با وفا، حاجی حرمین شریفین، یگانه عهد در خافقین، سیاح جهان، مظهر امن و امان، مشایخ کبیر، درویش بی نظیر، شمشیر ولایتی است که بجنب استعداد جوهر کمالاتش تیغ مرنج ریخته جوهر، سپر حمایتی است که مقابل گلهای فضایلش ریاحین نجوم دامن فلک زیر و زیر، وی مشک نافه خانواده نظام الدین و افتخار کافه اولاد شیخ نظام الدین بوده است. در مناقب کریمه ملفوظ آنحضرت می نویسد،^۴ پسر شاه سلطان بن قاسم بن احمد بن میران شه بن قاضی شه بن حسام الدین مانکیپوریست. از خاندان چشت که اجازت سینه بسینه از اجداد بشیخ عبد الله برادر^۵ کلان آنحضرت رسیده بود بیعت نمود، بعد ارتحال پیر خود شیخ عبد الله مسافر گشت و بکوه لبنان^۶ رسید، آنجا از اکثر مردان صاحب ولایت کمال صحبت رو داد و ابواب علم و فضل و کمال بروی مفتوح گشت و از کداسی بزرگ بسیار فیض با آنحضرت رسیده و فتحیاب معرفت گردیده همانجا ندای غیبی شنید که افضل اعمال نزدیک من نفع رسانیدن بخلق خدا و^۷ اتباع سنت رسول الله^۸ است پس از آنجا روانه شد و چهل سال سرو پا برهنه با کثر بلاد و اقلیم سیاحت نمود و هر جا از مشایخ آنجا فیض می گرفت و هم در آن ایام هفت حج بجا آورده و

۱. ج: 'در عهد' او را ۲. ب: 'اولاد' دار

۳. ۱. 'معارف قصوص' ۴. ۱: آنحضرت 'نویسد'

۵. ج: 'به' برادر کلان ۶. ب: 'کوه' لبنان

۷. ۱: 'و' ندارد ۸. ب: رسول الله 'صلی الله علیه وسلم'

هفت بار خود را برای رفع حاجت محتاجان بفروخت و شی در بیت الحرام بخاطر آمد که این وقت بصحبت کاملی^۱ برسم پس در مراقبه شد مجلس حضرت^۲ علی مرتضی^۳ را^۴ دریافت و بانواع فیض مشرف شد، از آنجا به نجف اشرف رفت، از ارواح مطهره و منوره حضرت ولایت مآب^۵ بشارات یافت که باین نزدیکی بفلان شهر غاریست در آن غار سید جلال نام درویش است که بعضی^۶ نعمت برای تو پیش او امانت است برو بگیر، پس آنحضرت آنجا رسید و ملازمت نمود و امانت های خود را دریافت. بعد ادای امانت سید جلال ازین جهان رحلت کرد، تجهیز و تکفین نموده ببغداد رفت و از روح حضرت غوث الاعظم رحمه الله علیه ارشاد یافت که برای تو امانتی به میر سید محمد قادری دهلوی که فرزند من است سپرده ام برو ازو بگیر، پس آنحضرت بدهلی آمد و از میر سید محمد آن نعمتهای را بیافت و وقتی آنحضرت ضعیفه را دید و حقیقت حال او را دریافت، عسرت معاش بطرف او انگاشته گفت، مرابدست کسی بفروش، او بدست یکی نصاری آنحضرت را بفروخت،^۷ بعد چندی آن نصاری^۸ مکلف شد که مذهب او آنحضرت اختیار کند، وی انکار کرد، نصاری آنحضرت را در چاه تنگ و تاریک آویزان کرد تا هفته بدستور مانده و جزع از زبان مبارکش بر نیامده، آخر رئیس القوم برین مقدمه مطلع شده از چاهش بر آورد و سخن در مقدمات حقایق و معارف راند، از آنجا که آنحضرت ناودان معرفت ایزدی بود نصاری بر فضل و کمال او قایل شده با جمعی از ابنای خود بشرف اسلام مشرف گردید و از آنحضرت بیعت نمود. کمالات و خوارق عادات آن ولی الله چندانست که درین مختصر گنجد، نقلی تبرکامی نویسد.^۹ روزی زنی بفراق پسر خود که گم شده بود گریه می کرد، آنحضرت گفت غم مخور! در فلان بادیه پسر تو با سه کس بخوردن خریزه مشغول است، بعد از هفته از تو ملاقی می شود پس همچنان شد، چون آنحضرت در بنگاله رفته ازین عالم انتقال نمود بسلطان با یزید و شیخ پیر محمد سلونی خلیفه و برادر زاده

ج: ۱. کاملی 'رسم'	ج: ۲. 'حضرت' ندارد	ب: ۳. علی مرتضی 'کرم الله وجهه'
ب: ۴. 'را' ندارد	ب: ۵. 'مآب' کرم الله وجهه	ب: ۶. 'بعضی' ندارد
ج: ۷. 'را' فروخت	ح: ۸. 'نصاری' ندارد	ب: ۹. 'می نویسیم'

خود بشارت فرمود که بیائید و استخوانم را بمانکپور رسانید. ایشان رفتند و صندوق استخوانش را آوردند، در اله آباد طالب علمی از ملاحظه پیش پیش صندوق نعش شریفش که قوالان سرود کنان می رفتند گفت، ای شاه عبدالکریم در حیات وقت سماع رقص می کردی ازان رقص حالا هم یاد داری؟ برفور بر آمدن این کلمه صندوق از دوش در هوا شد و برقص آمد و بر زمین بیفتاد، آهن صندوق که بجسد مبارکش خلید خون جاری شد تا آنکه^۱ او را در قبر دفن نکردند^۲ موقوف نشد، بقولی چهاردهم صفر و بروایتی بست و هشتم رجب عرس آنجناب در مانکپور بر مزارش می کنند. متاهل بود، اولاد عقب نماند. سلطان بایزید برادر زاده و خلیفه او بجایش مسند خلافت را زیب داد، بسیار صاحب کمال بود، رحمة الله علیه و سید عبد الستار مانکپوری که مصنف مناقب کریمه ملفوظ آنحضرت است از خلفای آنحضرت بود، عالم و عامل و درویش بوده.

موج احوال آن مظهر حقیقت نوری، سید عبد الستار علی پوری، مرید و جامع الفاظ شاه عبد الکریم است. در مناقب کریمه نویسد، پیر من شاه عبد الکریم بالای کوه لبنان از بزرگی که از مدتها آنجا مقیم بوده ملاقات کرد و فواید برداشت.

موج احوال آن مشایخ ذیشان، آن کامل بی گمان، آن عارف مجدد قول سلونی، کامل روزگار حضرت شیخ پیر محمد سلونی، صوفی بی نظیر و شاه بی سریر، مجاهد عظیم در ورطه محبت مستقیم، مشایخ معروف درویش بصفه حمیده موصوف،^۳ و در خزاین اشرفی معروف به بحار آئینه می نویسد و از آنجا بقاضی حمید الدین ناگوری می پیوندد و در اصل ایشان از اولاد فاروق اعظم اند، رضی الله تعالی عنه، چون بندگی شیخ فتح الله از فرزندان حضرت نظام الدین قبه رو از سلون بجهت بی اتفاقی برادران بجونپور رفت و به شیخ ابو الفتح بیعت نمود و دختر خود را بشاه عبد النبی بن شیخ ابو الفتح والد آنحضرت کدحدا کرد بعد چندی که از خدمت شیخ ابو الفتح رخصت شد بجهت کدخدائی دختر خود صاحبزاده را بسلون آورد، در سلون شاه پیر محمد متولد شد. بعمر هفده سالگی برای تحصیل

۱. ج: 'ناکه' ۱.۲: دفن کردند' ۳. ج: موصوف بود'

علم بمانکیور رفت، روزی کتاب گرفته برای سبق می رفت، حضرت شاه عبد الکریم در راه نشست بود او را بدید و از ادراک حوصله و استعداد فقر و درویشی که از ازل در وی کاشته بودند پیش خود خواند، شیخ پیر محمد بجهت حسن و جمال که بر کمال داشت تغافل نموده بمدرسه رفت، چون کتاب بکشاد قدرت بر عبور مطلب نیافت، باستاد ظاهر کرد، استاد بدست خود کتاب گرفت نیز عاری ماند، سبب آن^۱ تفحص نمود، وی حسب حال حکایت حضرت شاه عبد الکریم ظاهر ساخت، استاد گفت قاضی را عذر کن و آینده متابع امر او شو، پس آنحضرت بجناب عبد الکریم رفت، او بشرف^۲ بیعت خود مشرف ساخته تلقین اکتساب نمود و بتربیتش مستعد شد پس بعد چندی جمیع امانت و خرقه خلافت بشیخ پیر محمد عطا فرموده^۳ ارشاد نمود که ما را از عالم غیب ندا کرده اند که سایر امانت و خلافت به پیر محمد سلونی ده که تا قیام^۴ قیامت در اولاد او رسم جاری خواهد ماند و این از اکثر از مشایخ وقت شنیده ام که علما و فضلاى زمانه ازین اقلیم و غیر از^۵ اقلیم بتورجوع خواهند آورد، اگر مرید نخواهی کرد آزردہ خواهند شد و به سلون برو متصل مزار شهدا اقامت کن و هادی طالبان باش، بعد رخصت شیخ پیر محمد حضرت شاه عبد الکریم بطرف هگلی رفت، چون آنحضرت بسلون رسید سنداسیان جوگی که در آنجا اقامت داشتند ظاهر کردند کش ما بشکل خود هزار کس را می نمود، آنحضرت گفتند اگر چنین کرامت شما را ملاحظه افتد اسلام آرید یا نه؟ گفتند البته اسلام آریم، آنحضرت فرمود بر هر برگ این شجر ملاحظه کنید^۶، چنان کردند بر هر برگ شجر شکل آنحضرت دیدند و بشرف اسلام مشرف شدند و بیعت نمودند و خرقه های خلافت یافته بهر یک اقلیم رخصت شدند. چون کمالات آنحضرت بشایع عالم گردید از اطراف و جوانب اقلیم بالادست خیل^۷ خیل مردم بخدمتش شتافتند از آنجمله سه صد به تربیت باطن مشرف شدند. شخصی بعزم ملازمت آنحضرت می آمد، در اثنای راه شیری بر وی قصد

۳. ب: 'فرمود'

۶. ج: 'کنند'

۲. ج: 'رفت و شرف بیعت'

۵. ب، ج: 'و از غیر اقلیم'

۱. ب: 'آن' ندارد

۴. ج: 'قیام' ندارد

۱.۷: 'و' خیل خیل

کرد، از اشراق باطن آنحضرت برین مقدمه مطلع شده^۱ آفتابه که بجهت وضو آن وقت در دست داشت بر زمین زد و آن آفتابه در حقیقت بر کله شیر رسید، از ضرب آن شیر روی خود را^۲ از آن کس باز داشت چون آن شخص بخدمتش رسید حقیقت حال خود را ظاهر کرد و از اکثر منکران که از سماع او سرود آنحضرت انحراف داشتند در عین سرود بخدمتش رسیدند گریبان چاک کرده بحلقه اهل تواجد داخل شدند، وی را هزار در هزار کمالات بیش از بیش است این مختصر گنجایش آن ندارد تیمناً حکایتی می نویسد. چو شهره تواجد و سماع مجلس آنحضرت سماع اورنگزیب عالمگیر بادشاه رسید کسان را حکم داد که بمحفل شیخ پیر محمد در آیند، اگر ایشان را در حال صادق یابند تعرض نکنند و الا نه آنحضرت را در حضور بیارند، آنحضرت در عین وجد و سماع بود که سرهنگان سلطانی رسیدند، چون در محفل در آمدند از تاثیر آن حضرت سرهنگان را وجد و حال چنان گرفت که بیخود شدند، بعد افاقه دست بیعت داده بسططان این ماجره رسانیدند، بادشاه مکتوبی بآنحضرت نوشت که اینست چون درین وقت همت والا نهمت مصروف باستیصال کفره فجار ضلالت وصال است رسیدن خود باستحصال خصال آن مظهر کمال متعذر اگر خود بطریق سیر متوجه شوند استفاده اخلاق حمیده و اقتباس انوار صحبت پسندیده حاصل گردد، در جوابش آنچه آنحضرت نوشته اینست، محبا فقیر را این حوصه نمانده، دهقانی را در مجلس سلطانی چه کار؟ اگر گاهی بگاهی^۳ کسی راهی می آید در کریم باز است و الا کریم مایی نیاز است، کریمی دارم که چون گرسنه می شوم مهمانی می کند و چون می خسیم نگرهبانی می کند و چون گناه می کنم مهربانی می کند، پس کریم ما بس است و باقی هوس است، بتاریخ بست و دوم محرم سنه یکهزار یکصد و دو هجری وفات یافت^۴، در سلون مرقد شریفش زیارتگاه خلق، 'عارف بالله' تاریخ اوست.

موج احوال آن مرجع خاص و عام، آن مشایخ ذوالاحترام، آن بمسند خلافت پدر مشرف، اشرف ولی حضرت شاه اشرف، خلف و خلیفه پدر بزرگوار

۱. ب: 'مطلع شده' ندارد ۱.۲: 'را' ندارد

۳. ۱: 'گاهی بیگاهی' ۴. ب: 'یافت' ندارد

خود شیخ پیر محمد سلونی است. شهرت مشیخت او را از آفتاب کمتر ندانند و اظهار حقیقت او از ماهتاب بیشتر دانند. در چار آئینه نویسد که بتولدش حضرت شیخ پیر محمد از جناب سرور کائنات علیه افضل الصلوة و اکمل التحیات خبر داده فرمود که نامش محمد اشرف کن، از تولد تا دوازده سالگی آنحضرت بیشتر خاموش مانده، وقت وفات پدر بیعت نمود^۱ و بنعمت و خلافت مشرف شد بیشتر شوق شکار داشت، اصحاب پدرش دانستند که وی را تربیت اکساب از پدر نگشته بر خودها حق اوداریم می باید که ما تربیت او کنیم، چون نیک بتحقیق رسانیدند او از همه مراتب واقف بود و رجوع خلق قسمی که بدو شده سوای عنایت تهتهی^۲ باحوال دیگر درویش یافته نمی شود. وی را مریدن زیاده از اندازه شمار بودند. یک دفعه خیل خیل گروه گروه بشرف بیعتش^۳ می رسیدند بلکه از غایت خلوص اعتقاد خلائق اصحاب تأمس تمکین را خیال بر تسخیر خواند^۴ او بود و آنحضرت را میل شکار و سیر بیشتر بود و شاید به ازین چیزها ماذون از غیب باشد، کرامات و فضایل او را بسیار نوشته یافتیم لیکن اکتفا بر این است که سید احمد شریف مدینه طیبه از پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم^۵ ماذون به بیعت او شده بسلون رسید و بیعت کرد، کدام کمال ازین زیاده تر خواهد شد، به بست و نهم رمضان وفات یافت، 'دات الله' تاریخ اوست.

موج احوال آن برزخ جلال و جمال، آن عالی احوال و بسا^۶ صاحب کمال، آن مصروف بصواب فارغ از خطا، فخر خاندان حضرت شاه پیر عطا، خلف و خلیفه شیخ پیر محمد اشرف سلونی است. مجاهده بسیار کرده بمراد مشاهده رسیده، اکثر خوارق بلند ازو بعمل آمده. در چار آئینه احوال آن صاحب کمال نوشته یافتیم. حضرت شاه پیر شیر فرماید، صاحب تصرف و خوارق عادات سلوکش ملحق بمستی از غایت احتشام فقر باغنیاء بخلاف جد و پدر خود التفات نکردی و هم جمادی الاول وفات یافت این مصرعه تاریخ اوست^۷ در حجره قنبدیل زهی عرش تجلی، برادر خرد او عارف بالله شاه پیر

۱.۱: 'نموده'

۲.ج: 'تهتهی'

۳.ج: 'بشرف بیعت'

۴.ج: 'خواندن او بود'

۵.ج: 'علیه وآله و سلم'

۶.۱: 'بسیار' صاحب کمال'

محمد پناه سلونی سجاده نشین و قایم مقام پدر عالیقدر خود شاه اشرف سلونی بمقام عالی فایز و از شاهیر مشایخ^۱ کرام و بمهمان نوازی خلیلانه معروف بود، رحمة الله علیه، در سلون مدفون است. وی را مریدی بود عاجز شاه نام، نهایت صاحب کمال و جمال، حال خود را از خلق مستور می داشت و باعلی کمالات فایز بود لیکن کسی او را نمی دانست، بتقریبی از سلون به بر گده امیتهی رفته مقیم شد و همانجا فوت کرد. شاه کرم علی نور پوری همشیره زاده پیر عطا است، صاحب اخلاق و تواضع و بغایت مهمان دوست جامع علم مدة العمر باغیا رجوع نکرده طریقه خاندان از دست نداده، مرد بزرگ بود.

موج احوال آن^۲ مجمع فضائل انسانی، آن منبع فواضل سبحانی، آن عارف حقایق آگاه، اکمل^۳ روزگار حضرت قاضی عصمت الله، از مشاهدان انوار و مکاشفان اسرار، اخلاق پسندیده و اوصاف حمیده داشت. در خلاصة المناقب آرد، جامع بود میان علم ظاهر و باطن، مرید حضرت شیخ پیر محمد سلونی، بخانواده چشت بود. ابتدای احوال تحصیل علم نمود، از جهت ذکای طبیعت در چند مدت در علمای زمانه معروف بحرف علامه گشت. اگرچه اول اخذ فواید سلوک از پدر عالیقدر خود ملا شیخ عبد القادر و شیخ وجیه الدین گویاموی نمود مگر کارش از تلقین مرشدش شیخ پیر محمد سلونی باتمام رسید، با وجود کثرت و علایق دنیا و حضوری سلطان وقت شب خواب نمی نمود، از شام تا صبح بعمل نصیرا^۴ محمودا مشغول می ماند و بکا و گریه در شوق الهی خاصه شعار خود داشت و وی را يك دستار بجای خرقة جدش از حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه رسید و آنحضرت فرمود که دست حق پرست چندین انبیا باین دستار رسیده است از آنروز بر کات و تصرفات او زیاده گشت و هنگام عملداری چکله مراد آباد باوجود حشم و خدم کامل در سرما گلیم و چادر بمحتاجان و اطعمات^۵ لذیذ پخته بگرسنه و مستحقان دادی و تواضع و جاگیر طلبه جماعه کثیر مدام بخود متعلق داشت و تدریس را ترك نکرد و بمصرف دات خود نوعی اصراف خلاف شرع^۶

۱. ب: 'مشایخ' ندارد ۲. ب: 'آن' ندارد ۳. ب، ج: 'کمل' دارد

۴. ج: 'نصرا' ۵. ج: 'اطعمات' لذیذ: 'اطعمه لذیذه' ۶. ۱.۶: 'خلاف' شرف

ننمود مگر پوشش ملاقات سلطان و اسرا علیحده می داشت بر وقت بکار می آورد اکثر گفتمی باره تعلق دنیا که بخود دارم خدا گواه است برای رفع حاجات عالم و نفع خلائق فی الحقیقت همچنین بود. کمالات و خوارق^۱ عادات او با وجودی که به ستر آن غایت مقید بود از آن بیشتر است که درین مختصر گنجد^۲ برخی نوشته می شود. چون او را بحسب اشاره باطن دریافت شد که از زندگی مستعارش ایام قلیل باقی اند قاضی محمد وارث برادر خود را که بامنصب عمده قضای بلده اجین از حکم سلطانی مامور بود نوشت که چند تهان سفید عرض دار که برای کفن احتیاج دوخت نباشد تیار کرده بفریسید و ببلده لکهنو بکسی از احبای خود نوشت که مسجد و مقبره بسازد و خود با پانصد سوار بخدمت سلطان اورنگزیب عالمگیر بادشاه روانه شد. باثنای راه به اجین رسیده تهانهای کفن از برادر گرفت و به دکن بحضور سلطان رفت، بادشاه او را حاکم سون پت نواح دهلی مقرر ساخته روانه کرد و پسرش عظمت الله خان را بعمرداری مراد آباد بدستور بحال داشت. بر هفت منزل از لشکر سلطان در قریه برنده^۳ او را تب عارض گشت، به نصیر الدین خان پسر خود که همراه بود فرمود تابوت مهیا سازند، چنان کردند، آنجا چند مقام کردند، روز پنجشنبه که طعامهای برای او حاضر آوردند فرمود از ماکولات شی سوای اندکی شربت بقسمت من باقی نمانده، از نبات شربت سازند، بهنگام غلبه حرارت که اشاره سازم بکام من رسانید. پس علوفه جمیع جاگیر داران را تا دم آخر همانوقت ادا کرد و برای اولاد خود از حق سبحانه تعالی دعا کرد و مو تراشی نمود، بعد تمام روز جمعه شب شنبه که بحکم رسول علیه السلام لكل يوم ليلة والجمعة لیلتان بتاریخ دوم رجب سنه یک هزار و یکصد و سیزده هجری مقدس نبویه در سن شصت و هفت سال دست راست بسوی قبله برداشته جان بمشاهده جانان تسلیم نمود، 'خلد الله بدار النعم' تاریخ وفات اوست. پس نعش شریفش را در تابوت کرده همانوقت روانه لکهنو کرد، بتاریخ هفدهم شوال سنه الیه بروز جمعه در بلده لکهنو اندرون روضه بنا کرده او^۴ بخاک سپردند.

۳. ب: 'قریه پرنده'

۲. ج: مختصر 'نگنجد'

۵. ب: 'او را' بخاک

۱. ج: 'خارق' عادات

۴. ۱: 'کل يوم' دارد

موج احوال آن اکمل دوران و مورد عرفان، آن مشاهد انوار ذات حضرت سبحان، آن ناظر جمال حضرت صمد، حضرت شاه یار محمد، مرید شاه فایم اله آبادی وی خلیفه پیر اشرف بود، در جود و سخا و عشق و ورع و انکسار وسیع و اخلاق کامل داشت، از ابتدای احوال بسپهگری اشتغال بود، بعد ترك آن وادی نموده بیعت کرد و بریاضات^۱ شاقه مشغول شد. چون مجاهده او بمشاهده انجامید از جهت کشف غالب و حالات قوی و تصرفات و خوارق عادات عالی شهرتی عظیم یافت، عالمی بتولایش در آمد. چون در اوده رسید شهرت^۲ کمالاتش تا نواب شجاع الدوله بامتحان آمد، محمد ایرج خان مصاحب و محمد^۳ نعیم خان میر سامان که بعقیدت تمام خدمت گزاران حضرت بودند این مردم دنیا مشاهده تصرفات کی فرمانبردار و مطیع کسی می شود،^۴ شیخ خواجه احمد مرید آنحضرت که راوی این قصه است گفت که بنده از اوده اراده لکهنؤ بحضور نواب شجاع الدوله نموده درخواست رخصت از آنجناب خواست، فرمود که حافظ لطف الله را همراه ببر که وقت نماز تهجد فلان دعا بر تو دم کرده باشد، در اثنای راه لکهنؤ چندی آن دعا را حافظ بر من دعا کرد چون بخانه رفت آن دعا را قضا شد من از فیل در غاری افتادم و بالای من فیل هم آمد و آسیبی بر من نرسید، نگارنده زخار این ماجرا را بچشم خود دیده^۵ قدرت خدا را^۶ معاینه نمود.

موج احوال آن منتهی مقامات معرفت و سلوک، آن اوستاد مرجع ارباب ولایت و سلوک، آن امی بامداد ارواح آگاه نکات علم، آن کوه راسخ صبوری و معاملات حلم،^۷ آن حقیقت عشق و عرفان را حجت موجه، قطب الاقطاب حضرت راجه حامد شه از سادات عالی درجات کردیزی مرید و خلیفه باستحقاق حضرت قطب حق مخدوم شیخ حسام الحق والدین^۸ مانکپوریست. از مشایخ اکبر و افضلان عصر خود بود، بسا عالیشان در تصوف حالی بس^۹ بلند و رتبه بغایت دلپسند داشت و از جناب مرشد بخطاب حجة العاشقین مخاطب شد، مردی که

۱. ج: 'بریاضت' شاقه ۲. ب: 'شهر' کمالاتش ۳. ج: 'محمد' ندارد
 ۴. ب، ج: 'کسی' میشوند ۵. ۱. خود' دید ۶. ۱. 'را' ندارد
 ۷. ۱. معاملات 'حلم' ۸. ۱. 'حسام الحق' مانکپوری ۹. ج: 'بس' ندارد

بتلقین ارواح ارباب علم متکلم بخلایق باشد گوهر کلاش را بنوک کلک سفتن چه گفتگو است وجوان مردی که بجهت مجاهده جان بازیش فلک روز و شب گردان دعوی هم چشمی نماید کدام نیرو است. وی افتخار سلسله حسامی و لذا اولیای نامی بوده است. صاحب اخبار الاخیار نویسد، راجه حامد شه کودک بود^۲ بدروازه خود با اطفال بازی می نمود که حضرت قطب بر حق شاه حسام الحق را گذار افتاد، بر فور مشاهده جمالش منظور نظر و مقبول دل گشت، پدرش خبر یافته بخدمتش سیرد، از صحبت کیمیا اثر آنجناب بمرتبه ای رسید او را صاحب ولایت جونپور کرده رخصت فرمود بجهت آنکه آنحضرت از علوم بجز قرآن دیگر نخوانده بود علمای آنجا بدو توجه نیاوردند و احترامش را بجا ندانستند، آزرده شده بمانکپور آمد، مرشدش بار دوم بکمال دلداری و استمالت آنجا رخصت نمود، بنا بر اعتبارش تا بیرون شهر مانکپور به جلوی او پیاده می رفت و این مکرر بخواند^۳:

پیرو تو در رکابت می رود جان حسام فی امان الله برو فالله خیر حافظا چون بجونپور رسید همانروز شیخ عیسی تاج وفات کرده بود، نماز جنازه او خوانده^۴ از قلق خاطر قطب وحدت شیخ حسن طاهر^۵ که از فحول علمای عصر بود بحلقه ارادتش در آمد. مولانا اله داد جونپوری در تحصیل علم رفیق شیخ حسن بوده و باهم مودت کثیر داشت. شیخ حسن را گفت که حرمت طلبه را بر باد دادید که مرید یک جاهل شدید؟ او گفت، یکروز شما هم بخدمت آن جاهل بروید که از سر اعتراض من بازمانید. روز دیگر مولانا با شیخ حسن بملاقات حضرت رسید، از روی امتحان مسئله ای چند از هدایه و بزدوی که به نسبت اشکال موسوم بودند اظهار کرد وجواب خواست، سید چنان جواب داد که تسلی کلی گردید. چون خاموش نشست سید فرمود، مولانا^۶ دیگر مسایل که در خاطر داری بپرس؟ ارواح متبر که امام اعظم و امام شافعی برای جواب تو آمده اند تصدیع می کشند، مولانا پیاپی افتاد عذر خواست و مرید شد بلحاظ آنکه جایی که کس است

۳. ب: 'می خواند'

۲. ب: 'بود' ندارد

۱. ۱: 'روز شب'

۶. ج: 'ملا' دیگر

۵. ۱: 'ظاهر'

۴. ب: 'خواند'

حرفی بس است، بر همین حرف آن سید المتأخرین و مرشد العالمین اکتفا نموده، در نهصد هجری وفات یافت، مرقد مبارکش در مانکیپور، متاهل بود احوال خلفش می آید.

موج احوال آن کشت زار تخم معرفت، آن کشته تیغ عشق و محبت،
آن از دولت اسرار الهی مالا مال، رئیس العاشقین **شیخ کالو** موسوم بکمال، مرید و خلیفه قطب برحق شیخ حسام الحق والدین مانکیپوریست، از محققان کارها دیده و متوصفان پسندیده حالی قوی و عشق وافر و علم کثیر داشت، بغایت مصاحب مرشد بود، پیوسته بفنای توحید کوشیدی. روش و قول او نوعی خلاف طریق و اصطلاح این طایفه نبود. او را تصانیف بوده اند از آنجمله اوراد شیخ کالو را در اکثر کتب او را سند مسند می گیرند. در حضوری مرشد بکمال ترك و تجرید بسر برد، خوارق عادات او زاید از بیان است، مزارش در کره.

موج احوال آن نسیم ریاض تربیت و تلقین نظامی، آن قسیم آهو صحرای
ولایت حسامی، آن مدام با شاهد حقیقی روبرو، سر حلقه ابدال **شاه سیدو**، از محبوبترین مریدان و مقبول خلفای قطب برحق شیخ حسام الحق والدین است. مجاهد میدان تودد و محبت، مشاهده تجلیات وحدت، منبع فیض و کاظم غیظ، صوفی کامل با احکام عشق عامل بود. در اقتباس الانوار آرد، ابتدای حال دولتمندان بود و با زنی مغنیه الفتی داشت، چون بشرف بیعت مرشد مشرف گشت سایر اسباب و اموال یکبارگی براه خدا بمحتاجان داد، خرقة فقر پوشید، در همان لباس درویشی روزی پیش آن زنی مغنیه گذشت، او گفت سیدو تو الله والا شدی، یعنی درویش شدی و با اصطلاح آن نواح فقیر را الله گویند از آنروز او را الله لقب شد، آن مغنیه نیز از غایت محبت ترك لباس نموده شیوه نامرادی گزید و فقیر شد، بقیه عمر در درد و شوق الهی گذرانیده زندگی قضا کرد. روزی راجه حامد شه و شاه سیدو بحضور حضرت قطب برحق نشست بودند. مرشد و مریدان هیچکس جامه نداشت، ناگاه شیخ عبد الله شطار بیرون شهر تشریف آورد، قطب برحق

قاصد ملاقاتش گردید، از اتفاق شخصی يك قبای پنبه دار آورد، آن پنبه خود لباس نمود و رسانی افتاده بود آنرا بکمر بست و هر دو پارچه زیر و بالای آن قبا یکی براجہ حامد شہ بخشید و یکی بشاہ سید و روان شد، در اثنای راه شخصی در کانسہ برگها حلوا نذر آورد، حلوا تقسیم نموده آن کانسہ برگ را بر سر خود نهاده، بمشاهدہ چنین حال شاہ سید و گفت، ای مرشد مگر تو اللہ راجہ حامد شہ، گفت در خاطرت هنوز مگر را دخل هست؟ روزی شاہ سید و از مرشد خود سوال نموده بود کہ در میان مقامات^۱ فقیر و راجہ حامد شہ چه فرق است؟ فرمود، روزی گفته خواهد شد. چون راجہ حامد شہ گفت در خاطرت هنوز مگر را دخل هست آن وقت حضرت قطب بر حق فرمود کہ در میان تو و راجہ حامد شہ فرق همین مگر است. شاہ سید و را اشعار خوب خوب اند از آنجمله اینست:

دل گویدم سید و بگو احوال خود یکیک بدو

آندم کہ خود می آید او سید و کجا گفتار کو

مزار شریفش در فتح پور ہنسوہ، رحمۃ اللہ علیہ.

موج احوال آن سلطان مملکت کشف و عرفان، آن دردمندان عشق را
درمان، آن بعلوم صوری و معنوی کما ینبغی ماهر، رئیس الابرار **حضرت شیخ حسن طاهر**، مرید و خلیفہ ناستحقاق راجہ حامد شہ مانکپوریست. يك خرقة از اللہ نور بن راجہ حامد شہ نیز یافته، از اعظم متصوفان عالم نزاکت و اکابر محققان معالی^۲ مرتبت، از فقر و فنا و زهد و ورع مرتبہ عالی داشت. صاحب مآثر الکرام نویسد، شیخ طاهر والد شیخ حسن از ولایت ملتان بتقریب علم رو بدیار شرقی آورد، رفته رفته در بلدہ بہار رسید، از مولانا بیری حقانی صوری درس را بمرتبہ تکمیل رسانید. قاضی بہار دختر خود را در حوالہ نکاح او آورد و توالد و تناسل بظہور رسید، بعدی چندی شیخ با اہل و عیال از آنجا بجونیپور نقل کرد و در ہمین جا بجوار رحمت حق پیوست، مزار شریفش زیارتگاہ حلق جونیپور است.

شیخ حسن بن طاهر در نه سالگی حفظ قرآن نموده^۱ و در هیزده سالگی اکثر کتب متداوله تحصیل ساخت و بصحبت درویشان پیوست. فصوص الحکم پیش درویشی می خواند، پدرش از وضع فصوص منکر بود، روزی تحقیقات مسئله وحدت وجود نمود، این مسئله را بر وجهی^۲ که خاطر نشان علمای ظاهر تواند شد بیان نموده موجب انحلال عقده اشکال پدرش^۳ گشت ممانعت خواندن این کتاب که می کرد باز ماند. در آن زمانه شهره ولایت و کمالات^۴ حضرت راجه حامد شه مشهور جونپور گشت، شیخ بخدمت سید و رفته مرید شد، اول کسی که از علما بدو بیعت نمود شیخ حسن طاهر^۵ است، از غایت عبادت و ریاضت بخرقه خلافت خطاب کمال الحق مفخر گشت، مرشدش فرمودی که اگر فردای قیامت پرسند که بدرگاه ما چه تحفه آوردی گویم فرزندی مثل شیخ حسن، و اکثر فرمودی^۶ که فرزندی شیخ حسن محب موجه ما است سلطان سکندر لودی غائبانه با شیخ اعتقاد بهمرسانیده بارزانی قدومش متمنا گردید، شیخ با گره رفته با سلطان ملاقات کرده،^۷ بادشاه غاشیه خدمت بر دوش خود نهاد، بعد چندی بدهلی رفت و در بدیع منزل که برجیست از حصار بنا کرده سلطان تغلق و آن حالا مشهور به بجی مندل است. روزی قوالان این رباعی سرآیدند، رباعی:

ای ساقی از آن می که دل و دین منست پر کن قدحی که جام^۸ شیرین منست
گر هست شراب خوردن آئین کسی معشوقه بجان خوردن آئین منست
شیخ را ذوقی غریب دست داد که متصل تاسه روز بی اکل و شرب^۹ وجد می کرد
روز سیوم در همان غلبه شوق جان شیرین بجهان آفرین سپرد، وفاتش روز جمعه
بست و چهارم ربیع الاول سنه نهصد و نه هجری، در بدیع منزل مزار شریفش

۱. ۱: حفظ نمود ۲. ج: بر وضعی ۳. ۱: عقیده پدرش

ب: عقده پدرش ۴. ج: ولایت و کمال ۵. ج: شیخ حسن باشد ظاهر است

ج: که اگر فردای قیامت پرسند که بدرگاه ما چه تحفه آوردی گویم فرزندی مثل شیخ حسن و

اکثر فرمودی ندارد ۷. ب: ملاقات کرد ۸. ج: جان شیرین

۱. ۹: اکل و شراب

زیارتگاه خلق،^۱ متاهل بود چهار پسر داشت - اول شاه اعظم خیالی که افضل الدهر و اکمل العصر در خانواده قادریه است و دوم شاه محمد در خلفای شاه امان پانی پتی باید جست، سیوم شیخ عبد العزیز که ذکرش می آید، چهارم را اسم نوشته نیافتیم.

موج احوال آن عارف حقایق آگاه، آن ممتاز بدرویشی ولایت پناه، آن بطیر مقصود دایم بصیادی، حضرت خواجه جلال الحق قاضی خان ظفر آبادی. در اخبار الاخیار نویسد، مرید شیخ حسن طاهر است، از جمله صادقان این طریق صاحب استقامت و کرامت ترك و تجرید بغایت داشت، همایون بادشاه هر چند سالغه نموده هیچ نگرفت، سلطان گفت بفرزندان حکم قبول شود، گفت ایشان اختیار دارند،^۲ چون بعبد الله پسر بزرگ او سائل^۳ شد او نیز مقبول نداشته، گفت پسر را متابعت پدر لازم. در گلزار ابرار نویسد که قاضی خان را از درویشی کشفیه و علم لدنیه تمام تر بهره بود، در دانستن اصطلاح طایفه صوفیه یگانه عصرش باید شمرد، مرشدش در حیات خود طالبان این طریق را بدو حواله نمودی بلکه پسر خود شیخ عبد العزیز را برای تربیت بدو سیرد که ستوده کردار خدا شناسان آگاه گرداند، این سایر کمالات شیخ عبد العزیز از برکت تربیت او بوده است، در نهصد پنجاه و^۴ بقول صاحب اخبار الاخیار در پانزدهم در نهصد هجری وفات یافت.

موج احوال آن عظیم الشان فی الورع و الشریعة^۵، آن مطلق العنان فی الحقیقت^۶ والطریقه^۷، آن چشمه آب حیات عالم هو، آن ممشه ممات ممات موتو، آن عارف با کمال اخلاق و تمیز، حضرت شیخ عبد العزیز خلف شیخ حسن طاهر و خلیفه جلال الحق قاضی خان ظفر آبادیست و شیخ عبد القادر بدآونی در تذکره شعرا نویسد که استفاده از برادر بزرگ خود شیخ محمد اعظم نیز گرفته، از مشاهیر اولیای متاخرین چشت بود، در شریعت و طریقت متابعت کلی داشت، عبادت بر

۳: شامل شد

۶: ب: فی الحقیقه

۲: اختیار داند

۵: ج: و الشریعت

۱: ج: خلق ندارد

۴: ب: و ندارد

۷: ج: و طریقت

طریقه ای که از ابتدا آغاز^۱ کرد تا انتهای حیات و مشیخت مساوی داشته، در اقتدای مشایخ و حفظ اوقات و آداب این طایفه از تواضع و حلم و صبر و رضا و تسلیم و شفقت بر خلق و اعانت فقرا نظیری نداشت. در رساله^۲ احوال آل حسن طاهر نویسد، سماع را بغایت دوست داشتی چنانچه وفاتش در عین حالت سماع، دم واپسین را بر ختم این آیه ختم نمود^۳ اَلَّذِي بَيَّدهَ مَلَكُوتَ كُلِّ شَيْءٍ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُونَ. شیخ منجهو مصنف رساله که مرید شاه اعظم خیالی برادر بزرگ اوست از والد خود روایت آرد که ما را در ایام جوانی چون نظر بر جمال شیخ می افتاد بی اختیار حالت بکا دست می داد و این بجهت غربت و شوق او که^۴ با خدا بود در صورت او مشاهده می شد و صاحب مآثر الکرام نویسد که شیخ عبد العزیز دو نیم سالی عمر داشت که پدرش عنایت خرقة و پیرهن بدو نمود و تربیتش حواله قاضی خان خلیفه خود کرده بجوار رحمت حق پیوست، چون اندکی تمیز یافت از میر سید محمد خلف الصدق حاجی عبد الوهاب بخاری اکتساب صوری درس را بپایه تکمیل رسانیده فصوص الحکم ازو خواند، پس اخذ فواید طریق مجاهده دریافت و بمجاهدات درآمد و خرقة خلافت سهرورد یافت^۵ و میر سید احمد اکثر فرمودی که عبد العزیز را تا که مثل خود نکنم از جهان نروم پس از رخصت سید بظفر آباد رفت و امانت والد ماجد خود از حضرت قاضی خان ظفر آبادی گرفت و سه سال در بوته ریاضت چندان گداخت که مس وجود خود را طلای خالص گردانیده و خرقة خود حضرت قاضی خان بدو عنایت کردی، فرمود شیخ عبد العزیز عاشق است، بعده خدمت میر سید ابراهیم ایرجی دریافته جامه خلافت قادریه در بر کرد و ار شیخ تاج محمود خلافت چشتیه دریافت. همانجا از مرآة المبتدین آرد که عقلش بر علمش غالب بود، ازین باعث ادب بسیار کردی، ستر حال بر خود فرض دانستی، اکثر فرمودی قسمی که انبیا^۶ صلوات الله علیهم^۷ را اطهار معجزه فرض است

۱. ب: 'ار و آغاز' ندارد

۲. رساله 'این احوال

۳. ج: 'نموده'

۴. 'که' ندارد

۵. ج: سهرورد 'دریافت'

۶. ب، ج: 'انبیا' را

۷. ج: 'علیهم' ندارد

همچنان اولیا را اخفای کرامت، او را از روح پرفتوح پیغمبر صلی الله علیه وسلم بسیار فواید حاصل شده و از روح اولیا چندان تمتع برداشته که در حقیقت وی را اویسی باید گفت و شکستگی نفس بحدی داشت که هرگز^۱ خود را اعتبار ننهادی و بر کس اعتراض نکردی، بواسطه عبرت دین وی گفتی هر چیری را خدمتگاری باید تا محافظت آن کند، حافظ دین ادب است و هم گفته بنده را تا رسیدن بحق يك گام توان گفت و آن از خود رستن باشد و جمله خود را در سنت نبوی صلی الله علیه وسلم محو کرده بود و اعتقاد و اخلاص با خاندان نبوت زیاده از همه چیز داشت تا بحدی که در محله شیخ ارباب حرفت می ماندند آنها خود را سید می گفتند^۲، چون شیخ برای درس بر می آمد و ازدحام^۳ طلبه می شد در آن میان خرد سالی ازان مردم بازی کنان بنظرش در می آمد، بی توقف درس باز می داشتند و بر پامی خواستند تا آن طفل بازی می کرد او بادب تمام^۴ استاده می ماند و طلبه از بسکه به تنگ آمده بودند نگاهبانان بر سر کوچه می گذاشتند تا هیچ طفلی این طرف نیاید وقتی که خبر بشیخ رسید طالب علمان^۵ را زجر نموده تا زنده بود همین حالت داشت، خلفای او همه صاحب تیقظ و کرامت شدند و همانجا از مولانا عالم کابلی روایت آرد که من در نهصد و شصت و هفت در دهلی بخدمتش رسیدم، خواستم که معنی این دو بیت عارف و کامل جامی را قدس سره بپرسم،^۶ بیت^۷:

عاشقم بیدلم اسیر و غریب کار از دست رفت دستم گیر
ما پیاد تو زنده می مانیم ورنه هجران نمی کند تقصیر

قبل ازان که استفسار نمایم معنی ابیات چندان معارف بیان فرمود که حاجت سوال نماند. این معنی پوشیده نماند که امرا و اکابر دهلی را روی نیاز بخدمتش بود خصوص^۸ بیرم خان خانخانان در اعراسی که شیخ می کرد بنیاز نیازمندی

۱.۱: 'هرگز' ندارد	۲.۱: 'می گرفتند'	۳ ج: 'ازدهام'
۴. ب: 'تمام' ندارد	۵. ب: 'طالبان' را	۶ ج: 'بپرسم' رباعی
۷ ب: 'بیت' ندارد	۸: 'به' بیرم خان	

حاضر می شد، وفاتش روز دو شنبه ششم جمادی الآخر^۱ در سنه^۲ نهصد هفتاد و پنج هجری واقع شد و 'ذره ناچیز و قطب طریقت برده' تاریخ اوست، مرقد مبارکش در صحن خانقاه اشرف، رحمة الله علیه.

موج احوال آن سید عاشق ذات، آن عارف اسرار صفات، آن صوفی عالی حال، میر سید حسین بلغرامی دهلی وال، شاگرد و خلیفه و داماد شیخ عبد العزیز است. در تصوف طرزی مخصوص و طرحی مضبوط داشت. صاحب مآثر الکرام نویسد، ملقب^۳ بسید السادات نقاده دودمان سیادت و سلالة اهل علم و عبادت بود. در سن صغیر جهت کسب علم از وطن مالوف بر آمده^۴ و طالع رسایش بخدمت شیخ عبد العزیز بن شیخ حسن^۵ کمال الحق والدین دهلوی رسانید و در ظل رافت شیخ جا گرفته تلمذ اختیار کرد و کتب معقول و منقول باستعداد تمام گذرانیده قدم بر ذروه کمالات نهاد. درین هنگام شیخ او را بخلعت خلافت ممتاز ساخت و بشرف دامادی خود اختصاص بخشید، او بتقریبی رخت خود بجانب ملک د کهن کشید و مدتی آنجا گذرانیده بدهلی رسید قدم در کنج عزلت افشوده آخر بحکم شیخ در بلغرام آمد و بر مسند ارشاد نشست عالمی بوی تولا نمود، بقعه بلغرام را از جهت فیوضات صوری و معنوی معمور ساخت و در برادری خود نکاح دیگر کرد، سید را از^۶ هر دو زوجه اولاد ذکور و اناث حاضر است. همانجا از مرآة المتدین روایت آرد که وی بس بزرگ عالیشان گذشته انوار مجتبی و آثار مرتضوی از جبینش جلوه می کرد، مردم^۷ او را سید السادات وقت می گفتند، جامع اصول و فروع بود، بمرشدش^۸ بارها بر سر منبر در مجمع عام فرمود، سیدی هر امانتی که ما را سید از جد شما رسید^۹ بسلامت نیاز شما کردم، اکثر مدرسان بدرسش حاضر گشته استفاده بر می داشتند و او را مجتهد زمانه می انگاشتند. قول اوست: چگونه باشد

۱. ج: جمادی الآخری	۲. ج: در سنه ندارد	۳. ج: بلقب سید السادات
۴. ب: برآمد	۵. ۱.۵: حسین	۶. ب: زهر دو
۷. ب: مردم ندارد	۸. ج: او مرشدش	۹. ب: از جد شما ما را

حال کسی که دینش هوس نفس او بود، همتش گرد آوری دنیا باشد نه نیک کردار است که از خلق گردیده بود و بعارف^۱ که از خلق بریده نباشد و در بلغرام هر جا که میت شدی بخانه او رفته فرمودی که جزع و فرع کم کنید، رخصت بتولیت^۲ شوهر دیگر بجوئید که تابنان و نفقه خبردار باشد. چون در هند شوهر دیگر نمی کنند مرد وزن ازین معنی بدی بردند و ناسزای می گفتند سید را بد نمی آمد و فرمودی که جمله اولاد فاطمه مبشر جنت اند هر چند مردم منع می کردند^۳ که سادات بسیار اند که از عبادت باز خواهند ماند این چنین گفتن مصلحت نیست، جواب می داد اگر مصلحت نمی بود^۴ نمی نوشتند، ما نوشته آنها را نقل می کنم و تعظیم زیادت چه خرد و بزرگ از غایت ادب می کردند و این گفتگوی او موافق قول حضرت محیی الدین ابن عربی واقع است که در باب بست و نهم فتوحات مکیه بیان نموده و شیخ ابن حجر مکی روح الله روحه نیز^۵ در صواعق محرقه احادیث نبوی صلی الله علیه وسلم^۶ و قول علما درین باب نقل کرده. مذهب قاضی شهاب الدین ملک العلما طاب مرجعه^۷ همین است از کتاب مناقب السادات قلمی ساخته ان شئت ذلک فاطلب هنا لک، بست ششم رمضان بعد سن الف هجری رخت سفر آخرت بر بست و در بلغرام مرقد شریفش زیارتگاه خلق است، رحمة الله علیه. صاحب مآثر الکرام نویسند، ابراهیم المعروف به سید میان بن سید غلام محمد بن سید عبد الحق بن سید حسین بلغراسی دهلی وال از مشایخ کبار بود، نشأ فقر بلند داشت و در زاویه خدا پرستی می گذرانید و بر جوار مزار جد خود سید حسین مسجدی و^۸ خانقاهی بنا ساخته خدمت فقرا شعار خود ساخته خبر گیری مسافران می کرد و دقیقه ای از دقایق خدمت فرو نمی گذاشت^۹، بستم رمضان سنه یک هزار و یکصد و چهارده هجری برحمت حق پیوست.

۱. ب: 'ونه عارف'	۲. ا: 'نویست'	۳. ا: 'منع میکنند'
۴. ا: 'مصلحت نمی شد'	۵. ا: 'نیز ندارد'	۶. ب، ج: 'احادیث نبوی و قول'
۷. ب: 'طاب مرجعه'	۸. ا: 'مسجد وی خانقاهی'	۹. ا: 'فرو نمی گذاشت'

موج احوال آن محو بمشاهده غالب، آن محبوب مرغوب را طالب، آن
مخصوصان درگاه مغنی^۱، کامل وقت حضرت شاه عبد الغنی، صاحب تاریخ
بداؤنی نویسد، از خلفای شیخ عبدالعزیز است، در ترك این ادهم وقت بود تجرید
شبلی زمان، در ابتدا که طالب علمی در بداؤن می کرد و حال بر او غالب می آمد
تا يك يکپاس در عین سبق خواندن از شنیدن نغمه بی هوش می ماند و بنا بر بعضی
علاقی از ممر تاهل بسر راه طالبان را آگاه می گردانید، فرد:^۲
در^۳ راه خدا که ره زنان اند آن راه زنان همین زنان اند
از طلب اهل کفاف بدهلی آمد و بملازمت تا تارخان حاکم ری که در لباس اهل
دول از اهل الله بود، رسید و ارادت آورد. شیخ عبد العزیز تحصیل تمام کتب
متداوله متعارفه در خدمتش نمود، سالها درس گفت، بیکبار جذبۀ عنایت الهی
گریبان گیر او شد و از همه اشغال کناره گرفت. بعد از تحصیل کمال بیرون از
آبادانی بجانب قدم گاه حضرت رسالت پناه صلعم^۴ در مسجدی مشهور بمسجد
خانجهان سکونت گرید، پیوسته باعتکاف می گذرانید، با آنکه عیال بسیار داشت
راه سلوک را بقدم توکل می سپرد، قریب بیک قرن^۵ باشد که از زاویۀ عزلت قدم
بیرون ننهاد^۶. و در مرآة جهان نما نویسد، بعد چندی از شهر بر آمده قریب
بعیدگاه فیروز شاه مع عیال مقیم شد، نهم جمادی الثانی سنه هزار و هفده وفات
یافت^۷. شیخ احمد دهلوی صاحب، دارا شکوه پسر او بود، استخوان پدر را در وقت
اورنگزیب بسعی قضات بر آورده بجای دیگر دفن کرد.

موج احوال شیخ ولی محمد^۸ دهلوی مرید و خلیفۀ شیخ عبد العزیز است.
در مرآة جهان نما نویسد، بصفات حمیده آراسته بود، صحبت وی اثرها^۹ داشت، از
وفات پسر بعد نه روز که هیزدهم جمادی الثانی سنه هزار و هفده بود فوت کرد،
نزديك خانه خود در قدمگاه سید عالم صلعم^{۱۰} مدفون شد.

۱. ب: درگاه 'مغنی'	۲. ج: 'فرد' ندارد	۳. ا: 'و' در
۴. ج: پناه 'صلی الله علیه و آله وسلم'	۵. ا: بیک 'قرون'	۶. ج: بیرون 'نه نهاد'
۷. ج: 'یافت' ندارد	۸. ب: 'ولی دهلوی'	۹. ا: 'اثر' داشت
۱۰. ج: 'صلوة الله'		

موج احوال آن ولی بهشتی، حضرت شیخ^۱ هارون چشتی، در مرآة جهان نما نویسد، از اجله اولیای سهارنپور است و آنجا بفضایل و کمالات و بزرگی بمرتبه کمال داشت. ملک فرید سهروردی روزی که بسهارنپور رسید بخانقاه شیخ هارون رفت،^۲ از جهت عرس پیران او مجلس سرود و سماع گرم بود، ملک فرید هم رفت و بصف نعال استاد^۳، شیخ تواجد کنان آمد و ملک زید را در کنار گرفت و گفت مرگ من رسید، اکنون مسند ارشاد بوجود باجود تو مزین باد، بعد از سه روز دهم رجب سنه هشتصد دوازده رحلت کرد، مزارش بسر رشته^۴ بازار زیارتگاه عالم آنجا است.

موج احوال آن در مرتبه شهادت به سروری، مولانا عبد الجلیل جونپوری، صاحب گلزار ابرار نویسد که وی خلیفه شیخ عزیر الحق است، فضیلت مند کمالات دستگاه، ریاضت شعار، عرفان گذار بود. کتب متداوله را محققانه درس گفتی و بیشتر روزه طی داشتی، در اثنای تواجد و رقت فرمودی که ایزد تعالی بر من تصور مسایل علمیه تجلی می فرماید، در سال نهصد و هشتاد و نه عازم سفر مبارک حجاز بود ناگاه در خانقاه پیر^۵ جمعی اوباش بیباک برور ریخته شهیدش ساختند همانجا خوابگاه گرفت.

موج احوال آن درویش احق، نجم الحق چایلده^۶ نام اوست، بزرگ خلیفه شیخ عبد العزیز است، در موضع سوهنه در مضافات دهلی کلبه داشت، صاحب مقامات عالی بود، بسیاری کسان از فیض تربیتش بمرتبه تکمیل رسیدند، چنانچه شیخ سعد الله دهلوی چشتی بغایت صاحب^۷ توکل که سوای انتظار عنایت غیبی نوعی تکلف در تلاش روزی نمی کرد از دور گوشه زیستنی خود از خانقاه گزینان شیخ چایلده^۸ دهلوی گفتی و شرف دامادی شیخ عبد العزیز ظاهر^۹ ساختی و پدرش شیخ محی الدین ملیح الملك که در سرکار عادلشاه برهانپوری منصب عرض بیگی داشت، بموجب درخواست او از دهلی به برهانپور رفت، بعد از چند سال وفات کرد، مزارش همانجا است.

۱. ج: 'شیخ' ندارد

۲. ا: 'رفت' ندارد

۳. ا: 'استاد'

۴. ب: 'بسر رشته'

۵. ج: 'پیر' جمع

۶. ح: 'چایلده'

۷. ا: 'صاحب' ندارد

۸. ج: 'چایلده' دهلوی

۹. ج: 'پیر' ظاهر ساختی

موج احوال آن صدر نشین مقام برتری، حضرت معتقد شاه جهجری که قصبه ایست در نواح دهلی، از خلفای خاندان شاه عبد العزیز است. مولوی غلام حسین فرماید، متعبد و متورع، صاحب زهد و ریاضت کیش بود، محبوب الابرار نام کتابی در احوال اولیای نامدار و اصفیای ذوی الاقتدار سلسله خود و غیر آن بوجه احسن نوشته، در سنه یک هزار و دو صد وفات کرد، يك خلف و خلیفه عقب گذاشت.

موج احوال آن وقایع و قایه حسنات، آن هدایه هدایه برکات، آن خود فراموش و خدایا^۱ و قطب اوقت حضرت بندگی شیخ الهداد^۲، اعظم خلیفه راجه حامد شه^۳ است و اکبر مشایخ جونپور است، از معظمان این طایفه بکثرت مرتبه بلند و بغایت درجه ارجمند اندر علم شریعت و طریقت داشت و از فیض تلقینش شیخ معروف که ذکرش می آید همای اوج مرتبه اقطابی گردید. در علم ظاهر بیک واسطه شاگرد قاضی شهاب الدین ملک العلما جونپوری که ذکرش بخلفای میر سید اشرف جهانگیر سمنانی باید خواست بود^۴، از وفور علم او را پیش از احیا کردن شیوه نامرادی شهرت بسیار بوده است و مصنف شرح کافی و هدایه و بزدوی و مدارك است و در تنقیح مطالب علمی قدرتی عظیم داشت و کیفیت ارادتش مفصل بذکر شیخ حسن طاهر^۵ که در سلوک طریقت و علوم شریعت رفیق او بوده است نوشته شد، رحمه الله علیه.

موج احوال آن رئیس الابرار، آن کاشف الاسرار، آن رئیس خلائق نوری، مرجع اقطاب شیخ معروف جونپوری، مرید بندگی شیخ الهداد جونپوریست. از محتشمان این طایفه اکبر متصوف و اعلی موحد، شانی عالی و تربیتش حکم کبریت احمر داشت، بندگی شیخ نظام الدین امیتهی با وجود بیعت حضرت سید راجه حامد شه از تربیت و تلقین آنصاحب کمال بمرتبه اقطابی رسید، کدام کمال ازان زیاده تر خواهد بود که مثل قطب الاقطاب خلیفه داشت، و دیگر خلیفه او شیخ احمد جونپوری عالم و کامل و متوکل و متشع و متبرک صاحب کرامت بود.

۳: 'شه' ندارد

۲: ب: 'حضرت شیخ بندگی شیخ الهداد'

۵: ا: 'حسن' ظاهر

۱: ب: 'خدا آباد'

۴: ب: 'بود' ندارد

موج احوال آن ساجد محراب ابروی نگار، آن واعظ منبر نشین تلقین اسرار، آن فرزند حضرت رحمة للعالمین، آن امام الکاملین والواصلین، آن از فیوضات سلسله حضرت نور بمقام نور علی نور، مرجع افراد حضرت بندگی سید^۱ **راجه نور**، مرید حضرت قاضی شه بن قطب برحق حضرتشاه حسام الحق و الدین مانکیپوریست، خلف و خلیفه سید حامد شه است. چون حضرت حسام الحق خرقة و امانت پیران چشمت بدست مبارک خود بفرزند دلبنده خود قاضی شه عطا کرد و انواع نعمت دو جهانی باو ایثار نموده فرمود که اول مرید فرزندانم قاضی شه بمرتبه قطبیت خواهد رسید راجه حامد شه همانوقت فرزند خود راجه نور را که شش ماه سن داشت آورده مرید قاضی شه کنانید، چون این خبر بحضرت حسام الحق رسید، فرمود هر نعمتی که حق تعالی بمن عنایت کرده بود خود گرفت و آنچه به پسر ارزانی داشته^۲ بود بفرزند خود برد، الغرض حق سبحانه تعالی حضرت راجه نور را بمقامات علیای ولایت و مدارج مرتفع هدایت رسانیده^۳ وحید العصر و فرید الدهر گردانید، کمالاتش اظهر من الشمس است و کدام کمال زیاده ازان تصور شود که مثل قطب الاقطاب بندگی شیخ نظام الدین مرید داشت و بحکم الولد سر لایبه وارث کرامات و خوارق عادات پدر بزرگوار خود شده، لباس سپهگری ستر حال باطن ساخته قطب وقت خود بود و سوم رمضان سنه نهصد چهل و هفت داخل نور الهی گردید. ع: 'شد نهان نور بنور جاوید' تاریخ اوست 'آفتاب نور را ز' نیز تاریخ او آمده، در آخر مصرع این بیت نیز تاریخ اوست:

فکر تاریخ را چودل بشتافت نور چشم رسول احمد یافت

موج احوال آن روح روان رهروان، آن رهنمای پیروان، آن برگزیده الله تبارک، ولی کامل حضرت راجه سید مبارک، خلف و خلیفه راجه سید نور است. از اعظم اولیای صاحب کرامات و اکابر عاشقان در تصوف و عشق مرتبه بلند داشت، کرامتش را از اینجاقیاس باید کرد که پسرش راجه سید مجتبی دوازده ساله بود که آن حضرت وقت شب وفات نمود، صبح دایه سید مجتبی در عین نوحه و زاری بر زبان آورد که مجتبی را هنوز تلقین نکرده بود و خود ازینجهان انتقال فرمود،

۱. ب: 'بندگی حضرت سید'

۲. ب: 'داشته' ندارد

۳. ب: 'رسانده'

بر فور این کلمه آن حضرت زنده شد، برخاست و فرمود، مجتبی را تلقین نموده ازین عالم خواهد رفت، پس پنج سال دیگر درین عالم مانده، از سایر اکساب و امانات اجداد پیران سید مجتبی را بهره ور و تلقین نموده فرمود حالا احیای صحبت به تو باقی نمانده پس ازین عالم بملاء اعلی شتافت و کیفیت احوال سید مجتبی را نیز ازین قصه باید فهمید که برای تربیت او^۱ حق سبحانه تعالی پدرش را از ممات بحیات آورد.

موج احوال آن فانوس شمع عین الیقین، آن چراغ قندیل حق الیقین، آن خازن کمالات بلند، آن معدن تصرفات ارجمند، آن دایم مستغرق بمشاهده حضرت الله، قطب الاقطاب راجه **سید احمد حلیم الله** بن راجه سید مجتبی بن راجه سید مبارک بن راجه نور الحق. از اکابران دین^۲ و عاشقان رب العالمین، بغایت عالیشان^۳ در کرامت و نهایت بلند مکان، در هدایت یادگار کمالات اجداد و تفاخر^۴ طایفه تودد و وداد، معالی منقبت و عالی درجات، خرقه دست بدست از آبای بزرگوار خود یافته، کمالاتش را از اینجا قیاس باید کرد که به چه مرتبه در هند سنویری نام جانوری پرند است که در هر قصبه و قریه اسم او را اختلاف است، او ضابطه دارد که جانور پرند را می کشد و بسوراخ خود می برد^۵ و او را شش ماه با خود دارد و فیض^۶ می بخشد، بعد دو سه روز آن جانور زنده می شود و هو بهو^۷ شکل سنویری می گیرد. آنجناب فرمودی که اگر فقیر را در باره تلقین و فیض قوت بمثل قوت سنویری هم نباشد چه فقیر است. شاه خضر نام مریدی داشت او را همراه گرفته در حجره چله کشید، بعد اربعین که در را وا کردند فرمود خضر اول تو بیرون رو، خضر از حجره بر آمد، خلائق حضار خضر را بعینه بر صورت آن حضرت یافتند بی اختیار برپایش افتادند، خضر می گفت که منم خضر، هنوز در حجره هیچکس را از مشاهده جمال آن حضرت اعتبار نمی آمد،^۸ چون آن حضرت هم از حجره بر آمد يك مو در صورت او و حضرت خضر فرق نیافتند، منشاء آن قول درست آمد. اهلیه آن

۳. ب: 'بغایت عالیشان' ندارد

۶. ب: 'فیضی' می بخشد

۲. ب: 'اکابر' دین

۵. ا: 'خود' برد

۸. ا: 'نمی' آید

۱. ج: 'امر' حق

۴. ا: 'و' ندارد

۷. ب: 'هو' هو

حضرت روزی فرمود که حالا در میان صورت ایشان و خضر فرقی نیست، خضر را پیش خوانده بشرة مبارک خود را^۱ بر^۲ روی او مالید از تصرف و خرق يك خال^۳ بلند و کنده بر بشرة خضر پیدا شد که موجب شناخت فرق مرید و پیر گشت. کمالاتش ازین زیاده تر است این مختصر گنجایش آن نیافت. در زاد الآخرة تصنیف حضرت شاه غلام رشید بن ابوالکشف بدر الحق شیخ محمد ارشد بن عبد الرشید جونپوری^۴ مرقوم است که آن حضرت در وقت خود قطب الاقطاب بود، فرمود اگر بمیرم پایان پدرم دفن سازند که زایران مزار پدرم خاک ما را پایمال^۵ سازند.

موج احوال آن عاشق همرنگ یار، آن فارغ از مشاهده اغیار، آن رهرو
طریق صراط المستقیم، ولی بی اشتباه حضرت میر سید^۶ ابراهیم، از سادات گردیزی مانکپوریست، در سلسله چشت مرید و خلیفه عم خود راجه سید احمد حلیم الله است، حق سبحانه و تعالی شانی عظیم و قدم مستقیم بدو بخشیده که در معاصرانش باحوال کسی کم یافته می شود. حضرت میر سید عبد الحق پدر عالیقدر او که انتقال کرد آنحضرت بوی بیعت و خلافت را مشرف نگشت، بعد چندی عزم روزگار سپهگری نمود، عم بزرگوارش فرمود که شما بر مسند خلافت پدر خود چرا نمی نشینید؟ گفت که در حین حیات ایشان بیعت نکردی ام بدون بیعت سجاده شدن خوشنما نیست، پس راجه سید احمد آن حضرت را با اسباب اسبان و شتران و خیمه و غیره و رخت دنیا داری پیش امیری از مریدان خود برد^۷، بعد ملاقات روزی برای روزگارش سعی فرمود، او عملداری يك محال جید سیر حال^۸ معه علوفه^۹ پیش قرار برای او معین ساخته سند و خلعت بخدست راجه سید احمد فرستاد که این^{۱۰} خلعت صاحبزاده است، ما را مجال نیست که بر وضع دیگران خلعت از حضور خود بدهم، آن حضرت از دست حق پرست خود پوشانند و رخصت فرمایند، هم در آن وقت درویشی سیاح در رسید و از راجه سید^{۱۱} احمد

۱.۳: يك 'خیال'

۲.ب: روی او مالید

۱: خود بر روی

۵: پایان سازند

۴.ب: بدر الحق شیخ محمد ارشد بن عبد الرشید جونپوری ندارد

۸.ج: نسیر حاصل'

۱.۷: برد ندارد

۶.ب: سید ندارد

۱۱.ب: سید ندارد

۱۰.ب: این ندارد

۹: معه 'الوفه'

گفت که کلمة الحق بفرمایند، او حضرت بهحافظ کثرت مجمع مجلس فرمود که بر وقت خواهم گفت، بعد دیری که کثرت کم شد آن فقیر باز درخواست کرد، آنوقت میر سید ابراهیم رو برو عم بزرگوار خود نشسته بود، باز حضرت راجه فرمود که برو وقت گفته خواهد شد. سید ابراهیم دانست^۱ که این وقت سوی من دیگری محل مجلس نیست از آنجا برخاست لیکن گرانی بخاطر آورد که مرا پیش امیر نوکر کنانیده اند بلحاظ این احسانات مرا محل دریافتند، خیر خدا کریم من است، نوکری این امیر که مرید ایشانست نخواهم کرد، از آنجا آمده اسباب خود باز کرد و می خواست که بعزم وطن سوار شود، حضرت راجه را خبر کردند، یکی از مقدم مریدان خود را برای دلداری ایشان فرستاده^۲، حضرت میر گفت اگر من محل ام پس مانند من چه سود؟ او گفت، از راه فرزندی شما لخت جگر آید و در معاملات فقر که مطلق نسبت باین مقدمات شما را نیست البته بیگانه و محل آید، این محل آزرده گی و گرانی نیست، در همین گفتگو آن درویش محفل را خالی از اغیار یافته کلمة الحق از حضرت راجه دریافته، هم بشنیدن این قال مقال که از^۳ حضرت میر واقع بود آمده شنید، باز بخدمت حضرت راجه گفت که ایشان لایق سپهگری نیستند، برای ایشان نعمت و^۴ خلافت و سجاده نشینی خود تجویز فرمایند، پس حضرت راجه برای دلداری ایشان خود تشریف آورده قال و قیل از زبان حضرت میر بر آمد که من اسباب دنیا را نمی خواهم، پس آن حضرت اسپان و غیره اسباب را همانجا فروخته زرش را بپخانه فرستاده^۵ که بقرض خواهان بدهند و حضرت میر را در سلك مریدان خود داخل گردانید و فرمود که خلافت و سجاده نشینی در مانکپور باجماع خلایق خواهم داد و طعامها پخته قسمت عالم خواهم نمود، پس آن حضرت او را تعلیم شروع نمود، در شش ماه انوار معرفت و حقیقت از حسن تربیت آن رموز دان قدرت و قدر بر او مکشوف گشت، بعد از آنکه بمانکپور آمدند باجماع خلایق خرقة خلافت و جانشینی را باو ایثار فرمود، پس او بر مسند هدایت نشست و عالمی بوی تولا نمود، گم گشتگان باده ضلالت را هدایت می بخشید. چندان تصرفات صوری و معنوی که ازو بعمل آمده زمانه ها^۶

۱. ب. ابراهیم گفت

۲. ب. ج. فرستاد

۳. ا. ار ندارد

۵. ب. فرستاد

۶. ح. زمانه هست

است که زبان کلک یار ندارد و برسم مرشدان خود از شنودن سرود و تواجد دران حالت عادت داشت و خوارقات او انتهای ندارد، این نیازمند بمختصری^۱ بلحاظ برکات این اوراق می پردازد^۲ که آن حضرت را بیماری صعب رو داد که مطلق توقع زندگی نماند، چون حالت استحضار رسید هر چهار خلیفه آنحضرت شاه بدرالاسلام احمد پوری توابع دریا آباد و حضرت شاه فتح محمد اله آبادی و شاه امام الدین و شاه نعیم الدین هنگامی حاضر بودند از نوحه و فغان زنان که بلند شد آنحضرت چشم وا کرد، آنها عرض کردند که اطفال آنحضرت خرد سال اند و نوبت بیعت و تلقین ایشان نشده، از جناب الهی برای حیات خود دعا فرمایند که چندی دیگر برای تربیت ما مردم در دنیا باشند، آنرا شنیده چشم بست، بعد ساعتی که چشم وا کرد فرمود که پیران ما بجناب الهی استدعای زیست فقیر کردند، شش ماه را ماندن در دنیا دیگر اجازت الهی صادر شد، خاطر جمع دارید، بعد پنج شش روز صحت کلی حاصل شد، میر عبد الحی و میر میران پسران خود را بیعت کرد و خلافت بخشیده تربیت ایشان بر چهار خلفای خود که اسم ایشان سابق نوشته شد حواله نموده، بعد شش ماه روزی تب آنحضرت را لاحق گردید، فرمود که این کدام ماه است؟ جمادی الاول ظاهر گردید. فرمود که آن شش ماه که از حق تعالی برای زیست خود وعده یافته بودم آخر شد، پس بیماری روز بروز زیاده شدن گرفت، بچهارم جمادی الاول که حالت استحضار برو غلبه کرد رجال الغیب بمسجد سرای او آمدند، او بخدام گفت که خدمت درویشان نمایند، چون نان و آب حاضر کردند گفتند که این مرد فردا ازین جهان نقل خواهد کرد، برای غسل و جنازه و نماز او آمده ایم، پنجم جمادی الاول سنه هزار و هفتاد هجری بملاء اعلی شتافت، قبر در مانکیپور. میر عبد الحی و میر میران پسران او صاحب مقامات و حالات و تلقین و ارشاد طالبان و برپا کننده سلسله بودند. عبد الحی را تریخ وصال 'آفتاب کرامت' است. مرشد وقت میر سید ابراهیم بن میر میران بن سید ابراهیم بغایت بزرگ و صاحب کمالات در تصوف رتبه عالی داشت، پسرش سید راجه نور راوی سایر احوال اجداد خود است، بسیار بزرگ بود، از نگارنده زخار محبت

۱. ج: 'مختصر'

۲. ج: نمی 'بردارد'

داشت. شاه بدر الاسلام احمد پوری از محبوب ترین مریدان سید ابراهیم علی است، به هر وقت^۱ تقسیم ورثه دنیا برابر پسران خود يك حصه بدو هم داد و بخرقه خلافت ممتاز کرد، او از طرف خود حصه خود را بمرشد زادگان سپرد و تربیت نمود مدة العمر از آستانه پیر جدا نشد، بست^۲ و هفتم جمادی الاول سنه یکهزار یکصد و بست و يك وفات یافت در دایره مزار پیر مدفن یافت و شاه امام الدین و شاه نعیم الدین تهگامی از خلفای مریدان میر سید ابراهیم علی اند ریاضت کثیر نموده حالت قوی بهم رسانیده ارین جهان در گذشتند. محمد صالح پدر مولانا عبد الباسط امیتھوی از خلفای سید ابراهیم است و شیخ هیلا امیتھوی نیز از خلفای اوست، تصرف از پیر دیده مرید شد و شاه جلال الدین اله آبادی خلیفه بدر الاسلام میر سید ابراهیم است، صاحب کرامت بود. وقتی مسافران را قزاقان کشتند، او تصرف نمود قطع طریقان از خود حاضر^۳ شدند و سلام آوردند توبه کرده مرید گشتند و تلقین یافتند، یکی را مومن شاه و دیگری را لال شاه اسم شد. و^۴ شاه دین علی و شاه رفیق از فیض یافتگان شاه مومن صاحب حال و اهل علم، در دیار عرب رفته اقامت نمودند و اکثر علما از مریدان شاه مومن در اکبر نگر اند. شاه غلام رسول یکی از علمای بنگاله بدولت شاه مومن مجذوب صاحب کرامت شد، مزارش در تيله^۵ گرهی است از خاکش نیز عالم را فیض صوری و معنویست.

موج احوال آن سید ظاهر کرامات، آن افضل الدهر با کثیر^۶ علامات، آن اشرف فرزندان حضرت احمد تاج العاشقین حضرت **سید شاه فتح محمد** بزرگانش از سبزووار بهند آمده در قریه سیدانه معموله توابع اله آباد سکونت گزیدند، تاج العاشقین ابتداء تحصیل علم نمود، از فاتحه سه چهار کتب باقی بودند که در سپاهیان عالمگیر اورنگزیب نوکر شد، چون جذب حق بدو رسید بدرویشی رجوع کرد، آن درویش غیر از افضل تحصیل تمام را تلقین نمی کرد. سید را خواندن کتب که باقی بود^۷ ضرور افتاد، شب پیر خود سید ابراهیم را بخواب دید ارشاد یافت، این جا

۱. ب: 'تر وقت'

۲. ج: 'نه بست'

۳. ۱: 'حاضر شدند'

۴. ۱: 'دین' و شاه دین

۵. ب: 'تیلہ' گرهی

۶. ب: 'با کثیر علامات'

۷. ۱: 'باقی بودند'

چه کمی است که التجا بدیگران کنی؟ پس سید از بادشاه رخصت خواست، بادشاه امانت جزیه غازیپور بدو مقرر ساخته رخصت داد. پس سید همراه تهماس خان عامل غازیپور چون بمانکیپور رسید از غایت اعتقاد تهماس خان خدمت میر سید ابراهیم را دریافت و بمنّت والاحاح تمنای قدوم سید ابراهیم بغازیپور نمود مقبول افتاد، سید همانجا از پیر تلقین یافته مجاهدات را بپایه کمال رسانید، ابراهیم بمانکیپور آمده بجوار رحمت حق پیوست سپس حضرت سید اموال و اسباب دنیا^۱ را در راه خدا تاراج داده بکمال توکل در اله آباد بطاعت و عبادت گذرانید، آخر استغراق برو غالب آمد تا سه سه روز افاقه او را نمی آمد و از صدای هوای تند و قدم انسان تواجد بدو رو می داد، درین حالات از نماز قاصر نمی شد و حقوق شرع در هیچ حال ازوفوت نمی گردید. او را تصانیف بسیار است مثل تفسیر محمدی بر کلام الله و موافق حقایق تفسیر و حل المشکلات رساله در حقایق و معارف تصوف مجمع الانوار^۲ و مجمع الاسرار، جمیع کلام ایشان^۳ بر وتیره اظهار حقیقت محمدی صلی الله علیه وسلم^۴ است، پانزدهم رجب روز چهارشنبه سنه یکهزار یکصد و چهل و سه بقریه خود وفات نمود، مرقدش در قصبه سیدانه بر نه کروه مشرق اله آباد واقع است. سپس از پسرانش سید ظهور محمد مسند سجادگی را از اطاعت^۵ و عبادت و تقوی^۶ و طهارت با جمیع حقوق صوری و معنوی زیب داد.

موج احوال آن صندوق گرامی اشتیاق، آن درج گوهر محبت و وفاق، آن تصوف و مشیخت عنوان، حضرت شاه ابوالغوث^۷ مشهور به گرم دیوان، اعظم خلیفه شاه فتح محمد است. در بذل و سخا و زهد و ورع ممتاز بود. فنا دوست و تواضع شعار داشت^۸، در تربیت طالبان دستی قوی داشت، اکثران از طفیل او بهره ور معرفت شدند، در هند^۹ اکثر درویش را دیوان می گویند از جهت جلال خاطرش گرم دیوان می گفتند. وی را مریدان خوب خوب بودند مثل مولوی رحمت الله قدوای

۱. ۱: 'اسباب و اموال دنیا' ۲. ۱: 'مجمع الانوار' ندارد ۳. ج: 'کلام انسان' ۴. ب: 'صلی الله علیه وسلم' ندارد ۵. ب: 'از طاعت' ۶. ب: 'و تقوی او' ۷. ج: 'ابو الغیث' ۸. ج: 'شعار بود' ۹. ۱: 'در هند'

برادر شاه بدر عالم قادری قدوای، صاحب تزکیه و تصفیه قلب مرتاض بزهده و ممتاز بتقوی^۱ و میر غلام محمد محمد آبادی و میر احمد الله گور کهپوری و شاه عبد الکریم دکنی و شاه نور محمد هیزم فروش اکبر آبادی و شاه عبد اللطیف و شاه ولی وغیره، مراتبات فقر^۲ کامل داشتند. چون حضرت گرم دیوان وفات یافت در قریه ولید پور بهیره توابع اعظم گره وطن خود مدفون شد، بالفعل شاه عبد الله خلیفه او قایم مقام است، در عبادت بنماز^۳ معکوس خیلی مایل.

موج احوال آن بیاد دوست مسرور، حضرت سید شاه بده ساکن ماراپور که قریه ایست بنواح چنار^۴، مرید راجه سید مرتضی مانکپوری است، سیر معموره عالم نموده آخر بدهلی آمد، یکی از اکابر سلسله قادریه هم نعمتها یافت. مرزا احمد پسر محمد شاه را غایط و بول قبض، اطبا و فقرا از علاج و دعا باز ماندند، آنحضرت را بقصر سلطانی بردند بر فور قدومش سلطان زاده را صحت شد از سر غایت اعتقاد^۵ زیر جهر و کة قلعه تکیه ای برای آنحضرت بنا نموده مقیم گردانید، با سایر یاران خود بعبادت مشغول ماندی و مطلق وضع خود را از لباس و قوت تغییر نداد. فتوح سلطانی مصرف مساکن بود، فروتنی و عجز و انکسار از صغار و کبار خاصه شعار او بود، شاه جهیدا محذوب که احوالش بلجة مجاذیب باید خواست مرید او بود، رحمة الله علیه.

موج احوال، آن کاشف اسرار قلوب، آن از غلبه تجلیات مغلوب، آن دایم بتصور حضوری، یگانه زمانه شاه بندهو مانکپوری از نژاد راجه حامد شه است. معصوم علی گوید، استغراق بدرجه ای بروی غالب بود و مقدور و طاقت حرف محبت نداشت. روزی از کسی پرسید کیستی؟ او گفت، پاسبان صاحب، بر فور بسنوح^۶ این حرف بوجد آمده برخاست که قدوم^۷ او گیرد، پاسبان بگریخت تعقب او کرد بخندق در افتاد، سه شبانه روز آنجا بیهوش ماند، مردم خبر یافته بسرایش برداشته آوردند، وقت وضو اکثر استغراق او را رو دادی تا وقت دیگر نماز همچنان

۱. ج: نه ندارد

۲. ا: فقیر کامل

۳. ج: به ندارد

۴. ج: بنواح خبار

۵. ا: اعتقاد ندارد

۶. ب: بر در بسنوح؛ ج: به ندارد

۷. ب: قدم او

نشسته ماندی، زنی مغنیه روزی بسرآئید، خوش شده دعای خیر کرد، از ناظم اله آباد خیلی انتفاع بآن زن رسید، در سنه یکهزار دو صد هجری وفات یافت.

موج احوال آن عارف با یقین، آن کامل صاحب ارشاد تلقین، آن از خاصان اصحاب حضوری، **حضرت شیخ سلونه مانکپوری**، عالم بینظیر^۱ کامل با کمال صفا^۲، مجاهد و مشاهد خدا، افضل العصر در کشف و استغراق بعلو کمالات و حالات یگانه آفاق بوده است. آخوند درویزه در تذکرة الابرار آرد که شیخنا امامنا یعنی آن حضرت شعل ظاهر و باطن بحق داشته بالکل از ما سوی الله انقطاع داشت. سوای درس هیچ ساعتی از اعمال جوارح خالی نبود^۳ حتی که انگشت دست راست او بطریق عقد انامل در تسبیح بحرکت بودی و در شغل باطن استغراق غالب داشت. روزی از بام سرای در ذکر خیلی حالتی بروی طاری گشت که بیخود پائین در افتاد، مطلق او را خبر نشد سرش همچنان متحرک بود. روزی فقیر بچه جنین گاو را پخته دعوت او نمود، پدر کلبه فقیر رسید، فرمودی سید علی^۴ چنین گوشت در شرع حلال نیست، این بگفت و بر گشت. من همه گوشت بیرون انداختم ازین جنس ویرا نقول کشف و کرامت آنجا بسیار نوشته درین مختصر نگنجد.

موج احوال آن افضل آفاق، آن سر قافله اهل وفاق، آن خلاصه خاندان نبوی صلی الله علیه وسلم **میر سید علی ترمذی**، از اکابر مشایخ و اهم عاشق ذات خدا خلیفه و مرید راجه حامد شه مانکپوریست. در تذکرة الابرار آخوند درویزه سوای این حکایت ترک که ازو دیگر احوال بر نمی آید در تمام کتب نوشته نیافتم و چون چنین خلفا مثل شیخ سالار^۵ و آخوند در ویزه دارد پس کدام کمال زیاده تر ازین خواهد شد و معتصم بعروة الوثقی حضرت مصطفی خلف و خلیفه شیخ سالار گوید، چون پیر دستگیر سید علی ترمذی در پانی پت بزیارت شیخ اشرف بو علی قلندر در عالم سپهگری مشرف شد^۶ او را حالتی دگرگون گردید و تاثیر کلی رو داد و اسب و سلاح را ببقالی^۷ سپرد که پدرم را برسان اما خودش باز گاهی^۸ پدر ملاقات نکرد، رحمة الله علیه.

۱. ب. 'عالم بینظیر' ندارد

۲. ج. 'کامل کمال صفا'

۳. ب. 'ای سید علی'

۴. ب. 'مشراف شدند'

۵. ب. 'سالار رومی'

۶. ا. 'باز گاه'

۷. ا. 'به بقالی'

موج احوال آن شیخ الاسلام والمسلمین، آن رئیس العلماء العالمین، آن غریق بحر مرحومی، شیخ سالار رومی، مشایخ لایق ستایش، مهجوران مشاهده را آسایش، ولی کامل زمان، محترم اصفیای دوران، هادی مشتاقان جمال ذات، رهنمای رهروان بی علامات بوده است. در تذکرة الابرار آخوند درویزه نویسد، متورع و متشع، صوفی با صفا، بنده با وفا، ب کمال علو مراتب عشق اتحاد فروتنی و انکسار و ریاضت و عبادت که درو دیده در معاصرانش کم یافته و همانجا از اقوال او که بتحریر آورده بوی غایت فضل و کمال اوست درین مختصر نمی گنجد. بعضی روایاتش در احوال ملا آخوند درویزه گزارش می یابد طرفه خرق او اینست که پسرش را در شکار معاندان مجروح ساختند و اثر آن جراحت^۱ بر دست خود گرفت و بهمان علت وفات یافت^۲ و پسرش را آسیبی نرسید^۳، رحمة الله علیه.

موج احوال آن ناظر اسرار کونین، حضرت شیخ حسین خلف و خلیفه شیخ سالار است. کمالاتش را^۴ ازینجا قیاس باید کرد که بعد فوت پدر^۵ او که آخوند درویزه بدایرة او رسید آنوقت در مراقبه بود، سر بر آورد و بعد فرح و نشاط فرمود که آنهم^۶ در مشاهده پدرم فرمود دو خرقه خود گذاشته ام یکی را پارچه پارچه کرده تبرک کن در میان معتقدان و دویمی را شخصی آینده که این وقت می رسد بدو بده اینک خرقه حاضر است.

موج احوال آن عنقای قاف قدرت، آن مظهر مقدمات ندرت، آن با نفس خود دایم در ستیزه، همای اوج کمال میر سید علی معروف به آخوند درویزه، مرید شیخ سالار وی مرید میر^۷ سید علی ترمذی وی مرید راجه سید حامد شه. حامد الدین قطب عالم و شیخ نور که پیر حسام الدین بود نورالدین نوشته و سایر پیران پیر را نیز بدستور باضافت دین اسم هر یک را بترقیم آورده. حضرت آخوند بس مشایخ عظیم الشان بود، در متابعت سنت مثل او کمتر یافته می شود و او از اولیای

۱.۳: آسیبی نرسد

۱.۲: یافت ندارد

۱.۱: آن حرارت

۶.ب: که اینهم

۱.۵: پدر ندارد

۱.۴: کمالاتش ازینجا

۱.۷: مرید پیر سید علی

تحت قبای بود، بامیر مدام در باب سماع احتساب کردی. وقتی پیر او مشغول سمع بود، آخوند درويزه آستین پیراهن او بگرفت، او آستین خود را بر افشاند، آخوند بالای کوهی که متصل آنجا بود بیفتاد، چون پیر را افاقه رو داد بار طلبیده^۱ و نیز آنحضرت در تذکرة الابرار آرد که از طفولیت صحبت گزین علما و فقرا^۲ بودم. پدرم خواست که مرا مصاحب بادشاه گرداند بحیله ازان در گذشتم در پانی پت از پدر رخصت راه خدا یافتم و بمانکپور رسیدم، از شیخ سلونه که سابق مذکور شد تا هدایه علم آموختم، سپس ارشاد ازو خواستم، او بخطه اجمیر بخدمت شیخ سالار سپرد و سفارش من نمود و نیز فرمود، ای سید باید دانست که سادات جهت مخدومی مناسب اند نه خادمی، اما طریق این کار و صیقل آئینه^۳ زنگار خادمی است نه مخدومی، پس خدمت مصلی بمن داد قبول نمودم پس مرا تلقین نمود و بمجاهدات انداخت آخر آنچه اقوال و احوال پیر را بود بکلبه قلیه فقیر ریخت و اذن و اجازت تلقین دیگران داد، چون هجوم خلق بر من زیاده شد دیدم که مرا از حضوری حق باز می دارند،^۴ از پیر عرض نمودم که ازین چیزها مرا برهان، فرمود بکوهستان رو، رو بکشمیر نهادم،^۵ اول بقریه ای که آنرا اودند کی می گفتند رسیدم، آنجا کیلاس نام بزرگی بود، مرا دیده یکبار منادی کرد که اشخاص قریه يك دفعه حاضر آمدند، از آنجمله شخصی را که من در سابق بخواب دیده بودم از علامات او را بشناختم، او همه ها را^۶ بر مریدی من^۷ مبالغه نمود، از همانجا بقصد^۸ خدمت پیر باز گردیدم^۹ بمنزل رسیده شنیدم که پیر وفات یافت، بخانقاه در آمدم، مرشد زاده شیخ حسین آنوقت در مراقبه بود، سر از جیب بر آورده فرح نشاط از ملاقات من نمود و خرقه ای که از پدر خود بنام من^{۱۰} یافته بود بمن عطا کرد و گفت، پیر شما برای اقامت بکوه ها ابر کرده حالا مختار هستی خواه بجبل خواه بوطن رفته نشینید و خلق را هدایت کنید پس من بوطن آمدم. حاجی سیف الله و کلک گدائی از ملکان ککبانی در بر سور چند روز مرا داشته رخصت نمودند.

۱. ا: بار طلبید	۲. ج: و فقیر بودم	۳. ج: آئینه ندارد
۴. ب: باز میدارم	۵. ا: بکشمیر ندارد	۶. ج: را ندارد
۷. ا: من ندارد	۸. ب: بقصد ندارد	۹. ا: گرم
۱۰. ا: من ندارد		

پوشیده نماند آخوند درويزه را قدم بر شريعت سخت راسخ بود. خیلی ملاحظه را رهنمائی نموده و در تذکرة الابرار کلمات تامات او در باب احکام شريعت و طريقت چندان لطيف است که از دیدن تعلق دارد و در وقت همایون بادشاه و شیر شاه سور بود، جماعتی کثیر بل لکو کهای افاغنه تولا بدو دارند و در 'سنه یک هزار و يك هجری تذکرة الابرار تصنیف نمود، سال وفات دیده نشد. آخوند موسی و آخوند رحمت نام دو خلف و خلیفه باستحقاق و سرمایه ولایت آفاق^۲ از مشتهران صاحب کرامت آفاق گذاشت، هر يك بیک لفظ و معنی بجناب الهی مناجات کردند و مستجاب شد که هر کسی که برای حفاظت اطفال خود از گرك و چیچک نیت این بندها نماید قبول جناب تو شود و در دیار ما این رسم معمول است که اطفال از نیت این بزرگان از خدشات مذکور محفوظ می مانند، رحمة الله عليهم.

موج احوال آن ثقاوة خاندان نبوت، آن خلاصه دودمان ولایت، آن مقتدای اصحاب فضل و^۳ کمال افضل روزگار حضرت **میر سید جلال** مرید و خلیفه حضرت راجه نور است. مائل بسنت و مجاهده بدرویشی و مشهور بلقب متوکل بود. در گلزار ابرار نویسد، پدرش سید صدر الدین حسین متوکل بود. از کر مر بهند آمده بود و در اوده سقیم شد و بسپهگری کوشید. چون ابراهیم شاه لودی در پانی پت از فوج بابر شاه بادشاه کشته شد پدرش نیز بدرجه شهادت رسید. آن حضرت در سُرهرپور^۴ از الهداد احمد شریف جونپوری چهار سال تلقین گرفته مجاهده نمود و فرزند خود را از آگره بحضور خود طلبید، خوی گرسنگی داشت، از هیچ حاکم وجه کفاف اندکی برسم ملکیت قبول نکرد ازین جهت القاب متوکلی او شایع عالم شد. گویند دو قلندر بر دروازه او رسیدند، پرستاری بر آمد، قلندران گفتند سلام مایان بسید برسان، پرستار نام پرسید، گفتند سید می دانند، چون سلام بسید رسید تامل کرده از پرستار گفت برو جمال و حسین را بطلب، چون اسم خود شنیدند معتقد گردیدند بر فور ملاقات بیعت نمودند، متوقع ارشاد شدند، امر یافتند، اول ارشاد آنکه زنهار آزمایش درویشان نکند سپس بمجاهده تلقین یافتند و کار بجایی رسانیدند.

۱.۳: 'فضل کمال'

۲. ج: 'ولایت وفاق'

۱.۱: 'در ندارد'

۱.۴: 'در سُرهرپور'

وقت رحلت خرقه بفرزند خود سید بدرالدین که ذکرش گزارش می‌یابد مردم یاد دیگر فرزندان^۱ دادند، گفت مرا يك خرقه بود بيك دادم ديگران را خدا رساند، دهم ذی الحجه سنه نهصد شصت و نه در نماز عيد قربان بعید گاه وصال خرام نمود، در آگره مدفونش ساختند. 'شیخ جهان' تاریخ اوست.

موج احوال آن نگهبان حدود شریعت، آن پاسبان اسرار طریقت، آن باقلیم ولایت سلطان آئین، مجموعه کمالات حضرت سید بدرالدین، خلف و خلیفه سید جلال متوکل آگره است. در لباس شریعت مدام حقایق و معارف را بیان ساختی، کشف قوی داشت، در علوم صوری شاگرد ابو الفتح تھانیسریست،^۲ و شیخ جلال انصاری^۳ و معلوم معنوی آموخته پدر خود بود و حقیقت اسرار را در نظم و نثر بعلمای می نمود، او را حق تعالی بزرگی بخشیده بود و اعرابی بموجب امر پیغمبر صلی الله علیه وسلم در آگره آمده مرید او شدند در^۴ همان وقت رخصت معاودت گرفته راهی وطن خود شدند. شیخ محمد صوفی نام بزرگی که بمتابعت آنها بیرون در رفت از اعرایان شنید. در سالی که سفیدی بلحیه سید رسد همان سال وفاتش باشد.^۵ چون عمر به پنجاه و پنج رسید ریش سید سفید گشت، ششم صفر همان سال دو ماه در بیماری استسقا مانده لیکن در آن حالت فرایض و سنن و نوافل که از عنفوان بر خود لازم کرده بود متعذر نشد. در نهصد چهل و سه تولد، بست و ششم ربیع الاول سنه نهصد نود و هشت بزرگان شهر را دعوت نموده خرقه و سجاده دادن به پسر خود سید بهاری وصیت کرده در سلخ یا بست و نهم همان ربیع الاول هم چشم فرقه نوری مخدوم شیخ عبد الغنی فتحپوری از فرزندان شاه حسام الدین فتحپوری خلافت از حضرت شیخ معروف جونپوری داشت بسیار بزرگ صاحب ریاضات و مقامات و کرامات بود، در علم و فضل مشهور عالم است.

موج احوال آن غواص بحر وصال، آن لغت غامض صحیفه کمال، آن بی اشتباه بهشتی، حضرت غلام چشتی، از اکابر مشایخ نظامیه چشتیه است. در گجرات

۱. دیگران فرزندان

۲. است ندارد

۳. او ندارد

۴. و همانوقت

۵. بمشایعت آنها

۶. نه باشد

اقامت داشت، در عبادت و ریاضت خیلی مایل و در خوارق و کرامات ممتاز عالی احوال اندر تصوف، مجاهده^۱ او ازین جا قیاس باید کرد که^۲ بعد از عشاء دم بمراقبه^۳ می بست وقت تهجد می گذاشت، و^۴ بعد از فراغ نماز تهجد که دم می بست وقت فجر سر بر می آورد.

موج احوال آن صحیح الاحوال، آن صاحب دولت بی زوال، آن در کسوت دلق شاه، حضرت شاه محمد پناه، مرید شاه غلام چشتی گجراتیست. در ترك و تجرید خدیو بود، ریاضات بسیار می کرد، شاه فقیر احمد فرزند شیخ عبد الحق^۴ گوید که درین ملك که او آمد اول بر مزار شیخ جمال گونجره ریاضت ها نموده از روح پاکش نسبتها پیدا کرده، بعد از سه چهار روز هیمه از دشت آورده فروخته بکار قوت خود می آورد سپس بگجرات رفته بیعت از مرشد نموده اخذ فواید کرد فیض کامل یافت، از رخصت پیر عزم سفر حجاز نمود، بعد حصول شرف زیادات آنجا بلكهنو آمد و بر مزار شیخ مینا چله کشید، در سائر اربعین چهار بار افطار کرد از آنجا در رودولی رفته بر حوض دودها دهاری در حجره بند ساخته ششماه چله کشید، بعد سه روز بیک کاسه شیر افطار می کرد از چله بر آمد ششماه خاموش ماند، کرامتها ازو سر زده،^۵ نگارنده زخار هم خدمت آنصاحب کمال را در یافته مرد با برکت است.

موج احوال شرح احوال آن ترجمه سیمائهم فی وجزههم من اثر الشجود، آن سرخیل پیروان وحدت وجود، آن بحر جمال ذوالجلال^۶، آن فاتح مهمات اهل کمال، آن نخلبند بوستان سنت، آن خار چین گلستان بدعت، آن بمرتبه متقدمین بزمان متاخرین، قطب الاقطاب حضرت بدگی نظام الدین، آن حضرت را بدگی میان امیتهی گویند، مقتدای ارباب مشاهده^۷ و پیشوای اصحاب مجاهده، بغایت عالیشان اندر تصوف و در متابعت سنت رسول صلی الله علیه وسلم رتبه^۸ عالی داشت، از سماع سرود منحرف بودی و گفتی چرا در اختلاف باید اوفتاد و متابعت

۱. که ندارد

۲. دم مراقبه

۳. ب: و ندارد

۴. ج: عبد الحق دهلوی

۵. ج: سرزد

۶. ب: بحر جمال و جلال؛ ج: بحر جمال

والجلال

۷. ج: ارباب مجاهده

۸. ج: بیس رتبه عالی

اعلی خود باید کرد. مرید حضرت سید راجه نور خلف راجه حامد شه مانکیوریست و خلیفه و شاگرد شیخ معروف جونپوری بوده. کرامات و خوارق عادات بس بلند و عالی داشت. حقیقت همای که يك سایه گرانمایه او صدگدارا بر تخت ولایت مجلس سازد از نوك زاغ كلك خواستن چه کار است و صفت عنقبی که طعمه مطبوع طبعش در قاف قدس معین بود بر سفره^۱ قرطاس چیدن بیجا. وی شارح حقایق حقیقت و ناخدای کشتی شریعت آمده. روزی از خانقاه بر آمد،^۲ جماعه هندوان^۳ دف زنان و سرودگویان که هنگامه هولی بود در رسیدند، آن حضرت استاده شد، آنجماعه هم بمتابعت کوشیدند، بندگی شیخ محمد خلف آنحضرت ملتمس شد ازین چیزها آن حضرت را تفر است سبب تامل از چه راه باشد؟^۴ فرمود، چون بهاری^۵ ساز سرود با فقیر احوال سرگذشت^۶ خود می گویند^۷ باین قسم روئیدم و بلند شدم و پخته گشتم و باین بی دریغی مرا بریدند و پارچه پارچه جدا^۸ کرده مرا بعنوانی ساختند که بالفعل دست بدست این مردم می گردم و آن ها فرح و نشاط گشته ام، و الا از سماعت این صدا کار نیست و نیز امیری حاکم لکهنو که از بزرگان نفرت داشت شهره و آوازه کمالات آنصاحب کمال شنیده روزی اقسامات اطعمه لذیذه و میوه های تازه ولایت که در هندوستان بهم رسیدن ممکن نبود بر کاغذی نوشته نگاهداشت که فردا بخدمتش می روم، اگر این همه ماکولات و میوه مرا بخشید بهتر و الا نه الزام دهم، آن حضرت همانوقت از شرف باطن برین مقدمه آگاه گشته خود نیز آن همه اطعمه و میوه بر کاغذ نوشت و بسر انجام مردمان را مقید ساخت و میوه ولایتی از خدا درخواست، چون امیر بخدمتش رفت از اطعمه و میوه همه چیز مهیا یافت، بعد تناول آنحضرت فرو نوشته خود بر آورده بدو داد که از کاغذ خود مقابل کن که همه بتو رسیده یا چیزی باقی مانده،^۹ امیر بعد از پیش آمده سر بر زمین نیاز نهاد فاما عذر این وقت چه فایده؟ در حق او نفس رانی رفت او ببلائی بد گرفتار شد. روزی شیخ نظام الدین نرنولی باصحاب خود فرمود که شیخ نظام الدین با وصف بیعت سلسله چشت در سرود

۱. ج: 'معین برد و سفره'	۲. ج: 'بر آمده'	۳. ا: 'جماعی هندو'
۴. ج: 'راه است'	۵. ب: ج: 'بهای سار'	۶. ب: 'سرگذشت ندارد'
۷. ج: 'خود می گوید'	۸. ج: 'جدا ندارد'	۹. ا: 'باقی ماند'

نفرت دارد، من می روم و او را شریک مجلس سرود خود می کنم، چون نزدیک امیتهی رسید در معامله دید که خیمه وسیع و رفیع استاده است، در آن سرود می شود، شیخ خواست که در آید، نگذاشتند و گفتند این سرود برای آنها است که بسرود دنیا التفات نمی کنند، صبح شیخ نظام در امیتهی رسید و بخانه شیخ مخدوم خاص فرود آمد، قطب الاقطاب بدیدنش رفت، از جانبین اختلاط و سرت بیفزود، صبح شیخ نظام بخانه قطب الاقطاب آمد قوالان حاضر شده سرود آغاز کردند، قطب الاقطاب ارعایت اخلاق و بیاسداری^۱ مهمان مانع نشده بخادمان فرمود چادری نصف سمت ما پرده کنند، چنان کردند، شخصی از مریدان شیخ خاص از روی استعجاب بر خاست که این حجاب رقیق مانع صدای سرود چه طور خواهد بود؟ پس چادر در صف به نشست، دریافت که آن چادر در حکم کوه قاف است^۲ که مطلق صدای ساز و سرود نرسید و روزی از خانه متوجه محل سرای گردید^۳ و اظهار قطب الاقطابی ایشان باین معنی است که روزی شیخ امان پانی پتی از حضرت شیخ^۴ جهجانه پرسید که مصرعه:

که ارشادم کن ای عرفان خزانه	رجال قطب اقطاب زمانه
که امروز از مشایخ معرفت مآب	که دارد بارگاه قطب اقطاب
بگفت امروز امیتهیش ^۵ مکانست	کسی کو قطب اقطاب زمانست
نظام الدین احمد نام دارد	بنظم دین احمد کام دارد

صاحب احسن القصص نویسد که ابتدای حال بترغیب والد بزرگوار خود شیخ یسین عثمانی در عمر هفده سالگی جمیع اکتساب رسمی دانش به بدان استعداد حاصل ساخت که هیچ یکی^۶ علمای زمانه حل نکات مشکلاتش نمی توانست^۷ کرد و شیخ عبد القادر بداؤنی نویسد که در حین مشغله تحصیل علم همواره چشم بر ورق بسته و دل باحق پیوسته می داشت و از ذکر شغل باطن غفلت نداشت مصرعه:

۱. ج: 'بیاس مهمانداری'	۲. ا: قاف 'داشت'	۳. ج: 'وروری ار خانه متوجه محلسرای'
گردید 'ندارد'	۴. ج: 'شیخ عبدالرزاق جهجانه ۵: بگفت 'امیتهی امروزش'	
ب: 'امروزش' ندارد	۶. ا: 'هیچگی' علمای	۷. ب: 'می توانست'

يك چشم زدن غافل ازان شاه نباشم ترسم كه نگاهی كند آگاه نباشم

چون بعد تربيت مرشد ارشاد خود حضرت شيخ معروف جونپوری رخصت شده
 بامیتهی آمد پای در دامن قناعت کشید و قدم در ابواب خاص و عام کوتاه
 گردانید، جز مسجد جامع جای ترفتی مگر چند مرتبه برای زیارت شيخ سعد و
 بجهت ملاقات الهدیه خیر آبادی مسافر شده و یکبار در ضمن این سفر بملاقات^۱
 شيخ مبارك گویاموی^۲ مرید خود رفته، بعد از مرور دهور برای دیدن شيخ عبد الغنی
 خلیفه شيخ معروف جونپوری که بسیار مرد با برکت و مشایخ ذیشان بود قدم رنجه
 فرموده، دستور داشت که چون بملاقات شيخ الهدیه غریبی رفتی يك رویه و يك
 تنكه نذر نمودی. روزی شخصی عرض کرد که آنجناب را نفرت از سرود بآن مرتبه
 است که بمزیدان هم رخصت نیست. فرمود که اگر باز را چشم نه بندند و ریاضت
 نفرمایند گنجشکان شکار گیرند و اگر ریاضت فرمایند کلنگ شکار کنند. وی را
 کمالات ازان بیشتر است که بتحریر راست آید.^۳ این کاتب حروف را میراثی
 بدست آمد دغدغه قضایای کسانی که آن میراث را متصرف بودند بخاطر^۴
 داشت. شبی آنجناب را دیدم که غاصبان استاده اند، در حق اینها فرمود اینها
 نخواهند ماند، چون عرصه گذشت باز بمرتبه ثانی بشرف زیارت مشرف شدم، بعد
 فراغ فاتحه بخاطر آوردم اگر چیزی برابر در آستانه مبارك او از خوردنی بدست آید
 دانم که کار من خواهد شد، چون بدروازه رسیدم دیدم که خادم شيخ خدا بخش
 فرزند^۵ آن حضرت برگ تنبول بدست گرفته انتظار فقیر استاده است، آنرا گرفتم و
 امید کار را مستحکم داشتم. در سیر نظامی ملفوظ آنحضرت نویسد که والد
 بزرگوارش شيخ یسین^۶ عثمانی در سترکه می ماند، مرد با برکت از واصلان حق
 بود، از فرزندانش شيخ نجم الدین بمنصب قضای قصبه امیتهی معین شد ازان با
 فرزندانش امیتهی را متوطن گرفتند، الغرض بندگی نظام الدین روزی که متولد

۱. ملاقات شيخ

۲. شيخ گویاموی

۳. ح: آید ندارد

۴. بخاطره داشت

۵. فرزندان آنحضرت

۶. یسین ندارد

شد در تمام حویلی و حوالی آن نور آشکار گردید، مردم را استعجاب رو داد، مخدوم شیخ خاص خبر داد که او قطب مادر زاد است که تولد شده از برکات اوست و از شیخ معروف تربیتها یافته اکثر سلام خضر علیه السلام بشیخ معروف از کناره دریا آوردی و شیخ را بر مسعودی او دلیل می شد پس روزی از شیخ معروف رخصت شده به اسیتھی آمد، مادر او را با حضرت مخدومه جهان بنت مخدوم شیخ خاص عالی^۱ که در حقیقت از کمالات عالی اسم بامسمی داشت نکاح کرد فرزندان بوجود آمدند، چنانچه الی الآن موجود اند، آنحضرت پیوسته بدرس و افاده و ریاضت مشغول ماندی، از میزان تاهدایه^۲ سائر کتب را انشا کرد و اکثر بخیر آباد و گویاموهم رفتی و سکان آنجا را به درس افاده بخشیدی، بشیخ اله دیه حیر آبادی خیلی محبت با نیاز داشت. پس کتاب عوارف از خط خود نوشته برفاقت شیخ عبد الرزاق بن خاصه خدا باز بجونپور رفت وصحبت شیخ معروف را دریافت. يك اربعین آنجا کشیده پس با نعمت و خلافت و اجازت تلقین طالبان رخصت شده بامیتھی آمد و بر مسند ارشاد بنشست و عالمی را هدایت بخشید. کلمات عجیب در حقایق و معارف از آنحضرت بسیار در ملفوظ دیدم^۳ این مختصر گنجایش آن نیافت. تقلی ازان اینست که روزی شخصی بخدمتش رفت و سوال کرد که تکرار تجلی بکدام سبب نمی شود؟ فرمود، در تکرار تجلی وجود عالم نبود چرا که اگر بعد تجلی جلال تجلی جمال رو ننماید و تجلی جلال ماند در عدم بود پس وجود عالم از کجا برسد. باز پرسید که در ضمن خلقت بر فردی از افراد انسان تکرار تجلی نیست، فرمود ظهور هر فردی باسمای مختلف است پس تکرار تجلی نشد. آنحضرت چهار ده ساله بود که حضرت مخدوم شیخ خاص پرسید که هدایت فنا چیست؟ گفت آنگاه که غضب نماند و تحسین کرده بر پیشانی او بوسه داد و دانست که او از اولیای عظیم الشان خواهد شد. کمالات آنجناب بچندانست که باین اوراق گنجد، برخی از مکتوب که بنام شیخ عبد الرزاق که باحوالش نوشته می شود و مکتوبی اسمی شیخ عبد الرزاق که در احوال حضرت مخدومه جهان خواهر او و

۱.۳: 'دیدم' ندارد

۲: 'تاهدایه'

۱.ج: 'عالی' ندارد

زوجه خود در لجه نساء داخل شده باید دریافت و خوارق عادات لا تعد^۱ و لا تحصی داشت تا کجا نویسد. خطبه سلطنت اکبر بادشاه پیش از ظهور سلطنت در سن صغر خود آنحضرت در قصبه گویامئو خوانده از سلطنتش بمردم خبر داده بود و خرابی سلطنت شیرخان سور چند سال قبل او فرموده و اکبر بادشاه از اله آباد بقصد ملاقات آنحضرت بامیتهی آمد، آن حضرت يك گروه پیشتر^۲ رفته مستقبل گردیده بخانقاه آورده نشانده، شربت و پان^۳ بادشاه تواضع نموده وقت رخصت سه بیره عنایت کرد و گفت اگر باهلیه خود دهید^۴ عوض این هر يك پسری بوجود آید، چون^۵ در همین تمنا بود بسیار راضی شد و حق تعالی بادشاه را سه فرزند بخشید، ازین جنس کمالاتش تا کجا نویسد، در سن هفتاد سالگی بمقام احدیت فی الصمدیت رسید و مؤده تولد بندگی جعفر یافت چنانچه این مقدمه باحوال او نوشته می شود انشاء الله تعالی و روزی در سفر قنوج آنحضرت بر روی آب بگذشت و نام مبارک شیخ نظام الدین امینی برای فتح مهمات صوری و معنوی تاثیرها دارد. و این بر دو گونه است هفت یا نه یا چهارده کس اسم مبارکش را با وضو يك لك بار بخوانند تا هفت یا نه یا چهارده روز و بدین گونه بخوانند یا نظام این نه بار یا نظام الدین امینی یکبار بعد ختم بر بتاشه فاتحه نموده بخوانند گان بدهند^۶ و چند بتاشه کوفته بر روزن مورچگان اندازند مهم بکفایت رسد و اگر اسمی از اسمای حسنی موافق اعداد نظام الدین که یک هزار هشتصد و شش دارد بر آورده بخوانند هم اولی است و آنکه مردم موافق عدد اسم آنحضرت از اسمای حسنی^۷ بر آورده اند این است یا الله یا مقیت، در شب پنجشنبه بست و نهم ذیقعه سال نهصد هفتاد و هشت و بقولی هشتاد هجری بملاء اعلی شتافت، گنج خوارق^۸ تاریخ اوست،^۹ در امیتهی که پوره آنحضرت است در گنبد مزار مبارکش حاجت روای خلایق آن دیار است.

موج احوال آن مقبول کاملان روزگار، آن موصوف بعشق و اسرار، آن

مشهور و معروف سلسله معرفی، افضل العصر شیخ حاتم صوفی، او را شیخ حاتم

۱. لا تعداد؛ ج: لا حد و لا تحصی

۲. ج: پیش رفته

۳. الف: پان ندارد

۴. ج: خود دهد

۵. چون سلطان

۶. ج: بخوانند گان بدهد

۷. ج: اسمها بر آورده اند

۸. تاریخ داشت، ج: تاریخ است

نواتی هم گویند. از بزرگترین مریدان قطب الاقطاب است. در اتباع شریعت و طریقت قدم بقدم پیر خود بود، ریاضات شاقه آنقدر نموده که مورد تحسین کاملان گردید. صاحب بداؤنی نویسد، ابتدای حال او در گویا مئو بتحصیل علم اشتغال داشت، چون قطب الاقطاب آنجا رفت او را همراه گرفته، گاهی سبقی هم بدو می داد گاهی بمشغولی های دیگر فرمودی. چون از روی عنایات خلعت ملبوسات گاهی جامه و گاهی دستار عنایت می کرد دیگران حسد می بردند. قطب الاقطاب فرمودی که خدا چنین خواسته مردم عبت حسد می کنند. بعد چندی در تصوف مرتبه عالی بهم رسانید که انگشت نمای کاملان گشت و مرشدش در بیان حقایق و معارف خطاب بدو داشتی، در حین حیات مرشد بجوار رحمت حق پیوست، رحمه الله علیه.

موج احوال آن سلطان مشاهدین جمال حضرت سبحان، آن مظهر حالات مهتر سلیمان و آن محافظ مراتبات مرشدی و پیری، بی نظیر روزگار حضرت شاه^۱ **فتح الله راجگیری**، مناقب بادشاهی که اورنگ کمالاتش در لوح محفوظ هم پایه تخت مهتر سلیمان باشد بر صفحه کاغذ ساده نگاشتن ساده لوحیست بسیار و مدایح ناخدایی که کشتی فقر حالاتش همسایه کشتی نوح^۲ باشد از بادبان چوب قلم رو براه آوردن دشوار. وی غواص بحر توحید و نگین خاتم تفرید بوده است. از نژاد امجاد مخدوم اخی راجگیری^۳ است و تلقین و ارشاد و نعمت و خلافت بموجب اشره بطن شیخ اخی از^۴ قطب الاقطاب بندگی شیخ نظام الدین یافت، جامع بود میان علم صوری و معنوی از ممتازان این طایفه و اشرف عاشقان مایل بتواجد و سماع بود. شخصی پرسید خلاف^۵ پیر خود میل بسرود می داری؟^۶ گفت چه شد که يك بیضه گنده بر آمد. روزی قطب الاقطاب گفت ترا خلاف شرائط میل بسرود ظاهر است. گفت چنانکه^۷ آنحضرت را خلاف پیران خود انحراف است. وی دوازده ساله بود که قطب الاقطاب او را از راجگیر بامیتهی^۸

۳. ا: راجگیر است

۲. ج: نوح علیه السلام

۱. ج: شیخ فتح الله

۶. ب: میل داری

۵. ج: تر خلاف پیر

۴. ج: از ندارد

۸. ج: بامیتهی ندارد

۷. ج: چنانچه آنحضرت

طلیید و بتلقین و^۱ ارشاد او مشغول شد و گفت از فرموده جد تو مقید تربیت تو شده ام. روزی در مسجد طریق مراقبه می آموخت، شاه فتح الله را^۲ از تغییر حالت پیر که وقت مراقبه لازم است بسبب صغر سن^۳ قهقهه و خنده پیدا شد. قطب الاقطاب چشم واکرده فرمود کسب^۴ را بیاموز باز در خنده باش. سبحان الله تاثیر ارشاد آن سیف زبان چنان کار کرد که از آتروز در تمام عمر در حالت قبض و بسط تبسم و انبساط قهقهه و خنده او موقوف شد.^۵ هر زمان و هر آن او خالی از خنده نبود، آن را آن غضبی که بخاطر مبارك قطب الاقطاب رسیده بود الی یومنا ظاهر و باهر بر هر خاص و عام است که آن موضع مسجد که این ماجرا بدانجا گذشته چه در ایام سرما چه گرم^۶ می باشد، چون از ریاضات شاقه مجاهده او^۷ بمشاهده انجامید و سیر سلو کش تمام شد حضرت قطب الاقطاب فرمود که نظام دو چیز می داشت،^۸ یکی سلوک آنرا بفرزند خود شیخ محمد داؤد داد، دومی جذب آنرا بفرزند خود فتح الله ایثار نمود. باین همه جذبات آداب حضرت مرشد قسمی که ازو بعمل آمده در معاصرانش چه باحوال دیگری بنظر نیامده و دستور داشت در حالت حیات^۹ بامیتهی که می رسید غایط و بول و خدو آنطرف دریای گومتی که از امیتهی يك گروه فاصله دارد می کرد.^{۱۰} هر گاه رخصت وطن خود می شد تا بلده لکهنؤ که از امیتهی هفت گروه تفاوت است امیتهی را پشت نمی داد و بعد وفات مرشد خود نیز این دستورات را تمام عمر بجا آورد بلکه این قدر زیاده کرد که گوری ساخته بود در آن خواب می نمود، مردم پرسیدند که وجه این حرکت شما از چه راه باشد؟ گفت از ادب بعید است که خواجه زیر زمین خوابد و غلام بر روی زمین. غرض که وی از محبوب ترین عقیدت کیشان قطب الاقطاب بود. از طفولیت سایر تربیت صوری و معنوی بر وضع دیگر صاحبزادها بحضور پر نور آنحضرت یافته. او را خوارق عادات به محنت بکثرت بوده است این مختصر گنجایش آن ندارد، نقلی متبرک نوشته می شود. روزی برای فاتحه بزرگان طعمای لطیف از اقسامات بکثرت

- | | | |
|-----------------|-------------------|--------------------|
| ۱. او ندارد | ۲. ج: را ندارد | ۳. ج: سن صغر |
| ۴. ج: فرمود کیف | ۵. ب: موقوف نشد | ۶. ا: گرما می باشد |
| ۷. ج: او ندارد | ۸. ج: دو چیز داشت | ۹. ب: حیات ندارد |
| ۱۰. ج: نمی کرد | | |

تمام پخته مجلس درویشان کرد، هم دران مجمع درویشی حاجی هم بود. بخیال آنکه درین مجمع و کثرت خدا داند که طعام بمن کی رسد بی اجازت حصّه خود را^۱ گرفته روانه شد. از روی کشف آنحضرت برین ماجرا مطلع شده خنده کرده فرمود، بگیا جاون پراگ جاون ایسی مکی کبهو نجاون ترجمه بفارسی اینست که بگیا و پراگ که معبد کفار است خواهم رفت و بمکه نخواهم رفت. این الفاظ را مردم بمولانا فیضی فیاضی^۲ رسانیدند و این مقدمه بحضور اکبر بادشاه ظاهر ساخت. سلطان کلمه خلاف شرع در یافته فرمود که مردم حضور بروند و آن درویش را بیارند که مواخذه نمایم، آنحضرت از روی کشف برین مقدمه مطلع گشته، روزی وقت صبح فرمود که پالکی مرا بر آرند و برای سواری درست نمایند. گفتند که کهاران این وقت حاضر نیستند. اگر جای برای سیر اراده باشد تلاش کهاران کرده آید. فرمود پالکی بر آورده رو برو بگذارند و از تفحص این مقدمه شماها چه کار دارید؟ چنان کردند، خود بر پالکی سوار شده فرمود غیبانی روانه دهلی شو. پالکی بهوا در آمد در چند گهری بدلهلی رسید بدروازه سلطان فرود آمده داخل دولتسرا شد،^۳ از بادشاه ابلاغ سلام کرد، جواب داد و پرسید شما کدام کس هستید؟ گفت فتح الله راجگیری، گفت بچه صورت آمده اید؟ نظار گیان که کیفیت آمدن پالکی بچشم خود معاینه کرده بودند از سلطان ظاهر کردند. آن حضرت فرمود که آن کلمه ای که^۴ از زبان فقیر بر آمده نوع دیگر نیست بلکه بخاطرم رسیده بود که بحج می روند از سایر معصیت^۵ توبه کرده می روند و از شرف و برکت حج گناهان او آمرزیده می شود. این کس عجیب حج کرده که نیاتش تبدیل نگشته، فیضی هم حاضر بود او هم سخنی بآنحضرت گفت. او را برسم و عادت خود خنده آمد بمباحثه پیش آمد که بحضور سلاطین خنده ترك ادب است و بی ضابطه، فرمود در این مقدمه نفس رانی مرشدم هست که هیچکدام وقتی خنده از من موقوف نیست، سلطان در پرده شده فرمود که این مرد بسا صاحب کمال است حکایت و بحث از او کوتاه کنید و رخصت نمایید، چون رخصت شد بدستور بر پالکی خود

۳. ج: دولتسرا گردید

۲. ب: فیاضی ندارد

۱. ح: را ندارد

۵. ب: معصی توبه

۴. ح: که ندارد

سوار شده فرمود، غیبانی بر اجگیر روانه شو بهمان سرعت بخانه خود رسید. از روی حساب آمد و رفت دهلی و سوال جواب سلطان را عرصه کثیری زیاده يك پاس شده بود، جایی که کس است^۱ حرفی پس است. صاحب گلزارالابرار می نویسد^۲ که چون گرم سماع شدی او را حیرت رو می داد و بر زمین می افتاد و از غایت مشاهده احدیت نیروی^۳ دست و پا زدن نماندی. وقتی از راجگیر بفتحپور که دوازده گروه از کره دور است بسیر آمده بود. همدران ایام قاضی ابراهیم ازپنواری بدانجا رسید بدیدن او رفت. پیش از درون آمدن نغمه سرایان را شیخ از ترنم باز داشت، خود جامه زنگاری^۴ پوشیده بر وی عطر فراوان ریخته بود. گفت ای جمال شریعت بندگی خواهش در باخت و بیخود شدن درخواست و حق بود. نسبت گاهی بخسروانه کسوت آراستگی بخشیده بر صدر^۵ جای عزت برساند، گاهی کهن پشمینه شوخگین بی آستین و گریبان در گردن انداخته در خاکدان خواری برافگند بجز تماشایی بودن^۶ حیرت اندوختن کدام طرف توان بست لا یسأل عما یفعل که خواند و اشک از دیده فرو ریخت. همدران نوبت او بدیدن شیخ عبد النبی صدر رفت، وی بدرس حدیث مشغول بود، بدو نپرداخت پس از فراغ فرمود، درس از رسمی تواضع باز داشت. پاسخ بر داد که درویش از مخدوم بسال و حال کهتر، مهربانگی پسند تر است این حدیث بر زبان آورد لیس منّا^۷ من لم یرحم صغیرنا و لم یجمل کبیرنا^۸ صدر الصدور را وقت خوش شد و دعا کرد. بست و ششم ربیع الاول سنه نهصد و نود و بقولی دوم ربیع الاول یکهزار و هفده بجوار رحمت حق پیوست بعد وفات حضرت قطب الاقطاب. 'افضل الزمان' تاریخ وفات اوست.

موج احوال آن کریم ابن الکریم، آن بر^۹ جاده شریعت بغایت مستقیم، آن صاحب جود و عنایت وفور، ولی بی اشتباه حضرت شاه عبد النبی صدر الصدور بن شیخ احمد بن شیخ عبد القدوس گنگوهی قدس الله سره العزیز، نسبت ارادت و خلافت از حضرت قطب الاقطاب بندگی شیخ نظام الدین اسیتھی دارد. صاحب

۱. ج: 'جای کس است'	۲. ج: گلزارالابرار 'نویسد'	۳. ج: 'نیرو' دست
۴. ج: 'انکاری' پوشیده	۵. ج: 'بر' چد	۶. ب: 'و' حیرت
۷. ج: 'لیس منّا' ندارد	۸. ج: 'لم یجمل کبیرنا' ندارد	۹. ج: 'بر' ندارد

تذکره الاصفیا از منتخب التواریخ آرد که ابتدای حال وی چند مرتبه بمکه معظمه و مدینه طیبه رفته سند حدیث نمود و از روش آبا و اجداد خود از سماع و غنا منکر شد و بر روش محدثین سلوک می نمود و بتقوی و طهارت و عبادت ظاهر اشتغال می داشت. از غایت اخلاق و محبت و کمال دیانت بادشاه از آنحضرت استدعای اقبال صدارت مملکت کرد و درین مقدمه عرضداشت بجناب حضرت قطب الاقطاب بندگان نظام الدین نمود. بر عرضداشت او دستخط فرمود که صحبة الملوک سم قاتل بالتجا و الحاح او را بگذاشت که بر حکم پیر خود عمل نماید، آخر قول بزرگان درست آمد، نوبت بدانجا رسید که قاضی متھرا پیش شیخ استغاثه برد که برھمنی متمولی متدردمی ازان قصبه مصالح عمارت مسجدی را که تعمیر آن می خواستم برداشته برد و بتخانه بنا ساخت. چون معارض و متعارض آن شدیم بروش اشتھاد زبان که خاك در دهانش باد بنسبت حضرت 'نبی علیه السلام' کشاد، چون طلبیدند آن برھمن نیامد، شیخ ابو الفضل را فرستاده او را آورد^۳ و تصدیق سب بجناب پیغمبر علیه السلام^۴ که شده بود بیان نمود که فی الحقیقه ازو بوضوح (بظهور) پیوسته، علمای بعضی بر قتل و بعضی به تشھیر و مصادره او قایل شده دوفریق گشتند و باب گفتگو وسیع شد، هر چند شیخ از بادشاه رخصت قتل او می خواست تصریح نمی دادند. در پرده می گفت که سیاست شرعی تعلق بشما دارد. آن برھمن باین بتقریب در بند ماند و اهل حرم بادشاه بشفاعت جهت تخلیص او برخاستند بجهت خاطر شیخ بادشاه خلاص نمی کرد. شیخ بدیره خود آمده از سر کمال غیرت دین و حرمت نبوت حکم بقتل او کرد، همچنان کردند. بسططان را از استماع این خبر تغییری رو داد، اهل حرم از اندرون و اهل هند از بیرون متفق اللفظ والمعنی گفتند که حال ملایین از نوازش سلطانی حالا جایی رسید که برای اظهار حکومت و جاه خویش خواطر سلطانی بجا نداشته قتل مردم می کنند. چون معده از مدتی غلیظ بود ازین حرکت تمام و کمال سرد گشت و برون ریخت، روز بروز تنزل ملاقات و حجاب در سلطان واقع شد. پس بعد چندی

۱. ج: 'حضرت ندارد' ۲. ا: 'علیه السلام' ندارد

۳. ج: 'آورد' ۴. ج: 'علیه السلام' ندارد

شیخ مبارک ساکن آگره بحضور سلطان آمد ازین مقدمه آگاه گشته و میل خاطر سلطان از علمای وقت بنفرت انگاشته گفت که شما امام زمانه اید و خود مجتهد اید، در اجرای احکام شرعی و ملکی چه احتیاج باین جماعه دارید که هیچ بهره از علم غیر از شهرت کاذب ندادند و از روی عناد و فساد کمر جد و اجتهاد بر میان بسته، گفت دعوای اجتهاد فرمائید^۱ و از ایشان محضری طلبید^۲ پس محضری در باب اجتهاد سلطان وقت و فضیلتش بر سایر مجتهدان نوشت. شیخ عبد النبی و مخدوم الملك را چون آحاد الناس در آن مجلس تا چنان^۳ برور گرفته آوردند که چنین حرکت مناسب حال ایشان نبود و در صف نعال نشاندند و نگذاشتند تا که گواهی بر محضر نه کنانیدند، بعد آن^۴ رخصت سفر حجاز دادند. آنحضرت را مصنعات خوب خوب اند خصوص سنن زاهدی فی متابعة المصطفی که جامع احوال و اقوال و افعال پیغمبر صلی الله علیه وسلم است، وفات شیخ در سیزدهم ربیع الاول نهصد و نود و یک واقع شد.

موج احوال آن معدن صدق و صفاء آن مخزن زهد و ورع، آن کاشف انوار بیگمان، **میر سید صدر جهان** از اولاد امجاد میر سید مجهلی قنوجی است که از اکابر سادات بود. هنگامی که او ده ساله بود گذار حضرت قطب الاقطاب بندگی شیخ نظام الدین امیتهی در بلده قنوج واقع شد، وقت مراجعت حضرت سید بکمال شکسته حالی برارده تحصیل علم ملحق خادمان آن حضرت شد، از جهت تعظیم سیادت قطب الاقطاب بکمال خاطر داری همراه گرفت، در اثنای راه طالب علمی از راه خوش طبعی گفت شما از مایان دور دور راه روید که از سبب کفشهای شکسته^۵ شما گرد آلود شویم. چون جناب^۶ قطب الاقطاب این سخن شنید فرمود که این گرد فور قیلان؟ سید است ایشان را سید صدر جهان و نواب صدر جهان و صدر الصدور صدر جهان باید شمرد. از کمال شفقت حضرت سید را آن حضرت بفرزندی مقبول ساخته فرمودی که نظام الدین هشت پسر دارد یعنی هفت پسر نطفی و یک پسر سید صدر جهان لطفی آخر الامر کارش درجه بدرجه از تحصیل

۳. ب. مجلس 'پاجیان'

۲. ج. 'طلبید' پس

۱. ج. 'فرمائید'

۶. ا. 'جناب' ندارد

۵. ج. 'شکسته های' شما

۴. ج. 'بعد' از آن

علوم و اکساب معنوی مندرج بدرجات صوری و معنوی گردیده مشهور آفاق گشت. در تذکرة الاصفیا از تاریخ بداوئی می آرد اکثر در اوده بادشاه گذرانیده بملازمت حضرت شیخ عبد النبی صدر الصدور بسر برد و بسعی شیخ چندین سال مفتی ممالك محروسه بود. همراه حکیم همام بایلچیگری نزد حاکم توران رفته باز گشته آمد منصب صدارت را^۱ از افتخار رواج بخشید.

موج احوال آن بر گزیده الله تبارک، حضرت قاضی مبارک، علم پر وجه اتم و دیانتی و صیانتی عظیم در منصب قضا داشت. وی اعظم خلیفه حضرت قطب الاقطاب بندگی شیخ نظام الدین است. صاحب تذکرة الاصفیا از بداوئی می آرد که کسب علوم و تهذیب اخلاق در ملازمت قطب الاقطاب ازان هنگام نمود که میان خانقاه بدرس و^۲ تحصیل علم در گویا مؤتشریف می داشت، از غایت شفقت بر وی نظر داشته تربیت می فرمود. هر گاه قاضی التماس می کرد چه باشد که از مسرت^۳ ولایت نیز بهره شود جواب فرمودی که قاضی مبارک دنیا بخورد^۴ و عقی برد تا آخر معزز و مکرم و محترم زیست و همچنان بجانب آخرت رحلت گزید و از جمله علما و فضلا که بتقریب تربیت او در گویا مؤتوطن گرفته نشو و^۵ نما غایت از مراحل و منازل بعید آمده مردم از ایشان انتفاع می گرفتند و بدرجه کمال می رسیدند. مخدوم مدتی اکثر نسخ درسی را درس فرمود و دیگر سید محی الدین که همین نسبت باو داشت و دیگران باین قیاس و این قافله بمنزل رسید و دیگری قایم مقام ایشان نشد و ارباع و اصقاع علم روز بروز از شیران بیشه خالی ماندن گرفت تا روبه صفتان سوراخ خبر جای ایشان گرفتند چنانچه شارق الانوار این نالشی در زمان خود کرده و گفته، بیت:

همین ناله مانند لیکن حسن را ازان روز ترسم که این هم نباشد

موج احوال آن^۶ کمالات را مخزن، حضرت شیخ حسن، قصبه ستر کهه وطن اوست. از مریدان حضرت قطب الاقطاب بندگی شیخ نظام الدین است. در علم

۳. ج: 'مشرّب' ولایت

۶. ب: 'آن' ندارد

۲. ا: 'و' ندارد

۵. ب: 'و' ندارد

۱. ج: 'را' ندارد

۴. ب: دنیا 'خورد'

صوری و معنوی رتبه عالی داشت. بسا صاحب کمال بود، کرامات و خوارق عادات ازو بسیار سر زده. چنانکه حکایتی در احوال بندگی شیخ جعفر بن قطب الاقطاب همشیره زاده اهلیه شیخ حسن بود برخی نوشته شد و مجمل اینست در شب تار در بارش باران و درخشیدن برق که بندگی شیخ جعفر از ستر که هر خطرۀ خاطر والدۀ خود آگاه شده^۱ که از خانۀ خالای^۲ خود عازم امیتهی گردیده. شیخ حسن^۳ از غایت شفقت و بنالشی روان شد، عبور دریای گومتی بی کشتی قسمی که حضرت بندگی جعفر نموده و از پشت پایش آب بالا نشد نیز بدستور شیخ حسن هم عبور دریا نمود.

موج احوال آن شجره^۴ پر بار ریاض نظامی، آن آب یافته انهار حسامی، آن
واقف اسرار انفاسی، **شیخ حسن چوراسی**، فرزند شیخ زین الدین خواهر زاده مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ دهلی است.^۵ از محبوب ترین مریدان حضرت قطب الاقطاب شیخ نظام الدین بود. آنحضرت را درباره شیخ حسن عنایت و شفقت بی غایت بود. علم و فهم او را بسیار پسند فرموده مدام مصاحب و ندیم داشتی و رای شریفش در اصطلاحات صوفیه اهل صفا بمرتبه مناسب افتاده بود که هیچ سخن خلاف قاعده و روش این طایفه نمی گفت، ازینجا قیاس باید کرد که در حضور قطب الاقطاب که درس نزهت الارواح مردم می خواندند بقدر عقل خود هر يك تصريح مطلبش می نمودند فام آنجناب را تشریح شیخ حسن مطابق تصدیق مکشوف می گشت چنانچه بزبان هندی يك دوهرة درین مقدمه در حق شیخ حسن از آنجناب ایراد^۶ گشته است، دوهرة:

سات پانچ مل نرها بانچین بول کھین سب^۷ قیاسی
ان سبھن میں سانچا بانچی شیخ حسن چوراسی

موج احوال آن مورد عنایات عارفین، آن سیاح مقام قاب قوسین، آن از
علمای اصفیای آفاق، اشرف الدهر **شیخ عبد الرزاق**، از بزرگان زمانه در سایر

۳. ب: 'حسن' ندارد

۲. ب: خانه 'خاله'

۱. ب: آگاه 'شد'

۶. ج: 'انداد' گشته

۵. ج: 'است' ندارد

۴. ج: آن 'شجره' پر بار

۷. ا: 'کهن' قیاسی

فضیلت انسانی یگانه و محبوب ترین مریدان و خلیفه حضرت بندگی نظام الدین است. در ابتدا خواهرش بحضرت بندگی کدخدا بود. آخرش دخترش بعقد نکاح آنجناب در آمد. اگرچه تربیت و اجازت از پدر خود حضرت مخدوم خاصه خدا که ذکرش در خلفای سلسله میر سید اشرف جهانگیر نوشته شد یافته لیکن مرید در تمام سیر سلوک از جناب بندگی نموده. سی سال در خدمت پیر بسر برده، ریاضت شاقه کشیده، تربیتی یافته^۱ که تربیت دیگر کاملاً را برکت خدمتش موثر گشت. پیوسته ندیم و مصاحب مرشد خود بود و يك خرقه از شیخ عبدالسلام نبیره قطب الدین بینا دل نیز حاصل کرده بود. کراماتش آنکه گویند شیخ عبدالحکیم^۲ را اکثر فرزندان در سن صغر وفات یافتند، دعای حیات فرزندان را باو رجوع آورد، گفت این بار اگر ترا فرزندی شود ملقب بلقب من گردان که عوض خود او را درین جهان یادگار گذارم، چون او را فرزند متولد شد بنام آنحضرت موسوم گردانید، بعد چند روز آنحضرت ازین جهان فانی انتقال کرد، آن پسر بعمر طبعی رسید، در سنه یکهزار و خمس هجری بروضه رضوان خرامید، 'قدوة فیض' تاریخ اوست.

موج احوال آن مشاهده انوار محبوب دسبدم، آن در طریقه پدر بزرگوار قدم بقدم، آن جرعه نوش اناعطیناک الکوتر، قطب الآفاق حضرت بندگی شیخ جعفر، از محبوب ترین فرزندان قطب الاقطاب بندگی شیخ نظام الدین است و مادرش فاطمه بنت شیخ عبد الرزاق بن مخدوم شیخ خاص خاصه خدا بود. وی از خاصان حق و مدام بدوست مستغرق، شانی بزرگ و شوکتی رفیع درین حال داشت. مورد افضال مادر زاد و از قید هر دو عالم آزاد بود. در سیر نظامی نویسد که چون حضرت بندگی بسن هفتاد سالگی بمقام احدیت فی الصمدیت رسید بتولد حضرت جعفر مبشر گردید. در همان هنگام مخدومه جهان زوجه حضرت بندگی وفات یافت، آنحضرت دختر شیخ عبد الرزاق بن خاصه خدا را بعقد خود آورد از وی حضرت بندگی جعفر متولد شد. چون نوبت بزانو رفتن رسید روزی مادرش رها

۱. ب: تربیتی 'یافت'

۲. ج: شیخ 'عبد الحلیم'

کرد، بحجره والد بزرگوار خود رفت، نسخه احياء العلوم و عوارف آنجا نهاده بود،^۱ بالای کتاب رفته نشست، مادرش بکشید^۲ او بگریه در آمد. حضرت پرسید احوال ظاهر کردند فرمود رها کنید و مانع نشوید چرا که کتاب بر کتاب داشتن رواست، در کتاب کلمه است او هم کلمه است، چون زبانش کشود پدرش تعوذ و تسمیه تلقین نمود. روزی حضرت بندگی او را در کنار گرفته بکسی سر سخن آمد، بندگی جعفر گفت این وقت استغفار است نه گفتار. حضرت بحضاران گفت از سخن جعفر آگاه باشید، از انتقال من او را خبر داده اند که ما را اشاره باستغفار می کند. پس او خرد سال بود قطب الاقطاب وقت رحلت خود^۳ امانت و خلافت و تربیت او^۴ حواله بشیخ عبد الرزاق نموده انتقال نمود. میراث پدر را معرفت پدر مادر خود یافت لیکن مولوی عثم الهدی از پدر خود مولوی نجم الهدی روایت نماید که آنحضرت را در سن ده سالگی وحشتی بخاطر^۵ رو داد، در آن وقت از قدیم که بلده^۶ جونپور^۷ دارالعلم بود برای تحصیل علوم کسی آنجا رفت، تسکین حاصل نشد، بنواح عظیم آباد رفت از درویشی صاحب کمال ملاقی شد که او مرید پدرش بود فی الحقیقه سایر امانت و نعمت و خلافت خود را پدرش به آن درویش سپرده بود که چون فرزندانم جعفر بعمر نمیز رسد این امانت را به او ارزانی دار، بر فور ملاقات آن درویش گفت که این وحشت که بتو لاحق شده تا اینجا رسانیده این طلب و خواهش فقیر بود که بسبب کبر سن طاقت رسیدن بتو نداشت، اکنون امانت خود را بگیر پس تا یک هفته آنحضرت را تلقین نموده و مشغول داشته فرمود که در فلان دیه یکی مرد صاحب کمال از خلفای پدرت موجود است و چنان می بینم که عرصه حیات او باقی نمانده زود خود را بدو برسان و امانت خود را بدست آر،^۸ آنحضرت چون بدان قریه رسید آن درویش از چند روز در حالت جان کندن بود، اهلیه و یکی کنیز او هم عارفه و کامله دوران بودند، هر چند سوره یاسین جهت خلاصی روح می خواندند، آن درویش منع می کرد که برای شخصی امانتی با خود

۱. ح: 'نود' ندارد	۲. ا: مادرش 'کشید'	۳. ا: 'خود' ندارد
۴. ج: 'او' ندارد	۵. ب: 'بخاطر' ندارد	۶. ب: 'بلده جونپور از قدیم'
۷. ب: ندست 'آرد'		

دارم تا که او نمی رسد قبض روحم نخواهد شد، چون جعفر آنجا رسید خبر یافته طلبید و سایر امانت و تلقین پدرش ایثار نمود، از خرقة خاص خود ملبوس نموده ارشاد کرد که نماز جنازه فقیر خوانده متوجه وطن خود شو، چون بوطن رسید بر مسند ارشاد نشست، عالمی بوی تولا نمود. چندان تصرفات و خوارق عادات بکثرت تمام که ازو سر زده اگر تمام نویسد دفتر علاحه باید^۱ نقلی برای رفع^۲ محرومی این اوراق بر می نگارد که او چهار ساله بود، مردی از رئیسان روزگار بحضور پدرش نشسته بود و خودش بازی می کرد، آنکس پرسید که شما چه می خوانید؟ پدرش منع نمود که ازین طفل چنین کلمات مناسب نیست، او مکرر گفت آنحضرت فرمود بلی می خوانم، قلبه رو نشسته فرمود که لا اله بمجرد گفتن این کلمه وجود مبارکش نا پیدا شد، دومی بار بصدای^۳ **الّا الله** جسد شریف موجود شد. در اخلاق جعفری ملفوظش آرد که روزی بدایره خود نشسته بود، طلبه را سبق می داد ناگاه جوانی نوحاسته بغایت چست و چالاک در رسید، بمجرد رسید او در خدمت مادر خود رفت و رخصت گرفت، بعد از عرصه چند ماه که آمد مردم ازو پرسیدند سبب رفتن باین تعجیل چه بود؟ گفت که آن جوان نوحاسته پیک صلی الله علیه وسلم بود، حکم آورد که در فلان جزیره درویشی است وقت او آخر است، برای تو نعمتها بموجب اسر حق نزد او امانت است، برو و بگیر و فرزنداناش را مرید خود کن و تلقین نما، آن امر را بجا آوردم بتاریخ بست و هشتم شهر صفر سنه یک هزار و چهل هجری بعالم قدس خرامید. از لفظ 'غم' تاریخش بر می آید، و 'آفتاب روشن' نیز تاریخ است. در قریه برده متصل امتیاهی آستانه مزارش زیارتگاه خلق است. متاهل بود اولادش بکثرت با علم و فضل در هر زمانه مجاور روضه جد خود اند.

موج احوال آن مورد حال معصومی، آن مجاهد مقام معدومی، آن مشاهد تجلیات مبین، اوستاد الملك شیخ احمد المدعو بملا جیون بن ابو سعید بن عبد الله بن شیخ عبد الرزاق^۴ بن خاصه خدا. نسبت ارادت از شیخ محمد صادق سترکھی

۳. ج: 'صدای رسید'

۲. ب: 'رفع' ندارد

۱. ب: 'باید' ندارد

۵. ب: 'شیخ عبد الله'

۴. ج: ازو 'استادش'

که سر دفتر مفتیان مرتاض و پیشوای علمای فیاض خلیفه حضرت بندگی بوده است. با جمیع فضایل صوری و معنوی آراسته و در سایر طریقان مشایخ پیراسته. شانی بزرگ حالی قوی^۱ 'بغایت داشت و علم و فضل او نهایتی ندارد و در زمان خویش سر^۲ 'حلقه علمای هندوستان بود حتی اورنگزیب عالمگیر بادشاه اورا باستادی گرفته بمرتبه نهایت با درس می کوشید. چون از بادشاه رخصت مکه یافت و رفت مدتها در آنجا درس گفته عالمی را فیض رسانید و از مصنفاتش بسیار اند. نور الانوار و شرح مینار، تفسیر احمدی و رساله اوراد مختار^۳ تصانیف علمای روزگار است. در عمر هفت سالگی قرآن مجید را یاد گرفته و در هفده سالگی از جمیع علوم فروغ^۴ حاصل کرد. حافظه ای که حق سبحانه و تعالی او را عطا کرده بود نظیرش یافته نمی شود.^۵ با صغامی پردازد که هر چه از حین طفلی تا پیری از نظر مبارکش در آمده حرف بحرف حاضر حافظه او بود. مولوی عبد الباسط بن ملا جیون در حفظ قرآن و علم عربیه هم پنجه اعمال پدر بزرگوار خود بوده. پانزده^۶ ذیقعه در سنه یکهزار یکصد و چهل و شش و بقولی یکهزار و یکصد و سی هجری وفات نمود. 'خلد یافته' تاریخ وفات اوست و تفسیرامانی^۷ مستنبط مسایل فقیهیهست^۸ مسمی بتفسیر احمدی و نور الانوار و شرح منار در اصول فقه و رساله اوراد از تصانیف اوست.

موج احوال آن مرتاض آفاق، آن ممتاز علی الاتفاق، آن فایز مرتبه شاهنشاهی، مقدس زمانه حضرت محمد صادق سترکھی پسر حسن سترکھی است. صاحب عجایب علوم و غرایب معلوم، در فقر و درویشی مالک دیهیم و در علوم و زهد مشهور اقلیم، وارث علم اولیا، مقتدای اصفیا و از کیا بوده. مرید حضرت بندگی جعفر است و نسبت نسب او بحضرت عثمان رضی الله تعالی عنه منتهی می شود. تقدس او اینجا باید دریافت از ثقات به ثبوت پیوسته که از حضرت عثمان تا این زمان اباً و جدأ نسب در نسب علوم^۹ صوری جاری مانده، هیچکس حامل

- | | | |
|------------------------|------------------------|-----------------------|
| ۱. ب: 'قوی' ندارد | ۲. ب: 'پیر' حلقه | ۳. ج: اوراد 'مختار' |
| ۴. ب: علوم 'فراع' | ۵. ج: 'یافته' نشود | ۶. ح: 'پانزدهم' ذیقعه |
| ۷. ج: تفسیر 'ابانی' که | ۸. الف: مسائل 'فقیهیت' | ۹. ح: نسبت 'علم' |

نبوده کشف و کرامات بمرتبه ای داشت که در زمان او خواص و عوام او را بس گرامی داشته اند و از معتقدانش بوده اند.

موج احوال آن مسعود زمان، آن سجاده نشین و مرید درویشان، آن محمود حضرت شیخ مسعود سجاده نشین حضرت شیخ عبد الرزاق از مریدان شیخ محمد صادق سترکھی است. بسیار صاحب کمال بوده، در تواضع و خدمت پرستی فقرای زمانه نامی بر آورد که هیچکس از فقرای سیاحان هند از علم فضایلش محروم نخواهد بود. با سید عبد الرزاق بانسوی و شاه پاتی^۱ اودهی و شاه غلام علی بهرایچی و شاه جان^۲ محمد احمد پوری، و شاه حسین منیره صحبت محرمانه داشت. يك خرقه خلافت از دست شاه غریب الله سیاح درویش سلسله شاه منیر^۳ لاهوری که ذکرش نوشته شد که فیض خدمت او فقر را بفتح باب رسانده پوشیده و آن خرقه بخلف خود غلام غریب که در علم و فیاضی و فقر و تجوید قرآن و حفظ و قرأة کلام الله بی مثل زمانه بود عطا فرموده. شاه مسعود در سنه یکهزار و یکصد و دو هجری وفات فرمود و شاه غلام غریب در يك هزار و يك صد و چهل و پنج.

موج احوال آن یگانه آفاق، آن بیدار شبهای سوز و فراق، آن مدام بمشاهده دید با دید، علامه زمان حضرت شیخ ابو سعید بن عبد الله بن عبد الرزاق بن مخدوم خاصه خدا از تربیت یافتگان و مریدان حضرت بندگی جعفر است. از پاکان روزگار و ممتازان عشق و انوار بغایت مرتبه رفیع در تصوف داشت و بامور شریعت نوعی جلا داده که بحکم نبوی صلی الله علیه و سلم در جهاد اکبر بسیار فتحهای اقالیم ریاضات شاقه نصیب او گردیده. وقتی که برای سبق عزم خدمت شیخ جعفر کردی در راه جز پیش پای خود نمی نگریستی تا ناگاه چشم بر نامحرمی یا زنی نیفتد^۴ و در خواندن سوای کتاب باو ستاد ندیدی و از اهل دنیا نفرت تمام داشت، و طعام جز وقت تهجد که بعد تفتیش صد احیاطش میسر آمدی نخوردی، و يك سبو آب گومتی آورده بعد فراغت وضو هر چه باقی ماندی

۱. شاه پانی اودهی

۲. ج: خان محمد

۳. ج: میر لاهوری

۴. ا: بیفتد

۵. ج: صلی الله علیه و آله و سلم

بخوردی و درس چهار سبق لله لازم گرفته بود بشرطیکه خواننده نیز خواندن را لله کمر بسته باشد، پسر خود شیخ بدهن راسبق^۱ نمی آموخت که لله نیست، چون شاگردانش برای سبق پسرانش عازم می شدند منع می نمود که لله ما را غیر الله میامیزید. علاجش آنست که بهر خدمتی که ویرا لازم فرمائید اقدام نمایند^۲ آنگاه عوض آن بدو سبق بیاموزید^۳ همچنان کردند تا عالم وقت گردید و برای احتیاط دیگرش را که دفترها می خواهد اقتصار^۴ این نسخه بر نمی تابد. با حمید ابدال و سید علیم الله هر یکی صحبت های محرمانه داشتی^۵، ذکر پسرانش در خلفای شیخ محمد صادق ستر کهه نوشته شد، رحمة الله علیه، وفات او بظن نیامده.

موج احوال آن قدوه علماء آن زبده فضلاء، آن کامل علوم صوری و معنوی،
بی اشتباه علامه عصر حضرت **شاه علیم الله محدث** نیز می گویند خلف شاه محمد عبد الرزاق بن خاضه خداست و خلیفه حضرت بندگی نظام الدین. وی مقبول خاص و عام و جامع علوم تمام بود. شانزده حج کرده و یکصد چهارده علم آموخته و در هر علم تصنیفی مفید دارد. مریدان او از حد اندازه زیاده^۶ بودند، بادشاه حیدر آباد مرید او بود. خودش نوشته است روزی در خدمت بندگی رفتم دیدم که آن حضرت سر بر منبر نهاده بخواب رفت، چنانچه نفع دم از وی بر می آید، بخاطرم گذشت همین نمط شیخ فتح الله اودهی سر برانوی مریدی نهاده خواب می کرد، مریدان را بخاطر آمد که خواب انبیا صلی الله علیه وسلم بحکم حدیث ناقص وضو نیست، آیا خواب اولیا را چه حکم است، بمجرد خطر مریدان شیخ فتح الله چشم باز کرده گفت 'خواب' اولیا نیز، همین قدر گفته باز بخواب رفت، اگر از حضرت نیز ازین معنی بوضوح رسد خرق عادت شیخ فتح الله یقین را از سر نو تجدید^۸ اعتقاد بخشید، بمجرد این خطر حضرت بندگی سر بر آورده دو گانه ادا نموده باز بخواب رفت، رحمة الله علیه.^۹

۱. ج: 'سبق' ندارد

۲. ب: 'نماید'

۳. ج: 'مامورید'

۴. ب: 'از حد زیاده و اندازه'

۵. ج: 'خواهد' اختصار

۶. ج: 'شیخ فتح الله از سر نو یقین از تجدید'

۷. ج: 'خواب' اولیا

۸. ج: 'رحمة الله علیه' ندارد

موج احوال آن جامع جميع مقامات حقيقت، آن عامل تمام مدارج شريعت، آن محرم معاملات باطن و ظاهر،^۱ مقدم اوليا حضرت مولوی عبد القادر فاروقی نسباً بلخی لقباً لکهنوی موطناً بن مخدوم شيخ سلطان بن شيخ الهداد بن شيخلاد بن شيخ فريد بن شيخ عبد القادر محدث بن شيخ قطب الدين محدث بن شيخ خضر محدث بن شيخ سلطان حسن بن سلطان مبارك بن سلطان عثمان بن سلطان امير محي الدين بن سلطان امير عماد الدين بن سلطان ابوبکر بن سلطان حسين شاه بن سلطان معزالدين بن سلطان عبد الكريم بن سلطان عبد العزيز المعروف بسلطان ابراهيم بن ادهم بن سلطان^۲ عبد الجليل بن عبد الله بن عبيد الله بن عمر رضي الله عنه بن الخطاب رضي الله عنهم اجمعين، وطن اصلي آبا و اجداد او بلخ است و تولد شريفش در سنه نهصد و نود و شش است. اگر چه مصنف خلاصه المناقب نسبت ارادت و بيعت او را هيچ بقلم نياورده اما^۳ از بعضی ثقات شنیده وی از مريدان و ياران و اصحاب خاص حضرت^۴ بنده گي جعفر است. الغرض حق سبحانه و تعالی شانی عظيم و احوالی عالی و برکات وافر و مشاهدۀ غالب و همتی بلند و نفس قاطع باو عطا کرده بود. جامع است میان علم ظاهر و باطن، در علم^۵ باطن ولی دهر و بعلم ظاهر محدث و علامۀ عصر، وی از جامعيت علوم اوستاد زمانه بود. بعد تحصيل چهل و شش سال در بلده لکهنؤ بر مسند تدريس جاداشت، شاگردانش لا تعد و لا تحصى اند و آنانکه از يمن تلامذۀ^۶ او شهرت عظيم يافتند اساسی آنها اين است: حضرت شيخ پير محمد لکهنوی و حضرت شاه مجتبی عرف شاه مجی قلندر لاهر پوری و مير سيد حسن رسول نما و مير سيد محمد شفيع خليفۀ شيخ پير محمد و مير سيد محمد قنوجی و ملا قطب الدين سهالی و قاضی شرف الدين لکهنوی و ملا رکن الدين محدث و صاحب تدقيق و تحقيق ملا غلام مصطفى جايسی و عالم و عامل ملا عبد الله سنديلوی و مجمع فضایل قاضی حبيب الله سنديلوی و مجمع کمالات ملا فتح الله قنوجی و ملا محمد زمان کا کوروی خليفۀ شيخ^۷ پير محمد لکهنوی و

۳. ج: 'اما' ندارد

۲. ج: بن سلطان 'عبد اللطيف'

۱. ج: 'ظاهر و باطن'

۶. ا: از يمن 'تلمذ'

۵. ۱.۵: در 'عالم'

۴. ج: 'حضرت' ندارد

۷. ج: 'شاه' پير محمد

ملا عبد الحسیب قاضی بلدہ بهرایچ و ملا جعفر صدر پوری و ملا علیم اللہ کچھندوی و ملا عصمت اللہ صدر پوری و حضرت قاضی مینا مونوی و ملا ابو سعید مفتی لکھنوی و مجمع عرفان ذاتی شاه مرتضیٰ شیخ صدر الدین مفتی لکھنو و ملا لولا قاضی لکھنو و نواب مختار خان پدر ممتاز خان صوبہ دار اوجین. شمع برکات حضرت مولوی را ازینجا قیاس باید کرد که این همه شاگردان او بعد از تحصیل^۱ هر جنس شهرت تمام یافتند. این تصرف باحوال دیگری یافته نمی شود و در تبعیت سنن رسول صلی اللہ علیہ وسلم بی نظیر زمانه بود،^۲ بصفای باطن در آفاق یگانه و باجرای سوال سایل مفید کامل چنانچه بر سنت سنیه نبوی^۳ برای هر نماز وضوی تازه فرمودی و باشفاق حال خلق بغایت عامل و مجاهدات او انتهای ندارد، گاهی زیر سرتکیه نیاورده و مراقبات او پایانی نداشت. مردم برای ملاقات که می آمدند اکثر حضرت مولوی را فرصت از مراقبه نیافته بی ملاقات می رفتند و او را^۴ اصلاً خبر نمی شد. شاه جهان بادشاه بعد وفات سعد اللہ خان وزیر علمای سلطنت را بحضور خود طلب کرد، حضرت مولوی نیز تصدیع نمود بلحاظ آنکه اطیعو اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم رفت، بعد دریافت ملاقات سلطان به نسبت سایر علما احترام حضرت مولوی بغایت مرتبه نموده درخواست رفاقت کرد و بانواع عنایت وعده نمود، حضرت مولوی قبول نکرد و رخصت شده بوطن آمد. کمالاتش از آن بیشتر است که بقید قلم آید، بعد وفات هم تصرفات ازو سر زده، اول اینکه تا چهل روز جایی که او را غسل داده بودند خوشبوی عطریات می آمد. مدت حیاتش هشتاد و یک سال بتاریخ هفتم شعبان المعظم سنه یک هزار هفتاد و شش هجری جان بمشاهده جانان تسلیم نمود، مرقدش در لکهنؤ زیارتگاه خلق است.

موج احوال آن سراج سلسله سراج با فیض^۵ وفور، آن شیخ پر نور خانواده حضرت نور، آن از خاصگان بارگاه سرمد، قطب الوقت حضرت بندگی شیخ محمد، خلف و خلیفه و جانشین قطب الاقطاب بندگی شیخ نظام الدین امیتھویست. ویرا درین حال احتشام بغایت بلند و مرتبه ارجمند، اخلاق حمیده و صفات پسندیده

ج. ۳: سنیه 'نبویه'

ج. ۱: تحصیل 'از هر جنس' ۱.۲: 'بود ندارد'

ج. ۵: فیض 'و وفور'

۱.۴: 'ور اصلاً'

بود. در تربیت طالبان اوضاع مخصوص و اطوار محمود داشت. کمالاتش انتهای ندارد. در ملفوظ شاه عبد الرحمان چشتی دنتهیوی نویسد که بسن چهار سالگی پدرم شروع بسم الله الرحمن الرحيم از زبان فیض بنیان بندگی شیخ محمد مرا تلقین و تلفظ کنانیده تا امروز چاشنی شیرینی طعمش از زبان من نرفته و دمبدم تازه است. از مولوی علم الهدی خلف مولوی نجم الهدی منقول است که جناب قطب الاقطاب را از تاهل اول که با مخدوم جهان بنت مخدوم شیخ خاص خاصه خدا پنج پسر بوجود آمدند و هر يك از علم 'صوری و معنوی و طریقه کسب درویشی بهره کامل داشتند، چنانچه شیخ عبد الجلیل از حضور واند بزرگوار بخرقه خلافت^۲ هم مشرف شده و دیگران هم متوقع خرقة و خلافت بودند که همه ها اولاد عقب گذاشته چنانچه الآن موجود اند و بروی پدر نامدار^۳ و دیعت حیات سپردند، بندگی شیخ محمد را حق سبحانه و تعالی برای اجرای سلسله نظامیه اقطابیه سلامت داشت. قریب ایام وصال خود قطب الاقطاب بندگی شیخ محمد را جمیع امانت مرشدان و خرقة و دستار و خلافت خود با نصایح دل پسند^۴ و وصایای^۵ جان پسند از هر جنس چه در باره شفقت احوال خلفای خود و وابستگان و تابعان فرموده جانشین گردانیده^۶ و فرمود که نظام الدین دو چیز داشت - یکی جذب و دوم سلوک، جذب بفرزند خود شیخ فتح الله را جگیری داد و سلوک بفرزند خود شیخ محمد عنایت فرمود، بعد چندی خود جوار رحمت حق پیوست، فرد:

هزاران درود و هزاران سپاس که گوهر سپارد بگوهر شناس

پس وی تمام سایر آداب و حقوق سجادگی بوجه احسن برپا داشته بطاعت و عبادت و اخلاق و شفقت و احترام و تواضع و ایثار بمسافران قدم بقدیم پدر بررگوار گذرانیده.^۷ کمالات او زیاده از اندازه تحریر است. پسرش میل آموختن کیمیا داشت، روزی بگوشه چیزی می گذاخت، خود آنجا رفت و طلایی که ساخته بود آنرا بدید که در حقیقت زر خالص بود، پس بر پاره مس آب دهن خود انداخت آن

۱. ج: ۱ 'ار' علوم 'صوری ۲. ج: ۲ 'خلافت' ندارد ۳. ج: ۳ 'پدر' 'بزرگوار'

۴. ج: ۴ 'دلبنده' ۵. ج: ۵ 'وصایه' ۶. ج: ۶ 'جانشین' 'گردانیده'

۷. ج: ۷ 'گذرانیده'

هم طلا شد، گفت این کیمیا آموختن روا است، بدین نمایش ویرا مشغول بحق گردانید دگرش نیز خواهد آمد. وقتی مولوی علیم الله^۱ خال برادرش شیخ جعفر که عالم متبحر بود و غم داشت که با وجود چندین علم ظاهر همشیره زاده من بندگی جعفر سجاده نشین پدر نگشت چند مسائل دقیق از آنحضرت پرسید، طالب علمی که کافیه می خواند فرمود که جواب او را بده، او همه مسایل را جواب گفت، حضاران را کمال حیرت بر علو کرامت او رسید. روزی از پسر خود گفت که مامور شده ام که در حیات و ممات هر سال ماه مبارک رمضان به بیت المعمور که قبله ملایکه بر هفتم آسمانست يك ختم قرآن مجید تا قیام قیامت می کرده باشم،^۲ این عمل را تو هم لازم گیر و بدیگر خلفا و فرزندان وصیت کن که بست و هفتم رمضان فاتحه مرا کرده باشند، الآن این رسم^۳ بسلسله ایشان جاریست. روزی که آنحضرت انتقال کرد، شاه عبد الرحمان نگرانی از سادات جونپور که بیعت در سلسله جلال بخاری داشت و در کشف و کرامات مشهور بود روزی گفت که این فمری که در قفس است می گوید که قطب وقت شیخ محمد ازین جهان نقل کرد، چون خبر گرفتند تحقیق^۴ بود، اثبات قطبیت ازینجاست، بست و هفتم ذیقعه وفات، قبر او برابر قبر پدر.

موج احوال آن مظهر ولایت اقطابی، آن مصدر مقصد و مطلب یابی، آن
از عاشقان ذات احمد، شیخ سری سقطی بن شیخ محمد خلف و خلیفه و جانشین پدر عالی قدر خود بندگی شیخ محمد بن قطب الاقطاب بندگی نظام الدین است. از اجله اولیای صاحب کرم واعظم اصفیای مرتبه اهم، درین حال بغایت شان عالی و مرتبه رفیع داشت بر وی فیض مرتبه قطبیت جدش تافته بود. کمالاتش را ازینجا قیاس باید کرد او را در نواح لکهنو بالولی دختری شیفتگی بود، کدام از حاکمان لکهنو او را ایذا رسانید، بمجرد استماع این خبر بر پالکی سوار شده از غایت جلال متوجه لکهنو شد، چون نزدیک دایره حضرت شاه عبد الجلیل لکهنوی که بر سر راه^۵ آمیتهی و لکهنو بود رسید، حضرت شاه عبد الجلیل حان جلالش مشاهده

۱. ج: مولوی 'علم الهدی' ۲. ج: نمی کرده 'باش' ۳. ج: 'رسم' ندارد ۴. ۱: 'بتحقیق' بود ۵. ج: درین 'حالت' ۶. ۱: 'سربراه'

نمود، از غایت تواضع و دلجویی جلو سواری او نمود و در حق آن حاکم عذرهای
 بمیان آورده عفو تقصیرات کنانید. و صاحب احسن قصص نویسد که شیخ عرفانی
 داشت که فیض و کمال اسرار سرّی سقطی پیشین حکایت می کرد و ریاضات و
 مجاهدات از کاملان سلف روایات^۱ می آورد. روزی شیخ محمد علیم الله ابن شیخ
 عبد الحکیم^۲ عم زاده و خلیفه پدر او امتحانی از کشف وی درخواست، در دل
 گذرانید نهجی که هیچ آفریده بر آن^۳ خبر نداشت یعنی قبایی که آیات قرآنی برو
 یافته شده بی آنکه درخواست نمایم بمن عطا فرماید،^۴ ساعتی نگذشته بود که خادم
 شیخ با همان قبای پیش در آمد و گفت، که شیخ سرّی سقطی نتو سلام رسانیده و
 فرموده که این قبا ترا داده شد و باز چنین امتحان فقرا را مجوز نشوند. سال وفاتش
 بنظرش^۵ نیامده رحمة الله علیه.

موج احوال آن محفوظ بحمايت ولايت، آن مسرور بمقامات درویشی
 نهایت، آن بغایت رفیع المقام و ولی افضل العصر حضرت شیخ شبلی خلف و خلیفه
 پدر عالیقدر خود شیخ سرّی سقطی بن شیخ محمد است. در مقامات تصوف ماهر
 و باظهار کرامات ظاهر و باهر، شانی بزرگ و مرتبه عالی داشت. صاحب احسن القصص
 نویسد که در خرق عادات و همت و ایثار شبلی ثانی می توان نامید. گویند ویرا
 مریدی بود، بسفر چند منزل دور از وطن اتفاق در بیابانی به چاهی افتاد که از آنجا
 دستگیری متنفسی در آنجا متصور نبود،^۶ از باطن پیر خود همتی در خواست،
 صورت پیر بر لب^۷ چاه حاضر شد، دست را آنقدر رسایی داد که او را از چاه بالا
 کشید و خود غایب شد، بعد از مدتی که آن مرید مراجعت بوطن کرد بخد متش
 رسید، تبسم فرموده^۸ رمزی بروی کشاد که تفسیر معهوده او نتوانست
 شد. کمالاتش زاید از بیان است. شیخ عبد الواحد خلف خود را خلیفه و سجاده
 نشین بزرگان خود ساخته ازین جهان بملاء اعلی سفر نمود، رحمة الله علیه. شیخ واحد

۱. ج: 'بروایات' ۲. ۱: شیخ 'عبد الکریم' ۳. ب: 'اران' حبر
 ۴. ج: عطا 'فرمایند' ۵. ب: 'بنظر' نیامده ۶. ا: 'و' ندارد
 ۷. ج: 'مفقود بود' ۸. ج: صورت پیر 'قریب' چاه ۹. ب: تبسم 'فرموده'

که یکتای متقیان روزگار بود چند سال حق سجاده چنانچه باید بجا آورده در پرده شد و امر خلافت به پسر خود شیخ جنید عرف شیخ شیخی سپرد.

موج احوال سید محی الدین معروف بسید بدلی، مرد عالم مرید شیخ جنید شیخی بود، نهایت فضل و کمال، مشهور عالم، آخر به بیت الله رفته چون معاودت کرد در بندر سورت مقیم شد، عالمی را فیض رسانیده ازین جهان در گذشت. شاه سلطان ابراهیم آبادی و شیخ بساون امیتھوی خلیفه شیخ جنید شیخی بودند و مولوی نورالهدی و سید ضیاء الله بلگرامی خلفای شیخ جنید که مشرب قادریه داشتند از لجه قادریه باید خواست.

موج احوال آن جلیل القدر فی الفقر والمشیخة، و آن جلیل الوضع^۱ فی الرهد والطریقه، آن مقتدای علمای محققین، آن سجاده نشین حضرت بندگی شیخ محمد یلسین، از محققان روزگار و عرفان اسرار، شانی عظیم و همتی بلند و نفس قاطع داشت. آن قدر تصرفات صوری و معنوی و قبولیت که ازو سر زده کمتر در معاصران او یافته می شود. از اکثر بزرگان چنان مرویست که از شرق تا غرب و از جنوب تا شمال سیر کرده اند، هر قدر بزرگی اخلاق در ذات فایض البرکات ایشان یافتیم در سجاده نشینان دیگر بزرگان نیافتیم. الحق اخلاقی که او را جبلی بوده بریاضات^۲ و کسب حاصل نشود. کمالاتی که او را حاصل بوده بجز تائید غیبی اجتماع آن میسر نشود. مرید پدر بزرگوار خود حضرت شیخ جنید عرف شیخ شیخی و والد ماجدش شیخ جنید شیخی، آخر عمر خود آنحضرت را بسن هفت سالگی بشرف بیعت و خرقة خلافت مشرف ساخته بجای خود سجاده نشین حضرت قطب الاقطاب نمود و سایر امانات خاندان معلی شان^۳ بمولانا نورالهدی که از اجله خلفای او بود و احوالش بلجه قادریه باید خواست بجهت تربیت ایشان سپرده جان بمشاهده جانان تسلیم نمود. گویند همان روز هفتصد کس ازو بیعت نمودند چنانچه در چند مدت از فیوضات تربیت مولانا از علم ظاهر و باطن بهره کامل و فیض وافر یافته بمرتبه تکمیل رسیدند و عالمی بتولایش در آمد، شهرت تمام یافت. حقوق سجاده نشینی را تمام

۳. ج: شان 'را'

۲. ۱: 'بریاضت'

۱. ب: 'خلیل' الوضع

عمر بوجه احسن بجا آورده از بذل و ایثار و خدمت فقرا و طلبا و مسافران، و عبادت و ریاضت دقیقه نا مرعی نگذاشته و انکسار و فروتنی و اخلاق و شعار خود ساخته بود و با درویشان زمان با سخنهای بواضع و خدمات پیش می آمد. راجه امیتهه ناغوا و اجماع کفار ان خواست که قصبة امیتهی را غارت کند، بدرخواست و مبالغه اکابران آنحضرت بلشکر راجه رفت، راجه بظاهر از احترام تمام پیش آمد. چون تبرکی و دستار باو عنایت کرد از راه تهر و حيله عرض کرد که تبرک و دستار در امیتهی رسیده خواهم گرفت، آنحضرت از سر غیرت تمام بر خاست و بدیره یکی از برادران راجه نشست، او انکار راجه از ترک بر وضع نادانی و حماقت نوجوانی عذر کردن گرفت، فی الحال از زبان مبارکش بر آمد که دستار برای او می باید کسی که سر داشته باشد و آنرا که سر نیست دستار چه خواهد کرد؟ مدت حیاتش هفتاد و هشت سال، هفتم جمادی الثانی سال يك هزار یکصد هشتاد وفات. پسرش شاه محمد غوث خلیفه پدر و سجاده نشین اجداد است و شاه فضل الله اتاوی مرد متوکل و بزرگ صاحب معنی و ذوق و شوق از مریدان شاه محمد یاسین و عمده مرتاض حضرت بندگی^۱ مدت از نژاد بندگی نظام الدین اکبر خلیفه و مرید بندگی شاه یاسین است، در کسب و ریاضات و در ورع و مجاهدات و عبادات^۲ او سخاوت و خدمت مسافران امتیاز تمام داشت، طریقه اجداد را بوجه احسن بر پا داشته زندگانی می کند. در خلوت و جلوت شغل باطن از وی فوت نمی شد. عمده های روزگار رسوخ نیاز خدمتش داشتند، طریقه او را خاصان می پسندند و سید شاه احسن الله بلغرامی مرید و خلیفه حضرت شاه یاسین است. مرجع خاص و عام مشهور بعبادت مدام بود، بزرگی و اخلاق اتم داشت.

موج احوال آن کاشف اسرار توحید، آن ثابت قدم توکل و تجرید، آن نوباوه بوستان سلاسل علی مرتضی علیه الصلوٰة والسلام، بی نظیر وقت حضرت بندگی شاه مصطفی مرید بندگی شیخ محمد است و سلسله نسب شریفش منتهی می شود بحضرت سری سقطی پیشین رحمة الله علیه و اجدادش اکثر سلطنت روم کرده اند.

۱ ب: بندگی 'است'

۲ ج: 'و'عبادت'

از اجله اصفیا، صاحب استغراق و سکر و ذوق و عشق و محبت و کرامت و خوارق عادات بود. قبولیت عظیم داشت، بسیری اولیا را در اسفار مکه معظمه ملازمت نموده فیض هار بوده. احتیاط لقمه حلال از حد داشتی اگر اطعمه مشکوک که پیش او می آمد از کشف مطلع شده دست کشیدی و بیشتر افطار او از برگ اشجار بود که بی منت مخلوق بدست می آمد. آمیزش با خلق مطلق نداشت. سیرکنان بجونپور رسید، مولانا شمس از فرزندان شیخ صلاح سهروردی بموجب اجازت حضرت پناه صلی الله علیه وسلم خواهر خود را بعقد نکاح او در آورد. دیوان عبد الرشید از بطن او متولد شد، چون به نه سالگی رسید تمام امانت پیران را پسر نموده و حقوق تربیتش بمولانا شمس سپرده شهر پورنیه نواح بنگاله رفت و رخت اقامت انداخت و همانجا بعالم جاودانی رحلت نمود، مزارش را دران سرزمین مردم باعتقاد صاحب ولایت زیارت می کنند،^۱ رحمة الله علیه.

موج احوال آن در شهوار صدف هدایت، آن واصل منزل مقصود نهایت، آن اکمل ولی و اکبر وحید، ابوالبرکات شمس الحق دیوان^۲ عبد الرشید، خلف و خلیفه بندگی شاه مصطفی است. قبولیت تمام، مقبول انام، مشایخ برتر، مرتاض اکبر، مجاهده وسیع، مشاهده رفیع را مالک بود. در گنج رشیدی ملفوظ آنحضرت نویسد، چون پدرش تمام نعمتها که از اولیا یافته او را نموده، جمله تربیتش حواله مولانا شمس جونپوری نموده، متوجه پورنیه شد، مدتها آنحضرت از مولانا شمس فیوضات علم صوری و معنوی برداشته برخی از شیخ افضل قطب جونپور که ملقب بلقب استاد الملك بود تلمذ نمود. در سن پانزده سالگی از سایر تحصیلات صوری مفروغ گشته بدهلی رفت. سند حدیث از شیخ عبد الحق دهلوی نمود، او آخر فرمود که شما سند حدیث از خلف من شیخ نورالحق نمایید من هم سماعت خواهم نمود، بعد حصول این سعادت شیخ عبد الحق خرقة خلافت مع اجازت سلسله قادریه موسویه و شاذلیه، وهابیه عنایت ساخت، از آنجا به بنارس آمد و صحبت حضرت شاه طیب قطب بنارسی گزید، از آنجا

۱ ج: 'می کند' ۲ ج: 'حضرت دیوان'

بخدمت راجه سید حلیم الله مانکپوری رفت و فیضها ربود، بخرقه خلافت و نعمت و خطاب شمس الحق ممتاز گشت و مامور سکونت جونپور مجاز گردید. چون از جونپور باراده زیارت والد ماجد خود روان گشت در شهر بهار برای زیارت شیخ شرف الدین یحیی منیری رسید. حضرت سید شمس الدین حسنی^۱ خلیفه حضرت موسی گیلانی که در بیابان راجگیر^۲ بیاد حق مشغول بود، بامر حضرت غوث الثقلین همه عطایای پیران و مرشدان خود را بنی درخواست باو عطا کرد و از شیخ تاج الدین جهونسی که فرد وقت بود مولوی شهباز شطاری بهاگلپوری نعمتهای عنایت یافته و از شیخ عبد القدوس علی بن شیخ عبد السلام^۳ پیر طریقه اشتغال قلندریه و نعمتها اجازت یافته. الغرض کمالات و صحت حالات آنحضرت زیاده از تحریر است، حالات عجیب مثل طی الارض که از جونپور بنارس بست گروه فاصله دارد و مابین عصر و مغرب آمد و رفت می داشت، بعد نماز عصر می رفت^۴ و نماز مغرب بمسجد خود خواندی و دیگر کیفیت حالاتش جمله مشابه کوائف و کیفیت اقطابان می نمود و اهل کمال را یقین مقام او بقطب الاقطابی بود، دختر خود را بحاجی ارزانی که یکی از کاملان وقت بود بموجب امر سرور کائنات علیه افضل الصلوات سپرده بود. فرزندانش از بطن آن مخدومه بوده اند و مدت العمر ترك تدریس نمود، محفلش را بمحفل مولوی معنوی رومی مناسبت می دادند و از مریدان صاحب دل و حال و عالی احوال بسیار بودند چنانچه اکثری اهل الله و اکثری بمرتبه قطبیت و غوثیت مشرف شدند. از آن جمله چند اشخاص اینجا بنگارش می آیند - میر محمد جعفر عظیم آبادی و سید قوام الدین گور کهپوری و مولوی محمد نعیم بدوسرای و شاه عبد الواحد مشتاق فتحپوری و ملا بدلی دیوه و قاضی محمد ماه اودهی و مولوی محمد ماه دیوگاسی و مولوی محمد^۵ عبد الشکور منیری و شاه اسمعیل قطب ساری و حافظ نور الله بنارسی و شیخ محمد فاضل برنیوری و مولوی نورالدین جعفر جونپوری و قاضی عصمت الله علوی قاضی لاهور و قاضی حبیب الله

۳. ج: عبد السلام 'قلندر'

۱. ۲. بیابان 'راجگیر'

۱. ج: 'چشتی'

۵. ب: 'محمد' ندارد

۴. ج: عصر 'برفت'

علوی قاضی جهانگیر نگر، قاضی محمد مودود بلخی و شیخ غلام رسول جونپوری و شیخ صبغة الله علوی و شیخ آية الله جونپوری و مولوی محمد جمال جونپوری و شیخ عنایت الله ساکن چتر ساری و شیخ حامد جونپوری و شیخ محمد اکرم جونپوری، شاه نصرت^۱ جمال ملتانی مصنف گنج رشیدی ملفوظ آنحضرت و شاه عبد الله بنگالی و میر سید مداری سادات پوری، شاه فتح محی الدین و غیره بودند، رحمة الله عليهم اجمعين و آن حضرت را مکتوب عجیب و غریب اند در تصوف جهت طوالت عبارت نوشته نشد. روز جمعه نهم رمضان سال هزار و هشتاد و^۲ سه هجری در نماز صبح بر رکعت دوم جان بجانان تسلیم نمود.

موج احوال آن صاحب افادت علوم دینی، آن مورد اضافت^۳ یقینیه، آن مجموعه کمالات، آن مشرف حالات، آن از والد خود مسترشد، ولی زمانه شیخ محمد کنیت او ابو الکشف و لقب بدر الحق عطا کرده پیر اوست^۴ ارشد خلف و خلیفه دیوان عبد الرشید است. بسا عالیشان در علم صوری و معنوی، وی را کلمات عجیب اندر تصوف بود. در گنج ارشدی^۵ نوشته یافتیم که ستر احوال داشت، سایر نعمتها از هر سلسله ای که پدرش حاصل ساخته بود خزینه و گنجینه آن او گشته. از اقوال اوست که غور یک مسئله شرعی فوق است بر هزار رکعت نماز، مدام بر ریاضت و تلقین طالبان بودی. وقتی آن حضرت را اتفاق قدوم بنواح لکهنو افتاد، سید شاه عبد الرزاق از شرف باطن شناخته گفت درین نواح عاشق الله رسیده و آن حضرت هم در حق شاه عبد الرزاق فرموده ازین قصبات بویی از دوستان حق می رسد ویرا کمالات بسیار بلند است. چون آنحضرت بیمار شد مولوی محمد جمیل جونپوری بعیادت آمد، تفحص اعتدال مزاج نمود چشم که از دیر بند داشت بکشاد، فرمود:

دل بزلف آن پری پیکر نمیدانم چه شد درد سر باقی بجا و سر نمیدانم چه شد

۱. ج: شاه 'نصرف' ۲. ب: هشتاد و سه ۳. ج: 'افاضت'

۴. ج: 'کنیت او ابو الکشف و لقب بدر الحق عطا کرده پیر اوست' ندارد

۵. ج: گنج 'رشیدی'

آنکه^۱ میگوییم چرا آشفته خاطر گشته ای دل بزلغش بسته ام دیگر^۲ نمیدانم چه شد به بست و چهارم جمادی الثانی^۳ سال يك هزار و يك صد و سیزده چهار گهري شب باقی مانده بملاء اعلی شتافت.

موج احوال آن فخر زاهدان، آن وقر عابدان، آن از اشرف و اعلی عاشقان ذات مجید،^۴ ابی العیاض^۵ قمر الحق حضرت غلام رشید، خلف و خلیفه ارشد حضرت شاه ارشد است. صاحب کرامت بلند و خوارق ارجمند، نفس شکن دل پسند محنت خداوند بوده است. از ابتدا تا انتها واجبات و فرایض و سنن و مستحبات^۶ از وی فوت نشده و در ستر احوال پایه عالی داشت. در گنج ارشدی نویسد، در غایت رفعت شان کمالاتش يك لك و چهل هزار سرید او بوده اند، از جهت بهم رسیدن نسبت روح حضرت نور قطب عالم اکثر به پندوا هم می رفت و بارواح سید کاینات هم او را ملازمتی رسیده بود، ویرا کمالات بیشتر است، برای زیارت جد اعلی خود شاه مصطفی رفته بود، چون معاودت کرد او را معلوم شد که وعده من نزدیک رسیده تعجیلاً در جونپور رسید، بروز شنبه قریب دو پهر تاریخ پنجم صفر سال یک هزار یکصد شصت و هفت وفات نمود، نزدیک مقابر جد و پدر مدفون گشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن جانشین اکابران، آن متوکلین و صابران، آن شیخ ریاضت آئین، حضرت شیخ فصیح الدین نبیره مولوی محمد جمیل جونپوریست. در گنج ارشدی نویسد، ابتدای حال از میراث دولت اجداد خود بر خواهش نفس می رفت، اواخر که شوق الهی باو غایت آمد ترك آن وادی نموده بحضرت شاه غلام رسید^۷ بیعت نمود، از کمال خدمتگذاری و خاکسری بشرف خرقة و عین خلافت و جانشین پیر مشرف شد فاما مدة العمر حقوق^۸ همه مراتبات پیران را کما ینبغی بجا آورده بفقر و فاقه که دستور این خاندان بود زیاده از اندازه مع عیال و اطفال برداشت

۱. ب: 'ایکه'	۲. ج: 'آخر' نمیدانم	۳. ج: جمادی 'ثانیه'
۴. ۱: 'محمد'	۵. ج: ابی 'الفیاض'	۶. الف: 'مستجاب'
۷. ب: غلام 'رشید'	۸. ج: 'حقوق' ندارد	

وریاضات نمود و در متابعت طریقه پیر خود چندان مصروف گشته که فنا فی الشیخ مراد ازو باید دانست، رحمة الله علیه.

موج احوال علم و هدایت را دلیل، حضرت مولوی محمد جمیل متوطن جونپور از مشاهیر علمای زمانه خود بود. عالمگیر بادشاه اورنگریب در وقت جمع نمودن فتاوی منسوب باسم خود او را شریک مجمع جمع نموده بود. شاه نظام الدین اورنگ آبادی و مولوی نور الهدی امیتهوی و میر سید حسن رسول نما ازو تلمذ می نمودند، باوجود چنین فضایل علوم مولوی از سبب مریدی و فیض دیوان عبد الرشید از اشتغال باطن بی خبر نبود بلکه فاعل^۱ بود و شیخ فصیح الدین نبیره اوست و شاه احمد الله گور کهپوری و شاه بدیع الله جونپوری که در سلسله قادریه ازین بزرگان مستفید اند در لجه مذکور باید خواست.

شعبه سوم:

مجملی در احوال حضرت شیخ المشایخ مظهر جلال و الجمال^۲ امام اهل کمال سلطان الاصفیا برهان الاتقیا قطب ارشاد و رهبری حضرت شیخ علی صابر کلیری خلیفه حضرت قطب^۳ اکبر شیخ فرید گنج شکر و متابعان ایشان و در دیار ما این سلسله بجهت ذات جامع صفات حضرت قطب برحق شیخ احمد عبد الحق ردولوی اشتهار یافته و درین سلسله خلق عام^۴ و مراقبه مدام معمول است.

موج احوال آن تخت نشین اقلیم حقیقت، آن خدیو ملک معرفت، آن ممتاز مشایخ کرام، آن باحترام بعاشقان عظام، آن از علو کمالات در معاصران فاخر، قطب الاقطاب شیخ علاء الدین علی احمد^۵ صابر، نسبت شریفش بموسی رضی الله عنه^۶ می رسد. مرید و خلیفه و داماد شیخ فرید گنج شکر است. از معظمان این طایفه بغایت کمالات بلند و تصرفات ارجمند او را بود. در مشرب صوفیا شانی بزرگ داشت، هر چه برزباننش گذشتی فی الحال حاضر شدی، قلندر مشرب بود ابدال و شر می گذرانید. در آراستگی باطن چنان مشغول بود که التفات برسم ظاهر

۱. ا: 'فاعل' بود؛ ج: 'شاعل' بود

۲. ج: جلال و جمال

۳. ب: 'قطب' ندارد

۵. ج: 'احمد' ندارد

۶. ج: موسی 'علیه السلام'

۴. ا: خلق 'تمام'

نمی کرد. حضرت شیخ فرید ویرا صاحب ولایت کلیر کرده فرستاده، اعیان آنجا انکار نمودند فاما از صریح خوارق عادات^۱ و جلال مزاجش دم نمی زدند. روزی با اصحاب خود در مسجد جامع برای نماز رفت، اعیان آنجا آنحضرت را از جایی که در مسجد نشسته بود خواستند برخیزانند که این محل نماز گزاردن بزرگان ما است شما را کی روا دارد. این قصه طول شد، مردم گفتند ایشان صاحب ولایت اند، گفتند ما چه طور دانیم^۲ که صاحب ولایت اند؟ برهان می باید. آنجناب را مظهر جلال در کار شد، از مسجد بر آمد و گفت، برهان آنست که شما همه درین ساعت بمیرید، فی الحال مسجد در افتاد دو صد هزار کس ته آن هلاک شدند، باقی ماندگان بعذر^۳ پیش آمدند، فرمود حالا سود ندارد من از خدا خواستم و آن مقبول شد که همه سکان اینجا بمیرند و بعد آن گاهی آباد نشود همچنان واقع شد. سیزدهم ربیع الاول سال ششصد و نود وفات یافت، مزار مبارکش در کلیر.

موج احوال آفتاب فلك وصال، آن فلك حقیقت و حال، آن مستغنی از غیر ذات، آن مساوی حیات و ممات، آن هدهد هوای هدایت، قطب عالم شیخ شمس الدین ترك صاحب ولایت، مرید و خلیفه شیخ علی صابر از محتشمان این طایفه، کمالات بلند و حالات ارجمند و حاجت روای مستمند. ویرا مستی و افرو تجرد بر کمال بود. اکثر لباس قلندرانه چرم پوشیدی، از دنیا و عقبی و از زر و سیم خلق^۴ مستغنی بود و در ریاضات و مجاهدات و بذوق تصفیه باطن و استغراق نظیری نداشت، باندك توجه ساکنان عالم سفلی را بمرتبه علوی رسانیدی و از قهر و لطف هر چه بر زبانش گذشتی فی الحال بوقوع آمدی. از نژاد خواجه یسویست که بچند واسطه بحضرت حنفیه بن علی مرتضی رضی الله نسبتش منتهی می شود، او از صحبت پیر بی نظیر خود که تکمیل کمالات حاصل ساخت بشرف خرقه و خلافت و نعمت گوناگون مع اذن اقامت پانی پت به نوید ولایت آنجا مشرف شد، پس از^۵ وفات مرشد در پانی پت آمده مسند هدایت را زیب داده. کمالات

۳. ج: 'بعذرش' آمدند

۶. ا: 'ار' ندارد

۲. ج: 'من' چه طور 'دانم' که

۵. ج: 'و از رسم حلق'

۱. الف: 'عادت'

۴. ب: 'آن' ندارد

عالی او نه چندانست که باین مختصر گنجد، مثل احیا و امانت خوارق عظیم ازو بعمل آمده. بتاریخ نوزدهم شعبان وفات^۱، 'مرقد مبارکش حاجت روای خلائق نواح پانی پت است، سنه وفاتش بنظر نیامده، معاصر شیخ نصیر الدین چراغ دهلی است.

موج احوال آن مقیم مقام بقا، آن قسیم ولایت و انتقاء آن بتحقیق^۲ هادی، آن مالک ملک آزادی، آن بالیقین سلطان اقلیم^۳ یقین، حضرت شیخ جلال الحق والدین، مرید و خلیفه و جانشین شیخ شمس الدین ترک پانی پتی است. وی از محبان و محبوبان این طایفه است^۴. طبعی کریم و لطفی عمیم و حالی مستقیم داشت. آنقدر ریاضات و مجاهدات بر خود اختیار کرده بود که از غایت شدت جوع نفس اماره بصورتی موهوم مجسم شده از جسم او جدا افتاد و مطلق فتور در استقامت او واقع نشد. او آخر سوای صلوٰة خمسہ از استغراق موقوف نمی ماند و هر گاه مریدانش وقت نماز از استغراق بر می آوردند از لطف و قهر هر چه بر زبانش می رفت فی الحال صورت می گرفت و ساکنان عالم نیرنگ را بیک توجه بعالم بیرنگ می رسانید. پدرش که از^۵ نژاد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ در پانی پت سکونت داشت و شیخ جلال بفراغت می گذرانید، از نظر توجه شمس عالم تاب کامیاب شد و جانشین و خلیفه مطلق گردید. خرق عادات او زیاده از اندازه تحریر است و کمال خوارق ازین چه خوشتر باشد که مثل شیخ احمد عبد الحق رودولی گم گشته بحر فنا و غریق بحر بقا مرید و خلیفه داشت. پنجم ذیقعدہ بسال هشتصد پانزده در گذشت، در پانی پت مزارش قبله حاجات خلائق است.

موج احوال آن مقرب ذات ذوالجلال، آن متصرف مقام جمال والجلال، آن فرمانروای اقلیم هدایت، آن سلطان وادی بخشش^۶ و عنایت، آن گم گشته بذات مطلق، قطب وحدت حضرت شیخ^۷ عبد الحق، از نژاد فاروق اعظم مرید و خلیفه

۱ ج: وفات یافت

۲ ا: تحقیق هادی

۳ ج: اقلیم ندارد

۴ ج: اسب ندارد

۵ ا: از ندارد

۶ ج: تحسین و عنایت

۷ ب: احمد عبد الحق

شیخ جلال الدین ترک پانی پتی است. از محتشمان کشور فضل و کمال و از واصلان بحر بی زوال، عاشق با شانی بلند و مستغرق بعنوان دلپسند، مشایخ وسیع مرتبت و عارف عالی منزلت، غریق بحر انوار ذات، از صفحه صفحات^۱ آیات بینات، خدیو ملک استغراق، تخت نشین اقلیم وفاق، معدن مجموعه کمالات، مخزن سایر حالات، مقتدای مشایخ ذی مناقب، تصورش بدفع خطرات جسمانی، بحکم شهاب ثاقب بوده است. صاحب مرآة الاسرار از ملفوظ مبارکش می آرد^۲ که هر قدر مجاهدات بقدّم تجرید و تفرید او کرده کمتر ازین طایفه بوجود آمده باشد. شش ماه خود را در^۳ قبر بر چید، حق سبحانه و تعالی بی کام و زبان هر گاه ازو بتکلم شد بر آمد و شب و روز در استغراق ماندی، وقت نماز پنجگانه یا^۴ راه رفتن خدام لفظ حق حق گفته او را از عالم لاهوت بفضای^۵ ناسوت می آوردند. شیخ احمد نام داشت و عبدالحق خطاب از جناب الهی دارد. آوازه کمالاتش در سایر هندوستان بلکه عربستان و روم و عجم و تمام ربع مسکون شایع و ذائع است. از غایت جلال و ولایت او هر وضع و شریف را مقدور تناول توشه او نیست. از فرزندان و مریدان و بعضی صلحا و اهل اتقا می خورند. وی از مقدس مشایخ و اعظم اولیا بود. خرق عادات او بسیار است از آنجمله شبی با مشعل و هجوم و شور و غوغا شخصی برای کد خدایی می رفت، نزدیک حجره استغراق آن محبوب حق رسید خلل مشاهده گشت، متنبه شده کاسه ای بود آنرا بر زمین واژگون گذاشت،^۶ آن اجماع مع سایر مشعل و دیگر لوازمه اسب و فیل هر چه بود ناپدید شدند، خلق را استعجاب و حیرت انگیزخت، پدر آن داماد که در عقب بود آنجناب را صاحب ولایت در یافته تا چند روز نالش^۷ این مقدمه نموده التجا کرد، وی آن کاسه را باز گردانید، در همان مقام آن مجمع با مشعل و شور و شغب موجود یافتند. از اقوال اوست، هر که بدایره من در آمد^۸ آتش دوزخ ویرا حرام است، مراد او^۹ از دایره بیعت سلسله است و آتش دوزخ مراد از کفر و نفاق است. بتاریخ

۱. ا: 'صفات'

۲. ج: 'مبارکش آرد'

۳. ا: 'بر قبر'

۴. ا: 'پا راه'

۵. ا: 'پفرای ناسوب'

۶. ج: 'داشت'

۷. ج: 'روز بس این'

۸. ج: 'در آید'

۹. ا: 'او ندارد'

پانزدهم جمادی الثانی در سال هشت صد و سی و هفت وفات کرد، خاک پاکش در رودولی حاجت روای خلایق آن دیار است.

موج احوال آن واصل دوست، آن مغز کمالات بی پوست، آن ازما سوی^۱ الله مفلس، کامل روزگار **حضرت مخلص**، مرید پاک اعتقاد شیخ احمد عبدالحق است. در صفای قلب^۲ و کشف صحیح بی نظیر بود. عالم معنوی چنان بر وی.....^۳ که بودن درین عالم هرگز او را خوش نمی آمد. روزی از پیر گفت این جامه کهنه شد اگر اسر شود ازین عالم فانی انتقال نمایم، فرمود صبر کن، ما تو همراه خواهیم رفت، دریافت که پیر رخصت نمی دهد از پسر گفت که ای بهرام من انتقال می کنم زود ما را در قبر کرده به پیر و مرشد خبر خواهی کرد، این وصیت مرا فراموش نکنی پس ردا بر سر کشید و جان بجانان سپرد. بهرام سراسیمه شده بخدمت پیر و^۴ مرشد رفت و اظهار وفات پدر کرد، حضرت احمد عبدالحق از استغراق سر بر آورد و فرمود، مخلص بی رضامندی من رفت برخاست و^۵ جنازه مخلص رفت و چهل مرتبه آواز داد مخلص! مخلص زنده شد و بخدمت استاد شیخ احمد عبد الخالق بخانقاه آمد و به بهرام گفت، تو وصیت مرا بجانیاوردی بی دفن چرا بحضرت پیر خبر کردی؟ اکنون برو بهر طریق که باشد اجازت بیار، بهرام بالاحاح تمام رخصت پدر خواست، آنجناب رخصت داد، بهمان طور باز ازین عالم نقل کرد. مزارش در دایره مرشد واقع شد. پسر بهرام و شمس الدین پسران مخلص نیز مریدان حضرت شیخ احمد عبدالحق بودند و سیر سلوک را پایه بکمال رسانیده مرتبه ارشاد بهم رسانیده بودند و بسیر در آمدند، چون بقصبة اربری شیخ قدوة الدین برادر خرد^۶ شیخ نصیر الدین بن شیخ بدر الدین حسینی، رسیدند قدوة الدین از مدت خیال مریدی حضرت شیخ احمد عبدالحق داشت، ایشان را مرید آنجا دریافته اخذ فواید کرد و همراه آنها بحضور شیخ آمد، مدتها خواری کشید و آنجناب برو توجه فرمود، زیر زمین او را پانزده روز دفن نموده داخل بحق گردانید، و سید کبیر

۳. ب: 'هر سه نسخه جا خالی دارد'

۶. ج: 'برادر خورد'

۲. ج: صفای 'ملت'

۵. ب: و 'بر' جمازه او

۱. ب: ما 'سوی' الله

۴. ب: 'و' ندارد

پيك آن كامل زمان مجذوب شده مدام مست باده توحيد مى بود، و ميان بختيار
نيز از مريدان شيخ احمد عبد الحق است از خدمتهاى شايسته محرم اسرار گشته بود.

موج احوال آن پرده دار سراوقات ازلى^١، آن محرم و ماهر حقايق حالات
لم يزل^٢، آن محيط سلسله صابري، آن غريق بحر هدايت و رهبرى، آن بمشاهده
انوار الوهيت دايم مستغرق، مرجع اقطاب مخدم شيخ عارف بن شيخ احمد
عبدالحق، خلف و خليفه پدر بزرگوار خود است. از اولياي عظيم الشان و
مستغرق بانوار شاهد بي نشان، صاحب^٣ عجيب حالات و^٤ غريب مقامات،
معدن المعاني خزينه کمالات انساني، قدم بقدم پدر بر مسند هدايت صدر، روح
روان سلسله بندگان سلسله، مقتداي ارباب عشق و ولوله، واقف سرمدى^٥، وارث
درود^٥ ولايت احمدى صلى الله عليه وسلم بوده است. از روز وفات پدر خود پنجاه
سال قدم بقدم دسبدم والد ماجد خود از حسن اخلاق و تواجد و عبادات و تصرفات
صوري و معنوي مزين سجاده بوده زندگاني نمود. از نهايت کمالات او از
حضورى و دورى حضرت شيخ احمد عبد الحق فرمود، اى معلم او را هرگز از علم
خود چيزى تعميم مكن. العلم حجاب الاكبر واقع شده است. من علم خود باو
خواهم آموخت و پيش تو محض بآموختن ادب سپرده ام. پس از تربيت والد خود
بمرتبه تكميل و ارشاد رسيد و بعد از پدر عالمى را بنور^٦ ولايت خود منور گردانيد و
هدايت بخشيد. بتاريخ هيزدهم صفر در سنه هشتصد و هشتاد و هفت وفات
يافت، مرقد شريفش در دايره پدر عاليقدر، رحمه الله عليه.

موج احوال آن فانوس هزار شمع نورانى، آن لخلخه شمائم کمالات
انساني، آن نسيم صبح وصال، آن شميم گلدسته فضل و کمال، آن ذخيره تعارف و
معارف، قطب الاقطاب مخدم شيخ محمد بن مخدم شيخ عارف، از محتشان اين
طايفه بغايت شانى بزرگ و احوالى قوى، صاحب خلق عام و مشاهده مدام،
نكهت گلدسته ولايت صابري، روايح رياض بنده پرورى، شمس فلک کمالات

١. ج: اوقات 'لم يزل'

٢. ج: 'صاحب' ندارد

٣. ج: و 'صاحب' غريب

٤. ج: 'سر' سرمدى

٥. ب: 'ورد' ولايت

٦. ج: 'ار' نور ولايت

شمس الدین، مظهر جلال حضرت جلال الدین ترک سلسله ترکان، بزرگ بزرگی بزرگان، هارون ولایت هارونی، حامی معاملات حاجی^۱ شریف زندانی، کاف کرامت کبری، فهیم معاملات معلی، ممدوح اهل معامله، محمود ارباب مشاغله، وی با دوست همدم و بجد بزرگوار خود قدم بقدم بوده است. در گزار نویسد، معروف و محمود احمد عارف بود، از سیمای صورت در شمایم سیرت او لمعات خوارق عادات و درخشندگی حالات ظاهر و باهر بود. منصب مسند جانشینی از خدمت و برکت والد ماجد خود یافت. در مشابهت حالات و مناسبت مقامات و مراقبات هم جنب پدر بزرگوار خود بود. در هشتصد هفتاد^۲ و هفت کوس ولایت و خلافت می نواخت. در آن هنگام سلطان بهلول لودی سلطنت صوری در بلاد دارالخلافة دهلی داشت. صاحب کمالات عیسوی معجرات بود. این چند کلمه از جمله مکتوبات معارف آیات اوست: ای عزیز! اراده مرکب سالک است، هر چند قوی تر و محکم تر سلوک راه طریقت و طی طریق شریعت و وصول بمنزل حقیقت آسان و زود تر، سالک را باید که بقدر از کشش و کوشش نماید و خود را بمرشد دانا که انسان کامل است و از اقوال و افعال و احوال حضرت رسالت پناهی صلی الله علیه^۳ و سلم آگاه گشته و بآن متفق شده برساند. و در تحت فرمان او در آید و ظاهر و باطن خود را از و پوشیده ندارد و لقوله^۴ و جوع و سیر و صحبت قلبی و عزلت باطنی را بکار پردازد تا بمقام ابرار و احرار واصل گردد بفضلہ....^۵ در مرآة الاسرار نویسد که کمالات حضرت شیخ^۶ مخدوم شیخ محمد ازین جا قیاس باید کرد که مثل شیخ عبد القدوس بن اسماعیل حنفی شاهباز بلند پرواز عالم لاهوت از باطن تربیت شیخ احمد عبد الحق بیایه کمال و ولایت رسیده بود. نیز از ارشاد باطن آنحضرت مرید حضرت شیخ محمد شد و خرقة خلافت از دست او پوشید. دیگر کدام کمال آنحضرت زیاده ازین خواهد شد که نوشته اند، که چون در آخر عمر آنحضرت را مرض موت لاحق شد پسر کلان خود شیخ اولیا بده را که ذکرش می آید یاد کرد. او آن وقت در تحصیل علوم و کسب

۱. ج: 'حامی' شریف

۲. ج: 'هشتاد' و هفت

۳. ج: صلی الله علیه و آله و سلم

۴. ب: 'نقوله' و جوع

۵. ۱. ۵: 'هر سه نسخه جا خالی دارد

۶. ب: 'شیخ' ندارد

فضایل بشاه^۱ آباد بخدمت شیخ عبد القدوس بود، همان وقت حضرت شیخ احمد عبد الحق شیخ عبد القدوس را در معامله فرمود که فرزند شیخ اولیا بده برودولی^۲ برسان، شیخ بسرعت تمام^۳ شیخ اولیا بده را در رودولی آورد، آن وقت حضرت شیخ محمد در حالت نزاع^۴ بود. گاهی در استغراق ذات احدیت بیخود می شد، باز چون هوشیار می گشت می فرمود، سبحان الله فهم کردم فهم کردم، شیخ عبد القدوس فرمود که چه فهم کردید؟ فرمود توحید مطلق فهم کردم. وقت مفارقت روح استغراق غلبه نمود، شیخ عبد القدوس معروض داشت که این وقت هوشیاری مردان حق است. فرمود از طرف من بی غم باشید^۵، اکنون جز ذات الله در سینه ما نمی گنجد. پس بذوق بنشست و خرقة خلافت و جمیع امانت را از کمال مهربانی حواله بده^۶ نمود و آنچه گفتن بود وصیت کرده جانشین خود گردانید. باز شیخ عبد القدوس عرض کرد که آن حضرت باین هوشیاری و این دولت می روند حال من غریب چه خواهد شد؟ پس از کمال مهربانی فرمود که با ما ترا چه اندیشه؟ تو از جمله اولیای حق هستی، آن زمان معلوم شد که حضرت مخدوم شیخ احمد عبد الحق که شیخ عبد القدوس را در^۷ طلب فرمود برای آنکه بشارت ولایت از حضرت شیخ محمد یابد.

موج احوال آن نجم سعد برج سرمدی، آن در یگانه درج احمدی، آن باده نوش کاسه استغراق، آن قطب آفاق بالاستحقاق، آن خزینه کمالات حقایق و معارف، **شیخ اولی مخدوم بده** بن شیخ محمد بن شیخ عارف، خلف و خلیفه پدر برر گوار خود بندگی شیخ محمد شیخ عارف است. از اولیای جلیل القدر بر بساط لجة کمالات اجداد مورد عنایات خدا داد بوده است. الغرض حق سبحانه و تعالی شیخ بده را محرمیت تمام و مشاهده مدام بحضور اقدس خود بخشیده شیخ المشایخ وقت گردانید. صاحب مرآة الاسرار نویسد که^۸ از پدر عالیقدر خود قایم مقام شد و

۱. ج: 'شاه' آباد

۲. ج: 'بده بزودی'

۳. ج: 'تمام' ندارد

۴. ب: 'در حالت' نزاع

۵. ج: 'باشند'

۶. ب: 'حواله شیخ بده'

۷. ج: 'که' بعد از

۸. ب: 'در' ندارد

کسب کمالات بسیار نمود. مخدومی شیخ عبد الرحمن قدوائی که قریب صد سال عمر داشت بلا واسطه مرید شیخ بده^۱ است. از فقیر می گفت که آن حضرت شبی با اهل خانه خود خفته بود، چون اهل خانه اش بیدار شد دید که شیخ در خواب است و يك صورت شیخ بر سجاده نماز می گزارد، نهایت مضطرب شده فریاد بر آورد، چون شیخ بیدار شد همان يك صورت اصلی بماند و اهل خانه را منع نمود که این راز فاش مساز^۲، و بعد از کسب کمال هر ولی را صورت مثالی حاصل می شود آنرا صوفیه وجود مکتسب می گویند. کمالات و خوارق عادات او بیشتر از آن است که بتحریر درست آید. آنجناب دو پسر داشت - پسر کلانش شیخ پیر که ذکرش می آید و پسر خردش شیخ منصور بسیار صاحب کمال بود، خیلی مسافرت کرده اکثر بزرگان وقت را مثل^۳ جلال تھانیسری و غیره را دریافته و ریاضات بسیار کشیده و تربیت بیکران پرداخته، چنانچه شیخ عالم بن منصور که صاحب سلسله پدر بود فقیر بارها ملاقات او نموده، در آخر عمر او صحبت با عالم ارواح و با شغل معنوی داشت و حضرت شیخ عبد الرحمن قدوائی اگر چه مرید شیخ بده^۴ بود اما تربیت و ارشاد از شیخ منصور یافته کار خود تمام نمود. این فقیر را تمام محرمیت از شیخ عبد الرحمن قدوائی بود، بسیر فواید از او برداشته عارفی بابرکت و کار کرده و کارها دیده همیشه در فقر و گمنامی می گزرانید، سال وفات شیخ بنظر نیامده.

موج احوال آن سرشار باده عشق و اخلاص، آن اجله^۵ اولیای مشهور
 بختصاص، آن سلطان واصلین صاحب تاج و سریر، فرد اکمل حضرت مخدوم شیخ پیر، از مقتدایان اصحاب محبت و وداد و پیشوایان ارباب تودد و اتحاد، شانی بزرگ، احوالی بغایت بلند احتشام تمام و شوکت و رفعت ولایت مالا کلام داشت. صاحب مرآة الاسرار نویسد، وی خلف و خلیفه شیخ بده است، مدام در اشغال بطن مشغول بودی حقایق آگاه، شیخ ابو محمد صوفی که پیر صد ساله بود با اکثر بزرگان روزگار صحبت داشته احوال و اطوار شیخ پیر را بسیار تحسین می کرد،

۱. ج: شیخ 'نڈه' است

۲. ج: 'تسارده'

۳. ج: 'شیخ' جلال

۴. ج: 'بڈه' بود

۵. ج: 'باجله اولیا'

می گفت^۱ هرگاه بخدومتش می رسیدم او را در شکر الهی مست می دیدم و چشمهای او از کثرت مشاهده سرخ می بودند که بجانب آن نگاه کردن ممکن نبود، با این حال اخلاق پسندیده داشت و بغایت متواضع بود، در آخر حیات امانت خواجگان چشت را حواله خلف خود مخدوم شیخ قطب الدین نموده در پرده شد، رحمه الله علیه.

موج احوال آن مشاهده اوراق سفینه وحدت، آن از غایت تصرفات ممتاز بکثرت، آن در معاملات تصور بحضرت متین، قطب المشایخ مخدوم شاه قطب الدین، مرید پدر حضرت مخدوم پیر است. از اکابران این طایفه مردی کاسب و کارها دیده و معاملات این طایفه را طی نموده بود و بقدم تجرید بجهت دریافت سعادت حرمین^۲ شریفین شتافت. وقت معاودت سیر اکثر بلاد نموده بزرگان را دیده و صحبت محرمانه داشته بوطن رسید و بهدایت مریدان مشغول گشت. شیخ معروف مجذوب صاحب حال در قصبه پالی^۳ بود از مریدان اوست. پس از چند مدت باز بجهت زیارت حضرت قطب ابدال شیخ صابر علی قدس سره بکلیر رفت و نوازش بسیار یافت. آخر حضرت شیخ قدس سره در معامله بوی فرمود، الحال وقت تو قریب رسیده است بوطن برو^۴ و استخوان خود را در پهلوی جد خود برسان. وی التماس نمود که آبا و اجداد من عمرهای دراز یافته بودند از من چه تقصیر شد پنجاه یا شصت ساله می روم؟ آنحضرت فرمود و بست سال از عمر خود به رحمت خان دادی الحال برو امانت پیران چشت را با امانت دار سپار، مراد ازان امانت دار ذات با برکات مرشدی حضرت مخدوم شیخ حمید است و این مقدمه چنان بود که رحمت خان از امرای نامدار جلال الدین محمد اکبر بادشاه ارادت بخدومت شیخ قطب الدین داشت، در مرض صعب او شیخ بعیادت او رفت، دریافت که از عمر او باقی نمانده بست سال از حیات خود باو عطا کرد و یاد نداشت، آن رموز دان الهی آگاه ساخت پس التماس نمود چند ماه از حیات من باقی مانده اند آنحضرت فرمود سه ماه مهلت است، پس شیخ قطب الدین بسرعت تمام در خانه رسید و خرقة خلافت و تمام امانت خواجگان چشت را بفرزند خلف خود شیخ حمید سپرده بعد از سه ماه از آن واقعه روحش از مقام سفلی بگلزار علویاً شتافت، رحمه الله علیه.

۱. ج: گفت 'هرگاه' ۲. ج: زیارت 'حرمین شریفین' ۳. ج: قصبه 'پالی' ۴. ج: بوطن 'برد'

موج احوال آن نو باوه بوستان آل حضرت عبد الحق، آن تقاوه دودمان مرتبه حق الحق، آن ازلی مسعود و ابدی سعید، قطب الوقت حضرت مخدوم شاه حمید، خلف و خلیفه مخدوم قطب الدین است. از مقتدایان صوفیه اهل صفا و پیشوایان اصحاب زهد و ورع، جامع علوم صوری و معنوی بود. شانی بزرگ و عشق وافر و تصرفات^۱ عالی داشت، بروی پرتو ولایت احمدی تافته بود. در مرآة الاسرار نویسد که مخدومی شیخ عبدالرحمن قدوائی بنقل متواتر می فرمود که بزبان حضرت مخدومی قبله گاهی در باب او گذشته بود که يك نطفه نگاه داشته ام که هفتم پشت ما ظهور خواهد شد. الحق چنان بوده است. بعد از وفات شیخ قطب الدین روز سوم موافق رسم این دیار خرقة آبا و اجداد پوشیده در خاتقاه بنشست، مردم آمده بجهت ارادت در خواست نمودند از کمال راستی جبلی خود فرمود که یاران، من هنوز خود را نشناخته ام دست دیگران چطور بگیرم؟ اصل درین کار دیانت است،^۲ پس دور است که درین امور خیانت نمایم. اول قدم ریاضت و مجاهده او آن بود که از غایت همت و جوانمردی فاتحه سویم پدر عالقدر را خوانده و در^۳ حجره در آمد و یکسال کامل قدم از خلوتخانه بیرون نهاد و از کثرت^۴ قلت اکل و شرب صفت روحانی پیدا کرده بود، اگر احياناً بوی گوشت یا طعام مرغین می رسید بقرار می گشت، چندان از صحبت عالم ارواح و عالم مثال الفت گرفته بود که دیدن مردم اهل عالم خوش نمی آمد تا آنکه سیر سلوک قدم بقدم اجداد بانصرام^۵ رسانید، بعد از آن موافق^۶ ضابطه صوفیای اهل صفا از باطن بجهت هدایت مریدان و آمیزش خلق مامور گشت اما طریق ریاضت و عبادت و تلاوت قرآن که بر خود قرار داده بود تالب گور فوت نشد و در آخرها قرآن مجید حفظ نمود و تفسیر زاهدی اکثر می دید. روزی این فقیر معروض داشت که حضرت مخدومی قبله گاهی تا شش ماه در قبر^۷ خلوت کرده بودند و از اجداد شما هر که بر سجاده آنحضرت متمکن می شد اول شش ماه در خلوت می نشست و شما اول

۱.۳: 'و حجره در آمد'

۶.ب: از آن موافق 'موافق'

۱.۱: 'عشق و تصرفات' عالی ۲.ج: 'است' ندارد

۴.ج: از 'اکثر' قلت ۵.ج: 'اجداد و انصرام'

۷.ج: 'قبر' ندارد

خلوت یکسال نشستید،^۱ فرمود که ایشان اهل صفا بودند، من بسیار کثیف بودم از آنجهت خلوت یکسال اختیار نمودم و مشرب عشق و ذوق و فروتنی و بیان کلمات توحید بر حال او غالب بود، موافق طریق خواجگان چشت سماع را دوست داشتی و قوالان خوشگوار^۲ اکثر حاضر می بودند^۳ و در ابتدای نغمه غزلیات دیوان مغربی و اشعار شیخ شرف^۴ بوعلی قلندر و دیوان خواجه حافظ می خواندند و گاه گاه خود هم تواجد می نمودند و بذل و ایثار بسیار داشت و هر چند فتوحات بسیار می رسید اما خرج ازان بیش بود و کشف قبور و کشف قلوب کمال مرتبه داشت، يك خلوت این فقیر عبد الرحمن بخدمت آن عارف ربانی سعادت ازل و ابد حاصل نموده بود، هر روز از کمال مهربانی در جای خلوت این عاصی تشریف آورده و آنچه نمودار عالم ملکوت و جبروت و لاهوت بر فقیر^۵ مکشوف می شد و سیر مقامات و احوالات می نمود همه را بقرار واقع مفصل بیان می فرمود و اوقطب وقت خود بوده است. حضرت شیخ احمد عبد الحق در معامله بفقیر خبر داده بود که فرزندی شیخ حمید قطب وقت است، پس چون عاصی ازان خلوت بر آمد خرقة خلافت مع امانت خواجگان چشت بفقیر عطا فرمودند و نهایت متوجه شد و نوازش بی پایان ارزانی داشت و بر زبان مبارك راند که همه اجازت باطن حضرت جدی بجا آوردم که سلسله اجداد ما از توروشن خواهد شد و ولایت خواجگان چشت درین وقت حواله تو کرده اند، در خانه نشست باسر الهی قسمت می کرده بش^۶ مبارك. بهر کیف شکر این عنایات آنحضرت بکدام زبان توان بجا آورد پس بعد از چند روز وقت سلطنت جهانگیر بادشاه بتاریخ دوم جمادی الاول سنه یکهزار سی و دو هجری در پرده شد، به ردولی پهلوی جد بزرگوار خود مدفون گشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن کامل و وحید، حضرت شیخ سلیم خلیفه و داماد شیخ حمید، در مجاهدات و مشاهدات و ترك و تجرید و بذل و انکسار و هدایت و ارشاد

۱. ۱: 'نشستید'

۲. ج: 'قوالان' خوشگوار

۳. ۱. ۳: 'مینمودند'

۴. ب: 'شیخ' شرف بوعلی . ۱. ۵: 'بر فقیر' ندارد

۵. ج: 'کرده میباش'

بی نظیر زمان بود. امانت اجداد و جانشینی حضرت شیخ احمد عبد الحق را شیخ حمید باو ایثار نموده، جانشین گردانید، و این همه عنایت بموجب امر شیخ احمد عبد الحق بعمل آورده و بی بی رابعه زوجه او که دختر شیخ حمید بود از رابعه پیشین کمالات کم نداشت، در ظاهر از پدر و در باطن از جد فیضها و تلقین یافته سیر سلوک را تمام کرد و برای زیارت مزار حضرت شیخ احمد عبد الحق جد خود دری علیحده داشت و آن در هنوز مشهور بنام اوست.

موج احوال آن صاحب ضمیر عرش نظیر، حضرت شیخ محمد عرف شیخا پیر، خلف و خلیفه شیخ سلیم و سجاده نشین شیخ احمد عبد الحق است. مردی عظیم القدر و مستغنی المزاج و دنیا و مافیها محترز و صاحب خرق عادات بود. روزی نشسته بود، حاکم برای ملاقات او آمد و از سهو با سید فرید الدین خلیفه شاه امید علی نقشبندی معانقه نموده نیازمندی اظهار کرد، سید مضطرب شده اشاره بآنحضرت نمود که جانشین ایشانند، چون حاکم بخدمتش رفت گفت، 'آمدن چه سود؟ همانروز خبر تغییر حاکم رسید.

موج احوال آن بر مسند خلافت مشرف، حضرت شیخ محمد اشرف معروف به پیر اجهی است، خلف و خلیفه شیخ احمد سجاده نشین شیخ احمد عبد الحق بود، او را مرتبه معصومیت از حق تعالی امداد شد، پیوسته بی خبر در استغراق ماندی و سوال سایل رد نکردی، وجودش بر وضع ایثار بود. در حین حیات خود پیر بساون پسر بزرگ خود را سایر امانت پیران را بدو سپرد و خرقة سجادگی در بر کرده قایم مقام خود گردانید و خود برای سیر رفت و همانجا^۲ انتقال نمود. پیر بساون بسا صاحب کمال بود، افادت خان نامی از سکان رودولی در دهلی خواست که مرید شود، بشب روضه مزار شیخ احمد عبد الحق را بخواب دید، خواست که در آید و زیارت کند، از نهایت هیبت میسر نشد، تمنای خاك بوسی اظهار نمود، شیخ احمد عبد الحق چار چشم شده فرمود زینه^۳ این مکان فرزندم پیر بساون است بی وسیله او نمی توانی رسید و شاه عبد الرزاق بانسوی را چادر

۱. ب: 'گفت' ندارد

۲. ا: 'جایجا' انتقال

۳. ا: 'آئینه' این مکان

مستعمل مزار خود معرفت پیر بساون عطا فرمود، وقت آخر سایر امانت و نعمت اجداد را بحاجی الحرمین شاه احمد زمان برادر زاده خود^۱ عطا نموده خرقة جانشینی شیخ احمد عبدالحق پوشانیده قایم مقام خود گردانید، بعد سه سال بجوار رحمت حق پیوست. شاه احمد زمان با یزرگی و کمالی مسند خلافت را زیب است.

موج احوال آن جامع جمیع صفات درویشی، آن مجموعه سایر نکات عشق و دلریشی، آن مشابۀ خضر دایم برهنمایی، رئیس الابرار شیخ عبد الرحمن قدوائی، پسر شیخ بدهن قدوائی مرید شیخ بده است. وطن شریفش قریه بهاره توابع سیلک، نادر زمانه و عشق دیوانه، صحبت های اهل کمال دیده و بنظر خاص و عام پسندیده. شیخ عبد الرحمن چشتی در مرآة الاسرار نویسد^۲ که شیخ عبد الرحمن قدوائی اگر چه مرید شیخ بده است اما از تربیت و صحبت شیخ فیض مرشد زاده خود کار را تمام کرد، فقیر^۳ را کمال محرمیت بخدمتش بود، خیلی فواید از وی اخذ نمودم، عارفی بابرکت و کارها^۴ کرده و کارها دیده مدام در فقر و یکتایی می گذرانید، عمر شریفش از صد تجاوز کرده بود، مردانه ازین عالم رفت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مقتدای مشایخ کبیر، آن سلطان و شهریار بی سریر، آن همچشم طایفه سبوحی، قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوهی بن شیخ اسماعیل، از اولاد ابی حنیفه^۵ کوفی بود. اگر چه مرید شیخ محمد بن عارف بن شیخ احمد عبدالحق است فاما سایر تربیت و اتمام سیر سلوک بحسب عنایت روحانیت شیخ احمد عبدالحق نموده فخر مشایخ زمان گردیده. در مرآة الاسرار از ملفوظ آورد که پدرش در خدمت شیخ احمد عبدالحق اراده اخذ فواید نمود، ارشاد یافت که ترا تربیت پدرت شیخ صفی الدین کافیهست فاما بعد از من از پشت تو فرزندی آید که سایر نعمت من بدو رسد و سعید ابد گردد. چون شیخ

۳. ح: فقر را کمال

۲. ح: مرآة الاسرار 'آرد'

۵. ح: 'ابو حنیفه'

۱. ح: خود را عطا

۴. ح: کار کرده

عبدالقدوس متولد شد در^۱ سن تمیز مجاور روضه شیخ گشت، از تلقین روح آن سلطان اقلیم عین الیقین بمرتبه تمکین رسیده قطب عالم شد، پس بموجب امر باطن شیخ بشیخ محمد نبیره او دست بیعت ظاهری داد. شی از روح شیخ ماذون گشت که ترا صاحب ولایت بالا دست کردیم، پس در هشتصد و نود و شش هجری ابتدای سلطنت سکندر لودی بواسطه در خواست عمر خان کاسی که اعظم امیر لشکر سلطان بود و بدو اعتقاد داشت با سایر اهل و عیال و فرزندان از رودولی بشاه آباد نواح دهلی رفت. سی و چند سال در اجرای سلطنت سکندر آنجا ماند و شهرت کمال یافت.^۲ در وقت بابر شاه^۳ که شاه آباد خراب شد بگنگوه آمد و مسند فیض و ارشاد را بیاراست، صیت کمالاتش در تمام هندوستان شایع شد و سلاطین وقت روی نیاز آوردند و خلفای عالی مقام او به تربیت طالبان هر جا قیام گرفتند و فیض صوری و معنوی خلائق را رسانیدند. مجموعه حیات شریفش هشتاد و چهار سال، از آنجمله سی و دو سال در رودولی کسب کمال نمود و سی و پنج سال بشاه آباد و چهارده سال در گنگوه مسند هدایت و کرامت رازیب داد. خوارق عادات او نه چندانست که درین مختصر گنجد، و کدام کمال زیاده ازین خواهد بود که نعمت شیخ عبدالحق^۴ یافت و مثل شیخ جلال تهانیسری خلیفه داشت و الی الآن سلسله صابری از خلفای او جاریست، در نهصد و چهل و پنج وفات. پسرانش همه عالم و متعبد^۵ و متلبس بلباس مشایخ از آنجمله شیخ رکن الدین بن عبدالقدوس که ذکرش می آید عارف صاحب کمال، خوارق و کرامت قدم بقدم پدر بزرگوار داشت.

موج احوال آن نوح طوفان حادثات، آن خضر چشمه آب حیات، آن صدر نشین مقام تمکین، حضرت شیخ رکن الدین، خلف و خلیفه پدر عالیقدر خود قطب وحدت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوهیست، قدم بقدم والد بزرگوار خود بود^۶ خیلی کرامت از و سر زده.

۳. ج: 'بابر بادشاه'

۶. ا: 'بود' ندارد

۲. ا: 'کمال' داشت'

۵. ج: 'و' 'معبد'

۱. ج: 'از' سن تمیز

۴. ج: شیخ 'احمد' عبدالحق

نقل است که آنحضرت هفت برادر بودند، والد ماجد ایشان را اول علم ظاهر بیاموخت، چون دران علم ماهر شدند روزی حرفی از مقام وحدت وجود بآنها فرمود، همه بالقیاس علوم عقلی انکار نمودند، والد بزرگوار ایشان در کمال جلال از خانقاه بر آمد بطرف تهانیسر روان شد، ناگاه شیخ جلال تهانیسری پیش آمده سر خود را بسم اسپ مرشد گذاشته عرض کرد که عضو تقصیرات ایشان شود، هر علمی که آن^۱ حضرت بآنها آموخته اند موافق آن رای دارند، من آنها را آورده حاضر می سازم علم معنوی بآنها تلقین شود، چون^۲ بمکاشفات و نکات آن علم خواهند رسید از^۳ خود اقرار ارشاد گراسی خواهند نمود،^۴ التماس^۵ شیخ جلال مقرون باجابیت شد، هر هفت صاحبزاده را آورده بشرف بیعت مشرف کنانیده تلقین و ارشاد اکتساب کنانیده مشعول گردانید، حق سبحانه و تعالی شیخ رکن الدین و دیگران را بمقامات بلند فایز گردانید که اقوال و افعال ایشان سالکین را حجت موجب است. در مرآة جهان نما نویسد که شیخ رکن الدین در تربیت مریدان دستنی قوی داشت و در حل مشکلات و تعبیر وقایع این طایفه از سایر شیوخ زمان قولش^۶ مخصوص بود، وی را مصنفات مثل مرج البحرين و مکتوبات بسیار است. شیخ احمد پدر شیخ عبدالنبی شهید صاحب کتاب سنن الهدی که مرقدش در شاه آباد است در نهصد و هفتاد انتقال نمود. احوال^۷ شیخ عبدالنبی شهید در خلفای بندگی نظام الدین امیتهی بلجۀ چشتیان ناید خواست و در هر طبقه از فرزندان شیخ رکن الدین سالک و مجذوب صاحب مقامات عالیه شده آمده اند. بالفعل جانشین ایشان شاه عمادالدین بکمال صلاح و زیور کرامت و عبادت از شب بیداری و کم خوری برپا می دارند و پدرش شاه کمال الدین هم مرد مرتاض و کامل وقت بوده، چهارم شوال سنه نه صد و هشتاد و سه وفات رکن الدین.

موج احوال آن سرگروه سرپرستان عظام، آن محواستغراق مدام، آن از معبدان کبار، حضرت شیخ عبدالستار پسر شیخ عبدالکریم بن خواجه سالار

۱. ب: آن ندارد

۲. چون ندارد

۳. در خود

۴. نمود ندارد

۵. التماس ندارد

۶. قوتش مخصوص

۷. ب: و احوال

سهارنپوریست که احوالش در لجه سهروردیه باید خواست. در مرآة جهان نما نویسد، معارف کمالات، آن زبده ارباب ولایت و عرفان برتر از اندازه شرح و بیان است و اظهار خوارق عادات آن قدوة اصحاب فیوضات خارج از اندازه امکان. او پنج ساله بود که حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوهی به سهارنپور آمده باجرات پدرش بفرزندی خود گرفت و همراه برده علم ظاهر از شیخ نصیرالدین بن شیخ سماء الدین دهلوی آموخته مدتها درس گرفته و از تقینات شیخ عبدالقدوس در خانواده چشتمیه قدوسی صابریه در کمالات انگشت نمای خلق^۱ گردید. وقتیکه شیخ عبدالقدوس در رودلی بر سر روضه شیخ احمد عبدالحق رفت او همراه بود. شیخ خود باربعین نشست و او را نیز نشانید، در شب آخر اربعین ملایکی دو سیب از ریاض جنت بشیخ داد، یکی خود خورد و دومی به عبدالستار داد و گفت بخور! امشب همه نعمت قدوسی بتومی رسد، بزرگیش ازینجا باید دانست. سکندر لودی بادشاه سخت معتقد او بود، بروز جمعه نهم رمضان سنه نهصد و پنج وفات یافت، متصل روضه خواجه در خانقاه بسهارنپور دفن شد.

موج احوال^۲ آن قدوة ابرار، شیخ مصطفی بن شیخ عبدالستار، متقی و متورع، عالم و کامل مرید شیخ رکن الدین بن عبدالقدوس گنگوهیست. حاکمی در سهارنپور باو مدعی شده از بادشاه وقت طلب حضور کنانید. شیخ بلشکر سلطانی بخانه یکی از مریدان خود^۳ اقامت کرد، آن مرید تشویش داشت که بادشاه در حق شیخ چه کند؟ شیخ گفت، من دیده ام که حاکم غرق دریا شد، بهمان نزدیکی خبر رسید که حاکم بقصد عبور جمن بکشتی سوار شده^۴ در نصف دریامع توانع غرق گردید، چهارم شعبان سنه هزار وفات، 'شیخ کمال' تاریخ وفات یافته. شیخ مرتضی بن عبدالستار عالم و عامل مرید شیخ رکن الدین است. بسیار بزرگ بود، اخلاق پسندیده و سخاوت حمیده داشت، هفتم ربیع الاول سنه هزار و هیزده وفات یافت.

شیخ عبدالرزاق بن عبد الستار نیز از شیخ رکن الدین خرقة یافته و قرأت

۱. ب: انگشت نمای 'خلاق' ۲. ب: 'موج احوال آن قدوة ابرار شیخ..... هفتم ربیع الاول سنه هزار و هیزده وفات ندارد ۳. ج: مریدان 'خاندان' خود ۴. ج: شده 'بود'

قرآن آموخته بسیار بزرگ بود و شیخ رکن الدین قرأت از پدر دریافته و او در معامله از سید کائنات اخذ نموده، هفتم ربیع الاول سنه هزار و هیزده وفات.

موج احوال آن درج صدق و یقین، شیخ رفیع الدین، خلف شیخ عبد الستار و خلیفه شیخ رکن الدین است. جامع فضل و کمال، صاحب تواجد و حال بود. در مرآة جهان نما آرد که در سایر علوم و فنون دستگاه داشت، او آخر سند حدیث از محمد عیسی بن قاسم سندهی نموده و طریقه شطاریه را از او اجازت یافت، روز وفات از کشف مفارقت این عالم^۱ انگاشته بر سر قبر پدر رفت و مراقب شد، شادان برخاست که در مقدمه ایمان من نوید بخشید، پس چند اولیای دیگر را زیارت نمود و بذکر^۲ جهر مشغول شد و بهمان حالت جان بجانان سپرد و دوازدهم ربیع الاول سنه یک هزار و بست و پنج وفات و شاه بدیع الدین و شیخ جمال الدین که ذکر ایشان در خلفای سرهندی باید خواست پسران اویند.

موج احوال آن خمخانه محبت را ساقی، شیخ عبد الباقی، خلف شیخ عبد الستار از فقرای سعادت دیار و زاهدان نامدار و ذهینان ذوی الاقدار خلیفه شیخ رکن الدین است. در طفولیت هیچ نخوانده بود، چون بخدمت شیخ رکن الدین رفت از برکت لعاب دهن او در یک ماه قرآن را یاد گرفت و بهفت سال سایر علوم معلوم نمود، سپس تربیت و تلقین شد، ریاضات شاقه کشیده بمرتبه ارشاد رسید. هفتم جمادی الاول سنه هزار و بست وفات، 'باقی بخدا شد' تاریخ اوست.

شیخ منور^۳ خلف شیخ عبد الستار و خلیفه و شاگرد شیخ رکن الدین است. در مرآة جهان نما نویسد که از شاه محی الدین پسر شاه عبد الوهاب سادهوری نیز خرقة یافته.

موج احوال آن بزرگ بزرگان عالیمقام، آن محو مشاهده مدام، آن صدر نشین مقام رفیع و بلندی، حضرت شیخ عبد الاحد سرهندی، از صمیم ارادتمندان شیخ رکن الدین بن شیخ عبد القدوس گنگوهی حنفی است. در گلزار ابرار آرد، شرف تولیت و سلیقه جمع و تالیف داشت، بسیار رسائل مفیده تالیف نموده، بعد از مجاهدات صاحب مشاهده گشت. در مرآة جهان نما نویسد، از بابا کمال کیتلهلی و میر سید

علی عاشقان هم فیض یافته. شیخ احمد سرهندی نقشبندی مرید حضرت باقی بالله پسر اوست، هفدهم رجب سنه هزار و هفت 'آه شیخ کامل' تاریخ وفات و یکی از خلفا و مریدان شیخ عبدالقدوس شیخ عمر افغان بود، باجارت پیر در زمرة خلفای شیخ عبد الرزاق^۱ جهنجهانه داخل شده سیر سنوك را تمام نموده، احوالش در خلفای عبدالرزاق باید خواست.

موج احوال آن طوطی ترانه شوق، آن عندلیب ذوق مافوق، آن کوه راسخ صبوری، شیخ عبد الغفور اعظم پوری که قصبه ایست از توابع سنبل، مرید شیخ عبدالقدوس گنگوهی است، مجاهد و^۲ مشاهد، صاحب علوم، تابع سنت بود. صحبت او حضار را سخت نفع و فیض می رسانید. هر چند طالب را طاقت نبودی جاذبه شوق^۳ او را در ربودی و بی اختیار شدی، اکثر درس علوم دینی گفتی، کلماتش راحت دلهای شور انگیز تر و زبان کرامت بیانش مرهم جانهای مشتاق بود، مرید گرفتگی و خلائق را وعظ و نصیحت فرمودی و رسائل در تصوف نوشته. در خلاصة التواریخ نویسد، خواجه سهیل^۴ غلام شیخ بود، خدمت وضوی شیخ بر ذمه خود داشت، شی عصا و خرقة و تسبیح شیخ بدزدی برد، شیخ بدر پسر شیخ او را چندان بزد که بمرد، چون خبر بشیخ رسید فرمود که هر که این^۵ غلام را کشته او نیز کشته خواهد شد، بعد چندی فرزندی شیخ از دست قطاع^۶ طریقان کشته شد. مزار خواجه سهیل^۷ در سنبل مشهور بخواجه شهید است، بعمر هشتاد و دو سال در سنه نهصد و هشتاد و پنج وفات یافت، قبر در اعظم پور.

موج احوال آن تفسیر آیه الله نور السموات، آن محقق و مثبت سایر مقامات، آن از غایت قرب با ملائکه جویای^۸ همسری، قطب العالم شیخ جلال تھانیسری، همایی که بخيال بلند پروازیش فلک گردان روز و شب گردان حسرت^۹، و عنقایی که بتصور گوشه گزینش^{۱۰} ساکنان صوامع ملکوت گوشه نشینان حیرت،

۱.۱: عبد الرزاق 'ندارد	۱.۲: 'و' ندارد	۳.ج: 'جاذبه' او را
۴.ب: خواجه 'سبیل'	۱.۵: 'که هر این'	۶.ج: دست 'قطع'
۷.ب: خواجه 'سبیل'	۸.ج: 'جویای' ندارد	۹.ج: شب گردان 'بحسرت'
۱۰.ج: گوشه 'نشینش'		

او ترجمه حدیث جمال و تفسیر آیه جلال بوده است. از اکبر اولیا و برتر مشایخ و حجت عاشقان پروردگار و مقتدای اکابر عرفان اطوار، بغایت شانی رفیع و مرتبه وسیع و احوال قوی و دولت کبری داشت که باندک بوجه ساکنان عالم سفلی را بمقام علوی می‌رسانید و ریاضاتش انتهای ندارد و با وجود کبر سن و ناطاقتی کمال که مجال حرکت نداشت چون صدای بانگ نماز شنیدی بی مدد دیگری برخاستی و عصا گرفته بمسجد رفتی و نماز کردی. وی را شیخ المشایخ وقت می‌دانستند، اعظم خلیفه شیخ عبد القدوس گنگوهی. صاحب مرآة الاسرار نویسد، از اولاد فاروق اعظم است، در هفت سالگی قرآن یاد گرفت و مدت العمر يك ختم هر روز می‌نمود و بعد حصول علم صوری درس گفتی و فتوی نوشتی. روزی شخصی غزلی با آواز بلند می‌خواند، شیخ شنیده از خود رفت و بعد افاقه از پیر بیعت نمود و تلقین ریاضت که یافت تا دم واپسین بر خود لازم گرفت، بعد از هیزده سال مجاهده از او^۱ بمشاهده مبدل گشت، سایر کیفیت استغراق پیر بر وی فرود آمد، با وجودی کمال غلبه حیرت عبادت و اوراد و آداب شریعت و تواضع و اخلاق طریقت گاهی از و ترك نشد. در گلزار ابرار^۲ نویسد، بر بیشتر کتب متداوله حواشی و تعقیقات مشکل کشا دارد، روز به روز و شب به نماز گذرانیدی، پس از ادای نماز تهجد طعام می‌خورد و بعد نماز دیگر درس می‌گفت و وقت نماز خادمانش حق حق^۳ می‌گفتند، او از جیب فرو رفتگی سر بر آورده نماز می‌کرد و صاحب تاریخ بداؤنی نویسد فقیر دو بار بخدمتش مشرف گشته^۴، بغایت نحیف و ضعیف گشته بود، پوستی و استخوانی مانده و توده نور می‌نمود. در روض الحیات نویسد او را پسری بود فوت شد تا که الم او بود بسوی سماع و وجد میل نمی‌کرد بجهت آنکه درد او و درد الهی شریک خواهد شد. مکتوبات مفید دارد. یکی از مریدان او گفت که شیخ نجم الدین کبری بسوی هر کس که^۵ دیدی بولایت رسانیده، فرمود که درین وقت هم چنین کس^۶ هستند و نگاهی بسوی او کرد

۳. ح: 'لفظ' حق حق
۶. ح: 'هیچ کس' هستند

۲. پ: 'ابرار' ندارد
۵. ج: 'هر کسیکه'

۱. ج: 'مجاهده' او
۴. ج: 'مشرف' شده

فی الحال بمرتبه ولایت رسید، کم و بیش یکصد و ده سال عمر یافت، بست و چهارم و بقولی چهاردهم ذی الحجه سنه نهصد و هشتاد و نه وفات یافت، عبد النصیر خلف او خلیفه شد.

موج احوال آن سرمایه ارشاد و رهبری، شاه غلام محمد^۱ تهانیسری، نبیره شیخ جلال تهانیسری بود، به پیش طاق جامع دهلی طرف شمال مقیم بود، ریاضت و فقر و توکل و تشرع بمرتبه ای داشت. در تذکره العارفین نویسد، احتساب بجهت نماز از خاص و عام داشت، هر کس بدو رسیدی بدون خواندن نماز نگذاشتی، اگر وقت نماز نبود بادی نوافل ترغیب دادی^۲ و اگر کسی نجاست پارچه گفتی فرمودی این عذاب بر من است، در نوافل روز عاشورا سه یک هزار یکصد و پنجاه و هفت بعین سجده جان بحق شد.

موج احوال آن مفسر آیات مشکلات تحقیق، آن مغز حکایات مشاهده تدقیق، آن به بر وحدت پلنگ، حضرت شیخ یوسف لنگ^۳ بن شیخ داؤد ملتانیست. بزرگانش از ملتان آمده بآگره اقامت گزیدند، با وجودیکه صاحب مشاهده و مجاهده^۴ بود مرید شیخ جلال تهانیسری شد. مشکلات رموزات تصوف چنان تصریح کردی که شبهه باقی نماندی، ضمیرش گنجینه نفائس^۵ اسرار بود و با اینهمه خاکساری و بی تعینی و بی نفسی بمرتبه ای داشت که در بازار برای خرید حوایج رفتی، طفلان در راه بشوخی پیش آمده زبان مزاح کشودندی^۶، او جبین بچین نیاورده تبسم کنان گذشتی، از ملازمتش خلق را بسیار نفع بود. او یکی از اولیای تحت قبای بود، مزارش در پهلوی روضه میر رفیع الدین محدث که یکی از فیض یابان او بود واقع شد. ع: 'لنگ خود را ره گرای وصل کن' تاریخ اوست، از گذار ابرار.

موج احوال آن ذخیره معاملات عشق و هدایت، آن خزینه مقدمات تصرف ولایت، آن استاد کارخانه تلقین و رهبری، قطب الاقطاب حضرت شیخ نظام تهانیسری، آن مقدسات و عالی درجات مشاهده شاهد دمبدم، مورد افصال و کرم،

۱. شاه محمد غلام تهانیسری

۲. ترغیب 'داده' ۱.۳: و 'مجاهده' ندارد

۳. ج. مزاح 'کشودی'

۴. گنجینه 'انفاس'

بهجت خواطر عارفان، مسرت قلوب عاشقان، والی ملک مشاهدات، مورد معاملات و حالات، منظور نظر الهی، واقف اسرار نامتناهی بوده است. برادر زاده و داماد و خلیفه و جانشین حضرت شیخ جلال بهانیسریست. در گلزار نویسد که آن سلطان ارباب توکل و تسلیم تعلیم از علم لدنی دارد. در سال هزار و هفت از وطن خود بسفر حجاز آمده براه دریا رفت و بطواف حرمین شریفین سعادت حاصل کرد، در سال هزار و بیستم بدیار^۱ دکن باز گشت، بمصر بیجاپور آمد، والی آنجا و دیگر بررگان دین و^۲ دولت مقدم او را مبارک دانسته بسیار بزرگ داشتند و تواضع بجا آوردند، از آنجا بوطن رسید. صاحب مرآة الاسرار نویسد بغایت صاحب ذوق بود، هر کس در حالت سماع بمجلس فیض بخش او^۳ حاضر می شد بقدر استعداد اثر می بخشید و اکثر مریدان از فیض نگاه قبولش فایز بمراتب ولایت گشتند. چون سلطان خسرو بن جهانگیر بادشاه بتاریخ بیستم ذی الحجه در سنه یک هزار و چهارده هجری سال اول جلوس پدر باغی شده از اکبر آباد گریخت و براه تهنیسر گذر افتاد بجهت دیدن حضرت نظام رفته بود، بعضی حاسدان دروغ گو بعرض پادشاه رسانیدند که شیخ نظام او را نوید سلطنت داده است. نورالدین محمد جهانگیر بادشاه بن جلال الدین اکبر بادشاه رنجیده گشت و از ملک هندوستان عذر خواست، پس شیخ نظام در ولایت بلخ تشریف برده استقامت گزید آنجا خیلی معزز و مشهور گشت و علم ظاهر نحوآنده بود اما بیض علم لدنی و قوت صفای باطن کتب علم حقائق و معارف بطالبان صادق درس می گفت و اکثر خلق ولایت ماوراء النهر بحلقه ارادت او در آمدند و بسیار عزیزان بعد از ارشاد خرقة خواجگان چشت پوشیده بتربیت دیگران مشغول شدند و امام قلی ازبک بادشاه بلخ^۴ از غایت اعتقاد در هفته یکبار بجهت دیدنش می آمد، پس سالها بر مسند ارشاد و هدایت مستقیم بوده به بست و ششم شوال سال هفتصد و هفتاد و شش وفات یافت و در بلخ مدفون گشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن امام ارباب تلقین و ارشاد، آن سلطان اصحاب عشق و اتحاد، آن کفیل معاملات وصل الهی، آن دلیل مقدمات حقیقت آگاهی، آن جنید عصر و

۱. بدیار دکن

۲. بررگان دولت

۳. بخش داد

۴. ج. بلخ ندارد

ثانی فرید، قطب الافراد حضرت شیخ ابو سعید، نجم سعد برج اسرار، آن نیر سعید آسمان ابرار، واسطه هدایت خلق، باعث عنایت شجره و دلق، مورد فیض سبحانی، سیاح مکان لا مکانی، مجموعه کمالات بلند و رساله حالات ارجمند بوده است. نبیره و صاحب سر حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوهی حنفی است و مادر او دختر حضرت شیخ جلال تھانگیری بود. وی چند روز جمال حال خود را در کسوت سپهگری پوشیده داشته بعد از آن غلبه عشق غالب آمد، تجرید کلی پیش نموده^۱ بخدست شیخ جلال تھانگیری پیوست، چون آنحضرت بغایت ضعیف و پیر فانی شده بودند^۲ تربیت او را حواله شیخ نظام نمودند، پس بعد از ارشاد ریاضت و مجاهدات خرقة خلافت خواجگان چشت از دست شیخ جلال پوشید و بعد از چند روز قطب الوقت حضرت شاه عبد الحمید فرزند شیخ احمد عبدالحق نیز خرقة خلافت باو عطا نموده نور علی نور شده در قصبه گنگوه باستانه جد بزرگوار خود بر مسند ارشاد متمکن گشت. شهرت بسیار یافته، اکثر عزیزان بفیض تربیت او مستفیض گشته صاحب ارشاد شدند. از شیخ عبد الرحمن چشتی مصنف مرآة الاسرار محبتی و یگانگی فوق الحد بوده، او در ستر احوال بسیار کوشیدی، بغایت درد مند و صاحب ذوق و صاحب عرفان بود، در غره یا دوم ربیع الثانی ازین عالم مردانه رفت و در آستانه جد عالیقدر خود مدفون گشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مبتلای درد و محن، شیخ حسن مرید شیخ جلال تھانگیری بود و بسیار بزرگی داشت، بست و نهم ربیع الاول وفات یافت.

موج احوال^۳ آن صاحب حالات کمالات معنوی، حضرت شیخ فیض الله کلکوری مرید محمد شریف باولی، وی مرید شاه ابراهیم رامپوری، وی مرید شیخ عبدالقدوس گنگوهی.^۴ میر سعید الدین فرزند او گوید از نژاد غوث الاعظم حضرت^۵ سید میر^۶ محی الدین عبد القادر گیلانی رحمة الله علیه، خرقة دست بدست از آبای خود یافته فاما سیر سلوک از بزرگان چشتیه صابریه که بالا

۱. ج: پیش 'نمود'

۲. ج: 'شده بود'

۳. ب: 'احوال' ندارد

۴. ج: شیخ 'ابو سعید' گنگوهی

۵. ج: 'حضرت' ندارد

۶. ج: 'میر' ندارد

گذشتند باتمام رسانید. از کثرت علوم مرجع فقرا و طلبه بود، در قبولیت رتبه رفیع داشت، جدش غوث الاعظم در بغداد بفرزند و جانشین خود در معامله فرمود برای فیض الله مثال خلافت فرستد، چون مثال بدو رسید مجلس فقرا آراسته هنگامه ساخت و سرود برپا کرد. وقتی در قصبه جلال آباد لهاری رفت و بمسجد اقامت کرد و افغانان از رئیسان آنجا مست به نشئه شراب بخدمتش آمدند، توجهی نمود که همانوقت آنها توبه نموده بقیه عمر مرتکب آن امر شنیع نشدند، در سینه یکهرار یکصد و شصت و سه وفات، قبر در کاکوری.

موج احوال آن ناخدای سفینه بحر حقیقت صابری، آن زنگ زدای آئینه کیفیت باطنی و ظاهری، آن ساکنان سفلی را بمقام علوی و کیل^۱ و رهبر، آن تبدیل فرمای مقدمات قضا و قدر، آن علیل مزاجان خطرات فاسده قلوب را حکیم حافظ، قطب العالم حضرت بندگی **محمد صادق**، شاه شاهان شهود^۲، باعث اجرای فیض و بهبود، محمود اهل اسرار، ممدوح قافله ابرار، کشتی بحر وصال، پستی هر^۳ سقیم احوال، دستگیر طالبان کم طالع، در مقامات مشیخت و تصوف جامع بوده است. برادر زاده و خلیفه و جانشین شیخ ابو سعید بود. در ذوق و سماع و سوز عشق نظیری نداشت، صاحب همت و صاحب اخلاق حمیده بود. بعد از حضرت شیخ ابو سعید بر مسند خلافت و هدایت قرار گرفت، در تربیت مریدان شهرت بسیار داشت، مردی متبرک و عظیم القدر بود، به نوزدهم محرم وفات یافت.

موج احوال آن صدر نشین ایوان ولایت، آن حجت متین مقدمات کرامت، آن مست جام مشهود، قطب الافراد حضرت بندگی **شیخ داؤد خلف** و خلیفه بندگی محمد صادق است. از اکابر اولیا و ائمه مشایخ چشت و دودمان اهل بهشت است. در اقلیم تصوف تخت نشین از سرود و سماع خیلی مانوس بود، پسری داشت او را از غایت تقید بسازنده رباب سپرد که در یکسال او را بمرتبه که فوق آن متصور نباشد بیاموزد، او عذر کرد که این کار مشکل و صاحبزاده ناآشنا، محض در یک سال این امر میسر نشود، به پسر فرمود، این وقت

۱. ج: دلیل و رهبر ۲. ج: شاهان 'سبهور' ۳. ج: وصال 'بر' سقیم

آن چیز^۱ که شبها بدعا خواستی آن را بروضعی که دیده ای که رباب نواز می نوازد همانطور نواخته باش، پسر چنان کرد، در شش ماه استاد استادان گردید. در مرآة جهان نما نویسد تو اجد او در دل حضار تاثیر بخشیده بی خود می کرد، چنانچه مصنف کتاب مذکور بچشم خود دیده. چندان علم ظاهر نداشت فاما در آیات قرآنی و احادیث نبوی به بهترین وجه تفسیر و تاویل می کرد که شنونده را طلب خدا پیدا شدی، و در حدایق المجالس ملفوظ شاه اکرم نویسد، وی مریدی را در اربعین نشانند، چون چله را آن مرد بکمال جوانمردی آخر کرد و بر آمد بآن حضرت ملتمس شد که درین اربعین من هیچ نخوردم، فرمود دروغ مگو آنچه تو خوردی^۲ من می دانم، او تعجب کرد، فرمود از شجری که قوت خود معین ساخته بودی آن شجر بمن خبر داده است بیا تا^۳ بتو نشان دهم، پس مع مرید پیش شجر رفت و گفت گواهی ده^۴ از مقدمه ما کولات او که بمن گفتی، درخت بگفتار آمد، از زبان فصیح گفت این کس در اربعین همه برگهای مرا خورد و خود را پرورش و رونق کرد، مرا ویرانی و حیرانی داد،^۵ مرید باستماع این سخن متندم گشت، چون مرید در حجره بسته در اربعین نشسته بود نفس اماره او قصد برگ اشجار کرده باشد، کمالات حضرت بندگی داؤد از حوصله تحریر زاید است. وی شیخ المشایخ وقت خود بوده، و در حدایق المجالس آرد، م شیخ جمال نام مریدی بود شیخ صادق را، آنحضرت را^۶ بقریه خود بر وضع دعوت برد، آنحضرت را دستور بود که اکثر بسیر و شکار می رفتند، در عین شکار شیخ جمال بسمت دیگر رفته بود، دویده آمد و گفت خرگوشی را صید کردم او از من گفت که سوای استخوانم گوشت باقی نیست از کشتنم چه مسرت برداری؟ آنحضرت فرمود که تا^۷ گفتارش بگوش خود نشنوم اعتبار نکنم، شیخ جمال آنحضرت را بدانجا رسانید که خرگوش بود، جمال گفت آنچه بمن گفته ای بشیخ من نیز بگو، خرگوش گفت شیخ جمال راست گفته که از کشتنم چه نفع بر دارد، بمجرد استماع کلام خرگوش آن حضرت از هوش رفت، چون به افافه

۱. ج: 'آن چیز که' - آن را ندارد

۲. آنچه تو خوردی

۳. ج: داده است ما، بتو

۴. ده ندارد

۵. ج: حیرانی میداد

۶. را ندارد

۷. ج: فرمود تا که گفتارش

آمد آنحضرت از آنوقت بقیه عمر ترك شكار و سير نمود، بتاريخ ششم رمضان سنه يك هزار و هفتاد هجری وفات یافت

موج احوال آن یادگار کمالات سلف، آن در چشت خلیفه و خلف، آن بدرویشی و خوارق امجد، ابدال وقت حضرت شاه غلام محمد، مرید شاه شرف الدین وی از شاه غازی، وی از شاه چاند، وی از بندگی شیخ داؤد بود. شاه احمد زمان سجاده نشین شیخ احمد عبدالحق گوید، وی از شرفای اهل هند است، مع مادر خود در خدمت شاه غازی بشرف اسلام مشرف شده، شاه غازی او را بشاه شرف الدین خلیفه خود مرید کننیده مشغول گردانید، پس باجازات مرشد برودولی آمد، يك سال بروضة شیخ احمد عبدالحق مجاور مانده فیضها ربوده معودت منزل خود کرد. چون فقیر بقصد زیارت حضرت خواجه بزرگ از وطن بمراد آباد سنبهل بدایره پیر او شاه شرف الدین^۱ رسید او گفت مرا همراه باید گرفت، فقیر از پیر او را اجازت گرفته مختار گردانید، او برودولی آمد و فقیر باجمیر رفت. طریقه ریاضت او این است تا دوازده سال صایم الدهر و قایم اللیل در ذکر جهر مندی، در شبانه روز دو ساعت قیلوله معمول داشت، پس بیرون شهر محاذی بر کلبه ساخته مقیم شد، پانزده سال مشغولیها^۲ داشته صاحب خوارق بند گردید. افغانی از مریدان او بعزم سفر بجهت رخصت رفت، کلبه او را مسجدی رفیع الشان دید و دران آنحضرت دست و پا جدا افتاده است تامل کرد، تا که بحال آمد^۳ رخصت داد، مور علی نام از ساکنان رودولی حاضر الوقت بود که حاکم شهر آمد، او آزرده شده فرمود، چرا می آید؟ اگر از تو پرسد که فقیر کجاست نشان ندهی، حاکم آمد و آنحضرت را ندید، از من گفت حضرت کجاست؟ گفتم نمی دانم و با وصف آنکه از من حاضر مانده متکلم بود، در سنه يك هزار یکصد ونود و نه وفات یافت.

موج احوال آن اقدس سلسله قدوسی و احمدی، آن مقدس زمره عاشقان سرمدی، آن آفتاب کمالات، آن فلك آفتاب حالات، آن واقف اسرار بیچونی، قطب الاقطاب حضرت صوفی سوندها سفیدونی، سفیدون قصبه ایست در نواحی

۱. شاه شرف

۲. ج. مشغولی داشته

۳. ب. آمد و رخصت

کرنال. آنحضرت اکبر خلیفه بندگی شیخ داؤد و اعاضم عاشقان رب معبود بود. تخت نشین ملک تجرد و سلطان کشور تفرد، مالک ممالک خرق و کرامت فواره فیض خدا شناسی، همواره بتلاش خود تراشی، صابر و وارث ولایت صابری، هادی بهدایت و رهبری، سیمغ قاف قدوسی، محرم اسرار نصوصی، هزار داستان کلمه توحید، قبله راستان مقام تفرید، دلیل فضایل شیخ فرید، مظهر کمالات شیخ محمد سعید بوده است. حالات رفیع و مقامات وسیع آن سر حلقه درد کیشان باده وصال نه چندان است که باین مختصر گنجید. قاضی امیر گویاموی گوید که وقتی آنحضرت در حالت سماع بچاهی در افتاد و تدبیر بر آوردنش کردند، چون قوالان در سرود مشغول شدند آنحضرت از ته چاه برجست و بالا رسید، و وقتی در عین حالت سماع بگلخنی آتش سوزان در افتاد، مطلق از آتش آسیبش نرسید. وی را حق سبحانه و تعالی ولایت یوسفی و خنت خلیلی عطا کرده بود. شیخ جمال الدین مصنف اقتباس الانوار نویسد که من بخاطر داشتم هر درویشی که مرا از خود مرید سازد بدو بیعت نمایم، از چندین درویشان ملاقی شدم^۱ غیر از حضرت صوفی سوندها کسی از من درخواست این مقدمه نکرد و مرید او شدم، رحمة الله علیه.

موج احوال آن محیط کمالات اقطابی، آن متصرف معاملات احبابی، آن فی زماننا محتشم و مکرم، سر حلقه اقطاب شاه محمد اکرم، از مقتدایان اصحاب ورع بغایت ذیشان در تصوف و خوارق رضا و تسلیم و نیز کرامت خاصه شعار او بود. سرو آزاد ریاض چشت و شمشاد روضه بهشت، محورانه شوق و صاحب صحو بمشاهدات ما فوق، وارث ولایت قدوسی و^۲ محرم اسرار، عاشق اکبر و ولی برتر بوده است. نام پدرش قطب المشایخ شاه محمد علی ابن قطب الاقطاب شاه اله بخش الحنفی مذهباً و مانوسی نسباً الصابری العجستی طریقاً و مسلکاً و کرنالی مولداً و براسوی موطناً و مسکناً، غرض از اجلة صوفیه با صفا و اهم مجاهد زهد و ورع، بتربیت طالبان قوت خاص داشت. اکثر عاشقان صادق را از عالم رنگارنگ بوادی بیرنگی رسانید. در حدایق المجالس ملفوظش کلمات تامات را صحیفه خوارق

عادات و کرامات چندان مندرج است که دلیل قاطع علو درجات اوست و نکته‌ی هدایت سرشت او که دران مندرج است بلا استغراق اهل مطالعه آن صحیفه را هادی صوری احتیاج نیست. در مشاهده و مجاهده و نکثیر افاده خلق و عبادات^۱ نوافل بهر نوع جامعیت داشت و ذکر آنجناب بآن مرتبه غالب و آشکارا^۲ شده بود که همنشین از دور و نزدیک صدای حرکت قلبی و جوارح آنکه هر وقت مشغول بذکری مانند ظاهر می شد^۳ و اکثر طالبان از فیض آن فیاض عالم بهره ور بدولت ابدی شدند چنانچه روزی مریدی را بذکر نولی کرن^۴ بحضور خود مشغول گردانید. چون دران مقام تصور همه اوست غالب است از جهت تدقیق این مقدمه بخاطرش نمی گذشت، اتفاقاً از در و دیوار حجره چند صورت آنحضرت بر آمده یکجا ملحق گردید. نفسی از انفس متبرکه او این است که طالب را باید که جسد خود را تنور آتشین تصور کند و ویرا پر از نار ذات بفهمد بلکه چنان تعقل کند که شغل‌های ناری از منافذ چشمش برون آمده همه عالم را محیط شده مراقبه نوافل نماید که همه تعینات عالم در نظر شهود وی سوخته گردد بلکه تعین ناری نیز بسوزد چنانچه عارف رومی^۵ گوید، فرد:

عشق چون شعله است^۶ کو چون بر فروخت

هر چه جز معشوق بوده جمله سوخت

و اکثر در حالت مشغولیها در میان حجره چندان بالیدگی او را شدی که سایر حجره پرگشتی^۷، مناقب وی ازان بیشتر است که باین مختصر گنجد، ششم محرم سنه یکهزار و یکصد و پنجاه و نه وفات یافت. بر پشت قدم رسول دهلی بمحلّه کهتری توله که اقامت داشت همانجا مدفون شد، تاهل داشت از هر جنس اولاد عقب گذاشت، رحمه الله علیه.

موج احوال آن عالم علوم، آن واقف اسرار غیر معلوم، آن مقبول الله عز و تبارک، حضرت فیاضی قاضی مبارک، او را گویاموی گویند، فرزند قاضی مبارک ثانی که ذکرش در خلفای بندگی شیخ نظام الدین امیتھوی نوشته شده بود.

۳. ح: ظاهر 'میشدند'

۶. انپر 'گشته'

۲. ج: 'آشکار' شده

۵. ج: شعله 'ایست'

۱. ا: 'عبادت' نوافل

۴. ج: 'نولی کرن' ندارد

بغایت علم صوری و معنوی با مجاهده و مشاهده و حالات و مقامات تصرفات عالی داشت. از مریدان شیخ اکرم است، بحضور مرشد او را خصوصیتی مخصوص بود و پیوسته علم صوری را درس می گفت و مدام در ذکر و فکر معشوق می ماند. مصنفات او شرح سلم که اشتهار از مشرق تا مغرب دارد و حاشیه میرزاهد و شرح مواقف و حاشیه میرزاهد ملا جلال و دیگر رسائل بسیار از آن حضرت یادگار مانده. در پنجم شوال (۱۱۶۲) یک هزار و یک صد و شصت و دو هجری وفات یافت و در گویامثو بمدرسه جد خود مدفون شد، و خلف ارشد ایشان قاضی محمد امیرالدین مرید حضرت شاه اکرم است. چشتی طریقتاً و کرمانی مولداً که قبر ایشان در دهلی بر پشت قدم رسول بمحل کهنتری توله واقع است. صاحب ریاضت و یافت حقیقت و معاملات و در اکتساب صوفیه فاعل و مائل و در علم ظاهری گوی سبقت^۱ ربوده و سخنانش بسیار سنجیده و پسندیده و مطبوع خاص و عام بوده. روزی اسیری او را گفت مرا تاسف است که مثل تو عالم سنی باشد، گفت چه قباحت است؟ امیر گفت حشر تو با معاویه رضی الله عنه خواهد شد، گفت معاویه که بود؟ گفت امیری ظالم و جبار، گفت ای نواب حشر تو چه طور خواهند کرد؟ گفت حشر من با علی رضی الله عنه مرتضی، پرسید علی رضی الله تعالی عنه مرتضی که بود؟ گفت درویشی فقیری بیکی، قاضی گفت این ظاهر است که حشر امیران با امیر و حشر فقیران با فقیر، تمام مجلس را سخته واقع شد. وی در امور دین و دیانت از غریب و امیر گاهی در سوال و جواب مقصر نشده این سخن دال بر حصول معرفت اوست، خیلی با توکل و تورع بوده است، از کاتب الحروف بغایت شفقت می فرمود.

موج احوال آن ممتاز عاشقان بی اختیار، آن مرتاض عارفان صاحب اسرار، آن مست باده توحید خدای عاشق صادق **حضرت شاه گدا**، از محققان صوفیه اهل صفا، شانی عظیم^۲ و حالی قوی و اخلاق دلپسند و خوارق عادات وافر داشت. در فقر و فنا و زهد و ورع و ترک و ایثار و عشق و انکسار بی نظیر روزگار بود، مرید

۱. ا: در ندارد

۲. ا: ظاهری سبقت

۳. ا: عظیم ندارد

حضرت شاه اکرم براسوی. در ابتدای حال بلاق بیگ او را می گفتند و آخر از مرشد لقب شاه گدا یافت. ریاضات و مجاهدات او بغایت مرتبه ای بود که باستماع سرود ذوقی که او را دست می داد تا هشت هشت روز حالت افاقث نمی کرد. روزی همدران حالت فرمود که چیزی بیارید^۱ که دست خود را بدو رسانم که نقره خالص گردد. حاضران این حرف را حرف دانسته ملتفت نشدند، ناگزیر دست خود را بسرپوش چلم قلیان که از مس بود رسانید، فی الحال نقره خالص گشت، چون آن نقره را امتحان نمودند خالص یافتند، همه حاضران بمشاهده این حال تمام ظروف های مسی خود آورده^۲ پیش نهادند و متوقع آنکه دست مبارک خود را باو رسانند، فرمود، آن وقت رفت و کشف بر خطر اولی خارق اوست. روزی قاضی فضل اکرم پسر قاضی امیر گویاموی بشرف پای بوس او مشرف گشت و بخاطر آورد که ما مدام بخدمت آن حضرت می آیم، گاهی بطریق تبرک از ما کولات عنایت نه شد، چون آنحضرت او را دید تبسمی نموده طعام لطیف بظرف کوچک عطا کرد، چندان پرکات افروود که تمام حضاران سیر خوردند. از قاضی محمد امیر نقل است وقتی که شجاع الدوله بر حافظ رحمت خان و غیره افغانان عزم جنگ نمود من بخدمت آنحضرت سوال نمودم که حضرت حق^۳ سبحانه و تعالی فتح به که عطا خواهد کرد؟ فرمود که فقیر خواب دیده است که بر یک ارابه^۴ سوارم، آن ارابه^۵ بالای بلندی که آنجا رفتن ارابه^۶ ممکن نباشد راندم، بفضل الهی ارابه^۷ به بالای بلندی رسید بالفعل که استقامت بلشکر شجاع الدوله است معلوم می شود که فتح او خواهد شد، همچنان واقع گشت. بعد ازان که شجاع الدوله بیمار شد نیز سوال نمودم، از حیات وممات او و تقرر ریاست بعد شجاع الدوله ارشاد فرمایند، فرمود ما دیده ایم که مکانی شجاع الدوله کناره نشسته و پسرش آصف الدوله بر بساط حکومت است، بعد چند روز همچنان واقع گشت، وقت تحریر احوال بصدر حیات.

۳ ج: 'فتح' حضرت حق
۶ ج: 'عرابه'

۲ ج: 'خود را' آورده
۵ ج: 'عرابه'

۱ ج: چیزی 'بیارند'
۴ ج: 'عرابه'
۷ ج: 'عرابه'

موج احوال آن جام جهان نما و آن سالک بادیه پیمای، آن خاصه بنده غفور الرحیم، حضرت شیخ ابراهیم، در خلاصه التواریخ نویسد، مرید و اعظم خلیفه شیخ محمد صادق است. در وجد و سماع و زهد و ورع مرتبه بس رفیع داشت، مدتها در صحبت مرشد بوده فیضها ربوده، در ابتدا از نواحی پیشاور از قوم یوسف زئی برآمده بلاهور رسید و اکتساب صوری دانش نمود، چون جذبه از جذبات حق بدو رسید خدمت مشایخ هر کجا شنیدی رسیدی، آخر بشیخ آدم بنوری نقشبندی رسید. روزی اسم الله در محفل تکرار شد، شیخ را از سماع وجد^۱ رو داد، در آن میان یکی از مریدان حضرت شیخ صادق حاضر بود، گفت ترا با این همه درد و طلب و شوق خدمت شیخ محمد صادق حاضر باید شد، شب شیخ محمد صادق را بخواب دید، پرسید آن حضرت را چه نام است؟ فرمود ناظر محمد مرا می گویند، پس عازم گنگوه شد، چون ملازمت شیخ محمد صادق دریافت همان صورت دریافت که بخواب دیده بود، التماس کرد، آنحضرت اسم مبارک خود را مرا در خواب ناظر محمد فرمودند و اینجا مردم محمد صادق می گویند سر آن چه باشد؟ فرمود در آن عالم مرا ناظر محمد^۲ می گویند و مردم این عالم محمد صادق، پس وی مرید شیخ شد و بریاضت^۳ در آمد و مجاهدات کثیر کرد، باندک مدت در معرفت بروی کشوده گشت و سیر و سلوک او تمام شد. از مرشد رخصت شد بمراد آباد رفت و اقامت گزید و در ریاض درویشی به تخلصندی شاه علی رضا سرهندی مرید شیخ ابراهیم مراد آبادیست، بسیار بزرگ بود. بست و یکم ذیقعد و فوات یافت، و سید ابراهیم مرتضی سرهندی گجراتی نیز بزرگ بود درین سلسله.

موج احوال آن درویش مستمند، آن عاشق دردمند،^۴ آن باولیای الهی محرم و ندیم، کامل زمانه حضرت شاه عبدالکریم، مولد شریفش گویامو توابع خیرآباد از مضافات صوبه اوده. مرید حضرت شاه دولت، وی مرید سید غریب الله، وی خلیفه شیخ محمد صادق است. از بزرگان وقت و مجاهدان سخت، شانی در

۱.۱. سماع و وجد
۲. ج. ۲. مرا محمد ناظر
۳. ج. ۳. بریاضات
۴. ۱. عاشق دردمند ندارد

فقر و نامرادی بمرتبۀ ای داشت و میل تعشق بصور ظاهر اکثر ازو ظاهر شده،^۱ حالات عجیب در ایام آشفتگی و عشق مظاهر صوری از وی نمایان گردیده، چون بیشتر اوقات بردولی قیام داشتی بر حبیب الله نام مغنی بچه از ساکنان اوده فریفته شد و از انواع مصائب از دست وارثان او برداشت، آخر آن بچه هم دلق درویشی پوشیده^۲ مصاحبت او گزید و توجه باطن هم خواست فاما در قلیل ایام از حیات در گذشت و هم بانسای مغنیه از خوش الحانی او تعلق خاطر گرفت، وارثانش هر چند بزد و کوب خواستند که ازین خیال باز آید^۳ سود نکرد، تایک هفته بی آب و دانه ماند، آخر بر قلب آن نساء تصرف او کار کرد، از خود بی اختیار مع آب و طعام حاضر شد و همراهیش گزید، بعد چندی بیاس شریعت که استماع صوت آن بیگانه و دیدن صورتش روان بود بفتوای شرع نکاح نمود و از استماع سرود حال برو بغایت^۴ غالب آمدی، عاشقانه بی بیگانه می گذرانید، وقت تحریر اوراق در قید حیات.

موج احوال آن منتهی بمقام ولایت فی اول یومه، آن ترجمۀ حدیث^۵ الشیخ فی قومه، آن مستغرق لجه استغراق، آن سلطان المشاهدين بالاتفاق، آن بطایفه صوفیه ثانی جید بغدادی، قطب الاقطاب شاه عبد الجلیل اله آبادی، از اکابر مریدان و اعظم خلفای حضرت شیخ محمد صادق است. از اعلی مجاهدان قرب خاص و اکبر مشاهدان باخلاص انوار اختصاص، امام واصلان در گاه والا و سلطان عاشقان بارگاه معلی بود. شیرینی که تحویل آفتاب کمالاتش در کام و زبان سکان برج اسد باشد از نیستان ویرانه کلك جستن خیال^۶ خام، جوانمردی که حلول هیولای اوصاف جانبازش به تنگنای سینۀ مریخ بود از صفحۀ ساده قرطاس خواستن چه مقام؟ وی افتخار خانوادۀ شیخ احمد عبد الحق و بمرتبۀ محبوبیت مستحق بوده است. در ملفوظ آنجناب نویسد که والد ماجد او قاضی صدرالدین بن قاضی سراج الدین بن قاضی سلطان نبیره قاضی حسام الدین کوهی ست.

۱. ۱. ظاهر شدی ۲. ج: درویشی پوشیدی ۳. ج: خیال باز ماند
 ۴. ج: بغایت ندارد ۵. ج: حدیث شریف ۶. ج: حسین خیال

از وقتی که انوار ولایت حضرت قطب وحدت شیخ حسام الدین مانکیپوری لامع گشت خلایق آن دیر خصوص سکان مئو و مندوره وطن آنحضرت بالاتفاق طبقه بطبقه دست بیعت بسجاده نشینان آن خاندان معلی شان می دادند. در وقت حضرت شاه علی اصغر سجاده نشین قطب وحدت شاه حسام الدین مانکیپوری قاضی صدر الدین والد آنجناب هر گاه بحصول سعادت پایبوس حاضر شدی سر و قد تعظیم او نمودی، دیگران از روی حسد تفحص این مقدمه نمودند که باعث احترام او چه باشد؟ فرمود در پشت او دو ولی اند، تعظیم آنها می کنم، پس بخانه قاضی صدرالدین عبد الحکیم و عبد الجلیل دو فرزند متولد شدند و عبد الحکیم برسم آبای خود بخانه حسامیه دست بیعت داده بریاضات شاقه بمرتبه ولایت رسید و قطب الاقطاب شاه عبد الجلیل سه روزه شد که مادرش زندگی قضا کرد. بی بی بطحی نام سیده از مدت بیوه شده بود بخانه صدرالدین^۱ می ماند، باجازات قاضی آنحضرت را گرفته بحجره در آمد، پس بعد سه روز آن سیده را خلاف عادت و قیاس، شیر پیدا شد تا ایام رضاعت قوت آن مادر زاد ولی گشت و تمام ماه مبارک رمضان و بروز پنج شنبه هرماه تا وقت افطار هرگز شیر نخورده،^۲ چون هفت ساله شد^۳ مقید نماز پنجگانی گردیده، در صحرا رفته مشغول بحق ماندی و اطعمه لذیذ بمحتاجان بخوراندی و خود نخوردی، گفتی دیگران می خورند و لذت بمن می رسد، چون دوازده ساله شد از والد با کتساب صوری دانش رخصت شده در قصبه مئو از ملاوان و ملا جلیل مختصرات حاصل نموده و از دیگر جاها مطولات خوانده بدهلی رفته از حضرت اجل عبد الحق دهلوی سند حدیث حاصل نمود. شیخ عبد الحق رحمه الله علیه به بیعت تحریر نمود، گفت دل من پر از اسرار الهی است اما مقفل کلید آن بویانه دلهای فقرا نهاده اند، شیخ ساکت ماند و در مکتوب که شیخ محمد عاشق دهلوی خلیفه آنحضرت نوشته آنست که شی می مراقب بودم، سایر پندوان هندوان جمع آمده بفقر نمود شدند و تماشا کردند و در گذشتند و بنوزدهم محرم نیز بدستور جمله انبیا علیه الصلوة والسلام و سایر اولیای امت آمدند، بعد ساعتی

۱. ج: قاضی صدرالدین ۲. ج: شیر نخوردی ۳. ج: شد ندارد

جمال آرای^۱ محمدی صلی الله علیه وسلم هویدا شد که تمام عالم منور گردید، زمین بوس شدم و سر خود را بپایش انداختم، مثال نورانی آن سرور را چندان بمسّاس من سخت و پر زور معلوم شد که به بیان راست نیاید. آنحضرت صلی الله علیه وسلم دست حق پرست خود را بر پشتم نهاد و فرمود "انت عاشق الله و انت مقبول الله و انت کاشف الله" فرمود سیر عالم بالا کن و روان شد، عقب عقب جناب رسالت مآب روان شدم، جای پایم بلرزید، فرمود بگو "یا رسول الله" این اسم را بتعظیم صلوة گفتیم، از آنجا بمقسی رسیدم که بیان آن امر نیامده و سبب بیعت او را بخدمت حضرت قطب الاقطاب شیخ محمد صادق چنین نوشته، آنحضرت در خواب از گنگوه شیخ را طلبیده و بشارت بیعت داده چنانچه ازین تصنیف او ظاهر است، غزل این است:

شکر حق را يك شبی دیدم بخواب	پیر مردی خوب و ترز آفتاب
نور خالص بد چو آمد در ظهور ^۲	من ز سرتاپای گشتم غرق نور
دو سه بیت از بهر تعلیم ^۳ بخواند	وز ته فرشم ز عرشم بگذراند
در گذشتم در خیال از نه طبق	خواب می خوانم بمعراج بحق
قطره من گم شده در بحر راز	بیش ازین رازم نشاید گفت باز
گفتمش نامت چه باشد ای ولی	کز تو مرآة دلم شد منجلی
گفت من هادی مرد عاشقم	صادقم من صادق من صادق
زود آ ای طالب ذات اله	منتظر بهر تو ام در خانقاه
جانب گنگوه چون بشتافتم	صورت مرئییه را دریافتم

پس صبحی در تمام دایره درویشان و اکابران دهلی تلاش آن شبیه که بخواب دیده بود^۴ نمود نیافت، از شخصی اشاره بودن شیخ محمد صادق بگنگوه یافته روانه شده رسید. همان مثال که در معامله دیده بود^۵ یافت بیعت نموده باز کار انواع جهر مثل سه پایه و جاروب و حدادی و نماز معکوس و پاس انفاس و نصیرا محمود و مراقبه فنا و مراقبه بقا تلقین یافته، سی و دو سال حاضر خدمت پیر مانده مجاهدات شاقه نمود،

۱. ج: 'آرای' ندارد

۲. ۱. بد 'چون' آمد در 'حضور'

۳. ۱. 'معامله بود' یافت

۴. ج: 'بودم' نمود

۵. ۱. 'بهر' تعلیم'

چنانچه از معمولات اوقات اوست چهل هزار مرتبه ذکر جهر و نفی و اثبات دوازده هزار مرتبه و ذکر اثبات پانزده هزار مرتبه و چهل هزار مرتبه اسم ذات هر روز بلا ناغه می کرد. آن وقت بخلعت قطب الاقطابی مشرف شده مع سایر ادعیه خاندان معلی شان که برای حاجت روایی خلائق معمول است مثل دعای سیفی و دعای حیدری و دعوت سیرالاسما و چهل اسما و نود و نه نام باری عز اسمہ سعادت گرفته مع خرقة خلافت رخصت شده بقیه عمر برین وضع بعبادت گذرانیده که در یک نفس شب را تمام می کرد و پیوسته باستغراق ذات مطلق بود. خلف آنجناب شاه عباد الله لفظ حق حق سه مرتبه گفته با فاقه آورده، حضاران را بیابوس آن صاحب کمال مفخر می ساخت، چنانچه بسبب بغاوت رحیم خان افغان ناظم بنگاله محمد بهادر شاه سلطان عظیم الشان پسر خود را برای استیصال او رخصت بنگاله فرمود و گفت چون در اله آباد بخدمت شاه عبد الجلیل روی برای من فاتحه فتح^۱ مهمات درخواست کن و برای فتح خود از رحیم خان ملتجی شو و به حضور شان بآداب خواهی ماند. چون شاهزاده به اله باد رسید بخدمت آنحضرت رفت، شاه عبد الله بصدای حق حق بعالم ناسوت آورد و از آمدن شاهزاده خبر داد، اندکی تعظیم نموده فرمود چه نام داری؟ گفت عظیم الشان، نعره زد، و گفت چه عظیم الشان است و باز باستغراق رفت، باز بکلمه حق با فاقه آمد، او تمنای پدر خود ظاهر ساخت، آنحضرت فاتحه فتح مهماتش خواند، شاهزاده برای فتح مهم خود التماس نمود، فرمود حق تعالی غیاث المستغیثین است پس همچنان واقع شد و برای مصارف خانقاه معاشی کثیر التماس نمودند پذیرا نیفتاد، چون پروانه نوشته فرستادند فرمود پروا ندارم، پس فرخ سیر بن عظیم الشان پای آنجناب را بدست خود گرفت، فرمود چه می خواهی؟ گفت دنیا و دین، تبسم نموده فرمود هر دو حق تعالی بتو خواهد بخشید، پس فرخ سیر از پنج هزار سوار بر سلطان معزالدین که صاحب لك سوار بود غالب آمده تخت دهلی را متصرف شد و بعد هفت سال از دست نوکران خود بعقوبت تمام بدرجه شهادت رسید. کرامات و خوارق عادات آن بی نظیر زمان زاید از حوصله تحریر است. در سیر کشمیر يك پای

مبارکش را برف زده بود که مطلق حرکت نمی کرد، در سماع سرود چون تواجد رو می داد همراه قوالان تا یک روز در تواجد گردیدی و بعد تواجد بدستور پای شریفش معطل شدی. آنحضرت را بجهت کثرت علوم مصنفات بسیار اند، تفصیل این است: چهارده علمی و هدایت صوفیه و معدن الدقائق و حل مشکلات فیوضات و علم النفات^۱ و علم النکات و مثنوی اسرار العاشقین در بیان سرود ذات در تعینات و غیر آن و زاد مشائخ و زاد لازاد و نغمات حالات. محرر سطور بر خود گذشته می نویسد، از غایت شوق احوال آن صاحب کمال را از هر جا متلاشی بودم، بزرگی آنچه یاد داشت بیان فرمود، آنشب بمعامله دیدم شخصی آمد و گفت که شاه عبد الجلیل اله آبادی از تورنجیده اند، دانستم رنج مبارکش از آنست که این احوال از بزرگی شنیده ام خلاف باشد، پس از اله آباد ملفوظ مبارکش^۲ طلبیدم و نوشتم، در القاب اسم مبارکش را باضافت قطب نوشتم، چون بخواب رفتم همان شخص را دیدم که آمد و گفت که احوال شیخ عبد الجلیل را بر خوان، چون اسم مبارکش را باضافت لفظ قطب گفتم گفت، احوال شاه میر لاهوری را بخوان، ایشان را قطب الاقطاب نوشته بودم، فرمود آنچه بشاه میر لاهوری نوشته ای بایشان هم بنویس، بیدار شدم لفظ قطب الاقطاب بنام آنحضرت نوشتم و تصدیق شد که شاه میر لاهوری و ایشان هر دو بزرگ قطب الاقطاب بوده اند و کمالات آن والا مناقب احتیاج شرح ندارد. یکصد و بست و دو سال مجموعه عمر یافت، در تحصیل علم صوری سی و دو سال در مجاهدات در خدمت پیر مانده، سی سال و شصت سال بر مسند ارشاد و هدایت عالمی را فیض رسانی نموده بتاریخ ششم شعبان سنه یکهزار و یکصد چهارده هجری بجوار رحمت حق شتافت در اله آباد مدفون گشت. از لفظ ذات احمد بلا میم تاریخ وفات او بر می آید. سه فرزند داشت - یکی از ان شاه حکمت الله که فاضل و درویش بود بحضور والد بزرگوار بملاء اعلی شتافت، صاحب علم صوری و معنوی بود. دومی شاه غلام محی الدین که بخطاب نورالعین مخاطب گشته، محبوب ترین فرزندان قطب الاقطاب بود و بخرقه خلافت ممتاز گشته، صاحب

۱. ج: علم النفات

۲. ج: ملفوظ شریفش

مجاهده و مشاهده^۱ بود، این شعر در احوال او کفایت است:

آن ولد چون غیب سرآب شده ذکر او در عین ذکر وی بده

و شاه قدرت الله پسر سومی آنجناب واقف اسرار صوری و معنوی که در فیض رسانی عالم فی الحقیقه قدرت الله بود، آنکه شاه عالم بهادر شاه بن اورنگزیب عالمگیر در وقت حیات پدر خود عهد بخدا کرده بود بعد پدر در سایر برادران ما را بادشاه گردانی سوال کس را رد نکنم همچنان شاه قدرت الله از غایت سخاوت و جوادى بطفولیت عهد کرده بود که اگر ما را بکدام بادشاهی موافقت شود حاجت محتاج روا سازم، بحسب تقدیر در هر دو شاه مودت پیدا شد، پس^۲ بعجیب وضع انحلال مشکلات عالم رفع می شد، پس هر روز که اظهار احوال خود می کرد همانروز فایز بمقصد می گشت، او را آینده باقی نمی ماند. هنوز اولاد شاه غلام محی الدین باله آباد موجود است و خلفای قطب الاقطاب شاه عبد الجلیل شاه جانان در طیبیل و شاه بتریت او جهانی در بدائون و قاضی عبد الرحمن گجراتی و شاه سرمست خان در بهیلسه و شاه جیتا حق در سنجور و شاه محمد زاهد در سهران و شاه نور علی در سندیله و از فرزندان مخدوم شاه الهدیه و شاه عبدالمطول در خیر آباد بسیار صاحب کرامت و خوارق عادات عالی سلطان مجاهدین و برهان المکاشفین بوده اند.

موج احوال آن درویش ارشاد عنوان، آن صاحب کمال بیگمان، آن بلند همت علوی^۳ اوج، **حضرت شاه حبیب الله قنوجی**، بررگ خلیفه حضرت قطب الاقطاب شاه عبد الجلیل است، حالی قوی و همتی بلند، پیشوای صوفیه اهل صفا و در تربیت^۴ طالبان دستی قوی داشت، اکثران^۵ از یمن تلقینش بمرتبه تکمیل معرفت رسیدند. شیخ ابتدای حال که با کتساب صوری دانش مایل بود بمطالبت کتب کماینبغی نمی رسید ازین جهت خیلی قلق داشت. شبی رسول الله علیه وآله وسلم را بخواب دید، معروض داشت هر چند قصد و مشقت می کنم بمطلب

۳. ح: 'علوت' اوج

۲. ح: 'پس' ندارد

۵. ح: 'اکثر' از یمن

۱. 'مشاهده و مجاهده'

۴. ح: 'و به تربیت'

کتاب نمی رسم شاید جاهل مانم، آنجناب لعاب دهن مبارك خود^۱ بدهن او داد، صبح که برخاست سایر علوم برزبانش بود. مدة العمر بتدریس طلبه پرداخته عبادت نمود و عالمی را از فیض صوری و معنوی بهره بخشید. در سنه یکهزار و یکصد هجری ارو بعالم قدس آورد، مزارش^۲ در قنوج.

موج احوال آن زوار خانه مقصود، آن خانه لایق زیارت هر محمود، آن کعبه دل را شریف، **حضرت شیخ عبداللطیف**، مولد و منشی او امروزه، نسبش^۳ بشیخ عبدالله معروف بشیخ ابن امروزه می رسد. از اکابر اولیای عالی مقام بود، مرید شیخ حبیب الله قموجیست. ابتدای حال تحصیل علوم در بلغرام و قنوج نمود، آخریعت بخدمت شیخ حبیب الله^۴ نموده بریاضات^۵ شاقه افتاد. چون مجاهده او بمشاهده انجامید بحرین شریفین رفت و اقامت ورزید، پس از یازده سال بقصد بردن والده خود بمکه معظمه عازم وطن شد، بمنزل مقصود رسیده والده خود را زنده نیافت، باز بمکه رفت، قریب پنجاه سال آنجا بسر برد و هر سال مناسک حج بجا آوردی و سی بار زیارت رسول الله صلی الله علیه و آله^۶ وسلم نمود. میر غلام علی آزاد و مصنف مآثر الکرام در مکه بملازمتش رسیده. گوید که بسیار لطیف الطبع و رقیق القلب، در مروت و قدردانی افضل العصر بود. در یکهزار و یکصد و پنجاه و هفت هجری در مکه وفات یافت و در جبل^۷ معلی مدفون گشت، بهشت نشین، تاریخ یافته، رحمة الله علیه.

موج احوال آن شیر بر کرامت، آن نهنگ بحر وحدت، آن ذخیره تعارف بی شق، **حضرت شیخ محمد عاشق**، از محبوب ترین مریدان و اکبر خلیفه حضرت قطب الاقطاب شاه عبدالخلیل است که در وقت خود بشهرت کرامت و کمال مشهور عالم بود و از مریدانش اکثر خوارق عظیم القدر بعمل آمده چنانچه باحوال شیخ محمد معشوق نوشته می شود و قطب الاقطاب سی مکتوب ملبب بحقائق و معارف از راه نوازش بدو نوشته و در سائر خلفا مثل او کسی را نمی دانست.

۱. ج. خود را بدهن

۲. مزار در قنوج

۳. نسبش

۴. ج. بریاضت شاقه

۵. ج. حبيب الله ندارد

۶. ج. حبيب الله ندارد

۷. ج. حبيب الله ندارد

موج احوال آن خلیل سیرت، آن جلیل بصیرت^۱، آن مستحکم وثوق، حضرت شیخ محمد معشوق، خلیفه شیخ محمد عاشق از عارفان عظیم القدر و در کرامت بیایه پدر بوده است. متصل تکیه او خشته را آتش بودند در حالت سکر آنحضرت رفته در میان آتش ایستاد، تاسه شبانه روز آنجا بتواجد اشتغال داشت، چون بر آمد آسیب آتش به پیرهن او نرسیده بود تا بجسد چه رسد و از غایت مغلوب الحالی پیوسته در سرود و سماع بودی، بادشاه وقت هنگامه سرود را موقوف نمود اورا صدای نعره مرغان سحر بتواجد آوردی.

موج احوال آن مستجاب الدعوات، آن ناقل کلمات حالات، آن بی شبیه ولی، حضرت شاه علی از نژاد شیخ عبدالقدوس گنگوهیست. خرقة دست بدست از آبای کرام^۲ خود یافته و اجازت و ارشاد از حضرت قطب الاقطاب شاه عبدالجلیل اله آبادی دارد. شاه فقیر احمد فرزند شیخ احمد عبدالحق بقول شاه خان محمد مرید آنحضرت گوید که وی پیوسته مشغولیه با خدا می داشت و منشای اعتقاد خلائق آن دیار بود. عالم را بر مستجاب الدعواتی او یقین صادق بوده است. روزی بخدمتش سوال کردند که از خلوت بر نیامدن آنحضرت چه سبب باشد؟ دریافت می شود که در تنهایی بی وسوسه مشغول می باشند. فرمود مشغولان خدا کم پیدا می شوند، فقیر را درجه مشغولی از کجا بهم رسید. سبب بر نیامدن من آنست که مثل شماها یا^۳ اکثر اشخاص را حسن ظن با فقیر است که باقوال من اقتدا می کنند، نباشد که از من فعلی یا قولی^۴ واقع شود که به نسبت سنت نبوی صلی الله علیه وسلم^۵ خلاف نماید و مردم به تبعیت آن عاصی شوند و تمام کار فقر و درویشی و انتهای سایر ولوله و دلریشی از اتباع سنت است چرا که شخصی خوب گفت فرد:

اقتدا کن به پیمبر که در اندازه شوق

هر که در سیرت معشوق بود معشوق است

سبحان الله این مرتبه که حضرت را بود و در اصطلاح صوفیا این مقام را فنا فی الرسول گویند، دیگر کدام کمال زیاده تر ازین^۶ خواهد بود حضرت مولوی شهاب الدین

۱. ج: 'به' بصیرت

۲. آ: آبای 'اکرام'

۳. ج: 'یا' ندارد

۴. ج: 'فعلی یا' اقوالی

۵. ج: 'صلی الله علیه وسلم' ندارد

۶. ج: 'ازین زیاده تر'

برادر زاده و فیضیاب حضرت شاه علی است، مرد با برکت و عبادت و تصرف بود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن مجموعه نکات محبت و درد، آن مورد احترام اقطاب و فرد، آن فایز مقام علی، حضرت شاه محمد رضا، خلف و خلیفه شاه محمد صدیق دیوتانوی که از اعلیٰ خلفای شاه محمد عاشق خلیفه شاه عبدالجلیل اله آبادیست. اخلاق حمیده و اوصاف بغایت پسندیده داشت و اوضاع و اطوار مطلق خلاف اصطلاح صوفیه نداشت، بسیار مرد بزرگ و صاحب خرق بود. در آن نواح خلایق را خیلی اعتقاد باو بوده است و حضرت شاه محمد صدیق پدرش بچندان^۱ قبولیت مخصوص است که چون^۲ از دیوتانه بعزم پاپوسی شاه عبدالجلیل اله آبادی قریب اله آباد می رسید قطب الاقطاب از غایت احترام و احتشام او باستقبال بر می آمد و بدایره خود برده بانواع دلجویی و خاطر داری می کوشید و از نهایت اخلاق می فرمود که اگر تو مرید خلیفه من نمی بودی بتو بیعت می کردم. از مصنفات شما حظی وافر برداشته ام و شاه عین الله پسر بزرگ شاه محمد صدیق نیز خلیفه و تربیت یافته پدر بود، بغایت مرد با برکت و بزرگی از مشرب تصوف چاشنی کامل یافته، صاحب تصنیف نسخه روشن ضمیر است. در عشق و محبت مسرور شاه عبدالشکور و شاه عبدالقوی برادران خرد شاه محمد صدیق اند، از بیعت برادر خود شاه محمد صدیق انحراف ورزیده باجمیر رفتند و در چند اربعین و خلوت ریاضات شاقه کشیدند می خواستند که بسجاده نشین خواجه بزرگ دست بیعت دهند بشارت یافتند و مامور گشتند که بمحمد صدیق برادر خود بیعت کنید، ناگزیر بوطن آمدند و بشاه محمد صدیق بیعت نمودند، از ریاضات شاقه و مجاهدات فوق الطاقه بمرتبه تکمیل تصوف رسیدند، رحمة الله علیه.

موج احوال آن فرمان فرمای اقلیم طریقت، آن مجتهد کلمات تصوف و حقیقت، آن مرشد روزگار و هادی، قطب جهانیان حضرت شیخ محب الله اله آبادی از مشاهیر متصوفان ذی^۳ مناقب، عالم متبحر و تصانیفش در علم تصوف

۳. ج: 'متصوفان مناقب'

۲. ا: 'چون' ندارد

۱. ج: 'نه چندان' قبولیت

لاتعد و لاتحصی اند از آنجمله که چند کتب از رسم بخاتمۂ احوال می نگارد. مرید شیخ ابو سعید گنگوهیست. در رسالۂ احوالش آوردی، از نسل شیخ فرید گنج شکر فاروقی بود.^۱ از وقت حضرت گنجشکر تا او کسی از اجدادش میل و رغبت بدنیا نکرده، در زمانهای خود سوای از تحصیل علم^۲ صوری و معنوی کار نداشته اند و بعنفوان جوانی شیخ از وطن خود قصبۂ صدر پور که توابع خیر آباد از مضافات اوده است با کتساب صوری دانش بلاهور رفت و بپایۂ تکمیل رسانیده بدهلی رفت. سعد الله خان وزیر از وقت طالب علمی آشنای آنحضرت بود، خواست که او را از منصب مناسب السلطان^۳ بهره ور گرداند، آنحضرت را از روح پر فتوح حضرت قطب الاسلام بختیار اوشی ایما شد که درین وقت سلسلۂ شیخ علی صابر گرم است، بگنگوه برو و طریقه بیعت و اجازت پیش گیر، پس او بر سایر تمنای وزیر پشت پا زده بگنگوه رفت، شب مرشدش از کشف آمدنش دانسته بود، بخادم حکم نمود که برای وضوی نماز صبح دو آفتابه پر از آب گرم حاضر کن و حلوای معمولی که برای درویشان پخته می شود افروود کرده حاضر خواهی ساخت. اندکی در شب باقی مانده بود که آنحضرت رسید و در مرشد را کوید، شیخ ابو سعید بر آمد و با او ملاقات کرد، وضو کنانیده در میان سنت و فرض فجر بشرف بیعت او را مشرف ساخت و حلو را تقسیم حضار ساخت و اذکار و^۴ شغل خاندان تلقین نموده باربعین نشانند، چله تمام نشده بود، روزی شیخ بر در چله آمده آواز داد، ای محب الله! بعد دیری آنحضرت جواب داد که محب الله بکجا است؟ فرمود کارت تمام شد از حجره بیرون شو احتیاج اتمام^۵ چله نیست، پس او از حجره بر آمد، چندی در خدمت پیر ماند، اکثر از زبان شیخ بر آمدی محب الله اله آبادی پس بامداد خرقة خلافت و نعمت و امانت و صایای دلپسند کرده رخصت وطن داد. او بصدرپور رسیده بعد چندی عازم اله آباد شد، چون بمانکیپور رسید بشرف زیارت شیخ حسام الدین مانکیپوری مشرف شد، بموجب امر باطن شیخ حسام الدین شاه جمال الدین سجاده نشین دستار سر و دو روپیه نقد بآنحضرت پیش آورد، از آن دستار

۳. ب: 'مناسب سلطان'

۲. ب: 'علوم' صوری

۱. ج: 'فاروقی' بوده'

۵. ج: 'احتیاج' از تمام'

۴. ج: 'باز کار' شغل

سر افتخار بفلک رسانیده و تقد بکیسه کرده به اله آباد رفت. در میان شهر کهنه دلو بر کنار جمن مکانی مصفا و مرتفع تجویز نموده اقامت نمود و بهدایت خلق مشغول شد و حضرت شیخ عبدالرحمن چشتی نویسد، وقتی شیخ محب الله بزیارت حضرت قطب ابدال شیخ احمد عبدالحق^۱ برودولی مشرف شد فقیر هم آنجا بود، اطوار پسندیده او را دریافته شیفته او گشتم، بعد چندی که بشارت رخصت یافت فقیر همراه او شده در قصبه خود آورد. از غایت شفقت در اقبال رفتن بفقیر^۲ خانه انکار نکرد. دوران ایام سید عبدالحکیم پتنوی رفیق او بود، پس از فقیر خانه به اله آباد رفت، اول حال فقر و فاقه پیش آمد، استقامت نیکو ورزیده عالمی^۳ بتولایش در آمد، بغایت کشایش گردید، در بیان حقایق و معارف دستگاه تمام بهم رسانیده، سخن او تاثیر بخش گردید. اکثر علمای فحول که از مشرب ارباب توحید انکار می داشتند از فیض صحبتش همه مشرب خاص او اختیار کردند. در رساله نویسد، او را تصانیف حقایق و توحید^۴ بسیار است که خزینه دقایق و گنجینه حقایق اسرار الهیست، از ادراک احوالات مقالات آن کتب صریح اجتهادش بر مشرب صوفیه اهل صفا مشرف^۵ است لهذا شیخ محی الدین ابن عربی را شیخ اکبر می گویند و وی را شیخ کبیر لقب می کنند. از اقوال اوست که این قدر تصانیف در گفتگوی صوفیان نوشته ام بمطالعه^۶ هیچ کدام ننموده ام، روز اول که شیخ ما کلمه الحق لا اله الا الله محمد رسول الله بمن تنقین نمود از فیض آن کلمه این همه گفتگو را بیان نمودم، کدام خوارق ازین زیاده تر خواهد بود که مجتهد صوفیای^۷ اهل صفا گشت، از جمله تصانیفش اسامی کتب که براقم اوراق رسیده این است: شرح فصوص بزبان عربی، شرح فصوص فارسی، رساله هفت احکام، غایات الغایات،^۸ مفالیت عامه، شرق الخواص، عبادت الخواص، عبادت اخص الخواص، مناظر اخص الخواص، رساله تسویه^۹، رساله سه رکنی، ترجمه کتاب رساله وجود مطلق یعنی در تحقیق وجود مطلق. بست سال در اله آباد بر

- | | | |
|-----------------------|-----------------------|----------------------------|
| ۱. ج: 'عبدالحق' ندارد | ۲. ج: 'فقیر' خانه | ۳. ج: ورزیده 'آخر' بتولایش |
| ۴. ا: 'حقایق توحید' | ۵. ا: 'مشرب' است | ۶. ا: 'بمطابق' هیچ کدام |
| ۷. ب: 'صوفیه' اهل صفا | ۸. ج: 'غایت' الغایات. | ۹. ج: رساله 'تسویه' |

مسند هدایت و تلقین متمکن بوده، به نهم رجب متصل غروب آفتاب در سال یکهزار پنجاه هجری بعالم بقا خرامید، مزار شریفش در اله آباد و زیارتگاه خلایق است، متاهل بود، اولادش موجود، رحمة الله علیه.

موج احوال آن عالم صوری و معنوی، **حضرت قاضی گهاسی**، اول کسی که به ^۱شیخ محب الله بیعت نموده اوست. بسیار بزرگ بود. صاحب خجسته شمایل و افضل فضایل. در رساله نویسد که پدرش قاضی داؤد خیلی صاحب دول و معاش منصب قضای اله آباد داشت. قاضی گهاسی که بعمر چهارده ساله بود و به تحصیل علم اشتغال داشت محبت و طلب خدا بوی رسید، شی بخواب دید که از جهت بعضی مقدمات لا ینحل ^۲علمی که با استاد بحث نموده بود حزن بخاطر داشت. کسی گفت این مقدمه ترا ازین استاد دریافت نخواهد شد، شخصی باین صورت بر دریای جمن اقامت دارد او را دریاب، بیدار شده از استاد ظاهر ساخت، او گفت درین ولا جونپور کان علم است، آنجا برو و گومتی کسی خواهد بود باید رفت. برفاقت استاد عزم جونپور نمود، قوت راه رفتن نیافت بر گشت و در خدمت شیخ محب الله رسید، آنچه بخواب دیده بود نشان بعینه یافت، سر در قدم انداخته مرید شد، ریاضات ^۳شاقه نمود، بمرتبۀ مشاهده فایز شده ^۴چندان استغراق بروی غالب بود که مردم را خبر دادی که فقیر را سه روز ^۵سکته خواهد بود، به تجهیز و تکفین خواهید کوشید همچنان می کردند چنانچه یکبار بست و یک روز در استغراق بود آنچنان افتاده داشتند، بار دیگر گفت حالا که این چنین حالت ^۶رو دهد مرا دفن خواهید ^۷کرد چنان کردند. باوجودیکه علم طب نخوانده بودند بهر مریض آنچه دوا فرمودی او را ازان دوا شفا شدی و هر کرا غسل و انار گفتمی یقینی بود که موت او رسیده است و می مرد، غرض که کمالات او ازان زیاده است که بتحریر در آید. افضل خلیفۀ شیخ محب الله بود، تاریخ وفات بنظر نیامده، رحمة الله علیه. پسرش شیخ محی الدین در یکتا بود، سایر

۳. ج: 'ریاضت' شاقه

۲. ب: 'مالا' ینحل

۱. ا: کسیکه 'شیخ'

۶. ج: 'حالت' ندارد

۵. ج: 'که سه روز فقیر را'

۴. ح: فایز 'شد'

۷. ج: 'خواهند' کرد

علوم صوری و معنوی پدر را وارث شده، بروی نیز استغراق غالب بود، او را يك صبيه بود که ولیّه زمانه شد، ذکرش^۱ در لجه نساء باید جست.

موج احوال^۲ میر سید محمد قنوجی اکبر خلیفه شیخ محب الله اله آبادیست، از سادات رسول و از قنوج، عالم علوم در طریقت و تصوف خیلی مرتاض و ممتاز و استاد عالمگیر بادشاه بود. چون بادشاه شاهجهان پدر خود را قید کرد آنحضرت را برای صحبت داری پدر خود مقرر ساخت. شاهجهان بعد مدت از آنحضرت گفت ازیشان خیلی راضی شدم چیزی از من درخواست نمایند، اگر چه هیچ مقدور من باقی نیست مگر بمقدور سرانجام آن خواهم کرد. آنحضرت سه بار اقرار نموده سوال عالمگیر بادشاه برای عفو تقصیرات پیش آورد. شاهجهان چشم پر آب کرده دستخط معافی تقصیرات خدا و رسول^۳ صلی الله علیه وسلم را یاد نموده کرد. اکثر درویشان را مذهب^۴ ایشانیه نباشد که بر نفع خود نفع دیگری مقدم دانند، همین قسم آنحضرت بر نفع خود نفع عالمگیر را مقدم کرده مواخذة عاقبتش را بدین صورت رفع ساخت و کمالاتش را ازینجا قیاس باید کرد چون عالمگیر بادشاه شاه سرمد را کشت تشویشی بخاطر رسید که ولی الله را کشته در دنیا و آخرت چه سامان امان برم؟ برای عفو جرایم خود از آنحضرت در خواست نمود. آنحضرت فرمود که در فلان محله دهلی بریان فروشیست بخانه او مزدوریست بریان می کند، اگر او دعا کند البته تاثیر دارد. به نصف الیل بادشاه در خدمتش رفته بالحاح اظهار مطلب نمود، او فرمود، میر صاحب بریانگری من دیدن نمی توانند، خیر عاقبت را مالک خداست اگر در^۵ دهلی نخواهی ماند سلطنت تو تمام عمر باقی خواهد ماند، بنا بر آن عالمگیر بادشاه تمام عمر در دکن گذرانید، رحمة الله علیه. متاهل بود، فرزندانش هنوز مسند ریاضت و مشیخت را زیب می دهند. شیخ عبد الرحمان چشتی دینتهوی نویسد، میر سید حاجی احمد عارف سیاح^۶ جهاندریده و کار کرده خرقة خلافت پیران چشت و قادریه از حضرت شیخ تمسی

۱.۱: ذکر در لجه

۲.۱: احوال آن

۳: رسول خدا

۴.۱: مذهب ایشانیه

۵.۱: در تدارد

۶.۱: سیاح عارف

کار کردنی یافته از ولایت دکن و گجرات سیر کنان درین دیار رسید، از میر سید محمد قنوجی خرقة گرفته در قصبه سهالی توابع سیلک مضاف اوده سکونت گزید. ذات او نوعی صاف بود که نباتات با وی در سخن می آمدند که من فلان مرض را دوا ام و فلان مرض را شفا ام، بنا بر آن هر بیماری بدو می رسید شفا می یافت و در قصبه ملاوه يك مرده زنده گردانید ازین سبب شهرت بسیار یافت و بشارت ولایت این فقیر (یعنی شیخ عبد الرحمن چشتی دینتهوی) بوالدین بنده او داده بود. بسیار مرد با برکت بود، چون وفات کرد در سهالی مدفون گشت. فرزندانش بصلاح آنجا موجود اند، رحمة الله علیه.

میر طاهر از اولاد حضرت میر سید اجمل صدر جهان بلا واسطه مرید میر سید محمد قنوجیست. بسیار بزرگ و صاحب قوت بود. یکبار چادر از کمر او بر آمده. این کرامت بعد از حضرت سید شاه عبد الرزاق بانسوی رحمة الله علیه بحال او شنیده شد. چون مادر فرزند میر سید علی عاشقان سرای^۱ میر بود بنا بر آن همانجا وفات یافت و مدفون گشت. شیخ محمد فیض بر رگ خلیفه شیخ محب الله اله آبادیست. بر وضع طالب علم از وطن به اله آباد رفت، طبیعت با ذکا داشت ازین سبب دیگر طلبا مضحکه می کردند و درس وی موقوف گردید. به چشم گریان پیش شیخ محب الله رفته حقیقت حال التماس نمود و رخصت وطن خواست. شیخ فرمود، من ترا سبق خواهم داد. تا چهار شش گهری تکرار سبق نمود بخاطرش نیامد، شب از جناب رسالت پناه صلی الله علیه وسلم او را تفضلات بسیار^۲ شده، لعاب دهن مبارك خود بدهن او داد، سایر علوم بر وی آشکار گردید.

موج احوال آن مقتدای مقدسین هر علوم، آن پیشوای مکاشفان اسرار نامعلوم، آن اعظم وحید، **ملا قطب الدین شهید**، ساکن سهالی و پدر ملا نظام الدین بود، اعظم اساتذه و مقتدای معدن، صاحب عقلیات و مخزن نقلیات، از نژاد امجاد حضرت ابو ایوب انصاریست. کسب کمال بخدست ملا شیخ دانیال چوراسی از تلامذه ملا عبدالسلام دیوه نمود و از قاضی گهاسی دست بیعت داد و با کتساب

۲. ج: 'بسیار' ندارد

۱. ج: 'عاشقان' 'سرای'

معنی ریاضت مشتمل بر تدریس مشغول گشت از فیوضات صوری و معنوی عالمی را کامیاب گردانید و از غایت صفای باطن حضرت ملا آئینه انوار دوست^۱ بود و از نهایت وفور علم اکثر علمای کشور هندوستان باو منتهی می شوند. کمالات و خوارق عادات او زیاده از آنست که بتحریر گنجد. نقلی بنا بر رفع محرومی این اوراق نوشته می شود که زوجه پسرش حامله قریب زائیدن بود، روزی ملا بمادر خود گفت که اگر پسر ما را پسر متولد شود نام او موافق نام شیخ احمد عبدالحق رودلوی که از اعلی ترین مرشدان ماست مقرر خواهند کرد. مادرش از غایت تعجب که ایشان هنوز حیات و تولد فرزند رو بکار صبح و شام چنین گفتگو می کنند خالی از سبب نباشد. چون بحث و تکرار زیاده واقع شد گفت من بر سبیل حکایت گفتم. صبحی آن شیخ زاده های عثمانی بجهت شراکت زمینداری بر ملا بطریق شبخون آمده افتادند، از غوغای کثرت خلق ملا از حجره خود تسبیح بدست گرفته بر آمد، آنها شربت شهادت چشانیدند و تمام خانه را آتش دادند، همانوقت تولد ملا عبدالحق نبیره او گردید که ذکرش بخلفای شاه عبد الرزاق بانسوی مد کور شده، در سال یکهزار و یکصد و سه هجری شهادت ملا گردید، میر غلام علی آزاد تاریخ گفته، فرد:

علامه بحر ز آخر فضل و هنر در دامن ارباب طلب ریخت گهر
دل خون شد و تاریخ و فاتش فرمود قطب عالم شده شهید اکبر
ملا بر شرح عقائد علامه دوانی حاشیه دقیقی تعلیق^۲ کرده بود. شهادت ملا که خانه را آتش دادند آنهم بسوخت.

موج احوال^۳ آن قانع برضای دوست، آن متصرف مقام همه اوست، آن کامل علوم معنوی و صوری، فارغ از مشاهده اغیار، شاه لطیف الله فتحپوری، از شاه حبیب الله مرید و نظر قبول آن حضرت. نقل است که جد اعلی ایشان از ولایت بالا دست آمده در وقت سلطان شرقی جونپوری بفتحپور استقامت گزید و سلسه نسب او منتهی می شود بحضرت ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه.

۳. ب: 'احوال' ندارد

۲. ج: 'تالیف' کرده

۱. ج: 'انوار' دولت

نسبت بیعت و خلافت از پدر عالیقدر خود شاه حیات الله که بچند واسطه بحضرت شاه محب الله اله آبادی می رسد داشت. از محققان اطوار و عارفان اسرار، شانی عظیم و همتی بلند و عشق وافر و ریاضات و مجاهدات با قدم نرك و توكل که او نموده قلم از تحریر و تقریر آن مقصر است. در طفولیت از پدر خود بیعت نمود، چندی پدرش که بسا مرد زاهد و عابد، صاحب احوال بود بجوار رحمت حق پیوسته در فتحپور مدفون گشت. او از کمال غلبه عشق نسبت ارشاد و تربیت از جناب سرور کائنات فخر عالم صلی الله علیه وسلم یافته بمرتبه تکمیل رسید و شیخ وقت خود گردید. جامع فضیلت علم ظاهر در مانکیور از مولوی غلام علی حاصل نمود، مدتها آنجا مانده، هم در آن ایام آنجا با مجذوبی ملاقات کرد و برای حصول معاش اجازت خواست که بکدام سمت روم، فرمود الدنيا جيفة و طالبا کلاب، اگر فکر معاش منظور است پس^۱ ما ندیدیم که سگ جای برای قوت خود بمکان دور دست رفته باشد، رزاق متین^۲ است هر کس را هر جا که می باشد روزی می رساند و اگر طلب خدا داری می باید بمکه و مدینه برو یا بدایره کددام درویش خفته و بیدار توجه کن. پس او ازین سخن که تا زمانه عشق بود بعظیم آباد پتنه رفت و بدرگاه حضرت شاه ارزان اقامت گزید و خواست که اربعین بکشد و باز بخاطر آورد که این عمل بر سر روضه منوره رسول خدا صلی الله علیه وسلم باید کرد، پس بعزم حج و زیارت پیغمبر علیه السلام^۳ روانه شده بدهلی رسید، آنروز شب برأت بود، بعد زیارت قدم رسول و مزار خواجگان چشت جای گذرانید، در عالم بیداری مردی بزرگ آمده با او ملاقی شد و شش نان از بعل کشیده باو داد. او گفت که در تناول آن شما هم موافقت کنید، آن بزرگ هم موافقت کرد، بعد آن گفت بوطن خود رفته بنشین، بخاطر آورد که امر ایشان از زیارت حرمین شریفین ما را محروم می دارد و آنجا وجه معاش هم نیست چگونه خواهد گذشت؟ آن صاحب کمال بر خطر او آگاه شده^۴ خر مهره نصف فلوس نیز از بغل بر آورده داد و فرمود که دنیا باد صبح است برو همه آسان خواهد شد، ازین کلمه

۳. ح: رزاق 'مطلق'

۱. ۲: 'پس' ندارد

۱. ج: 'و الدنيا'

۵. ج: 'آگاه' شد

۴. ۱: 'علیه السلام' ندارد

چندان تسکین فرح و نشاط بر خاطر مرسید که سایر ترددات معاش که بخاطر داشتم همان وقت برطرف شدند و حالا هر گاه که آن سخن یاد می آید تازه مسرت بی اندازه میسر حال می شود و ازان باز گاهی خطرۀ تلاش معاش^۱ بر خاطر نیامد. پس از آنجا در فتحپور آمد، آن وقت بست و پنج ساله بود، ریاضت و مجاهدات مشغول گشت، هفتاد و سه سال بکمال همت و جوانمردی در سیر سلوک و تربیت طالبان و تبعیت سنت رسول خدا صلی الله علیه وسلم اشتغال داشت، چندان تصرفات و خوارق عادات را مایل نبود بلکه به ستر آن می کوشید مگر بعضی اوقات بی اختیار بعضی احوال ازو سر می زد، چنانچه وقتی که برهان املک سعادت خان راجه رام نگر را که کافر سخت بود اخراج نموده معودت نمود و قصد دیره بفتحپور کرد ضعیفه ای گفت که يك قطعه زمین گندم کاشته ام نزول دایره امیر همانجا تقرر یافته، فرمود که نگهبان آنجا اگر می داشتی چیزی باو می دادی، گفت آری، گفت اگر فقیر نگهبانی زراعت ترا کند چه چیز خواهی داد؟ گفت نان و حلوا که مرغوب مزاج مبارك است بوقت تیاری و پختگی ازان گندم ساخته حاضر^۲ خواهم ساخت، فرمود برو و خاطر جمع دار، چنان اتفاق واقع گشت که قطعه زمین کاشته آن ضعیفه بر دروازه امیر واقع شد، امیر برای ملاحظه سبزی او احتیاط نمود که از پا مالی سالم ماند. و وقتی از فتحپور از بر کدام مرید خود را از شیر محفوظ داشتند، مرید بعد چندی که آمد حقیقت حال باز گفت، حضاران را تصدیق بر ارشاد او شد، آنحضرت را مصنفات بسیار اند از آنجمله این ورد بسیار قبولیت دارد، بقدر يك سپاره قرآن بر وضع حروف تهجی نوشته از آنجمله حرف الف می نویسد، بسم الله الرحمن الرحيم: اللهم صل علی احمد حبيب اکرم عبیدک اعز خلقک افضل رسلک اجل عبادک امن بلادک اشرف انبيائك اصفا اصفیائك اعظم خلیفتک اعجب برویئتک انور انوارک اشرف اشرافک امین و حیک امان عذابک امام امتک امیم امرک اعبد عبادک ازهد زهادک ابقا سمائک اثنی ارضک اول اولیائک اوسط اصفیائک آخر انبيائك و اله و اصحابه اجمعین وسلم تسلیما کثیراً کثیراً. بتاریخ سوم جمادی الثانی ۱۱۷۲ هـ یکهزار یکصد هفتاد و دو از هجرت نبوی صلی الله

۱.۲: 'خاطر' خواهم

۱.۱: 'معاش' ندارد

علیه و آله وسلم بجوار رحمت حق پیوست و در فتحپور مدفون گشت.^۱ وصل عاشق به معشوق^۲ تاریخ وصال اوست. متاهل بود، فرزندان صالح حق سبحانه و تعالی او را عطا کرده چنانچه لطف رسول و لطف رحمن پسرانش بکمال زیور صلاح و تقوی آراسته بر مسند خلافت او قیام دارند و بموجب سنت پدر خود باوجود^۳ استدعای حاکمان و زمینداران مطلق معاش قبول نکرده بکمال توکل نظر بر رزاقی رزاق مطلق نموده باخلاص حمیده و بذل و ایثار پسندیده می گذرانند^۴ بر همت و استقلال^۵ و توکل ایشان عالم را حیرت است و حق سبحانه و تعالی از خزائن غیب آنها را روزی می رساند.^۶

موج احوال آن بعشق دوست خانه بر باد، آن از علایق بیش و کم آزاد،
آن بغایت موحد و مصفا، **حضرت شاه صفا،** مرید شاه غلام محمد از فرزندان حضرت شاه جلال تھانیسری که در جامع مسجد^۱ دهلی سکونت داشت^۲ از کشمیر در لباس دنیا آمده بمرشد خود بیعت نمود و اجازت قادریه هم یافته و چندی بخدمتش بوده فیضها ربوده، سپس بعزم لکهنؤ روان شد، متصل ملانوه در بهگونت نگر که رسید در مسجدی کهنه مجذوبی را دریافت که اسم او شاه خاکا بود، بخدمتش پانزده روز فرمان برداری نمود، در طریق طریقت تابع او شده، سپس برخصمت او در لکهنؤ آمد و بمکارم نگر بتکیه شاه مبتلا که ازو شناسایی بود ماند، مدت بست و پنج سال باهم گذرانید، درین مدت هیچ رنجی و خلشی فیما بین واقع نشد در محبت و مودت. چون وقت شاه مبتلا باخر رسید گفت استخوانهای من از کناره دریا خراب و ضایع خواهد شد، اگر تو نگهبانی کنی البته نشان قبرم باقی خواهند ماند. آفرین باد بر اتحاد شاه صفا که این سخن را گوش کرده بقیه عمر خود که بعدش بست و پنج سال زندگانی کرده باشد بر سر قبر شاه مبتلا گذرانید و جای دیگر نقل ننمود و احترام مزارش آنچه لازمه خدمت و دوستی بود بجا آورد، بلحاظ بعضی آداب پشت بمرقدش نکرده، مردم می دانستند که شاه صفا مرید

۳. ج: 'استقامت'

۲. ج: می 'گذرانید'

۱. ا: 'باوجود' ندارد

۶. ج: داشت 'بود'

۵. ا: 'مسجد' ندارد

۴. از روزی 'میرسانید'

شاه^۱ مبتلا است لیکن این همه آداب از جهت دوستی بود و شاه صفا بغایت مستغنی المزاج کم گو و کم سخن گلیمی بر سر گذاشته خاموش می ماند، شب و روز اگر کسی می پرسید حرفی چند بتقریب جواب می گفت و شب و روز بد کر نصیرا محمودا^۲ می ماند و فتوح بسیار بروی^۳ مفتوح می شد، بتاریخ هفدهم ربیع الثانی سنه یکهزار دو صد و یک هجری بجوار رحمت الهی پیوست، برابر قبر شاه^۴ مبتلا مدفون گشت، رحمه الله علیه.

پوشیده نماند که شاه مبتلا سید زاده اکبر آباد بسیار قابل خوش نویس و در مثنوی مولوی معنوی هم دخل^۵ داشت، بطریق سیر در شاهجهان آباد و جاهای دیگر رسید، آخر در کهنه سرای که متصل جونیور است شاه عابد نامی خرقه پوشی در آنجا بود، دست بیعت باو داد مخلوق گشت، سلسله شاه عابد بچند واسطه بشاه قطب عالم کبری می رسد^۶ که الآن تکیه شاه قطب عالم در کره مشهور است. شاه مبتلا درویشی خرقه پوشی آزاد پاک نهاد از جمله رسومات بی قیدان بی قیود^۷ بود، بسیار معقول گو معقول سخن بود.

موج احوال آن ولی بدلائل، آن کمالات فضایل، آن فارغ از رسم این و آن، حضرت شاه مراد خان، مرید....^۸ سون برس اله آبادیست مرد بزرگ ریاضت بسیار کرده، از خواص اشیا و اسما خیلی خبردار، ظاهراً کیمیا می ساخت. مولوی روم می فرماید، فرد:

کیمیا و ریمیا و سیمیا این نمی داند کسی جر اولیا

انتدای حال در پرده سپهگری می گذرانید و کس از احوال او خبر نداشت، از بعضی تصرفات که بکرامت انگشت نما گشت ترك آن وادی نموده در موهان رخت اقامت افگند و مشغول بحق می ماند، بعد چندی از آنجا آمده بسهالی مقیم گشت، بقیه عمر همانجا گذرانید، در باب سخاوت و اخلاق بی نظیر زمان بود،

۱. ج: 'شاه' ندارد ۲. انصیرا 'محمود' ۳. ج: 'بروی بسیار'

۴. ج: 'شاه' ندارد ۵. ا: 'داخل' داشت ۶. ا: 'می رسید'

۷. ب: 'بی قید' بود ۸. ب: در هر سه نسخه جا خالی است

از جمله خوارق عادات او نقلی چند نوشته می شود. در سهالی چند اشخاص را فرزند^۱ از توجه و عنایت او میسر گردید چنانچه الآن موجود اند و کشف بغایت قوی داشت حتی که مریض هر مرض که بخدمتش می رسید بر فور مشاهده بر لفظ مبارک می آمد که فلان مرض می دارد و یک درج سبزی داشت که برای همه مرض عالم دوا از او بر آورده می داد شفا حاصل می شد، چنانچه اکثر اهل برص و جذام صحت کلی یافت. وی عجبوی روزگار بود، در ماه رمضان سن وفات سال^۲ نواب شجاع الدوله بجوار رحمت حق پیوست، در قصبه سهالی مزار مبارکش حاجت روای خلائق آنجاست، رحمه الله علیه.

موج احوال آن معنی حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل، آن کعبه قرب و قایم مقام حضرت ابراهیم، آن کاشف دقائق علم صوری و معنوی، بی نظیر زمانه حضرت سید ابو سعید عرف شاه بهیکه سوریوی بن یوسف بن غلام محمد بن افضل. نسب او بحضرت زید شهید بن امام زین العابدین بن امام حسین رضی الله عنه می رسد. سید افضل جدش از ترمذ با دوازده هزار سوار بهند آمده^۳ ربع حصه سوریه را^۴ که سیانه نام داشت مقتول ساخته دین محمدی را آشکارا ساخت و آن نواح از نور اسلام منور گشت. سید بهیکه بیعت از شاه ابو المعالی داشت^۵ که در فقر و گمنامی و کشف و کرامات از اجله مرتاضان عالیشان و ائمه^۶ خلفای بندگان شیخ داؤد بود و بتاریخ دوازدهم ربیع الاول سال یک هزار و یکصد و هشت وفات نموده بقصه رمنه مدفون شده است. الغرض سید بهیکه را حق تعالی شانی عظیم و کرامتی وافرو خلق کثیر و فقر کامل و عشق صادق عطا کرده بود. باتفاق تمام مردم هندوستان بر کمال ولایت او قایل اند و ریاضات و مجاهدات او انتهای ندارد و تبعیت حضرت رسول صلی الله علیه وسلم^۷ نوعی که از و بعمل آمده پس از حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دهلی کمتر در مشایخ چشتیه شنیده می شود. سید محمد صابر نبیره و سید علیم الله ساکن بریلی گفت، من او را دیده ام^۸

۱. 'فرزند' ندارد

۲. 'سنه نه وفات'

۳. 'ج: بهند آمد'

۴. 'ج: را ندارد'

۵. 'ج: داشت ندارد'

۶. 'ج: در همه'

۷. 'ج: صلی الله علیه وسلم ندارد'

۸. 'ا: او را دیده بموجب'

بموجب طریق پیران خود میل صدای سرود بخاطرش غلبه داشت، دیگر نوعی اختلاف در متابعت سنت نیافتم، و فیاضیش ازینجا قیاس باید کرد که صد لك روپیه از خانه سلطان و امیران و روشن الدوله امیر ندور و فتوح بدایرة او آمد، يك به ازان^۱ بواجبات خود صرف نکرد جمله بمحتاجان و ذی حقان شرعی داد و هر روز آنچه می رسید در همان روز بخشیدی، روز آینده باقی نمی گذاشت و از سوانه کم بر آمدی مگر اکثر بدهلی و پانی پت بجهت زیارت بزرگان و هر کس یکبار بدو پیوسته و از اسم او آگاه شدی اگر باز بعرضه قریب و بعید می آمد اسم او را بر زبان آورده سبقت سلام می کرد و خواجه مظفر در طفولیت بدو بیعت نموده از برکت عنایت او پیش سلطان امیر اعظم بن طره باز خان روشن الدوله خطاب یافت از ظروف و جامه و دستار و در و دیوار و پیش طاق^۲ و بر همه اسباب نام بهیکه بدست نوشته و کنده و مثبت داشت. شاه بهیکه روزی از کلبه خود بر آمد، دید درویشی بنگ (که گیاه سبز می باشد) می ساید، پاسبان شریعت منع فرمود، درویش رخت خود بر بست و رفت، چشمهای آنحضرت نابینا شدند، شخصی گفت آن درویش را که راندی و از بنگ تنگدل شدی ازان ناخوشی آن درویش روشنی چشم تو برقت. فرمود، الحمد لله والمنة که چشمهای فقیر بر احکام شرع بصارت خود از دست داد. ویرا بس کمالات عالیست، پنجم رمضان سال یکهزار یکصد و سه وفات یافت، در قصبه کهرام که از سوانه سه گروه فاصله دارد مدفون شد، مدت العمر مجرد بلکه محصور بود.

موج احوال آن دایم بیاد دوست یکرنگ، شاه اورنگ، برادر زاده شیخ عبد الله تهسوی و مرید سید بهیکه بود. خیلی فیض از مرشد برداشته صاحب ارشاد شد. در خلاصه التواریخ نوشته، وی ابتدا نوکر فوجداری بود، بعلت مطالبه در بنور پیش حاکم محبوس بود، پیر او از کشف برین مقدمه آگاه شده بطی الارض در بنور رفت و از زندان او را بر آورد، امیر و چاکرانش مجال ممانعت نیافتند، پس سید او را تلقین نموده صاحب مقام گردانید و صاحب ولایت بنور کرد. او مدت العمر بدرس علوم صوری و افاده^۳ علم معنوی خلق را فیض رسانیده همانجا در گذشت و مدفون شد، رحمة الله علیه.

۳. ج: 'یافاده' علم

۲. ج: طاق 'خانه'

۱. ج: 'یکجه'

موج احوال آن بصدف درویشی دریتیم **حضرت شاه نعیم**، مرید سید بهیکه است. پدرش قاضی جونپور بود. بعد فوت پدر بتوقع میراث قضا بخدمت سید بهیکه رفت و آرزوی قضای^۱ جونپور ظاهر ساخت. ارشاد یافت که قضا فانی است فکر باقی کن، پس او بیعت نموده مجاهده کرد صاحب سر معرفت گشت. پیوسته نعره سوزناک کردی و روشن الدوله مظفر خان مرید سید بهیکه اگر چه دنیا دار بود فاما آنقدر اعتقاد پیر که او داشت اهل سلوک را میسر نشود، منکر کراست شقی گویند و مقر^۲ کراست متقی، رحمة الله علیه.

موج احوال متصرف مقامات، **حضرت علیم سادات**، مرید شاه نصیر الدین وی مرید شیخ محمد، وی مرید شیخ ابراهیم، وی مرید شیخ ابو سعید گنگوهی، بغایت بزرگ و صاحب حالات و معاملات و وجد و سماع و تصرف در دهلی بود وفات کرد، همانجا مدفون گشت، رحمة الله علیه.

موج احوال آن بکمال متین، **حضرت شاه فخر الدین**، مرید پدر خود شاه محمد حیات، وی مرید پدر خود حضرت بندگی داؤد است، صاحب وجد و سماع و شوق و ذوق و عبادت و تلاوت و شب بیدار و متوکل، در لکهنؤ بخانقاه مخدوم شیخ مینا صاحب ولایت می بود. روزی شخصی از نگارنده زخار گفت او کمالات شیخ احمد عبد الحق رحمة الله علیه را بر فضایل سلطان سید اشرف جهانگیر ترجیح می دهد. فقیر ازین کلمه ازو متنفر شد، شب در خواب دیدم که هر دو دست خود بهم^۳ آورده عذرات بزبان حال می گوید و پسر خود را پیش انداخته است، ازان روز بر کمال قوت باطن او قایل شدم، وقت تحریر احوال بقید حیات.

موج احوال آن مورد حال^۴ ابیت عند ربی، آن بشوق جمال ولا ینام قلبی، آن سرمایه صدق و صفا، **حضرت شاه علی رضا**، از نژاد شاه جلال پانی پتی، تصرفات عجیب و حکایات غریب ازو شنیده شد^۵ هیچ کس ندانست که او شب کجای می ماند، سی سال بر این وضع بود، شیخ عبد الکریم (که ذکرش در خلفای فرزندان میر سید

۳. ج: 'باهم'

۲. ج: 'متنفر'

۱. ج: 'و ازو قضا'

۵. ج: شنیده شده'

۴. ج: مورد احوال'

علیم اللہ بریلی باید خواست) گفت، من در دہلی او را دیدم، بسیار بزرگ صاحب مقامات عالی یافتہ. از من پرسید کجا وطن داری؟ گفتم کہ چوراس، گفت همان چوراس کہ زیر آن جوئیست و چنانست و چنانست، چندین اثر و نشان قصبہ را برین وضع بیان ساخت کہ دیدہ است، و این ہمہ از کشف گفت. تواضع و اخلاق بس وسیع داشت، در مایہ اثنی عشر وفات یافت.

